PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN DEBATES

20th February, 1964.

Part IV

13/3/65

Vol. V—No. 31

OFFICIAL REPORT

CONTENTS

Thursday, the 20th February, 1964.

	Pages
Recitation from the Holy Qur'an	1
Suspension of the Question Hour	2
Questions of Privilege re :	
Conflicting replies to Starred Questions on estimated cost of Surkhab Weir in Quetta Pishin (Contd) ...	3
Incorrect Answer to Short Notice Question No. 5597.	5
Incorrect answer to Starred Question No. 5455 ...	7
Adjournment Motions—	
Ban imposed on the publication of monthly Tarjuman-ul-Qur'an (Contd.)...	19

Price Rs. 2.10

Sealing of the private and personal office of Maulana Abul Aala Maudoodi (Contd) 22

Failure of Government to supply power-rigs to Agricultural Machinery Organization, Southern Region 25

Failure of Government to provide bitumen for Hyderabad—Dadu Road. 27

Sealing of Jamaat-i-Islami office at Lala Musa by the local police 28

Lahore Administration's refusal to permit use of loudspeakers for the Chehlum ceremony of late Mr. Suhrawardy 33

Extension in time for the presentation of the standing Committee Reports 39

Bills—

The Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 .. 40

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 20th February, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber Lahore at 9-30 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پ ۲۰ س ۲۷ ع ۱ آیات ۶۰ تا ۶۳

کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور کس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا (ہم نے) پھر ہم نے اُس سے سرسبز باغ اُگائے۔ تمہارا کام تو نہ تھا کہ تم ان کے درختوں کو اُگاتے تو کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ لوگ راستے سے الگ ہو رہے ہیں۔ بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کیں اور اُس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے بیچ اوٹ بنائی تو کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ان میں اکثر دانش نہیں رکھتے۔ بھلا وہ کون ہے جو بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دُعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تم کو (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ تم بہت کم غور کرتے ہو۔ بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راستہ بتاتا ہے اور کون ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوش خبری بنا کر بھیجتا ہے تو کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) جو لوگ شرک کرتے ہیں۔ اللہ اس سے بلند ہے۔

Mr. Speaker: Now, the Question Hour.

Minister of Law: (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I have got to make a request with regard to Question Hour. Today's Question Hour pertains to the Industries Department and, as ill-luck would have it, the Parliamentary Secretary, Industries, has fallen ill. Therefore, he has not been able to reach Lahore. Today was the first day of the session and I got this information this morning with the result that I could not get a substitute in place of the Parliamentary Secretary, Industries. Under these circumstances I would request you and, through you, the Members of this House that they may kindly agree to the postponement of these questions till the next turn. The inconvenience caused to the Chair and the Members is regretted and I apologise for that.

چودھری عبدالرحیم— جناب والا— پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب تو ہاؤس میں جواب ہی پڑھتے ہیں ۔ لیکن ان پر ضمنی سوالات کے جوابات تو وزیر متعلقہ ہی دیا کرتے ہیں ۔ آج جبکہ وزیر متعلقہ موجود ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ صرف پارلیمنٹری سیکرٹری کے موجود نہ ہونے پر وزیر صاحب وقفۂ سوالات کو suspend کرنا چاہتے ہیں ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری تو ضمنی سوالات کے جوابات نہیں دیتے۔ تو یہ ہاؤس کا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ جب منسٹر متعلقہ یہاں موجود ہیں تو پھر اس کو ملتوی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

Mr. Speaker: As the answers to these questions are ready, that would be only a matter of reading them. Any Paliamentary Secretary can read them.

Minister of Law: No doubt, any Parliamentary Secretary can read them, but the difficulty is that the Prliamentary Secretary, who has not read them earlier, is likely to commit mistakes. As you know, questions one after the other may be asked, and if any other Parliamentary Secretary is reading them, that might create some unpleasantness. If you agree any Parliamentary Secretary may read them. As far as the objection is concerned, I would respectfully submit and appeal to him as well that the Industries Department is not under the charge of any Minister, but it is under the charge of the Governor.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر— اگر جناب وزیر صاحب اس چیز کو قبول فرمائیں تو ان کے جو سوالات ہیں ، ان کے جوابات میں پڑھ دیتا ہوں ۔

Mr. Speaker: The Member cannot be allowed to read them.

خواجہ محمد صفدر— جناب سپیکر— اس قسم کے واقعات رونما ہونا کہ کسی صاحب کا بیمار پڑ جانا یا کسی اور وجہ سے ایوان سے غیر حاضر ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں ۔ کہ جس سے کوئی ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان میں صحیح جوابات دینے کے لئے اور خصوصیت سے ضمنی سوالات کا جواب دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے جوابات کو وزراء صاحبان ہاؤس میں تشریف لانے سے پہلے پڑھ لیں اور اُن پر غور بھی کر لیا کریں ۔ ان کے متعلق جو معلومات فراہم کر سکیں ، کر لیا کریں ۔ اگر ایسا نہ ہو تو محض سوالات کے جوابات ہاؤس میں پڑھ دینا کافی نہیں ہے ۔ اس لئے میں یہ درخواست کرونگا کہ جناب وزیر قانون نے جو درخواست جناب والا ۔ کی خدمت میں پیش کی ہے اسے شرف قبولیت بخشا جائے۔ اور اگر مناسب سمجھیں تو ایوان کی رائے بھی اس بارے میں لے لیں ۔ ہم اس کی مخالفت نہیں کرینگے ۔ کیونکہ اس طرح ایوان کو اس سے نقصان پہنچے گا ، فائدہ نہیں پہنچیگا ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی — جناب والا — میں لیڈر آف دی آپوزیشن سے متفق ہوں ۔ اگر آپ وزیر قانون کی درخواست منظور کرنا چاہیں تو ہم تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

مسٹر سپیکر— جہانتک اس کو Suspend کرنے کا تعلق ہے۔ چونکہ یہ معزز ایوان اس رائے سے اتفاق کرتا ہے ۔ اس لئے میں آج کے وقفۂ سوالات کو اگلی بار تک ملتوی کرتا ہوں۔

So the question hour is suspended. These questions will be taken up on the next turn.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

CONFLICTING REPLIES TO STARRED QUESTIONS ON ESTIMATED COST OF SURKHAB WEIR IN QUETTA-PISHIN.

Mr. Speaker: The first privilege motion is by Babu Muhammad Rafiq, which he has already moved.

Minister of Agriculture: I think this privilege motion was brought in the earlier part of the session.

Mr. Speaker: It was moved in the earlier part of the session but on 9th January it was deferred for the 21st January. As there was no session on the 21st January, therefore, this motion is taken up today.

Minister of Agriculture: If a copy of it is given to me I will reply to it.

Mr. Speaker: I am afraid the Minister does not seem to be prepared on this point.

Minister of Agriculture: Yes, Sir. In fact, the papers are with me in my office. I have not brought them with me here. Let it be taken up tomorrow.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا— پیشتر اس کے کہ آپ اس کے متعلق حکم صادر فرمائیں ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک غیر متوقع حادثے کی وجہ سے ہم نے ایک معاملے کو ملتوی کرنا تو قبول کر لیا ہے ۔ لیکن ملک صاحب کے معاملے میں کونسا حادثہ ہوا ہے۔ افسوس ہے کہ ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ آج کا ایجنڈا کیا ہے ۔ کیا وزراء صاحبان ہاؤس میں بالکل blank ہی آتے ہیں ۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)—میں نے ابھی کہا ہے ۔ غالباً صفدر صاحب کی یادداشت ختم ہو گئی ہے۔ میں توکل ہی ہسپتال سے آیا ہوں ۔

I am still feeling severe pain.

خواجہ محمد صفدر— اگر ملک صاحب بھی بیمار ہیں ۔ تو مجھے افسوس ہے ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسطرف کوئی متعدی مرض آ گیا ہے۔

Minister of Agriculture: I have been in bed since yesterday.

میرا آخری دانت جو میرا عمر بھر کا ساتھی تھا وہ بھی چلا گیا ہے ۔

Mr. Speaker: If the mover has no objection to it, we may taken up this privilege motion tomorrow.

Babu Muhammad Rafiq: No objection.

Mr. Speaker: So we will take up this privilege motion tomorrow.

INCORRECT ANSWER TO SHORT NOTICE QUESTION NO. 5597

Mr. Speaker: Next question of privilege is sought to be raised by Allama Arshad. The Member may ask for leave to raise it.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲)— جناب والا— میں اس امر کے متعلق نکتہ استحقاق پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ محترم چودھری سلطان محمود صاحب پارلیمنٹری سیکرٹری نے میرے قلیل المہلت سوال نمبر ۵۵۹۷ کے جواب میں مورخہ ۹ جنوری ۱۹۶۴ء کو فرمایا کہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے بعد سابق بہاولپور سے سیشن جج اور ایڈیشنل جج کے عہدوں پر چار اصحاب متعین کئے گئے اور آج (۱۰ جنوری ۱۹۶۴) ان اصحاب کے نام بتائے - نام یہ ہیں :—

۱- ملک عبدالحمید صاحب -
۲- مولوی عبدالرشید صاحب -
۳- میر تفضل حسین صاحب -
۴- سردار غلام محمد خان دھر -

یہ چاروں اصحاب ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۵ سے پہلے متعین کئے گئے تھے جیسے سول لسٹ مورخہ یکم فروری ۱۹۶۳ء میں درج ہے -

میرے سوال کا صریحاً غلط جواب دے کر پارلیمنٹری سیکرٹری ممدوح نے اس ایوان کے استحقاق کی پامالی کی ہے -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the Parliamentary Secretary informs me that he has tried to collect the relevant information but he has not been able to get it from the department concerned. So I would request that it may kindly be postponed for three days.

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری)— جناب والا— انہوں نے جواب کے غلط ہونے کے لئے جس سول لسٹ کا حوالہ دیا ہے .....

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر— اگر چودھری صاحب میرے نکتہ استحقاق کا جواب دینا چاہتے ہیں تو پھر مجھے بھی مختصر بیان دینے کی اجازت دی جائے -

Mr. Speaker: I may point out one thing. The notice of this privilege motion was given on the 10th January and today we are meeting after 40 days. I am sorry to find that the Parliamentary Secretary has not been able to get the information from his department.

چودھری سلطان محمود— کسی کی غلطی کی وجہ سے محکمہ متعلقہ کو اس کی لسٹ یا بھیجی ہی نہیں گئی یا گم ہو گئی - میں نے ٹیلیفون کر کے سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے دو دن ہوئے نقل محکمہ متعلقہ کو بھیجوائی تھی - اور اس لئے کل بھی میں سارا دن متعلقہ محکمے کے پاس ہی رہا - وہ data اکٹھا کر رہے ہیں اس لئے درخواست ہے کہ مجھے اس کے لئے تین چار دن کی مزید مہلت دی جائے - جس سول لسٹ کا علامہ صاحب نے پریویج موشن میں ذکر کیا ہے وہ بھی دستیاب نہیں ہو رہی ہے - اگر وہ یکم فروری ۱۹۶۳ء کی کسی سول لسٹ کی نشاندھی کر سکیں - تو وہ ہی فرما دیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب والا - وہ لسٹ اس وقت بھی میرے پاس موجود ہے - اگر وہ چاہیں تو میں انہیں دکھا سکتا ہوں - یہ میں اسمبلی کی لائبریری سے لایا ہوں -

چودھری سلطان محمود— یہ تو یکم جنوری کی ہے - یکم فروری ۱۹۶۳ء کی لسٹ مجھے میسر نہیں آ رہی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد— میں نے اسمبلی سے جو لسٹ لی ہے وہ میرے پاس موجود ہے اور اس پر یکم فروری ۱۹۶۳ء ہی لکھا ہوا ہے -

چودھری سلطان محمود— عرض یہ ہے کہ مجھے یکم فروری ۱۹۶۳ کی لسٹ میسر نہیں آئی ہے - اور نہ ہی اسمبلی میں کوئی ایسی لسٹ ہے - میں آج صبح اسمبلی کی لائبریری میں بھی گیا ہوں - مجھے یکم جنوری ۱۹۶۳ء کی لسٹ تو مل سکی ہے - لیکن یکم فروری ۱۹۶۳ء کی کوئی لسٹ بھی نہیں مل سکی -

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب والا— تو اس صورت میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - کہ اگر اسے تین دن کے لئے ملتوی کیا جائے - تاکہ

متعلقہ اعدادو شمار مہیا کئے جائیں ۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ پر بہت افسوس ناک ہیں ۔ کہ جس طرح آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چالیس دن تک اسکا جواب موصول نہیں ہو سکا اور اب ڈپٹی سیکرٹری اور سیکرٹری صاحب بڑی توجہ کے ساتھ اپنے دماغوں کی مرکزیت کے ساتھ سوچ رہے ہیں ۔ دراصل یہ لسٹ تو سال میں ایک مرتبہ شائع ہوتی ہے اور جو شائع ہوئی ہے اسکا حوالہ دیا گیا ہے۔ اب یہ بات تو ٹالنے والی ہے ۔ یہ تو نمائندہ ایوان کا شرف ہوتا ہے کہ اس قسم کی معلومات ان کو بہم پہنچائی جائیں ۔ ویسے اصولاً مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر اس کو ملتوی کیا جائے ۔

مسٹر افتخار احمد خاں (جھنگ-۱)— جناب والا— میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

صدر گرامی— پریولیج موشن اور ایڈجرنمنٹ موشنز کے لئے آپ کے رولز اور اس ایوان کی روایات نے ہمیشہ ایک گھنٹہ سے زیادہ مہلت نہیں دی جس میں حکومت اپنا جواب تیار کرے۔ ہمیشہ یہ تصور کیا جاتا رہا ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا رہا ہے کہ آدھ گھنٹہ یا ایک گھنٹہ حکومت کے لئے کافی ہے کہ وہ پریولیج موشنز یا ایڈجرنمنٹ موشنز کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکے۔ واقعات کو مجتمع کر سکے اور جواب دے سکے ۔ یہاں چالیس دن گذر چکے ہیں علامہ صاحب کو پریولیج موشن دیئے ہوئے اور حال یہ ہے کہ حکومت یہ قابل حکومت ، یہ منتظم حکومت چالیس دن میں واقعات اکٹھے نہیں کر سکتی ۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ اس سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں ۔

INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 5455.

Mr. Speaker: Now the next privilege motion is from Mr. Hamza.

Mr. Hamza: Mr. Speaker, I ask for leave to raise a question involving breach of privilege of the Assembly as well as its members caused by the incorrect answer given to part (c) of my starred question No. 5455 dated 9-1-64. As it is quite evident from the supplementary question asked by me the Parliamentary Secretary, in spite of the fact that I pointed out that the reply was based upon wrong information which can be proved later on; not only evaded the truth but tried to side track the issue by using sarcastic language.

Although the Chair has on many occasions asked the Government to give correct and complete replies to the questions, the Government has not only breached the privileges of the Assembly and its members but has also shown scant respect to the Chair.

The repetition of this glaring insult has assumed dangerous proportions and if the matter is not taken up seriously I am afraid the money and time spent on the most treasured privilege of the members to ask questions and received correct replies thereof will be degraded to a mere expensive formality.

Mr. Speaker: Would the member like to make a short statement.

Mr. Hamza: Yes, Sir.

Mr. Speaker: I may point out that the privilege motions and adjourment motions should not contain arguments. They should be confined to specific matters and it should not be a detailed and lengthy speech. The member may please make a short statement.

مسٹر حمزہ—(لائلپور-٦) جناب سپیکر— آج ہی خواجہ صفدر صاحب نے سوالات کی اہمیت سے متعلق ایک بیان اس ایوان میں دیا ہے۔ انہوں نے بالکل بجا فرمایا کہ سوالات کے وقفے کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری سوالات کے جوابات کو طوطے کی طرح پڑھ دیں ۔ بلکہ یہ ہونا چاہیئے کہ جوابات حقیقت کی عکاسی کریں ۔ آپ کو اور اس ملک کے ''تقریباً'' تمام ذی شعور طبقہ کو اس چیز کا علم ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: The member should please make a short statement about the privilege motion itself.

Mr. Hamza: Yes, about the privilege motion itself.

کہ گورنمنٹ اپنی مزدور دشمن پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: The member may explain to the House where lies the incorrectness of the answer.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر— میں یہی عرض کر رہا ہوں ۔ مینٹل ہاسپیٹل کے ایڈمنسٹریٹر صاحب نے دس attendants کی تخفیف کی تھی ۔ اس کے متعلق میں نے بذریعہ سوال دریافت کیا تھا کہ ان کو جب تخفیف کیا گیا تو اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جب نئی اسامیاں پر کی گئیں تو انہیں لوگوں کو

دوبارہ ملازمت کیوں مہیا نہیں کی گئی ۔ اور ساتھ ھی میں نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ کیا محض اس بنا پر ان کو ملازمت میں نہیں لیا گیا کہ وہ Govt. Hospitals Employees Union کے سر گرم کارکن تھے ؟ انہوں نے جواب یہ دیا کہ ان ملازمین میں سے کوئی شخص کسی یونین کا ممبر نہیں ھے اور نہ ھی گورنمنٹ کے کوئی ملازمین کسی یونین کے ممبر بن سکتے ۔ جناب سپیکر— جب میں نے ایک ضمنی سوال کے ذریعے ان کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ آپ کا یہ جواب غلط ھے اور میں اس کا غلط ھونا ثابت کر سکتا ھوں تو انہوں نے میرے اس سوال کا مذاق اڑایا ۔ اور جواب دیتے ھوئے یہ فرمایا کہ ''جو معلومات ھمیں فراھم کی گئی ھیں وہ درست ھیں۔ اور مجھے حیرانی ھے کہ حمزہ کو منٹل ھاسپیٹل کے بارے میں محکمہ متعلقہ سے زیادہ معلومات کس طرح فراھم ھوئیں،، ۔ میں نے آپ کے روبرو گورنمنٹ مغربی پاکستان ھیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ایک چٹھی پیش کی ھے جو کہ جوائنٹ سیکرٹری میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کو تحریر کی گئی تھی ۔ جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ ویسٹ پاکستان ھاسپیٹل ایمپلائز یونین کے مطالبات سے متعلق جو میٹنگ پانچ جنوری ۱۹۶۳ء کو مقرر ھوئی تھی وہ گیارہ جنوری ۱۹۶۳ء تک ملتوی ھوگئی ھے۔ اور اس کی ایک نقل مسٹر اقبال سیکرٹری یونین کو ارسال کی گئی تھی ۔ جناب سپیکر— اس سے یہ ثابت ھوتا ھے کہ گورنمنٹ ھاسپیٹلز ایمپلائز یونین جو ایک رجسٹرڈ یونین ھے اور اس کو معرض وجود میں آئے کئی سال گذر گئے ھیں اور وہ اس وقت بھی موجود ھے ۔ انتہائی افسوس کا مقام ھے کہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے میرے سوال کا جواب دیتے ھوئے اس ایوان میں یہ غلط بیانی کی کہ کوئی یونین exist ھی نہیں کرتی ۔ اس کا وجود ھی نہیں ھے اور نہ ھی گورنمنٹ کے ملازمین یونین بنا سکتے ھیں۔

جناب سپیکر— حقیقت یہ ھے کہ صحیح معنوں میں جو یونین بنائی جائے گورنمنٹ اس کو یونین ھی تصور نہیں کرتی۔ جبکہ گورنمنٹ کی یہ کوشش ھوتی ھے کہ ان لوگوں کو جو اس کی ھاں میں ھاں ملائیں ، لیڈر بنائے ۔ کیونکہ وہ پاکٹ یونین بنانے کی عادی ھے ۔ آپ کو بھی علم ھوگا کہ پارٹی

جو گورنمنٹ کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتی ہو - - -

مسٹر سپیکر— پریولیج موشن کے ایڈ منٹ ہونے کے بعد آپ یہ تقریر کرتے - اس وقت تو question of admissibility کی بحث ہے اور آپ کو صرف یہ بتانا ہے کہ that the answer to the question is incorrect.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر- مجھے رولز کے تحت یہ حق پہنچتا ہے کہ میں privilege motion کے متعلق ایک مختصر بیان آپ کی خدمت میں اور آپ کے ذریعے اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں - مگر جس طریقے سے میرے سوال کا جواب دیا گیا ہے - اس کا پس منظر میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تاکہ جس طریقے سے اس حکومت کا دماغ کام کرتا ہے - اس کی نشان دھی کر سکوں -

جناب سپیکر— عرض یہ ہے کہ وہ پولیٹیکل پارٹیاں جو حکومت کی ہاں میں ہاں نہ ملائیں - ان کو یا تو خلاف قانون قرار دیدیا جاتا ہے یا ان کے مقابلے میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی نہ کوئی جعلی پولیٹیکل پارٹی بنا دی جاتی ہے -

Mr. Speaker: I do not agree with the member on this point. He can make a short statement only in respect of the admissibility at this stage. He can make a detailed speech afterwards if the privilege motion is admitted.

خواجہ محمد صفدر— جناب والا - جہاں تک میں سمجھتا ہوں - قواعد و ضوابط کی رو سے اس مرحلہ پر Privilege Motion کا مقصد یہ ہے کہ اس مسئلہ کے جملہ پہلوؤں کو کم از کم نمایاں ضرور کر دیا جائے - تاکہ ایوان ان پر غور کرنے کے بعد اپنے ووٹ کا استعمال کر سکے - Short Statement کا مقصد صرف یہی ہے کہ Mover ہمیں یہ بتائیں کہ آخر Breach of Privilege کہاں ہوئی اور کس طرح ہوئی -

Mr. Speaker: He should confine his speech only to that point.

مسٹر حمزہ— جناب عرض یہ ہے کہ میں نے اپنے سوال کے حصہ (ج) میں یہ دریافت کیا تھا -

"Whether it is a fact that the said Administrator recruited five new attendants after the said retrenchment but none of the retrenched employees was taken back. If so, the reason therefore."

The answer given was:

"Yes. The retrenched attendants were not re-employed as the work was not found to be satisfactory by the hospital authorities and their appeal was also rejected by the Director of Health Services, Lahore Region. Five new attendants recruited are on purely temporary basis and are liable to be retrenched as soon as the number of patients in the hospital decreases."

جناب سپیکر— سوال کے اس حصہ جواب سے صاف ظاہر ہے کہ ان اہکاروں کی تخفیف کے بعد پانچ نئے attendant ملازم رکھے گئے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ جو دس تخفیف شدہ ملازمین تھے ان کا ریکارڈ اچھا نہیں تھا ۔ حقیقت حال یہ ہے کہ Mental Hospital کے Administrator صاحب کی ان دس attendants کے ساتھ ذاتی مخالفت تھی ۔ چنانچہ ایک بہانہ بنا کر ان لوگوں کو نوکری سے علیحدہ کیا گیا اور جب دوبارہ نئے ملازم رکھنے کا موقع آیا ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: That is not the statement relevant to the breach of privilege.

مسٹر حمزہ—جناب والا— اس غلط اور اس مزدور دشمن پالیسی کو چھپانے کے لئے انہوں نے غلط جوب کا سہارا لیا ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی جگہ مزدور یا چھوٹے اہلکار کوئی یونین بناتے ہیں تو ہماری حکومت ان کو اپنا دشمن تصور کرتی ہے ۔ چہ جائیکہ ان کے جائز مطالبات کو سنے اور ان کو تسلیم کرے ۔ اس کے بر عکس ان کو مختلف ذرائع سے پریشان کیا جاتا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں)— جناب سپیکر— میں مسٹر حمزہ کی اس Privilege Motion کی مخالفت کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں اس امر کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اس ہاؤس کا کوئی privilege breach نہیں ہوا ۔

جناب والا— مسٹر حمزہ نے اس Privilege Motion کے ذریعے جیسا کہ انہوں نے اپنی Privilege Motion میں بیان کیا تھا ۔ نہ کہ اس کے وضاحتی بیان میں ۔ دو چیزیں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک یہ کہ ان کے سوال نمبر ۵۴۰۰ کے حصہ (ج) کا جواب غلط دیا گیا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ پارلیمنٹری سیکرٹری نے غلط جواب دینے کیلئے sarcastic language کا استعمال کیا ہے۔

جناب والا— جہاں تک ان کے سوال کے پہلے حصے کا تعلق ہے۔ مسٹر حمزہ یہ ثابت نہیں کر سکے کہ حکومت نے کسی طریقے سے بھی ان کے سوال کا غلط جواب دیا ہے۔ بلکہ جہاں تک مجھے یاد ہے اور اس ایوان کے تمام معزز ممبران کو بھی یاد ہوگا کہ اس دن مسٹر حمزہ ہمارے جوابات سے بالکل مطمئن تھے ۔ میں حیران ہوں کہ بعد میں انہیں کس طرح یہ خیال آیا ہے۔

علاوہ ازیں وہ یہ بھی ثابت نہیں کر سکے کہ ان کے سوال کے کس حصے کا جواب غلط دیا گیا ہے۔

جہاں تک دس attendants retrench کرنے کا تعلق ہے۔ حکومت نے اسے admit کیا ہے اور دوبارہ جو پانچ آدمی employ کئے گئے ہیں ۔ ان کو بھی حکومت نے admit کیا ہے۔

جناب والا— مسٹر حمزہ نے اس دن بھی ضمنی سوال کے ذریعے پوچھا تھا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں اور ہم نے اس دن بھی یہ وضاحت کی تھی کہ Mental Hospital میں جو attendants ہوتے ہیں ان کی ملازمت کی نوعیت عارضی ہوتی ہے اور ان کی تعداد کو بڑھانے یا گھٹانے کا انحصار مریضوں کی تعداد اور ان کی دماغی حالت پر ہوتا ہے۔ اگر مریض کم ہوتے چلے جائیں تو ان کے ساتھ attendants کی تعداد بھی کم ہوتی چلی جاتی ہے اور اگر مریضوں کی تعداد بڑھ جائے تو اس کے ساتھ ساتھ attendants کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔

Mr. Speaker: I want to know one thing that in part (c) of the answer it had been stated that the Government Servants cannot form a Union or become its members.

Parliamentary Secretary: Actually this has got nothing to do with the actual question. Mr. Hamza has not proved anything as far as the actual question is concerned.

Mr. Speaker: Mr. Hamza had asked in part (c) whether it is a fact that the Mental Hospital Employees' Union has been Pressing for the re-instatement of the retrenched employees, and the Parliamentary Secretary had replied that the Govcrnment Servants cannot form a Union and become its members.

Parliamentary Secretary: As far as Mr. Hamza's question was concerned, that was regarding the appointment of employees.

Mr. Speaker: In part (c) the Parliamentary Secretary had himself stated that Government Servants cannot form a Union and become its members. It is on this point that he has raised the privilege motion.

Parliamentary Secretary: The reply was given that it is a rule that Government Servant cannot form any private employees Union.

Mr. Speaker: Whereas he has put in four documents which reveal that there is a Union of the Government employees.

Parliamentary Secretary: That must be against the rules, Sir.

Mr. Speaker: That is a letter from the Deputy Secretary. Then again there is a letter from the Administrator, Mayo Hopital, Lahore, to Mr. Ahmad Khan, President, Hospital Employees Union.

Parliamentary Secretary: We have not been supplied any copy of this document and if he can supply any copy of this document we can give replies some time later, but as far as I am concerned, I am replying on behalf of the Goverument.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ حکومت کے بنچوں کی طرف سے یہ کیا بوالعجبی ہو رہی ہے ۔ مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ جناب والا ۔ اگر متعلقہ پارلیمنٹری سیکرٹری کو copies نہ دی جائیں تو وہ

جواب کیسے دے سکتا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) — جناب والا۔ ابھی آپ نے جن copies کا ذکر فرمایا ہے ہمیں وہی copies نہیں دی گئیں۔

Mr. Speaker : One at a time, please.

Khawaja Muhammad Safdar : Read the Rules.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, as far as I have been able to understand the position, it appears to be like this. A question was asked about certain employees' Union, and the reply was that they cannot legally form any Union. I distinctly remember a question like this was referred to the Law Department and its advice was that the Government servants cannot form any union because that will militate against the disciplinary rules, which govern their employment. So it may be that certain unions may have been formed by certain employees but they were not recognized by the Government, and as such the reply would be that they cannot form a union. What I respectfully submit is that certain documents have been filed by the member who moved the privilege motion, which probably throw some light on this and are against the spirit of what the Parliamentary Secretary has stated here. I would, therefore, very respectfully submit that the case has been made out for which time may be given to the Parliamentary Secretary to read the documents, which have been filed by the member along with the motion today, so that he may be in a position to make an effective answer to the allegations made.

Then it will be up to the Chair to determine whether it is a breach of privilege or not.

Mr. Speaker : But the notice of this motion was given to the department concerned long before.

Minister of Law : Alongwith these documents ?

Mr. Speaker : I think it is not necessary.

Minister of Law : I have just now heard the Chair saying that there are four documents annexed to this privilege motion and it is on that score that I made a submission that copies of these documents may be supplied to us as these had not been sent to the Parliamentary Secretary concerned.

Parliamentary Secretary : We have not received the copies.

Minister of Law : Sir, after all it is a question of breach of privilege and I assure the Members that it is far from our mind to cover any person or any official who has given a wrong answer. We will immediately and unconditionally put an apology if it is found that there has been a wrong answer but before doing that it is only fair that we should have full opportunity to understand whether any wrong statement of facts has been made by any Parliamentary Secretary or any Minister or any Member on the floor of this House. From that angle I submitted that it is also necessary to read these documents and then make our respectful submission before this august House.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ میں اس کے بارے میں یہ عرض کروں گا جیسا کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اس روز فرمایا تھا کہ حکومت کے اہل کار کوئی یونین form نہیں کر سکتے اور آج انہوں نے بتایا ہے کہ یونین بنی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سلطان محمود صاحب ہر بات میں حکومت کی تائید کرتے رہے ہیں اور کریں گے ۔ یہ صحیح ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹریوں کی ایک یونین بنی ہوئی ہے۔ جہاں تک میرے سوال کے غلط جواب کا تعلق ہے۔ یہ کاغذات آپ کے روبرو پیش ہیں۔ ان سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے بلکہ جناب وزیر قانون صاحب نے بھی یہ فرمایا تھا کہ یہ یونین recognized ہے اور لیبر ڈیپارٹمنٹ میں رجسٹرڈ ہے۔

مسٹر سپیکر— ان کا اعتراض صرف یہ ہے کہ documents پڑھ کر ہی جواب دیا جاسکتا ہے۔

مسٹر حمزہ — ان کو چاہئے تھا کہ وہ پڑھ لیتے ۔ نہ پڑھنے سے تو ان کی عدم دلچسپی اور عدم توجہی کے سوا اور کچھ ثابت نہیں ہوتا ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری حکومت الیکشن کی تیاری میں مصروف ہے۔

Mr. Speaker: No discussion about that please.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ نقطہ استحقاق کے متعلق جو قواعد و ضوابط بنے ہوئے ہیں ان میں قاعدہ نمبر ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ ہے اور

یہ جناب ۱۸۰ تک چلتے ہیں۔ جن کے تحت یہاں کوئی نقطہ استحقاق پیش کرنا پڑتا ہے اور پھر اس ایوان میں اس نقطہ استحقاق پر غور و فکر کرنا ہوتا ہے۔

جہاں تک میں اس قاعدہ کو سمجھا ہوں ۔ شاید میں غلطی پر ہوں اور اگر ایسی ہی بات ہو تو میرے فاضل دوست میری غلطی کی طرف میری توجہ دلا سکتے ہیں تاکہ میں اسے صحیح کر سکوں ۔ لیکن جو procedure قواعد میں دیا گیا ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ جس روز کسی ممبر یا رکن اسمبلی کو نقطہ استحقاق پیش کرنا ہو وہ اس روز اسمبلی شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے باقاعدہ طرر پر اس نقطہ استحقاق کے متعلق نوٹس دے اور اگر وہ نقطہ استحقاق کسی documents یا اخباری رپورٹ کے متعلق ہے تو وہ ایسے documents اور اخباری رپورٹ اپنے نوٹس کے ساتھ شامل کرے ۔ اس طرح ہماری حکومت کو اس نوٹس کی اطلاع مل جانی چاہئے ۔ اس کی دو نقول ہوتی ہیں ایک سپیکر صاحب کو بھیجی جاتی ہے اور دوسری سیکرٹری اسمبلی کو دی جاتی ہے۔

قواعد میں یہاں تک درج ہے کہ حکومت کو اطلاع نہ دی جائے ۔ یہ دفتر کا کام ہے کہ حکومت کو اس کی اطلاع دے اور دفتر بھی صرف نوٹس کی اطلاع دے گا ۔ اگر حکومت کو یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ نقطہ استحقاق کیوں پیدا ہوا کیسے پیدا ہوا یا کس طرح پیدا ہوا ۔ اور اگر documents کو دیکھنے کی ضرورت ہو تو دفتر میں جا کر کوئی پارلیمنٹری سیکرٹری یا کوئی دوسرا ذمہ‌دار شخص دیکھ سکتا ہے کہ کیا کیا documents ہیں ۔ اب ۴۸ دن کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ ہم نے یہ documents نہیں پڑھے ۔ افسوس اس بات کا ہے کہ انہوں نے رولز کو بالکل نہیں پڑھا ۔ اور نہ وہ ان کو سمجھتے ہیں ۔ اسی لئے جواب نہیں دے سکتے ۔ نہ ہی ان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ نقطہ استحقاق کس طرح پیدا ہوتا ہے ۔ اسی لئے وہ ایوان کا وقت ضائع کرتے ہیں ۔ بہتر یہ ہے کہ دوچار

روز کے بعد پھر اجلاس بلا لیا جائے اور چاہیں تو ایک ہفتہ کی recess کر لیں تا کہ ان کو مہلت مل جائے اور وہ کچھ پڑھ لکھ کر سمجھ سوچ کر آئیں ۔ بالکل خالی آنا غلط ہے اس سے ایوان کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے ۔

آپ ہر چیز کو ملتوی کر رہے ہیں ۔ آخر یہ لوگ کس مرض کی دوا ہیں ۔

وزیر صاحبان اتنا ماہوار مشاہرہ پاتے ہیں اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان ۱۰۰۰ روپیہ ماہوار لیتے ہیں ۔ اگر یہ تیار ہو کر نہیں آتے تو ان کو جرمانہ کیوں نہیں کیا جاتا ۔

Mr. Speaker: There is no provision for that.

خواجہ محمد صفدر—اس کے لئے provision ہو سکتی ہے اور ہم رولز بنا سکتے ہیں ۔ ایوان اس بات کا مجاز ہے کہ جس طرح چاہے رولز بنائے اور ان کو جرمانہ کرے ۔

میں یہ گذارش کروں گا کہ ان کو ہدایت کی جائے کہ پڑھ لکھ کر آئیں ۔ اگر یہ کچھ نہیں سمجھ سکتے تو ان کے لئے کوئی سکول کھول دیں ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز (لاہور و ملتان ڈویژن)— صدر محترم ۔ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ تقریر کروں لیکن میں چاہتی ہوں کہ یہاں کے پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے عہدے اور ان کے تقرر کی مختصر تاریخ عرض کر دوں ۔ جب یہاں ۱۹۳۵ء کا آئین نافذ ہوا ۔ (قطع کلامیاں)

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)— اس سے تاریخ کا کیا تعلق ہے ۔ بیگم صاحبہ خدا کے لئے کبھی تو متعلقہ بات کریں ۔ (شور)

مسٹر سپیکر—آرڈر ۔ آرڈر ۔

خواجہ محمد صفدر—اس سے آپ کے علم کا اضافہ ہوگا ۔ (قطع کلامیاں)

بیگم جہاں آرا بیگم شاہ نواز—میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ اس سے استفادہ کریں ۔ میں یہ بتاؤنگی کہ اس کا پارلیمنٹری زندگی کی تاریخ سے کیا تعلق ہے ۔ چونکہ آپ اسے سمجھ نہیں رہے اس بات نے مجھے مجبور کر دیا کہ کچھ عرض کروں (شور ۔ اور قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر—آرڈر ۔ آرڈر ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز—صدر محترم۔ ۱۹۳۵ء میں یہاں جب آئین نافذ ہوا اور پھر ۱۹۳۷ء میں الیکشن ہوئے تو اس وقت Marques of Lothian یہاں آئے اور اس وقت کے پارلیمنٹری سیکرٹری بنے۔ ان سے یہ request کی کہ سر سکندر وزیر اعظم پنجاب کو یہ بتائیں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری کا کام کیا ہونا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر—بیگم صاحبہ سوال یہ ہے کہ اسے defer کیا جائے یا نہ کیا جائے ۔

that is the question.

بیگم جہاں آرا شاہنواز— اس میں Privilege Motion کا ہی ذکر آ رہا ہے۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)—پوائنٹ آف آرڈر ۔ ہمیں علم ہے کہ بیگم صاحبہ بہت بڑی پارلیمنٹرین ہیں اور عرصہ دراز سے پارلیمنیٹری لائف میں آ رہی ہیں۔ (شور)

مسٹر سپیکر—آرڈر ۔ آرڈر ۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)—ہمیں پتہ ہے کہ وہ جاپان بھی گئی تھیں اور انگلینڈ بھی گئی تھیں۔ وہ ہمیشہ اپنا تجربہ ہی بتاتی رہتی ہیں۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز— میں جاپان نہیں گئی نہ ہی اپنے تجربے بتاتی رہتی ہوں اور نہ بتانا ہی چاہتی ہوں ۔ مگر اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ قوم کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ان صاحبان سے عرض کروں اور بتاؤں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری کے فرائض routine matters کے متعلق کیا ہیں۔

There is a privilege motion under discussion. Please let me speak. I will not give way. I am quite relevant. If I am not right, Mr. Speaker can stop me.

ہم نے کہا کہ routine matters میں ان کو اجازت دی جائے کہ وہ سارے فائل کو پڑھ سکیں نہیں تو وہ جواب نہیں دے سکیں گے۔

Mr. Speaker : The lady member may please take her seat now.

Begum Jahan Ara Shahnawaz : There is one more point.

اسوقت کے پارلیمنٹری سیکرٹریز اپنے Cases Study کرکے آئے تھے - تو میری آپ سے یہ Request ہے کہ بجائے اسکے کہ یہاں بعض اوقات ایک ایک گھنٹے بحث کیجائے انکو یہ ہدایت کیجائے کہ یہ اپنے Cases یہاں Study کرکے آئیں اور کیس کی مکمل فائل آن کو مطالعہ کے لئے دی جائے -

Mr. Speaker : As the member in charge has no objection, we will take up this privilege motion tomorrow.

ADJOURNMENT MOTIONS

BAN IMPOSED ON THE PUBLICATION OF MONTHLY TARJUMAN-UL-QUR'AN, LAHORE (*contd.*)

Mr. Speaker : There are three adjournment motions. These are Nos. 121, 128 and 135 about which I had reserved my rulings. First, I would like to know about adjournment motion No. 121 whether the matter proposed to be discussed in this adjournment motion has not become *subjudice*.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I was myself about to say the same thing. I am grateful to you that this opportunity has been given to me. My respectful submission is that there are three matters which, I think, by this time have now become *subjudice*. One is the writ petition filed by the Jamaat-e-Islami in which the vires or otherwise of the Criminal Law Amendment Act of 1908, under which action has been taken against the Jamaat-e-Islami, have been challenged and, therefore, it has now become *subjudice*.

The second one relates to the presence of the two police officers deputed by the District Magistrate of Lahore to attend the meeting of the National Democratic Front here in Lahore and that has also become *subjudice*. I do not know what is the third one on which the ruling has been reserved.

Mr. Speaker : The third one was about Tarjuman-ul-Quran. Action was taken under the Press and Publications Ordinance.

Minister of Law : So far as the case of Tarjuman-ul-Quran is concerned, action has been taken under the Press and Publications Ordinance and that also has been the question before the High Court that it is *ultra vires*. So that has also become *sub judice*.

Mr. Speaker : What about the W. P. Maintenance of Public Order Ordinance?

Minister of Law : So far as detention under this Ordinance is concerned I am not aware of anything.

Mr. Speaker : Please verify about this. I will enquire about that from the Minister tomorrow.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱)—جناب والا ۔ یہ ۱۲۱ نمبر کی تحریک التوا اس طرح ہے ۔ اسکو مسٹر حمزہ نے اسوقت پیش کیا تھا ۔

"I beg to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the ban imposed by the West Pakistan Government upon the publication of the monthly Tarjuman-ul-Quran, Lahore, on 4-1-64, an organ of the Jamaat-e- Islami disclosing the policy pursued by the Government against the Jamaat for the last many months, now culminating in a malafide action against its organ, which has caused great resentment in the general public."

جناب جو زیر بحث مسئلہ ہے وہ یہ نہیں ہے کہ آیا پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس جیسا کہ محترم وزیر قانون نے ارشاد فرمایا ہے کہ پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس کی Competency کے متعلق ہے اور اسبات کے متعلق ہے کہ آیا یہ Statute Book پر رہ سکتا ہے یا نہیں اسکے متعلق اسوقت writ ہوئی ہے ۔ اور یہ جو تحریک التوا ہے وہ اس چیز کے متعلق نہیں ہے کہ یہ ایوان اس قانون کو بنا نہیں سکتا ۔

Mr. Speaker : That is about the ban imposed on Tarjuman-ul-Quran itself.

Khawaja Muhammad Safdar : No, Sir. It is the malafide action. The words are 'malafide action'.

Mr. Speaker : No, it is 'the ban imposed by the West Pakistan Government upon the publication of the monthly Tarjuman-ul-Quran'.

Khawaja Muhammad Safdar: That is for the malafide action of the Government.

Mr. Speaker : No, Khawaja Sahib, I beg to differ.

Khawaja Muhammad Safdar : You have every right to differ. It is the action of the Government which is malafide in banning this monthly journal.

Mr. Speaker : The motion seeks to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the ban imposed by the West Pakistan Government upon the publication of the monthly Tarjuman-ul-Quran, Lahore on 4-1-64.

خواجہ محمد صفدر - اس پر پابندی لگانا یہ ہے عمل اور فعل حکومت کا اور وہ فعل کیسا ہے وہ Malafide ہے -

This is the crux of the matter.

Mr. Speaker : Should I presume that ?

Khawaja Muhammad Safdar : No, Sir. It is in so many words written in the adjournment motion.

میں جناب یہ گذارش کروں گا کہ یہ مسئلہ قطعاً sub judice نہیں ہے - کہ یہ پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس، ہمیں جو بنیادی حقوق ملے ہیں ان کے سامنے قانون کی کتاب میں نہیں رہ سکتا - sub judice کیا ہے -

Mr. Speaker : I want to know one thing more. I had read in the newspaper that the order of banning Tarjuman-ul-Quran itself has also been challenged in a writ petition.

Minister of Law : I want to make a submission. An efficient advocate like Khawaja Sahib, always takes all the points in a writ petition. It is not only the *vires* so far as the Constitution is concerned that have been questioned, but even it has been alleged in the writ petition that the order of the Government is malafide and therefore, it should be set aside. So as the Leader of the Opposition thinks that this point is not taken up in the writ petition and is, therefore, not *sub judice* is not correct. It is also a point at issue before the High Court and High Court will naturally go into all these aspects. But assuming for the sake of argument that this point has not been raised in the writ petition, it can be raised at any time while the matter is on. It is entirely open to the High Court to record a finding. Therefore, my respectful submission is

that the one is intimately connected with the other. It is said that it is a ban under some law which is *ultra vires* ; it is a ban motivated on account of some ulterior motives ; it is malafide and the like, Sir. Therefore, my submission is that it will not be wise to discuss this matter so long as it is pending in the High Court.

خواجه محمد صفدر - جناب وزیر قانون نے اپنی پوزیشن میں خاص تبدیلی پیدا کر لی ہے - انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ قانون اس اسمبلی کو پاس نہیں کرنا چاہئے تھا اب چونکہ ہمارے کنسٹی ٹیوشن میں تبدیلی ہو چکی ہے اور ہمیں حقوق و مراعات مل چکے ہیں جو ایک آزاد شہری کو ملنے چاہئیں اور الحمدالله هم بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں - لیکن جو دوسری پوزیشن انہوں نے لی ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس صورت میں یہ مسئلہ sub judice ہو جائیگا جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اگر یہ پوزیشن نہیں ہے -

Malafides of the action can be the subject matter of an adjournment motion in this House.

Mr. Speaker : As the order of the Provincial Government banning the Tarjuman-ul-Quran has itself been challenged through a writ petition in the West Pakistan High Court, I rule that the matter is *sub judice* and it is out of order.

SEALING OF THE PRIVATE AND PERSONAL OFFICE OF MAULANA ABUL ALA MAUDOODI—(*Contd.*)

Mr. Speaker : Next adjournment motion was from Khawaja Muhammad Safdar. That was No. 128.

Mr. Memon, what is the position about the Criminal Law Amendment Act. Presumably the action about sealing the private and personal office of Maulana Syed Abul Ala Maudoodi was taken under Section 17-A.

Minister of Law. (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : My respectful submission is that a writ petition has been filed. I do not know why the Leader of the Opposition misunderstood me. I will not

change my ground. I said that the matter has become *sub judice* on various points and grounds raised before the High Court. The petition before the High Court is that this is against the Constitution and Section 17-A which is the Criminal Law Amendment Act ; the Criminal Law Amendment Act is impliedly repealed by the Political Parties Act which is a Central Legislation ; that the action of the Provincial Government was malafide as it was opposed to the Provincial Government and many other grounds have been raised. Therefore my submission is that even these grounds will be amply covered by the writ petition now pending before the High Court at Karachi and is, therefore, *sub judice*.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱)— جناب والا - جیسا کہ محترم وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمایا ہے - اخبارات کے ذریعے سے بھی اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ اس Writ petition میں درخواست دھندہ کی طرف سے اور معاملات کے علاوہ اس مسئلے کو بھی چیلنج کیا گیا ہے کہ حکومت نے جماعت اسلامی کے دفاتر کو اپنے قبضہ میں لینے کے لئے ۱۹۰۸ء کے Criminal Law Amendment Act کا جو استعمال کیا ہے - وہ خلاف ضابطہ ہے - اور خلاف قانون ہے - میں اس مسئلے کے متعلق جو یہاں ذکر کر رہا ہوں - یا جس مسئلے کے متعلق میں نے اس تحریک التوا میں ذکر کیا ہے - وہ اس بات سے تعلق نہیں رکھتا ہے - اور اگر سیالکوٹ میں جماعت اسلامی کے دفتر کو Seal کیا گیا ہے - اور اسے قانون کے دائرے کے اندر کیا ہے - اور اسکا وہاں پر استعمال کیا گیا ہے - تو چونکہ وہ معاملہ عدالت میں پیش ہے - اس لئے وہ Sub judice ہے - اسکے علاوہ لاہور - کراچی - لائیلپور یا ادھر اُدھر شہروں میں اگر Criminal Law Amendment Act کے تحت جماعت اسلامی کے دفاتر بند کئے گئے ہیں - اور اُنکے متعلق یہ مذکورہ Writ Petition ہوئی ہے - کہ حکومت نے اپنے اختیارات غلط طور پر استعمال کئے ہیں - تو اگر اسکا ذکر یہاں کیا جائے تو وہ معاملہ Sub judice ہو جائیگا - اور اسکو اس ایوان میں زیر بحث نہیں لا سکتا اور اسے یہاں agitate نہیں کیا جا سکتا - پیش نہیں کیا جا سکتا - لیکن جناب والا اگر آپ میری اس تحریک التوا کے الفاظ ذرا ملاحظہ فرمائیں تو پھر آپ یقیناً

مجھ سے اتفاق فرمائینگے کہ یہ مسئلہ اور ہے۔ اور جس مسئلے کے متعلق جناب وزیر قانون صاحب نے ارشاد فرمایا ہے دراصل وہ قطعی طور پر اور ہے۔ اس لئے میں وہ الفاظ پھر پڑھ دیتا ہوں ۔

I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unlawful, illegal and malafide action of the Government in sealing the private and personal office of Maulana Syed Abul Ala Maudoodi....

This is the crux of the discussion and that is not sub judice.

Mr. Speaker : While discussing this motion will we not be discussing the Criminal Law Amendment Act ?

خواجہ محمد صفدر— اگر آپ مناسب سمجھیں تو سب سے پہلے میرے ساتھ اس بات پر اتفاق کر لیں کہ یہ وہ مسئلہ نہیں ہے۔ جسکے متعلق Writ Petition ہوئی ہے۔ کیونکہ میں تو کہتا ہوں کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے ذاتی دفتر کو مقفل کر دیا گیا ہے۔ اور اس لئے یہ تحریک التوا پیدا ہوئی ہے۔ میں اور دفتروں کے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں ۔ اس تحریک التوا میں یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ جماعت اسلامی کے دفاتر کیوں بند کئے گئے ہیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ اسکے متعلق نہیں ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ جماعت اسلامی کے دفاتر بند کئے گئے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ مولانا مودودی کے ذاتی دفتر کو مقفل کیا گیا ہے ۔ اس ذاتی دفتر کو تو اس Criminal Law Amendment Act کے تحت بند نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ تو انگریزوں کے زمانے میں سیاسی جماعتوں کو Ban کرنے کے لئے معرض وجود میں آیا تھا ۔ انہوں نے اپنی شہنشاہیت کو برقرار رکھنے کے لئے یہ قانون بنایا تھا ۔ کوئی بات نہیں ہے یہاں بھی آپ اسکو استعمال کریں ۔ لیکن انکے ذاتی دفتر تو بند نہ کریں ۔ اسکے متعلق تو کوئی Writ Petition بھی نہیں ہے۔ آپ پہلے اسکا فیصلہ کریں ۔ اسکے بعد جو سوال آپ نے اٹھایا ہے اسکے متعلق بعد میں عرض کرونگا ۔ کیونکہ اگر یہ صورت ہو تو ممکن ہے کہ بحث کے دوران میں یہ سوال بھی آ جائے کہ حکومت نے اسے ظاہرہ طور

پر ناجائز استعمال کیا ہے۔ اور اسکی حدود سے پھاندہ ہے۔

جہانتک اسکی admissibility کا تعلق ہے میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید وزیر قانون صاحب نے جلدی میں اسے اچھی طرح سے پڑھا نہیں۔ ورنہ وہ یہ کبھی بھی نہ فرماتے کہ یہ معاملہ Sub judice ہے کیونکہ ذاتی دفتر اور چیز ہے۔ اور پارٹی کا دفتر اور چیز ہے۔ میں ایک وکیل ہوں۔ میرا بھی دفتر ہے۔ اب اگر مسلم لیگ کو Ban کیا جائے۔ تو کیا اس مسلم لیگ کے دفاتر کے ساتھ میرے غریب کا دفتر بھی بند کر دیا جائیگا۔ اگر ایسا ہوا تو میں کھاؤنگا کہاں سے۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ یہ مسئلہ اور ہے۔

Mr. Speaker : As the action has been taken under the Criminal Law Amendment Act which has been challenged in the West Pakistan High Court the matter is sub judice. I rule the motion out of order.

Next motion regarding the arrest of Allama Abdul Haq, M.P.A., will be taken up on Monday.

Failure of Govt. to Supply Power-rigs to Agricultural Machinery Organisation, Southern Region.

Mr. Speaker: Next is No. 139 and it is from Haji Abdul Majid Jatoi, who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to supply necessary number of power-rigs to the Agricultural Machinery Organisation, Southern Region, which is resulting in great hardship to the agriculturists of the Southern Region especially those of District of Dadu, where they cannot bore their tube-wells for non-availability.

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): Opposed on different grounds. One is that the occurrence has been mentioned but it has not been mentioned as to when this difficulty arose—when the trouble started. It is all vague and indefinite. Even the month has not been mentioned.

حاجی عبدالمجید جتوئی— پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے آج سوال کیا تھا کہ دادو کو کتنے ٹیوب ویل ملے ہیں۔۔۔۔

مسٹر سپیکر— یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ پہلے ان کا جواب سن لیں پھر اس کے بعد فرمائیں۔

وزیر زراعت و آبپاشی— تو جتوئی صاحب نے Rigs کی کمی اور تکلیف کے بارے میں یہ کہیں بھی اپنے موشن میں نہیں فرمایا کہ recent ہے۔ اور ابھی یہ تکلیف پیدا ہوئی ہے۔ یا حکومت نے کس فعل کی وجہ سے کیا ہے۔ لیکن ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ مغربی پاکستان میں کل نو Rigs ہیں ۔ جن میں سے تین سندھ کے علاقے میں کام کر رہے ہیں تین مڈل میں اور تین نارتھ میں ۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے کوئی غفلت نہیں ہے اور نہ Discrimination ہے۔ مزید Rigs کے لئے حکومت نے Move کیا ہوا ہے۔ which involves foreign exchange and approaching the Central Govt. اور کافی عرصہ سے کیا ہوا ہے۔ اور we are in correspondence with the Central Govt. جونہی ہمارے پاس مزید Rigs آ جائینگے وہ ان کو پہنچا دیئے جائینگے ۔ لیکن یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا کہ اس پر تحریک التوا کے ذریعے بحث کی جائے ۔ کوئی urgency نہیں ہے اور نہ کوئی Recent occurrence کے متعلق یہ چیز ہے۔

This is not a matter which could be discussed by an adjournment motion. I cannot understand through what action of ours has this difficulty been created which they are already facing?

مسٹر سپیکر— آپ یہ فرمائیں کہ حکومت کب سے یہ Power Rigs مہیا کرنے میں نا کام رہی ہے۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—میں نے پہلے بھی پچھلے سیشن میں محکمہ زراعت کے متعلق یہ سوال کیا تھا ۔ انہوں نے نومبر کے لئے پچھلے بجٹ سیشن میں دادو ضلع کے واسطے چار ٹیوب ویل منظور کئے تھے۔ اور یہ جو تین کہہ رہے ہیں وہ بلوچستان قلات اور سندھ کے لئے ہیں ۔ وہ وہاں کام کرتے ہیں ۔ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم چھوٹے

صوبوں کے لئے کام کرتے ہیں - اب اگر یہ روپیہ surrender ہو جائے۔ تو پھر ہمیں ٹیوب ویل نہیں ملینگے -

مسٹر سپیکر — لیکن یہ تکلیف کب سے ہے -

حاجی عبدالمجید جتوئی — نومبر سے اس کی منظوری کے احکام بھیجے گئے ہیں -

Mr. Speaker: Then how is it recent?

حاجی عبدالمجید جتوئی — میں نے بھی دسمبر میں یہ تحریک التوا دی تھی - یہ آج کی نہیں ہے - یہ تو پرانی ہے -

Mr. Speaker: This is a continuing process.

خواجہ محمد صفدر — ۲۷-۱-۶۴ کو دی گئی تھی -

مسٹر سپیکر — ۱۰-۱-۶۴ کو دی گئی تھی -

The notice was given on the 10th of Jaunary and as has been stated by Mr. Jatoi the failure took place in November. The matter is, therefore, not of recent occurrence and the motion is ruled out of order.

FAILURE OF GOVT. TO PROVIDE BITUMEN FOR HYDERABAD-DADU ROAD.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is also from Haji Abdul Majid Jatoi who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to provide bitumen for the Coal Tarring of the Hyderabad-Dadu Road, due to which the funds provided for the current year are sure to lapse.

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جنیجو) — جناب والا - جہاں تک اس تحریک التوا کے قانونی پہلو کا تعلق ہے اس کے متعلق میں بعد میں کچھ کہوں گا - پہلے میں بٹومن کے سلسلہ میں عرض کروں گا - یہ حقیقت ہے کہ حیدر آباد ریجن کو گذشتہ ایک سال سے اس بارے میں تکلیف ہو رہی ہے اور بٹومن وہاں نہیں مل رہا — اسکی وجہ یہ تھی کہ اس علاقہ کے لئے بٹومن باہر سے منگایا جاتا ہے - ایسے ہی کوئٹہ ریجن اور بہاولپور ریجن کے

لئے بھی - اس کے علاوہ لاہور اور پشاور ریجن کے لئے اٹک آئل کمپنی سے بٹومن لیا جاتا ہے اس سلسلہ میں ٹنڈر وغیرہ منگانے اور دوسری formalities کی وجہ سے کچھ تکلیف ہو رہی تھی - اب اس چیز کو طے کر لیا گیا ہے اور یہ بٹومن ہمارے پاس مارچ میں پہنچ جائے گا جس میں سے کوئی دس ہزار ٹن حیدر آباد ریجن کو دیا جا رہا ہے - جہاں تک حاجی صاحب کے اندیشے کا تعلق ہے کہ جو پیسہ اس سڑک کے لئے رکھا گیا ہے وہ lapse ہو جائے گا اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بٹومن نہ ملنے کی وجہ سے lapse نہیں ہوگا اور انشاءاللہ پندرہ لاکھ روپیہ جو مہیا کیا گیا ہے وہ اس سال میں اس سڑک پر خرچ ہوگا -

Mr. Speaker: After this assurance does Mr. Jatoi still press the motion?

Haji Abdul Majid: No Sir.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

SEALING OF THE JAMAAT-E-ISLAMI OFFICE AT LALA MUSA BY THE LOCAL POLICE

Mr. Speaker: Next motion is from Rao Khurshid Ali Khan. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the high-handed and uncalled for action of the Lala Musa Police in sealing up the premises that once housed the office of the local branch of the defunct Jama'at-e-Islami, as reported in today's Nawa-i-Waqt, dated 10th January 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The motion is opposed. Probably the member is not fully aware of the facts. It is true that the premises at Lala Musa in District Gujrat have been sealed by the authorities, and the allegation is that these premises are not included in the Government notification issued on the 6th of January 1964 and, therefore, could not be sealed by any authority under the Criminal Law Amendment Act of 1908. So far as this is concerned, the legal position is conceded, but the action in this case in sealing the premises has not been taken by the authorities under the Criminal Law Amendment Act but in pursuance of an order passed by the District Magistrate of Gujrat, under Section 144, and I will be presently reading the order and placing a copy of that before the House through the Chair, and that order is dated 6th of January, 1964. It says.—

"Whereas it has been brought to my notice that the members of the Jama'at-e-Islami, which has been declared an unlawful association vide notification of Government issued today by the Government of West Pakistan, was about to indulge in subversive activities against the State, such as inciting students to indulge in unlawful activities and commit acts of violence, fomenting trouble between the workers and employers and attempting to create a feeling of....

So on and so forth; it is not material..

Therefore I, Karim Nawaz Khan, District, Magistrate Gujrat, in exercise of powers conferred on me under section 144 of Cr. P. C. do hereby order sealing of offices of the Jama'at-e-Islami, which are situated at Kariala, Kharian and Lala Musa, within the limits of Gujrat District, for a period of two months from 6-1-64 to 6-3-64. This shall be given wide publicity....."

That is formal. My respectful submission is that the action taken in this matter....

Mr. Speaker: The order was passed on the 6th of January?

Minister of Law: Yes Sir. My respectful submission is that this action has been taken under the ordinary law of the land by a competent authority and the remedy lies in moving the District Magistrate himself, as laid down under section 144 or other judicial authorities in this matter because the action is under the Criminal Procedure Code.

Mr. Speaker: I want to ask two things from Rao Sahib. The order was made on 6-1-64 and we were in session after 6th of January till 10th of January. Why was this matter not raised earlier?

Secondly, the order has been passed under section 144 of the Criminal Procedure Code, that is in the ordinary administration of law. Isn't that the case?

راؤ خورشید علی خاں (منٹگمری-۳)— جناب ۔ یہ خبر پہلی دفعہ دس تاریخ کو اخبار نوائے وقت میں آئی ہے ۔ اس سے پہلے کوئی اطلاع نہیں ملی اور اسی دن میں نے تحریک التوا کا نوٹس دے دیا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چھ تاریخ کو جو نوٹیفیکیشن جاری ہوا جس کے ذریعہ جماعت کو ban کیا گیا ہے اس کے بعد کی صورت حال کا نوٹس لیتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ لوگ اس ban کے بعد Subversive activities اختیار کرینگے اور چھ تاریخ کو ہی انہیں اسکا علم ہو جاتا ہے کہ وہ Subversive activities ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: No discussion about the merits of the order.

راؤ خورشید علی خان— میں merits کو زیر بحث نہیں لا رہا ۔ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ دراصل جہاں تک جماعت اسلامی کے دفتر کو Seal کرنے کا معاملہ ہے اس کو اس نوٹیفیکیشن سے قطعی تعلق نہیں ہے جو گورنمنٹ نے چھ تاریخ کو جاری کی تھی ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ دراصل چھ تاریخ کا گورنمنٹ کا جو نوٹیفیکیشن تھا اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ خیال ہوا کہ اب جماعت اسلامی لالہ موسیٰ Subversive activities اختیار کرے گی ۔ تو میرا اعتراض صرف یہ ہے کہ ۔۔۔

Mr. Speaker: Is it not a matter of ordinary administration of law as the order has been passed under section 144 Cr. P. C.?

راؤ خورشید علی خان— وہ پوائنٹ تو دوسرا ہے

I am making quite a separate point.

اس کے متعلق بعد میں عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر— آپ ان کی بات کا جواب دیں ۔

راؤ خورشید علی خان— انہوں نے دو باتیں کی ہیں ۔ ایک تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے آرڈر والی بات ہے ۔ دوسری بات آپ نے فرمائی ہے ordinary law and order والی ۔ انہوں نے نہیں فرمائی ۔

Mr. Speaker: He had said that the action has been taken under section 144.

راؤ خورشید علی خان— میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دراصل یہ malafide action ہے اور یہ پراونشل گورنمنٹ نوٹیفیکیشن سے پیدا شدہ صورت حال کو رفع کرنے کے لئے نہیں کیا گیا ۔ دراصل یہ ناممکن ہے کہ چھ تاریخ کو پراونشل گورنمنٹ کی نوٹیفیکیشن ہو اور اسی تاریخ کو اس نوٹیفیکیشن سے پیدا شدہ صورت حال کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو الہام ہو جائے کہ یہ ایسا کرنے والے ہیں ۔ دراصل اس کا تعلق اس چیز سے بالکل نہیں ہے کہ اس صورت حال کو رفع کرنے کے لئے ایسا کیا ہے بلکہ در اصل بات یہ

ہے کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ ان آفسز کے علاوہ جو پراونشل گورنمنٹ کی نوٹیفیکیشن کی زد میں آتے تھے ۔ ایک مزید آفس کو اپنی زد میں لے لیا ہے اور اس کو legalise کرنے کے لئے انہوں نے یہ حرکت کی ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کا بہانہ بنا لیا ہے۔

اب اس کے علاوہ دوسرا پوائنٹ یہ تھا کہ انہوں نے ۱۴۴ کے تحت یہ کارروائی کی ہے ۔ اب جناب والا ۔ اس کے متعلق میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کیونکہ مجھے کارکنوں سے ملنے کا اتفاق بھی ہے اورخود جناب والا ۔ بھی ملاحظہ فرمائیں گے کہ یہ جو اخباری رپورٹ ہے یہ ان کے موقف کی تردید کرتی ہے ۔ اس میں لکھا ہے ۔

> ''مقامی پولیس کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس چودھری اللہ دتا نے پولیس پارٹی کے ہمراہ جماعت اسلامی لالہ موسیٰ کے دفتر پر چھاپہ مارا جو اس وقت بند تھا۔''

No subversivce activity was taking place.

Mr. Speaker: That is the merits of the case. He had only read the order and not discussed the merits of that order. You should not discuss the merits of the order and you should only explain whether the action is under the ordinary administration of law or not.

Rao Khurshid Ali Khan: No Sir.

Mr. Speaker: Please take your seat. Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱)— جناب دو باتیں اس معاملہ کے متعلق یہاں بیان فرمائی گئی ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ ordinary administration of law and order کے تحت یہ حکم صادر ہوا ہے اور خصوصیت سے ۱۴۴ کے مطابق جو ordinary administration of law and order کے تحت آتا ہے ۔ اس کے متعلق سردست کچھ عرض نہیں کروں گا ۔ لیکن جہاں تک واقعہ کے recent ہونے کا تعلق ہے جناب نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ واقعہ چھ جنوری کو رونما ہوا تھا اور دس جنوری تک اس ایوان کا اجلاس ہوتا رہا تو اسے پہلے کیوں نہیں پیش کیا گیا ۔ اس کے جواب میں میرے فاضل دوست

نے وہ تاریخ بتائی ہے جس تاریخ کو یہ خبر اخبار میں شائع ہوئی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے پہلے کسی اور ذریعہ سے انہیں اس واقعہ کا علم نہیں ہوا تھا ۔ تو میں صرف اس کے recent ہونے کے متعلق جناب کی خدمت کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میری رائے میں recent سے یہ مراد نہیں کہ جونہی کوئی واقعہ وقوع پذیر ہو ۔ اس کے فوراً ہی بعد اس کے متعلق ایک تحریک التوا اس معزز ایوان میں پیش کی جائے ۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ جب مجھے اس کا علم ہو ۔

مسٹر سپیکر — راؤ صاحب وہ کونسی تاریخ کا اخبار ہے ؟

راؤ خورشید علی خان — دس تاریخ کا جناب ۔

خواجہ محمد صفدر — جناب contention یہ ہے کہ جب مجھے علم ہوتا ہے اور علم اس طرح کہ میں سویا نہ رہوں ۔ بلکہ عام انسان کی طرح vigilent رہوں اخبار پڑھوں ۔ دوستوں اور احباب سے ادھر ادھر کی اطلاعات فراہم کرتا رہوں اور جب مجھے واقعہ کا علم ہو تو میں اس کے متعلق تحریک التوا پیش کروں ۔ اگرچہ اس واقعہ کو دس دن ہی کیوں نہ گذر چکے ہوں ۔ اپنی اس contention کی توضیح کرتے ہوئے اور اس کی support میں میں جناب کی خدمت میں Decisions of the Chair میں سے ایک Ruling عرض کرتا ہوں ۔ یہ Ruling ۱۴ ستمبر ۱۹۲۲ء کو Central Legislature کے پریذیڈنٹ صاحب نے دی تھی ۔

"While admitting an adjourment motion sought to be moved by a Member on the 14th September, 1922, the Chair defined the scope of the word 'recent' in rule 12 (ii) of the Indian Legislative Rules as follows :—

'I do not wish to give a hard and fast interpretation of the word 'recent' in the rule but the intention of the rule is that as soon as a matter of this kind is brought to the notice of the Honourable Member and he wishes discussion thereon, he shoulp at the first available opportunity, bring it before the Assembly'."

تو جناب والا— اس سے صاف ظاہر ہے کہ واقعہ کا وقوع پذیر ہونا ہی material نہیں بلکہ اس واقعہ کے متعلق مجھے علم ہونا material ہے۔ چنانچہ اسی سے recent کے لفظ کا منشا پورا کرنا چاہئے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں یہ گذارش کرونگا کہ جہاں تک اس کے recent ہونے کا تعلق ہے یہ واقعہ recent ہے۔ اور باقی مسائل اس سے بالکل علیحدہ ہیں۔

Mr. Speaker: As the action has been taken under Section 144 of the Cr. P. C., therefore, it has been taken under the ordinary course of law of the land. The motion is ruled out of order.

LAHORE ADMINISTRATION'S REFUSAL TO PERMIT USE OF LOUDSPEAKERS FOR THE CHEHLUM CEREMONY OF LATE MR. SUHRAWARDY

Mr. Speaker : Mr. Iftikhar Ahmed Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the refusal of permission to use loudspeakers by the Lahore Administration for a public meeting to be held yesterday, Friday, the 10th January at Mochi Gate in connection with the chehlum ceremony of late Mr. Suhrawardy, former Prime Minister of Pakistan which was to be addressed by distinguished visitors from East Pakistan and this refusal has caused a wave of resentment throughout the Province.

Minister of Law : The motion is opposed.

Mr. Speaker : I may point out one thing as I have pointed out earlier, that adjournment motions and privilege motions should neither contain arguments nor disparaging remarks.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : It does not.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I submit that the Deputy Commissioner has refused permission in exercise of his discretion under the law vested in him under the Prohibition of Loudspeakers Ordinance. The reasons which prompted the D.C. to take such an action are with me and I am reading them from the letter of the District Magistrate himself:—

> "Permission to use loudspeakers on the occasion of the Chehlum of Mr. H.S. Suhrawardy was not granted by me because of the tense situation prevailing in the city.

A similar application was put in by Khaksars to observe the chehlum of late Allama Mashriqi which was refused for the same reason. Permission was refused for a meeting of the Conventionist Muslim League Party which was attended by the President himself.

It may be mentioned that permission to use loudspeakers was refused not only in this case but in 94 other cases also. Refusal of such permission to use loud-speakers should not cause wave of resentment".

My submission is that this is an order passed by a competent authority under the ordinary law of the land and it could only be attacked on the ground that it was malafide and that an invidious discrimination had been made in this particular case. I have respectfully placed before this House the version of the District Magistrate. It is abundantly clea and it comes out prominently evident without any shadow of doubt that this action of the D.C. in refusing permission is not discriminatory, is not malafide but in the interest of law and order of which he is custodian so far as the city of Lahore is concerned.

The Deputy Commissioner has cited instances wherein he has refused permission for the use of loudspeakers even for the Head of State and 94 other cases. My submission is that the action of the D.C. is bonafide. There is a provision for appeal to the Commissioner. The action has been taken by the Deputy Commissioner under the ordinary administration of law of the land. Therefore, the motion may be ruled out of order.

Ch. Muhammad Ibrahim : The House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.

(*Count was taken*)

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*)

The House is in quorum. Yes, Mr. Iftikhar.

مسٹر افتخار احمد خاں (جھنگ ۔۱)— صدر محترم ۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنے فاضل دوست وزیر قانون کے اعتراضات کا جواب دوں میں آپ کو وہ اعلانات یاد دلانا چاہتا ہوں اور وہ solemn pledge یاد دلانا چاہتا ہوں جو اس معزز ایوان میں قائد ایوان نے لاؤڈ سپیکر آرڈیننس کے متعلق پیش کئے تھے ۔

Mr. Speaker : We are not discussing the motion itself. The member may please confine his arguments only to its admissibility.

مسٹر افتخار احمد خاں—جناب صدر ۔ میں بحث کی حدود سے باہر نہیں گیا ۔ آپ پہلے میری گذارشات کو سماعت فرمائیں اور پھر اس کے بعد فیصلہ کریں ۔ اس وقت موضوع زیر بحث یہ ہے کہ لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں دی گئی اور اس قانون کو غلط استعمال کیا گیا ہے۔ میں صرف اسی موضوع پر اظہار خیال کروں گا ۔

صدر گرامی ۔ اس وقت یہ pledge دیا گیا تھا اور یہ اعلانات کئے گئے تھے کہ لاؤڈ سپیکر آرڈیننس کا استعمال محض اس nuisence کو ختم کرنے کے لئے ہوگا ۔ اور یہ آرڈیننس لاؤڈ سپیکر کو غلط استعمال کو ممنوع قرار دینے کے لئے ہے تاکہ جو وبا چل رہی ہے اسے بند کیا جائے ۔

Minister of Finance : Question!

مسٹر افتخار احمد خاں—لیکن دو یا تین ماہ میں اس قانون کے غلط استعمال نے اور اس غلط قانون نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ قانون آزادی کو کچلنے کے لئے بنایا گیا تھا ۔

Mr. Speaker : We are not discussing the provision of the Ordinance.

مسٹر افتخار احمد خاں—لیکن اس وقت سوال اس قانون کے misuse کے متعلق ہے ۔

مسٹر سپیکر—پہلے اسے misuse کرنے کے متعلق تحریک التوا کو admit تو کر لیں ۔ اس کے بعد

The member will be at liberty to discuss everything about that.

اب جو اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ

The order has been passed under this Ordinance.

مسٹر افتخار احمد خاں — آپ میری گذارش تو سنیں ۔ جناب وزیر قانون نے ڈی سی کا ایک خط پڑھا ہے جس میں یہ وجوہات بیان کی گئی ہیں ۔ جن کی روشنی میں اجازت نہیں دی گئی اور ان کی موجودگی میں یہ محسوس کیا گیا کہ اجازت دینا خطرناک ہے ۔ ڈی سی نے ایک وجہ یہ بھی بتائی ہے کہ tense situation تھی ۔

جب آپ ذرا یاد فرمائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ۱۰ تاریخ کو اس ایوان کا سیشن جاری تھا ۔ دس تاریخ کو اس معزز ایوان کے اکثر و بیشتر ممبران لاہور میں موجود تھے ۔ آپ بھی موجود تھے ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت کونسی tense situation تھی اور کونسی کشیدگی تھی ۔ جو اس ایوان کی نظروں سے اوجھل تھی ۔ لیکن ڈی سی کی بالغ نظری اور دوربینی اسے دیکھ رہی تھی ۔

میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس وقت صوبہ میں بالکل نارمل حالات تھے ۔ اور لاہور میں مکمل طور پر امن و امان تھا ۔ نہ کوئی سیاسی agitation ہو رہی تھی ۔ نہ کوئی بغاوت ہو رہی تھی نہ کوئی قباحت تھی اور نہ ہی کوئی بلائے ناگہانی نازل ہوئی تھی ۔ ہم دس تاریخ کو یہاں رہے ۔ گیارہ کو یہاں رہے ۔ بارہ کو بھی یہاں رہے ۔ اس وقت ایوان کے اکثر و بیشتر ارکان لاہور میں موجود تھے ۔ اب آپ خود سوچیں ۔ اپنے دل سے پوچھیں اور اپنے ضمیر سے یہ فیصلہ کریں کہ آیا یہاں کوئی tense situation تھی ۔ اس وقت دس تاریخ کو مرحوم سہروردی کے چہلم کی رسم منائی جا رہی تھی ۔

Mr. Speaker : The member is discussing the order itself.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : He has referred to the letter of the Deputy Commissioner in which the Deputy Commissioner has said that he has refused permission in view of the tense situation. Kindly hear that letter again.

Mr. Speaker : But he has objected to the admissibility on the ground that the action has been taken under the ordinary administration of law.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : You allowed him to speak upon the merits of the case; upon the merits of the adjournment motion and you are refusing me the permission to rebut those arguments.

Mr. Speaker : No, this is not the case.

مسٹر افتخار احمد خان—اس لئے میں آپ کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ۔ صرف اتنا کہہ دینا چاہتا ہوں کہ یہاں کوئی Tense situation نہیں تھی ۔ اس کا یہ نہایت افسوس ناک پہلو ہے کہ ہماری انتظامیہ کے افسران

کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ کسی کو جلسہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں ۔ کتنی افسوس ناک صورت حال ہے ۔ حکومت ایسے اختیارات رکھا ہی کرتی ہے ۔ اسی لئے سیاست کی بقا کے لئے یا سیاسی موافقت یا مخالفت کے سلسلہ میں جلسوں میں افسران کو دخل دینے کا اختیار دیا گیا ہے ۔ یہ نہایت افسوس ناک بات ہے اور میں اسکے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں ۔

اب میں اس قانون کی طرف آتا ہوں جو انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ قانون کے مطابق ہے ۔

In view of the ordinary administration of Law.

جس کی وجہ سے اجازت نہیں دی گئی ۔

اب صدر گرامی ۔ تحریک التوا کے لئے جو شرائط لاگو کی گئی ہیں وہ یہاں موجود ہیں ۔ میں آپ کی یاد دھانی کے لئے پڑھ دیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The member need not read them.

مسٹر افتخار احمد خان—اس میں کہیں بھی یہ لفظ موجود نہیں ۔ جو رولز لاگو ہیں اس ایوان پر یا جن رولز کے تحت کوئی تحریک التوا پیش ہوتی ہے یا خارج ہوتی ہے ان میں کہیں بھی ordinary administration of law کا کوئی لفظ نہیں ہے ۔ یہ صرف پہلی convention کے مطابق اس لفظ کو بروئے کار لانا پڑتا ہے ۔ یہ لفظ پارلیمانی تاریخ میں موجود ہے لیکن اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ آپ ان الفاظ کو سنیں اور غور کریں کہ کیا ہیں تو آپ کو معلوم ہو ۔ یہ ہیں ordinary administration of law ۔ اس لئے اگر آپ قانون کا administration عام طریقہ سے کرتے ہیں یا ordinary course میں کرتے ہیں تو اس کا وہ ایکشن یا فعل تحریک التوا سے مبرا ہے ۔ لیکن آپ قانون کا غلط ایڈمنسٹریشن کرتے ہیں ۔ مثال کے طور پر میں عرض کرتا ہوں کہ ایک شخص قاتل ہے ۔ پولیس کو معلوم ہے کہ وہ قاتل ہے سب کو معلوم ہے کہ وہ قاتل ہے لیکن جب تک اسکے خلاف کوئی شکایت درج نہیں ہوئی اسکے خلاف ۔ ایف ۔ آئی ۔ آر ۔ درج نہیں ہوئی اسکی گرفتاری عمل میں

نہیں آ سکتی ۔ یا اگر آپ کسی ملزم کو سزا دینا چاہتے ہیں جبتک آپ اس پر مقدمہ چلائیں اور اسکے خلاف شہادت نہ بھگتائیں آپ اسکو سزا نہیں دے سکتے ۔ لیکن اگر آپ اسکو پکڑ لیتے ہیں اور سزا سنا دیتے ہیں تو یہ ordinary ایڈمنسٹریشن آف لا نہیں ہے ۔

ایڈمنسٹریشن آف لا اسکو کہتے ہیں کہ جب قانون کا ordinary کورس میں استعمال ہو ۔ اسلئے میری اس ضمن میں گذارش ہے کہ جب ordinary ایڈمنسٹریشن آف لا کا معاملہ آیا کرے تو سب سے پہلے آپ اس پوائنٹ کو ذہن نشین کر لیں ۔ محض طوطے کیطرح وزیر قانون کا یہ کہدینا کہ ordinary ایڈمنسٹریشن آف لا کا معاملہ ہے اور آپ کا یہ کہدینا کہ قانون کا ordinary کورس میں استعمال کیا کافی نہیں ہے ۔

اس وضاحت کے ساتھ اور اسکی روشنی میں میں آپ کی خدمت میں عرض کرونگا کہ اس قانون کے تحت سید حسین شہید سہروردی کے چہلم کی اجازت نہ دینا اور ان حالات میں اجازت نہ دینا کہ انکے لئے اس ایوان میں ایک قرار داد تعزیت بھی منظور ہوئی تھی ، مناسب نہ تھا ۔ انکے چہلم کے سلسلے میں ایسٹ پاکستان کے زعما بھی شامل ہونے کیلئے آئے تھے ۔ یہ لاؤڈسپیکر کا قانون ایسٹ پاکستان میں نہیں ہے ۔ یہ صرف ہمارے لئے ہے ۔ ویسٹ پاکستان کیلئے ہے ۔

صدر گرامی ۔ آپ ایک طرف تو انکے لئے تعزیت کی قرار داد منظور کرتے ہیں ۔ اور وہ تعزیت کا ریزولیوشن منظور کرتے ہیں جو حکومت کی طرف سے پیش ہوا تھا اور دوسری طرف لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں دیتے تو کیا یہ مگر مچھ کے آنسو تھے ۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

As the action has been taken under the W.P. use of Loudspeakers (Prohibition) Ordinance 1963, which is the law of the land the action has been taken in the ordinary administration of law. The motion is ruled out of order.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, may I point out that we have been considering the adjournment motions

for more than an hour and a half. May I request and appeal to the Opposition to defer the rest of the adjournment motions?

Khawaja Muhammad Safdar : Alright.

Mr. Speaker : We will take up the rest of the adjournment motions tomorrow. I am thankful to all the parties for the cooperation that they extending to each other.

Minister of Law : Sir, Khawaja Sahib is very considerate today.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF THE STANDING COMMITTEE REPORTS

Mr. Speaker : Mr. Memon, you had to make a few motions for the extension in time for the presentation of Standing Committee Reports.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, there are four Bills which were referred to the relevant Standing Committees but on account of unavoidable reasons and for want of quorum the Standing Committees could not consider them (and the last date being the 15th of February) and the time allowed to the Standing Committees to consider them has lapsed and unless it is extended nothing could be done. I may, therefore, respectfully move that the time may be extended in so far as those four Bills are concerned.

I beg to move :

That the time for the Presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the Police (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 75 of 1963) be extended upto the 15th of March, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the Police (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 75 of 1963) be extended upto the 15th of March, 1964.

(The motion was carried)

Minister of Law : I beg to move :

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee on the Railways (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 74 of 1963) be extended upto the 15th of March 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for the presentation of the report by the Standing Committee on the Railways (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 74 of 1963) be extended upto the 15th of March 1964.

(The motion was carried)

Minister of Law : I beg to move :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the Good Conduct Prisoners Probational Release (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 76 of 1963) be extended upto the 15th of March 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Home Affairs on the Good Conduct Prisoners Probational Release (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 (Bill No. 76 of 1963) be extended upto the 15th of March 1964.

(The motion was carried)

Minister of Law : I beg to move :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Irrigation and Power on the Canal and Drainage (Extension) Bill, 1963 Bill No. 86 of 1963) be extended upto the 15th of March 1964.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the time for presentation of the report by the Standing Committee on Irrigation and Power on the Canal and Drainage (Extension) Bill, 1963 (Bill No. 86 of 1963) be extended upto the 15th of March 1964.

(The motion was carried)

Minister of Law : Sir, after having moved for the extension of time I would submit for the information of the House that I stand by my commitment which I made last time that each Bill must go to the Standing Committee and the Standing Committee must apply its mind before it could be considered by the House. And if on account of unavoidable reasons certain Bills could not be considered there is enough time now and I think the Standing Committtees will kindly look into these Bills and favour this House with their considered views and opinion within the extended time which this Hon'ble House has been pleased to accord to these Committees.

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you.

BILLS

THE STAMP (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963

Mr. Speaker :The Minister of Revenue may please make his motion.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : I beg to present the Report of the Standing Committee on Revenue on the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker : Next motion.

Minister of Revenue : I beg to move:

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : The motion moved is :

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

A Member : Opposed.

Mr. Speaker : There is an amendment to this motion by Allama Arshad. He is not present.

Mr. Hamza has given notice of an amendment. He may please move.

Mr. Hamza : I move :

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred to a Select Committee consisting of the following with instructions to report by the 31st March 1964.

Mr. Speaker : Motion under consideration, amendment, moved is:

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred to a Select Committee consisting of the following with the instructions to report by the 31st March 1964.

Has the member given the names of the members?

مسٹر حمزہ۔عرض یہ ہے کہ اگر میرا یہ موشن منظور ہو جائے تو میں اسکے بعد انکے نام بھیج سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Alright.

Minister of Law : My submission is that it is undoubtedly a technical point. Under the Rules if there is a motion for referring any matter to a Select Committee the names should be there.

Khawaja Muhammad Safdar : I accept this objection. The names should be there.

Mr. Speaker : Just a minute. It is clearly laid down in Rule 131 that :

> "(1) The Minister concerned, the Parliamentary Secretary, the Chairman of the Standing Committee concerned with the Bill, the Member-in-Charge and the Minister of law shall be included in every Select Committee and it shall not be necessary to include their names in any motion for appointment of such a Committee.
>
> (2) The other Members of the Committee shall be appointed by the Assembly when a motion that the Bill be referred to a Select Committee is adopted."

Minister of Law : Sir, I was referring to the Standing Committee on Revenue.

Mr. Speaker : This is rule 132, sub-rule (2).

Minister of Law : For eliciting public opinion?

Mr. Speaker : May be any Select Committee.

Minister of Law : Anyway Sir, it was purely a technical objection as I said. I understand the Leader of the Opposition is in a mood to cooperate and I thought that since the matter had not.....

Mr. Speaker : But it is subject to the rules.

Minister of Law : So far as the rule is concerned, it is entirely upto the interpretation of the chair. I have no objection to that. The member may give the names now but I think it is not too late for the Leader of the Opposition to cooperate.

Mr. Speaker : If the motion is carried, he will give the names.

مسٹر حمزہ (لائل پور-٦)— جناب سپیکر۔ اس تحریک کو اس ایوان کے سامنے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ Stamps Act میں جو ترمیم کی جا رہی ہے اس پر بحث رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے وقتی طور پر ملتوی کی جائے۔ حقیقت یہ ہے اس ترمیم کی سب سے اہم وجہ گورنمنٹ اور انتظامیہ کی مشینری کو چلانے کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ اور حکومت ہر اس موقعہ کی تلاش میں رہتی ہے جس سے کہ وہ اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکے۔ اور اس ترمیم کو پیش کرتے وقت گورنمنٹ نے اپنے اس مقصد کو بڑے ہی اچھے طریقے سے پورا کیا ہے اور حتی الامکان وہ تمام رقومات جو عوام سے

stamps کی صورت میں وصول کئے جاتے ھیں بڑھائے ھیں ۔ لیکن عام طور پر دیکھنے میں آیا ھے کہ stamps کی فیس جو عوام سے عام طور پر وصول کی جاتی ھے یہ اتنی سختی سے وصول نہیں کی جاتی جتنی سختی سے کہ رجسٹریشن کے دفاتر میں رشوت وصول کی جاتی ھے ۔ جناب سپیکر ۔ گورنمنٹ کو اسکی شرح بڑھاتے ھوئے اور اس قانون میں ترمیم کرتے وقت اس چیز کا پورا احساس ھونا چاھئے تھا کہ وہ واجبات جو عوام سے وصول کئے جاتے ھیں وہ واجبات عوام سے کس طرح اور کن حالات میں وصول کئے جاتے ھیں ۔ یا ان کے علاوہ بھی بہت کچھ وصول کیا جاتا ھے ۔ آپ کو ایک عام شہری کی حیثیت سے اور بحیثیت ایک وکیل کے اچھی طرح معلوم ھو گا کہ دفاتر رجسٹریشن میں رشوت خوری کا دور دورہ ھے ۔ جب کبھی بھی وھاں عام لوگ کسی کی جائیداد کی رجسٹری کے لئے حاضر ھوتے ھیں تو اھلکاران عام طور پر اُن سے رشوت وصول کرتے ھیں ۔ اور اس رشوت کا سب سے خطرناک پہلو یہ ھے کہ یہ رشوت افسران اور اھلکاران میں مل جل کر تقسیم ھوتی ھے۔ اس کو روکنے کی غرض سے .....

مسٹر سپیکر — مسٹر حمزہ Stamps Act علیحدہ چیز ھے۔ اس وقت تو Stamps Bill ۱۹۶۳ء زیر بحث ھے۔

مسٹر حمزہ — سوال یہ ھے کہ جو سودا مکان یا زمین کی خرید و فروخت کا ھوتا ھے۔ تو اس سودے کو باضابطہ رجسٹری کیا جاتا ھے اور کتنی رجسٹریشن فیس وصول کی جاتی ھے ۔

Mr. Speaker: Stamps Act has got nothing to do with that.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر ۔ Stamps Act کے تحت یہ گنجائش رکھی گئی ھے کہ خاص مالیت کی رجسٹری پر مقررہ شرح کے stamp لگائے جائینگے ۔ میں یہ عرض کر رھا ھوں کہ اس Stamps Act اور رجسٹریشن کا چولی دامن کا ساتھ ھے ۔ اسکو الگ نہیں کیا جا سکتا بلکہ میں اس ایوان کے سامنے چندایک دنوں میں ایک سوال کے ذریعے حقائق پیش کرونگا جس سے کہ

یہ عیاں ہو جائیگا کہ رشوت ایک شخص وصول نہیں کرتا بلکہ رجسٹری کے دفاتر رشوت وصول کرنے کے منظم ادارے بنے ہوئے ہیں ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس بل پر غور و خوض وقتی طور پر ملتوی کر دی جائے اور عوام الناس سے اس کے متعلق آراء طلب کی جائیں ۔ اس صورت میں لازمی طور پر بہتر تجاویز اس ایوان کے سامنے آ سکیں گی اور ان کی روشنی میں اس میں مناسب ترامیم کی جا سکیں گی ۔ کیونکہ عوام پر جو شرح Stamps Bill کے تحت لاگو کی جا رہی ہے اسکے علاوہ بہت کچھ ان سے وصول کیا جاتا ہے اور وہ بہت پریشانی میں مبتلا ہیں ۔

Mian Abdul Latif (Sheikhupura-I): Sir, in support of that Motion, I want to speak.

جناب صدر ۔ میں نے اس مجوزہ بل کے اغراض و مقاصد کو جو جناب وزیر قانون نے وضع کئے ہیں، بغور پڑھے ہیں ۔ اسکے علاوہ میں سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ جو ہمارے جرنیل نادر خاں کے دست مبارک سے آئی ہے میں نے اسے بھی دیکھا ہے ۔

Mr. Speaker: He is not a General.

میاں عبداللطیف— ہاں وہ راجہ ہیں تو اب تمنا تھی کہ Introduction کے وقت وزیر مال صاحب اسکے اصولوں پر کچھ فرمائینگے اور وہ تمنا ابھی باقی ہے۔ پوری نہیں ہوئی ۔ شاید ہماری تقاریر کے جواب میں وہ اسکے متعلق فرما دیں تو ہمیں سننے کا فخر حاصل ہو ۔

جو اغراض و مقاصد انہوں نے بیان فرمائے ہیں وہ بظاہر بڑے ہی معصوم معلوم ہوتے ہیں ۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ ملک میں اعشاری سکہ رائج ہوگیا ہے اور Stamps Act پرانے سکوں یعنی آنوں اور پیسوں میں ہے اس لئے ان کو نئے پیسوں میں منتقل کرنے کیلئے اس ترمیمی شیڈول اور دیگر ترامیم کی ضرورت محسوس ہوئی ہے اور یہ وہ اسی لئے کر رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ کچھ تھوڑا سا اسے Rationalize بھی کرنا ہے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک Taxation کا تعلق ہے ہم اس چیز کے مخالف نہیں ہیں کہ صوبے میں ٹیکس

ہو ۔ لیکن ہمارےاس طرف والوں کی بنیادی پالیسی یہ ہے کہ Taxation کرتے وقت اس کے بنیادی اصولوں کو کسی وقت اور کسی قیمت پر بھی ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے ۔ اور وہ یہ ہے کہ ٹیکس خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ ہو وہ ہر حالت میں Reasonable ہو ۔ Rational ہو ۔ یعنی جس چیز پر اور جس معاملے پر ٹیکس لگایا جائے ٹیکس اس کی حیثیت سے تجاوز نہ کرے اور ٹیکس جس شخص سے وصول کیا جائے اور اس شخص کی قوت ادائیگی سے متجاوز نہ ہو ۔ اور ملک کے عام حالات اور ملک کے معیار زندگی اور ملک کے عوام الناس کی اقتصادی حالت کو مدنظر رکھ کر لگایا جائے۔ جہاں تک اس Legislation کا تعلق ہے ۔ مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سکوں میں ترمیم کرنے کے پردے میں وزیرمال صاحب نے بعض شقوں میں چار سو فیصد ٹیکس کا اضافہ کیا ہے ۔ اور فرماتے وہ یہ ہیں کہ وہ اسے کچھ تھوڑا سا Rationalize کر رہے ہیں ۔ ان کی کافی اکثریت ہے ۔ اور اپنے بھی آئین کے مطابق ہم اس میں کوئی ترمیم نہیں لا سکتے ۔ ایسی حالت میں میں یہ توقع کرتا تھا کہ وہ یہ بتائینگے کہ وہ اسے لگانا چاہتے تھے اور یہ کہ لوگ اسے ادا کریں لیکن اس چیز کو انہوں نے چھپایا ہے اور یہ ایک اچھا اور dignified طریقہ نہیں ہے۔ جہاں تک اس ایکٹ کے دیگر پہلوؤں کا تعلق ہے میں یہ قبول کرونگا کہ ٹیکس لگایا جائے اور خوب لگایا جائے ملک میں آمدنی اور منافع پر ۔ سامان تعیش اور تفریحات پر ٹیکس لگایا جائے لیکن کسی کی مصیبت کو exploit نہ کیا جائے ۔ غریب کو اس کا نشانہ نہ بنایا جائے ۔ مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبت کو ایکسپلائٹ نہ کیا جائے ۔ بیماروں کی بیماری کو ایکسپلائٹ نہ کیا جائے ۔

یہ سٹیمپ ایکٹ ہمارے ہاں سب سے پہلے ۱۸۴۷ء میں آیا ۔ جب فرنگی پنجاب میں پہلے پہلے وارد ہوا ۔ اس سے پہلے میرے خیال میں مغربی پاکستان کے کسی حصے میں یہ رائج نہیں تھا ۔ سکھوں کی حکومت تھی تو سکھوں کے ہاں بھی یہ رائج نہیں تھا ۔ وہاں بھی جیل خانوں اور دوسری سمال انڈسٹریز میں موٹا کاغذ بنتا تھا اور لوگ اس پر اپنی تحریریں کر لیا

کرتے تھے ۔ لیکن اشٹام ایکٹ رائج نہیں تھا ۔ انگریز نے پہلی دفعہ ۱۸۴۷ء میں اسے رائج کیا ۔ اس کے بعد ۱۸۶۹ء میں اسکو امپروو کیا اور ۱۸۹۹ء میں اسے باقاعدہ ایکٹ کی شکل دی گئی ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ بنیادی طور پر کوئی لازمی چیز نہیں ہے کہ ہم سٹیمپ ایکٹ رائج کریں اور اس کے ذریعہ ہر چیز پر ایک فیس لاگو کر دیں ۔ موجودہ سٹیمپ ایکٹ کے ذریعہ زندگی کا کوئی شعبہ نہیں کہ جہاں تحریر کی ضرورت ہو اور وہاں ٹیکس نہ لگا دیا گیا ہو ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایسی شقیں ہیں جن پر ٹیکس ہونا چاہیئے لیکن ایسی شقیں بھی ہیں جن کا تعلق براہ راست غریب طبقہ کے ساتھ ہے ۔ اگر آپ ٹیکس ان پر لگاتے ہیں تو وہاں with mercy taxation tempered کا بھی کچھ لحاظ رکھیئے ۔ مثلاً ,, ایک شق ہے bond کی ۔ دوسری شق ہے mortgage کی ۔ bond پر انگریز نے ٹیکس لگایا تھا آٹھ آنے فی سینکڑہ کے حساب سے ۔ آج بھی ہندوستان میں جہاں کہا جاتا ہے کہ جابر حکومت ہے (وہاں بھی ڈکٹیٹر شپ بنی ہوئی ہے اور کافر حکومت ہے وہاں عوام الناس پر bond کا ٹیکس آٹھ آنے فی سینکڑہ ہے ۔ دوسری شق ہے mortgage deed کی ۔ اس کے متعلق ہمارے ہاں تین روپے فی سینکڑہ ٹیکس لگایا جا رہا ہے ۔ اس کے برعکس ہندوستان میں جو ہمارا پڑوسی ملک ہے اور جو ۱۹۴۷ء سے پہلے ہمارے ساتھ ایک ہی ملک کا حصہ تھا ان کے عوام کا level اور ہمارے عوام کا level اس وقت یکساں تھا ۔ اگر چہ آج ان کا level بلند ہے ان کی آرڈیننس فیکٹریاں وزیر مال کی اطلاع کے لئے عرض کردوں ۱۹۴۷ء میں ایک کروڑ کا سامان پیدا کرتی تھیں تو آج ایک سو کروڑ سالانہ کی مالیت کا سامان پیدا کرتی ہیں ۔ اور ہم نے ایک روپیہ کی ترقی بھی نہیں کی اس سلسلہ میں ان کا standard of living ہر چھ مہینے میں بڑھتا ہے ۔ ہر سال کے بعد بڑھتا ہے ۔ اور ہمارا standard of living کبھی دو قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے اور کبھی ایک قدم آگے بڑھ جاتا ہے ۔ لیکن ٹیکسیشن کا یہ حال ہے کہ جہاں ایک روپیہ تھا وہاں میرے فاضل بھائی نے تین سو فیصدی اضافہ کر کے تین روپے کر دیا ہے ۔ جہاں آٹھ آنے تھا وہاں اس کو دو سو فیصدی بڑھا

کر ایک روپیہ کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ چند ایک چیزیں اور ہیں اس ٹیکسیشن میں۔ انہوں نے خدا کے فضل سے کسی ایک شق کو بھی معاف نہیں کیا ۔ دفعہ ۴ کی ترمیم کی ہے ۔ یہاں ابھی حال ہی میں ایک روپیہ کی فیس تھی ۔ اس صوبہ میں بھی اور ہندوستان میں بھی ۔ میرے فاضل بھائی نے اس کو بڑھا کر چار روپے کر دیا ہے۔ دفعہ ۶ کی ترمیم کی ہے ۔ اس میں بھی اس صوبہ میں بھی اور ہندوستان میں بھی ایک روپیہ تھا تو اس میں انہوں نے نہیں معلوم اس خیال سے کہ ہماری آمدنی چار سو فیصدی بڑھ گئی ہے۔ اس میں چار سو فیصدی اضافہ کر کے چار روپیہ کر دیا ہے ۔ ایک اور شق ہے ۔ پہلے یہ تھا کہ اگر کسی سے کوئی اشٹام ضائع ہو جائے، خراب ہو جائے، اس کا کچھ حصہ تلف ہو جائے یا استعمال نہ ہو سکے ، استعمال کی نوبت نہ آئی ہو اور ارر ضائع ہو رہا ہو تو وہ اس کو واپس کر دے ۔ اس سے سوا چھ فیصدی فیس کاٹ کر باقی روپیہ اسے واپسی مل جاتا تھا ۔ لیکن اب نہیں معلوم کیا مصلحت سوچی ہے ۔ فرماتے ہیں کہ ہم سوا چھ فیصدی نہیں بلکہ دس فیصدی معاوضہ وصول کرینگے۔ باقی جناب ایک شق ہے نقولات کے متعلق۔ نقولات کی فیس پہلے آٹھ آنے تھی ۔ ہندوستان میں آج بھی آٹھ آنے ہے لیکن ہمارے ہاں دو روپے تک بڑھا دی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ cancellation bonds کی فیس ہندوستان میں پانچ روپے ہے ہمارے ہاں بڑھا کر دس روپے کر دی ہے ۔ مختار نامہ کی فیس ہندوستان میں آج بھی مختار نامہ خاص کی دو روپے اور عام کی پانچ روپے ہے ۔ یہاں مختار نامہ خاص کی چار روپے اور مختار نامہ عام کی بڑھا کر بیس روپے کر دی گئی ہے ۔

چودھری عبدالرحیم — وہاں بھی یہی ہے ۔

میاں عبداللطیف — نہیں جناب کتابیں پڑھیئے ۔

Mr. Speaker : Please address the chair.

میاں عبداللطیف — میرا مطلب یہ ہے کہ سٹیمپ ایکٹ کے ساتھ ہر شخص کا زندگی میں کسی نہ کسی شکل میں یا کسی نہ کسی معاملہ

میں واسطہ پڑتا ہے۔ اس indirect taxation کو ملک کی عام حالت کو بالائے طاق رکھ کر۔ دینے والے کی حالت کو بالکل فراموش کر کے، recklessly لگا دینا دانشمندی نہیں ہے ۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ اسے فوری طور پر Consider نہ کیا جائے بلکہ اس کو کسی سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے اور اسے ہدایت دی جائے کہ وہ اس کے سارے پہلوؤں کو دیکھے ۔ محض یہی بات نہیں ہے کہ آنوں کو پیسوں میں اور پیسوں کو انوں میں Convert کرنا ہے ۔ اس پر اعتراض نہیں ہے ۔ اعتراض اس بات پر ہے کہ جہاں ٹیکس نہیں لگنا چاہیئے وہاں لگتا ہے اور جہاں نہیں بڑھانا چاہئے وہاں بڑھایا گیا ہے۔ اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیجیں اور اسے ہدایت دیں کہ وہ ملک کے حالات کا اندازہ کر کے اور ان لوگوں کی جن پر ٹیکس لگایا جاتا ہے جو ٹیکس دینے والے ہیں ان کی حیثیت کو دیکھتے ہوئے بتائے کہ اس کو کیسے re-enact کیا جائے تا کہ یہ reasonable ہو اور rational ہو۔

علامہ رحمت اللہ ارشد —(بہاولپور—۲) جناب صدر ۔ اس مسودہ قانون کی غرض و غایت جو میں سمجھ سکا ہوں اور جو محترم وزیر صاحب نے ارشاد فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ملک میں اعشاری سکوں کے نظام کو رائج کرنے کے بعد اس قانون کی پرانی اصطلاحوں کو بدلنا ہے۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست میاں عبداللطیف صاحب نے فرمایا ۔ اگر بات یہیں تک ہوتی کہ یہ معمولی سے نام کی تبدیلی کا معاملہ تھا تو کسی کو اعتراض نہ ہوتا ۔

دوسری غرض وغایت جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ وحدت مغربی پاکستان میں مدغم ہونے والے مختلف سابق صوبوں میں اشٹام کی جو رسوم رائج تھیں ان کو متحد کر دیا جائے ۔ ان کو unify کر دیا جائے ۔ مجھے میاں صاحب کے اس بلیغ تجزیہ کے بعد زیادہ کچھ نہیں کہنا ۔ صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ اصولاً اس حکومت نے ایک غلط روایت مرتب کی ہے ۔ مختلف قوانین مالیہ کی مختلف شرحیں اور آبیانہ کی مختلف علاقوں میں

شرحیں متحد کرنے کے لئے یہ قانون لاتی ہے اور کوشش یہ کرتی ہے کہ وحدت مغربی پاکستان میں مدغم ہونے والے سابقہ علاقوں کو جو تھوڑی بہت سہولتیں حاصل تھیں، وہ یکسو ختم کر دی جائیں۔ unification کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زیادہ سے زیادہ جتنی شرح مقرر کی جا سکتی ہے وہ مقرر کر دی جائے ۔ اس کا مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ جو کم سے کم شرح ہے وہ مقرر کی جائے یا شرح کا کم ازکم اور معقول انداز میں تعین کیا جائے ۔ ہماری حکومت کا نقطہ نظر ہمیشہ یہ رہا ہے کہ جب وہ مالیہ کو متحد کرنا چاہتی ہے یا ہم آہنگ کرنا چاہتی ہے تو جس علاقہ میں پانی کم دیا جائے اس کا مالیہ بھی بڑھا دیا جائے اور جہاں زیادہ میسر ہو وہاں بھی وہی مالیہ ۔ یہاں بھی وہی اصول مد نظر رکھا ہے ۔

مثلاً بہالپور میں اگر اشٹام کی شرح و رسوم کم تھیں تو unification یعنی متحد کرنے کی غرض سے انہیں بھی بڑھا دیا ہے ۔ دراصل Taxation کا بنیادی اصول ہمیشہ یہ مد نظر ہونا چاہیئے کہ ملک کے کس طبقے پر اس کی سب سے زیادہ زد پڑتی ہے۔ یہ ایک ایسا مسودہ قانون ہے جس سے ، جیسا کہ میرے دوست نے فرمایا ہے ، غریبوں کو بھی واسطہ پڑتا ہے اور امیروں کو بھی ۔

جناب والا ۔ فرض کیجیئے اس صورت حال میں ایک شخص نہایت ہی بیچارگی اور کس مپرسی کے عالم میں اپنی ضرورت کے حساب سے اپنی زمین یا جائداد رہن کرتا ہے۔ یہ اس کی بڑی ہنگامی ضرورت ہے۔ محترم وزیر مال صاحب اس بات سے اتفاق کرینگے کہ اگر ایک آدمی اپنی پونجی ، جس کی باز یابی اس کے لئے مخدوش ہے ، رہن کرتا ہے۔ تو اس کے احوال عسرت و غربت اور ناداری سے فائدہ اٹھا کر اسے جو سودا کرنا یا اس کے لئے تحریک کرنا ہے اس پر بھی رقوم اور شرح اشٹام بڑھا دینا بہت بڑی سنگدلانہ کارروائی ہو گی ۔ اگر جناب وزیر کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں نہایت تعمیری انداز میں ان سے درخواست کرونگا کہ وہ اس مسودہ قانون کو ایک بار پھر Select Committee کے سپرد کریں اور

اس سے یہ رائے طلب کریں کہ ہمارے صوبے کا متوسط اور غریب طبقہ کہیں اس کی زد میں تو نہیں آتا ۔

مولانا غلام غوث— (ہزارہ ۔ ۴) جناب سپیکر ۔ اگر ہم اپنے تمام طریق کار میں اسلامی اصول ملحوظ رکھتے تو زیادہ بابرکت ہوتا اور اس کے نتائج بھی بہتر مرتب ہوتے ۔ اگر ہم انصاف بالکل مفت نہیں کر سکتے تو کم از کم اسے سستا ضرور کرنا چاہیئے ۔ بہر حال جیسا کہ علامہ صاحب نے اس سلسلے میں فرمایا ہے ۔ جب ایک شخص اپنی ضرورت کے تحت اپنی جائداد فروخت کرتا ہے یا رہن کرتا ہے تو یہ شرح اشٹام اس کی ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے مترادف ہو جاتی ہے ۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک دفعہ ایک بیل کنوئیں میں گر گیا تو لوگوں نے کہا کہ بس یہیں اسے خصی کر دو ۔ غرض یہ کہ جب اس بیچارے کی ضرورت ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ کوئی شادی کرتا ہے یا کوئی ماتم ہو جاتا ہے یا اور کسی ضرورت کی وجہ سے اپنی جائداد سے ہاتھ دھوتا ہے تو اس وقت ہمیں اس جائداد کے رہن یا فروخت کے سلسلے میں اس کی ضرورت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانا چاہیئے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری عام رعایا غریب ہے ۔ لہٰذا قانون ہمیشہ عوام کے مفاد کے مطابق وضع کرنے چاہیئں ۔ اس میں شک نہیں کہ ان میں خواص کے لئے بھی رعائت رکھنی چاہیئے ۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت کو اس پر نظر ثانی کرنی چاہیئے ۔ اور جیسا کہ علامہ صاحب نے کہا ہے اسے دوبارہ Select Committee کے حوالہ کرنا چاہیئے ۔

راؤ خورشید علی خاں— (منٹگمری ۔ ۳) جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے شاید اس چیز کو پیش نظر رکھا ہے کہ پہلے کی نسبت اب لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہو گیا ہے اس لئے Stamp Duty میں بھی اضافہ ہونا چاہیئے ۔ دراصل اس کے ساتھ انہیں اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے تھا کہ زندگی روز بروز کتنی مہنگی ہوتی جا رہی ہے ۔ اور ایک عام آدمی کو جسم اور روح کا رشتہ قائم رکھنے کے لئے کتنی دقتوں اور پریشانیوں کا سامنا ہے ۔

دوسری بات یہ ہے جیسا کہ مجھ سے پہلے فاضل مقررین نے اشارہ کیا ہے کہ ہم دعوے تو یہ کرتے ہیں کہ یہ Islamic Republic of Pakistan ہے اس میں ہمیں اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیئے تھا کہ ہم ایسے معاملات کے متعلق جن میں بیشتر لوگ اپنی مجبوریوں کے باعث اپنی جائداد وغیرہ کی transactions کرتے ہیں ۔ ان کی ان مجبوریوں سے فائدہ نہ اٹھانا چاہیئے بلکہ ایسے حالات میں انہیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اگر ہمارے دوست اس چیز کو بالکل ختم نہیں کر سکتے یا اس میں تخفیف نہیں کر سکتے تو کم از کم انہیں اس میں اضافہ کرنے سے باز رہنا چاہیئے تھا ۔ اس سلسلے میں میرے فاضل دوست میاں لطیف صاحب نے بہت سی چیزوں کی طرف اشارہ کیا ہے جنہیں میں دہرانے کا مکلف نہیں ہوں ۔ لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جو میاں صاحب سے رہ گئی ہیں ۔ میں صرف ان کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ ایک تو Advocates کی Enrolment Fee ہے۔ تو میں جناب کے توسط سے اپنے دوست کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Enrolment Fee غالباً پونے چار سو روپے سے شروع ہوئی تھی ۔ سابقہ فیس غالباً اس سے بھی کم تھی ۔ اب اسے بڑھا کر پورا ایک ہزار روپیہ کر دیا گیا ہے ۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ Advocates کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے ۔ لیکن یہ onesided view ہے جو میرے نزدیک جائز نہیں ۔

میاں عبداللطیف— جناب والا ۔ یہ وہ فیس ہے جو pleader ادا کرتے ہیں اور اس صورت میں ادا کرتے ہیں جب کہ ان کی آمدنی بڑھ جائے اور انہیں Advocate بننا ہو ۔

راؤ خورشید علی خاں— جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صورت حال یہ ہے کہ پہلے لوگوں کی آمدنی کافی ہوتی تھی اور اخراجات کم ہوتے تھے ۔ اب اگر آمدنی میں اضافہ ہوا ہے تو اس کے مقابلے میں اخراجات میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے ۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ اس

پونے چار سو روپے کی طرف رجوع کیا جاتا ۔ اسے ایک ہزار روپے کر دینا کسی طرح بھی جائز نہیں ۔ اس وقت لوگوں کی مالی حالت بہت بری ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ ہر پیشے میں اچھے آدمی بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ موجودہ حالات میں جب کہ کسی ملک میں شہری آزادیوں Fundamental Rights کو اور Franchise کے مسئلے کو اس قدر الجھا دیا جائے کہ لوگ مجبوراً عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹائیں ۔ تو ایسی صورت میں Advocates کا role بڑا اہم اور قابل قدر ہو جاتا ہے ۔ اس وقت یہ لوگ صحیح معنوں میں معاشرے اور حکومت کو بڑی گرانبہا خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ ان لوگوں پر مزید ٹیکس کا بار عائد کرنا ناجائز ہے اور ان کی طاقت سے بعید ہے ۔

جناب والا ۔ دوسری بات جو میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اس بل میں جو اضافہ ہمیں خاص طور پر کھٹکتا ہے وہ ہے . . . .

Allama Rehmatullah Arshad : Sir, the House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.

(Count was taken)

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung)

The House is in quorum now. Yes, Rao Sahib.

راؤ خورشید علی خاں— جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرونگا کہ پاور آف اٹارنی کے متعلق جو اشارہ کیا گیا تھا وہ یہ ہے کہ پہلے جو مختار نامہ کی فیس -/۲۰ روپیہ مقرر ہے اسے نظر انداز کر دیا ہے ۔ اور جہاں کوئی مختارنامہ بنام پانچ افراد کے لئے ہے تو فیس وہی ہے لیکن اگر اس سے بڑھ جائے تو فیس -/۴۰ روپیہ ہو جاتی ہے ۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ایک آدمی اگر اپنی جائداد کے انتظام کے لئے چند آدمی مقرر کرتا ہے تو اس پر کتنا زیادہ بار ڈالا جاتا ہے ۔ بہر حال میں تو یہ عرض کرونگا کہ خدا کے بندو اگر آپ -/۲۰ سے کم نہیں

کر سکتے جس طرح ہندوستان نے کیا ہے تو ۳۰/- کا اضافہ تو نہ کیا جائے ۔ اس کے علاوہ رسید کی ڈیوٹی کی رقم میں بھی اضافہ کیا گیا ہے ۔ پہلے ایک آنہ تھا تو دو آنے کیا گیا ۔ اب بڑھا کر ۱۰ پیسے اور ۲۰ پیسے کر دیا گیا ہے ۔ اس ڈیوٹی سے تو غریب سے غریب آدمی کو سابقہ پڑتا ہے ۔ اگر اضافہ کرنا ہی تھا تو اتنا کافی تھا کہ ۱۰ پیسے پر اکتفا کرتے اب ۔ ۱۰۰ روپیہ کی رقم تک ۱۰ پیسے اور زیادہ رقم کے لئے ۲۰ پیسے کر دیا ہے ۔ کیا آپ کی حکومت کے لئے جو عوام کی ہمدردی کا راگ الاپتی رہتی ہے یہ بات درست ہے ۔ اس میں کیا خوبی ہے ۔

Mr. Speaker : Has the member supported the motion or not ?

Rao Khurshid Ali Khan : Yes Sir, certainly, it should be circulated.

Mr. Speaker : Does Khawaja Sahib want to speak ?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, Sir.

Mr. Speaker : Yes, please.

خواجہ محمد صفدر—(سیالکوٹ ۔ ۱) جناب والا ۔ میں اس تحریک کی تائید کی غرض سے کھڑا ہوا ہوں اور میری وجوہات زیادہ تر آئینی ہیں ۔ میرے محترم دوست لطیف صاحب نے اور دوسرے دوستوں علامہ ارشد صاحب اور راؤ صاحب نے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے ۔ میں اس چیز کا اعادہ نہیں کرونگا جو پہلے کہی جا چکی ہے میں تو محض آئینی وجوہات کی بنا پر یہ چاہتا ہوں کہ اس بل کو فوری طور پر پاس نہ کیا جائے اور اسے عوامی رائے کے لئے کچھ دنوں کے لئے ملتوی کر دیا جائے ۔ تاکہ لوگ اپنے تاثرات اس بل کے متعلق جناب وزیر مال کی خدمت میں بلاواسطہ یا پریس کے ذریعہ بھیج سکیں ۔ اور ان کو معلوم ہو کہ اس میں کیا کیا نقائص ہیں ۔

Mr. Speaker : The Amendment is that the Bill be referred to a Select Committee and not that it should be Circulated for eliciting public opinion.

Khawaja Muhammad Safdar : Sorry Sir.....Select Committee.

تو جناب والا ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے آئین میں مالی بلوں کے پیش کرنے یا ان میں ترمیم پیش کرنے کے متعلق جو قواعد درج ہیں انہوں نے ہمیں اس قدر پابند کر دیا ہوا ہے کہ ہم اس سمت میں کچھ نہیں کر سکتے ۔ اور ہم بالکل بے دست‌وپا ہیں ۔

آرٹیکل ۷۴ کے تحت مالی بلوں میں کسی قسم کی ترمیم پیش نہیں کی جا سکتی ۔ بجز اس صورت کے کہ جب گورنر صاحب کی اجازت اس ترمیم کو اس معزز ایوان میں پیش کرنے سے قبل حاصل کر لی جائے ۔ میں اس کے مصنفین کی عقل و دانش پر حیران ہوں کہ انہوں نے اتنے بڑے اور معزز ایوان کو وہ قوت نہیں بخشی ۔ اس ایوان کو جس میں طول و عرض سے منتخب شدہ نمائندے تشریف لائے ہوئے ہیں ۔ جو ۱۰۰ ہیں ۔ ان سب کو یہ قوت نہیں، یہ اختیار نہیں کہ اس مالی بل میں کسی شوشہ کی ترمیم کرا سکیں ۔ مگر بوالعجبی ہے کہ ایک فرد واحد کو جس کو زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل ہیں اور وہ نامزد شدہ ہے ۔ میرا مطلب جناب گورنر صاحب سے ہے ۔ ان کو یہ اختیار بخشا گیا ہے کہ وہ نہ صرف بلا کسی دوسرے کے مشورے کے اس ایوان میں مالی بل پیش کر سکتے ہیں بلکہ موجودہ مالی قوانین میں اضافہ کر سکتے ہیں ۔ اور ہمارے دوست کہتے ہیں کہ ان منتخب شدہ نمائندوں کو اس آئین کی رو سے مرہون منت بنا دیا ہے کہ وہ ان کی اجازت کے بغیر یہاں کوئی ترمیم پیش نہیں کر سکتے ۔

جناب والا ۔ اس حد تک مسئلہ رہتا ہو اور ہم اس کے عادی ہو چکے ہوتے تو شاید میرے محترم دوست لا منسٹر صاحب جو کچھ پریشان سے نظر آتے ہیں ۔ ان کی خواہش ہے کہ میری Arguments کا جواب دیں گے ۔ مجھے خوشی ہو گی اگر میں کہیں غلطی پر ہوں اور میری صحت فرمائیں ۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر ہم اس قسم کے دور میں سے نہ گذرے ہوتے اور موجودہ ایوان کو موجودہ اختیارات سے زیادہ اختیارات حاصل ہوتے تو شاید اس طرح سے زیادہ توجہ دی جا سکتی ۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سفید رنگ کے حکمرانوں اور انگریزی آقاؤں

نے ہم محکوموں کو جو اختیارات دئے تھے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مالی بلوں کی صورت میں ہم سے وہ بھی چھین لئے گئے ہیں ۔ میں اپنا پوائنٹ ثابت کرنے کے لئے ابھی آپ کے سامنے موجودہ آئین کی متعلقہ شق نمبر ۷۴ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ کی متعلقہ شق نمبر ۹۱ اور ۹۲ آپ کے سامنے پیش کرونگا ۔ یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ہمیں آزادی کے بعد زیادہ پابجولان کیا گیا ہے ۔ ہمارے اختیارات اس قدر محدود کر دئے گئے ہیں . . . .

Mr. Speaker : Khawaja Sahib it is not the form to discuss the Constitution?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, of course Sir. We are discussing a money bill.

Mr. Speaker : Yes we are discussing a money bill.

خواجہ محمد صفدر—میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ منی بل کو یہاں زیر بحث لانے میں ہم پر کیا حدود و قیود ہیں اور وہ حدود و قیود جو ہمارے سابقہ آئین میں نہیں تھیں تو موجودہ میں کیوں ہیں ۔ تو میں اس موقع پر اپنے حکمرانوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایسا طور استعمال کریں اور میں وزرا صاحبان سے درخواست کرونگا کہ وہ یہ آواز پہنچا دیں کہ جناب والا ۔ یہ قیود و حدود ہمارے انگریز گورے چمڑے والوں نے بھی ہم پر عائد نہیں کی تھیں ۔ تو آپ تو ہمارے بھائی ہیں ۔ آپ ہم پر یہ کیوں قیود و حدود عائد کر رہے ہیں ۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے میں آپ کی خدمت میں آرٹیکل ۷۴ پیش کروں گا اور میرے آرگومنٹ صرف اسی قدر ہیں اور انکی میں پہلے وضاحت کئے دیتا ہوں ۔ اور اسکے جنرل پرنسپل انڈر لائن جو ہیں وہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور اسکے جو دوسرے پرنسپل ہیں انکے متعلق میرے محترم دوست جو اس سے پہلے گفتگو کرچکے ہیں انہوں نے اپنے ارشادات اور قیمتی خیالات اس ایوان کے سامنے پیش کر دئے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ آرٹیکل ۷۴ میں ہے :—

"(1) Except on the recommendation of the President, (in our case it will be the Governor) no Bill or amendment shall be introduced or moved in the National Assembly if—

(a) it would, if enacted and brought into operation, involve expenditure from the revenues or other moneys of the Central Government (i.e. the Provincial Government here); or

(b) it makes provision for any of the matters, or any matter incidental to any of the matters, specified below:—

(i) The imposition, abolition, alteration or regulation of any tax."

جناب انگریزی زبان میں جسقدر الفاظ بھی میسر ہو سکتے ہیں ٹیکس کے ادا کرنے کے متعلق ، اسمیں کمی کرنے کے متعلق ، اسکی زیادتی کے متعلق ، وہ سب کے سب اس کلاز میں درج ہیں اور صرف اسی کلاز کو لے لیا جائے اور اسکا موازنہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء سے کیا جائے ۔ اور اسکے Parallel آج سے ۳۰ سال قبل کون سا کلاز تھا ۔ اور یہ دیکھا جائے کہ آج سے ۳۰ سال قبل اس ایوان میں اور اس ملک کے دوسرے ایوانوں میں منی بل پر کسطرح بحث وہ تمحیص ہوتی تھی تو میں وہ کلاز آپ کے سامنے پڑھتا ہوں ۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا ۔ وہ کلاز اسطرح ہے ۔

Article 82 (a) of the Government of India Act 1935 :

" Special provisions as to financial bills:

A Bill or an amendment making provision for imposing or increasiag any tax..."

اور دوسری چیزیں جو ہیں میں انکو چھوڑتا ہوں ۔ وہ میری موجودہ بحث سے تعلق نہیں رکھتی ہیں ۔ اس زمانے میں آج سے ۳۰ سال قبل یہ ایوان کوئی نیا ٹیکس گورنر صاحب کی پیشتر حاصل کردہ اجازت کے بغیر اور ٹیکس کی وجہ بتائے بغیر پاس نہیں کر سکتا تھا ۔ اور دوسری پابندی کیا تھی دوسری پابندی یہ تھی کہ کسی عائد شدہ ٹیکس میں گورنر صاحب کی منظوری کے بغیر اضافہ نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ صرف دو کام تھے ۔ اگر میں اسوقت ممبر ہوتا یا اسوقت کے ممبر یہ آسانی سے کر سکتے تھے کہ موجودہ کلاز کو ہٹا

دیا جائے ۔ بل آ سکتا تھا اور زیر بحث لایا جا سکتا تھا ۔ اسکے لئے گورنر صاحب کی منظوری کی ضرورت نہیں تھی انکی سفارش کی ضرورت نہیں تھی اور یہ بھی کیا جا سکتا تھا کہ اس بل کو ہٹا دیا جائے ۔ اسوقت صرف دو چیزوں پر پابندی تھی ایک Imposition پر اور دوسرے Increase پر ۔ یعنی نیا ٹیکس عائد کرنا اور ٹیکس بڑھانا ۔ لیکن یہاں کون سے الفاظ ہیں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ۔Imposition تو اسمیں بھی ہے لیکن اسی کے ساتھ گھٹانا اور بڑھانا بھی آ گیا ہے اور ہر چیز اسمیں آ گئی ہے ۔ تو اس لحاظ سے میں آپ کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ آج سے ۳۰ سال قبل ٹیکسوں کے مسئلے میں ہمیں یہ آزادی تھی ۔ ہمیں یہ اختیار تھا کہ ہم سوائے ان دو چیزوں کے اور تمام قسم کے بل اور انکی ترامیم اس ایوان میں جناب گورنر صاحب کی اجازت کے بغیر پاس کر سکتے تھے ۔ لیکن اب یہ دروازے ہمارے اوپر قطعی طور پر بند کر دئے گئے ہیں ۔ اور اس ایوان کی طاقت نہیں کہ وہ مالیاتی بل میں کچھ اضافہ کر سکے یا اس اضافے میں کمی کر سکے یا اسکو منسوخ کر سکے ۔

جناب والا ۔ میں نہیں چاہتا کہ اس موقع پر میں ایوان کا زیادہ وقت لوں ۔ لیکن مجھے صرف یہ درخواست کرنا ہے اور آپکی وساطت سے معزز اراکین سے یہ گذارش کرنا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے جو کچھ اسمیں کیا ہے مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے مکھی پر مکھی ماری ہے ۔ جو گورنر کا بل تھا اسکو بغیر اپنی کسی ترمیم کے ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے ۔ اور نہ وجوہات لکھی ہیں کہ کس بنا پر انہوں نے اس بل کو منظور کر دیا ۔ صرف اتنا لکھا ہے کہ فلاں فلاں صاحب وہاں تشریف رکھتے تھے اور انہیں نے اس کانسٹی ٹیوشن کے بعد فوری طور پر یہ بل منظور کر دیا ۔ ہمیں یہ بھی نہیں بتایا کہ کن وجوہات کی بناء پر سٹینڈنگ کمیٹی نے اسکو Recommend کیا ہے ۔ اسلئے جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان سے درخواست کرونگا کہ اسکی اہمیت کے پیش نظر اور ان خامیوں کے پیش نظر جو محترم میاں صاحب نے اور دوسرے صاحبان نے بھی بیان کی ہیں اس بل کو سلیکٹ کمیٹی

میں بھیجا جائے ۔ تاکہ وہ دوبارہ غور کرکے اس ٹیکس کے مسئلے کا ، جسکا بوجھ لوگوں پر پڑیگا ، کوئی حل نکالیں ۔

Chaudhri Muhammad Ibrahim : Point of order, Sir. The House is not in quorum.

Mr. Speaker: The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung for five minutes*)

Five minutes are over and the House is still not in quorum. Therefore, it is adjourned for fifteen minutes. The names of the members who are present will be recorded under rule 154.

The following Members were Present:—

1. Abdul Latif Khan, Mr.
2. Abdul Rahim, Chaudhri
3. Abdur Raziq Khan Mr.
4. Abmed Khan, Khan
5. Ahmed Mian Soomro, Mr.
6. Ajoon Khan Jadoon, Mr.
7. Aman Ullah Khan Shahani, Khan
8. Ghulam Muhammad Shah, Sardar
9. Ghulam Sarwar, Raja
10. Hamid Ullah Khan, Mr.
11. Hamza, Mr.
12. Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi, Sardar
13. Jahan Ara Shah Nawaz, Begum
14. Khalid bin Jaffar, Mr.
15. Khalid Umar, Sardar
16. Khuda Bux Talpur, Haji Mir
17. Lachman Singh, Mr.
18. Muhammad Afzal, Arbab
19. Muhammad Akbar Khan, Mr.
20. Muhammad Ali Chaudhri.
21. Muhammad Ashraf Khan, Raja
22. Muhammad Bux Talpur, Haji Mir
23. Muhammad Hassan Shah, Syed
24. Muhammad Ibrahim, Chaudhri
25. Muhammad Rafiq Babu, Mr.
26. Muhammad Saeed Shah, Mr.
27. Muhmmad Safdar, Khawaja.
28. Raza Khan, Mr.
29. Sai Muhammad, Chaudhri
30. Sultan Mahmood, Chaudhri
31. Sultan Muhammad Awan, Mr.
32. Yaqub Khan, Mr.
33. Zaman Khan, Malik.

(*The Assembly then adjourned for fifteen minutes*)

(*The Assembly met at* 12-30. *Mr. Speaker in the Chair.*)

Mr. Speaker: Has Khawaja Sahib finished?

Khawaja Muhammad Safdar: Yes, Sir.

Mr. Speaker: Would Khan Sahib like to reply?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Sir, before I reply I would request the Law Minister to reply to the objections of the Member as far as their Constitutional aspect is concerned. (Interruptions)

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): As the Leader of the Opposition expressed and rightly, I was definitely anxious to get up. He has made three points, as to why this Bill be now referred to a Select Committee.

The first one was that the public opinion should be known. The second was that there is a Constitutional bar and the Members cannot move any Amendment which will be hit by Article 47 of the Constitution. The third was that the Bill, although it has been considered by the Standing Committee but since the Standing Committee has sent a unanimous report that it be adopted as it does not carry this House very far and, therefore, that recommendation should not be taken at its face value.

My submission is that this Bill has been on the anvil of this Assembly since the last over eight months. It has been gazetted. In my tours as Minister after July 1963 I have been impressing upon the various Bar Associations, public bodies and advocates individually to give us their comments if they have any and I have actually supplied them with the copies of this Stamp Act, and also the Court Fees Act. As ill-luck would have it, unfortunately none of them has responded so far. And that applies equally to the public as well.

My submission is, it is true that the Constitution has provided a bar and amendment cannot be moved without the previous recommendations of the *President/Governor* as laid down in Article 47 of the Constitution. But I very respectfully put it to this House and to the Hon'ble Leader of the Opposition himself. He is at this Bill for the last ten months. Has he himself made any attempt to move any amendment and make an application to the Governor. We actually find that there are certain amendments moved by one of the Hon'ble Members, Amir Habibullah Khan Saadi. May I respectfully ask him and also the Leader of the Opposition: has he and Mr. Saadi himself made any attempt to move the Governor? It would have been otherwise if an attempt had been made and it had not met with any success and the Governor had refused. Then this could be pleaded as an excuse or cogent ground for referring this Bill to a Select Committee. My submission, therefore, is that this objection is being raised time to time for the sake of opposition and for the sake of raising an objection. But is has absolutely no substance in it. No sincere or

serious attempt has ever been made by any of the Members here in this House to have his amendment carried with the appropriate recommendations of the Governor himself.

My third point is: it is really an irony of fact and it did not behove at least the Leader of the Opposition to have said that the report of the Standing Committee (unanimous as it is) is one which should not be accepted at its face value. The Standing Committee consists of Members who are Members of this House having been unanimously elected by this very House and it does not, therefore, lie in our mouth now to say that they are not the representatives of the people and that they have not applied their minds fully and effectively to this Bill when it was referred to the Committee. They are part of this House and we should accept their verdict as one which really would indicate that there is nothing wrong with this Bill and that it represents the public opinion. I would, therefore, recommend that this Bill be accepted as it is. I would further say that the motion which has been made that a Select Committee may be appointed is a motion which, I would say with all respect, is frivolous having been sponsored for the purpose of again delaying the passage of this Bill which as I have respectfuly said, is hanging fire since the last eight months. I would, therefore, submit that the motion may not be accepted.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, as a result of the introduction of decimal coinage amendments are required to be carried out to remove references to annas in the body of the Stamps Act.

جناب صدر۔ یہ بل جن اغراض و مقاصد کے لئے پیش ہوا تھا وہ میں نے عرض کر دئے ہیں اب میں پھر دھرائے دیتا ہوں ۔

"Moreover the changes, as a result of unification and rationalisation prescribed under the Stamp (West Pakistan Amendment) Ordinance 1959, and the West Pakistan Finance Act have also to be embodied in the Stamp Act. The Bill seeks to achieve the above-mentioned objects."

اس کے move کرنے کے تین مقاصد تھے یعنی آنوں کو اعشاریہ سکوں میں تبدیل کرنا اس میں ضروری ترمیم کرنا اور پھر فنانس ایکٹ کے مطابق کرنا ۔

اب میں چاہتا ہوں کہ جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کا جواب عرض کردوں ۔ سب سے پہلے جو اعتراض حمزہ صاحب نے کیا تھا وہ یہ تھا کہ اسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے ان کا مطلب تھا کہ سلیکٹ کمیٹی

کوئی اتنی اہم اور ضروری چیز نہیں ۔ حالانکہ انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے ۔

This should be sent for eliciting public opinion. It means, thereby, he was also not very keen that it should be referred to the Select Committee.

اس کے بعد اعتراض یہ تھا کہ سٹیمپ ایکٹ کے تحت کوئی کاغذ جب رجسٹری کے لئے رجسٹرار کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہاں بڑی corruption ہے اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا ۔ ان اعتراضات کے علاوہ انہوں نے زیر بحث بل پر کوئی اعتراض نہیں کیا اسلئے میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ صرف اعتراض برائے اعتراض ہے۔

اس کے بعد ایک اعتراض بڑے اچھے پیرائے اور مخصوص انداز میں میاں لطیف صاحب نے کیا ہے کہ کہیں ۲۰۰ فی صدی اور کہیں ۳۰۰ فیصدی اضافہ ہوا ہے اور جو ایک آنہ کی بجائے ۲ آنے اضافہ ہوا ہے یہی کافی تھا ۔ میں پوچھتا ہوں فیصدی سے کیا فرق پڑتا ہے۔

that does not count very much

جہاں کہیں اضافہ ہوا ہے وہاں تخفیف بھی کی گئی ہے۔ صرف ایزادی ہی نہیں ہوئی ۔ ان کا اعتراض میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ اگر فیصدی کے حساب سے لیا جائے تو ہم justified ہیں کہ یہ بل اس ایوان میں پیش کیا جائے ۔ انہوں نے حوالہ دیا تھا ہمارے اپنے سٹیمپ ایکٹ اور انڈین سٹیمپ ایکٹ کا ۔ لیکن کسی دفعہ یا کسی شیڈول یا آرٹیکل کا حوالہ نہیں دیا بس ایک جنرل ریمارک دے دیا ہے۔

they are not based on facts and figures.

اگر وہ کسی آرٹیکل یا شیڈول کا حوالہ دے دیتے تو ٹھیک تھا اور میں سمجھتا کہ موازنہ جو کیا ہے وہ کسی حد تک حق بجانب ہیں ۔ اب جب کہ آپ ہر معاملہ میں ہندوستان کا حوالہ دیتے ہیں اور اسے ترجیح دیتے ہیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو Inferiority complex ہے جو نہیں ہونا چاہئے ۔ ہندوستان کے ذرائع ہم سے بہت زیادہ ہیں ہمارے ذرائع محدود

ہیں ۔ اس لئے اگر ایک آزاد مملکت میں تھوڑی سی ایزادی بھی کی جائے تو کوئی اتنی بڑی بات نہیں ۔ کیونکہ یہ ایزادی قوم اور ملک کے لئے ہے۔ اس میں ہندوستان کا طعنہ دینا نا زیبا ہے ۔ ہاں Refund میں ہم نے کچھ زیادتی کی ہے ۔ وہ یہ تھا کہ اگر کسی سٹیمپ کی رقم refund ہونا ہوتی تھی تو پہلے ایک روپیہ میں ایک آنہ کٹوتی ہوتی تھی اس کو ہم نے ایک آنہ کی بجائے ۱۰ فیصدی میں تبدیل کر دیا ہے ۔ اس حالت میں اگر ایک آنہ کی بجائے چھ پیسے ہو جاتے ہیں یعنی اگر کسی نے ۱۰۰ پیسے کا اسٹامپ لیا ہے تو اس کو ۹۰ پیسے مل سکتے ہیں اور ۱۰ پیسے کاٹ لئے جائیں گے ۔ اس حالت میں صرف چھ پیسے ہوتے ہیں ۔ ایک آنے کی equivalent رقم چھ پیسے ہوتے ہیں اس طرح صرف ۴ نئے پیسوں کا اضافہ ہوا ہے ۔ اب میں یہ بات ان کے انصاف پر چھوڑتا ہوں کہ ہم نے کہاں اتنی ایزادی کی ہے جو ناقابل برداشت ہے ۔ علیٰ ھذالقیاس وکلا کی فیس مختارنامہ کوئی اتنی زیادہ نہیں ۔

باقی اعتراضات علامہ صاحب کے تھے وہ یہاں تشریف نہیں رکھتے ۔ لیکن مولوی صاحب نے ان کی پیروی کی ہے ۔ ٹھیک ہے رھن نامہ اور بیعنامہ میں ذرا زیادتی ہوئی ہے ۔ لیکن انہوں نے بھی کسی آرٹیکل کا حوالہ نہیں دیا ۔ اور ہم نے اس اصول کو سامنے رکھ کر یہ کیا ہے کہ آنوں کی بجائے اعشاریہ سکوں کو رکھا جائے ۔ اگر ان میں کچھ زیادتی ہے تو uniformity کی خاطر ایسا کیا گیا ہے ۔ اصل میں ہم نے جس خاص یونٹ میں زیادہ رقم تھی اس کو لیا ہے یقیناً جس میں کم تھی اس کو چھوڑ دیا ہے ۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جیسے راؤ صاحب نے یہ اعتراض کیا تھا کہ ایڈووکیٹ کی فیس ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ روپیہ کر دی گئی ہے ۔ ہمارے کئی integrating units ایسے ہیں جہاں کئی سالوں سے بدستور ایک ہزار روپیہ فیس چلی آتی ہے ۔ ہم نے اس کو نقل کیا ہوا ہے ۔ صوبہ سرحد میں ایڈووکیٹ کی فیس ۵۰۰ روپیہ کی بجائے ایک ہزار ہے اور وہ بھی جو ایک دفعہ enrol ہو جائے ۔ Once enrolled entrolled for all times to come till death. میں کسی حد تک ان سے اتفاق کرتا ہوں ۔ وہ Professional Lawyer ہیں ۔

اور میں بھی اس پیشہ میں رہ چکا ہوں ۔ ہمارے پیشہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایک ایک پیشی کے ہزار ہزار اور دو دو تین تین ہزار روپیہ لیتے ہیں اگر ہم اس میں pick and choose کرتے تو پھر یہ اعتراض ہوتا کہ انہوں نے differentiate کر دیا ہے یا favourtism ہو گیا ہے۔ زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ قانون جب ہوگا تو سب کے لئے یکساں ہوگا ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم justified تھے کہ جس یونٹ میں ایک ہزار روپیہ تھا ہم نے اس کو یہاں رکھ لیا ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی نہ ہی کوئی نئی چیز introduced کی ہے۔ بلکہ ایک یونٹ میں جو جاری تھا اس کو copy کیا ہے۔ تاکہ uniformity ہو جس کے لئے ہم committed ہیں ۔ کہ ہم تمام قوانین اور رولز کو uniform کریں گے۔ مولانا صاحب کا اعتراض تھا کہ انصاف مفت دیں ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ انصاف کے لئے کورٹ فیس ہوتا ہے درخواست ہوتی ہے۔ اور جو ٹکٹ وغیرہ لگتا ہے وہ کورٹ فیس ہوتی ہے کوئی اشٹام نہیں ہوتا ۔ ان کی معلومات کے لئے میں عرض کرونگا کہ انصاف کے لئے درخواست دینے کے ساتھ سٹیمپ ایکٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اب میں معزز ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ راؤ صاحب کا زیادہ اعتراض یہ تھا کہ ۵۰۰ کی بجائے ۱۰۰۰ روپیہ کر دیا ہے۔ اور کہیں کہیں انہوں نے کچھ ایزادی بھی بتائی ہے لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں اعتراض یہی تھا ۔ لیکن میرے خیال میں وہ بھی enrol ہو چکے ہیں اور میں نے بھی پیسے دے دیئے ہیں ۔

راؤ خورشید علی خان—میں تو ایک پلیڈر ہوں میرے پاس پیسے اتنے نہیں ۔

وزیر مال—ہم چندہ کر دیں گے کوئی بات نہیں اگر تکلیف ہے تو ہم چندہ کئے دیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : No cross talk please.

Minister for Revenue: I am sorry, Sir.

خواجہ صاحب کے آئینی اعتراض کا جواب میرے دوست مسٹر میمن صاحب نے دے دیا ھے۔ اب میں تھوڑے وقت میں اس کا شیڈول بتاؤں گا کہ ھم نے کیا ایزادی کی ھے۔ آرٹیکل ۱۳ شیڈول کے نیچے ھم نے تین آنے کی بجائے ۲۰ پیسے کر دئے ھیں۔ یہ ھم نے بڑی زیادتی کی ھے۔ کہ ۱۸ پیسے بنتے تھے ھم نے ۲۰ پیسے کر دئے ھیں۔ کیونکہ اعشاریہ سکوں میں تبدیل کرنا تھا۔ دو آنے کی بجائے ۱۰ پیسے کر دئے۔ ایک آنہ کی جگہ ۵ پیسے کر دئے۔ یہ تو کم ھو گیا۔ یہ صرف پیسوں کا معاملہ ھے کوئی اتنا لمبا چوڑا نہیں ھے۔ اگر تفصیل میں جاؤں تو جناب زیادہ وقت لگے گا۔ صرف اتنا عرض کروں گا کہ ھم نے جہاں ایزادی کی ھے وھاں تخفیف بھی کی ھے۔ میں میاں صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ شیڈول ۱ آرٹیکل ۱۳ میں Bill of Exchange دیکھیں۔ شق بی میں ھم نے ۱۲ پیسے کی جگہ ۱۰ پیسے کر دیا ھے۔ ھم نے اصول وھی رکھا ھے کہ اعشاریہ سکوں کو رکھیں گے۔

خواجہ **محمد صفدر**—حاتم طائی کی قبر پر لات ماری ھے۔

وزیر مال—جناب والا۔ آپ ملاحظہ کریں گے کہ آرٹیکل ۴۷ شیڈول ۱ کے تحت ۱۲ کی جگہ ۱۰ اور ۶ کی جگہ ۵ پیسے کر دئے ھیں۔ اس سے یہ معلوم ھو جاتا ھے کہ ھم نے ھر جگہ ایزادی ھی نہیں کی بلکہ جہاں ضرورت تھی وھاں تخفیف بھی کی ھے۔ ان حالات کی موجودگی میں میں یہ عرض کروں گا کہ حمزہ صاحب کی طرف سے جو تحریک کی گئی ھے کہ سیلیکٹ کمیٹی میں جائے۔ یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں پیش ھوا۔ اس کے ھر ایک پہلو پر غور کیا گیا۔ اس کے تمام Pros and Cons کو دیکھا۔ اور یہ سب کا unanimous فیصلہ تھا کہ جس شکل میں ھاؤس کے سامنے یہ بل آیا ھے اس شکل میں دوبارہ پیش ھو۔ میں عرض کرونگا کہ یہ جو امنڈمنٹ ھے جو جناب حمزہ صاحب نے پیش کیا ھے وہ اس قابل نہیں ھے کہ ھاؤس اس بل کو **دوبارہ** Prolong کرے اور اسے سلیکٹ کمیٹی میں بھیجا جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred to a Select Committee consisting of the following with instructions to report by 31st March, 1964.

(The motion was lost)

Mr. Speaker : The qustion is :

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Now, we will take up the Bill clause by clause.

There is a notice of amendment for insertion of new clause by Mr. Habibullah Saadi. As the Member is not present, the motion lapses.

(Clause 2)

Mr. Speaker : Next is clause 2 and there is a notice of amendment by Mr. Saadi. The Member is not present, Therefore, the motion lapses.

Minister of Law : This is the sincerety of bringing in amendments.

Mr. Speaker : There is anotice of amendment by Rao Khurshid Ali Khan. Is the member going to move it or not?

Rao Khushid Ali Khan: Yes, Sir, why not? I move.

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, in the proposed sub-section (1) of Section 4 of the Stamp Act 1899, in line 6, for the words 'four rupees' the words "two rupees" be substituted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is :

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, in the proposed sub-section (1) of Section 4 of the Stamp Act 1899, in line 6, for the words 'four rupees', the words "two rupees" be substituted.

Minister of Revenue : Opposed.

Khawaja Muhammad Safdar : How can it be moved?

Minister of Law : Sir, this amendment cannot be moved. I think this point has sufficiently been discussed and debated upon. I am sure, the Leader of the Opposition is in agreement with me ....

Syed Ahmed Saeed Kirmani : He is already in agreement with you on this point.

Minister of Law : I was submitting that, under Article 47 of the Constitution, this amendment cannot be moved without the previous permission of the Governor.

Mr. Speaker : Has Rao Khurshid Ali Khan obtained the prior approval of the Governor to move this amendment ?

Rao Khurshid Ali Khan : I took it for granted.

یہ ترمیم جس سے کہ عوام کو فائدہ پہونچے گا اور اسکے لئے مجھے نہیں معلوم تھا کہ گورنر صاحب کی منظوری کی ضرورت ہے اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ انہوں نے منظوری دی ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر — آپ نے Move کیا تھا ۔

راؤخورشید علیخان — میں نے بہر حال اسکی ضرورت نہیں سمجھی۔ اگر میری توجہ دلائی جاتی کہ مجھے ہی منظوری لینا ہے اور مجھے ہی یہ کام کرنا ہے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ میں ان سے منظوری نہ لیتا ۔

Mr. Speaker : As the Member has not obtained previous approval of the Governor, therefore, the notice of this amendment is not according to the rules. Therefore, this amendment cannot be moved.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ۔۱) — گذارش ہے کہ یہ اسٹامپ ایکٹ کی دفعہ ۴ کو ترمیم کیا گیا ہے۔ وہ جناب Amended Form یہ ہے ۔

"(1) Where, in the case of any sale, mortgage or settlement, several instruments are employed for completing the transaction, the principal instrument only shall be chargeable with the duty prescribed in Schedule I, for conveyance, mortgage or settlement, and each of the other instruments shall be chargeable with a duty of four rupees instead of the duty (if any) prescribed for it in that Schedule".

التماس جناب یہ ہے کہ یہ سکیشن ڈیل کرتا ہے رہن ناموں کیساتھ ، بیع ناموں کیساتھ اور تملیک ناموں کیساتھ ۔ انکے متعلق بعض اوقات ایک دستاویز لکھی جاتی ہے ۔ بعض اوقات ایک سے زیادہ دستاویز لکھکر کام مکمل کر لیا جاتا ہے ۔ اب تجویز یہ ہے کہ پوری فیس پورا اسٹامپ جو بیع نامہ اور رہن نامہ پر ہونا چاہئے وہ ایک دستاویز پر وصول کیا جائیگا ۔ اسکے بعد جو اسکی سپلیمنٹری دستاویزات ہیں وہ خواہ دو ہوں یا چار ہوں ان پر اضافی

یا مزید اسٹامپ چار روپے فی کاغذ کے حساب سے لیا جائیگا۔ جناب سوچنے کی بات پہلے یہ ہے کہ جناب یہ رہن نامہ یا بیع نامہ آخر کیا تفریحاً لکھے جاتے ہیں جس پر آپ ٹیکس لگاتے ہیں۔ یا کوئی شخص جب انتہا درجہ کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تب ہی وہ اپنے رہائشی مکان کو رہن کرنے کی سوچتا ہے۔ کوئی زمیندار جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب اسکی ناک بھی پانی میں ڈوبنے کو پہنچ جاتی ہے یا جب وہ بالکل موت کے قریب پہنچ جاتا ہے تب ہی اپنے آپ کو اس مصیبت سے نکالنے کیلئے اپنی زمین کو کسی کے پاس رہن کرنے کی سوچتا ہے۔ وہ تفریحاً تجارت نہیں کرتا نہ اپنے مکان سے نہ اپنی زمین سے۔ کسی کا بیٹا بیمار ہو اگر اسکی لمبی بیماری ہے اور اگر اسکو کسی بینک سے بھی قرضہ نہیں ملتا تب ہی وہ اپنے رہائشی مکان کو منتقل کرنے کی سوچتا ہے۔ گویا انتہائی Distress اور تکلیف کے ایام میں وہ یہ سوچنے لگتا ہے اس پر آپ نے تجویز فرمایا ہے کہ ہر ۱۰۰ روپے پر وہ تین روپے کا اسٹامپ خریدے اور ہر ۱۰۰ پر وہ ایک روپیہ بی۔ ڈی ٹیکس ادا کرے اور اسکے ساتھ تقریباً ۲ فیصد وہ متفرق خرچ برداشت کرے۔ یعنی پہلے ہی دن جس دن وہ مصیبت میں پھنسا ہوا ہے اور اپنے مکان کو رہن کرنے چلا ہے تو ۶ فیصدی کا خرچ اسکو برداشت کرنا پڑے۔ اسکے بعد جب پونڈ آف فلش نکالنے والا قرضہ دینے والا ڈیڑھ سال کے بعد مطالبہ کرتا ہے کہ ہمارا روپیہ واپس کر دو تو اسکو کوئی اور کاغذ ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ اور پھر اس رہن شدہ مکان کو کسی اور کے پاس رہن کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر اسکو ۶ فیصدی کا قرضہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ یعنی یہ عام رہن نامہ اور بیع نامہ کی صورت میں آپ اس سے وصول کر لیتے ہیں۔ اور دستاویزات کی فیس بھی وصول کر لیتے ہیں۔ تو پھر یہ کیا ستم ظریفی ہے کہ اگر اسنے کوئی سپلیمنٹری کاغذات اپنے پاس رکھنے کیلئے یا کسی اور کے پاس رکھنے کیلئے Execute کئے ہیں یا کرائے ہیں اگرچہ آپ کہتے ہیں کہ یہ غیر ضروری ہے لیکن آپ اس سے پوری فیس وصول کر لیتے ہیں۔ اور پھر ہر دستاویز پر آپ چار فیصدی کا اضافہ بھی وصول کرلیتے ہیں۔ تو آخر اسمیں کیا منطق ہے۔ اور اسکی کیا ضرورت ہے۔ رسمی طور پر اگر آپ چاہتے ہیں کہ حفاظت کے خیال سے یا

Sanctity کی ضرورت ہے تو جسطرح پہلے ہمارے ملک میں بھی تھا جیسا اب بھی آپ کے پڑوسی ملک میں ہے کہ اسپر ایک روپیہ تھا تو یہ ایک ہی روپیہ رہنا چاہئے ۔ اس اضافے سے میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ آپ کچھ رقم نہیں اکٹھی کر سکیں گے کیونکہ بالعموم بیع ناموں کیلئے ایک ہی دستاویز لکھی جاتی ہے اس سے صرف آپ کلنگ کا ٹیکا ضرور اپنے ماتھے پر لگا لیں گے کہ آپ نے بلا وجہ اضافہ بھی کر دیا اور پھر کچھ نہیں ہوا ۔ کہ ہم روپیہ بھی لینگے اور بلا وجہ بھی لینگے ۔ غیر معقول حالات میں بھی لینگے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی مثال نہیں ہے ۔ کوئی اچھی Taxation نہیں ہے ۔ تو اسکے ساتھ جناب والا ۔ جیسا کہ ہمارے لیڈر نے فرمایا تھا کہ ہمیں مجبوری ہے کہ ہم اس میں کوئی ترمیم پیش ہی نہیں کر سکتے ۔ اور مجھے گلہ ہے کہ میرے ایک فاضل بھائی نے فرمایا ہے اور ساتھ ہی فاضل وزیر مال نے بھی بڑے فخر سے فرمایا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے اسکے ہر پہلو پر بہت غور کیا ہے ۔ میں اسے چیلنج نہیں کرتا ۔ اگر اس سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین اور باقی پانچ ممبران یہ بتائیں ۔ (فاضل وزیر مال اب تیار ہوگئے ہیں کچھ بتانے کے لئے) ۔ اگر کمیٹی کے ممبران میں سے ایک شخص ہمیں یہ بتائے کہ سیکشن ۴۷ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے تو میں اپنے پیش کردہ Points واپس لے لونگا .....

Minister of Law : Sir, I rise on a point of order. This is an allegation, which I would request the member should withdraw, when he says that he challeges the Chairman as well as any of the members constituting this Standing Committee to say whether he has ever read Section 47 of the proposed Bill. This is an aspersion against the integrity, honesty, knowledge and education of the members of this House. That should be withdrwan.

مسٹر سپیکر—میاں صاحب آپکا اشارہ کسی ممبر یا چیئرمین کی طرف تو نہیں تھا ۔

میاں عبداللطیف—بالکل نہیں ۔ بلکہ کمیٹی نے خود کہا ہے کہ ہم نے وزیر مال صاحب کو سننے کے بعد یہ سب کچھ کیا ہے ۔

Mr. Speaker : The position is clear, now.

سید احمد سعید کرمانی – بے علم کو بے علم کہہ دینا کوئی بری بات نہیں ہے۔

میاں عبداللطیف–میں انہیں بے علم نہیں کہونگا۔ ممبران کمیٹی نے جو الفاظ لکھے ہیں میں ان کو تسلیم کرتا ہوں۔ میں ان الفاظ کو انکی face value پر تسلیم کرتا ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے وزیر مال صاحب کے دلائل کو غور سے سنا ہے۔ اور ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی انہوں نے اسکے Minutes کو بھی تسلیم کیا ہے۔ اور اسکے Minutes پر غور کرنے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچے ہیں۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ ممبران میں سے کوئی کہہ دے کہ دفعہ ۷ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے۔ اگر وہ یہ کہہ دیں تو اسکے بعد میں اپنے سارے points واپس لے لونگا۔ تو جناب والا۔ اس سلسلے میں میری یہ گذارش تھی کہ یہ ایک روپیہ سے بڑھا کر چار روپیہ کر دیا گیا ہے۔ اس کو اسی طرح ایک روپیہ کر دیا جائے۔

Mr. Speaker : The question is :

That clause 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause 3.

Mr. Speaker : Is there any opposition to this?

میاں عبداللطیف–جناب والا۔ یہ سیکشن ۶ کی ترمیم ہے۔ اور اسکی Proviso ہے۔ جسکو اس سیکشن کے ذریعے amend کرنے کوشش کی گئی ہے جناب والا۔

The proviso reads :

"Provided that nothing contained in this Act shall render chargeable with duty exceeding one rupee a counterpart or duplicate of any instrument chargeable with duty and in respect of which the proper duty has been paid."

Now, it has been said in this Bill as follows :—

"Provided that nothing contained in this Act shall render chargeable with duty exceeding four rupees a Counterpart or duplicate of any instrument chargeable with duty and in respect of which the proper duty has been paid."

جناب والا ۔ مجھے اسکے متعلق بھی وھی گلہ ھے۔ وھی شکایت ھے۔ اور وہ یہ کہ Principal دستاویز پر خواہ کچھ بھی ھو آپ اپنی پوری ڈیوٹی چارج کر لیں۔ لیکن اسکی نقل پر یا اسکے Counterpart پر جو کہ بذات خود کوئی دستاویز نہیں ھے ۔ Counterpart کوئی حق طلب نہیں کرتا اور نہ ھی حقوق میں کوئی تبدیلی کر سکتا ھے۔ اور نہ حقوق کو زائل کر سکتا ھے۔ یہ کسی Liability کو Regulate نہیں کرتا ۔ اس کام کے لئے جو بھی دستاویزات execute کئے جاتے ھیں اسکے لئے اس ایکٹ کے تحت باقاعدہ طور پر آپ charges کرتے ھیں ۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی سہولت کے لئے کوئی نقل لینا چاھتا ھے جو کہ قانون کے تحت بذات خود اس اصلی دستاویز کی حیثیت نہیں رکھتا ۔ وہ محض ایک نقل کی حیثیت رکھتا ھے۔ اسکے لئے پہلے آپ ایک روپیہ وصول کیا کرتے تھے ۔ لیکن اب آپ نے یہاں چار سو فیصد زیادہ کر دیا ھے۔ اس اضافے کے پیچھے کوئی منطق نہیں ھے۔ کوئی justification نہیں ھے۔ چونکہ آپکی اکثریت ھے۔ اس لئے آپ Rough Shod Ride کرنا چاھتے ھیں ۔ اور ھماری مجبوری یہ ھے کہ ھم اس میں کسی قسم کی ترمیم بھی نہیں کر سکتے ۔ لہذا ھم آپ سے اپیل کرتے ھیں کہ Reasonableness کے ساتھ Rational Mode of Taxation کریں ۔ ھر چیز جو آپ کے سامنے آئے اس سے روپے کا مطالبہ نہ کریں ۔ اور نقول اور Counterparts پر زیادہ سے زیادہ جو پہلے ایک روپیہ تھا اسی پر اکتفا کریں ۔

Mr. Speaker: There are two amendments. One is from Amir Habibullah Khan Saadi. He is not present and it is, therefore, not moved. The other amendment is in the name of Rao Khurshid Ali Khan. I think he has not obtained the sanction of the Governor. Therefore, this amendment is also out of order.

راؤ خورشید علی خان—جناب والا ۔ اسمیں پابندیاں اس بات پر ھیں کہ already جو عائد شدہ ٹیکس ھے اسکو کم کرنے کی ترمیم نہ دیں ۔ لیکن یہ عائد شدہ نہیں ھے بلکہ مجوزہ ھے۔ اس میں اضافہ کرنے کی اس

سلسلے میں کوئی پابندی نہیں ہے۔ اس لئے مجھے گورنر سے Prior approval لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر—آپ ۴۷ کے الفاظ کو دیکھیں۔

وزیر مال—میں میاں صاحب کے اعتراضات کے متعلق کچھ عرض کرونگا۔

Mr. Speaker : Article 47 (b) (i) of the Constitution says :—

"The imposition, abolition, remission, alteration or regulation of any tax."

The word "imposition" has also been used.

Rao Khurshid Ali Khan : Proposal for imposition of a tax is not included. It is not yet imposed. Kindly think over it also.

Mr. Speaker : Under Article 47 this amendment cannot be moved and, therefore, it is ruled out of order.

Minister of Revenue : For the information of members I am referring to item 25 of Schedule I. It says :—

"Counterpart or duplicate of any instrument chargeable with duty and in respect of which the proper duty has been paid—

(a) if the duty with which the original instrument is chargeable does not exceed four rupees."

The same duty as is here levied is in the original.

(b) "in any other case..... four rupees."

For his information it is already in the Schedule.

"Provided that nothing in this Act contained shall render chargeable with duty exceeding one rupee."

It should have been four rupees under *Article* 25.

"...exceeding one rupee a counterpart or duplicate of any instrument chargeable with duty and in respect of which the proper duty has been paid."

تو یہ عرض کروں گا کہ شیڈول ایک کے آرٹیکل ۲۵ میں already provided ہے کہ چار روپیہ ہو۔ صرف ایک میں نہیں ہے وہ ہم نے اس ترمیم کے ذریعہ incorporate کیا ہے۔

Mr. Speaker : The question is :

The clause 3 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 4)

Mr. Speaker : The question is :

That clause 4 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 5)

Mr. Speaker : The question is :

That clause 5 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 6)

Mr. Speaker : The question is :

That clause 6 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 7)

Mr. Speaker : The question is :

That clause 7 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 8)

Mr. Speaker : The question is :

That clause 8 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 9)

Mr. Speaker : The question is :

That clause 9 stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Clause 10)

Mr. Speaker : Clause 10.

Mian Abdul Latif : Opposed.

Mr. Speaker : There is an amendment from Rao Khurshid Ali Khan. (Interruptions). I have seen Article 47. This Amendment is hit by Article 47 of the Constitution and it is, therefore, ruled out of order.

Mian Abdul Latif has opposed this clause.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ-۱)—عالی جاہ - دفعہ ۱۰ میں ایک سیکشن کے ذریعہ دو سیکشنوں میں ترمیم کی گئی ہے -

In section 53, clause (c), and section 54 of the principal Act, for the words "deducting one annas for each rupee or *fraction thereof*" the words "deducting ten per centum of that value" shall be substituted.

میں سیکشن ۵۳ اور ۵۴ آپ کے سامنے پڑھتا ہوں سیکشن ۵۳ یہ ہے :—

"In any case in which allowance is made for spoiled or misused stamps, the Collector may give in lieu thereof—

(a) other stamps of the same description and value; or

(b) if required and he thinks fit, stamps of any other description to the same amount in value ; or

(c) at his description, the same value in money, deducting one anna for each rupee or fraction of a rupee.

And Section 54 reads :—

"When any person is possessed of a stamp or stamps which have not been spoiled or rendered unfit or useless for the purpose intended but for which he has no immediate use, the Collector shall repay to such person the value of such stamp or stamps in money, deducting one anna for each rupee or portion of a rupee, upon such person delivering up the same to be cancelled, and proving to the Collector's satisfaction—

(a) that such stamp or stamps were purchased by such person with a bonafide intention to use them; and

(b) that he has paid the full price thereof; and

(c) that they were so purchased within the period of six months next preceding the date on which they were so delivered."

عالیجاہ - ان حالات کے لئے یہ دو دفعات بنائی گئی ہیں کہ کسی نے کوئی اشٹام خریدا لیکن کسی وجہ سے استعمال نہیں ہو سکا - کسی نے اشٹام

خریدا وہ غلط لکھا گیا یا خراب ہو گیا ۔ اور اب ناقابل استعمال ہے۔ ایسے حالات میں پہلے یہ پوزیشن تھی کہ ایک روپیہ میں ایک آنہ وصول کرنے کے بعد اصل رقم واپس کر دی جاتی تھی ۔ یا بعض حالات میں اگر کوئی چاہے تو روپیہ واپس لینے کی بجائے کلکٹر سے اتنی ہی قیمت کا اشٹام لے لے ۔ اور کلکٹر ایک روپیہ میں ایک آنہ (اسے اشٹام کے پرنٹنگ چارجز سمجھ لیں یا penalty سمجھ لیں) وصول کیا کرتا تھا ۔ اب ہماری گورنمنٹ خیال کرتی ہے کہ اس میں سے بھی کچھ منافع لیا جائے ۔ میرے فاضل دوست کا خیال ہے کہ پہلے جو سوا چھ فیصدی تھا وہ تھوڑا تھا اور اب کسی سے کوئی غلطی اس قسم کی اگر ہو جائے تو یہ اپنا pound of flesh وصول کر لیں ۔ اس کو بڑھا کر دس فیصد کر دیا ہے۔ میرے بھائی فرماتے ہیں کہ محض چند پیسے بڑھائے ہیں ۔ چھ پیسے کے دس پیسے کئے ہیں ۔ وہ تو ایک آنہ بھی نہیں بنتا ۔ یہ جناب پہلے سوا چھ فیصدی تھا اور اب دس فیصدی ہو گیا ہے۔ اگر ایک ہزار روپیہ کا اشٹام ہو تو پورا سو روپیہ لیا جائے گا ۔ ہماری محترم بہن نے حال ہی میں پورا بارہ سو روپیہ واپس کیا ہے۔

Minister of Revenue : She can afford to.

Mian Abdul Latif : No question of affording.

سوال یہ ہے کہ وہ چیز کیا ہے جس پر آپ منافع لیتے ہیں۔ کسی نے اشٹام خریدا استعمال نہیں ہو رہا ۔ وہ جاتا ہے کلکٹر کے پاس کہ زمین رہن کرنے کے لئے لیا تھا لیکن رہن رکھنے والا روپیہ نہیں دیتا ۔ خان پیر محمد خان کا ارادہ بدل گیا ہے پہلے روپیہ دیتے تھے اب نہیں دیتے (قہقہہ) یا بچے سے اس پر سیاہی گر گئی ہے ۔ یہ چھوٹی چھوٹی خطیاں یا مجبوریاں ہیں ۔ ان سے بھی آپ ناجائز فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور انہیں exploit کرتے ہیں ۔ اس لئے میں اس کی شدت سے مخالفت کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ اسے منظور نہ فرمایا جائے ۔

Mr. Speaker : Would the Minister like to reply?

Minister of Revenue : Sir, I don't think it is necessary.

Mr. Speaker: The question is:

That clause to stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Clause* 11)

Mr. Speaker: The question is:

That clause 11 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Clause* 12)

Mr. Speaker: The question is:

That clause 12 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Clause* 13)

Mr. Speaker: The question is:

That clause 13 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Clause* 14)

Mr. Speaker: The question is:

That clause 14 stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Preamble*)

Mr. Speaker: The question is:

That the preamble be the preamble of the Bill.

(*The motion was carried*)

(*Clause* 1)

Mr. Speaker: New Clause One. The question is:

That the Short Title be the Short Title of the Bill.

(*The motion was carried*)

Minister of Revenue: Sir, I move: That the Stamp (West Pakistan. Amendment Bill) 1963 be passed.

میاں عبداللطیف–(شیخوپورہ - ۱) opposed -

جناب عالی - اس Stamp Act کے متعلق میں کچھ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں - اب میں اس Schedule کے متعلق جو اس کے ساتھ append کیا گیا ہے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی بڑی غرض و غایت یہ ہے کہ Decimal Coinage ، جو اس ملک میں رائج کر دی گئی ہے، کو conformity دینے کیلئے ہم یہ تبدیلی کر رہے ہیں -

جہانتک اس چیز کا تعلق ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ جہاں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا - ہم نے ہر کلاز میں ان کو full latitude دیا ہے - اور بغیر مخالفت کئے پاس کرانے میں مدد دی ہے - لیکن جن شقوں میں غیر ضروری اور غیر مناسب طور پر اضافہ کیا گیا ہے - ان کی ہم نے مخالفت کی ہے - ایک چیز جو میں خاص طور پر آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جہاں کہیں کوئی Stamp Act بنتا ہے وہاں اس کے اصل Schedule کے ساتھ Bonds کیلئے ایک علیحدہ Schedule بنتا ہے جو اس کے ساتھ append کیا جاتا ہے - اس Stamp Act کے ساتھ بھی تھا تاکہ ready reference کے طور پر وہ Schedule اس اسمبلی سے بن کر جائے - لیکن اس Stamp Act میں وہ missing ہے - لہذا بہتر یہی ہوگا کہ آپ کسی دوسرے اجلاس میں یا اسی اجلاس میں وہ Schedule اس کے ساتھ شامل کر دیں تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو -

اس کے علاوہ جناب میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ یہ بھی ایک قسم کی Taxation ہے جسے ہم indirect taxation کہتے ہیں - Schedule I میں Affidavit کیلئے پہلے ایک روپیہ تھا - اب چار روپے کئے گئے ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ یہ چار روپے اس بل نے کر دئے ہیں - میں تو اس theory کے خلاف ہوں کہ معاملے کی اہمیت سے زیادہ وصول کیا جائے یا لوگوں کی طاقت سے زیادہ لیا جائے - اب affidavit ایک ایسی دستاویز ہوتی ہے جو بالعموم ہر case کے ساتھ داخل کرنا پڑتی ہے - اس کیلئے ان کا یہ مطالبہ کہ چار روپے کے اشٹام پر لکھی ہو ، زیادتی ہے - اس لئے میں نے

پہلے بھی درخواست کی تھی کہ اس پر مزید غور کیا جائے ۔ اور اسے reasonable اور rational بنانے کی کوشش کی جائے ۔ اور اسے محض اسی نقطہ خیال سے دیکھکر بہتر بنایا جائے ۔

دوسری چیز جو میں نے عرض کی تھی اس کا اس Schedule سے مقابلہ کر لیں جو Bonds کے متعلق ہے ۔ اور اس کے متعلق Article 15 میں یہ درج ہے ۔

	Now	Before
"Where it exceeds Rs. 50/- but does not exceed Rs. 100/-	... Rs. 1/-	-/8/-
Where it exceeds Rs. 100/- but does not exceed Rs. 200/-	... Rs. 2/-	1/-
Where it exceeds Rs. 200/- but does not exceed Rs. 300/-	... Rs. 4/8/-	1/8/-
Where it exceeds Rs. 300/- but does not exceed Rs. 400/-	... Rs. 6/-	2/-

جہاں جناب چار سو روپے زائد اور پانچ سو روپے سے کم ہو ۔ پہلے دو روپے آٹھ آنے تھے اب ساڑھے سات روپے ہیں ۔

پانچ سو روپے سے زیادہ اور چھ سو روپے سے کم ہو تو پہلے تین روپے تھے اب نو روپے ہیں ۔

اگر چھ سو روپے سے زیادہ اور سات سو روپے سے کم ہو تو پہلے تین روپے آٹھ آنے تھے اب دس روپے آٹھ آنے ہیں ۔

اسی طرح اگر سات سو روپے سے زیادہ اور آٹھ سو روپے سے کم ہو تو پہلے چار روپے تھے اور اب بارہ روپے ہیں ۔

اگر آٹھ سو روپے سے زیادہ ہوں اور نو سو روپے سے کم ہوں تو پہلے چار روپے آٹھ آنے تھے اب تیرہ روپے آٹھ آنے کر دئے گئے ہیں ۔

اس کے متعلق میرا گلہ یہ ہے کہ یہ rational نہیں ہے ۔ اور یہ rise مناسب نہیں ہے ۔ یہ تین سو فی صد rise ان چیزوں میں ہے جو مقروض ادا

کرتا ہے۔ جو مصیبت میں پھنسا ہوا شخص ادا کرتا ہے۔ یہ rise کسی صورت بھی justified نہیں۔ لہذا میری گذارش یہ ہے کہ آپ اس پر غور کریں۔ اپنے ہی چند دوستوں سے مشورہ کریں۔ آخر آپ ان مصیبت زدہ لوگوں سے اتنی rise کے بعد taxation کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں۔ یعنی جہاں پہلے تین روپے کا مطالبہ ہوتا تھا۔ اب وہاں نو روپے کرکے تین سو فیصد کا اضافہ کر دیا ہے۔ آخر مقروض کی آمدنی میں کہاں سے اضافہ ہوا ہے۔ دینے والے کی آمدنی کے متعلق تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن جس کے پاس کچھ بھی نہیں اور جو کسی کے آگے ہاتھ دراز کرتا ہے اس پر یہ بار کیوں ڈالا جا رہا ہے۔ آپ کی یہ logic اور یہ دلیل کہ ہم امرا سے وصول کرتے ہیں۔ کیونکہ دینے والے کی capacity بڑھ گئی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آئی۔ جناب جو غریب آدمی ہے اور جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ وہ اگر روپیہ حاصل کرنے کیلئے bond execute کرتا ہے۔ یہ رقم تو آپ اس سے وصول کرتے ہیں۔ اور ایکٹ میں بھی لکھا ہے کہ bond کی فیس کس سے وصول کی جائیگی۔ یہ مقروض سے کی جائیگی نہ کہ قارض سے۔

اس کے بعد دوسری شق یہ ہے کہ جو ہر روز استعمال ہونے والی چیزوں کے متعلق ہے۔ میں ان کے متعلق بھی عرض کرتا ہوں۔ متعلقہ Article میں یہ نمبر ۲۲ ہے۔ اور یہ Conveyance کے متعلق ہے۔ اس میں جناب اگر زر بدل پچاس روپے سے زائد اور سو روپے سے کم ہو تو پہلے ایک روپیہ تھا اب دو روپے ہے۔

اسی طرح اگر سو روپے سے زیادہ اور دو سو روپے سے کم ہے تو پہلے دو روپے تھے اب چار روپے لگتے ہیں۔

اگر تین سو روپے تک ہو تو پہلے تین روپے تھے اور اگر چار سو روپے سے کم ہو تو پہلے چار روپے تھے اب دس روپے ہیں۔

اگر پانچ سو روپے تک ہو تو پہلے پانچ روپے تھے اب تیرہ روپے ہیں۔

اسی طرح اگر چھ سو روپے سے کم ہو تو پہلے چھ روپے تھے اب سولہ روپے ہیں۔ اگر سات سو روپے تک ہو تو پہلے سات روپے تھے اب انیس روپے ہیں۔

اسی طرح سات سو روپے سے زیادہ اور آٹھ سو روپے سے کم ہو تو پہلے آٹھ روپے تھے اب اکیس روپے ہیں۔

اگر آٹھ سو روپے سے بڑھ جائیں لیکن نو روپے سے کم رہیں تو پہلے نو روپے تھے اب پورے پچیس روپے کر دئے گئے ہیں۔

اسی طرح اگر نو سو روپے سے زیادہ اور ایک ہزار سے کم ہوں تو پہلے دس روپے تھے اب اٹھائیس روپے ہوگئے ہیں۔

اس کے متعلق بھی جناب ایکٹ یہ کہتا ہے کہ یہ رقم executant سے وصول کی جائے گی۔ یہ روپیہ property حاصل کرنے والے سے نہیں۔ روپیہ دینے والے سے نہیں۔ جس کے پاس روپیہ ہے۔ اس سے نہیں۔ بلکہ جس کے پاس کچھ نہیں اس سے لیا جائیگا۔ تو جب آپ کی theory یہ ہے کہ آپ نے دستاویز کے executant یعنی مکان گروی کرنے والے سے، مکان بیع کرنے والے اور مکان pledge کرنے والے سے وصول کئے جائینگے۔ اس پر بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ have gots میں سے ہیں۔ کیا وہ بھی بڑے money lenders ہیں۔ وہ تو زندگی کے دن پورے کرنے کیلئے گوشت اور ہڈی کو اکٹھا کرنے اور پھیپھڑوں میں سانس پہنچانے کے قابل رہنے کیلئے جناب پیر محمد خان اور وزیر قانون صاحب سے روپے کا طلبگار ہیں۔ تو اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کی یہ زد محض اس شخص پر پڑتی ہے جو بالکل قلاش ہے ۔تو اس حالت میں آپ کی taxation کے متعلق میں نے tempered with mercy کی اپیل کی تھی۔ لہذا میری اس اپیل کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسے rational بنائیے۔ یہ غریب لوگوں کی ضرورت ہے۔ اس پر اگر آپ نے tax لگانا ہی ہے تو آپ بھی کم از کم وہی theory رکھ لیجئے جو آپ کے ساتھی رکھتے ہیں۔ inferiority complex

کی کوئی وجہ نہیں ۔ میں اپنے مومن بھائیوں سے کہتا ہوں کہ آپ اپنے ان غربا پر رحم کریں اور کم از کم اتنا تو کریں جتنا آپ کے دوسرے ساتھی کرتے ہیں ۔ اور جن کو ہم برا کہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : How long is the member going to take?

میاں عبداللطیف—جناب اگر آپ کہتے ہیں تو ختم کر دیتا ہوں ۔

Mr. Speaker: Just as he likes.

Mian Abdul Latif: Just a few minutes.

Mr. Speaker : May we extend by five minutes?

Mian Abdul Latif : Yes, Sir.

Mr. Speaker : The time is extended by five minutes.

Mian Abdul Latif : Thank you, Sir.

جناب عالی ۔ اس حالت میں حزب اقتدار سے میری یہ مؤدبانہ التماس ہے کہ اسے rational کرنے کیلئے اور just بنانے کیلئے کوئی بہتر صورت پیدا کریں ۔

اس کے بعد جناب ایک بات جو میں خاص طور سے عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ Schedule 30 کے بارے میں ہے ۔ جو Advocates کی Enrolment کے متعلق ہے ۔ پہلے Advocates کی Enrolment Fee پانچ سو روپے تھی اور Attorney کی دو سو پچاس روپے تھی ۔

اب جناب اٹارنی کی فیس بڑھا کر ۔ ۲۵۰ روپیہ سے ایک ہزار کر دی ہے ایڈووکیٹ کی فیس پانچ سو سے ایک ہزار کر دی ہے ۔ مجھے اس بات سے قطعاً کوئی اختلاف نہیں اور نہ کوئی اعتراض ہے جیسا کہ میرے فاضل بھائی کو محسوس ہوتا ہے ۔ جو لوگ ۱۰۰۰ روپیہ روزانہ لیتے ہیں ان کی انکم پر خوب ٹیکس لگائیں ان کے حسابات کو بہت اچھی طرح دیکھیں اور پڑتال کریں ۔ ان کی انکم میں آپ حصہ لیں ۔ لیکن ان کو انکم حاصل کرنے کے قابل تو بننے دیں ۔ یہ وہ لوگ نہیں جو ایک ہزار روپیہ روزانہ کماتے ہیں یہ تو پلیڈر ہیں جو ایڈووکیٹ بننا چاہتے ہیں ۔ مجھے معلوم

ہے اور میرے فاضل بھائی لا منسٹر کو بھی یہ معلوم ہے کہ پلیڈرز کے درمیان بیشتر حصہ ایسا ہے جو سال میں اپنے ۲۰ روپیہ سالانہ دینے کے قابل بھی نہیں۔ وہ بھی یہ فیس اپنے باپ سے لے کر دیتا ہے یا قرضہ لے کر دیتا ہے وہ تو اپنی پوزیشن کو قائم رکھتے ہیں اور کسی طرح دن پورے کرتے ہیں۔ وہ دو سال کے بعد legally اس بات کے مستحق ہوتے ہیں کہ ایڈووکیٹ کی درخواست دیں ۔ تو اب یہ سمجھنا کہ چونکہ اس نے دو سال صرف کر دئے ہیں اب وہ اس قابل ہے کہ رقم ادا کر سکیگا میرے خیال میں یہ ستم ظریفی ہے۔ اگر کوئی انجینیئر enrol ہوتا ہے اس سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اگر کوئی آدمی F.R.C.S. یا M.R.C.P. کرکے آجائے تو اس سے کوئی فیس نہیں لی جاتی ۔ اور کوئی عبدالوحید منسٹر بن جائے تو اس سے کوئی فیس نہیں لی جاتی ۔ (قہقہہ) میرے بھائی خوش ہوگئے ۔

لیکن جونہی کوئی پلیڈر یہ تمنا کرتا ہے کہ ہائی کورٹ میں جائے تو جناب ۲۰۰ روپیہ کی بجائے اس کو ایک ہزار روپیہ بطور فیس دینا پڑتی ہے۔ اور ۵۰۰ کی بجائے ایک ہزار فیس لی جاتی ہے ۔ تو میں ان سے مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ اس پر دوبارہ غور کرلیں اس کو بھی rationalize کر دیں اور اس کو بھی reasonable کرنے کیلئے اتنی ہی فیس کر دیں جتنی کہ پہلے تھی ۔ اگر اس سے زیادہ کرتے ہیں تو بہت سے talented لڑکے جو نہایت اچھے ایڈووکیٹ اور قانون دان بن سکتے ہیں مگر روپیہ کی قلت کی وجہ سے ایڈووکیٹ enrol نہیں ہوسکتے یہ ہی نہیں کہ ہائی کورٹ کا نقصان ہے بلکہ عوام کا بھی نقصان ہے کیونکہ وہ اچھے وکلا کی امداد سے محروم ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں میں التجا کرتا ہوں کہ اس کو rationalize کرنے کے لئے اس پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے ۔

Minister of Law: I may kindly be allowed only half a minute.

Mr. Speaker: There are two minutes more.

Ch. Muhammad Ibrahim: May I say something?

Mr. Speaker: Does Ch. Sahib, want to speak? What about Rao Sahib?

Ch. Muhammad Ibrahim and Rao Khurshid: Yes, Sir.

Mr. Speaker : Then we will take up discussion on this Bill tomorrow. Does the Law Minister want to reply?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I'll take only half a minute, Sir.

مجھے تعجب ہوا کہ یہ argument ہمارے ایک وکیل صاحب کی طرف سے آیا ہے اور ہمارے میاں صاحب کو بخوبی اس بات کا پتہ ہے کہ ٹیکس کی جو مصیبت پڑتی ہے تو نادار اور مصیبت زدہ پر ہی پڑتی ہے۔ ہمارے پاس جب کوئی شخص وکیل کرنے کے لئے آتا ہے وہ مصیبت میں ہوتا ہے ہم اس سے فیس بھی لیتے ہیں ٹکٹ کے پیسے بھی وہی دیتا ہے copies کے لئے بھی وہی پیسے دیتا ہے ۔ اور ہم اس کو کہتے ہیں کہ ہم اپنی فیس سے نہیں نکالیں گے۔ ہم تھرڈ کلاس میں سفر کرنے والے ہیں لیکن فرسٹ کلاس کا کرایہ اس سے لیتے ہیں۔

Mian Abdul Latif : Is he defending the taxation? Sir, kindly remind him that he is the Law Minister.

Mr. Speaker: The House is adjourned for tomorrow to meet at 9 a.m.

(*The Assembly then adjourned till* 9 *a.m. on Friday, the* 21*st February,* 1964).

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Friday, the 21st February, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-30 a.m. of the Clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

پ ۲۱۔ س ۳۳۔ ع ۱۹۔ آیات ۲۱ تا ۲۴

ہم کو پیغمبر خدا کی پیروی کرنی نہایت ہی بہتر ہے۔ اس شخص کے لئے جسے اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت کی امید ہو اور وہ اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔ اور مسلمانوں نے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس چیز سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی۔ مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو قول و قرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے قول کو ذرا بھی نہیں بدلا۔ تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے یا ان پر مہربانی کرے۔ بیشک خدا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. **Speaker**: Now the Question Hour. Mir Haji Muhammad Bux Talpur.

AMOUNT ALLOWED TO LAPSE IN EACH DEPARTMENT IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*3950. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) the total amount allowed to lapse in each department in Hyderabad and Khairpur Divisions during 1961-62 and 1962-63 alongwith reasons therefor;

(*b*) whether it is a fact that the said amount lapsed due to the negligence of the Administrative Departments is not allocating the funds at proper time ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the dates on which the amount that lapsed was allocated by the Administrative Departments, (*ii*) whether any action has been taken against the officials responsible for the delay in allocation of funds, if not, reasons therefor;

(*d*) whether the lapsed amount will be re-allocated in next year, if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffer) : (*a*) The total amounts which remained unutilised by different departments will be collected from these departments and will be intimated to the Member when received. However, if the Member is interested in any particular department, the information will be collected as early as possible, may be during the current session of the Assembly.

(*b*) (*c*) and (*d*) In view of (*a*) above, this information will also have to come from the departments.

Haji Gul Hassan Manghi : When the Finance Minister says that "this information will be collected from these departments and will be intimated to the Member when received"; does this reply appeal to him to be sound and proper?

وزیر خزانہ - یہ بالکل ٹھیک ہے اس میں کونسی غلطی ہے -

Haji Gul Hassan Manghi: In answer to the question, the Minister has stated that "the total amounts which remained unutilised by different departments will be collected from these departments and will be intimated to the Member when received". My submission is that they could have easily collected the required information.

وزیر خزانہ - جب تک حیدرآباد سے اور خیر پور سے تفصیلات نہیں آتی ہم کیسے جواب دے سکتے ہیں -

Haji Gul Hassan Manghi : It is clearly stated here that the information will be intimated to the Member when received.

وزیر خزانہ - میں نے سمجھ لیا ہے اس کا یہی مطلب ہے - جب تفصیلات آئیں گی - جواب دے دیا جائے گا - جب انفارمیشن ہی کوئی نہیں ہم جواب کیسے دے سکتے ہیں -

Haji Gul Hassan Manghi : They should have clearly stated here as to when the information will be received.

مسٹر عبدالرازق خان - یہ سوال کب آپ کے پاس آیا اور آپ نے متعلقہ محکموں میں تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کب بھیجا -

وزیر خزانہ - اگر آپ چاہیں تو میں dates بھی بتا سکتا ہوں بہر حال اس پر جلد از جلد ایکشن لیا جائے گا اور جواب دے دیا جائے گا -

Haji Gul Hassan Manghi : They are wasting the time of the House unnecessarily by giving evasive replies.

وزیر خزانہ - یہ کیسے unnecessary ہے - سوال کا مناسب جواب دے دیا گیا ہے - اب آپ خود ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں -

Haji Gul Hassan Manghi: This information could have been collected very easily by the Finance Department. This shows that they have no control over the Department. I can collect this information from the Finance Department in one hour.

Minister of Finance : What is the use of collecting wrong information ?

OFFICERS ON DEPUTATION

***4315. Mr. Hamza** : Will the Minister of Finance please refer to the answer to my starred question No. 3134 given by the Parliamentary Secretary; Services and General Administation Department on the floor of the House on 19th July, 1963 and state whether the instructions laid down in the Finance Department Memo. No. E(L) I (21)/58, dated 24th July 1958 were followed in the case of all the deputationists whose list was placed on the table of the House and if not, the names and designations of the officials in whose cases the said instructions were not followed ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffer) : The information asked for is not readily available and has been asked from the Administive Departments. It will be made available as soon as it is received.

مسٹر حمزہ - میں نے اس سوال کا نوٹس دو ماہ پہلے دیا تھا ۔ تعجب ہے کہ آج تک محکمہ نے جواب مہیا نہیں کیا ۔ کیا میں آپ کی وساطت سے دریافت کر سکتا ہوں کہ مزید کتنا وقت درکار ہے ؟

وزیر خزانہ - جلد از جلد جواب دے دیا جائے گا ۔ exact date نہیں بتا سکتا ۔

Mr. Speaker : Will the Minister reply to this question on the next turn ?

Minister of Finance : I will try my level best.

مسٹر حمزہ - جو غلط فیصلے ہوتے ہیں وہ رات ہی رات میں ہو جاتے ہیں اور جو معقول بات ہوتی ہے اس کے لئے فیصلہ کرنے میں بہت دیر لگتی ہے ۔

Minister of Finance : It is relevant ?

Mr. Speaker : This is not a supplementary question.

مسٹر حمزہ ۔ ڈکٹیرانہ احکامات تو رات ہی رات میں جاری ہو جاتے ہیں دوسرے امور میں تاخیر کرکے آپ قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : That is not a supplementary. The Member may please resume his seat.

DETAILS OF EXPENDITURE INCURRED ON DEVELOPMENT WORKS IN SIND, PUNJAB AND THE OTHER AREAS.

*4331. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Finance be pleased to state the sources from which the details of expenditure incurred on development works as well as of the income derived from each Division of the former Province of Sind, Punjab and the other areas as given in the white paper of 1963-64 were collected ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffer) : Information in respect of expenditure on Development Works was collected from Budget documents. As regards the second part of the question relating to receipts, no such information is given in the White Paper.

CONSTRUCTION OF WATER PONDS AT THATTA AND SAJAWAL.

*5149. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state, whether it is a fact that the Commissioner, Hyderabad Division, prepared a scheme for the construction of water ponds at Thatta and Sajawal on the assurance by the Auqaf Department that they would provide the requisite amount for the implementation of the said scheme out of the funds of the Rahima Waqaf Property, Sajawal; if so, whether the scheme has been implemented; if not, reasons therefor ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): No. The later parts of the question do not arise.

REFUND OF THE AMOUNT TO THE RESIDENTS OF VILLAGE SHOHAL NAJAF KHAN, DISTRICT HAZARA, DEPOSITED INTO GOVERNMENT TREASURY, ABBOTTABAD.

*5420. **Maulana Ghulam Ghaus**: Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that in or about 1940 the residents of village Shohal Najaf Khan, Tehsil Mansehra, District Hazara deposited a certain sum of money into Government Treasury, Abbottabad which had remained unspent from the amount intended for the alteration, repairs etc, of the village mosque ;

(*b*) whether it is a fact that the residents intend to make water supply arrangements in the above-mentioned mosque and they have requested the authorities concerned several times for the refund of the said amount, if so, whether it is a fact that the authorities of the said treasury have not taken action in this behalf ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and the time by which the amount in question will be refunded to the above said people ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid Bin Jaffer) : (*a*) Yes.

(*b*) There was no move hitherto from the villagers regarding handing over to them the balance of unspent amount. An application for utilising the balance towards Water Supply Scheme has been received by the Deputy Commissioner within this week on which action is being taken.

(*c*) As in (*b*) above.

مولانا غلام غوث - کیا ۴۰ سال تک اس رقم کی واپسی کا عوام کی طرف سے مطالبہ نہیں ہوا اور اب جبکہ اس ہفتہ میں سوال کیا گیا تب ڈی - سی نے یہ لکھا -

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) ۔ مولانا آپ کو معلوم ہے کہ ۳۰۰ درخت آٹھ ہزار روپے کی قیمت پر بیچے گئے تھے ۔ اس میں سے ۵۶۳۸ روپے خرچ ہوئے باقی رقم ۲۳۶۲ روپے کی تھی، وہ پڑی ہوئی ہے ۔ ابھی انہوں نے تھوڑی دیر ہوئی ہے خط لکھا ہے جو سکیم ہے اس کو ڈی ۔ سی صاحب دیکھ رہے ہیں ۔

مولانا غلام غوث ۔ اس میں یہ ہے کہ ڈی ۔ سی کو یہاں سے ایک درخواست موصول ہوئی ہے ۔ تو وہ درخواست آپ یہاں پیش کر سکتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ ڈی ۔ سی کو دے دی گئی ہے ؟

مولانا غلام غوث ۔ اردو میں یہ لکھا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو دی گئی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ وہ غلط ہوگا ۔

مولانا غلام غوث ۔ ڈی ۔ سی کی طرف سے اس افسر کو بقایا رقم واٹر سپلائی سکیم پر صرف کرنے کے بارے میں ایک درخواست موصول ہوئی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ پرنٹنگ میں غلطی ہوئی ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ تو کیا آپ یہ درخواست یہاں نکال کر پیش کر سکتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کو ڈی ۔ سی سے منگا سکتا ہوں کہ وہ کون سی درخواست ہے ۔

SUPPLY OF INFORMATION REGARDING ALLOCATIONS OF FUNDS PROVIDED IN THE BUDGET BY FINANCE DEPARTMENT TO ALL THE REGIONAL HEADS

5524. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) whether information regarding allocations of funds provided in the budget is supplied by the Finance Department to all the Regional Heads, if not the source which supplies this information to them and whether the information is supplied to them in time to enable them to spend the money allocated;

(*b*) whether it is a fact that if the amounts actually allocated are not spent fully within the specified time, the utilised amount lapses ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)۔ (الف) بجٹ کی منظوری کے فوراً بعد منظور شدہ رقومات محکمہ مالیات کی طرف سے میزان محکمہ جات کی تحویل میں دے دی جاتی ہیں ۔ ریجنوں کے سر براہوں کے لئے رقومات کی تعینی کے متعلق معلومات میزان محکمہ جات مہیا کر سکتے ہیں جو وقت پر معلومات بہم پہنچانے اور رقومات کی تخصیص کرنے کے مجاز متصور ہوتے ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔

Haji Gul Hasan Manghi : The question is very simple. It is whether the information regarding the allocation of funds to the Regional Heads was supplied to them at the proper time immediately after the sanction of the budget.

وزیر خزانہ۔ وہ تو عرض کیا کہ ہم محکمہ کے سربراہ کو intimate کرتے ہیں اور یہ سربراہ محکمہ کے لئے ہے کہ: Regional Deptt کو intimate کرے ۔

Haji Gul Hasan Manghi : May I know whether they have intimated the Regional Heads or not ?

Minister of Finance : That I can enquire from the Heads of Departments. It is not for the Finance Department. The Heads are under different Ministries.

Haji Gul Hasan Manghi : Can the Finance Minister give an assurance that he would give instructions to the Heads of Departments immediately to supply the information to the Regional Heads with regard to the allocation of funds so that they may not lapse.

وزیر خزانہ ۔۔ یہ ہم دے دیں گے اور جو respective منسٹریز ہیں ان کو بھی کہہ دیں گے ۔

Haji Gul Hasan Manghi : Funds are being lapsed because of the negligence of these Departments.

Minister of Finance : I will look into the matter.

JAMIA-ISLAMIA, BAHAWALPUR

***5532. Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Parliamentary Secretary, Auqaf be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that number of students in S. E. College, Bahawalpur is about 2400 ;

(*b*) whether it is a fact that the number of students in Jamia-Islamia, Bahawalpur is nearly 200 ;

(*c*) the number of Professors and Lecturers and other staff in the said S. E. College and in Jamia-Islamia, Bahawalpur ;

(*d*) whether it is a fact that the pay scale of the Principal of the said College is Rs. 600—1100 ;

(*e*) whether it is a fact that Mr. Bilgrami, Rais Jamia-Islamia, is drawing a salary of Rs. 2,600 per mensem and is also allowed free residential accommodation ;

(*f*) whether it is a fact that Mr. Bilgrami does not possess any degree in Arabic, Persian or Islamiat ;

(*g*) whether it is a fact that the pay scales of Professors and Sheikhs of former Jamia Abbasia were ranging from Rs. 150 to 700 ;

(*h*) reasons for employing greater number of staff, in the Jamia-Islamia and giving them fabulous salaries by the Auqaf Department ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) :

(*a*) No, the enrolment in S. E. College is only 554.

(*b*) Yes, it is 204.

(*c*) I hold up this information because it is not complete.

(*d*) Yes the maximum pay is Rs. 1,150.

(*e*) No, his pay is Rs. 2,550 per mensem fixed, with free un-furnished residential accommodation.

(*f*) A reply regarding this has already been given in respect of part (*b*) of Maulana Ghulam Ghaus's question No. 4881.

(g) The defunct Jamia Abbasia had neither Professor nor Readers, as its status was a Higher Secondary School only as determined by the Education Department. The pay scale of Sheikh-ul-Jamia Abbasia was Rs. 310/750 *Plus* Rs. 100 Special Pay, while the scale of other Sheikhs was Rs. 220—450.

(*h*) As Jamia Islamia is being organised on the lines of a University, its organization and the status of its staff have to be on a much higher level than was the case in Jamia Abbasia. The number of different posts for Jamia Islamia and the salaries of its staff have been fixed after examination by Finance Department. Considering the functions, which Jamia Islamia in performing, neither the number of its staff is unduly large nor the salaries are fabulous.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب محترم وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ جامعہ عباسیہ کی حیثیت ہائی سکینڈری سکول کے برابر تھی ۔ میں اس جامعہ عباسیہ میں پڑھا ہوں اسکی حیثیت یونیورسٹی کی حیثیت کے برابر تھی اسکا پراسپکٹس منگایا جائے اور شیخ الجامعہ کی حیثیت ایک پرنسپل کی حیثیت تھی اور جامعہ عباسیہ کی حیثیت گورنمنٹ کے وقت میں یونیورسٹی کی حیثیت تھی ۔ تنخواہوں کا تھوڑا ہونا آمدنی کے ذرائع پر موقوف ہوتا ہے ۔ آپ کا یہ کہنا کہ اس کی حیثیت ایک ہائی سکینڈری سکول کے برابر تھی ۔ یہ معلومات آپ نے کہاں سے فراہم کی ہیں یہ جواب غلط ہے اور اس پر پریولج موشن آسکتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ اگر معزز ممبر یہ کہتے ہیں کہ یہ جواب غلط ہے تو وہ حق بجانب ہیں کہ پریولج موشن لے آئیں لیکن آفیشل Sources سے جو Requisite انفارمیشن ہمیں ملی ہے اس کی بنا پر ہم نے جواب دیدیا ہے اگر معزز ممبر پوری Detail چاہتے ہیں جو اس میں نہیں ہے تو میں ان سے عرض کرونگا کہ وہ میرے پاس آجائیں میں سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری سب کو بلا کر فائل ان کے سامنے رکھ دوں گا اور جو کچھ مزید انفارمیشن وہ چاہتے ہیں ان کو دے دونگا لیکن اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ جواب غلط ہے تو وہ حق بجانب ہیں کہ پریولج موشن لے آئیں ۔

مولانا غلام غوث ۔ عرض یہ ہے کہ جو ایس ۔ ای ۔ کالج بہاولپور میں ہے اس میں طلبا کی تعداد تقریباً دوگنی ہے اور اراکین کی تعداد بھی ۲۳ ہے ۔ ہر حالت میں اسکی پوزیشن جامعہ اسلامیہ سے بڑی ہے ۔ تنخواہ وہاں کے پرنسپل کو ۱۱ سو ملتی ہے اور انکو ۲۶ سو ملتی ہے تو اوقاف کی رقم اس بیدردی سے کیوں خرچ کی جارہی ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے اس کے Reasons دئے ہیں کیا وجوہات ہیں کہ ان کی تنخواہوں میں اتنا فرق ہے ۔ اگر مولانا صاحب کو ان Reasons سے اتفاق نہیں ہے تو وہ اور بات ہے اور یہ

Suggestion ہے لیکن جہاں تک سوال کا تعلق ہے اور جواب کا تعلق ہے کہ اسمیں اتنا فرق کیوں رکھا گیا ہے تو ہم نے اسکا جواب دیدیا ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ آپ نے کہا ہے کہ افسران مال کی جانچ پڑتال کے بعد یہ تنخواہیں مقرر کی گئی ہیں ۔ کیا آپ نے کوئی معیار مقرر کیا ہے کہ اتنے بڑے کالج کے مقابلے میں تنخواہیں اتنی کم ہین ۔ تو یہ اوقاف کی رقم بچانے کے بجائے غبن ہو رہی ہے اور ڈبل تنخواہیں کیوں دیجا رہی ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ اس کا معیار کیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ جو بھی ضروری معیار ہے اسکو سامنے رکھکر مقرر کی گئیں ہیں زیادہ تو میں نہیں کہہ سکتا اگر مولانا صاحب کو یہ منظور نہیں ہے تو یہ پالیسی کا معاملہ ہے کسی صورت میں یا کسی ریزولیشن کی صورت میں آپ اسکو ہاؤس میں لے آئیں ۔

علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ میں وزیر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس جواب میں کہا گیا ہے کہ جامعہ اسلامیہ کو یونیورسٹی کے خطوط پر منظم کیا جا رہا ہے ۔ تو آپ یہ جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی ایکٹ کب لا رہے ہیں ۔ کوئی یونیورسٹی کسی ایکٹ کے ساتھ قائم ہوتی ہے تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس سیشن میں کوئی یونیورسٹی ایکٹ آپ لا رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ یونیورسٹی ملتان ؟

علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ آپ نے اپنے جواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی کے خطوط پر منظم کی جارہی ہے ۔

وزیر قانون ۔ کون سے کلاز میں ؟

علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ آخری ۔ تو میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یونیورسٹی بل آپ ہاؤس میں اسی سیشن میں لے آئیں گے ۔

وزیر قانون ۔ نہیں صاحب جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم یونیورسٹی ایکٹ پاس کریں گے ۔ ایک یونیورسٹی ایکٹ کے تحت قائم کی جاتی ہے یا اس کے Basis پر یا معیار کے مطابق قائم کی جاتی ہے ۔ بہر صورت معزز ممبر صاحب کا جو سوال ہے میں اسکا جواب نہیں دے سکتا کم سے کم ابھی تک ایسی کوئی تجویز نہیں ہے کہ اس سیشن میں یونیورسٹی ایکٹ کے متعلق کوئی بل لایا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ دریافت کرنے والی بات یہ ہے کہ اس جامعہ اسلامیہ کی تاسیس کے وقت جناب صدر محترم وہاں تشریف لائے تھے اور انہیں نے اعلان کیا تھا کہ جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بنے گی ۔ میں نے پچھلے سیشن میں جناب صدر محترم کو اور گورنمنٹ کو ہدیہ تبریک پیش کیا تھا اور مطالبہ کیا تھا کہ یونیورسٹی بل یہاں لایا جائے ۔ اب یہ فرماتے ہیں کہ ایسی کوئی تجویز نہیں ہے تو جب یونیورسٹی کے خطوط پر منظم کیا جانا تھا تو انہیں نے تنخواہیں پہلے بڑھا دیں لیکن یونیورسٹی بعد میں بنائی جائیگی یہ کیا بات ہے ۔ ''آب نہ دیدہ موزہ کشیدہ ''

Mr. Speaker : This is not a supplementary. This is criticism.

PROSCRIPTION OF A BOOK NAMES "ASMAR-I-SHIRIN"

***5587. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Punjab Religious Book Society, Anarkali, Lahore have published a book named "Asmar-i-Shirin" written by Mr. V.S. K. Fazil ;

(*b*) whether it is a fact that this book contains several false and unhealthy attacks on the person of the Holy Prophet, which has injured the feeling of Muslims ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to proscribe the book ?

Parliamentary Secretary (Raja Muhammad Ashraf Khan) :

(*a*) Yes, it is a fact.

(*b*) Yes, the book contains objectionable matter.

(*c*) The book has been proscribed.

مسٹر علی گوہر کھوڑو - میں وزیر متعلقہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ Religious Book Society سال میں ایک دو کتابیں ایسی ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں چھاپا کرتی ہے - کیا اسکے متعلق کوئی قدم اٹھایا جائیگا یا نہیں ؟

وزیر قانون و اطلاعات (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)- میں نے اس سے پیشتر ہی اس سلسلے میں عرض کیا تھا کہ کتاب کو Ban کرنے کے ساتھ ساتھ اور جو Penalty ہو سکتی ہے - اس کے متعلق ڈپٹی کمشنر کو لکھا ہے - اور جو بھی زیادہ سے زیادہ سخت کارروائی اس سلسلے میں ہو سکتی ہے - وہ انشاءاللہ کریں گے - اس کے علاوہ میں معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ بندوبست کیا ہے کہ اس سوسائٹی کی معرفت جو بھی کتابیں شائع ہوئی ہیں - ان کی جانچ پڑتال کی جائے - اور اسکے علاوہ اگر اور بھی کوئی کتاب ہو تو انشاءاللہ اسے بھی Ban کریں گے - اور اسے Proscribe کریں گے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائینگے کہ اس قسم کی کتابیں چھاپنے سے پہلے انہیں محکمہ اطلاعات دیکھ لیا کرتی ہے یا نہیں -

وزیر قانون و اطلاعات - طریق کار یہی ہے - کہ جو بھی کتاب شائع ہوتی ہے - اس کا Printer ایک مہینے کے اندر اندر اسکی تین جلدیں محکمہ اطلاعات کو بھیجتا ہے - لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ یہ کتاب 59ء میں شائع ہوئی تھی - لیکن اس کے Printer نے کوئی جلد بھی محکمہ اطلاعات کو نہیں بھیجی- اور جس کے نتیجے میں محکمہ اطلاعات کو اس کی خبر ہی نہیں ہے - اسی لئے ہم Printer کے خلاف قانون کے تحت ایکشن لے رہے ہیں - دراصل جس بھی محکمے یا ادارے سے کوئی کتاب شائع ہوتی ہے - تو معینہ وقت کے اندر اسکی مذکورہ جلدیں محکمہ اطلاعات کے پاس پہنچ جاتی ہیں - حکومت نے اس کے لئے خاص محکمہ

اور خاص عملہ رکھوا ہوا ہے ۔ جو کتاب کو پڑھنے کے بعد فوراً اپنی حکومت کو اپنے اعتراضات پیش کر دیتی ہے ۔ اور حکومت اس پر ایکشن لے لیتی ہے ۔ اور کتاب کو منسوخ کر دیا جاتا ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ کیا وزیر صاحب یہ بھی جانتے ہیں کہ یہاں پر عیسائی مشنریوں کے جو ادارے ہیں وہ جاسوسی کے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جہاں تک جاسوسی کا تعلق ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے ۔ اسکا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے ۔ یہ سوال ان سے پوچھا جائے تو بہتر ہو گا ۔

Haji Gul Hassan Mangi : When this Society is publishing irresponsible books is the Government taking action to ban the Society ?

Minister of Law : The Society cannot be banned. Under the law any publication which is objectionable or which is hit by any provisions of the Penal Law action is taken. But I am sorry I cannot take any action against the Society as such because it would amount to indulging and interfering in the publication of certain books. If the Member desires he may make appropriate proposals and send them to me, and if the House approves them I am prepared to go ahead with the necessary legislation and finish all such Societies which indulge in such activities.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ جناب سپیکر ۔ گذارش یہ ہے کہ آپ اس بات پر غور کیجئے ۔ کہ آپ نے اپنے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ جو کتابیں چھاپی جاتی ہیں ۔ ایک مہینے کے اندر اندر اسکی تین کاپیاں محکمہ اطلاعات کو بھیج دینی چاہئیں ۔ لیکن انہوں نے نہیں بھیجا ۔ آپ نے یہ تسلیم کیا ہے ۔ تو اس صورت حال کے پیش نظر مسٹر منگھی کے سوال پر آپ کیوں غور نہیں کرتے ۔ کہ کیا آپ اس سوسائٹی کو Ban کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ جو کہ آپ کے نافذ کردہ قواعد و ضوابط کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک ایسی کتاب کو چھاپے ۔ جس سے آپ کے اس ملک کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ۔ وہ کونسی وجوہات ہیں جنکی بناء پر آپ اسے Ban نہیں کرتے ۔

وزیر قانون و اطلاعات ۔ جب ہم ایسا قانون بنائینگے ۔ اور جب ہم اس قانون کے تحت اسے خلاف قانون قرار دینگے ۔ پھر کل کو وہ کسی اور ہی نام سے اپنا کام شروع کر دیگی ۔ اس لئے یہ ایک غیر موثر

قانون ہو جائے گا ۔ ۔ جو کچھ ہم اس وقت کر سکتے تھے ۔ ہم نے کیا ہے ۔ اس کے علاوہ جو بھی قانون سے انحراف کرے گا ۔ اسکے خلاف ہم ایکشن لیتے ہیں ۔

راؤ خورشید علی خان ۔ وزیر قانون صاحب کی مشکل بڑی آسانی سے حل ہو سکتی ہے ۔ وہ ۱۹۰۸ء کے Criminal Law Amendment Act کو بڑی آسانی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں ۔

Mr. Speaker : This is not a Supplementary question.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ سوال یہ ہے کہ کیا ۱۹۰۸ء کا Criminal Law Amendment Act کتاب سے خارج کر دیا گیا ہے ۔ اور وہ فرماتے ہیں ۔ کہ یہ سوسائٹی Ban نہیں ہو سکتی ۔ تو آپ کا وہ ۱۹۰۸ء والا Criminal Law Amendment Act کہاں چلا گیا ہے ۔ کیا وہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے ۔ اگر وہ صرف مسلمانوں کے لئے استعمال ہو سکتا ہے ۔ تو مسلمانوں کی دل آزاری بڑی واضح ہے کہ وہ چیخ و پکار کر رہے ہیں ۔ اگر مسلمانوں پر لاگو کرنا مقصود ہو ۔ تو آپ اس ایکٹ کو استعمال کرتے ہیں ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : That is a suggestion.

راؤ خورشید علی خان ۔ یہ تو امرت دھارا ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ اگر یہ دلائل صحیح ہوں ۔ اگر مسلمانوں کی جماعت پر لاگو کرنا مقصود ہو تو یہ قانون آجاتا ہے ۔ لیکن عیسائیوں پر اسے لاگو نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر محترم وزیر صاحب کے دلائل صحیح ہوں ۔ کہ اگر اس سوسائٹی کو آج ممنوع قرار دے دیا جائے ۔ تو وہ کل کسی دوسرے نام سے اپنے کام کو جاری کر دیں گے ۔ تو یہ دلیل وہاں بھی کار گر ثابت ہو سکتی ہے ۔ اور وہ دوسرے کسی نام سے اپنا کام دوبارہ شروع کر سکتے ہیں ۔ اس لئے آپ اسے بھی Ban نہ کریں ۔

Mr. Speaker : That is not a supplementary question.

Haji Gul Hassan Mangi : Is the Government prepared to ban the Society under the Criminal Law Amendment Act? It is much more harmful than the Jamaat-e-Islami and other parties which have been banned under the Act.

Minister of Law : I accept the suggestion of the Member to have this question examined. If this Society on account of its alleged activities could be covered by the Criminal Law Amendment Act and could be banned I will surely not hesitate to do so.

WAQF PROPERTY TAKEN OVER BY AUQAF DEPARTMENT, QUETTA/KALAT REGIONS

***5608. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary, Auqaf be pleased to state whether any Waqf property has been taken over by the Auqaf Department in Quetta/Kalat Regions, if not, reasons therefor ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Only one waqf property, namely, Jamia Masjid Old Batty Police Lines, Joint Road, Quetta City, was taken over by the Chief Administrator of Auqaf in December, 1961 but was restored in December 1962, to Maulvi Gul Muhammad, Pesh Imam of the Mosque, who had constructed it. After this no other waqf property worth taking over has come to the notice of the Chief Administrator.

"worthtaking کہ ۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائینگے **بابو محمد رفیق**
take over تحت کے قواعد کونسے اور ہے مراد کیا سے over"
کرتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ اوقاف آرڈیننس اور اس کے تحت جو قواعد بنائے گئے ہیں ۔ اگر آپ اسے ملاحظہ فرمائینگے ۔ تو آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا ۔

Haji Gul Hassan Mangi : The Dargah of Baal Mubarak at Rohri has been taken over by the Auqaf Department and the owners (mutawallis) of the Dargah have made so many applications for its restoration.....

Mr. Speaker : That is a separate question and not a supplementary.

VACANCIES OF PUBLIC PROSECUTORS

***5679. Mian Muhammad Akbar** : Will the Minister of Law be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 6 Public Prosecutors have recently been appointed as Sessions Judges and their posts are lying vacant ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date by which these vacancies will be filled in ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : (*a*) Eight, and not six Public Prosecutors have recently been appointed as Additional District and Sessions Judges on *ad-hoc* basis. As a measure of stop-gap arrangement some lawyers have been temporarily appointed in their stead by the District Magistrates concerned in accordance with the provisions of sub-section (2) of section 492 of the Code of Criminal Procedure.

(*b*) The cases of candidates for permanent appointments are under consideration of the Government and the appointments will be made in due course of time.

INTRODUCTION OF PROHIBITION IN QUETTA DIVISION

***5719. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that prohibition has not been introduced in Quetta Division ?

(*b*) the yearwise total income accrued to Excise Department from 1955 to June 1963 from sale of wine alongwith reasons for variation, if any ;

(*c*) whether Government intend to introduce prohibition in Quetta Division, if not, reasons for continuance of Brewery at Quetta ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) سال	شراب سے آمدنی
۱۹۵۵-۵۶	۱,۲۱,۳۹۸-۰۶
۱۹۵۶-۵۷	۳,۳۷,۹۳۷-۹۹
۱۹۵۷-۵۸	۵,۶۲,۹۸۳-۸۱
۱۹۵۸-۵۹	۵,۱۷,۵۷۲-۳۳
۱۹۵۹-۶۰	۵,۱۹,۳۳۳-۹۳
۱۹۶۰-۶۱	۶,۳۱,۵۳۱-۸۷
۱۹۶۱-۶۲	۶,۹۵,۲۳۳-۸۲
۱۹۶۲-۶۳	۸,۱۰,۸۹۱-۶۰

نوٹ:۔ آمدنی میں اضافہ نیلام میں زائد آمدنی اور ایکسائز ڈیوٹی بڑھانے کی وجہ سے ہوا ۔

(ج) ھاں کوئٹہ میں بوزہ سازی کا کارخانہ نہیں ھے ۔

بابو محمد رفیق ۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ وھاں کب تک شراب کی بندش کریں گے؟ سال ڈیڑھ سال سے کہا جا رھا ھے کہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کے پاس معاملہ بھیجا ھوا ھے ۔

وزیر آبکاری و محصولات (شیخ مسعود صادق) ۔ جناب جواب تو انہوں نے خود ھی دے دیا ھے ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ھے کہ ھم نے یہ معاملہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کو بھیجا تھا انہوں نے اسلامک ریسرچ انسٹیٹوٹ کے پاس بھیجا ھوا ھے ۔ ھم نے reminder بھیجا ھوا ھے ۔ جواب آنے پر مزید کارروائی ھوگی ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی۔ کیا وزیر صاحب اس بات پر غور کریں گے کہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کے ممبران کو تنخواہ اس آمدنی سے ادا کی جائے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب ھمارے پاس کوئی مد نہیں ھے ۔ اور یہ معاملہ سنٹر کا ھے ۔ صوبہ کا نہیں ھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر منشیات یہ بتائیں گے کہ بقول ان کے چونکہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی سنٹر کے ماتحت کام کرتی ھے اور اس لئے آج تک جواب موصول نہیں ھوا تو کیا آپ محکمہ منشیات کے لئے کوئی مخصوص کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی بنانے کا ارادہ رکھتے ھیں جو آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق جلدی جواب دے ؟

Minister of Excise and Taxation : Does not arise, Sir. It is a Central Subject.

بابو محمد رفیق ۔ گذارش یہ ھے کہ جس طرح آپ نے پنجاب کے صوبہ میں شراب کی بندش کی ھوئی ھے اسی طرح ۔ آپ کوئٹہ ڈویژن میں بھی کر دیں ۔ کونسل جو جواب دے گی وہ تو سارے مغربی پاکستان کے لئے ھوگا ۔ آپ فی الحال کوئٹہ میں بندش کیوں نہیں کر دیتے ؟

وزیر آبکاری و محصولات - آپ درست کہہ رہے ہیں - اس وقت ہمارے Dry areas صرف سابق سرحد اور پنجاب ہیں - سندھ بلوچستان اور کوئٹہ نہیں ہیں - ہم اس چیز کو consider کریں گے - کہ وہاں بھی ایسے ہی کر دیں جیسے پنجاب اور سرحد میں ہے -

---

POSTING OF ONE EXCISE AND TAXATION OFFICER AT EACH DISTRICT HEADQUARTERS IN QUETTA DIVISION

***5724. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that for the whole of Quetta Division only one Excise and Taxation Officer is posted at Quetta with the result that the owners of the vehicles have to come there from all parts of the said Division for the registration of their vehicles ;

(*b*) whether it is a fact that in other Division, one Excise and Taxation Officer is posted at each District Headquarters ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to post one Excise and Taxation Officer at each District Headquarter in the above mentioned Division, if not, reasons therefor and the alternative arrangements proposed to be made in this behalf ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)

(الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی نہیں - کام کا بار اتنا نہیں ہے اور کوئٹہ ڈویژن کے ہر ضلع کے لئے ایک افسر آبکاری و محصولات کے تقرر کو حق بجانب قرار دیا جا سکے -

بابو محمد رفیق - میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ کوئٹہ میں تین تین سو میل دور سے لوگوں کو آنا پڑتا ہے - اگر آپ ہر ضلع میں ایک آفیسر دے دیں تو لوگوں کی یہ تکلیف کم ہو جائے گی - اگر ہر ضلع میں نہیں دے سکتے تو دو یا تین ضلعوں میں ایک آدمی مقرر کر دیں - لوگوں کے دس دس دن کوئٹہ میں ضائع ہو جاتے ہیں اگر ایک آدمی بھی اور بڑھا دیں تو لوگوں کی یہ تکلیف دور ہو جائے -

وزیر آبکاری و محصولات (شیخ مسعود صادق) ۔ موجودہ بجٹ میں گنجائش نہیں ہے ۔ بہر حال میں اس کے متعلق غور کرونگا ۔

CONSTRUCTION OF NEW KAREZES AND NEW SMALL IRRIGATION SCHEMES IN QUETTA/KALAT DIVISIONS

*5728. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Irrigation Department of Quetta/Kalat Division demanded funds during the current financial year for the construction of New Karezes and New Small Irrigation Schemes, if so, whether it is a fact that the said funds have not so far been allotted ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid bin Jaffer) : (*a*) Funds allotted during the current financial year for Karezes and Small Irrigation Schemes in Quetta/Kalat Divisions, are given in the annexure.* The provision of funds, for similar schemes, in the budget for 1964-65 is also under consideration.

(*b*) Answered in (*a*) above.

بابو محمد رفیق ۔ میرا خیال ہے میرے سوال کو سمجھا نہیں گیا ۔ انہوں نے اس کام کے متعلق لسٹ دے دی ہے جو کام وہ کر رہے ہیں ۔ میں نے کہا تھا New Karezes and new small irrigation schemes اس لسٹ میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) اس میں new schemes بھی دی ہوئی ہیں ۔ اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دوں ۔

بابو محمد رفیق ۔ جو schemes اس لسٹ میں دی ہوئی ہیں اور جن schemes کے متعلق میں نے پوچھا ہے ان دونوں میں بڑا فرق ہے ۔ ہم نے small irrigation schemes کے لئے پیسہ مانگا ہے جو نہیں دیا گیا Small irrigation schemes ہمارے ریجن کی main demand ہیں ۔ اس کے لئے آپ نے اس سال نہیں دیا تو کیا آپ اگلے سال کے متعلق خاص خیال رکھیں گے ؟

وزیر خزانہ ۔ انشاءاللہ میں کوشش کرونگا ۔

Please see Appendix "A" at the end.

SHIFTING OF ACADEMY ESTABLISHED AT QUETTA FOR THE TRAINING OF KHATEEBS TO BAHAWALPUR

*5731. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary, Auqaf be pleased to state whether it is a fact that the Academy established at Quetta for the training of Khateebs has been shifted to Bahawalpur, if so, reasons therefor ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir I will reply this question on the next turn.

Mr. Speaker : Alright.

RATE OF TAX HOLIDAY IN PESHAWAR REGION

*5903. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the rate of tax holiday in Peshawar Region is the same as in Karachi ;

(*b*) whether it is the policy of the Provincial Government to provide incentive to the investors in smaller units to speed up their development ;

(*c*) if answer to (*a*) & (*b*) above be in affirmative, whether Government intend to revise the rate of tax holiday for smaller units?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)۔ یہ سوال انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے متعلق تھا اس لئے اس محکمہ کو منتقل کر دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : This question will be answered by the Industries Department on its turn.

FUNDS ALLOCATED BY CENTRAL GOVERNMENT TO THE GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN FROM FOREIGN AID

*5913. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) details of funds allocated by the Central Government to the Government of West Pakistan from foreign aid during 1962-63 and the manner in which the said amount has been utilized by the Provincial Government ;

(*b*) details of funds which the Provincial Government is likely to receive from the Central Government from the foreign aid during the current fiscal year and the manner in which the said amount is likely to be spent ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid bin Jaffer) : (*a*) Details of funds allocated by the Central Government to the Government of West Pakistan from Foreign aid during 1962-63 are indicated in Statement 'A'*. The utilization of the funds/credit facilities thus allocated was made in accordance with the terms and conditions of the specific Project/Loan Agreements.

---

*Please See Appendix 'B' at the end.

(*b*) Details of the Foreign Aid allocated for the current financial year are indicated in Statement 'B'*. The manner of utilization is the same as indicated in part (*a*) above.

ENFORCEMENT OF WEST PAKISTAN SUBORDINATE TREASURY AND ACCOUNTS SERVICE RULES, 1962 IN KARACHI TREASURY

*5964. **Mr. Mobinul Huq Siddiqi** : Will the Minister of Finance be pleased to state whether it is a fact that the West Pakistan Subordinate Treasury and Accounts Service Rules, 1962, notified with Government of West Pakistan, Service and General Administration Department Notification No. S. O. XIX-I-2/59, dated the 7th May, 1962 have not yet been enforced in Karachi Treasury ; if so, (*i*) reasons therefor; (*ii*) the time by which Government intend to enforce the rules there ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid bin Jaffer) : No, it is not a fact. The West Pakistan Subordinate Treasury and Accounts Service Rules have already been enforced in the Treasuries of West Pakistan including the Karachi Treasury, with effect from 7th May, 1962.

(*i*) In view of the above answer, question does not arise.

(*ii*) Same as (*ii*) above.

FUNDS ALLOCATED FOR DEVELOPMENT WORKS BAHAWALPUR DIVISION DURING 1961-62 AND 1962-62

*5966. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Finance be pleased to state the funds allocated for the development works in Bahawalpur Division during the financial years of 1961-62 and 1962-63 separately alongwith the amounts which remained unutilised at the close of the said years ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر) بہاول پور ڈویژن میں سال ۱۹۶۱-۶۲ء اور ۱۹۶۲-۶۳ء کے دوران میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے حسب ذیل رقوم مختص کی گئی تھیں :-

۱۹۶۲-۱۹۶۱ء	۸ ۶۵۴ لاکھ
۱۹۶۳-۱۹۶۲ء	۷۸۶۷۴ لاکھ

سال ۱۹۶۱-۱۹۶۲ء کے اختتام پر ۱۴,۳۹,۸۳۵ روپے کی رقم بچی تھی جس سے استفادہ نہیں کیا گیا ۔ سال ۱۹۶۲-۶۳ء سے متعلق معلومات اکٹھی کی جا رہی ہے اور دستیاب ہونے پر ایوان کے سامنے پیش کر دی جائے گی ۔

چودھری محمد علی - صدر گرامی - میرے سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ۶۳ - ۱۹۶۲ء کے متعلق معلومات فراہم کی جا رہی ہیں - دستیاب ہونے پر اس معزز ایوان کے سامنے پیش کر دی جائیگی - تو میری عرض یہ ہے کہ یہ کب تک پیش کی جائینگی ؟ کیا اس کے لئے کوئی وقت مقرر ہے ؟

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - یہ جلد سے جلد کی جائینگی -

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے کہ ۶۲ - ۱۹۶۱ء میں تقریباً ساڑھے چودہ لاکھ روپے کی رقم lapse ہوگئی تھی - کیا میں جناب وزیر مالیات کی خدمت میں گذارش کر سکتا ہوں کہ یہ عام شکایت ہے - کیا وہ ازراہ کرم ہمیں بتائینگے کہ وہ کونسے انتظامات کرنا چاہتے ہیں - جن کی بنا پر جو رقم ایک دفعہ مخصوص ہو جائے وہ خرچ بھی ہو سکے -

وزیر خزانہ - جناب والا - ہم ضرور بتا دینگے - ویسے میں محسوس کرتا ہوں کہ بہت سے محکموں کے متعلق یہ شکایت واقعی پائی جاتی ہے - کہ وہ یہ رقوم پوری طرح utilise نہیں کرتے بہر صورت ہماری کوشش یہی ہے کہ جو روپیہ بچت میں منظور کیا جائے اسے پوری طرح استعمال بھی کیا جائے - چنانچہ پچھلے سال ہم نے اسی غرض سے ایک چھوٹا سا ڈھانچہ بھی مقرر کیا تھا - تاکہ جب بھی بجٹ پاس ہو - اس کے ذریعے پہلی جولائی سے کام شروع کر دیا جائے - اس کا ردعمل ہمیں اس سال معلوم ہوگا - بہر حال اس کے متعلق ہم اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتے -

بابو محمد رفیق - جناب والا - کیا جناب وزیر بتائینگے کہ جن محکموں اور افسروں نے یہ رقوم بلا وجہ خرچ نہیں کیں - ان کے خلاف کبھی کوئی کارروائی ہوئی ہے ؟ اور اگر کوئی action نہیں لیا گیا تو کیوں نہیں لیا گیا ؟

وزیر خزانہ - جناب والا - بعض اوقات ایسی technical چیزیں ہوتی ہیں جن کا تعلق اس محکمے سے ہوتا ہے - اور ان کا محکمہ خزانہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا - اگر آپ چاہیں تو میں مختلف Departments کے Heads کو لکھ سکتا ہوں اور Ministries respective کو اس کے متعلق آگاہ کر سکتا ہوں -

بابو محمد رفیق- جناب والا - اگر وہ رقوم صحیح معنوں میں یہاں خرچ نہ ہوں تو ان کے متعلق ہمیں یہاں بتا دینے سے کوئی فائدہ نہیں - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ محکمے یا افسران جو مقررہ grants خرچ نہ کر سکیں اور ان کے متعلق کوئی technical hitches بھی نہ ہوں لیکن اس کے باوجود وہ کام بھی نہ کریں - ان کے خلاف کوئی action لیں تاکہ ان کے Regions میں وہ روپیہ صحیح طور پر خرچ ہو سکے -

وزیر خزانہ - بہت اچھا جناب - میں اپنے colleagues اور Head of Departments کو بتادونگا کہ کم از کم بجٹ میں جو provision ہو اسے خرچ ضرور کر لیا کریں -

---

HOUSE BUILDING ADVANCE TO GOVERNMENT EMPLOYEES

***5967. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that house building advance is granted to Government employees for construction of their houses in Karachi, Hyderabad, Lahore, Rawalpindi and Peshawar only ;

(*b*) whether it is a fact that there is also shortage of residential houses at all the other district headquarters and commercial towns of the Province;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not granting the abovesaid advance to Government employees for construction of their houses at places other than those mentioned in (*a*) above ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid bin Jaffer) :

(*a*) The house building advances are granted from 2 sources and the position is as under :—

(*i*) From Government Revenues these are sanctioned at following 10 Stations :—

Karachi, Hyderabad, Quetta, Multan, Lahore, Rawalpindi, Peshawar, Murree, Islamabad & Nathiagali.

(*ii*) From Government Servants G. P. Fund accounts these are sanctioned at any station in the Province.

(*b*) There is no data available with the Finance Department to confirm or refute this question.

(*c*) The reasons for not granting house building advances at other places from Government Revenues are as under :—

(*i*) the enlargement of the scope of this concession will lead to demand for more funds and Provincial Government in the present circumstances would be unable to meet it ;

(*ii*) the expenditure is of non-developmental character and will tend to increase inflationary trends ;

(*iii*) the intention is largely to relieve congestion and remove scarcity of accommodation, at more populous and congested stations.

INCLUSION OF SAJJADANASHIN IN AUQAF COMMITTEE

*5968. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Auqaf be pleased to state whether it is a fact that Sajjadanashin of a Waqf Property taken over by the Auqaf Department is not included in Auquaf Committee constituted by the Auqaf Department for the administration of such property; if so, reasons therefor?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : With apologies, I would request that this question may be taken up on the next turn.

WAQAF PROPERTIES TAKEN OVER BY AUQAF DEPARTMENT IN BAHAWALPUR DIVISION

*5969. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary Auqaf be pleased to state :—

(*a*) (*i*) the number of waqaf properties so far taken over by the Auqaf Department in Bahawalpur Division; (*ii*) the total amount of income accured from the said properties so far alongwith expenditure incurred thereon ;

(*b*) the number of persons employed in the Auqaf Department in the abovesaid Division alongwith their designations and scale of pay ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : The same request, Sir. This question may also be taken up on the next turn.

AMOUNT SPENT ON DEVELOPMENT SCHEMES IN EACH DIVISION OF THE PROVINCE DURING THE PERIOD FROM 1961 TO 31ST DECEMBER 1963

*5970. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) the amount spent on development schemes in each Division of the Province during the period from 1961 to 31st December 1963 ;

(*b*) in case there is any disparity in the amount so spent in each division ; reasons therefor ;

(*c*) whether it is a fact that Bahawalpur Division was not given its due share in the allocation of funds for development schemes, during 1963-64 ; if so, whether Government intend to make up this deficiency during the next fiscal year ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر خالد بن جعفر)

(الف) یہ معلومات سر دست موجود نہیں ۔ ان کے متعلق تفصیلات مقامی افسران اور دفتر محاسبہ کے توسط سے جمع کی جا رہی ہیں ۔

(ب) حسب (الف) بالا ۔

(ج) بہاولپور ڈویژن کو سال ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کے دوران میں ترقیاتی سکیموں کے لئے مختص کردہ رقوم میں سے واجب حصہ دیا گیا ۔ ۱۹۶۳-۱۹۶۴ء کی تخصیص پر سال ما سبق کے مقابلے میں ۵۶۹۲ء۴ فیصد کا اضافہ کیا گیا ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ جناب والا ۔ میں وزیر مالیات کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ سوال نہایت اہم ہے ۔ اس میں یہ پوچھا گیا ہے کہ سارے صوبے میں مختلف ڈویژنوں کے لئے کتنی رقوم منظور کی گئی تھیں اور ان میں سے کتنی خرچ کی گئی تھیں ۔ تو کیا جناب وزیر موصوف اس سلسلے میں اس معزز ایوان میں کوئی تفصیلی بیان دینا مناسب سمجھینگے ؟

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق)۔ جناب والا ۔ اگر معزز ممبر مانگیں گے تو میں ضرور دوں گا ۔

ماسٹر خان گل ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق تفصیلات باقاعدہ اور تحریری طور پر آنی چاہیئیں ۔

وزیر خزانہ ۔ بہت اچھا جناب ۔ باقاعدہ طور پر آجائینگی ۔

INCREASE IN PENSIONS OF RETIRED GOVERNMENT SERVANTS

*6010. **Begum Mumtaz Safdar:** Will the Minister of Finance be pleased to state :—

(*a*) Whether it is a fact that in view of the rise in cost of living Government intend to make an increase in the pensions of the retired Government Servants ;

(*b*) If answer to (*a*) above be in affirmative, the time by which a final decision will be taken in this respect ?

پارلیمنٹری سیکریٹری (مسٹر خالد بن جعفر)

(الف) جی ہاں ۔

(ب) پنشنروں کو امدادی رقم منظور کرنے کا سوال پہلے ہی مرکزی حکومت کی جانب سے قائم کردہ پے اینڈ سروسز سٹرکچر کمیٹی کے زیر غور ہے ۔ جونہی پے اینڈ سروسز سٹرکچر کمیٹی کی سفارشات پر مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا صوبائی حکومت بھی اس معاملے میں آخری فیصلہ کر دیگی ۔

ماسٹر خان گل ۔ جناب والا ۔ کیا یہ امید کی جا سکتی ہے کہ حکومت نے اگر پنشنروں پر مہربانی کی تو یہ رعایت ۱۹۴۷ء کے بعد پنشن پر جانے والے لوگوں کو بھی دی جائیگی ۔

Minister of Finance (Sheikh Masud Sadiq): This is entirely a new question.

بابو محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ کتنے عرصہ سے اس کمیٹی کے زیر غور ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ یہ مرکزی حکومت کے پاس ہے ۔ جب وہ کوئی فیصلہ کرینگے تو ہم بھی اس کے مطابق کارروائی کرینگے ۔

بابو محمد رفیق ۔ میں پوچھتا ہوں جناب کہ یہ کتنے عرصے سے زیر غور ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اگر معزز ممبر اصرار کرتے ہیں تو میں پوچھ کر بتا سکتا ہوں ۔

CONSUMPTION OF LIQUOR IN WEST PAKISTAN

*6023. **Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Excise and Taxation be pleased to state the total consumption of liquor during 1946-47 and 1963 separately, in the area comprising West Pakistan ?

Parliamentary Secretary (Mr. Khalid bin Jaffer) :

مقامی افسران سے صحیح اطلاع فراہم کی جارہی ہیں موصول ہونے پر جناب کو پیش کر دی جائیں گی ۔

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE : CONFLICTING REPLIES TO STARRED QUESTIONS ON ESTIMATED COST OF SURKHAB WEIR IN QUETTA PISHIN (*contd.*)

Mr. Speaker : Now we will take up the Privilege Motion of Babu Muhammad Rafiq.

I think, Malik Sahib was to reply to the motion, but he is not here.

Would the Minister of Revenue like to reply on his behalf ?

Minister of Revenue : I think the Minister of Agriculture is coming.

Minister of Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) : I am explaining the position and hope Babu Sahib will be satisfied.

جناب والا ۔ معزز ممبر کا پہلا سوال نمبر ۱۲ ۔ ۵ جولائی ۱۹۶۲ء کو اس معزز ایوان میں پوچھا گیا تھا ۔ جس میں آپ نے ان سکیموں کے متعلق جن کا سروے ہو چکا تھا ۔ مکمل information طلب فرمائی تھی ۔ جواب میں آپ کو بیس سکیموں کے متعلق اطلاع دی گئی تھی ۔ جن کی provision ڈیپارٹمنٹ کے پروگرام میں رکھی گئی تھی ۔ سرخاب کی سکیم ان میں سے ایک تھی ۔

جناب والا ۔ معزز ممبر کا دوسرا سوال نمبر ۳۷۵۳ جس کا جواب میں نے ۷ جنوری ۱۹۶۲ء کو دیا ۔ وہ Weir on Surkhab in Quetta Region کے متعلق تھا ۔

یہ سکیم تین مرحلوں پر مشتمل ہے - اس میں سے دو تو تھے سب سروس کے لئے - ایک پارٹ ۱ اور پارٹ ۲ کی تعمیر کے لئے اور دوسرا سرخاب کی remodeling کے لئے - پارٹ ۱ کے لئے رقم - ۹۵۷۰/ روپیہ تھی اور دوسری رقم - ۳۶۶۰۰/ تھی - جن کا مجموعہ -/۶۶۱۷۰ روپیہ بنتا تھا اب اس -/۶۶۱۷۰ روپے کی بجائے جیسا کہ میں نے جواب دے دیا ہے یہ رقم -/۶۱۷۰ لکھی گئی - ٹیلی پرنٹر کا چھپا ہوا کاغذ میں پیش کرنے لگا ہوں - اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ۶۶ کے ہندسوں کے اوپر ۶ کا ہندسہ آ گیا ہے -

That would be read as 16, instead of 66170. It was read by the office and even with a naked eye one can read it as 6170. The mistake occurred like that. It was not intentional.

Mr. Speaker: Was that not checked in the Secretariat ?

وزیر زراعت—جناب والا - اگر اسے بڑے غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ اس سے ۶۶ کے ہندسے read out ہو سکتے ہیں - عام حالت میں صرف ۶ کا ہندسہ ہی معلوم ہوتا ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ معزز ممبر کا اعتراض غلط نہیں ہے - (ہٹیر ہٹیر) وہ بالکل صحیح ہے - لیکن جو غلطی ہو گئی ہے وہ بھی دیکھ سکتے ہیں - بابو صاحب اور خواجہ صاحب اس کو دیکھ سکتے ہیں - یہ ٹھیک ہے اور میں مانتا ہوں کہ دفتر کو دیکھنا چاہئے تھا -

Mr. Speaker: The Secretariat should be in the know of the position.

میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ یہ clerical mistake ہے لیکن پھر بھی ذمہ داری کی بات ہے اور جو ۶۶ ہزار کی بجائے ۶ ہزار لکھ دیا ہے اس کے لئے سیکرٹریٹ کو دیکھنا چاہئے تھا -

Minister of Agriculture: I am going to warn them. This is my job; this is my duty which I owe to the House and which I must perform honestly and courageously. That is a matter now between me and my office. But so far as I am concerned and the dignity of this House is concerned and the dignity of every individual member is concerned, for that I shall always stand and do stand. I request my friend to drop the matter because it was not intentional in any way.

بابو محمد رفیق - جناب والا - جب میں وزیر صاحب سے ملا تھا تو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ جس نے غلطی کی ہے میں اسے گولی مار دوں گا - لیکن میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گولی نہیں ماری گئی -

وزیر مال - قلم کی گولی بڑی سخت ہوتی ہے -

Mr. Speaker : Does the Minister seriously mean that ?

بابو محمد رفیق - مجھے اتنی طاقت نہیں کہ میں گولی مار سکوں -

وزیر زراعت - اب آپ کا مقصد یہ ہے کہ گولی مارنے کے لئے میں ایک ریوالور رکھوں گولی مارنے سے مراد یہ تھی کہ ان کے خلاف کوئی ایکشن لوں And that will be taken.

بابو محمد رفیق - اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ جب میں نے اس دن وزیر صاحب سے عرض کیا کہ یہ کام ۴ سال سے ہو رہا ہے ابھی تک صرف ۶ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے اور میں نے واضح طور پر repeatedly کہا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ پھر میں نے اپنی جیب سے خرچ کر دیا ہے -

یہ رقم محکمہ زراعت کے پمفلٹ میں دکھائی گئی ہے - اور اس میں وہ figures دی گئی ہیں کہ weir پر اتنا خرچ ہو رہا ہے - یعنی ۳۹۰۰۰۰/- اس کے علاوہ اور بھی چیزیں تھیں - جو figure ۷۰۰۰ تھی وہ بھی ۶۰۰۰ دکھائی دی گئی تھی - وہ بھی غلط تھی -

وزیر زراعت - یہ پمفلٹ کوئی reliable چیز نہیں ہے -

بابو محمد رفیق - یہ پمفلٹ جناب پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا - اور میں اس ہاؤس کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقہ میں محکمہ آبپاشی پر روپیہ نہایت غلط طریقہ سے خرچ کیا جا رہا ہے - جتنا روپیہ خرچ کیا گیا ہے اس کا دس فیصدی بھی وہاں

فائدہ نہیں پہنچا ۔ یہ پمفلٹ پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں جب پیش کیا گیا تو کیا ان کو غلط figures دی گئی ہیں ۔ کیا وزیر صاحب اس کے لئے محکمہ کے خلاف کوئی ایکشن لیں گے ۔ کہ غلط figures کیوں دی گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بابو صاحب آپ فرمائیں کہ کیا آپ اسے press کرتے ہیں ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی ۔ جناب صدر ۔ میں نہایت ادب کے ساتھ ایک گذارش کروں گا کہ آپ اسمبلی کی تمام proceedings کو ملاحظہ فرمائیں ایسی غلطیاں ملک صاحب کے محکمہ کے متعلق ہی پیش کی جاتی رہی ہیں ۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور ان مشکلات کا حل تلاش کریں ۔ وہ ایسے لوگوں کی protection کرتے ہیں جو ہمیشہ غلط انفارمیشن مہیا کرتے ہیں ۔ میں بابو صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اس تحریک کو واپس لے لیں کیونکہ اس کا نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوگا ۔ اور وزیر صاحب سے گذارش کروں گا کہ صرف وارننگ ہی کافی نہیں بلکہ وہ یہ دیکھیں کہ لاپروائی کہاں ہوئی ہے اور کس نے کی ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سوالات کے جوابات کے سلسلہ میں پوری توجہ نہیں دی جاتی ۔ ان کو چاہئے کہ کوئی serious قدم اٹھائیں تاکہ ایسی غلطیاں دوبارہ نہ ہوں امید ہے بابو صاحب میری گذارش کو قبول کریں گے کہ اسے واپس لے لیں ۔

Mr. S.M. Sohail (Karachi II) :Sir, after what the Honourable Minister has said on the subject — and we have full confidence in him — we certainly feel that he has been misled, partly by a machine, the Teleprinter which has got no brains and partly by his own staff. There is no doubt about that. But, Sir, that is a very small aspect of the matter, A very important aspect of the matter, which still remains to be examined by him is whether the confidence report by him on his staff is Justified. When pressed and when his attention was drawn to the fact that the figure given by him could not be correct because it was much less than what it could possibly be, he went to the length of saying, ' Do you think I spent the rest of the money from my own pocket.

It is quite in order for a Minister to have that confidence in his Secretariat and in his staff. That should be so but if that confidence has been abused, as it has certainly been abused in this case, then a very drastic action is called for. A mere warning will, I submit in respect, not be sufficient. You will be pleased to see to what this has led? The Honourable Minister has been put in the predicament of having given those very figures to the President of theState in the printed pamphlet. Just think of the magnitude of the mischief that has been done. Therefore, Sir, I would appeal to Babu Rafiq certainly to withdraw the privilege motion. I would certainly request and make an earnest request to the Minister here on the floor of this House to give an assurance that severe action shall be taken against persons who supply such wrong information which is passed on to the House.

بابو محمد رفیق - جناب جیسا ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ میں پوچھ کر اس مسئلے پر سوچوں گا - تو میں عرض کرتا ہوں کہ یہ فیگرز جو انہوں نے دئے ہیں کیا ان کو یہ غلط معلوم ہوتی ہیں یا صحیح ؟-

مسٹر سپیکر - اس سٹیٹ منٹ کے بعد آپ کیا اپنی تحریک press کرتے ہیں ؟

Minister of Agriculture : You will please come to me. We will sit together and look into all these things.

Babu Muhammad Rafiq : After this assurance I do not press my motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Speaker : We now take up the adjournment motions. The first motion is from Khawaja Muhammad Safdar.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : May I make one suggestion. Yesterday the Chair was pleased to ask me to verify whether any writ petition has been filed by a detenu under the Safety Act...

Mr. Speaker : That was under the Maintenance of Public Order...

Minister of Law : A question was put to me and I was asked to report back to the Chair today...

Mr. Speaker : No, on Monday.

DEPUTING OF POLICE OFFICERS TO ATTEND THE MEETING OF THE EXECUTIVE COUNCIL OF N.D.F. AT LAHORE.

Mr. Speaker: Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the illegal and unlawful order of the District Magistrate, Lahore, deputing two Police officers to attend the lawful meeting of the Executive Council of the NDF held in Room No. 1 Block 'A', Pipals, Lahore on the 9th February, 1964 as this order of the District Magistrate Lahore has caused widespread resentment amongst the public of this Province.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Opposed. While maintaining the legality of the order passed by the District Magistrate both in letter and spirit I submit that the matter, by this time, has become sub-judice. A writ petition has been filed by Nawabzada Nasarullah Khan versus District Magistrate, Lahore. The number of the petition is 174 of 1964 and it has been admitted for a regular hearing. Therefore, on this ground alone the motion cannot be discussed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) ۔ میرے فاضل دوست نے اس تحریک التوا پر دو اعتراضات فرمائے ہیں ۔ ان کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ یہ حکم جو کہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے جاری فرمایا تھا یہ قانون کے مطابق ہے ۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جناب نوابزادہ نصراللہ صاحب کنوینر ۔ این ۔ ڈی ۔ ایف ۔ نے ایک رٹ پٹیشن عدالت عالیہ میں دائر کر دی ہے ۔ اسلئے یہ مسئلہ زیر بحث نہیں آسکتا کیونکہ یہ عدالت عالیہ کے زیر سماعت ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ ان دونوں اعتراضات میں جہاں تک میرا علم کام کرتا ہے جان نہیں ہے ۔ پہلے تو یہ کہ یہ حکم جو ڈپٹی کمشنر لاہور نے جاری کیا تھا یہ قانون کے مطابق ہے میں اسکو چیلنج کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بحث نہ کیجئے آپ دوسرے اعتراض پر فرمائیں ۔
خواجہ محمد صفدر ۔ جناب انہیں نے فرمایا ہے ۔

Minister of Law: I have not elaborated that. I would reserve to myself the right of further elucidating the first objection.

خواجہ محمد صفدر ۔ دوسرا اعتراض جو انہیں نے فرمایا ہے ۔ میری اطلاع اگرچہ اخباری رپورٹ تک ہی ہے ۔ میں یہ جانتا ہوں کہ جہاں تک اخباروں نے لکھا ہے اور جس مسئلے کے متعلق میں نے آج یہ

تحریک التوا اس ایوان میں پیش کی ہے اس مسئلہ کا تعلق دراصل رٹ پٹیشن سے ہے ہی نہیں انہیں نے اسبات کے خلاف رٹ پٹیشن نہیں کی ہے - جہاں تک اخبارات کی اطلاع کا تعلق ہے ان کے خلاف جو مقدمہ دائر کیا گیا ہے وہ غلط ہے - مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ مسئلہ ہے ہی نہیں - یا تو لا منسٹر صاحب Categorical Statement دیں کہ انہیں نے اس حکم کے جواز کو چیلنج کیا ہے تو پھر شاید میں اس پوزیشن میں ہوں گا کہ اس پوزیشن کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاؤں -

Mr. Speaker : The writ as stated by the Law Minister has been filed against the District Magistrate Lahore.

خواجہ محمد صفدر - جناب انہوں نے یہ پرچہ بھی دیا ہے ان کے خلاف ان آٹھ آدمیوں کے خلاف شبہ کیا کہ ایک کمرے میں دس آدمی بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ دس آدمی محسوس کرتے کہ ان کے خلاف پرچہ ہو گیا ہے انہوں نے رٹ پٹیشن کیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پرچہ دینے کا اختیار نہیں تھا بات یہ تھی کہ جو رٹ پٹیشن میں نے اخبارات میں پڑھی ہے میں اس کے متعلق صرف اس قدر گذارش کروں گا کہ آخر اس صوبے میں پولیس سٹیٹ بنانے کی ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے - اگر چار آدمی یا دو آدمی یا ایک باپ بیٹا ایک مقام پر بیٹھے ہوئے ہیں تو کیا اس پر بھی پابندی ہے اور کیوں یہ پرچہ دینے کی ضرورت محسوس ہوئی -

Mr. Speaker : The Member is discussing the merits.

خواجہ محمد صفدر - Merits نہیں ہیں میں جناب یہ گذارش کر رہا تھا کہ جو رٹ پٹیشن ہوئی ہے اسمیں یہ مسئلہ زیر بحث نہیں آ رہا ہے جو میں نے اس ایوان میں کہا ہے میرا سیدھا سادہ سوال ہے -

Mr. Speaker ; The Law Minister has said that the very order of the District Magistrate has been challenged in the writ petition.

خواجہ محمد صفدر - یہ انہوں نے نہیں فرمایا ہے - آپ ان کے منہ میں لقمہ دینے کی کوشش کرتے ہیں - بیشک آپ کو انہیں گائڈ کرنا چاہئے -

Mr. Speaker : That is not the position. That is what I understand from the statement and I want to know again from the Law Minister what is the position.

Minister of Law : I will make it clear and Your Honour pointed out rightly. My information is that the writ petition contains the ground that the order of the District Magistrate is ultra vires and it could not be passed under Article 8 of the relevant Ordinance. But assuming for the sake of argument as the Hon'ble mover says that the writ petition has been filed only in respect of the prosecution order by the D.M. against the persons who attended that meeting even in that case, I would respectfully submit, the Order and the Ordinance will come under discussion : whether the District Magistrate was justified and could legally issue the order under this Ordinance—whether the D.M. is right or wrong in issuing the order. Therefore, in either case the matter is subjudice because the question of validity or legality of the order of the D.M. will be considered by the High Court. Even on the ground of the Leader of the Opposition this motion cannot be entertained.

خواجہ محمد صفدر - یہ بڑا آسان سا مسئلہ ہے کہ ایک جگہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے خلاف پرچہ درج کر دیا - اگر یہی صورت رہی تو یہ ایوان ۱۵۵ ممبران پر مشتمل ہے جس کے خلاف چاہا پرچہ درج کر لیا جائیگا -

Mr. Speaker : There is a writ petition in the High Court.

خواجہ محمد صفدر - یہ ٹھیک ہے لیکن گورنمنٹ کی یہ Tactics ہیں کہ وہ اس ملک کو پولیس سٹیٹ میں Convert کر رہی ہے کہ اس نے جس کے خلاف چاہا پرچہ درج کر دیا -

(*At this stage Mr. Iftikhar Ahmad Khan rose to speak.*)

Mr. Speaker : As stated by the Law Minister the matter is sub-judice through a writ petition in the High Court.

The motion is ruled out of order.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : There is an adjournment motion in my name and you are not giving me a chance to speak.

DETENTION OF SAHIBZADA IFTIKHAR-UL-HASAN OF LYALLPUR UNDER SAFETY ACT.

Mr. Speaker : Next motion is from Mr. Hamza. Mr. Hamza wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a matter of recent occurrence and urgent public importance namely the detention of Sahibzada Iftikhar-ul-Hasan of Lyallpur, under Safety Act as reported in the Daily 'Awam' Lyallpur, dated 4th February 1964 which has been ordered as he had bitterly

criticised the recently amended Criminal Law Amendment Bill making cases under section 498 P.P.C. compoundable, which according to the unanimous view of the Ulema is definitely against the Quranic injunctions and has therefore caused great resentment among the citizens of Lyallpur.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Opposed Sir. Admittedly as stated by the member himself the order of detention is under the Maintenance of Public Safety Order, and I would again very respectfully but emphatically urge that this hon'ble Chair has on occasions more than one already ruled out of order motions on the ground that these orders have been passed in due process of law, in the ordinary administration of law, and, therefore, they cannot be discussed. I really do not feel justified in disclosing here the material, which forms the basis for the Provincial Government to issue this order of detention. But should it be necessary I will place before this House what this detenu is alleged to have said, which has formed the basis of this. For the present moment I would respectfully submit that on the ground of legal objection that I have raised the detention is under the Safety Ordinance ...

Mr. Speaker : Under what law the action was taken ?

Minister of Law : Under section 3 of the Maintenance of Public Safety Ordinance.

Mr. Speaker : And not under the Safety Act ?

Minister of Law : It is the same thing.

Mr. Speaker : But in the adjournment motion, the words "Safety Act" have been given.

Minister of Law : I would not object to that in the case of a non-technical man to dub his motion as not in order on the technical objection. He calls that as a Safety Act although there is no Safety Act in the Province except the one which I have said.

Mr. Speaker : If the motion is worded in this way, we shall have to discuss it as it is.

Minister of Law : There is no Safety Act in the province.

خواجه محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - میں بھی اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - جہاں تک اس کی Technicality کا تعلق ہے - کہ ایک غلط قانون کا حوالہ اس تحریک التوا میں دیا گیا ہے - میرے خیال میں اس کی اتنی اہمیت نہیں ہے - کیونکہ سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ وہی ہے - جسے پنجاب سیفٹی ایکٹ کہتے تھے - وہ تو اب منسوخ ہو چکا ہے - لیکن بعینہ وہی الفاظ Maintenance of public order کی دفعہ ۳ میں ہیں - وہ بھی Prevention detention کے لئے تھا - اور یہ بھی اسی کے لئے ہے - اس میں بھی Executive کو یہ اختیار تھا کہ بغیر کسی وجہ کے کسی

کو بھی دو ماہ کے لئے 'اندر' بھیج دے - اور اس میں بھی Executive کو وہی اختیارات دئے گئے ہیں کہ بغیر کسی وجہ کے کسی کو بھی دو ماہ کے لئے جیل میں بند کر دے - اور پھر اس کے بعد دیکھا جائیگا - جہاں تک وزیر قانون صاحب کا یہ اعتراض ہے - کہ ان Preventive laws کے ماتحت اگر منتظمین کو حکم جاری کریں - تو یہ in the ordinary course of law ہو گا - تو میں سختی سے اس کی مخالفت کرتا ہوں - اور اتفاق سے میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں - کہ پچھلے اجلاس میں یعنی Recess سے پیشتر میری ہی ایک تحریک التوا پر کافی لمبی چوڑی بحث ہوئی تھی - اور اس پر آپ کی رولنگ ابھی تک محفوظ ہے - اور وہ رولنگ ابھی آپ نے دینی ہے - آپ کی یاد داشت اور محترم دوست وزیر قانون کی یاد داشت کے لئے میں ایک دو حوالے جو میرے سامنے ہیں - وہ پڑھے دیتا ہوں - تا کہ ان کو معلوم ہو جائے - کہ Ordinary Course of Administration and Justice کیا ہوتی ہے - تا کہ ہم ہر روز اس بحث کو غلط ملط اور گڈ مڈ نہ کریں - یہ میرے پاس Decisions of the Chair ہے - سنہ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۵ء تک چیئر کی Rulings ہیں - اور میں رولنگ نمبر ۳۵۶ آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں -

"To discuss arrest and detention of person under orders of Government of India : When in order :

"An adjournment motion was sought to be moved to discuss the arrest and detention of Mr. Sarat Chandra Bose under the orders of the Government of India. The Government objected on the ground "that the order was passed in the ordinary administration of the law (as my learned friend has said here) but the President, holding the motion in order, observed :

"I do not think this is a case which can be said to be covered by the doctrine relating to ordinary administration of law. A question like this is analogous to cases which have been dealt with by this House on an adjournment motion relating to persons arrested under Regulation 3 of 1818. The phrase, "Ordinary administration of law", (This is very important Sir) I might explain to the House, refers to cases where a person is arrested or detained under an ordinary process of law, for instance, by a Magistrate or any other similar authority. Here what is complained of is an act of the Government of India itself.

(یہاں صوبائی حکومت نے یہ حکم دیا ہے کہ فلاں آدمی کو Maintenance Order کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کیا جائے) -

"No doubt the Government of India are acting under a certain law. All acts of the Government of India are under particular laws, for instance, the Act of 1935, from which they derive all their powers. But that is no answer to a motion like this."

اس کے علاوہ جناب والا ۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں ۔ کہ یہاں اس معزز ایوان کے ایک سابق معزز رکن دیوان چمن لال کو جب سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا تو یہیں اس ایوان میں تحریک التوا پیش کی گئی تھی ۔ اور اس وقت آنریبل سر شہاب الدین اس کرسی صدارت پر متمکن تھے ۔ تو انہوں نے اس کے متعلق یہ رولنگ دی کہ یہ مسئلہ زیر بحث لایا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ یہ آرڈر Executive نے پاس کیا ہے ۔ خواہ وہ کسی قانون کے تحت ہی ہوا ہے ۔ کیونکہ وہ آرڈر کسی نہ کسی قانون کے تحت تو پاس ہوئے تھے ۔ بغیر قانون کے تو خواہ گورنر ہو یا وزیر کوئی آرڈر وہ بھی پاس نہیں کر سکتے ۔ اس لئے جس وقت تک ایسا کوئی حکم کسی عام عدالت کی طرف سے جاری نہ ہو ۔ یعنی کسی کو گرفتار کرنے کے لئے یا کسی کو سزا دینے کے لئے ۔ تو اس وقت تک اس مسئلے پر ایوان میں بحث کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ''ہندوستان ٹائمز'' کے خلاف سنٹرل گورنمنٹ نے چیف کمشنر دہلی کی طرف سے حکم دیا تھا ۔ لہذا اس قسم کی بیسیوں Rulings آپ کے پیشروؤں نے ہندوستان کی مرکزی مقننہ کی کاروائیوں کے دوران دی ہیں ۔ جن کو یہاں پیش کیا جا سکتا ہے ۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس Hansard کی ایک جلد موجود ہے ۔ میں اس سے بھی مثالیں پیش کر سکتا ہوں ۔ لیکن میں اس موضوع پر ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر آپ کو اس سلسلے میں کوئی شک و شبہ ہے ۔ تو میں نہایت ادب سے یہ درخواست کرونگا ۔ کہ اس تحریک التوا کو بھی ان تحاریک التوا کے ساتھ رکھ لیں ۔ جن کے متعلق آپ نے ابھی رولنگ دینی ہے ۔

Mr. Speaker : The point is that in the motion, as it is worded, the words used are "Safety Act" and if we admit this motion, then we shall have to discuss the same and not the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960.

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کے متعلق جناب والا ۔ بڑے ادب سے درخواست کرونگا ۔ کہ میں مسٹر حمزہ سے درخواست کرتا ہوں ۔ کہ وہ

اس میں ترمیم کر دیں ۔ اس طرح ریکارڈ بھی درست ہو جائیگا اور یہ مسئلہ ٹیکنیکل بھی ہو جائیگا ۔

Mr. Speaker : Not at this stage.

مسٹر حمزہ ۔ اس سلسلے میں میری یہ عرض ہے کہ گرفتاریوں کے احکامات عام طور پر بلائے ناگہانی کی طرح نازل ہو جاتے ہیں ۔ اور پبلک کو محض اخبارات کے توسل سے ہی ان کا پتہ چلتا ہے ۔ لائیلپور کے اخبارات میں جو کچھ شائع ہوا ہے ۔ میں نے اس کی بنیاد پر یہ تحریک التوا پیش کی ہے ۔ پریس میں بعض جگہ سیکورٹی ایکٹ اور بعض جگہ سیفٹی ایکٹ لکھا ہوا ہے ۔ چونکہ میں نے اخبار کا ہی حوالہ دینا تھا ۔ اس لئے مجبوراً سیفٹی ایکٹ لکھ دیا جیسا کہ اس اخبار میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے ۔ کہ صاحبزادہ فیض الحسن کی گرفتاری پر عام اضطراب ۔ اگر گرفتاری ضروری ہے ۔ تو مقدمہ چلایا جائے ۔ لائیلپور تین فروری ۔ یہاں کے مذہبی اور دینی حلقوں میں صاحبزادہ فیض الحسن کی اچانک گرفتاری پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے ۔ صاحبزادہ صاحب کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے ۔ اور بعض اطلاعات کے مطابق صاحبزادہ صاحب کو یہاں سے لاہور لے جایا گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ عام طور پر ایسے احکامات نا انصافی پر مبنی ہوتے ہیں ۔ ان کو جاری کرنے سے پہلے جو بھی انکوائری ہوتی ہے ۔ اس کا علم پبلک کو نہیں ہوتا ۔ مزید برآں اگر کسی عدالت میں با ضابطہ مقدمہ کی سماعت ہو تو پبلک کو تمام حالات کا پتہ چلے ۔ لیکن گورنمنٹ ایسا نہیں کرتی ۔ خصوصاً جب اس قسم کے کالے اور خطرناک قانون کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ تو ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Please don't discuss the motion itself.

مسٹر حمزہ ۔ گورنمنٹ جب کبھی ایسے احکامات جاری کرتی ہے تو وہ بند کتاب کی صورت میں ہوتے ہیں ۔ لہذا اگر معمولی قسم کی فنی غلطی کا سہارا لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ حکومت ہمیشہ اپنے اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کریگی ۔ اور ہم اس قسم کی

ناجائز کاروائیوں کی روکاوٹ تو کیا ان پر اظہار خیال بھی نہیں کر سکینگے ۔ ان حالات کے باوجود اگر آپ اس چیز کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں ۔ تو میں درخواست کرونگا ۔ کہ مجھے تحریک التوا میں ترمیم کرنے کی اجازت دی جائے ۔

Mr. Speaker : As stated by the Law Minister, the Safety Act is no longer in force therefore the motion as worded is out of order.

Next motion is by Mr. Hamza.

I think, Mr. Hamza had withdrawn that.

Mr. Hamza : Yes, Sir. I had withdrawn that motion but given notice of another motion.

Mr. Speaker : Yes, it will be taken up in due course.

SUSPENSION OF WORK ON A BOAT BRIDGE CONNECTING DADU AND NAWAB SHAH DISTRICTS

Mr. Speaker : Haji Abdul Majid Jatoi wants to ask for leave to make a motion for the adjourment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government for sudden suspension of work of constructing a boat bridge and launches for connection Dadu and Nawabshah Districts.

جتوئی صاحب اس موشن کو پڑھنے کے بعد میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کا منشاء کیا ہے ۔ ذرا اس کی وضاحت فرما دیجئے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ گورنمنٹ نے ایک کشتیوں کے پل کے لئے بجٹ میں پیسہ منظور کیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : But the member has used the words "failure of the Government for sudden suspension of work."

Minister of Communications & Works (Mr. Muhammad Khan Junejo): I would request the Member to quote the date from which the work has been suspended.

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ اخبار ۹ فروری ۱۹۶۴ء کا ہے اور اس کا نام ہے "حریت" ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو واقعات کی بات ہو گی ۔ جس طرح آپ نے موشن پیش کیا ہے اس کا مطلب کچھ نہیں بنتا ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی - وھاں کام چل رھا تھا کہ گورنمنٹ کا آرڈر آ گیا کہ کام بند کر دیا جائے -

Mr. Speaker : Then the member should not have used the words "failure of the Government for sudden suspension of work."

حاجی عبدالمجید جتوئی - میں اخبار پڑھکر سناتا ھوں -

پل کی تعمیر اچانک رکوا دی

تیس لاکھ روپے کا زیر تکمیل منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا کثیر رقم کا دفتری کارروائیوں کی نذر ھو جانے کا خطرہ۔ حیدرآباد - ۷ جنوری (حریت نیوز سروس) منصوبہ بندی اور عملدرآمد کے سلسلے میں ایک عجیب صورتحال پیدا ھو گئی ھے اور وہ ایک پل کی تعمیر کے متعلق ھے جس کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ ھو چکا تھا کہ اچانک پل تعمیر کرنے کا فیصلہ منسوخ کر دیا گیا - ضلع دادو اور نواب شاہ کو ملانے کے سلسلے میں للیا پتن پر کشتی کا پل زیر تعمیر تھا کہ اس اثناء میں محکمہ کے صوبائی سیکرٹری نے تعمیر کا کام بند کرنے کے احکامات جاری کر دئے۔ یہ پل تیس لاکھ روپیہ کے صرفہ سے مکمل کیا جا رھا تھا - ایگزیکٹو انجینئر نواب شاہ چودھری نذیر نے ضلعی حکام کے ایک جلسے میں جس کی صدارت ڈپٹی کمشنر جناب سعید احمد خان کر رھے تھے بتایا کہ یہ پل چند ماہ میں مکمل ھونے ھی والا تھا کہ یہ کام رکوا دیا گیا - کام رکوانے والے حکام کا خیال ھے کہ اس تعمیر کی صوبے سے منظوری نہیں لی گئی - ایگزیکٹو انجینئر نے بتایا کہ دادو اور نواب شاہ دونوں ھی اضلاع نے اپنے اپنے علاقوں میں اس پل تک پہنچنے کے پختہ راستے تعمیر کرا دئے تھے اور ھر یونین کونسل یہاں تک راستے تعمیر کرنے کے لئے ساڑھے تین لاکھ روپیہ خرچ کر رھی ھے -

یہ اچانک نہیں ھوا ھے - تو اور کیا ھوا ھے ؟

مسٹر سپیکر - آپ میرا مطلب نہیں سمجھے - آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں ان کا کوئی مطلب نہیں بنتا -

"Failure of Government for sudden suspension of work".

اس کا کیا مطلب ہے ؟

حاجی عبدالمجید جتوئی - کام چل رہا تھا - کسی کو پتہ نہیں تھا کہ اچانک آدمی پہنچ گیا کہ یہ کام بند کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - عام لغوی معنوں میں تو اس کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - جہاں تک اس پل کا تعلق ہے یہ حقیقت ہے کہ یہ بڑا اہم پل ہے اور اسی لئے اگرچہ یہ دوسرے پنج سالہ پلان میں نہیں تھا اس کو اس پلان میں رکھ لیا گیا ہے - جہاں تک کام کا تعلق ہے ابھی تک وہاں کام شروع ہی نہیں ہوا اس لئے suspension کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا - جتوئی صاحب خود اس ضلع کے باشندے ہیں اور انہیں اس کا علم ہونا چاہئے یہ معاملہ ابھی پہلے مرحلے پر ہے پلاننگ ڈیپارٹمنٹ میں گیا ہوا ہے - وہاں سے منظوری آ جائیگی تو ہم کوشش کریں گے کہ اسی پلان کے اندر یہ پل بنا کر دے دیں -

حاجی عبدالمجید جتوئی - یہ رپورٹ انجینئر کی ہے کہ کام شروع ہوا ہے اور اچانک بند ہو گیا ہے یا پھر انجینئر جھوٹا ہے -

Mr. Speaker : Does Haji Sahib still press his motion after the assurance given by the Communications Minister ?

وزیر مواصلات و تعمیرات - جہاں تک اخبار کی خبر کا تعلق ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے کوئی ایسی ہدایات جاری نہیں کیں جن سے کام بند ہو جائے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کام جلدی شروع ہو - جتوئی صاحب یہ اخبار میرے حوالے کر دیں-

I will definitely hold an inquiry as to why a wrong information has been given.

حاجی عبدالمجید جتوئی - وزیر صاحب یہ بتائیں کہ اسی سال میں کام شروع ہو جائیگا -

وزیر مواصلات و تعمیرات- اسی سال کا سوال نہیں ہے ، ہم پلان کے اندر بنانے کی کوشش کریں گے -

Mr. Speaker : Does the member still press it ?

Mr. Haji Abdul Majid Jatoi : No, Sir.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ANNULMEMT OF THE DECLARATION OF MONTHLY 'TAHIR', MONTGOMERY

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Rao Khurshid Ali Khan who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment prevailing among the public on the high handed attitude of the Provincial Government in passing an order (No. 584-64/699-Press) of annulment of the declaration of the Urdu Monthly 'Tahir,' Montgomery on 13-2-1964 received by the Editor on 17-2-1964 on the false pretext "that no issue of the subject cited paper has been published after December, 1963".

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I oppose the motion both on facts and law.

The information of the mover of this motion does not seem to be correct. Government has not annulled the declaration of this paper. It is the Editor's own fault that is staring him in the face. It was due to his failure to take out the issues of this paper for two months and, therefore, there has been automatic annulment of this paper. He can move the authorities again for fresh authentication of the declaration. This automatic annulment of the declaration has taken place under Section 9 (3) of the Press and Publication Ordinance 1963 which says. "Where a newspaper having been published is not published.....". I will read the relevant clause which lays down "in the case of a monthly newspaper for two months.....".

The Government's case is that this paper was not published in the months of December 1963 and January 1964. Therefore, under Section 9(3) of the Press and Publication Ordinance 1963, its declaration became null and void because of a gap of two months between the regular issues. The letter issued by the Press Information Department is with me.

The latest issue received by the Press Branch—and I have got it here, if the member desires, I will have no objection to show it to him—does not show for what month this publication has been printed or published.

Mr. Speaker : Does the Minister mean to say that the order referred to in the adjournment motion itself does not contain the order of annulment from the Government ?

Minister of Law : All that the Government has done is to inform this gentleman, it is a matter of grace, an act of grace on the part of the Government—that now as a result of an automatic annulment of your

declaration, please desist from committing an illegality, lest you might find yourself in trouble under the Press and Publications Ordinance. My respectful submission is that the Government has not annulled this declaration. Under the law it is automatic. For two months if no publication is made, in the case of a monthly, the declaration stands annulled. Therefore, all that the Government has done is to apprise him of the natural consequences of his acts if he further persists in that. As I have already said, his paper that has been received by the Press Branch does not bear the month, which again is an offence. He has changed the Press from one to the other and the District Magistrate thinks it to be a third offence. Probably this seems to be the trial of the man who finds himself in trouble.....

Voice : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. (Count was taken)

The House is not in quorum. Let the bells be rung. (Quorum bells were rung). The House is in quorum. Yes; Rao Sahib.

راؤ خورشید علی خان ۔ (منٹگمری ۔ ۳) جناب والا ۔ سیکرٹری کے آرڈر میں صاف لکھا ہوا ہے ۔

I have got its copy, I will read it out. It is an under :—

"Copy of memorandum No. 584-64/699-Press, dated 13-2-64 from the Secretary to the Government, West Pakistan, Information Department to Mr. Dr. Parvez Tahir, publisher of the Urdu Monthly Tahir, Tahir Medical Store, Sadar Bazar, Montgomery.

Subject : Annulment of declaration of the Urdu Monthly Tahir, Montgomery.

It has come to the notice of this Department that no issue of the subject cited paper has been published after December, 1963. As such the declaration of the Paper has been null and void under section 9 (3) of the West Pakistan Press and Publications Ordinance, 1963. You are, therefore, advised that the publication of the Paper without filing and getting a fresh declaration authenticated shall be an offence against the law."

اور آپ اب یہ فرما رہے ہیں کہ دسمبر کا پرچہ کوئی نہیں نکلا ۔ وزیر قانون صاحب نے جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ دسمبر اور جنوری کے پرچے نہیں نکلے ۔ دراصل اس Annulment Order میں دسمبر سے پہلے پرچے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ۔ اور اب کہا جاتا ہے کہ جنوری کا نہیں نکلا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرے فاضل دوست کچھ ایسے Mood میں ہیں کہ وہ کسی technical error کی بنا پر اپنا کام نکالنا چاہتے ہیں ۔ میرے پاس یہ دونوں پرچے ۔ خاص طور پر دسمبر کا ۔ موجود ہیں ۔ جنوری کے شمارے پر یہ نمبر ہیں ۔ جلد نمبر ۳ شمارا ۱ ۔

سید احمد سعید کرمانی ۔ جناب والا ۔ یہ کہیں جماعت اسلامی کا پرچہ تو نہیں ؟

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب بالکل نہیں ۔ دوسرا شمارہ فروری کا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ راؤ صاحب ۔ آپ یہ فرمائیں کہ یہ Annulment Order گورنمنٹ کی طرف سے جاری ہوا ہے ؟

راؤ خورشید علی خان ۔ جی ہاں جناب ۔ گورنمنٹ کی طرف سے

Mr. Speaker : How the member got a copy of that order ?

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب یہ میرے پاس ہے ۔ میں اسے ابھی پڑھ کر سنائے دیتا ہوں ۔

یہ اس کی نقل ہے جناب ۔ اس میں بات بالکل صاف اور واضح ہے ۔ ایک تو Annulment کی بات ہے اور دوسرے after December کی بات ہے ۔ تو جناب after December کے دونوں issues میرے پاس اس وقت موجود ہیں اگر آپ چاہیں تو میں انہیں ایوان کے میز پر رکھ دیتا ہوں ۔

(اس مرحلے پر دونوں شمارے ایوان کے میز پر رکھے گئے)

تو جناب اس سے ظاہر ہوا کہ جلد نمبر ۳ جنوری کے شمارے کا نمبر ۱ ہے اور فروری کے شمارے کا نمبر ۲ ہے۔ میرے فاضل دوست نے اس technical error سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے کہ جنوری کا نمبر ۱ جو ہے اس میں جنوری کا لفظ نہیں آیا ۔ تو جناب فروری میں جلد نمبر ۳ اور شمارہ نمبر ۲ ہے تو ایک عام intelligence کا آدمی بھی یہ معلوم کر سکتا ہے کہ جنوری کے شمارے کا نمبر ۱ ہوگا ۔ تو گویا facts کے لحاظ سے یہ case بالکل uncalled for ہے اور اس کی قطعی کوئی بنیاد موجود نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان الفاظ سے جو اس چٹھی میں استعمال کئے گئے ہیں کیا reasonably یہی presume نہ کرنا چاہئے تھا کہ یہ Order of annulment ہے ۔

Minister of Law : Sir, there cannot be any stoppage against the law. I will make the issue further clear by reading the whole section itself that the Government and as a matter of fact no authority can come into the picture, and sure enough, parties will not be told that they should come down and that they should be read the law. Everybody is presumed to know the law. Section 9 of the Press and Publications Ordinance, 1963, says :—

"Effect of non-publication of newspaper :

(3) Where a newspaper having been published is not published—

(iv) in the case of a monthly newspaper, for two months.....the declaration made in respect of that newspaper shall become null and void....."

So that it is automatic. No authority need interpose in this to see that it has become null and void and although this letter shows, as I have very respectfully submitted, that he has been informed .....

Mr. Speaker : When there is a letter from the Government and it is said in that letter that under section so and so his declaration stands annulled, he should.....

Minister of Law : Not stands annulled. Let us assume that it stands annulled, but he is only informed that this is the position and you have incurred a liability and now you are informed that if you persist in that, action will be taken. This need not have been written at all. Without writing this action could be taken against this paper for failure to do so. The other objection is about the paper. I will place the paper in the hands of the Chair. The objection is that the issues Nos. 1 and 2 were issued. For what year ? Neither the month is shown nor the year is shown. This is how this paper is carrying on. My submission is that neither the month is shown nor the year is shown and, therefore, it is impossible to find out for what particular month this particular monthly magazine is—

Mr. Speaker : Then how can the Minister say that they have not published it after the month of December.

Minister of Law : Because it has not been received. The burden is on him to prove this. Every newspaper is supposed to send relevant copies to the Department. Its copies have not been sent. This is all that has been received. It does not indicate for what month it is and to which year it relates.

In any case what I mean to say is this that if the Editor feels that his Declaration has not become null and void let him publish it and ignore the Government letter. If he feels that he has not incurred any responsibility or liability and the Government letter will not affect his rights one way or the other let him do so. Then if the Government proposes to take any action it will take action.

Mr. Speaker : I hold the motion in order. I will now request those Members who are in favour of leave being granted kindly to rise in their places.

(As less than 25 Members rose in their places, leave to move the motion was refused)

DEPUTING OF POLICE OFFICIALS FOR RECORDING THE PROCEEDINGS OF THE N. D. F. COUNCIL MEETING AT LAHORE.

Mr. Speaker : Mr. Hamza wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and urgent importance.....

Mr. Hamza, this motion relates to the same matter and it is the same motion as moved by Khawaja Sahib.

Mr. Hamza : It is quite a different one.

پہلے آپ پڑھ لیں پھر میں اس کی وضاحت کرونگا ۔

Mr. Speaker :...namely the order of the D.M. Lahore deputing two police officials to record the proceedings of the NDF Council meeting held in Room No. 1 Pipals, Lahore, as reported in the daily Nawa-e-Waqt dated the 10th of February 1964 which order has stunned the fairminded people all over West Pakistan as it is symptomatic of the short sighted policy of the Government of not giving a fair chance to the Opposition to exist in the so-called democratic set up in the country.

Now how is it different from Khawaja Sahib's motion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ خواجہ صاحب نے اپنی تحریک التوا میں یہ جواز پیش کیا تھا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام خلاف قانون ہیں میں نے اس قسم کا کوئی الزام نہیں لگایا

Mr. Speaker : The member wants to discuss the order of the District Magistrate Lahore ?

Mr. Hamza : Order of the D.M.

عدالت میں اس کو اس لئے چیلنج کیا گیا ہے کہ یہ آئین کے منافی ہے ۔

Mr. Speaker : The Law Minister has specifically said that the order of the D.M. has been challenged in the High Court.

Mr. Hamza : On the basis of what ?.....

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ اسے قانونی جواز کی بنا پر چیلنج کیا گیا ہے اس کا اثر یہ ہے کہ عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ حکومت ڈکٹیٹرانہ انداز میں حزب مخالف کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے اور اس سے پبلک میں ہیجان و اضطراب پھیلا ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : I do not think this motion is on a different footing. I rule it out of order.

Next motion. Mr. Hamza.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : He has not completed his arguments. He has not done justice to the motion and you have ruled it out of order without giving him a fair chance.

Mr. Speaker : He has had sufficient say.

STATEMENT OF THE SECRETARY GENERAL, PAKISTAN MUSLIM LEAGUE CRITICISING THE STATEMENT OF MISS FATIMA JINNAH

Mr. Speaker : Next motion is again from Mr. Hamza. That is about Mr. Abdul Waheed Khan. Mr. Hamza wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the irresponsible, insulting and uncalled for statement issued by the Secretary General of the Pakistan Muslim League (Convention)) criticising the most valuable, realistic and thought provoking statement of Mohtrama Fatima Jinnah; the revered sister of Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, the Founder of Pakistan; appearing in the Press on the 15th February 1964, which has caused great and widespread resentment among the public.

Voices from Opposition Benches : Shame, shame.

Mr. Speaker : Order, order.

مسٹر حمزہ - عرض یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ کا طریق کار یہ ہے -

Mr. Speaker : Mr. Hamza should make his case to prove that the administrative responsibility of the Provincial Government is involved in this matter.

مسٹر حمزہ - عرض یہ ہے کہ پبلک میں انتہائی نفرت اور اضطراب کی کیفیت پائی جاتی ہے - اور غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی ہے - - - -

Khawaja Muhammad Safdar : On a point of order. Sir, as this motion is not opposed it is automatically admitted.

Mr. Speaker : That is not the position.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The Leader of the Opposition is under a misapprehension that this is not opposed. As soon as it was read it is the right and privilege of the Chair to get clarifications from the Member. I was not called upon to make my point.

Mr. Speaker : As soon as Mr. Hamza finished I put him one question. First I want to get an answer to my question.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Let us see whether they oppose it.

Khawaja Muhammad Safdar ; They won't oppose it.

مسٹر حمزہ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ ہماری حکومت کا یہ جانا پہچانا طریقہ ہے کہ جب کوئی شخص اس کے خلاف ہو یا اس کی غلط پالیسیوں کے خلاف ہو اسے ملک دشمن عناصر میں شامل کردیا جاتا ہے ۔ محترمہ فاطمہ جناح کا بیان عوام کے ذہن کی عکاسی کرتا ہے اس ملک میں جس قسم کے لوگ برسر اقتدار ہیں ان کے لئے ہر وقت نصیحت ہے ۔ اگر حکومت معقول قسم کے لوگوں پر مشتمل ہوتی یہ بیان ان کی رہنمائی کرتا ۔ اور ایک مشعل راہ ثابت ہوتا ۔ لیکن اس کے بر عکس جناب سیکرٹری جنرل نے ایک بیان داغ دیا ہے جو کسی لحاظ سے بھی درست نہیں ۔

روزنامہ مشرق کے ۱۰ فروری ۱۹۶۴ کی اشاعت میں درج ہے :-

جناب عبدالوحید خان نے محترمہ فاطمہ جناح کے بیان کو انتہائی تکلیف دہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس بیان سے عوام میں غلط فہمیاں پیدا ہونے کا امکان ہے ۔ جنہیں دور کرنا میرا فرض ہے ۔ انہوں نے کہا کہ یوں تو ہر شخص کو اپنے نظریات کے اظہار کا حق حاصل ہے لیکن عیدالفطر جیسی مقدس تقریب پر جو بنیادی طور پر ایک روحانی واردات ہے صورت حال مختلف ہوتی ہے ۔ یہ دن مناظرے کا نہیں ۔ اخوت کے رشتوں کو مضبوط کرنے کا ہے ۔ مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل نے مزید کہا ۔ کہ یہ بات انتہائی افسوس ناک ہے کہ مس فاطمہ جناح نے جن کا عوام بڑا احترام کرتے ہیں اور جن کی میں بھی عزت کرتا ہوں اپنی معزز پوزیشن سے فائدہ اٹھا کر ایک ایسا بیان جاری کیا ہے جو خالصتاً سیاسی نوعیت کا ہے اور جس کے پس پردہ مخصوص مقاصد کارفرما ہیں اس بیان لازماً وہ وحدت فکر و عمل مجروح ہو گا جو اس موقع پر مسلمانوں کے اتحاد کی علامت ہوتی ہے۔

جناب عبدالوحید خان نے کہا ہے کہ اس موقع پر جب کہ ملک کو سنگین بیرونی خطرات درپیش ہیں

بھارت کے مسلمان ناقابل بیان مصائب سے دوچار ہیں
اور سلامتی کونسل لاکھوں کشمیری مسلمانوں کی
قسمت کا فیصلہ کرنے والی ہے اتحاد اور استحکام ملک
کی سب سے بڑی ضرورت ہے اس وقت ہماری صفوں
میں انتشار سے ہمارے دشمنوں کو فائدہ پہنچے گا۔"

Mr. Speaker : The member is discussing the motion itself. He should make out the point whether the administrative responsibility of the Provincial Government is involved in this matter or not.

مسٹر حمزہ ۔ اس قسم کے ناعاقبت اندیشانہ بیانات میرا خیال ہے ۔ ہمارے ملک کے لئے مفید ثابت نہیں ہونگے ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ صدر گرامی ۔ یہ مسئلہ ملک میں آج ایک نازک صورت اختیار کر گیا ہے ۔ مادر ملت ۔۔۔۔

وزراء ۔ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے ۔۔۔

Mr. Speaker : What is the point of order ? Please state specifically.

مسٹر افتخار احمد خان ۔ بیقرار نہ ہوں وزرا حضرات ۔ مادرملت کا احترام اور محبت جو دلوں میں ہے اس کے پیش نظر یہ نہایت ضروری ہے کہ اس پر رولنگ دینے سے پہلے اسکے تمام پہلوؤں پر غور کر لیا جائے ۔ خواجہ صاحب کی تحریک التوا بھی اس مسئلہ پر ہے اور حضرات نے بھی تحریک التوا اس مسئلہ پر پیش کی ہے ۔ اور بہت سے دوست ہیں اور حضرات بھی ہیں جنکے دل کو صدمہ پہونچا ہے ۔ لہذا اس مسئلہ پر بحث کو محدود نہ کیا جائے حمزہ صاحب کے بیان کے بعد ان حضرات کو جو اس پر بولنا چاہتے ہیں انکو سنا جائے ۔ اس ملک میں مادرملت اور Father آف دی نیشن کی محبت جس نے اس ملک کو بنایا ہے دلوں میں اس قدر ہے جسکی وجہ سے اس مسئلے کو ریل گاڑی کیطرح نہ چلایا جائے ۔ اس میں ریل گاڑی چلانے کی کوشش نہ کیجائے ۔

Mr. Speaker : Mr. Iftikhar Ahmed Ansari should withdraw these words.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Withdrawn.

Mr. Speaker : These are uncalled for.

مسٹر حمزہ (لائل پور -٦) - جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس بیان سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے - عین ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں فوری طور پر گورنمنٹ کی ناعاقبت اندیشانہ کارروائیوں سے یا سیکرٹری جنرل کے اس بیان سے جو انتہائی دکھ دینے والا ہے ایک وسیع پیمانے پر ایجیٹیشن شروع ہو جائے - چونکہ لا اینڈ آرڈر کا محکمہ پراونشل گورنمنٹ کے پاس ہے - اور اسکے ساتھ ساتھ بحیثیت ایک نمائیندہ اسمبلی کے پبلک کے اندر جو ہیجان بپا ہوا ہے یا اضطراب پھیلا ہے یا انکے جو جذبات ہیں ان کا اظہار اس اسمبلی میں ہونا ضروری ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ بہت اہم ہے اس کو باضابطہ قرار دیا جائے تاکہ ہم اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں -

Minister of Law : Sir as has been stated by the two members here that they had also tabled their motions on the same subject, would it not be proper that they may also address and I should make one joint answer ? Otherwise it will raise three separate debates.

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ یہ دو تحریکیں اکٹھی ہی لے لی جائیں -

خواجہ محمد صفدر - یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب یہ تحریکیں ایک ہی نوعیت کی ہوں - میری تحریک کچھ تھوڑی مختلف ہے اور اسی طرح دوسرے دوستوں کی بھی مختلف ہیں - کم سے کم میں اپنی تحریک کے الفاظ دیکھ چکا ہوں - میری تحریک حمزہ صاحب سے خاصی مختلف ہے اس لئے ایک ایک کو علیحدہ لیا جائے-

Minister of Law : The motion is opposed.

(Voices : Shame. shame)

Minister of Food and Agriculture : Shame to you all.

خواجہ محمد صفدر - اپنے دل سے پوچھئے -

Minister of Law : So far as the august personality of the Madar-e-Millat is concerned, my self, this House, this country, this Government, the Muslim countries of the world, nay the whole world, has got highest respect and regard for her.

(Government Benches : Hear, hear)

Mian Abdul Latif : Except the Conventionist Party.

Minister of Law : The estimation in which she is held by this House, and as I said by every Muslim in this country to whatever political school of thought he or she may belong, can never be belittled, can never be affected by any statement of an individual issued from this party or that party. I am sure even the author of the statement; Mr. Wahid Khan, when he issued the statement had got the highest regard and respect for her.

Khawaja Muhammad Safdar : Question !

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Some Secretary issued on his behalf.

Minister of Law : I would very respectfully submit that the mover of the motion did not only read out the motion but actually read out the statement as a whole. In his motion the last para actually makes certain allegations that the author of the statement had tried to belittle her, and it is my duty to challenge that and do my best to see that that impression is removed. I have finished and, therefore, I say that it is far from the mind of anybody to mean any disrespect to her. The question and the simple question is this that here is a statement issued by a citizen of Pakistan expessing his own difference of opinion on a political issue with the one expressed by the Madar-i-Millat on the Idul Fitr Day. The short reply to the question and to the motion is this ; does this statement issued by Mr. Wahid Khan amount to any offence ? If yes, then comes the failure of the Government to take action. My submission is that the statement as it is does not contravene any law. The little knowledge of law that I have I feel he has not contravened any law and, therefore, there is absolutely no default at the door of the Provincial Government. These statements do not form part of the general administration of the Province of which the Provincial Government can take note. My respectful submission is that the votaries ef democracy have always been advocating freedom of speech and freedom of expression, a-d if anybody comes out with a statement, which as I said does not contravene any law, sure enough the Provincial Government really feels very much handicapped not to take any legal action because none could possibly be taken as it is open to every citizen. On that ground alone, the motion may be ruled out of order.

حاجی عبدالمجید جتوئی - پوائنٹ آف آرڈر - آپکو یاد ہوگا کہ بجٹ سشن میں میں نے عبدالوحید خان جب منسٹر آف ریلوے تھے تو انکو مروان کہا تھا کیونکہ کئی آدمی سٹیشن پر پانی نہ ملنے کیوجہ سے مر گئے - لیکن اب وہ قائد اعظم کی ہمشیرہ پر بھی ملامت کر رہے ہیں اور جو لوگ اسکی مدد کر رہے ہیں تو کیا وہ بھی مروان کا کام کر رہے ہیں -

Mr. Speaker : This is no point of order. He may please take his seat.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I am sorry Sir that the Law Minister very cleverly said a thing in the end which he should have said at the outset, and then he would have saved the precious time of the House. If I am not mistaken, he has taken the view with regard to this motion that since it does not concern the Provincial Government, it therefore is not competent.

Now Sir before I answer it and before I ask your honour to give a ruling on this point, I would respectfully submit that the main thing to be seen in this matter is that what is the effect of this statement, so far as the law and order situation in the province is concerned. It is a very simple question and the answer to it is also simple. He has very kindly and also truly admitted that she is the only lady, who is respected by every citizen on of the State whether the citizen belonged to one party or another is besides the point. Her respect is beyond dispute ; she being the real sister of the founder of the State.

Now Sir a statement is alleged to have been given by the Minister because I have been given to understand he himself is very sorry and some Government functionary issued a statement on his behalf. It is very unfortunate. This is how we are functioning in this country. Very unfortunate. Now Sir that statement was undoubtedly — and there cannot be two opinions on that — derogatory to the great status, the great personality ...

Mr. Speaker : Mr. Kirmani is not discussing the admissibility. He is discussing the merits of the motion.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I am trying to make my case.

Sir, I will try to be brief and relevant but there are some facts which have to be made use of.

I was submitting that these facts show that the peole of this country immensely love this great lady, the peole of this country look to her for guidance and the people believe that she is the only hope of this country. I am sure this view is shared by the people sitting on the Treasury Benches also. Now, against that great lady — a great personality —, of course, the mother of the nation as she is correctly known, a particular individual who per chance happens to be in the Government at the moment, uses language which injures the feelings of the people and about whom the people are not prepared to tolerate slightest insult to be extended to her. The entire population of this country is annoyed, is enraged is unhappy and is angry upon the statement made by a particular Minister. Can it safely be said that this statement has not brought into existence a situation where the authorities responsible for the law and order should act promptly? The answer is that this statement has created a situation, rather a serious one, so far as law and order is concerned. Since it is the responsibility of the Provincial Government to maintain law and order and to see that no threat is made to the law and order situation in the province .....

Mr. Speaker : Will Mr. Kirmani, tell us whether the law and order situation been broken anywhere ?

Syed Ahmed Saeed Kirmani : The fear is there, the threat is there and the potentiality is there. Sir, ask me, who is unlike them, a man of the street and a man of the people. I know the sentiments of the people. I may differ with Miss Fatima Jinnah but to say that people of this country are happy on that statement, to say that whatever is said is correct and to say that the people have taken this statement lightly is totally incorrect. The fact is that the people have not welcomed it, the people are seriously annoyed over it and the people want that the Central Government as well as the Provincial Government should take steps against the Minister who is

responsible for making that statement. If they can't take any serious steps against him they should at least compel him to tender an apology to that great lady. Unless and until it is done the tension will not be eased it will rather mount. And if the tension goes on mounting, I am constrained to say, law and order will be but to severe test and it will become difficult to tackle it.

To say that this is not the responsibility of the Provincial Government only indicates that there has not been a proper appreciation on the part of the Government and this itself constitutes the reason that this motion should be discussed here so that people should know whether this Government is at fault or an individual is at fault.

Therefore, the reason advanced by the Government that this is not the responsibility of the Provincial Government is devoid of force, logic and even, I may say, decency. In the earlier part of this session we discussed briefly on particular Ordinance and that was the Press and Publication Ordinance 1963. Government could very easily stop this unfortunate statement. But has the Government acted promptly ? Why the Government has not done so ? I issue a statement and this Government sees to it that my statement does not appear in the press because I am a common man but they cannot stop a Minister from issuing a statement, against the most respected personality of the country, which was going to annoy the entire nation.

Therefore, Sir, the reason advanced by learned friend from the other side has no force. Of course, I have great regard for him but the fact remains that he was arguing a bad case. It would have been much better if he had come out with a statement that the Government was sorry they did not agree with the statement made by Mr. Abdul Waheed Khan. On the contrary, he has tried to make a case that since it is a democracy everybody can make a statement. I submit Sir, that everybody has not got the right to injure the feelings of the entire nation and everybody has not got the right to make a statement against a person who is respected and loved by the people of this country. My submission is that since the matter is very important it may be discussed thread-bare on the floor of the House so that people may know who is at fault.

مسٹر سپیکر ۔ نوابزادہ افتخار صاحب ۔ آپ کا موشن بعد میں لینگے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور-٦) ۔ انہوں نے بعض اعتراضات کئے ہیں ۔ چونکہ وہ میری تحریک‌التوا کے متعلق تھے ۔ اس لئے مجھے حق ہے کہ میں ان کا جواب دوں ۔

جناب سپیکر ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہر شخص کو آزادی تحریر و تقریر حاصل ہے ۔ لیکن کیا یہ کوئی لائیسنس ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس بہانے سے کہ بعض لیڈروں‌کی تقاریر لوگوں کے احساسات کو مجروح کرتی تھیں ۔ ان کے خلاف Maintenance of public order ordinance

کے تحت کارروائی کی اور ان کو جیلوں میں بھیجا گیا ۔ اور نظر بند کر دئے گئے ھیں کیا وجہ ھے کہ جناب جنرل سیکرٹری کے خلاف اس قانون کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی گئی میں نے آپ کے سامنے اس بیان کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا ھے ۔ آپ یا کوئی اور شخص اسکو پڑھکر یہ نہیں کہہ سکتا کہ محترمہ فاطمہ جناح کی ذات پر کوئی شدید حملہ نہیں کیا گیا ھے ۔ عبدالوحید خان نے فرمایا ھے کہ ''اپنی معزز پوزیشن کا فائدہ اٹھا کر ایک ایسا بیان جاری کیا ھے ۔ جو خالصاً سیاسی نوعیت کا ھے اور جس کے پس پردہ مخصوص مقاصد کار فرماھیں اس بیان سے لازماً وحدت فکر و عمل مجروح ھوئی ھے ۔ جو اس موقع پر مسلمانوں کے اتحاد کی علامت ھوتی ھے ۔''

جناب سپیکر ۔ آپ سے عرض کروں گا کہ اگر گورنمنٹ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ان کے اس بیان سے عوام کے احساسات مجروح ھوئے ھیں ۔ تو حکومت ھمیں اجازت دے کہ ھم موچی گیٹ میں ایک پبلک جلسہ کریں ۔ ھم بھی عوام کو خطاب کرینگے اور وہ بھی کریں ۔ وہ اگر اپنے آپ کو عوام کے نمائندے سمجھتے ھیں ۔ اور انکو عوام کے احساسات اور خیالات کا احترام ھے ۔ تو اس شہر لاھور میں جو کہ پاکستان کا دل ھے ۔ اور یہ ملک اسی شہر میں جاری شدہ تحریک کی وجہ سے معرض وجود میں آیا ھے ۔ یہ تو انہیں بخوشی میرے چیلنج کو قبول کرنا چاھیے ۔ پبلک بالکل جاھل نہیں ھے ۔ میں انہیں چیلنج کرتا ھوں ۔ کہ اگر وہ اسکو عوامی اھمیت کا حامل نہیں سمجھتے تو ھمیں جلسہ کرنے کی اجازت دیں اور پھر دیکھیں کہ لااینڈ آرڈر کی خرابی پیدا ھوئی ھے کہ نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ مجھے یقین تھا کہ محترم وزیر قانون صاحب اس تحریک التوا کی مخالفت کسی فنی یا قانونی بناء پر نہیں کرینگے ۔ اور اپنی تقریر کی ابتدا میں جن خوشگوار خیالات کا انہوں نے اظہار کیا ھے ۔ اس کے پیش نظر وہ اس موضوع پر

اس ایوان میں اس تحریک پر بحث کرنے کو گوارا کر لینگے ۔ اور اس طرف سے اور اسطرف سے بڑی عبدالوحید خان صاحب کے اس بیان کے متعلق جو جذبات ہمارے سینوں میں موجزن ہیں ۔ وہ ہم یہاں بیان کر سکینگے لیکن مجھے نہایت افسوس ہے کہ انہوں نے ان پاکیزہ خیالات کا اظہار فرمانے کے بعد فوراً قانونی آڑ لے لی ۔ اور یہ اعتراض کر دیا کہ صوبائی حکومت کو کس طرح اختیار حاصل ہے ۔ اور کس طرح وہ اس میںملک میں آتا ہے کہ وہ اس بیان کے خلاف کوئی قدم اٹھائیں ۔

جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو اس مسئلہ میں اس قدر بے بس ظاہر کیا ہے حالانکہ یہ امر واقعہ نہیں ہے ۔ ہر روز ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی قوت کے مظاہرے دائیں اور بائیں ہوتے رہتے ہیں ۔ اگر کسی آدمی نے حکومت کے کسی چھوٹے سے چھوٹے اہلکار کے خلاف بھی کوئی نکتہ چینی کی ہے یا تنقید کی ہے تو صوبائی حکومت کے طاقتور ہاتھ نے اس کو گلے سے دبوچ لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ جو تقریر کر رہے ہیں یہ آپ کی تحریک التوا کو بھی cover نہیں کر جائے گی ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ نہیں جناب ۔ وہ تو بالکل الگ چیز ہے ۔ آپ پڑھیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ بالکل الگ چیز ہے ۔

Mr. Speaker : Then the Member is supporting Mr. Hamza.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, Sir, I am supporting Mr. Hamza.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Whole nation is supporting Mr. Hamza.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : And the nation includes the Speaker also.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ جب کبھی ہلکی سی تنقید بھی اس حکومت کے اہلکاروں کے خلاف بلکہ ادنیٰ اہلکاروں کے خلاف بھی کی جاتی ہے تو حکومت کے مضبوط اور طاقتور ہاتھ اس نقاد کو گلے سے دبوچ لیتے ہیں ۔ میرے ایک محترم دوست میر عبدالباقی نے آخر کیا گناہ کیا تھا ؟ ۔ یہی کہ ایک آدھ تقریر اس ایوان میں کی تھی ۔ حکومت پر تنقید کرتے ہوئے اور آج وہ ایک سال کے لئے جیل میں چلا گیا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ اس کی relevancy کیا ہے ؟

خواجہ محمد صفدر - اس کی relevancy ہے ۔ میں مثال دے رہا ہوں ....

Mr. Speaker: Khawaja Sahib may please confine arguments as to how the responsibility of the Provincial Government is involved in it.

خواجہ محمد صفدر - وزیر قانون نے یہ اعتراض کیا ہے کہ صوبائی حکومت عبدالوحید خاں صاحب کے خلاف کیا کر سکتی ہے ؟ میں وہی بتا رہا ہوں جو صوبائی حکومت کر سکتی ہے ۔ جو اس نے عبدالباقی بلوچ کے خلاف کیا ہے ۔ اس سے زیادہ سزا حکومت اور کیا دے سکتی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ یہ بات غلط ہے کہ باقی بلوچ کے خلاف کسی ایسے فعل کے متعلق جو اس نے یہاں کیا تھا یہ کارروائی کی گئی ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ (قطع کلامیاں)

خواجہ محمد صفدر - اپنے گریبانوں میں منہ ڈالئے ۔ اور پھر اس بات کا جواب دیجئے ۔

وزیر زراعت ۔ ایسی باتیں کہتے ہوئے لیڈر آف دی آپوزیشن کو شرم آنی چاہئیے (قطع کلامیاں اور شور) ۔

راؤ خورشید علی خاں - آپ کو شرم آنی چاہئیے ۔ (شور) ۔
مسٹر حمزہ - آپ کو شرم آنی چاہئیے ۔ (قطع کلامیاں اور شور) ۔

Mr. Speaker: Order, order. (Interruptions)

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Activities of Mr. Baloch have provided him the motive.

(Interruption by Mian Abdul Latif)

Mr. Speaker: This is not proper. The member should have sought the permission of the Chair. He should please take his seat.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ محترم وزیر قانون نے یہ اعتراض کیا ہے کہ صوبائی حکومت کیا قدم اٹھا سکتی تھی ۔ جناب عبدالوحید خاں کے خلاف ؟۔ میں اس کے متعلق عرض کر رہا ہوں کہ حکومت کے پٹاروں میں جو اتنے سخت گیر قانون ہیں کیا وہ صرف آپوزیشن کے لئے ہیں ؟۔ کیا وہ اس لئے نہیں

ہیں کہ اس ملک کی بزرگ ترین ہستی ۔ اس ملک کی عزیز ترین ہستی ۔ اس ملک کی سب سے زیادہ قابل احترام ہستی کے خلاف جس شخص نے اپنی زبان کو دراز کیا ہے کیا یہ ضروری نہیں کہ ان قوانین کے ذریعہ اس کی زبان کھینچ لی جائے ؟ کیا اس کے لئے ان قوانین کا استعمال لازمی نہیں تھا ؟ آخر Maintenance of public order کی دفعہ ۳ کس لئے رکھی ہوئی ہے ؟ کیا وہ یہاں استعمال نہیں ہو سکتی ؟

وہ سکیشن پڑھ لیجئے ۔ اگر اس نے اس ملک کے عوام میں ہیجان اور اضطراب پیدا نہیں کیا ۔ اگر اس نے discontentment پیدا نہیں کی تو پھر آپ درست طور پر کہہ سکتے ہیں کہ یہ معاملہ اس دفعہ کے نیچے نہیں آتا ۔ مگر آپ اس دفعہ کی definition دیکھ لیجئے ۔ وہ بعینہ اس پر لاگو ہوتی ہے ۔ جس شخص نے تمام پاکستانیوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے اسے کیسے یہ اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ باہر رہے ؟ کیا یہ آرڈر ۔ یہ امتناعی حکم ہمارے ہی خلاف استعمال کرنا ہے ؟ کیا اسے ان مجرموں کے خلاف استعمال نہیں کرنا جو نو کروڑ پاکستانیوں کے دلوں کو مجروح کر رہے ہیں ؟۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ میرے ہاتھ میں (ابھی میں نے مانگا ہے اپنے محترم دوست سے) پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس ہے ۔ یہ مخصوص قانون آخر کس کے لئے بنایا گیا تھا اگر اس لئے نہیں کہ اس کے ذریعہ ان تمام باتوں کی اشاعت کو ممنوع کیا جائے جو عوام کے دلوں کو مجروح کرتی ہیں ؟ جب انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ اس سٹیٹمنٹ سے عوام کے دلوں کو مجروح کیا گیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس قانون کا سہارا لے کر اس کی اشاعت کو بند نہیں کیا گیا ہے ۔

ایک اور بڑی عجیب بات ہے ۔ ان کے پاس انفارمیشن کا محکمہ ہے ۔ جس روز سٹیٹمنٹ جاری ہوا یعنی پندرہ تاریخ کو عید کے روز ۔ اسی روز ساتھ ہی ساتھ عبدالوحید خاں صاحب کا سٹیٹمنٹ بھی آگیا ۔ کیا گورنمنٹ کی اس ایجنسی کے ذریعہ ان کو اسکا علم نہیں ہوا ؟ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں ان کا احترام ہے وہ محض مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہیں کیونکہ انہوں نے دیکھا ہے کہ اس کا reaction کیا ہوا ہے سارے پاکستان میں ۔ دراصل ان کے دلوں میں ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I am sorry to say that the member is discussing motion itself and not its admissibility.

خواجہ محمد صفدر۔ دراصل ان کے دلوں میں اس بزرگ و برتر ہستی کا بالکل احترام نہیں ہے ورنہ ان کی سٹیٹمنٹ کو اسی وقت controvert کرنے کے لئے ایک سٹیٹمنٹ جاری کرواتے ۔ اگر ان کا سٹیٹمنٹ اگلے روز آتا تو میں سمجھتا کہ عبدالوحید خان صاحب نے پریس میں سٹیٹمنٹ پڑھا ہے اور یہ reaction ان کا اپنا ہے ۔ مگر نہیں یہ reaction اس فرد واحد کا نہیں ہے ۔ یہ reaction ساری گورنمنٹ کا ہے ۔کل ہی تین بیانات جاری ہوئے ہیں ۔ ان میں میرے محترم دوست کا لب و لہجہ تو قابل عزت اور قابل احترام ہے لیکن دوسرے دو بزرگ جو ہیں انہوں نے کیا فرمایا ہے جناب انہوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے ۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ ان کاموں سے باز آ جائیں ۔ یہ قوت ہمیشہ ایک ہاتھ میں نہیں رہا کرتی ۔ پچھلے سولہ سال میں یہ قوت مختلف ہاتھوں میں رہی ہے ۔ آپ اندھے نہ ہوجائیے اس قوت کے نشے میں ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ (جھنگ ۔ ۱) صدر گرامی ۔ آپ یہ سوال پوچھتے ہیں کہ صوبجاتی حکومت کا اس سے کیا تعلق ہے ۔ میں اس کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

آپ کو علم ہوگا کہ اس ایوان میں بہت سی تحاریک زیر بحث آتی رہی ہیں جن کا براہ راست حکومت مغربی پاکستان سے کوئی تعلق نہیں تھا ۔ وہ ایڈمٹ ہوتی رہی ہیں اور ان پر بحث ہوتی رہی ہے ۔ مثال کے طور پر پچھلے سیشن میں کشمیر کے متعلق تحریک التوا اس ایوان میں پیش ہوئی ۔ وہ ایڈمٹ ہوئی اور اس پر بحث ہوئی ۔ اب کشمیر کے مسئلہ کا صوبہ کی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ تعلق صرف یہ تھا کہ کشمیر کے معاملہ پر مغربی پاکستان کے عوام کے جذبات کیا ہیں ۔

Mr. Speaker : Think that was a substantive motion and not an adjournment motion.

مسٹر افتخار احمد خان ۔ اسی طرح اور بھی بہت سے مسائل آئے ۔ موئے مبارک کی تحریک ۔۔۔

Mr. Speaker : That was also a substantive motion.

مسٹر افتخار احمد خاں - ایک اور تحریک مولانا کی تھی قبرص کے مسلمانوں کے متعلق یہ تحریک ایڈجرنمنٹ موشنز کی صورت میں ایڈمٹ ہوتی رہی ہیں -

Mr. Speaker : That was a substantive motion. That was not an adjournment motion.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Please consult your record. It was an adjournment motion.

اس لئے آپ اس کو محض اس پوائنٹ سے اور اس چشمہ سے نہ دیکھئے کہ اس کا ان محکموں سے کیا تعلق ہے جو آئین میں لکھے ہیں کہ یہ محکمہ جنگلات ملک قادر بخش کا ہے اور یہ محکمہ حیوانات ملک قادر بخش کا ہے - آپ اس لسٹ کو نہ دیکھیں - آپ یہ دیکھیں کہ اس معاملہ پر عوام کے جذبات کس قدر مشتمل ہیں اور اس کا ردعمل کیا ہوگا -

Mr. Speaker : As the statement issued by Mr. Abdul Wahid Khan, Secretary General of the Pakistan Muslim League, was in his personal capacity and the Provincial Government has got nothing to do with it and no responsibility of the Provincial Government is involved in that, I rule the motion out of order.

Khawaja Muhammad Safdar : We protest against this attitude and withdraw from the House.

(At this stage the Opposition members walked out)

وزیر زراعت - آپ کی ناؤ ڈوب چکی ہے -

Mr. Speaker : The next adjournment motion is from Mr. Jatoi.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count, (*count was taken*). The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*)

The House is now in quorum.

DAMAGE CAUSED BY RAIN TO RICE LYING ON RADHAN RAILWAY STATION.

Mr. Speaker : Haji Abdul Majid Jatoi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, that rice weighing one hundred wagons lying in the open on the Radhan Railway Station platforms was badly damaged by the recent rains, that these bags of rice could not be loaded due to shortage of wagons, and that the negligence on the part of the Railway authorities has caused huge loss to the rice dealers and has moreover demaged valuable food stuffs.

Minister of Railways: Opposed.

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ جناب برسات کی وجہ سے اس چاول کی جو حالت ہوئی ہے آپ اسے ملاحظہ فرمائیں ۔ ہمارے اپنے food stuffs کہ یہ حالت ہے ۔ اور ہم پاکستان والے امریکہ سے بھیک مانگ رہے ہیں ۔

(*At this stage Haji Abdul Majid Jatoi placed a sample of damaged rice on the Table of the House.*)

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo): Sir, it is opposed and the reasons I would like to submit are that the Railway Department has been doing its best to supply wagons for the shipment of rice from that area. Particularly this year, there have been complaints from respective Members of the House of that area that the wagons supplied by the Railway Department are less and there is a shortage of wagons. I personally looked into the matter. Recently when this adjournment motion was received by me I called for comments from the Departments and the figures supplied by them are : that from 1st February 1964 to 19th February 1964 we have supplied them 115 wagons. During the corresponding period last year they had received only 79 wagons. I think Mr. Jatoi will agree that nearly 36 more wagons have been supplied during this year. So far as the comparative demand is concerned I will agree that the demand is there and we are doing our best. There are lot of other responsibilities too. Among other things we have to shift wheat and coal from Karachi. So far as our side is concerned we are doing our best to shift rice from that area.

Mr. Jatoi has just now placed on the Table a sample of rice which, he says, has been damaged by rain. So far as my information is concerned during the last two weeks we had only drizzling on the 7th of this month and I doubt very much if the sample he has produced is of that date. However, I will get it checked.

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ یکم فروری سے پندرہ فروری، تک کوئی ویگن نہیں دئے گئے ۔ کاغذ پر تو یہ دکھا دیں گے کہ ہم نے اتنے ویگن دئے ہیں ۔ مگر دراصل وہاں کچھ بھی نہیں ہے ۔ اور آپ نے اکثر وزرا صاحبان کے جوابات سے دیکھا ہے جن پر Privilege Motions آتے رہتے ہیں ۔ ہماری حکومت اخراجات تو چھ یا سات لاکھ ۔ یا سات آٹھ ہزار تک دکھا دیتی ہے ۔ مگر موقع پر کچھ بھی نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ جتوئی صاحب کیا آپ اس Motion کو press کرتے ہیں ؟

Minister of Railways : I will accept the challenge of Mr. Jatoi. Whatever I have stated is a fact and if it is not he may come forward and I will definitely see that all the officials who have given me this information are taken to task.

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے یکم فروری سے ۱۵ فروری تک کتنے ویگن دئے ہیں؟

مسٹر سپیکر - جتوئی صاحب - آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اس Motion کو press کرتے ہیں یا نہیں ؟

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا - اگر جناب وزیر ہمیں یقین دلا دیں کہ ہمیں ویگن ملتے رہیں گے - تو میں - - - -

Minister of Railways : Mr. Jatoi says that no wagons have been received on the Radhan Station. I will make it more clear to him. From the Ist of February to the 19th February 1964 we have supplied 115 wagons.

Haji Abdul Majid Jatoi : No, No ... ... (interruptions)

Minister of Railways : I accept Mr. Jatoi's challenge. I will give a reply to this challenge on the floor of the House within a week's time.

Haji Abdul Majid Jatoi : Let us postpone this adjournment motion. *

* * * * * * * * * * * *

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion on Monday.
A Voice : Monday is a holiday.

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا - مجھے وقت دیا جائے تاکہ میں ان کو چٹھی لکھ سکوں -

Minister of Railways : After a week. (interruptions) The decision should come on the points contained in this adjournment motion alone. Sir, if the reply which I have given is wrong naturally he will come with a privilege motion.

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا - ان کا یہ جواب کوئی قرآن کا حکم تو نہیں رکھتا - میں یہ اب بھی کہتا ہوں کہ رپورٹ غلط ہے -

مسٹر سپیکر - جتوئی صاحب جہاں تک information کے غلط ہونے کا تعلق ہے وہ ایک علیحدہ معاملہ ہے- جہاں تک آپ کی اس Adjournment Motion کا تعلق ہے - آپ مجھے یہ بتائیں کہ فاضل وزیر کی اس یقین دہانی کے بعد آپ اسے press کرتے ہیں یا نہیں ؟

---

* Expunged as ordered by the Speaker.

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب ہمیں تو ویگن چاہیئیں -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - جتوئی صاحب کی اس Adjournment Motion پر جناب وزیر ریلوے نے جس فراخدلی سے بیان دیا ہے - اسے انہوں نے چیلنج کیا ہے - جناب وزیر نے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ صحیح ثابت کر سکیں تو وہ سخت سے سخت کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں - مگر اس گفتگو کے دوران مسٹر جتوئی صاحب نے *xxx کا لفظ استعمال کیا ہے - چونکہ یہ غیر پارلیمانی لفظ ہے - اس لئے اسے واپس لینا چاہئے -

Mr. Speaker : These words are expunged from the proceedings of the Assembly.

سید احمد سعید کرمانی - وہ تو ملک قادربخش کیلئے استعمال کئے گئے ہیں - (قہقہہ)

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب والا - اگر جنیجو صاحب مجھے یقین دلائیں کہ آئندہ ویگن ملتے رہیں گے- تو میں اس Adjournment Motion کو press نہیں کرونگا -

وزیر ریلوے - جناب والا - جہاں تک ویگنوں کا تعلق ہے- یہ ہمیں بھی احساس ہے کہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ ویگن مہیا کرنے چاہیئیں -

Haji Abdul Majid Jatoi : Then I do not press my motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Sir, the matter requires your Honour's attention. He has placed on the Table a specimen of the spoiled rice. It should form part of the record and it should be exhibited a living testimony to the alleged adroit handling of the food situation by the Food Minister.

Mr. Speaker : Should it be P (1) or D (1) ?

Syed Ahmed Saeed Kirmani : P (1).

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Mohammad Varyal Memon) : Mr. Speaker, Sir, may I make a request ? I think we have sufficiently dealt with these adjournment motions for nearly two hours. I think that we may now take up regular business.

Mr. Speaker : We now take up the regular agenda.

---

*Expunged as ordered by the Speaker.

INVITATION TO THE PRIME MINISTER OF CHINA TO ADDRESS THE ASSEMBLY.

وزیر خزانہ - (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - پیشتر اس کے Regular agenda پر کارروائی شروع کی جائے - میں ایک مختصر سی گذارش کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا - اس معزز ایوان کو علم ہے کہ مسٹر چو - این - لائی وزیراعظم چین - ہمارے معزز مہمان کی حیثیت سے ۲۳ تاریخ کو تشریف لا رہے ہیں - اور ۲۴ تاریخ کو واپس جائیں گے - میں نے اس کے متعلق جناب قائد حزب اختلاف سے بھی بات کی ہے - میرے خیال میں بہتر یہ ہو گا کہ ان کے اعزاز میں ہم ۲۴ تاریخ کو چھٹی کر دیں -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ — ۱) - جناب والا - اگر ہو سکے تو مسٹر چو - این - لائی کو دعوت دی جائے کہ وہ اس ایوان میں تشریف لا کر ہمیں address کریں یا ہمارے ساتھ چائے پئیں - میرے خیال میں دعوت کے متعلق یہ تجویز پیش کر کے میں اس ایوان کے جذبات کا اظہار کر رہا ہوں - اور یہ تجویز میں جناب شیخ مسعود صادق صاحب کی اجازت سے کر رہا ہوں - اگر ایسی کوئی صورت ہو جائے تو یہ یقیناً ہمارے لئے بہت بڑی عزت افزائی ہو گی کہ ہمارے معزز مہمان اس ایوان میں تشریف لا کر ہمیں چند منٹ کے لئے address کریں - لہذا میں ایوان کے معزز ممبران کی طرف سے محترم قائد ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ ایک دعوت نامہ مسٹر چو - این - لائی کی خدمت میں ضرور پیش کریں -

وزیر خزانہ - اس کے متعلق عرض کروں گا کہ جیسا خواجہ صاحب نے فرمایا ہے یہ نہیں ہو سکتا -

Khawaja Muhammad Safdar : But you should try.

Minister of Finance : I will try.

مسٹر سپیکر - اگر وہ تشریف لے آئیں تو پھر ہم چھٹی نہیں کر سکتے -

In that case we will have to be in Session on Monday.

خواجہ محمد صفدر - ان کو ایک formal invitation ضرور بھیج دی جائے۔ اگر تشریف نہ لا سکیں تو پھر ہم مجبور ہوں گے ۔

Minister of Finance : I will again try Sir. We can ask him to come and have a cup of coffee with us.

ان کو اس وقت بہت مصروفیت ہوگی ۔ میں کوشش کروں گا کہ وہ اس ایوان میں ضرور آئیں ۔ چونکہ وہ بہت مصروف ہیں ممکن ہے نیچے صرف کافی کی ایک پیالی ہمارے ساتھ پی لیں ۔

مسٹر سپیکر - پھر ہمیں کس طرح معلوم ہو گا کہ وہ آئیں گے یا نہیں ۔ اور پھر پیر کو چھٹی کی جائے یا نہ کی جائے ۔

Should I adjourn the Assembly to Monday or Tuesday ?

وزیر خزانہ - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے وزیراعظم چین بے حد مصروف ہوں گے اگر ممکن ہو سکا تو صرف چائے یا کافی کی ایک پیالی ہی سکیں گے ۔

مسٹر سپیکر - اگر وہ ہماری دعوت منظور کر لیں ۔ تو پھر ہم ممبر صاحبان کو اطلاع کر دیں گے ۔

وزیر خزانہ - میں خواجہ صاحب کی خدمت میں اور تمام ممبران کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ان کو receive کرنے کے لئے ہمیں ہوائی اڈے پر ۱۰ بجے جانا ہے ۔ اس دن ان کی reception بھی ہے ۔ میرے پاس تمام Invitation Cards پڑے ہیں جو سب کو پہنچ جائینگے ۔

سید احمد سعید کرمانی - لیکن وہ پڑے ہی نہ رہیں ۔

Mr. S. M. Sohail (Karachi II) : Sir if Mr. Chou En Lai decides to come in this House then we would certainly see that the whole House is there. If you are adjourning the session of this Assembly to Tuesday, then naturally many people will go home, who are living nearby. If suddenly he decides to come on Monday, then we will present a sorry spectacle in the sense that the House will not be full. Very few people will be there.

I fully associate myself with this idea that a formal invitation should go from the Speaker of this House to Mr. Chou En Lai to please come and attend this session for a short time and also address, if possible. This may be done on Tuesday and not on Monday so that when we meet on Tuesday ....

وزیر خزانہ - وہ سوموار کو چلے جائیں گے -

Mr. S. M. Sohail : Then Sir we should adjourn for Monday. We should not adjourn for Tuesday at all because if he accepts the invitation and proposes to come here on Monday, I am putting it to the Leader of the House whether he can ensure the attendance of the Members after having adjourned the House for Tuesday ? This may be considered.

وزیر خزانہ - میں نے عرض کیا ہے کہ Monday کو وہ بہت busy ہوں گے اس دن کافی functions ہیں اور اس دن انہوں نے جانا بھی ہے - وہ اس ہاؤس میں نہیں آئیں گے میں نے پہلے اچھی طرح دریافت کر لیا ہے البتہ ہو سکا تو نیچے ٹی روم میں کافی پی لیں گے - مگر وہ ایڈریس نہیں کر سکیں گے -

Mr. S.M. Sohail : This is entirely a different thing.

Mr. Speaker : I think this should not be a controversial matter. As suggested by the Leader of the Opposition, the Leader of the House will request him, and if he accepted our invitation to come, then we will inform the Members accordingly.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : And the members should see that they do not leave Lahore.

Mr. Speaker : And the maximum number should be present here.

Mr. S.M. Sohail : I might say for the consideration of the Leader of the House that if Mr. Chou En Lai decides to come here and meet us here in this Assembly, a cup of coffee down below will not produce any result. We want him here for the purpose of having a look at us and how we proceed on with our work. We do not want him over a cup of coffee underground. It is not a very luxurious place for him to come and have a cup of coffee here. Certainly we have got better places to have a cup of coffee.

To sum up, my submission is that we should not invite him to come and have a cup of coffee with us. We should invite him to come here and to address this Assembly and meet us here. If he has got no time, then the position is different.

مسٹر افتخار احمد خان - میں سمجھتا ہوں کہ خواجہ صاحب کی تجویز حقیقت میں نہایت عمدہ ہے انہوں نے بڑی اچھی تجویز کی تھی لیکن افسوس ہے کہ ارباب بست و کشاد ایک ہفتہ پہلے کہاں تھے - ان کو خود خیال ہونا چاہئے تھا - ان کے آنے کی خبر ایک ہفتہ پہلے

سے سب کو معلوم تھی ۔ اس وقت کوئی پروگرام کیوں chalk out نہیں کیا گیا ۔

Mr. Speaker : There should be no criticism about that. That is only a suggestion.

اب پوزیشن یہ ہے کہ اسمبلی کی طرف سے ان کو آنے کی دعوت دی جائے اور اگر وہ منظور ہو گئی Then we shall meet on Monday.

میاں عبداللطیف ۔ لیکن آپ اپنی طرف سے ان کو دعوت دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں ۔ میں خود دعوت دے دوں گا ۔ اور Monday کو اجلاس بلانا پڑے گا ۔ لیکن کوئی Regular business نہیں ہوگی ۔ اگر وہ نہ آسکے تو پھر اجلاس منگل کو ہو گا ۔ اور معزز ممبران کو باقاعدہ طور پر اطلاع دے دی جائے گی ۔

نیز ان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ضرور تشریف لائیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ اگر وہ دعوت قبول کر لیں تو ۔

BILLS

THE STAMP (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL 1963

(Resumption of discussion)

Mr. Speaker : Now the House will resume discussion on the motion that the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be passed.

Chaudhri Ibrahim wanted to speak on the Bill. Yes, Chaudhri Sahib.

چودھری محمد ابراھیم (سیالکوٹ ۔ ۳) ۔ جناب صدر ۔ محترم میاں عبداللطیف صاحب نے اس بل پر جو زیر غور ہے بڑی محنت اور زور استدلال سے بحث کی تھی ۔ اور یہ ثابت کر دکھایا تھا کہ در حقیقت ان ترمیمات کا مقصد جو یہ بتایا گیا ہے کہ عشاریہ نظام کو رواج دینا ہے ۔ اس پردہ میں وہ اتنا کچھ کر گئے ہیں جس سے غریب عوام پر ٹیکس کا

بوجھ زیادہ پڑ گیا ہے اور ٹیکسوں کے اس پہاڑ کو کھود کر وزیر مال صاحب نے بھی جود و سخا کی ایک جیتی جاگتی چوھیا پکڑ کر دکھا دی ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ بعض جگہ دو آنے کی بجائے ۱۰ پیسے کر دئیے گئے ہیں اور ایک آنہ کی بجائے پانچ پیسے کر دئیے گئے ہیں یہ واقعی حاتم کی قبر پر لات مارنے والی بات ہے ۔ وہ جو کہا جاتا ہے کہ

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

مگر جب اس شیڈول کو دیکھا جائے جس کے تحت یہ اتنی بڑی سخاوت کی گئی ہے تو یہ رعایت صرف وزارت کے لئے ہے ۔ اس سے عوام کی ذات کو کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا ۔ کیوں ؟ اس لئے کہ یہ اسٹامپ صرف انشورنس کے سلسلے میں ہے ۔ کسی غریب کے پاس نہ موٹر کار ہے جس کی وہ انشورنس کرائیگا یا اسٹامپ میں کم قیمت ادا کرنی پڑے گی نہ اس کے پاس بڑی کوٹھی ہے بلکہ اس کی اپنی جان بھی انشورنس سے فارغ ہے ۔ (مسلسل قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Chaudhri Sahib may please resume his seat and let the House be in order. (*A Pause*) Yes, please.

چودھری محمد ابراھیم ۔ شکریہ ۔ تو یہ رعایت جو دی گئی ہے یہ در حقیقت غریب عوام کو نہیں ہے ان پر تو ٹیکسوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں جن سے ان کی کمر ٹوٹ رہی ہے ۔ اس بل کے ذریعے کچھ اور اضافہ ہو گیا ہے ۔

تفنن بر طرف ۔ ایک عام آدمی بلکہ ہر پاکستانی سراپا علامت استفہام بن کر اس وزارت سے پوچھتا ہے ، کہ وہ پاکستانی خواہ مہاجر ہو یا مقامی ہو خواہ وہ تاجر ہو یا پیشہ ور ہو ملازم ہو یا مزدور ہو اس میں اگر کوئی استثناء ہے تو صرف چند مخصوص خاندانوں کا ہے اور سٹیٹ بنک کے ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد دو سو سے زیادہ نہیں ہے اور شاید اس نئے نظام کے تحت وزارتوں کی وجہ سے ان کی پیداوار میں اضافہ ہو گیا ہے ایک آدمی کو سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اس کی جان کی حفاظت ہے اس کے مال کی حفاظت ہے اس کی آبرو کی حفاظت ہے آخر کار اس کا کیا انتظام کیا گیا ہے یہ ٹیکس جو وصول کیا

جاتا ہے تو کس صلے میں وصول کیا جاتا ہے ۔ کیا یہ اسی لئے وصول نہیں کیا جاتا ہے کہ یہ روپیہ عوام کی جیبوں سے نکال کر ان لوگوں کی تنخواہوں پر صرف کیا جائے جو اس کے معاوضہ میں ان کی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کریں ۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ دن دھاڑے ہماری شاہراہوں پر ڈاکو بسوں کو لوٹ رہے ہیں کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ ریل گاڑیوں کو ٹھہرا کر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Is he discussing the Bill or the law and order situation ?

Mr. Speaker : The member should confine his argument to the Bill under consideration.

چودھری محمد ابراھیم ۔ صاحب صدر ۔ یہ پیسہ کا معاملہ ہے ہم پیسہ کیوں دیتے ہیں ؟ یہ کہاں خرچ ہو رہا ہے اور کس بے دردی سے خرچ ہو رہا ہے ۔ ہم ٹیکس جو ادا کر رہے ہیں ایک عام شہری کو یہ حق ہے کہ وہ پوچھے کہ یہ ٹیکس کس کے لئے وصول کیا جا رہا ہے ۔ یہ ٹیکس میں اضافہ معمولی بات نہیں ہے ۔ یہ ہمیں پوچھنے کا حق ہے ۔ اگر مجھ سے کوئی ٹیکس کا مطالبہ کرتا ہے تو میں کہونگا کہ یہ ٹیکس جن چیزوں پر خرچ ہونا چاھئے اور جن پر خرچ ہونا واجب ہے کیا وہ مقاصد پورے ہو رہے ہیں ۔ اگر وہ مقاصد پورے نہیں ہو رہے ہیں تو آپ ہم سے کیوں مطالبہ کرتے ہیں کہ ان ٹیکسوں کے علاوہ ہم آپ کو اور کیوں ٹیکس دیتے چلے جائیں ۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ یہ جان و مال اور عزت کا معاملہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

چودھری محمد ابراھیم ۔ پھر یہی نہیں بلکہ انتظامیہ کی مشینری جس کے ذمہ یہ ذمہ داری ہے ۔ کیا اس نے اپنے attitude میں ادنی تبدیلی انگریزوں کے چلے جانے کے بعد کی ہے ۔ میں تو جہاں تک دیکھتا ہوں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری وزارت ان Bureaucrat اور انتظامیہ کے افسروں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order, Order.

This is very sad that I have to point out time and again that the House is not in order.

چودھری محمد ابراھیم - صاحب صدر - میں یہ عرض کر رہا تھا وہ انتظامیہ مشینری جس کا کام اور جس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ہمیں زندگی کی آسائشوں سے ہم کنار کرے اور وہ سہولتیں فراہم کرے جو ہماری زندگی کے لئے ضروری ہیں ان کا کام تو صرف یہ رہ گیا ہے کہ وہ قانونی اختیارات کی زنجیریں بڑھاتے چلے جائیں - جن سے زبان پر تالے لگیں جن سے اخباروں کی آزادی رائے چھین لیجائے - حتیٰ کہ اخباروں کے لئے یہ بھی ممکن نہ رہے کہ بڑی اہم خبر یا خواجہ ناظم الدین صاحب جیسے Responsible لیڈر کے بیان کو بھی وہ کسی طرح سے شائع کر سکیں ان کے بیان کو بھی یہ لوگ روک سکتے ہیں - اسی طرح دفعہ ۱۴۴ کے تحت ہر ضلع میں یہ دھاندلیاں ہو رہی ہیں -

Mr. Speaker: How is this relevant to the Bill under discussion.

چودھری محمد ابراھیم - صاحب صدر - یہ سب کچھ وہ لوگ کر رہے ہیں جن کی خاطر ہم سے خون کے قطروں کا مطالبہ ان ٹیکسوں کی شکل میں کیا جا رہا ہے -

مسٹر سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ یہ Relevant نہیں ہے -

چودھری محمد ابراھیم - میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ Relevant نہیں ہے تو میں احتجاج کے طور پر بیٹھ جاؤں گا - میں اپنی حکومت کے متعلق صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسٹامپ ایکٹ کے ذریعہ جو روپیہ ہم سے وصول کیا جا رہا ہے یا جو ٹیکس ہم پر لادے جا رہے ہیں تو ایک عام آدمی سراپا علامت استفہام بن کر یہ پوچھ سکتا ہے کہ یہ بد نظمیوں پر کیوں روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے جن کا ہم شکار ہو رہے ہیں ہم دیکھ رہے ہیں کہ سیاسی بد نظمیوں کے کاروبار کو فروغ مل رہا ہے - ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جن مقاصد کے لیے یہ مملکت معرض

وجود میں آئی تھی کیا اس کی نفی نہیں کی جا رہی ہے اور یہ روپیہ کیا ان لوگوں کے حوالے نہیں کیا جا رہا ہے جو مینا بازار قائم کر رہے ہیں جو نحاشی کے اڈے قائم کر رہے ہیں جو شراب نوشی کے کاروبار کو فروغ دے رہے ہیں ۔ کیا یہ سلطنت کے مقاصد میں داخل ہے ۔ جن کے لئے یہ روپیہ وصول کیا جا رہا ہے ۔

Minister of Revenue : I think, the Member has said enough. Moreover, he is not relevant.

چودھری محمد ابراھیم ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اگر یہ وزارت چاہتی ہے کہ ہم سے اس قسم کے مطالبے کرتی رہے اور ہم ان کے مطالبات کو منظور کرتے چلے جائیں تو ان کے حق میں بہتر یہ ہو گا اگر وہ اپنے ذہن میں یہ چیز لا سکیں اور اگر ان کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہو کہ آج قاری صاحب نے جو آیات تلاوت کی تھیں

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ"

جب تک آپ اس آیات کے چھوٹے حصے پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں گے اس وقت تک یہ بد نظمیاں اور اندھیر مچا رہے گا اور ان بد نظمیوں کو دور کرنے کی کوئی اور صورت نہیں ہے اس کے بغیر کسی شکل میں بھی ایک پیسہ ٹیکس کے ذریعہ وصول کرنے کا حق نہیں ہے ۔

خدا کے لئے اس ملک کی بقاء کے لئے لوگوں کو خدا کے بتائے ہوئے حدود کا قائل کیجئے ان کے لئے تبلیغ کا انتظام کیجئے ۔ یہ سب کچھ ممکن ہے اگر آپ چاہیں ۔ اور اس پر عمل ہو سکتا ہے اور آپ بھلائی اور حسن معاشرے میں پیدا کر سکتے ہیں ۔ نہایت ضروری ہے کہ آپ اس طرف توجہ کریں اگر آپ اس طرف توجہ نہیں کریں گے تو آپ ہمارے ہیرو بننے سے رہے ۔

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری ۔ ۳) ۔ جناب میں نے عرض کیا تھا کہ مجھکو بھی دو منٹ دے دئے جائیں تاکہ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں ۔

Mr. Speaker : Yes, please.

راؤ خورشید علی خان - اس کے متعلق جناب میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Transaction ہر ملک میں خواہ پراپرٹی کے متعلق ہو یا لینڈ کے متعلق ہو - اس Transaction میں ڈیوٹی کا معاملہ اس وقت تکلیف دہ پہلو اختیار کرتا ہے اور وہ شکل اسوقت پیدا ہوتی ہے جب Transaction کے سلسلے میں کسی پارٹی پر Transaction کے سلسلے میں کوئی ظلم ہو جائے اور اسے ضرورت محسوس ہو اور اسے کورٹ میں Remedy Seek کرنا پڑے -

اس ظلم اور زیادتی کی جو اس Monetary transaction کے سلسلے میں واقع ہو - اس سلسلے میں تکلیف دہ پہلو یہ ہے - کہ بجائے اس کے کہ ایک مظلوم پارٹی جس کے ساتھ کسی فراڈ وغیرہ کے ذریعے اس مالی لین دین کے بارے میں کوئی ظلم اور زیادتی ہوئی ہے - تو چاہئیے تو یہ تھا کہ حکومت کوئی ایسی Taxation proposal لاتی - کہ وہ جو مظلوم پارٹی ہے - اس کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں پیدا کی جائیں - تاکہ اس کے ساتھ جو فراڈ اور زیادتی ہوئی ہے - اس کو Remedy Seek کرنے میں زیادہ سے زیادہ سہولت ہو - اب موجودہ جو تجویز ہے - اس Stamp Act کے متعلق جو ڈیوٹی ہے - اس میں اضافہ کیا گیا ہے - اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اب تک جو مشکلات تھیں - مظلوم کے راستے میں Courts سے Remedy Seek کرنے کے راستے میں جومشکلات حائل تھیں - انہوں نے اس کو کم کرنے کی بجائے زیادہ کیا ہے - تو میں ایک یہ پہلو ان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا - اب تواس سلسلے میں کچھ نہیں ہو سکتا - لیکن اب نہیں تو آئندہ جب اس قسم کی taxation proposal ہو- تو کم از کم اس میں اس کو دور کر دیں - جس سے کہ ایک مظلوم کی حمایت کا پہلو نکلتا ہے - اس تجویز کو اپنے سامنے رکھنا چاہئیے - دوسری بات یہ ہے کہ میرا تھوڑا بہت تجربہ دیوانی مقدمات کا ہے - اس میں اکثر یہ ہوتا ہے - کہ On all other points and merits مقدمہ ایک پارٹی کے حق میں جارہا ہوتا ہے - لیکن بدقسمتی سے دوسری پارٹی اس بات کی نشاندھی کردیتی ہے - Their relevant document does not bear the relevant duty تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس پارٹی کا مقدمہ خواہ on all other points and merits کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو ہار جاتا ہے - کیونکہ Their relevant docu-

ment does not bear the relevant duty. آپ اندازہ فرمائیے کہ بظاہر تو یہ proposal بڑی معصوم قسم کی دکھائی دیتی ہے ۔ لیکن گہرائی میں جانے سے پتہ چلتا ہے کہ ہم اتنے بڑے ظلم کو روا رکھ رہے ہیں کہ ایک جیتے جانے والا مقدمہ محض اس واسطے ہار جاتے ہیں کہ اس میں فنی اعتبار سے کوئی جھگڑا پڑ گیا ہے ۔ اس لئے مجھے معاف فرمائیں اگر میں کہوں بلکہ مجھے کہنے دیجئے کہ دراصل حکمرانی کا یہ طریقہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ۔ یہ تو Legalize Robbery ہے ۔ جو آپ اس proposal کی شکل میں لاتے ہیں اور ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس Legalized Robbery کی approval دے دیں یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ۔ We lodge our protest میں ہاؤس کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اور آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں اس لئے آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ کہ دراصل ان Proposals کے سلسلے میں کوشش یہ ہونی چاہئے تھی کہ ہمارے معاشرے کے جو well to do افراد ہیں اگر ان پر Tax کچھ زیادہ لگایا جائے تو بہرحال میں اس کو ذاتی طور پر زیادہ Mind نہیں کرتا ۔ ویسے وہ بھی انسان ہیں۔ ان کے ساتھ بھی انصاف ہونا چاہئے لیکن مقابلتاً میرا یہ خیال ہے کہ well to do لوگوں کے ساتھ اگر ایسا ہو تو میں اسے زیادہ Mind نہیں کرتا یہ اتنی بری بات نہیں ہے جتنی کہ ایک عام شہری کے لئے ہے جو اس Taxation proposal سے واسطہ رکھیں گے ۔ اگر یہ لوگ اسمیں اضافہ کرتے ہیں تو یہ اتنی بڑی چیز ہے کہ جو بہت بری نظر آتا ہے ۔ کہنا یہ چاہتا ہوں کہ مثلاً ایک رسید کا معاملہ ہے جس سے ہر آدمی کو سابقہ پڑتا ہے اور وہ بیس روپے کی transaction کرتے ہیں تو کم از کم اگر اسی پر ڈیوٹی کم کرتے ۔ تو میں سمجھتا ۔ کہ یہ عوام کی ہمدردی میں کام کر رہے ہیں ۔ مگر انہوں نے کیا کیا ہے ۔ کہ بیس روپے سے سو روپے تک کے لئے جو رسید دی جاتی ہے ۔ اس پر انہوں نے ڈیوٹی بڑھا کر پندرہ پیسے کر دی ہے ۔ پہلے یہ ایک آنہ تھا ۔ پھر اس میں اضافہ کیا گیا ۔ اور وہ دو آنے ہوگئی ۔ اب دو آنے کی بجائے پندرہ پیسے کر دی گئی ہے۔ کم از کم اسے دو آنے ہی کے برابر کرتے ۔ اور پھر یہ نئی Device نکالی ہے ۔ پہلی شکل یہ تھی ۔ کہ بیس روپے سے جو زیادہ رقم تھی ۔ اس پر وہ دو آنے لیتے تھے ۔ اب انہوں نے سو سے اوپر چار آنے کردیا ہے ۔ انہوں نے یہ celling جو مقرر کی تھی ۔ یعنی بیس روپے تک کی

لین دین پر کوئی charges نہ ہوتے - اگر وہ taxation proposals کے ذریعے اضافہ ہی کر رہے ہیں - اور وہ یہ اس واسطے کر رہے ہیں - کہ آمدنی میں اضافہ ہو گیا ہے - تو اس لحاظ سے بیس روپے کی ceiling بڑھانی چاہئے تھی - اور اسے پچاس روپے تک کرتے - انہوں نے یہ بھی نہیں کیا -

Mr. Speaker : Should we extend the time by 15 minutes ?

(Voices : Yes, Sir.)

We will finish it at 12.45.

Mr. S.M. Sohail : (Karachi II) : Mr. Speaker, Sir, I beg to address this House on a very short point. The point, sir, is that this measure, the amendment of the Stamp duty as it stands now before us and after we have examined it, leaves no doubt in our minds that it is really a taxation proposal. It is not just a rationalization or decimalization of what tax was already being realised. So, Sir, we have to start with this proposition that this is a measure of taxation. Now, Sir, it is a very established constitutional proposition that for all measures of taxation there should be a justification. The jutification for Taxation already is that balancing the budget Government requires more money and they have to propose either new taxes, or to increase the existing taxes so that the budget may be balanced. Now Sir, we have gone through the process of the budget, we have also gone through the process of the supplementary budget and at present there is no demand from Government for any further grant. My submission is that if you establish the rule or precedent of taxation without there being a demand from Government, then we will be treading on very dangerous grounds. This House will sanction an increased grant by way of taxation only if there is a demand by the public exchequer for the same. I feel that perhaps it is for this reason that in the object that has been given out here, what has been said is this that we are only trying to reduce to decimal what already we were realising in annas and a further statement has been read that we want to rationalise it. I submit, Sir, that by raising this tax, by and large if you examined it, the revenue under this Head will increase to more than double Supporing if we were realising 10 lakhs, we will now realise under this Head about 15 lakhs.

Minister of Revenue : I question it.

Mr. S. M. Sohail : I will give you the reason. The main item of taxation will fall on stamp duties on sale of immoveable properties, on conveyance of all types of immoveable properties, mortgages of all types of immoveable properties. There, Sir, the duty has been increased from 1 per cent to 3 per cent. Therefore, I am on very safe gronds when I say that the estimated revenue now will be more than double of what we have been realising before. Now, what is the justification for this new measure of taxation ? Is there any demand from Government that they require more money for meeting their budget ?

If there is none then I submit with respect that here is a case for the Minister concerned and for the Leader of the House to re-examine the proposition whether in the middle of the session without any demand from Government they are going to establish the unhealthy principle of introduc-

ing a measure of taxation. If you start doing that there is no end to it.

Further in all measures of taxation we have to be honest. What we say should be what we do. What we say here is that we want to reduce annas to decimal coinage. What we are doing is that we are raising the revenue under the Head by more than 150%.

I would submit that this is certainly a proposition which should be examined by the Leader of the House and the Minister concerned. Of course, the Party Members are here and we can certainly vote it into law. But the moment you vote into law a measure of taxation you will be creating a precedent which is absolutely unprecedented : namely, raising taxes without there being a demand from Government for balancing the Budget. I would submit, Sir, that I could understand the raising of taxes at the time when the Budget is under discussion or when the Budget is going to balanced namely in June or thereafter when there is a question of a Supplementary Budget, but how can that be done without a Government demand

Minister of Revenue : Mr. Speaker, I should be given ten minutes so that I may wind up the debate.

Haji Gul Hassan Mangi : Mr. Speaker, Sir.....

Mr. Speaker : The member has to finish within three minutes.

Haji Gul Hassan Mangi : Alright. Sir, most of the taxes under this Act are to be borne by the people of Sind and Karachi. It has been stated that they are only changing annas into decimal coinage. But if you go into the schedule of the Bill you will find that they have increased Stamp duty from eight rupees to sixteen rupees and ten rupees to thirty rupees and all this has to be borne by the people of Sind and Karachi. In this standing Committee (which has drafted this report) there is no representative either from Sind or from Karachi. It is always stated by them that they are unifying law. The law should be unified and there should be equal treatment for all the people of West Pakistan, not that the entire burden of taxes should be shifted to one region and others may go scot free. I support the views expressed by Mr. Sohail. I would also request the Revenue Minister to withdraw this Act and appoint a Committee (giving representation to small Provinces) to examine the issue properly.

وزیر مال (خان پیر محمد خاں) - جناب - سب سے پہلے میرے دوست میاں لطیف صاحب نے جو اعتراضات اٹھائے ھیں میں ان کے متعلق عرض کروں گا - پہلا اعتراض انہوں نے یہ اٹھایا تھا کہ چار روپے کی جو ایزادی کی گئی ھے وہ بہت زیادہ ھے اور وہ پہلے نہیں تھی - میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ ایزادی پہلے بھی تھی - صرف اسکو دفعہ ۶ میں incorporate نہیں کیا گیا تھا - یہ شیڈول میں ۱۹۵۲ سے موجود تھی - لہذا اس وقت کوئی ایزادی نہیں ہوئی -

I will refer him to item 25 of the First Schedule.

COUNTERPART OF DUPLICATE OF any instrument chargeable with duty and in respect of which the proper duty has been paid—

(a) if the duty with which the original instrument is chargeable does not exceed four rupees ;- (The same duty as is leviable on the original).

(b) in any other case ——Four rupees.

تو یہ پہلے ھی موجود ھے شیڈیول میں ھماری طرف سے کوئی نئی ایزادی نہیں ھوئی - صرف یہ ھے کہ سیکشن ٦ میں اسکو incorporate کیا گیا ھے - سیکشن ٦ عرض کرتا ھوں جناب - اسکے proviso میں ترمیم کی گئی ھے -

just to incorporate that Schedule in this proviso.

Section 6

"Subject to the provisions in .....(Schedule I)... shall, where the duties charge able thereunder are different, be chargeable only with the highest of such duties :" This is the first part.

Provided that nothing in this Act contained shall render chargeabe with duty exceeding one rupee a counterpart or duplicate of any instrument chargeable with duty and in respect of which the proper duty has been paid.

تو شیڈول میں چار روپے تھا یہاں ایک روپیہ ھے - شیڈول کی provision کو ھم یہاں لا رھے ھیں -

The duty was there and it was being acted upon.

دوسرا اعتراض راؤ خورشید علی خان نے کیا تھا ایڈووکیٹس کے متعلق -

I will refer him to Section 30 of the First Schedule. That provision is already there.

ENTRY AS AN ADVOCATE, VAKIL OR ATTORNEY ON THE ROLL OF ANY HIGH COURT under the Bar Councils Act, 1926, or in exercise of powers conferred on such Court by Letters Patent or by the Legal Practitioners Act, 1884

(a) in the case of an Advocate or Vakil.....One thousand rupees.

Mr. Hamza : Point of order. Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. (Count was taken)

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung)

The House is in quorum. Yes, Khan Sahib.

وزیر مال - میں عرض کر رہا تھا کہ آرٹیکل ۳۰ کے تحت کوئی ایزادی نہیں ہوئی - جو تھی اس کو بحال رکھا گیا ہے -

(a) in the case of an Advocate or Vakil.... One thousand rupees.

(b) in the case of an Attorney.....One thousand rupees.

ہماری طرف سے کوئی ایزادی نہیں ہوئی -

دوسرا اعتراض تھا Bonds of Conveyance کے متعلق - اس کی Provision آرٹیکل ۱۵ اور ۲۳ میں ہے - کوئی ایزادی نہیں ہوئی ہے - البتہ سہیل صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرونگا کہ جس ایزادی کا انہوں نے حوالہ دیا ہے وہ سنٹر کے ایکٹ مصدرہ ۱۹۵۲ء میں پہلے ہی ہو چکی ہے - ہماری طرف سے کوئی نئی ٹیکسیشن نہیں ہوئی - اگر وہ مجھ سے پوچھتے تو میں عرض کر دیتا کہ ۱۹۵۲ء میں یہ ایزادی ہوئی تھی - ہماری طرف سے کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں ہوا - اگر وہ اتنی زحمت گوارا فرماتے اور پوچھ لیتے تو میں ۱۹۵۲ء کا سنٹرل ایکٹ ان کی خدمت میں پیش کرتا اور ان کی تسلی ہو جاتی کہ نئی ٹیکسیشن نہیں ہو رہی ہے جیسا کہ انہوں نے اس ہاؤس کے سامنے بیان فرمایا ہے -

میرے دوست منگھی صاحب نے جو کچھ فرمایا تھا اس کے متعلق ان کی خدمت میں میں نے کل پارٹی میٹنگ میں Court fees کے اعداد و شمار پیش کئے تھے - در اصل وہ Court fees کے متعلق ہے - جو ابھی زیر بحث نہیں آئے - جس ایزادی کا وہ حوالہ دے رہے ہیں - اس کا اس مسودہ قانون سے کوئی تعلق نہیں - تاہم میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ سابقہ صوبہ پنجاب - فرنٹیئر - بلوچستان - بہاولپور اور سندھ کے علاقوں میں Court fees کی شرح بعض چیزوں کے لئے مختلف تھی - اگر وہ چاہتے تو میں ان کے متعلق اعداد و شمار بھی ان کی خدمت میں پیش کر دیتا - لیکن یہ تضیع اوقات ہو گی - تو یہ اقدام ہم نے unification کی خاطر کیا ہے - جس کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی ہے - بہر صورت وہ Stamps کے متعلق نہ تھا بلکہ Court fees کے متعلق تھا -

اس کے علاوہ زیادہ زور میرے دوست ابراھیم صاحب نے دیا ھے ۔ تو اس کا تعلق زیادہ تر Law and Order سے ھے ۔ میرے خیال میں وہ اس کے متعلق بجٹ سیشن میں بھی بہت کچھ کہہ چکے ھیں ۔ آئندہ بھی اگر زندگی ھوئی اور ان کو اس ایوان میں آنا نصیب ھوا تو وہ Law and Order کے متعلق جو چاھیں کہہ سکتے ھیں ۔ لیکن میں یہ ضرور کہونگا کہ Stamp duty کا Law and Order سے کوئی تعلق نہیں ۔ Stamp duty تو ایک ایسی چیز ھے کہ جس کا تعلق دو معاھدہ کرنے والے آدمیوں سے ھے ۔ جب دو آدمی معاھدہ کرتے ھیں تو اس کے لئے رقم کا تعین کیا جاتا ھے ۔ کہ کس قسم کے معاھدے پر کتنی Stamp duty لی جائیگی ۔ اب اگر وہ کسی کو Suit نہ کرے تو وہ Stamp نہ لے ۔ گورنمنٹ کسی کو مجبور نہیں کرتی کہ وہ خواہ مخواہ لے ۔ لیکن there are two parties یعنی ایک آدمی لینے والا ھوتا ھے اور دوسرا دینے والا ھوتا ھے ۔ اور اس کے لئے ایک Stamp duty مقرر ھوتی ھے ۔

جناب والا ۔ یہ بات عام طور پر دیکھنے میں آئی ھے کہ اگر کوئی چیز کسی سادے کاغذ پر لکھی جائے تو اس پر کئی قانونی اعتراضات ھو سکتے ھیں۔ اس کے علاوہ forgery کا بھی احتمال ھوتا ھے۔ اور ھمارے معاشرے میں یہ بات عام پائی جاتی ھے ۔ اور بالخصوص تقسیم ملک کے بعد اس قسم کے واقعات اکثر دیکھنے میں آئے ھیں ۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ھے کہ کوئی ایسا مستند ذریعہ ھو جس میں forgery یا counterfiet کرنے کا امکان نہ ھو ۔ لہذا اس کے لئے ضروری ھے کہ Stamp ھو ۔ محض سادہ یا سفید کاغذ کافی نہیں ۔

یہاں میں ایک بار پھر واضح کر دوں کہ Stamp duty کا Law and Order یا Public Administration سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ۔ تا ھم آئندہ انشاء اللہ پہلے کی طرح انہیں پھر موقع مل جائے گا اور وہ اس موقعہ پر Law and Order کے متعلق دل کھول کر اظہار خیال کر سکتے ھیں ۔

جناب والا ۔ میرے دوست راؤ خورشید علی خان صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ بارہ پیسے سے پندرہ پیسے کرنے والی بات سمجھ میں نہیں آئی ۔ تو ان کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ یہ موجودہ پیسے ہیں جب کہ ایک روپے کے سو پیسے ہیں ۔ بعض حالات میں بارہ پیسے سے پندرہ پیسوں تک ایزادی ہو چکی ہے ۔ لہذا میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ ایسی ایزادی نہیں جو زیر بحث لائی جاتی ۔ ان حالات کی موجودگی میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل بالکل rational صورت میں پیش کیا گیا ہے ۔ اور اعشاریہ سکوں کو rationalise کرنے کی خاطر پیش کیا گیا ہے اور بعض علاقوں میں ۔ جیسا کہ میں نے کل بھی عرض کیا تھا ۔ اس میں کمی بھی کی گئی ہے ۔ جس کے متعلق میرے دوست نے فرمایا کہ ہم نے حاتم کی قبر پر لات ماری ہے ۔ ہم نے توکوئی لات نہیں ماری ۔ البتہ اگر وہ مار دیں تو ان کو اجازت ہے ۔ ہم نے نہ لات ماری ہے اور نہ ہی دعویٰ کرتے ہیں ۔

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب سپیکر ۔ خان پیر محمد خان صاحب چھ پیسوں سے پانچ پیسے کر کے تو credit لینا چاہتے تھے ۔ لیکن جب ہم نے بارہ پیسوں سے پندرہ پیسوں کی طرف اشارہ کیا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ نئے پیسے ہیں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ now the question may be put اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ معزز ایوان میرے ساتھ اتفاق کرے گا کہ یہ بل پاس ہو جائے ۔

Mr. Speaker. Now the question is-

That the Stamp (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

(The motion was carried.)

The House is adjourned to meet again on the 25th at 9.00 a.m.

(The Assembly then adjourned till 9.00 a.m. on Tuesday, the 25th February, 1964)

APPENDIX A

QUETTA CIRCLE

New Scheme

S.No.	Name of the scheme	Provision in the Budget Estimates 63-64
1.	Nigong Flood Irrigation Scheme	2,26,000/-
2.	Siritoi Flood Irrigation Scheme	2,00,000/-
3.	Construction of Flood Diversion weir on Toghir River near Ballozai.	2,00,000/-
4.	Lining of channels in Loralai Irrigation Division	3,00,000/-
5.	Sukhligi Irrigation Scheme	1,00,000/-
6.	Remodelling of Bolan weir distribution system	3,00,000/-
7.	Construction of Dubba Irrigation Scheme	2,00,000/-
8.	Construction of Chacha Irrigation Scheme	3,00,000/-
9.	Chattar Irrigation Scheme	1,50,000/-
10.	Sazoo Irrigation Scheme	1,50,000/-
11.	Sunni Spring Irrigation Scheme	1,00,000/-
12.	Loi Irrigation Scheme	2,00,000/-
13.	Irrigation Scheme in Bela Division	3,18,000/-
14.	Wamtangi Irrigation Scheme	12,82,000/-
15.	Ahmad-zai Irrigation Scheme	3,90,000/-
16.	Construction of Turmugha Irrigation Scheme	50,000/-
17.	Construction of diversion weir and lining of Surkhab near Haikalazai	50,000/-
18.	Dobandi Irrigation Scheme	50,000/-
19.	Remodelling of Tirkha weir and vial in Balliki area	50,000/-
20.	Jhali Minara Irrigation Scheme	70,000/-
21.	Lower Rehman Manda weir	50,000/-
22.	Tangser Irrigation Scheme	25,000/-
23.	Jitiara Shella Irrigation Scheme	50,000/-

Major works in progress.

S.No.	Name of the Scheme	Provision in the Budget Estimates 1963-64
1.	Tubewells in Yaru area	5,500/-
2.	Kesh Mands Irrigation Scheme	44,500/-
3.	Lining Karezes and Channels	5,58,000/-
4.	Kibzai Irrigation Scheme	50,000/-
5.	Reconstruction of Saraghurgh weir and channel	1,50,000/-
6.	Bibi Nani Area Irrigation Scheme	1,50,000/-
7.	Beijai weir Perennial and Flood Irrg. Sheme	5,50,000/-
		2,83,000/-

8.	Mir Ali Khan Irrigation Scheme	1,51,800/- 98,200/-
9.	Toewar Flood Irrigation Scheme	2,00,000/-
10.	Remodelling of Dehri River Irrigation System	3,00,000/-
11.	Untam Irrigation Scheme	3,00,000/-
12.	Diversion well in Kaga Nallah neer Maranj in Dera Bugti area Sib	3,00,000/-
13.	Sangsilla Irrigation Scheme in Dera Bugti	3,00,000/-
14.	Construction of Diversion weir near Nag Khuran	2,20,000/- 2,30,000/-

KALAT CIRCLE.

New Schemes

1.	Development of Dasht-e-Goran Valley, Kalat and Surab	1,31,000/-
2.	Irrigation Scheme on Mushkey near Gujjar	2,00,000/-
3.	Diversion weir in Nihang Kaur above Temp	3,00,000/-
4.	Development of Zohri Spring	50,000/-
5.	Flood diversion weir on Shirinab River	1,00,000/-
6.	Diversion weir on Surma Sang Thal	1,00,000/.
7.	Gidri Irrigation Scheme.	50,000/-
8.	Construction of a weir in Gishkaur near Buleda.	1,00,000/-
9.	Irrigation Scheme in Nal near Thal Thao.	75,000/-

Major Works in progress

1.	Diversion weir in River Mashkey near Mashkey	2,50,000/-
2.	Flood Diversion weir. on Bore Nullah in Nushki	4,32,000/-
3.	Diversion weir in Rakhshan	5,00,000/-
4.	Construction of weir on Winder Dhora	8,00,000/-
5.	Constructing diversion weir in Kill Kaur (Kach)	3,00,000/-
6.	Lining of Karezes and Channels	5,00,000/-
7.	Flood Irrigation Scheme for Shinzai Plain	3,85,000/- 15,000/-
8.	Flood Irrigation on Gish Kaur Kolawah Valley	2,20,000/- 1,80,000/-
9.	Uthal Kantra Irrigation Scheme	3,45,000/-
10.	Titan Nai Irrigation Scheme	6,60,000/- 1,40,000/-

APPENDIX B

STATEMENT "A"

ALLOCATIONS OF FOREIGN AID BY THE CENTRAL GOVERNMENT 1962-63 :

(Rs. in Lakhs)

LOANS

I.	**US AID Rupee Cash Loan.** (Separate list of Projects attached)	1323.18
II.	**Foreign Exchange Loan**	
1.	Foreign Loans for Railway Projects (excluding loans to be treated as investment by the Central Govt.).	950.81
2.	West German Loan for West Pakistan Road Transport Corporation Projects.	23.81
3.	U.K. 2nd Credit for Thal Development.	1.19
4.	U.K. Loan for colonization of G.M. Barrage.	3.07
5.	U.K. Loan for Machinery Pool for G.M. Barrage.	4.80
6.	U.K. Loan for Heavy Earth Moving Machinery.	19.21
7.	U.K. Loan for Lower Sind Hyderabad.	0.40
8.	U.K. Loan for Sukkur Guddu Reclamation Projects.	6.27
9.	U.K. Loan for West Pakistan WAPDA Machinery Pool.	20.08
10.	U.K. Loan for Hyderabad Power Station.	4.27
11.	U.K. Loan for West Pakistan Road Transport Corporation Projects.	26.80
12.	U.K. Loan for Sui Multan Gas (WPIDC).	0.62
13.	I.D.A. Loan for Salinity Control and Reclamation (Khairpur).	119.05
14.	D.L.F. Loan to K.D.A.	54.76
	Total Loans :— (Exclusive of the loans under negotiations).	2557.63

GRANTS

	Canadian Aid Counterpart Fund	
15.	Sukkur Power Station.	52.31
	Canada	
16.	Sukkur Thermal Power Station.	76-47
17.	Warsak Multipurpose.	20.81
18.	Shadiwal Canal Hydel Project	0.29

19.	Refugee Housing.	16.72
	Ford Foundation	
20.	Education Extension Centres and Pilot Secondary Schools.	0.38
21.	Students Teacher Centre Punjab.	2.14
22.	Establishment of Housing Settlement Agency.	5.21
	Australia	
23.	Canal Link Project.	10.11
24.	Setting up for New Prestressed Plant (K.D.A.).	0.09
	U N. and specialised Agencies —	
	U. N. Special Fund.	
25.	Training and Engineering and other Technical Personnel in West Pakistan.	7.27
26.	Management Development and Training Scheme.	12.17
	Other Grants.	
27.	Rural Industrial Service.	8.67
	US AID Rupee Releases.	
28.	Separate list of Projects attached.	2161.07
	Total Grants :—	2374.07
	GRAND TOTAL :—	4931.70

List of Projects 1962-63

Name of Project

Projects Financed From Loan

1. W.A.P.D.A. Project.
2. Railways Project.

Projects Financed From Grants

3. West Pakistan Agriculture Project.
4. Road Development Progamme.
5. Education Budget — Support of
6. Tutorial System.
7. Inter College Exchange —Agriculture University.
8. Teachers Training Institute.
9. Business Administration.
10. Malaria Eradication.
11. Nursing Education.

12. Rural Health Centres.
13. West Pakistan Housing Project.
14. Karachi Water Supply.
15. Rural Water Supply.
16. Ceramic Institute, Gujrat.
17. Sukkur Thermal Project.
18. Canal Link Project.

STATEMENT "B"

ALLOCATIONS OF FOREIGN AID BY THE CENTRAL GOVERNMENT 1963-64.

(Rs. in Lakhs)

LOANS

I.	US AID Rupee Cash Loan.	
	(Separate list of Projects attached.	800.00
II.	**Foreign Exchange Loan**	
1.	Foreign Loans for Railway Projects excluding loans to be treated as investment by the Central Govt.).	850.46
2.	West German Loan forWest Pakistan Road Transport Corporation Projects.	47.62
3.	US AID Loan for Malaria Eradication.	45.44
4.	US AID Loan for Water Supply and Sewerage for rural and urban areas.	20.00
5.	I.D.A. Loan for Technical Education Schemes.	40.00
6.	I. D. A. Loan for Road Programme for Karachi and Special Areas.	80.00
7.	I.D.A. Loan for Foodgrain Storage.	10.00
8.	U.K. Loan for West Pakistan WAPDA Machinery Pool.	26.67
9.	U.K. Loan for Hyderabad Power Station.	13.33
10.	U.K. Loan for West Pakistan Road Transport Corporation Projects.	40.00
11.	IBRD (World Bank) Loan for Small Industries Estates (W P I D C).	95.24
12.	US AID Loan for Sui Gas Compressors (W.P.I.D.C.).	80.00
13.	I.D.A. Loan for Salinity Control and Reclamation (Khairpur).	309.50
14.	I.D.A. Loan for Salinity Control and Reclamation (Kotri).	40.00
15.	D.L.F. Loan to K.D.A.	71.43
16.	AID Loan for Karachi Water Supply and Sewerage.	20.00
17.	West Germany Loan for Multan Lyallpur	20.00
18.	AID Loan for Salinity Control and Reclamation (Chaj Doab).	120.00

19.	AID Loan for Feasibility Studies.	14.20
20.	AID Loan for Heavy Earth Moving Machinery (G.M. Barrage & Guddu Barrage).	30.00
21.	AID Loan for General Inve.tigation Project.	50.00
22.	AID Loan for Machinery Pool organization.	20.00
23.	AID Loan for Power Distribution.	100.00
	Total Loans :— (Exclusive of the loans under negotiations).	2943.89

GRANTS

	Canadian Aid Counterpart Fund	
24.	Sukkur Power Station.	114.11
	Canada.	
25.	Sukkur Thermal Power Station.	100.40
26.	Shadiwal Canal Hydel Project.	0.25
27.	Refugee Housing.	16.72
	Food Foundation.	
28.	Polytechnic Institute Rawalpindi.	6.19
29.	Education Extention Centres and Pilot Secondary Schools.	9.29
30.	Students Teacher Centre Punjab.	4.76
31.	Establishment of Housing Settlement Agency.	47.62
32.	Consultants in Advances Management Training (P.I.D.C.).	0.34
	UN and Specialised Agencies.	
	UN Special Fund.	
33.	Training & Engineering and other Technical Personnel in West Pakistan.	3.04
34.	Management Development & Training Scheme.	19.76
	Other Grants.	
35.	Rural Industrial Service.	9.74
	US AID Rupee Releases.	
36.	Separate list of Projects attached.	1200.00
	Total Grants :—	1532.22
	GRAND TOTAL :—	4476.11

LIST OF PROJECTS 1963-64

Name of Projects

Projects Financed from Loan

1. WAPDA Project.

Projects Financed from Grants

2. Inter College Exchange Project.
3. Support of Education Budget.
4. West Pakistan Agriculture Project.
5. Rural Water Supply Project.
6. Teachers Training Institutes.
7. Business Administration Project.
8. West Pakistan Housing Project.
9. National Institute of Public Administration.
10. Support of Health Budget.
11. Rural Works Programme.
12. Sukkur Power Station.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 24th February, 1964.

The Assembly met in a Special Session at the Assembly Chamber, Lahore.

Mr. Chou-En-Lai, Premier of the Peoples, Republic of China, accompanied by the Governor of West Pakistan entered at 10·00 of the Clock.

Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, took the Chair. The Premier of China sat towards his right and the Governor of West Pakistan on his left.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝

پ ۱۳ — س ۱۳ — ع ۸ — آیات ۹ سے ۱۱ تک

وہ (اللہ) غائب اور حاضر دونوں کا برابر جاننے والا اور سب سے بڑا عالی رتبہ ہے۔ تم میں سے جو شخص چپکے سے بات کہے یا کوئی شخص اعلان کرکے کہے یا کوئی رات کی تاریکی میں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں چلے پھرے یہ سب اللہ کیلئے ایک سی بات ہے۔ ہر شخص کے لئے کچھ فرشتے مقرر ہیں۔ جو تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ کچھ اس کے آگے کچھ اس کے پیچھے مقرر رہتے ہیں۔ اور اللہ کے حکم کے بموجب اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ حقیقتاً اللہ اس قوم کی حالت ہرگز نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی (صلاحیت کو کام میں لاکر) اپنی حالت کو نہیں بدلتی اور جب اللہ کسی قوم پر اس کی بداعمالی کے باعث مصیبت ڈالنا تجویز کرلیتا ہے۔ تو اس کو کوئی نہیں ہٹا سکتا اور کوئی اللہ کے سوا اس کا مددگار نہیں ہوتا۔

سپاسنامہ بعالیخدمت عزت مآب چواین لائی
وزیر اعظم عوامی جمہوریہ چین

مسٹر سپیکر ۔ عزت مآب ۔ میرے لئے آج فخر و مباہات کا دن ہے کہ میں جناب وزیر اعظم آپ کو اور مارشل چن زی کو صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہہ رہا ہوں ۔ اس اظہار خیال سے میں سارے ایوان کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوں کہ ہم آپ کے بے انتہا ممنون احسان ہیں کہ آپ نے اپنے ورود لاہور کے دوران انتہائی مصروفیت کے باوجود آج ہماری اسمبلی سے خطاب کرنے کی دعوت کو شرف قبولیت بخشا ۔

پاکستان اور چین ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں ہیں ۔ جہاں اہل چین دنیا کی قدیم ترین تہذیب کے علمبردار ہیں وہاں پاکستان گندھارا ، موہن جوڈیرو اور ہڑپہ جیسی قدیمی تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے ۔ زمانۂ قدیم میں کئی ایک چینی سیاحوں نے ان خطوں کی سیاحت کی ہے جن پر اب پاکستان مشتمل ہے اور زمانۂ جدید میں یہ دوسری بار ہے کہ جناب عزت مآب ہمارے عظیم ایشیائی ہمسایہ کی دوستی اور محبت کا پیغام ہمارے پاس لے کر آ رہے ہیں ۔ سارا پاکستان آپ کی عظیم قوم کی طرف سے دوستی کی پیشکش کا خیرمقدم کرتا ہے ۔

چین اور پاکستان کی مشترک سرحدیں خاصی لمبی ہیں اور سرحدوں کا مسئلہ دونوں ملکوں کے مابین جس خوش اسلوبی سے طے پایا ہے وہ اہل پاکستان کے لئے بیحد طمانیت کا باعث ہوا ہے ۔ فی الحقیقت اس سے ساری دنیا کے لئے ایک مثال قائم ہو گئی ہے کہ ہمسایہ داری میں خوشگوار تعلقات کا ہونا ہمسایہ ملکوں کے باہمی مسائل کو صلح و آشتی سے حل کرنے کا موجب ہوتا ہے ۔

اس سائنسی دور میں جب تیز رفتاری فاصلوں کو ختم کرتی جا رہی ہے اور اطلاعی وسائل کے توسط سے خیالات آن کی آن میں لاکھوں کروڑوں انسانوں تک پہنچ جاتے ہیں ملکوں کے درمیان حائل پرانی دیواریں منہدم ہوتی جا رہی ہیں ۔ اقوام عالم کی برادری کے لئے یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ ہمسایہ قومیں ایک دوسرے سے زیادہ اچھی طرح واقف ہوں اور

ان کے مابین انتہائی دوستانہ روابط قائم ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ آج عزت مآب کی اس اسمبلی میں تشریف آوری ہمارے ملکوں کے درمیان زیادہ گہری دوستی کا پیش خیمہ ہوگی اور جناب کی عظیم قوم ان مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکے گی جو پاکستان کو در پیش ہیں ۔

جیسا کہ جناب عزت مآب کو بخوبی علم ہوگا موجودہ وقت میں ہماری قوم کو جو مسائل درپیش ہیں ان میں نازک ترین مسئلہ پچاس لاکھ کشمیریوں کے مستقبل کا ہے جن کے ساتھ نہ صرف ہمارا تمدن اور ہماری اقتدار ہی مشترک ہیں بلکہ ہماری اور ان کی روایات بھی ایک ہیں ۔ ہم جناب والا ۔ کی حکومت کے اس اعلان کا بصد تشکر و امتنان خیر مقدم کرتے ہیں کہ تنازعۂ کشمیر کا فیصلہ ریاست جموں اور کشمیر کے باشندوں کی خواہشات کے مطابق کیا جانا چاہیئے ۔ یہ اعلان اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک تاریخی اعلان ہے ۔ ہم اس کے لئے آپ کو اور آپ کے توسل سے چین کے عظیم اور انصاف پسند عوام کو ہدیۂ تکریم پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے بین الاقوامی مواعید کی حرمت اور اقوام عالم کے درمیان حکمرانیٔ قانون کے اصول کی تائید کی ہے ۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ آپ کے عظیم ملک کے ساتھ ہمارے سرحدی مسئلہ کا تصفیہ ، تجارتی معاہدے کی تکمیل اور پاکستان اور اس کے عظیم ایشیائی ہمسایہ ۔ چین ۔ کے ساتھ فضائی سلسلہ کا قیام پاکستان اور اس کے ہمسایہ ملک بھارت کے مابین باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے مثال ثابت ہوتا کہ دنیا کے اس حصہ میں باہمدگری پیدا ہو سکے جس کے باعث افریشیائی ملکوں میں بالعموم یک جہتی کی لہر دوڑ جائے ۔

جناب عزت مآب میں جناب کا اور جناب کے ہمرکابی سفر کا اس اسمبلی میں تشریف لانے پر پھر سے خیر مقدم کرتا ہوں ۔ اور ارکان اسمبلی کی جانب سے جناب سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ ہم سب کی طرف سے چین کے عظیم عوام کو ہماری دوستی اور اخوت کا پیغام پہنچا دیں ۔

پاکستان چینی دوستی پائیندہ باد

قائد حزب اقتدار (شیخ مسعود صادق) - جناب والا - آج کا دن مغربی پاکستان کی اسمبلی کی تاریخ میں ایک عظیم دن ہے - ہمارے معزز مہمانوں کی یہاں تشریف آوری ایک بے مثال واقعہ ہے کیونکہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک دوست ملک کے قائدین کو اس ایوان سے خطاب کرنے کی دعوت دی گئی ہے - (تالیاں) - انہوں نے جس شفقت سے اس دعوت کو پذیرائی بخشی ہے وہ ہمارے لئے انتہائی عزت افزائی کا باعث ہے - (تالیاں) - کیونکہ وہ نہ صرف اپنے ہی ملک کے عظیم قائد ہیں بلکہ دنیا بھر میں اس لئے قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں کہ انہوں نے بین‌الاقوامی معاملات میں اہم کردار ادا کیا ہے - (تالیاں) - اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے - ہماری دعوت کو شرف قبولیت بخشنے پر ہم ان کے تہ دل سے شکر گذار ہیں اور پاکستان کے عوام کی طرف سے ان کا گرم جوشی اور خلوص سے خیرمقدم کرتے ہیں - (تالیاں) - نیز ان کی وساطت سے اپنے چینی بھائیوں کو خیر سگالی کے جذبات پہنچاتے ہیں -

جناب والا - مغربی پاکستان کے لوگوں کا یہ نمائندہ ایوان صوبہ کے ساڑھے چار کروڑ باشندوں کی امیدوں اور توقعات کی عکاسی کرتا ہے - حزب اقتدار کے قائد کی حیثیت سے میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میں عوام کی اکثریت کی ترجمانی کر رہا ہوں - (تالیاں) میں اپنے محترم مہمانوں کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے دس کروڑ عوام کے دلوں میں اپنے ستر کروڑ چینی بھائیوں اور بہنوں اور ان کے عظیم رہنماؤں کے لئے بے حد محبت اور عقیدت موجود ہے - معزز مہمانوں نے اس محبت کا کچھ اندازہ اس بے ساختہ گرم جوشی سے لگایا ہوگا جس سے ہر ایک شخص نے پاکستان میں ان کا اور ان کی جماعت کے دیگر ارکان کا استقبال کیا ہے - درحقیقت ہمارے دونوں ملکوں کے عوام صدیوں پرانے ثقافتی رشتوں کے باعث ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں اور یہ رشتے وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ باہمی خیر سگالی کی وجہ سے اور بھی مضبوط ہو گئے ہیں -

جناب والا - فضیلت مآب چوٴاین لائی نے ہمارے محبوب صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے ساتھ طویل مذاکرات کئے ہیں - صدر

ایوب کی ولولہ انگیز قیادت کے تحت ہم اپنے آپ کو ایک مربوط اور خوشحال قوم بنانے میں کوشاں ہیں ۔ (تالیاں) اور اس بات کا عزم کئے ہوئے ہیں کہ پاکستان دنیا کی دیگر ترقی یافتہ اقوام کے دوش بدوش کھڑا ہو سکے ۔ یقیناً آپ کو اس امر سے اتفاق ہوگا کہ ہم بھی آپ کی قوم کی طرح اس بات کے خواہاں ہیں کہ دنیا میں امن قائم رہے اور ہماری یہ پرزور کوشش ہے کہ افریشیائی ممالک آپس میں اتحاد اور اتفاق سے رہیں ۔ ہم صدق دل سے یہ محسوس کرتے ہیں کہ مختلف اقوام کے مابین صلح و آشتی اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمسایہ ممالک ایک دوسرے کا احترام کریں اور ایسے امن کے حصول کے لئے کوشش کریں جس سے کسی ملک کے وقار کو ٹھیس نہ لگے ۔ اس مقصد کے لئے ہم ہمیشہ سعی کرتے رہیں گے ۔

جناب والا ۔ اس ایوان اور پاکستان کے لوگوں کے لئے یہ امر باعث اطمینان ہے کہ چین بھی عدل و انصاف کے اصولوں پر کاربند ہے اور مختلف ممالک کے باہمی تعلقات میں بین‌الاقوامی قوانین کے اطلاق کا حامی ہونے کے ساتھ ساتھ ایفائے عہد میں بھی یقین رکھتا ہے ۔ (تالیاں) ۔ اس کا ثبوت اس مشترکہ اعلامیہ سے ملتا ہے جو کل دونوں ملکوں کی طرف سے جاری ہوا ہے ۔ میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے معزز مہمانوں کو ایک بار پھر خوش آمدید کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ انہیں اپنی قوم کی خدمت کے لئے طویل اور بامراد زندگی عطا فرمائے ۔

پاکستان زندہ باد ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (خواجہ محمد صفدر) ۔ جناب صدر ۔ میرے لئے یہ امر نہایت فخر کا موجب ہے کہ میں بحیثیت قائد حزب اختلاف اس جانب کے اراکین کی طرف سے عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم اور نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ کا خیر مقدم کروں ۔ ہم ان جذبات کی تائید کرتے ہیں جن کا اظہار قائد حزب اقتدار نے ہمارے محترم مہمانوں کے بارے میں کیا ہے اور اس محبت کا گرم جوشی سے اعادہ کرتے ہیں جو پاکستان کے عوام کے دلوں میں اپنے عظیم چینی بھائیوں کے لئے موجزن ہے ۔ ہماری دعوت کو شرف قبولیت بخشں کر ہمارے معزز مہمانوں نے اس تکریم کا اظہار کیا ہے جو ان کے دلوں میں اس

ایوان اور اس کے اراکین کے لئے موجود ہے ۔ بلا شبہ ہم اس عزت افزائی کے لئے ان کے صمیم قلب سے شکر گذار ہیں ۔

جناب والا ۔ چین ایک ایسا ہمسایہ ملک ہے جس کے ساتھ ہمارے قدیم زمانے سے دوستانہ مراسم چلے آ رہے ہیں ۔ پاکستان اور چین کے درمیان یہ برادرانہ تعلقات اور دونوں حکومتوں کے مابین مفاہمت اور دوستی کی موجودہ صورت حال پاکستان کے خارجہ تعلقات کا ایک نہایت خوشگوار پہلو ہے ۔ (تالیاں) یہی وجہ ہے کہ اس اسمبلی کی حزب‌اختلاف اور حزب‌اقتدار دونوں کو یکسان طور پر اشتیاق تھا کہ معزز چینی رہنماؤں سے اس ایوان میں تشریف لانے کے لئے استدعا کی جائے ۔ (تالیاں) ۔

جناب والا ۔ ہم اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بہترین تعلقات استوار کرنے پر ایمان رکھتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی ملک ہمارے مخالف ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہمارے دل میں اس کے لئے خیر سگالی کے جذبات کا فقدان ہے ۔ ہم نے گذشتہ سترہ سال میں نہایت وضاحت سے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ہم امن کے خواہاں ہیں کیونکہ ہماری ترقی کی اس منزل پر ہم کسی اور نہج پر سوچ ہی نہیں سکتے ۔ امن اور ہمسائیگت کی یہی وہ مخلصانہ خواہش ہے جس کی وجہ سے ہمارے اور چین کے عوام کے درمیان اخوت کے تعلقات مزید مضبوط ہو گئے ہیں ۔ (تالیاں) ۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ چین بھی افریشیائی ممالک کی بہبودی اور خوشحالی کے حصول کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور اس جذبے کا آئینہ دار ہے جس کا اظہار بنڈونگ کانفرنس میں شریک ممالک نے کیا تھا ۔

جناب والا ۔ امن عالم کے لئے ضروری ہے کہ عوامی جمہوریہ چین دنیا کی سیاسیات میں اپنا صحیح مقام حاصل کرے (تالیاں) اور بین‌الاقوامی انجمنوں میں امن اور سلامتی کو قائم رکھنے کے لئے اقوام عالم کے ساتھ برابر کا شریک ہو ۔ اس ضمن میں ہماری حکومت کی موجودہ مساعی تمام قوم کی ترجمانی کرتی ہیں ۔ (تالیاں) ۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی یہ مساعی جاری رہیں گی تاکہ دنیا کا سب سے بڑا ملک جلد ہی اقوام متحدہ کا رکن بن کر امن عالم کی ضمانت میں حصہ لے سکے ۔ (تالیاں) ۔

جناب والا ۔ ہم چین اور پاکستان کے اس مشترکہ اعلامیہ سے جو کل جاری ہوا ہے پوری طرح مطمئن ہی نہیں بلکہ مسرور ہیں ۔ اسے ہم ایک تاریخی دستاویز تصور کرتے ہیں (تالیاں) اور اس کے لئے اپنے معزز مہمانوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔

جناب صدر ۔ اس معزز ایوان میں تشریف آوری پر میں ایک بار پھر اپنے محترم مہمانوں کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔ اور خدائے عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کو صحت اور مسرت سے نوازے اور پاکستان اور چین کو ہمیشہ بھائیوں کی طرح رہنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

پاکستان چین دوستی زندہ باد ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

Mr. Chou-En-Lai(Premier of the People's Republic of China).

Your Excellency Respected Mr. Speaker,

Honourable Members of the Assembly,

Dear Friends,

I am greatly honoured to have the opportunity of addressing the West Pakistan Assembly. I would like to convey from this lofty forum the cordial greetings of the Chinese people to the people of West Pakistan and the whole of Pakistan. (Hear, hear).

The Pakistan people are industrious and courageous people who ardently love freedom. They had waged a long and heroic struggle to win their national independence. We are glad to see that in recent years the Pakistan people have carried out unremitting struggles and won many victories in defending their national independence and state sovereignty and in opposing foreign pressure and threats. The Pakistan Government and people have made positive contributions to the strengthening of Asian-African solidarity. Pakistan is making more and more friends, and its international status is rising with each passing day. (Cheers).

We are also glad to see that Pakistan has achieved marked successes in its economic and cultural undertakings. Its light industry, water conservancy projects and city construction have developed and it has also scored achievements in the fields of culture and education. President Ayub Khan has stated on several occasions that in order to attain self-reliance and self-sufficiency in economy, it is necessary to learn to rely increasingly on one's own resources. (Hear, hear). This expresses the earnest desire of the Pakistan people to build up their mother land in accordance with their own independent will.

Pakistan has a population of one hundred million and has rich natural resources. We believe that through perseverance in its independent policy and the strengthening of its friendly cooperation with Asian-African countries, Pakistan can surely build up its own national economy. Nobody can prevent such a country from advancing along an independent path. (Hear, hear). An independent, prosperous and strong Pakistan will surely make greater contributions to the cause of world peace. (Cheers, cheers).

There exists a profound traditional friendship between the people of China and Pakistan. (Cheers, cheers). Our forefathers began friendly contacts as far back as two thousand years ago. Trade and economic contacts and exchanges in art and culture between us make up many fine chapters in the history of our two countries. The well-know 'silk road' had its passage through the northern part of Pakistan. In modern times owing to the aggression and oppression of imperialism and colonialism, our traditional contacts were interrupted for a time. But after our two countries successively won victory, we have restored and further developed our long-standing traditional friendship on a new basis. I would like to mention in particular the important contributions made by His Excellency President Ayub Khan and the Government led by him to the development of Sino-Pakistan friendship. In the past two years, our two countries have worked in fruitful co-operation with each other in political, economic and cultural fields. (Cheers).

Tho Sino-Pakistan boundary agreement concluded last March is a major achievement in the relations of friendly co-operation between our two countries. This agreement is not only beneficial to the maintenance of tranquillity along the Sino-Pakistan border and to the consolidation of the friendly and good-neighbourly relations between China and Pakistan, but is also of great significance to the defence of peace in Asia and the world. (Hear, hear). The Sino-Pakistan air transport agreement and the Sino-Pakistan trade agreement concluded later have further strengthened the friendly links and economic co-operation between the two countries. All this is the result of the joint efforts made by the people of two countries. (Hear, hear).

In recent years, the Pakistan Government has opposed the imperialist plot to create "two Chinas" and stood for the restoration of China's legitimate rights in the United Nations. (Cheers). The Pakistan Government and public opinion have righteously refuted out that China is a peace-loving country. (Hear, hear). This constitutes a valuable support to China, for which the Chinese Government and people would like to express their sincere gratitude. (Hear, hear). The Chinese Government and people in their turn firmly support the Pakistan Government and people in their just struggle to defend their national independence and state sovereignty. (Cheers).

Dear friends! The development of the friendly relations between China and Pakistan is a victory of the Bandung spirit. As is known to all, Pakistan was one of the sponsors of the historic Bandung Conference; representatives from both China and Pakistan attended the Conference and contributed to its success. (Cheers). Marking the awakening of the Asian and African people, that Conference gave a strong impetus to the strengthening of Asian-African solidarity and the promotion of the African people's struggles to win and safeguard national independence, and exerted a far-reaching incluence on the international situation.

Since the Bandung Conference, the face of the world has undergone a tremendous change. Dozens of Asian-African countries have successively embarked on the road of independent development through their own struggles. The struggles to win and safeguard national independence are spreading like a prairie fire in Asia and Africa. The just struggles of the people of these continents have become a mighty force in defence of world peace. (Hear, hear).

In Asia, the struggle of the peoples for safeguarding national independence and opposing foreign interventation and control have won continuous

victories. The imperialist policies of aggression and war have met with ceaseless setbacks. The new-emerging Asian countries are determined to take the road of independence and develop their own national economics. This represents the firm will of the people. This is an irresistible current of history. The imperialists, of course, will not reconcile themselves to their defeat in Asia. They are intensifying their activities of aggression, intervention, subversion and infiltration against the new-emerging Asian countries. Innumerable facts show that the struggle against imperialism and old and new colonialism remains the common fighting task of the people of Asia.

In order to carry on the common struggle, it is necessary for Asian-African countries to further strengthen their solidarity and cooperation. (Cheers). The proposal for the convocation of a second Asian-African conference has won a warm response from the governments and public opinion of many Asian-African countries. We believe that such a conference will surely make important contributions to the strengthening of Asian-African solidarity, the promotion of economic co-operation among Asian-African countries and the defence of world peace. (Hear, hear).

We Asian-African countries share a common historical experience and have before us a common fighting task. It is entirely possible to settle the disputes left over by history among Asian-African countries fairly and reasonably in accodance with the Five Principles of peaceful coexistence and the Ten Principles of the Bandung Conference and in a spirit of equality and friendly consultation. (Cheers). In the settlement of these disputes, it is impermissible to act truculently and impose one's will on others, still less to bully others by relying on outside forces. The China-Pakistan Joint Communique pointed out that "the border dispute between India and China should and can be resolved peacefully through negotiations". The Joint Communique also expressed the hope that "the Kashmir dispute would be resolved in the hope that "the Kashmir dispute would be resolved in accordance with the wishes of the people of Kashmir as pledged to them by India and Pakistan." (Prolonged cheers). "The peoples of Asia and Africa desire solidarity. We believe that the disputes among Asian-African countries will sooner or later be reasonably settled through peaceful consultation.

The new-emerging Asian-African countries who have stood up are playing an increasingly important positive role in international affairs. The imperialist or big-nation chauvinist attitude of ignoring the independent will of the new-emerging Asian-African countries, of trying to nagate their positions and of the big browbeating the small and the strong bullying the weaks runs entirey counter to the trend of history and is doomed to failure and utter bankruptcy. (Cheers).

Dear friends, the people of China and Pakistan have always sympathized with and supported each other in the struggle to safeguard national independence and oppose foreign intervention and in the building up of their respective countries. (Cheers). The continuous development of the relations of friendly co-operation between China and Pakistan is in the common interests of our two peoples and beneficial to Asian-African solidarity and world peace. (Cheers).

During our present visit in Pakistan, we held cordial and frank talks with President Ayub Khan and other leaders of the Pakistan Government. We had a full exchange of opinions and reached agreed views on international questions of common concern to both parties and on the further development of the relations of friendly co-operation between China and Pakistan.

The China-Pakistan Joint Communique issued today has recorded the important results of our talks and shows that our relations of friendship and co-operation have made a big stride forward. (Cheers). Together with the Pakistan people, we warmly hail this new development in our relations of friendly co-operation. (Cheers).

Long live the friendship between the Chinese and Pakistan peoples.

Long live Asian-African solidarity.

Long live world peace.

(Prolonged Cheers).

(The Assembly then adjourned).

2885 PLA—600—8-11-64—SGPVF Lahore.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN.

Tuesday, the 25th February, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-33 a.m. of the Clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝

پ ۸ — س ۶ — ع ۷ — آیات ۱۵۵ تا ۱۵۷

(اے منکرین عرب) اور یہ کتاب ہے۔ جسے ہم نے نازل کیا ہے۔ برکت والی ہے۔ پس چاہیے کہ اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کا ڈھنگ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ہم نے یہ کتاب اس لئے نازل کی کہ تم یہ نہ کہو کہ اللہ نے تو صرف دو جماعتوں پر کتاب نازل کی جو ہم سے پہلے تھے اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی۔ یا کہو اگر ہم پر بھی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان جماعتوں سے زیادہ ہدایت والے ہوتے۔ سو دیکھو تمہارے پاس بھی تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل ہدایت اور رحمت آگئی پھر بتلاؤ۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون انسان ہے۔ جو اللہ کی آیتوں کی تکذیب کرے اور ان سے (لوگوں کو) پھیرے جو لوگ ہماری آیتوں سے پھیرتے ہیں۔ ہم اس برگشتہ کرنے کے سبب سخت عذاب کی سزا دیں گے

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Shahzada Asadur Rehman.

STUDENTS BELONGING TO CHITRAL STATE STUDYING IN ENGINEERING, MEDICAL AND AGRICULTURAL COLLEGES OF WEST PAKISTAN

***4629. Shahzada Asadur Rehman :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the number and names of students belonging to Chitral State studying in Engineering, Medical and Agricultural Colleges of West Pakistan ;

(*b*) whether any scholarships are being given to the above-mentioned students ; if so, the amount so given to each student ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, the reasons therefor, and whether Government intend to give scholarships to the above said students ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) (*i*) Two students namely Abdul Qasim and Noor Alam from Chitral State were admitted in Engineering College, Peshawar.

(*ii*) Two students namely Panin Shah and Saiful Mulk from Chitral have been admitted in Agriculture College, Peshawar.

(*iii*) No student from Chitral is studying in any of the Medical Colleges in West Pakistan.

(*b*) Noor Alam was granted scholarship of Rs. 600 last year. But since he left the college, no continuance has been allowed during the current financial year.

As regards Abdul Qasim, 1st year Engineering student, his name has been included in the Award Roll for the College Education Scholarship, and has been sent to Political Agent, Malakand, for necessary action.

Messrs Panin Shah and Saiful Mulk were granted annual scholarship of Rs. 1,200 and Rs. 370 respectively last year. They have been promoted to next higher classes and as such their scholarships will continue during the current financial year 1963-64.

(*c*) Does not arise.

HIGH SCHOOL FOR GADOON AREA (MERGED AREA OF MARDAN DISTRICT)

***4839. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government have decided to treat the Gadoon Area (Merged Area of Mardan District) as Tribal Area for the purposes of development ;

(*b*) whether it is also a fact that the abovesaid area contains 48 villages spread over an area of 300 square miles ;

(*c*) whether it is a fact that there are 35 Government Primary Schools, 4 Middle Schools in that area ; but no High School ;

(*d*) if answers to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in affirmative ; reasons for not providing any High School in the said area so far ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) گدون کا علاقہ ۴۸ مواضع پر مشتمل ہے ۔ جو ۶۷,۲۰۷ ایکڑ (۱۰۵ مربع میل) کے رقبے میں پھیلے ہوئے ہیں ۔

(ج) گدون کے علاقے میں ۲۶ پرائمری سکول اور ۳ مڈل سکول ہیں ۔

(د) جب بالائی کلاسوں کے لئے کافی تعداد میں طلباء میسر ہوں گے تب اس استدعا پر مناسب وقت کے اندر غور کیا جائے گا ۔ امسال تینوں مڈل سکولوں میں آٹھویں درجے کے صرف ۲۶ طلباء ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ گدون کے علاقہ میں تین مڈل سکول ہیں اور تینوں میں آٹھویں درجے میں صرف ۲۶ طلبا پڑھتے ہیں ۔ چونکہ وہاں کوئی ہائی سکول نہیں اس لئے ان کی تعلیم رکی ہوئی ہے اور وہ آگے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ۔

Mr. Speaker : That is a suggestion and not a supplementary question.

SCARCITY OF DRINKING WATER IN THE VILLAGE OF GADOON AREA OF TEHSIL SAWABI

***4898. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is a great scarcity of drinking water in the following villages of Jadoon area of Tehsil Sawabi : —

(1) Village Beesak, (2) village Bada and (3) village Sandawa ;

(b) whether it is a fact that the existing surface wells near these villages dry up during summer months and the people of these villages have to fetch drinking water from a distance ranging from 5 to 6 miles ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) be in the affirmative, whether any survey has been made for constant supply of drinking water to the said villages ; if so, the details thereof ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in negative, whether Government intend to take stock of the situation to remove the scarcity of drinking water in the above-mentioned villages ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (میاں عبدالحق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی نہیں -

(د) محولہ سکیموں کے لئے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں گنجائش رکھی جائے گی کیونکہ سروے اور تحقیقات کا کام ابھی شروع نہیں ہوا ہے - سال ۱۹۶۴-۶۵ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سروے اور تحقیقات کے لئے رقوم طلب کی جا رہی ہیں -

---

MURDER CASES REGISTERED IN POLICE STATIONS BADABER AND MATHANI

*4927. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the number of murder cases registered in Police Stations Badaber and Mathani during the period from 1st January 1961 to 31st December 1962;

(*b*) the number of fatal cases of accidents registered at the above police stations during the above-mentioned period ;

(*c*) whether it is a fact that there are no arrangements for post-mortem execution within the jurisdiction of the above two police stations ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to appoint a qualified doctor for carrying out post-mortem at Civil Dispensary Mathani ; if not, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (میاں عبدالحق) -

نام تھانہ		
	بادابر	مٹھانی
(الف) ۱۹۶۱-۱۱-۱ء سے ۱۹۶۲-۱۲-۱۳ء تک درج شدہ قتل کی وارداتوں کی تعداد	۳۰	۹
(ب) ۱۹۶۱-۱-۱ سے ۱۹۶۲-۱۲-۱۳ء تک درج شدہ مہلک حادثات کی تعداد	۱	—

(ج) بعدالموت معائنہ جات لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں کئے جاتے ہیں -

(د) یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے -

CONSTRUCTION OF BRIDGE OVER RIVER KETU ON MIR ALI TAL ROAD (SOUTH WAZIRISTAN)

***5143. Mr. Nasrullah Khan Khattak :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state whether there is any scheme under the consideration of Government for constructing a bridge over river Ketu on Mir Ali Tal Road (South Waziristan), if so, (*i*) the time by which the work on this scheme would begin and (*ii*) the amount sanctioned therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - اس کام کو عملی جامہ پہنانے کی منظوری دے دی گئی ہے -

(۱) تعمیر ۱۹۶۳-۶۴ء میں شروع ہو گی -

(۲) انتظامی منظوری بقدر ۵,۴۷,۰۰۰ روپے دے دی گئی ہے اور مالی سال رواں (۱۹۶۳-۶۴ء) کے دوران میں تخصیص بقدر ۱,۵۹,۰۰۰ روپے ہو چکی ہے۔

ماسٹر خان گل - جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ ۱۹۶۳-۶۴ء میں یہ کام ہوگا - کیا آپ فرمائیں گے کہ اس سال کام کب شروع ہوگا ؟

وزیر قانون - (مسٹر غلام نبی مگھ وریال میمن) - ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران کسی وقت بھی یہ کام شروع ہو جائے گا -

مسٹر عبدالرازق خان - جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ۱۹۶۳-۶۴ء میں تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا - کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ۱۹۶۳-۶۴ء مالی سال کا کتنا عرصہ گذر گیا ہے اور کتنا باقی ہے ؟

Mr. Speaker : That you already know I think.

مسٹر عبدالرازق خان - کب شروع ہو گا ؟

وزیر قانون - میں اس کی تاریخ اور مہینہ نہیں بتا سکتا - جواب میں عرض کر دیا گیا ہے کہ ۱۹۶۳-۶۴ء میں شروع ہوگا - اس کے علاوہ میں مجبور ہوں اور کچھ نہیں بتا سکتا - نہ ہی تاریخ بتا سکتا ہوں -

مسٹر عبدالرازق خان - کیا وزیر صاحب از راہ کرم اس بات کا یقین دلائیں گے کہ اس کام کے لئے جو administrative منظوری ہو گئی ہے اور جو رقم اس کے لئے مخصوص کی گئی ہے وہ سال رواں میں خرچ ہو جائے گی -

وزیر قانون - معزز ممبر کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں نے ایک ماہ پہلے ہی اس سلسلہ میں لکھ کر بھیج دیا ہے کہ جب کسی کام کے لئے administrative sanction ہو جائے تو متعلقہ محکمہ کو چاہئے کہ جو رقم منظور ہو اور جو پیسہ ملے اس کو اسی سال کے اندر ختم کیا جائے تا کہ کام وقت کے اندر ہی مکمل ہو جائے -

ماسٹر خان گل - جب تک آپ سختی سے نہیں لکھیں گے کام نہیں ہو گا - حکومت کو چاہئے کہ کچھ تو بیداری کا ثبوت دے - ورنہ جو پیسہ منظور ہوتا ہے وقت پر کام ختم نہ کرنے سے وہ lapse ہو جاتا ہے -

REPRESENTATION OF SCHEDULED CASTE COMMUNITY OF THARPARKAR DISTRICT IN PANEL OF JIRGAS

*5150. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that out of the population of 730,000 of Tharparkar District two lakhs belong to scheduled caste ;

(*b*) whether it is a fact that no member of the said community has been nominated to panel of Jirgas ; if so, the reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) - جدولی ذاتوں کی آبادی تقریباً ۱,۵۰,۰۰۰ ہے -

(ب) قانون فوجداری مغربی پاکستان (ترمیمی) ایکٹ ۱۹۶۳ء اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی شرائط کے مطابق کمشنر ضلعی سطح پر ارکان نامزد کرنے کے مجاز ہیں - اس ایکٹ یا قواعد کی رو سے فرقہ‌وارانہ یا مذہبی اساس پر ارکان کی نامزدگی نہیں کی جاتی - تا ہم کمشنر حیدرآباد نے ضلع تھرپارکر سے پانچ ہندو ارکان شامل کئے ہیں -

---

REMOVAL FROM SERVICE OF DR. JAMIL AHMAD KHAN, STAFF OFFICER A.R.P. CIVIL DEFENCE, LAHORE

*5152. **Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Dr. Jamil Ahmad Khan, Staff Officer, A. R. P., Civil Defence, Lahore was removed from service on 20th April 1950, without any show cause notice ;

(*b*) whether it is a fact that the said officer filed a declaratory suit challenging the legality of his unlawful removal from service and obtained a decree in his favour from the Court of Ch. Ghulam Hussain, P.C.S., Civil Judge, II Class, Lahore, on 30th June 1954 ;

(*c*) whether it is a fact that the Department concerned did not file any appeal against the said decree ;

(*d*) whether it is also a fact that the Department concerned has not given effect to the said decree uptil now in spite of persistent request of the abovesaid officer ;

(*e*) whether it is also a fact that all posts of Staff Officers in the A.R.P. Civil Defence Department were abolished by an order of the Governor, dated 29th February 1952, if so, whether Government is prepared to place a copy of the said order on the table of the House ;

(*f*) whether it is also a fact that all the Staff Officers juniors to the said Dr. Jamil Ahmad Khan were continued in the service after 29th February 1952;

(*g*) if answers to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to re-instate the said officer, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*)—Mr. Jamil Ahmad Khan was discharged from service by the then Chief Officer, Civil Defence, Punjab, with effect from 19th April 1950 (A.N.) after giving him a personal hearing as to why he should not be removed from Government service.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) No, this is not correct. The Department has treated him to be in service up to 29th February 1962, the date on which the posts of Staff Officers were abolished.

(*e*) Yes, it is a fact that the posts of staff officers were abolished with effect from 29th February 1962. The order, dated 25th February 1962 sanctioning the staff of Civil Defence Department for the Financial Year, 1962-63, makes no mention of the posts of staff officers. Copy of the order is placed on the table of the House.

(*f*) Consequent upon the abolition of the posts of Staff Officers, the incumbents affected were absorbed in service against lower posts on a much lower pay.

(*g*) The question of re-instatement does not arise as the temporary post of staff officer ceased to exist with effect from 29th February 1952. A writ-petition by Mr. Jamil Ahmad Khan on the subject was dismissed by the High Court.

(۱) رائے منصب علی خان کھرل ۔ آپ نے میرے سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ مسٹر جمیل احمد خان کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کو سروس سے remove کیا گیا تھا چونکہ ڈسچارج اور removal میں فرق ہے اس لئے آپ بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ جواب بالکل صاف ہے کہ اسے نوکری سے علیحدہ کیا گیا ۔ جب اس نے civil suit دائر کیا تو فیصلہ اس کے حق میں ہوا لیکن محکمہ نے اس کے خلاف کوئی اپیل

نہ کی اور ۱۹۵۲ء تک اس کو سروس میں شامل رکھا گیا - ۱۹۵۲ء میں محکمہ ختم ہو گیا اور اس کی پوسٹ بھی abolish ہو گئی - اس کی جگہ اوروں کو نہیں رکھا گیا - البتہ جو آدمی محکمے میں تھے ان کو lower grades میں absorb کیا گیا -

Rai Mansab Ali Khan : Sir, my question is not answered. My point is that Mr. Jamil Ahmed Khan was removed from service and not discharged. He was not served with any notice, no reply was given by him and he was not heard by the concerned authorities. I want to know whether he was duly discharged or whether he was removed from service without being heard.

Minister of Law : In part (*a*) of the reply it has been stated that he was discharged from service.

Rai Mansab Ali Khan : Please read the next sentence, the word 'removed' has been used.

Mr. Speaker : You mean to say that they have not distinguished between the word 'discharge' and 'removal' ?

Minister of Law : Sir, technically, there might be some difference but the word removed has been used in the ordinary sense 'removal from service'.

رائے منصب علی خان کھرل - کیا آپ نے ان کو Show cause notice دیا تھا اور پھر کیا اس کے جواب پر غور کیا گیا تھا ؟

Mr. Speaker : I think, the answer is quite clear. It is written in the answer, "after giving him a personal hearing".

Minister of Law : That is at the time of first removal. The reply reads that he was given a personal hearing and after hearing him the order was passed and that was set aside by the court. If the formalities has been complied with the order would not have been set aside by the court and he would have been removed as he was. The fact that he was taken back and recognised to be in service till 29th February, 1952 shows that the order was held by the court to be improper.

رائے منصب علی خان کھرل - میرے سوال کے جواب (ای) میں یہ کہا گیا ہے کہ ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء کو وہ آسامی abolish کی گئی تھی اور یہ کہ حکومت کے آرڈر کی نقل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے - جو ۲۸ تاریخ کے ہیں - حالانکہ اسامی abolish کرنے کی تاریخ ۲۹ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل آرڈز کی نقل میز پر نہیں رکھی گئی آپ نے اس کا جواب evasive دیا ہے - صحیح جواب نہیں دیا -

وزیر قانون - آپ کا سوال ہے اور وہ کاپی ٹیبل پر رکھی گئی ہے - آپ نے پوچھا ہے -

"(e) Whether it is also a fact that all posts of staff officers in the A.R.P., Civil Defence Department were abolised by an order of the Governor, dated 29th February, 1963..."

All that you have asked is the order of the Governor or the Government abolishing these posts and its copy has been placed on the table.

Rai Mansab Ali Khan Kharal : That is not placed on the table.

Minister of Law : Then what is placed on the table ?

Rai Mansab Ali Khan Kharal : That is a different order.

Minister of Law : Copy that has been attached along with the answer is as follows :—

"The Governor is pleased to sanction the continuance of the Civil Defence Department for a further period of one year ending 20th February and the incurring of the following expenditure in connection therewith."

What is the order that you want? Abolition of posts ?

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Yes. This is with regard to the continuance of posts. I want the order which says that these posts have been abolished.

Minister of Law : We will supply a copy of that order, relating to the abolition of posts.

Mr. Speaker : Will the Minister kindly lay it on the table on the next turn ?

Minister of Law : Yes, Sir.

رائے منصب علی خان کھرل - آپ نے اس شق میں کہا ہے کہ یہ آسامیاں ۱۹۶۲ء میں ختم ہو گئی تھیں - لیکن یہ آسامیاں فی الحقیقت ۱۹۶۲ء میں نہیں ہوئیں بلکہ ۱۹۵۲ء میں ہوئیں - یہ Misprint ہوگیا ہے - تو یہ پوسٹ ۱۹۵۲ء ختم ہوئی تھی اور کورٹ نے ۱۹۵۴ء میں ڈگری دی تھی تو اس آرڈر کو آپ عدالت میں پیش کرتے کیونکہ یہ پوسٹ اس سن میں abolish نہیں ہوئی تھی -

Minister of Law : There are two parts of the supplementary question. About the decision of the suit in 1954, although the member has not asked for the details, the decision may have been taken in 1954, the suit may have taken years to be decided, but all that the court decided is that this fellow, who was removed long before the institution of the suit, shall be deemed to be in service; that he should never be deemed to have been removed till the department continued upto 1952. He was deemed to be

in service as such and he was getting all the emoluments. The suit might have been decided in 1954. Now you challenge that the department was never adolished in 1952. You can bring in a privilege motion if you think that the information is incorrect that the department was never abolished. I have promised to supply the member a copy of the order of the Government of Punjab abolishing this department on the next turn. But if the member feels that he cannot wait till then then he is well within his rights to move a privilege motion as the rules permit. I cannot say anything beyond this at this stage. The member is equally challenging our statement that the department was never abolished in 1952.

رائے منصب علی خان کھرل - آپ نے فرمایا ہے کہ اسامیاں ختم ہو گئی تھیں اور اس کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ ان تمام لوگوں کو آپ نے کہیں نہ کہیں سروس دی تھی تو پھر آپ نے اس شخص کو اپنے محکمہ میں یا کہیں اور پوسٹ مہیا کیوں نہیں کی - جب کہ دوسرے لوگ جو جونیئر تھے انہیں کوئی نہ کوئی ملازمت یا سروس دی گئی -

وزیر قانون - معزز ممبر اگر ہمارا جواب دیکھیں گے اور Annexure دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ڈیپارٹمنٹ کے Abolish ہونے کے بعد جن لوگوں نے Low Level کی پوسٹیں منظور کر لیں ہم نے ان کو Low Level کی پوسٹیں دے دیں -

اگر یہ بھی Low Level کی پوسٹ چاہتے تو ہم ان کو بھی دے دیتے -

رائے منصب علی خان کھرل - آپ نے ان سے Low Level کی پوسٹ کے لئے کہا تھا اور کیا انہیں نے انکار کیا تھا -

Minister of Law : The answer is very simple that in the re-organization or when the Department was restord, the post which this gentleman was holding at the time when it was abolished, no longer existed, as it was not revived. Therefore, he could not be appointed to that post.

NUMBER OF VETERINARY HOSPITALS IN NORTH WAZIRISTAN

*5157. **Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) the total number of Veterinary Hospitals in North Waziristan with the annual expenditure incurred by Government on these hospitals ;

(*b*) the number of animals treated in the said hospitals during years 1962-63 and 1963-64;

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) The number of Veterinary Hospitals in North Waziristan Agency is 4.

Annual expenditure on these hospitals in 1962-63 was Rs. 21,237 and in 1963-64 (from 1st July 1963 to 30th November 1963) was Rs. 10,241.

(*b*) Number of animals treated in the said hospitals in 1962-63 was 32,645 and in 1963-64 (from 1st July 1963 to 30th November 1963) was 17,570.

BREEDING OF BULLS, OXEN, ETC. IN NORTH WAZIRISTAN

*5158. **Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state the number of bulls, oxen, rams and cocks of superior breed distributed in North Waziristan during the last five years for breeding purposes and whether the said distribution has yielded some encouraging results?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq). : The requisite information is as under :—

Name of Agency	...	1960-61	1961-62	1962-63	1963-64
North Waziristan Agency, Bulls	...	7	3	3	...
ACHIEVEMENT					
No. of covering	...	...	723	902	574
No. of progency recorded	...	...	428	208	101
Rams	...	100	20	30	...
ACHIEVEMENT					
No. of covering	...	2,337	2,824	2,660	...
No. of progeny recorded	...	2,024	2,161	2,115	...
Cockerels	...	50	50	50	...

OPENING OF A METAL CENTRE AT MIRAN SHAH, NORTH WAZIRISTAN

*5161. **Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the annual expenditure incurred by Government on the Woollen Centre and the Silk Centre functioning at Miran Shah in North Waziristan ;

(*b*) the annual income derived by Government from each of the said Centres ;

(*c*) whether it is a fact that there is a scheme under consideration of Government to open a Metal Centre at the said place, if so, the time by which the said scheme will be implemented and the amount allocated for its execution ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Expenditure incurred by Government during 1962-63, on the Woollen Centre and Silk Centre, Miran Shah was Rs. 36,960 and Rs. 28,540, respectively.

(*b*) Income during 1962-63, from the Woollen Centre, Miran Shah, was Rs. 870. There was no income from the Silk Centre, Miran Shah because it was mainly meant for imparting training to the tribesmen in Silk worms rearing and reeling of silk yarn.

(*c*) There is a proposal for shifting the Metal Centre, Wana to Miran Shah under consideration of Government.

میجر سلطان احمد خان - Investment میں اور آمدنی میں اتنا فرق کیوں ہے ؟

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Some times moneys are spent for the purpose of training. The member at least should be happy that there is same profit.

میجر سلطان احمد خان - کیڑے پالنے اور درختوں سے اتارنے کی بھی ٹریننگ ہونی چاہئے اگر آپ کوشش کریں تو وجوہات ضرور ملیں گی -

Mr. Speaker : This is not a supplementary.

REINSTALLATION OF X-RAY PLANT IN THE HOSPITAL AT DIR

***5193. Mr. Latif Ullah Khan Dirvi** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an X-Ray plant was provided to the Hospital at Dir in Dir State ;

(*b*) whether it is a fact that the said X-Ray plant has been transferred to the Hospital at Dargai ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative reasons therefor ;

(*d*) whether Government intend to reinstal the said X-Ray plant in the Hospital at Dir, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں عارضی طور پر -

(ج) دیر کے مقام پر معقول بجلی کی عدم دستیابی کے باعث -

(د) دیر ہسپتال میں ایک نئے جنریٹر کی تنصیب ہوتے ہی ایکس رے پلانٹ وہاں دوبارہ منتقل کر دیا جائیگا -

مسٹر عبدالرزاق خان - کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ نئے جنریٹر کب تک نصب کئے جائیں گے - کوئی تاریخ یا وقت مقرر ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - میں نے عرض کیا ہے کہ بجلی کے وہاں پہنچ جانے پر نصب کر دئے جائیں گے -

EXPENDITURE INCURRED ON AGRICULTURAL FARM, MIRAN SHAH

*5204. **Mr. Nasrullah Khan Khattak** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) total annual expenditure incurred on Agricultural Farm, Miran Shah, alongwith its annual income ;

(*b*) total quantity of insecticides sprayed over the crops in North Waziristan during 1962-63 and 1963-64;

(*c*) number of plant saplings distributed by Government during the last five years in North Waziristan and the extent to which these were successfully planted;

(*d*) names and quantities of superior quality seeds distributed during the last five years in North Waziristan;

(*e*) quantity of the chemical fertilisers distributed in North Waziristan during the last five years and its rates each year?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : The total annual expenditure incurred on the Fruit Nursery Farm, Miranshah was as under—

1960-61	1961-62	1962-63	Total
Rs. 1,400	Rs. 9,080	Rs. 10,402	Rs. 19,882

No income accrued during the last three years.

(*b*) A statement showing the total quantity of insecticides sprayed over the crops in North Waziristan during the year 1962-63 and 1963-64 is furnished below—

1962-63—

1	Endrin	... 110 gallons.
2	Cynogass	... 116 lbs.
3	Metasystox	... 9 gallons.
4	Deptrax	... 712 lbs.
5	Zinc Phosphide	... 178 lbs.
6	Perinox	... 172 lbs.
7	Ferinox	... 90 lbs.
8	Aldrin (Powder)	... 170 killo.
9	Aldrin (Liquid)	... 10 gallons.
10	Melathin	... 74 gallons.
11	Heptachler	... 600 lbs.
12	D.D.T. (Liquid)	... 23 gallons.
13	Cymag	... 368 lbs.
14	B.H.C. 12%	... 20 lbs.
15	Winter Oil	... 148 gallons.
16	Parzate	... 200 lbs.
17	D.D.T. 75% (W.P.)	... 900 lbs.
18	P.D.C.B.	... 42 lbs.

1963-64—

1	Metasystox	... 38 gallons.
2	Zinc Phosphide	... 55 killos.
3	Aldrin Powder	... 200 killos.
4	Deptrex	... 375 lbs.
5	Melathin 75 gallons	... 75 gallons.
6	D.D.T. (Liquid)	... 8 gallons.
7	Cymag	... 140 lbs.
8	Perinox	... 20 lbs.
9	Endrin	... 56 gallons.
10	Parzate	.. 300 lbs.
11	Sulphoran	... 40 lbs.
12	D.D.T. 75% (W.P.)	... 400 lbs.
13	P.D.C.B. (Para-dieblord-Benzen)	... 10 lbs.
14	E.D.C.T.	... 6 lbs.

Ethylene Dischloride and Carbon Tetrachloride.

(*c*) No plant saplings were distributed during the period 1958-59 and 1959-60. The information in respect of the last three years is furnished below—

1960-61	1961-62	1962-63	Total
6,560	14,361	17,146	38,067

The extent to which the plant saplings were successfully planted is estimated at 50%.

(*d*) No superior quality seeds were distributed during the period 1958-59 and 1959-60. The information in regard to the last three years is furnished below :—

Wheat seed C 591—

1960-61	1961-62	1962-63
500 md.	1,845 mds.	492½mds.

(*e*) No chemical fertilizers were distributed in North Waziristan during the period 1958-59 and 1959-60. The information in respect of the last three years is furnished below—

1960-61—

Ammonium Sulphate	Ton Lbs. 88-00 or 1,760 bags.
Rate per bag of 112 lbs.	Rs. 3 per bag.

1961-62—

Ammonium Sulphate		Ton Lbs. 8-448 or 164 bags.
Rate per bag of 112 lbs.		Rs. 7/12
Urea	...	Ton-Lbs 0-1232, or 11 bags
Rate per bag of 112 lbs.	...	Rs. 12.

1962-63—

Ammonium Sulphate	Ton-lbs. 56-392 or 1,124 bags
Rate per bag of 112 lbs.	Rs. 11.
Urea	Ton-Lbs 0-1,108 or 9 bags
Rate per bag of 11 lbs.	Rs. 24/25

ROAD BARRIERS, AT RAKHNI, BAWATA AND RAKHI MONH ON LORALAI-DERA GHAZI KHAN ROAD

*5232. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 'Road Barriers' exist at Rakhni, Bawata and Rakhi Monh on Loralai-Dera Ghazi Khan Road ;

(*b*) whether it is a fact that the distance between Rakhni and Bawata is only about $1\frac{1}{2}$ mile; if so, the reasons for keeping the barriers between the said two places, which are so near to each other ;

(*c*) whether Government intend to remove all these Barriers to remove the difficulties of the people travelling by the said Road ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Yes.

(*b*) and (*c*) The distance between Rakhni and Bawata is about $3\frac{1}{2}$ miles. Road Barrier at Rakhni was erected for controlling vehicular traffic in dangerous zone between Kingri and Mekhtar on account of activities of outlaws and for exercising proper and effective check on movement of absconders.

The road between Bawata and Rakhi Monh has to pass through high hills at narrow points where at the time of rush of traffic, one way traffic has got to be enforced. However, it is very dangerous to allow traffic by night. It is in the interest of safety of the public that these barriers should be allowed to continue. No complaints have been received from the travelling public for the removal of these barriers.

DISPARITY IN RATES ALLOWED TO CONTRACTORS BELONGING TO CHITRAL STATE AND OTHER PART OF PROVINCE

*5257. **Shahzada Asadur Rehman**: Will the Parliamentary Secretary, Home, please refer to answer to my Starred Question No. 4558, given on the floor of the House, on 9th December, 1963 and state whether it is a fact that the rates allowed to the contractors in Chitral State are lower as compared to the rates allowed to the contractors in other parts of the Province; if so, reasons therefor and whether Government intend to treat the contractors of Chitral State at par with the contractors belonging to other parts of the Province ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): According to the prescribed procedure, the rates allowed to the contractors depend on their own quotations which are duly considered by the political authorities in consultation with the representative of the Irrigation Department in the presence of the contractors. The question of the rates allowed to the contractors in Chitral State being lower than those allowed in other parts of the Province, therefore, does not arise.

شہزادہ اسدالرحمن - سوال یہ تھا - کہ

". . . . whether it is a fact that the rates allowed to the contractors in Chitral State are lower as compared to the rates allowed to the contractors in other parts of the Province . . . . . "

تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے - کہ یہ Rates ٹھیکیداروں کی اپنی Quotations پر منحصر ہوتے ہیں - تو میرے خیال میں سوال کے پیش نظر یہ کوئی قطعی جواب نہیں ہے - جو کچھ پوچھا گیا ہے - اس کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ یہ فرمائیں - کہ یہ شرح کم ہے یا نہیں -

وزیر قانون - (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) میں نے جواب عرض کیا ہے - اس کی آخری تین چار لائینیں پڑھئے - اس میں کہا گیا ہے - کہ

The question of the rates allowed to the contractors in Chitral State being lower than those allowed in other parts of the Province, therefore, does not arise.

The position is this that the contractors themselves quote rates which are either accepted or not accepted by the Department. Therefore to say that they are offered lower rates does not arise. Because they themselves quote lower rates. It may be lower than the rates that are being given elsewhere. It all depends on the contractors themselves who quote lower rates.

شہزادہ اسدالرحمان - یہ تو کوئی معقول جواب نہیں ہے - کہ ٹھیکیدار اس کے لئے خود ہی کم شرح مقرر کرتے ہیں -

وزیر قانون - در اصل جب ہم Tenders طلب کرتے ہیں - تو ٹھیکیدار خود ہی اس کے لئے کم شرح دیتے ہیں - پھر محکمے والے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان Rates کو بڑھا دیں - تو وہ خود ہی کم شرح پر کام کرتے ہیں - اسی لئے وہ بعد میں بھاگ کھڑے ہوتے ہیں -

سردار عنائت الرحمان خان عباسی - جناب والا - سوال یہ نہیں ہے - در اصل محکمے کے پاس اپنے ہی شیڈول Rates ہوتے ہیں - تو جب وہ کسی ٹھیکیدار سے کام کرواتے ہیں - تو انہی Rates پر ان کو کام کرنا ہوتا ہے - آپ یہ فرمائیے کہ مغربی پاکستان اور چترال کے Rates میں کیوں فرق ہے -

وزیر قانون - عرض یہ ہے کہ جب ٹھیکیدار سستے ریٹس پر کام کرنا منظور کر لیتے ہیں تو پھر حکومت انہیں زیادہ Rates کیوں دے - یہ Fixed Rates نہیں ہوتے - بلکہ مختلف Rates ہوتے ہیں - جب ہم دیکھتے ہیں کہ کم شرح پر کام کرانا ہے - تو ہم ٹینڈر طلب کرتے ہیں - اور پھر ان ٹینڈروں کے ذریعے ہی ٹھیکیدار خود ہی اپنے Rates دیتے ہیں - تو جن کے Rates سب سے کم ہوں - ہم کو ان کم Rates پر ہی کام کرواتے ہیں -

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ چترال میں انہوں نے ٹینڈر طلب کئے تھے اور ٹھیکیداروں نے خود ہی کم Rates دئے تھے - اور چونکہ انہیں اس طرح نقصان ہوتا تھا - اس لئے وہ بھاگ گئے - کیا آپ یہ صحیح فرماتے ہیں - اگر میں آپ کو یہ کہوں کہ وہاں پر ایسا نہیں ہوتا - بلکہ وہاں آپ کے Fixed Rates ہوتے ہیں - اور ان ہی شرحات پر ٹھیکیداروں کو کام کرنا پڑتا ہے - اور آپ انہیں کہتے ہیں کہ ان Rates پر کام کرو یا نہ کرو تمہاری مرضی ہے - تو جو کچھ میں نے کہا ہے یہ درست ہے - یا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے - وہ درست ہے یہ ارشاد فرمائیں -

وزیر قانون - اگر حقیقت حال یہ ہے تو میں اس کے متعلق تحقیقات کروں گا - کیونکہ میں خود تو دیر کا رہنے والا نہیں ہوں - اگر حالت ایسی ہے - جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے - تو پھر میرا جواب صحیح نہیں ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - کیا میں وزیر متعلقہ سے یہ درخواست کر سکتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ وہ اس بارے میں تحقیقات فرمائیں - بلکہ یہ مہربانی بھی فرمائیں - کہ جس طرح باقی صوبے میں ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں - اسی طرح چترال میں بھی کئے جائیں -

Mr. Speaker : This is a suggestion and not a supplementary question.

STUDENTS FROM DIR STATE STUDYING IN DIFFERENT COLLEGES AND UNIVERSITIES

***5302. Mr. Latifullah Khan Dirvi :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the number of students from Dir State studying in different Colleges and Universities of the Province ;

(*b*) the number and names of students out of those mentioned in (*a*) above who are in receipt of Government scholarships ;

(*c*) the number of Government scholarships granted each year to students from the said State during the years 1961—63 ;

(*d*) whether any student from the said State have been sent abroad for higher studies since independence, if so, the number and names of such student if none, reasons therefor?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) — (الف) ۸۱ -

(ب) ریاست دیر کے حسب ذیل طلباء کو وظائف دئے گئے تھے:—

(۱) محمد ظہیر شاہ سال چہارم ایم - بی - بی - ایس خیبر میڈیکل کالج کا طالب علم -

(۲) خال کے حیدر شعیب ایم - بی - بی - ایس (فائینل)

(۳) خال کے ولات سعید سال سوئم ایم - بی - بی - ایس-

(۴) رانی کی مس اخکولاہ بی بی - ایم - ایس - سی (ریاضیات) -

(۵) دیر کے تاج محمد سال سوئم ایم - بی - بی - ایس -

(۶) مجیب اللہ -

(۷) ایم - عنایت اللہ -

(۸) ایم - جہانگیر خان -

(۹) ایم - فضل محمود -

(۱۰) ایم - عالم زیب -

(۱۱) محمد حنیف -

(۱۲) ایم - گل محمد -

(۱۳) ایم رحمانی گل -

(۱۴) ایم اورنگ زیب -

(۱۵) ایم دلاور خان -

۶۳—۱۹۶۱ء کے دوران میں ہر ایک کو سو روپے فی کس ماہ وار کے حساب سے ان کے علاوہ ریاست کے مختلف سرمایوں میں سے مختلف شرحوں سے ۶۲—۱۹۶۱ء کے دوران چالیس طلباء کو اور ۶۳—۱۹۶۲ء کے دوران ۸۱ طلباء کو وظائف دئے گئے تھے -

(ج) ۱۰ وظیفے ۱۰۰ روپیہ ماہوار کے حساب سے ریاست دیر کے طلباء کو ۶۳—۱۹۶۱ء کے دوران میں سالانہ کوٹے کے طور پر منظور کئے گئے تھے -

(د) جی نہیں - بیرونی ممالک میں بھیجنے کے لئے قبائلی علاقوں اور ریاستوں کے طلباء کے وظائف کے لئے انتخاب بر بنائے استحقاق کیا جاتا ہے کیوں کہ وظائف کی تعداد بہت محدود ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - سوال کے جزو (D) میں یہ پوچھا گیا ہے - کہ قیام پاکستان کے بعد اب تک یعنی ان سولہ سالوں میں ریاست دیر سے کسی کو بیرونی ممالک میں وظائف پر بھیجا گیا ہے - یا نہیں - تو اس کا جواب نفی میں دیا گیا ہے - کیا سولہ سال میں وہاں ایک بھی ایسا لڑکا نہ تھا کہ جس کو وظیفے پر بیرونی ممالک میں بھیجا جاتا - جب کہ حکومت قبائلی لوگوں کو وظائف دے ہی رہی ہے -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) — اس کا جواب کیا دوں - سوائے اس کے کہ کوئی بھی لڑکا Fit اور Merit والا نہیں ملا -

مسٹر عبدالرازق خان - کیا آپ اس پر ہمدردی سے غور کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر قانون - وہ تو ہم کر ہی رہے ہیں اور آئندہ بھی کرینگے -

COMPENSATION TO LAND OWNERS WHOSE LANDS WERE ACQUIRED FOR CONSTRUCTION OF CAMP BY FRONTIER CONSTABULARY AT NARAZA.

*5325. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the camp constructed by the Frontier Constabulary at Naraza in the merged area in Hazara District is now under the control of P. A. R. ;

(b) whether it is a fact that a period of fourteen years has passed since the land for the construction of the said camp was acquired or requisitioned;

(c) whether it is a fact that compensation or rent of the said land has not so far been paid to the land owners ; if so, reasons therefor and whether Government intend to pay the land owner the compensation plus the rent of the said land for the period for which the payment of compensation has not been paid ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a), (b) & (c). The question relates to the Frontier Constabulary which is a part of the Civil Armed Forces under the administrative control of the Central Government. The Provincial Government is, therefore, not concerned with the question.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - اس ضمن میں یہ عرض کرونگا۔ کہ یہ درست ہے کہ فرنٹیئر کینسٹیبلری مرکزی حکومت کے تحت ہے - لیکن انہوں نے اپنے تمام Camps ضلع ہزارہ میں P. A. R. کے حوالے کئے ہیں - جو کہ صوبائی حکومت کے ماتحت ہے - جو کہ تمام محکمہ ہی صوبائی حکومت کے ماتحت آتا ہے - تو اسکے assets اور liabilities بھی صوبائی حکومت کے تحت آتے ہیں - آپ نے یہ عجیب جواب دیا ہے - آپ اس پر دوبارہ غور فرمائیں کہ کیا آپ کا یہ جواب درست ہے -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - آپ یہ فرماتے ہیں کہ یہ ایسا ہونا چاہئیے - لیکن ایسا نہیں ہے - جواب جیسا ہونا چاہئیے وہ ہم نے دیدیا ہے - کہ یہ مرکزی حکومت کے تحت ہے -

مسٹر سپیکر - وہ کہتے ہیں - کہ یہ محکمہ صوبائی حکومت کو منتقل ہو گیا ہے -

وزیر قانون - اگر واقعی یہ ایسا ہے - تو پھر اس کی تمام تر ذمہ داری ہماری ہو جاتی ہے - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ مرکزی حکومت کے تحت ہے - اس لئے اس کے اخراجات کی ذمہ داری ہم پر عائید نہیں ہوتی - اگر وہ فرماتے ہیں کہ اس کی ذمہ داری ہم پر عائید ہوتی ہے - تو پھر میں اس کو دیکھوں گا -

مسٹر عبدالرازق خان - آپکا جواب ہے - کہ

"The question relates to the Frontier Constabulary which is *a part* of the Civil Armed Forces under the administrative control of the Central Government ....."

باقی سارا حصہ آپکا ہے - کچھ حصہ مرکزی حکومت کا ہے -

وزیر قانون - آپکی یہ interpretation صحیح نہیں ہے - میں پھر بھی پوچھ لونگا -

ARREST OF S. FAQIR HUSSAIN SHAH, MANAGING PROPRIETOR, SHAHBAZ LTD., LAHORE.

*5357. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home please refer to part (*i*) of the answer to my Starred Question No. 4285, given on the floor of the House by Parliamentary Secretary, Industries and Commerce on 13th December 1963 and state :—

(a) whether it is a fact that S. Faqir Hussain Shah, Managing Proprietor, Shahbaz Ltd., Lahore, who has been declared as absconder by the Additional City Magistrate XV, Karachi, is residing with his family in Bungalow No. 25, 'F' Block, A. R. Khan Road, Samnabad, Lahore :

(b) whether it is a fact that the said absconder is a retiredSub-Inspector of Police and originaly belongs to Baddomalhi Town, Tehsil Narowal, District Sialkot, where he owns immovable property ;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for not arresting him when he has been declared as absconder by the said Court ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ۔ جناب والا ۔ یہ سوال محکمہ صنعت سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس لئے یہ ان کو منتقل کر دیا گیا ہے ۔

PROSECUTION OF CERTAIN LECTURERS OF GOVERNMENT COLLEGE, LYALLPUR

*5435. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that certain Lecturers of Government College, Lyallpur have been prosecuted for taking part in the students agitation on 6th November 1963, if so, the names of the Lecturers against whom cases have been registered by police ;

(*b*) whether it is a fact that only those Lecturers have been proceeded against by the police who received injuries on their bodies ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Three Professors namely, Zafar Iqbal, Muhammad Jamil and Shahzada Hassan were arrested for instigating the students to take out a procession and other offences. They being the member of unlawful assembly were arrested on the spot and are standing trial under sections 307/395/332/149/148, P. P. C. They also sustained simple injuries with blunt weapon.

(b) No. The three Professors mentioned above were prosecuted because they were involved in the crime and arrested on the spot, and not because they received injuries.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ان پروفیسروں کے خلاف مقدمات اس لئے درج کئے گئے ہیں کہ وہ طالبعلموں کو جلوس نکالنے پر آمادہ کرتے تھے یا اکساتے تھے ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے میرے سوال کے حصہ (بی) کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ ان کو عین موقع پر گرفتار کیا گیا اور وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ان تینوں پروفیسر صاحبان کو ضربات آئیں ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ضربات لڑکوں کی مارپیٹ کی وجہ سے آئیں یا پولیس کی مارپیٹ کی وجہ سے ؟

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir we have been more than fair to the member in replying to this question because as the facts would show the matter is actually sub-judice. It would not be proper on our part to go too far and determine every issue here in answer to the question of the member, who has put in the supplementary question. How the injuries were sustained by the three lecturers, whose cases have been sent upto the court would be gone into by the court which would find out at whose hands they have sustained injuries. I would, therefore, request that this question may not be permitted particularly when the question was not raised at the earlier stage nor does it arise as a supplementary.

Mr. Speaker : Yes, the supplementary question is disallowed.

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں جناب وزیر قانون سے دریافت کر سکتا ہوں کہ آیا ان پروفیسر صاحبان کے خلاف دائر شدہ مقدمات واپس لئے جاچکے ہیں یا گورنمنٹ ان کو واپس لینے کے سوال پر غور کر رہی ہے ؟

Minister of Law : So far as my knowledge goes there is no such proposal before the Government.

DETENTION OF ONE KHURSHID AHMAD *alias* KHURSHID KHALID OF VILLAGE RATTI PINDI, TEHSIL PHALIA, DISTRICT GUJRAT IN JAIL

***5461. Amir Habibullah Khan Saadi**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Khurshid Ahmad *alias* Khurshid Khalid, a prominent national and social worker of village Rati Pindi (Tehsil Phalia, District Gujrat) is confined in Jail ;

(*b*) whether it is a fact that the above said person has already completed his one year's term of imprisonment in accordance with the Jail Rules ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not setting him at liberty and whether Government intend to set him free ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : It is understood from Superintendent, District Jail, Gujrat that convict Khurshid Ahmed is not confined in his Jail. To give answer to the Assembly Question, the following details will be required :—

(*i*) Parentage of the convict and his address.

(*ii*) The Jail in which he is confined at present.

(*iii*) The name of the Court awarding the sentence of imprisonment under the Pakistan Penal Code etc.

REGISTRATION OF CASE AGAINST CERTAIN KHAKSARS OF GUJRAT

***5462. Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a case under the Public Order (Political Uniforms) Ordinance, 1958, was registered by City Police, Gujrat against four Khaksars who had gone to the Railway Station, Gujrat to pay Salami to Ghilaf-i-Kaba in March, 1963;

(*b*) whether it is a fact that the Additional District Magistrate, Gujrat acquitted all the above mentioned four Khaksars for lack of evidence when the case went up to the Court;

(*c*) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government is aware of the fact that the police is harrassing the above said persons even now on the same charge, if so, the action Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) Yes.

(*b*) They were discharged by the A. D. M., but the case has since been remanded by the District Magistrate, Gujrat, for retrial on the ground that the entire evidence had not been recorded.

(*c*) The Police is not harrassing them.

REGISTRATION OF CASES BY INDUS RANGERS

***5475. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Indus Rangers are authorised only to register cases against the offenders and the enquiries in such cases are held by the Police authorities ;

(*b*) whether it is a fact that during 1962-63 the Indus Rangers posted in Chhachro and Umar Kot talukas of the said district compelled same offenders to give their statements under section 164, Cr. P. C. before the Magistrate concerned, if so, the authority under which this action was taken by them ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) Yes.

(*b*) No.

COMPLAINT MADE BY SOMAR NAHRHI, RESIDENT OF VILLAGE RAN, TALUKA CHHACHHRO, DISTRICT THARPARKAR TO S.P. THARPARKAR

*5481. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one, Somar Nahrhi, resident of village Ran, Taluka Chhachhro, District Tharparkar complained to the S. P. Tharparkar that Mr. Din Muhammad, Post Commander of Rangers had beaten him severely as a result of which he had been deprived of his one eye ;

(*b*) whether it is a fact that the Medical Officer, Chhachhro, after examining the said complainant issued him a Medical Certificate attesting all the injuries sustained by him ;

(*c*) whether it is a fact that the said case was tried by Wing Commander, Malak Muzafar of New Chhor, District Tharparkar; if so, reasons for not referring the case to a regular Court of Law ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) -

(الف) جی نہیں -

(ب) جی ہاں—میڈیکل افسر نے سومر ناڑھی کے جسم پر ذو ضربات پائیں -

(ج) جی نہیں—یہ مقدمہ ابھی پولیس کے زیر تفتیش ہے -

RESIDENTIAL ACCOMMODATION FOR S. D.M., CHINIOT

*5502. **Mr. Iftikhar Ahmad Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a house belonging to one Sh. Fazal Elahi of Chiniot, who is not a Pakistan National and is permanently residing in India, was requisitioned by Government for the residence of S.D.M., Chiniot ;

(*b*) whether it is a fact that the possession of the said house was taken over by the Tehsildar, Chiniot, on the morning of 23rd December 1963 ;

(*c*) whether it is a fact that there is no official residence for the said Officer and the above-mentioned house has been lying vacant for more than 20 years ;

(*d*) whether it is a fact that the Home Secretary telephonically ordered the said Tehsildar on 23rd December 1963, to make over the possession of the House in question to the Mali engaged by the owner of the house ;

(*e*) if answers to (a) to (d) above be in the affirmative, reasons for issue of telephonic orders cancelling the requisitioning orders ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) It was not requisitioned by Government but by the Commissioner, Sargodha Division on 21-11-1963.

(*b*) Tehsildar Chiniot was taking possession of the house on 23-12-1963 when he received telephonic instructions from Deputy Commissioner, Jhang not to take possession of the said house. He did not, therefore, take possession of the said house.

(*c*) It is correct that there is no official residence for S.D.M. at Chiniot. It is not correct that the said house has been lying vacant for more than 20 years. The owner of the house who is Consul General of Turkey in India, his son who is Consul for the Republic of Turkey in East Pakistan and his family members stay in the said house as and when they visit Chiniot. It is also reported that the house is full of furniture.

(*d*) No.

(*e*) In view of (*b*) above question does not arise. The correct position is that on receipt of a representation from the owner of the house which is alleged to be worth Rs. 5,00,000, the Commissioner is reconsidering his orders of requisitioning the said house, which is too big and too expensive to be rented for an S.D.M.

PERSONS NOMINATED ON THE PENAL OF JIRGAS IN RATODERO TALUKA

***5512. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Parliamentary Secretary Home, be pleased to state :—

(*a*) the names of persons (with their castes) nominated on the panel of jirgas in Ratodear taluka, along with the persons on whose recommendations these nominations were made ;

(*b*) their relationship, if any, to each other ;

(*c*) whether it is a fact that five members on the above said jirgas belong to one family, if so, the exact relationship between the said persons ;

(*d*) the number of jirga members in each District of the Province and whether Government intend to increase this number and if so, to what extent ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) 1. Mr. Ahmed Shah Rashid Pir.
2. Mr. Ghulam Mustafa Bhutto.
3. Mr. Ghulam Rasul Jalbani.
4. Mr. Mumtaz Ali Bhutto.
5. Mr. Mashooq Ali Bhutto.
6. Sardar Pir Bakhsh Khan Bhutto.
7. Mr. Mohammad Hassan Agha

The above Members were nominated on the panel on the recommendation of the District Magistrate, Larkana.

(*b*) M/S Ghulam Mustafa Bhutto, Mashooq Ali Bhutto and Mumtaz Ali Bhutto are brothers interse. Sardar Pir Bakhsh Khan Bhutto is their cousin.

(*c*) Four Members belong to one family but not to one joint family. Their relation interse is as given in reply to part (*b*) above ;

(*d*)

Name of District	Number of Jirga Members.	Name of District	Number of Jirga Members.
Peshawar	50	**D. I. Khan**	49
Mardan	35	Bannu	50
Hazara	48		
Kohat	44		
Rawalpindi	50	**Sargodha**	40
Campbellpur	50	Lyallpur	40
Jhelum	50	Mianwali	30
Gujrat	50	Jhang	30
Lahore	50	**Multan**	50
Sialkot	50	Montgomery	50
Gujranwala	50	Dera Ghazi Khan	50
Sheikhupura	50	Muzaffargarh	40
Bahawalpur	50	**Khairpur**	67
Bahawalnagar	50	Nawabshah	60
Rahimyar Khan	50	Sukkur	40
Hyderabad	50	Larkana	48
Dadu	35	Jacobabad	45
Thatta	35	**Karachi**	100
Tharparkar	40		
Sanghar	35		

The Legislature has recently increased the strength of panel of each District to a minimum of 60 and a maximum of 100. No further increase is under consideration of the Government.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : In reply to part (c) of the question, the Parliamentary Secretary says that they do not belong to one joint family. I don't know the significance of this because I haven't asked it whether they belong to one joint family. In my question (c) I have asked whether these five members of the above-said jirga belong to one family.

Mr. Speaker : I think it is only recognised in Hindu Law.

Minister of Law : Sir I will make the position clear. The reply to the question of the member has been given that they do belong to one family in the sense that three are brothers and one is a cousin. Since they don't put up together and each brother and cousin reside separately, therefore, they are separate families.

Mr. Speaker : They do not reside in one House.

Minister of Law : I might inform the member that after this case came to the notice of Government that three brothers of one family were put up as members on the jirga list, the rules, which enjoin the Commissioner, who forms the penal, being bound by the recommendation of the District Magistrate, have now been amended, and power has been given to the Commissioner to disregard the recommendation of the Deputy Commissioner and come to his own finding.

DITSPUTE OVER A TRACT OF LAND LYING BETWEEN TRIBAL AND SETTLED AREAS IN ILLAQA BARA MUHAMMAD, DISTRICT PESHAWAR

***5533. Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a tract of land lying between the territory of Tribal and settled areas in Illaqa Bara Muhammad, District Peshawar has been under dispute since the last ten years and many rival claims have been made in respect of the said land ;

(*b*) whether it is also a fact that the dispute has been referred to a Jirga;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take immediate action for the speedy settlement of the said dispute ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ۔ جناب والا ۔ اس سوال کا جواب آئیندہ وقفہ سوالات میں دیا جائے گا ۔

SUB-INSPECTORS AND ASSISTANT SUB-INSPECTORS OF POLICE IN KHAIRPUR AND HYDERABAD DIVISIONS.

*5534. **Mr. Ahmed Mian Soomro** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some Sub-Inspectors and Assistant Sub-Inspectors of Police in Khairpur and Hyderabad Divisions have been reverted in 1963 after they have been continuously officiating as such for over three years, if so (*i*) their names, (*ii*) the period for which each had officiated prior to his reversion ; (*iii*) reasons for reversion in each case; (*iv*) whether the said reversions were made after proper inquiry and after charge sheeting the Officers concerned and whether the provisions contained in Para. 17, of the Standing Order No. 4 of 1958 of the Inspector-General of Police West Pakistan were complied with;

(*b*) the names of Sub-Inpectors and Assistant Sub-Inspectors from amongst those mentioned in (*a*) above who were again promopted in Khairpur and Hyderabad Divisions along with the dates of promotion ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) ۔ جناب والا ۔ اس سوال کا جواب بہت طویل ہے ۔ اس لئے میں آپ کی اجازت سے اسے ایوان کے میز پر رکھتا ہوں*۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Is it a fact that one Iqbal was also reverted and again promoted, but his name does not appear in the list of Sub-Inspectors ?

Parliamentary Secretary : This is a new question Sir.

Mr. Speaker : This is not a new question.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Mr. Ahmed Mian, will you kindly repeat your question ?

Mr. Ahmed Mian Soomro : In the list, which has been submitted for Khairpur Division, the name of one Sub-Inspector, Iqbal, who was reverted and again promoted, has not appeared.

Minister of Law : Your question is that his name hase been omitted.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Yes.

Minister of Law : So far as the omission is concerned, I will not be in a position to contradict him straight off and I would, therefore, request for time so that I may get a clarification.

Mr. Ahmed Mian Soomro : This Sub-Inspector Iqbal was reverted. His application was put up. He appeared on 5th of October and was rejected, and on 6th of October he was promoted.

* For answer, please see Appendix A at the end.

Minister of Law : I don't know what the member is emphasizing about. If somebody has been reverted on one day and promoted on the following day then what actually is the grievance before the House ?

Mr. Speaker : The member may repeat his supplementary.

Mr. Ahmed Mian Soomro : I said that this Mr. Iqbal, alongwith others, was reverted. He made a representation. In the reply it was stated by the Minister that two persons were promoted again because they had applied to the DIG. They had requested the DIG for reconsideration of their cases and their request was considered to be reasonable by him and he, therefore, re-promoted them. So, I am telling the Law Minister that this Mr. Iqbal applied to the DIG. on the 5th October, he was given an interview. His application was rejected and he was painted to be the worst person possible. But again, within twenty-four hours, he was promoted and that order rejecting him on the 5th was again issued on the 10th October. Obviously 10th October's order supersedes the previous order but the promotion still continues. What is this ?

Minister of Law : It is a suggestion. I don't know how this question, that a particular man reverted on one day is promoted within twenty-four hours and orders issued, arises out of the main question. The member might put a new question and then we will answer.

Mr. Ahmed Mian Soomro : That arises from this question.

Minister of Law : How am I expected to know all these facts which have happened at the hands of a DIG ?

Mr. Speaker : Please give fresh notice.

Mr. Ahmed Mian Soomro ; Another supplementary.

In reply to my unstarred question No. 124, it has been admitted by the Government that according to the circular applicable to Sind, Sub-Inspectors were to be confirmed after 18 months. From the list, supplied to us, we find that people having fifteen years' service as Sub-Inspectors have been reverted without any notice and without any charge-sheet. The reason advanced is that they were not found fit. Then why they were found fit to continue on probation for fifteen years ?

Mr. Speaker : The member may put a sparate question with reference to this supplementary. In this question he has only asked for the list and they have supplied it.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, if you see column (iii) you will find they have replied there that these people were not found fit and that is why they were reverted without any notice and without any charge-sheet.

Mr. Speaker : There are only two parts of the question (a) and (b)

Mr. Ahmed Mian Soomro : In sub-part (iii) I have asked whether these people who have been reverted were charge-sheeted or whether they were asked to show cause. The reply given is 'no' because according to the Supreme Court judgement no charge-sheet or notice was necessary. Then Ipointed out that some of them have been on probation for fifteen years

whereas according to the circular they should have been confirmed after the expiry of 18 months. The position is that they have been reverted after fifteen years without being charge-sheeted and without being asked to show cause.

Minister of Law : Sir, I would again very respectfully submit that the member is pouring in his grievances of which he seems to have the knowledge in his division but we are not concerned whether it is for ten years or for fifteen years and whether or not the people are charge-sheeted. That is not the question.

Mr. Speaker : Yes. They have given the reason that on account of the decision of the Supreme Court there was no necessity of any charge-sheet or show cause notice.

Minister of Law : Reason has been given.

Mr. Speaker : Mr. Soomro, that may be an unsatisfactory reason but the reason is there.

Haji Gul Hassan Manghi : Before integration, certain police officers were promoted as Sub-Inspectors and subsequently they have been reverted as Assistant Sub-Inspectors. May I know the rules of reversion from Sub-Inspectors to Assistant Sub-Inspector ?

Mr. Speaker : That is quite a new question.

Haji Gul Hassan Manghi : No, Sir. This is a supplementary connected with the original question.

Mr. Speaker : No, this is not a supplementary question.

SHIFTING OF POLICE STATION FROM MITRO TO DOHKOTA IN DISTRICT MULTAN

*5576. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani :** Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) the total number of Police Stations in Multan District along with the dates on which the building of each of the said Police Stations was constructed and the amount spent annually on the repairs of each building ;

(*b*) the number of residential quarters for the police staff at the Police Station Mitro, District Multan along with the year when the said quarters were constructed and the total amount spent on their construtiion along with the amount spent annually on the repair of these quarters :

(*c*) the number and names of chaks and villages under the jurisdiction of the above said Police Station along with the length and breadth of the area in mileage under the control of the said Police Station ;

(*d*) whether it is a fact that the said Police Station is not centrally located but is situated at the farthest end of the area lying within its jurisdiction with the result that the staff as well as people find it very difficult to reach it in the absence of adequate travelling facilities ;

(*e*) whether it is also a fact that sometimes the people do not lodge even the most urgent important complaints in the above said Police Station due to its remote location and non-availability of communication ;

(*f*) if answers to (*d*) & (*e*) above be in the affirmative, whether Government keeping in view the convenience of the people, intend to shift the said Police Station from its present location to Dohkota which is centrally located ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) 23. Statement giving details of expenditure incurred on repairs is placed on the Assembly table.

(*b*) Nil.

(*c*) List of 134 Chaks is enclosed. The farthest chak is situated 17 miles from the Police Station.

(*d*) No. The Police Station is located at a place which almost falls in the Centre of its jurisdiction.

(*e*) No such complaint has come to notice.

(*f*) The question does not arise.

POLICE DEPARTMENT. **MULTAN DISTRICT.**

Proforma, containing information in respect of buildings on charge of Multan Police.

Sl. No.	Name of P. S.	Year of construction.	Capital cost of the building.	Annual maintenance charges.
1	2	3	4	5
1.	Harram Gate.	1858-59	Rs. 18259/-	Rs. 548/-
2.	Kup.	1891	Rs. 3866/-	Rs. 125/-
3.	Old Kotwali.	1857	Rs. 8132/-	Rs. 244/-
4.	Multan Cantt.	1906-07	Rs. 15233/-	Rs. 457/-
5.	Sadar Multan.	1872	Rs. 6853/-	Rs. 206/-
6.	Makhdoom Rashid.	1908-09	Rs. 9439/-	Rs. 283/-
7.	Khanowal.	1918-19	Rs. 51766/-	Rs. 1553/-
8.	Tulamba.	Before 1925	Rs. 1574/-	Rs. 57/-
9.	Mian Channu.	1925-26	Rs. 17676/-	Rs. 531/-
10.	Sarai Sidhu.	1850	Rs. 2992/-	Rs. 88/-
11.	Kabirwala.	1876	Rs. 7632/-	Rs. 228/-
12.	Lodhran.	1858-59	Rs. 72195/-	Rs. 2166/-
13.	Kohror Pacca	7-5-1897	Rs. —	—

1	2	3	4	5
14.	Mailsi.	1869	Rs. 8566/-	Rs, 755/-
15.	Luddan.	1935	Rs. 32267/-	Rs. 214/-
16.	Jalalpur.	1900	Rs. 8631/-	Rs. 259/-
17.	Shujabad.	1899	Rs. 14746/-	Rs. 242/-
18.	Mittroo.	1869	Rs. 5034/-	Rs. 151/-
19.	Alpa.	1891-92	Rs. 8121/-	Rs. 270/-
20.	Jahanian.	Govt. Building sanction but not yet constd.		
21.	Dunyapur.	,, ,,	,, ,, ,, ,,	,,
22.	Vehari.	1930	Rs. 9676/-	Rs. 320/-
23.	Burewala.	1939	Rs. 54000/-	Rs. 180/-

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - جناب والا - پہلی بات یہ ہے کہ مجھے اس سوال کے جواب کی نقل نہیں ملی -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب - اس سوال کا جواب اس List میں تو شائع تو نہیں ہوا - کیا آپ نے اس کی نقل ان کو نہیں دی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - مجھے تو خود اس کا جواب کل شام موصول ہوا ہے -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - جناب والا - جواب تو مجھے ملا نہیں - اب میں ضمنی سوال کیسے پوچھ سکتا ہوں - اب آخری وقت میں مجھے اس کا جواب دیا جا رہا ہے -

مسٹر سپیکر - بات یہ ہے کہ جس سوال کا جواب اس List میں شائع نہ ہو - وہ متعلقہ ممبر صاحب کو اجلاس شروع ہونے سے پہلے پہنچا دینا چاہئے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - بہت اچھا جناب - آئندہ ایسا ہی کیا جائے گا -

مسٹر سپیکر - خاکوانی صاحب - کیا آپ کوئی اور Supplementary Question پوچھنا چاہتے ہیں ؟

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - جناب والا - جب تک میں اس جواب کو اچھی طرح دیکھ نہ لوں - میں ضمنی سوال کیسے پوچھ سکتا مجھے ہوں - موقع دیا جائے تا کہ میں ضمنی سوال پوچھ سکوں -

Mr. Speaker : This question will be replied on the next turn.

میاں محمد اکبر - جناب والا - مجھے بھی اسی قسم کی شکایت ہے - آج کی فہرست میں میرے تین سوال ہیں جن کے متعلق Printed List میں لکھا ہے Answer not received لیکن انہوں نے بڑی مہربانی سے دو سوالوں کے جواب مہیا کئے ہیں - تا ہم سوال نمبر ۵۶۷۶ کا جواب نہ تو آج کی فہرست میں ہے اور نہ ہی مجھے مہیا کیا گیا ہے -

Mr. Speaker : Is it correct Mian Sahib ?

کیا میاں اکبر صاحب کے سوال نمبر ۵۶۷۶ کا جواب ان کے میز پر نہیں پہنچایا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب اس سوال کا نمبر کیا ہے -

مسٹر سپیکر - اس کا نمبر ۵۶۷۶ ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا -

میاں محمد اکبر - جناب والا - اسی ضمن میں میری گذارش یہ ہے کہ یہ سوال میں نے recess سے پہلے دئے تھے - یعنی اب انہیں تقریباً دو ماہ ہو گئے ہیں - اگر دو ماہ کے عرصہ میں بھی حکومت جواب مہیا نہیں کر سکتی تو برائے مہربانی مجھے بتایا جائے کہ اس کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے ؟

Mr. Speaker : This question will be included in the list for the next turn.

خان اجون خان جدون - جناب والا - مجھے بھی سوال نمبر ۵۸۵۹ اور ۴۸۹۸ کے جواب ابھی تک موصول نہیں ہوئے -

Mr. Speaker : Both the questions of Mr. Jadoon should be answered on the next turn.

PERSONS PROSECUTED FOR DISTURBING PUBLIC GATHERING OF JAMAAT-I ISLAMI OUTSIDE BHATI GATE, LAHORE

*5600. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state the number of persons who are being prosecuted for indulging in hooliganism and disturbing the public gathering on the occasion of annual All-Pakistan Session of Jamaat-i-Islami held outside Bhati Gate, Lahore on 25th October 1963 alongwith the nature of charges levelled against each of the above said persons ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : One Ghulam Ahmad, son of Khair Din, Arain of Gowalmandi, Lahore, was arrested for indulging in hooliganism and committing murder on the occasion of the annual All-Pakistan Session of Jamaat-i-Islami held outside Bhati Gate on the 25th October, 1963. A case F.I.R. No. 241, dated 25th October, 1963 under sections 302/436/147/148/149, P.P.C. was registered and he has been sent up for trial under section 302, P.P.C.

Members of the Jamaat-i-Islami, who were present in the meeting, did not name or describe any other person who indulged in hooliganism in the meeting and, therefore, no other persons could be arrested.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے سوال کا جو جواب دیا ہے اس کا آخری حصہ حقائق پر مبنی نہیں ہے - جماعت اسلامی کے ممبران وہاں موجود تھے کسی نے کوئی نام نہیں بتایا لیکن تمام باتیں پریس میں آتی رہی ہیں - الزام یہ تھا کہ حکومت نے پولیس کی معرفت وہاں یہ ڈرامہ کھیلا -

Mr. Speaker : No criticism about that. The member may please put his supplementary question.

مسٹر حمزہ - وہاں غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا گیا - خیموں کی رسیاں کاٹی گئی تھیں اور سٹال لوٹے گئے - لیکن حکومت نے صرف ایک آدمی کو گرفتار کیا ہے - ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جماعت اسلامی نے کسی کو نامزد نہیں کیا تھا - حالانکہ جماعت اسلامی نے صاف طور پر کہا تھا کہ حکومت کی ایک منظم سازش کے تحت یہ سب کچھ ہوا تھا لیکن گورنمنٹ کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہیں کیا گیا -

Mr. Speaker : That is not a supplementary question. The member may please resume his seat.

NON-OFFICIAL VISITORS NOMINATED BY GOVERNMENT TO VISIT JAILS

*5606. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Non-Official visitors are nominated by Government to visit the Jails, if so, the purpose of their visits ;

(*b*) whether it is a fact that no Non-Official visitors have been nominated for District Jail, Khuzdar, Central Prison Mustang, District Jail Quetta and District Jail Mach ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) District Magistrate of the District recommends the names for the appointment of the Non-Official visitors and the Commissioner of the Division forwards these recommendations of the D.M. to Government duly supported ; whereupon the Government appoint Non-Official Visitors. As regards the purpose, the Non-Official visitors are required to inspect all the places of the jails and ascertain whether considerations of health, cleanliness and security are attended to whether proper management and discipline are maintained in every respect ; and if any prisoner is illegally detained or is detained for an undue len gth of time while awaiting trial ; hear, attend to all representations and petitions made by or on behalf of prisoners and direct if deemed advisable that any such representation or petition be forwarded to Government. They are also required to make suggestions for the improvement in the Jail administration.

(*b*) No. Following gentlemen have been appointed as Non-official Jail Visitors for these Jails with effect from 17th December 1963 :—

DISTRICT JAIL, KHUZDAR, MASTUNG AND CENTRAL JAIL, MACH

(1) Sardar Ghaus Bakhsh Khan Raisani.
(2) Sardar Dado Khan Zarakzai.
(3) Mr. Yousaf Ali Khan, Mangasi.
(4) Agha Muhammad Hussain (Retired Nazim).
(5) Haji Abdul Khaliq, Chairman, Town Committee, Mastung.

DISTRICT JAIL, QUETTA ;

(1) Mr. Rashid Jan (Retired EAC) of Quetta.
(2) Sahibzada Muhammad Ayub Khan of Kuchlaq.
(3) Sardar Muhammad Ishaq Khan of Quetta.
(4) Khan Abdul Ghafoor Khan of Quetta.
(5) Ch. Imdad Ali of Quetta.

NUMBER OF SUB-JAILS, DISTRICT JAILS, CENTRAL JAILS AND OTHER JAILS IN WEST PAKISTAN

*5607. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary, Secretary, Home, please refer to Appendix IV to answer to starred question No. 4231 of Mir Haji Muhammad Bux Talpur, laid on the Table of the House on 30th December, 1963 and state the action taken against each non-official member who failed to visit the respective Jails ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : No action can be taken against the non-official visitors who failed to visit the respective jails, except that in the event of their failing to visit the Jails for six months, they shall be regarded as having vacated their offices as provided in para 946 (iii) of the Punjab Jail Manual.

ROAD BARRIERS SET UP BY POLICE DEPARTMENT ON LORALAI/DERA GHAZI KHAN ROAD

***5610. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state (*a*) whether it is a fact that Road Barriers have been set up by the Police Department on Loralai-Dera Ghazi Khan Road at Tour, Mekhtar, Khajuri, Kingri, Rarha Sham, Rahkni, Bawata, Rabbi Main and Sakhi Sarwar ; if so, (i) the distance between each of the said barrier, (ii) reasons for keeping so many barriers at short distances ;

(*b*) whether there is any proposal under consideration of Government to totally remove or reduce to the minimum extent the above-mentioned barriers ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): (*a*) Road barriers on Loralai-Dera Ghazi Khan Road exist at Rakhni, Bawata & Rakhi Monh only. No road barriers exist at Tour, Mekhtar, Khajuri, Kingri, Rarha Sham & Sakhi Sarwar, distance between Rakhni and Bawata is $3\frac{1}{2}$ miles and between Bawata and Rakhi Monh 23 miles. Road barriers at Rakhni was erected for controlling vehicular traffic in dangerous zone between Kingri and Mekhtar on account of activities of outlaws and for exercising proper and effective check on movements of absconders. The road between Bawata and Rakhi Monh is to pass through high hills at narrow points where at the time of rush of traffic, one way traffic has got to be enforced. It is very dangerous to allow traffic by night. In the interest of safety of public barriers at Bawata and Rakhi Monh have been established.

(*b*) In view of (*a*) above the existence of the above-mentioned barriers is considered to be a necessity.

GRANT OF PERMISSION FOR THE USE OF LOUD-SPEAKERS

***5612. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state :—

(*a*) the District-wise number and names of the parties granted permission for the use of loud-speakers during the period from 23rd October 1963 to 31st December 1963 ;

(*b*) the District-wise number and names of the parties who were refused permission for the use of loud-speakers during the above said period ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : The answer is laid on the table.*

---

*For answer please see Appendix B at the end.

REGISTRATION OF CASE AGAINST MR. ABDUL BAQI BALUCH, M.P.A., UNDER SECTION 434/109, P.P.C.

*5615. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Parliamentary Secretary, be pleased to state :—

(*a*) the date on which the case under section 434/109, P. P. C., was registered against Mr. Abdul Baqi Baluch, M. P. A., along with the name of Police station where the case was registered ;

(*b*) the name of the Police Officer who conducted investigation into the said case and the name of the Officer who recommended that the case be referred to Jirga under section 11, F. C. R. ;

(*c*) the name and designation of the Officer who passed orders that the case be referred to Jirga and the date on which this order was passed ;

(*d*) the names of the Jirga members to whom the case was referred ;

(*e*) the dates on which the case was considered by the Jirga ;

(*f*) the names and addresses of prosecution and defence witnesses examined by the Jirga ;

(*g*) the date on which the Jirga submitted its findings ;

(*h*) the name and designation of the Officer who passed orders on the said findings of the Jirga ;

(*i*) whether Mr. Abdul Baqi Baluch was allowed to be represented a counsel in the said case ;

(*j*) whether Mr. Abdul Baqi Baluch was afforded facilities to produce defence witnesses in the case ;

(*k*) whether the Commissioner, Kalat Division, has called for the record of this case from the Deputy Commissioner, Mekran under section 49, F. C. R.; if so, whether he has passed any order in the case ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (*a*) Case was registered on 28th September by S. H. O., Mund (Mekran).

(*b*) Investigation was conducted by Mr. Fazal Hussain, S. H. O., Mund. The case was referred to Council of Elders under section 11 of the F.C.R. 1901, by the Deputy Commissioner, Mekran on his own initiative.

(*c*) Malik Muhammad Warris Khan, Deputy Commissioner, Mekran ordered the case for reference to Council of Elders on 4th November 1963.

(*d*) (1) Khoda Amanullah, Chairman, Town Committee, Pasni,
(2) Khoda Suleman, Chairman, Union Council, Sardast,
(3) Khoda Ghulam Shah, Chairman, Union Council, Jehldasht,
(4) Mirdad Kareem, Member, Division Council, Kalat,
(5) Mir Dad Muhammad, Member, Union Council, Buleda.

(*e*) 4th November 1963.

(*f*) Seth Mohammad, son of Wali Dad, resident of Redek, area Mund and Mir Ghulam Mohammad, son of Mir Dost Mohammad Rind, resident of Redek, Member, Union Council, Mund, were examined as prosecution witnesses. No defence witness was examined as the accused declined to produce any defence witness.

(*g*) 14th November 1963,

(*h*) Malik Muhammad Warris Khan, Deputy Commissioner, Mekran.

(*i*) Mr. Abdul Baqi Baluch never asked for representation through an Advocate.

(*j*) Mir Abdul Baqi Baluch was asked by the Counsel of Elders if he wished to produce any defence witness but he declined to do so.

(*k*) Yes. The Commissioner, Kalat Division has amended the order passed by the Deputy Commissioner, Mekran to the effect that instead of a sentence of one year rigorous imprisonment and a fine of Rs. 1,00,000 or in default of the payment of fine to another 3 months' rigorous imprisonment, the accused has been sentenced to pay a fine of Rs. 50,000.00 only or to suffer 6 months' simple imprisonment in default.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

PROCEEDINGS AGAINST MR. ABDUL BAQI BALUCH, M.P.A., UNDER SECTION 40, F. C. R.

*5616. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) the date on which proceedings under section 40, F. C. R., were initiated against Mr. Abdul Baqi Baluch, M. P. A.;

(*b*) the name and designation of the Officer who initiated these proceedings ;

(*c*) whether order under section 40, F. C. R., was made by the Deputy Commissioner on the recommendations of the Jirga or after holding an inquiry ;

(*d*) in case the order was made by the Deputy Commissioner, on the recommendations of the Jirga :—

(*i*) the date on which reference was made to the Jirga ;

(*ii*) the names of the Jirga members ;

(*iii*) the names and addresses of witnesses examined by the Jirga ; and

(*iv*) the date on which the Jirga submitted their recommendations to the Deputy Commissioner ;

(*e*) in case the order was made by the Deputy Commissioner after holding an inquiry :—

(*i*) the dates on which this inquiry was held ; and

(*ii*) the names and addresses of the witnesses examined in the inquiry;

(*f*) whether before the Jirga or in the inquiry :—

(*i*) Mr. Abdul Baqi Baluch, M. P. A., was represented through a legal counsel ; and

(*ii*) whether he was allowed the facility of producing defence witnesses; if so, the names of defence witnesses produced by him;

(*g*) the name of the jail in which he is at present detained under section 40, F. C. R.;

(*h*) whether the Commissioner, Kalat Division has called for the record of this case from the Deputy Commissioner, Mekran, under section 49, F. C. R. ; if so, whether he has passed any orders in the case ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) 24th September, 1963 ;

(*b*) Malik Muhammad Warris Khan, Deputy Commissioner, Mekran ;

(*c*) Order under section 40 F. C. R. was made by Deputy Commissioner after holding an inquiry ;

(*d*) Does not arise ;

(*e*) (*i*) Inquiry was held on 11th, 12th and 13th November, 1963 ;

(*ii*) (1) Seth Muhammad son of Wali Dad Rind, resident of Radiks village, Member Union Council, Mand ;

(2) Mir Dad Karim son of Haji Ghulam Qadir Rind, Chairman Union Council, Mand,

(3) Mir Ghulam Muhammad son of Mir Dost Muhammad Rind, resident of Radik village Member Union Council, Mand ;

(4) Mir Allah Dad son of Mir Hotak Rind, resident of Radik village, Mand ;

(5) Mir Issa son of Faqir Muhammad Rind, resident of Radik, Sub-Tehsil Mand, and

(6) Usman son of Mullah Ababakar Rind, resident of Radik village ;

(*f*) (*i*) No.

(*ii*) Yes. He was given a chance to call or give names and addresses of his defence witnesses but he refused to examine any ;

(*g*) Central Jail, Sukkur ;

(*h*) Yes. The Revision Petition has since been decided by Commissioner, Kalat Division on 17th January, 1964.

STRENGTH OF B. M. P. IN D. G. KHAN DISTRICT

*5625 **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak:** Will the Parliamentary Secretary, Home please refer to answer to my starred question No. 5144 given on the floor of the House on 30th December 1963 and state the year-wise strength of B. M. P. Force in Drishak Tuman from 1944 to 1963 ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): Year-wise strength of B. M. P. Force in Drishak Tuman from 1944 to 1963 was as under :—

	Jamadars.	Daffadars.	Sowars.
1944-1945	1	2	12
1946 to 1958	—	1	13
1959 to 1963	—	1	12

SHIFTING OF HEADQUARTERS OF CENTRAL RANGE OF PRISONS DEPARTMENT FROM BAHAWLPUR TO LAHORE

*5630. **Syed Ahmad Saeed Kirmani:** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Headquarters of Central Range of Prisons Department are located at Bahawalpur ;

(*b*) whether it is a fact that the jurisdiction of said Range covers all the districts of Lahore, Sargodha, Multan and Bahawalpur Divisions ;

(*c*) whether it is a fact that Government have already decided that least botheration should be caused to general public in getting their jobs done through Government Offices ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for setting up the Headquarters of Central Range of Prisons Department at Bahawalpur instead of Lahore which is centrally located ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) There are in all 22 Jails in the Central Range out of which 16, including all the Central Jails, are within the Divisions of Bahawalpur, Multan and Sargodha, and the bulk of the prison population is confined there.

Another point in favour of locating the Central Range Headquarters at Bahawalpur was that office accommodation was conveniently available there, while at Lahore there was an acute problem of accommodation after Integration.

BAN IMPOSED UNDER SECTION 144 OF CRIMINAL PROCEDURE CODE ON HOLDING PUBLIC MEETINGS IN THE PROVINCE

*5645. **Rao Khurshid Ali Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) the District-wise duration of ban imposed under Section 144 of Criminal Procedure Code on holding public meetings in the Province during the period from 1st August 1962 to 31st December 1963 ;

(*b*) the District-wise duration of ban imposed under the said section on the use of loud-speakers in the Province from 1st August 1963 to 23rd October 1963 ;

(*c*) whether Convention Muslim League was refused permission to hold a public meeting or to use a loud-speaker anywhere in the Province during the period mentioned in (*b*) above ; if so, the dates on which the said permission was refused and in which Districts ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

Lahore.

(a) 26-11-62 to 6-12-62, 11-5-63 to 21-5-63, 3-6-63 to 2-7-63, 18-10-63 to 17-12-63, and 26-12-63 to 27-12-63.

(b) 11-8-62 to 10-12-62, 12-12-62 to 11-2-63, 13-2-63 to 12-4-63, 15-4-63 to 14-6-63, 19-6-63 to 5-7-63, 5-7-63 to 4-8-63, 14-8-63 to13-10- 63 and 15-10-63 to 23-10-63.

(c) The Chief Organiser, West Pakistan Covention Muslim League had applied for permission to use Loud-Speaker in the 1st meeting of the West Pakistan Muslim League Council scheduled to be held on the 7th & 8th December, 1963, in Bagh-e-Jinnah, Lahore. The permission applied for was not granted.

Sheikhupura.

(a) No ban imposed.

(b) 16-8-62 to15-10-62, 1-11-62, to 31-12-62,10-1-63 to 9-3-63, 17-5-63 to 16-7-63, and 18-7-63 to17-9-63.

(c) No.

Sialkot.

(a) 5-6-63 to 1-8-63, 15-9-63 to 21-9-63, 21-10-63 to 20-12-63.

(b) 1-8-62 to 8-9-92, 18-9-62 to 17-11-62, 30-11-62 to 29-1-63, 9-2-63 to 8-4-63, 11-4-63 to 10-6-63, 14-6-63 to 13-8-63, 16-8-63 to 15-10-63 and 21-10-63 to the date of promulgation of the Ordinance.

(c) No such application was received from the Council Muslim League.

Gujranwala.	(a) 4 months with intervals. (b) 14 months with intervals. (c) Council Muslim League never applied.
Sargodha.	(a) Two months with effect from 6-11-63 & two months with effect from 30-4-64. (b) two months each with effect from 8-8-62, 23-10-62 to 22-12-62, 23-12-62 to 22-2-63, 27-4-63, 1-7-63 and 12-9-63. (c) No.
Mianwali.	(a) Two months each with effect from 28-8-63, 1-11-63 and 11-11-63, in P. S. Iskandar Abad, Tehsil Mianwali, and P. S. Kammar Mushani respectively. (b) two months with effect from 24-8-63. (c) No such application was received.
Lyallpur	(a) 9-11-62 to 8-1-63, 2-3-63 to 1-5-63, 18-11-63 to 17-1-64. In Toba Tek Singh Tehsil only on 25-7-63 to 24-9-63. (b) 5-9-62 to 4-11-62, 10-1-63 to 9-3-60, 10-5-63 to 9-7-63 11-7-63 to 10-9-63, 14-9-63 to 31-11-63. (c) No.
Jhang.	(a) Two months from 11-4-63 and from 11-6-63 to 30-7-63. (b) To months from 28-8-62 and two months from 5-7-63. (c) Does not arise.
Rawalpindi.	(a) two months each with effect from 23-8-62, 28-9-62, 23-11-62, 8-5-63, 20-5-63 & 3-7-63. (b) two months each with effect from 30-10-62, 11-3-63, 22-6-63 and 3-10-63. (c) No application was received from Convention Muslim League.
Campbellpur	(a) Nil. (b) two months with effect from 21-9-62, 7-12-62, 9-2-63, 10-4-63, 12-6-63, 5-9-63. (c) No application was received from Convention Muslim League.
Gujrat.	(a) From 1-10-62 to 10-12-62. (b) 1-3-63 to 3-4-63, 3-5-63 to 2-7-63, 12-7-63 to 11-9-63 and 14-9-63. (c) No.

Jhelum.	(a) Two months from 3-7-63 to 2-9-63 and two months from 12-11-63 to 11-1-64.
	(b) 3-7-63 to 2-9-63.
	(c) No [such application was received from the Convention Muslim League.
Peshawar.	(a) 8-4-63 to 7-6-63, 5-7-63 to 4-8-63, 13-8-63 to 11-10-63 and 13-10-63 to 12-12-63.
	(b) Two months from 9-8-63.
	(c) No political party applied for permission.
Mardan.	(a) Two months from 9-4-63 & two months from 5-8-63.
	(b) Two months from 5-8-63.
	(c) The Convention Muslim League never asked for permission.
Hazara.	(a) Two months from 3-10-63.
	(b) No restrictions imposed prior to Govt. order of November 1963.
	(c) Nil.
Kohat.	(a) Nil.
	(b) For 30 days from 19-7-63.
	(c) Nil.
Multan.	(a) From 10-5-63 to 30-12-63.
	(b) From 12-7-62 to 29-3-63, 9-4-63 to 9-6-63 and 29-6-63 to 28-8-63.
	(c) No.
Montgomery.	(a) 11-10-62 to 10-12-62, 9-5-63 to 8-7-63, 15-5-63 to 14-6-63 and 21-5-63 to 20-6-63.
	(b) 11-10-62 to 10-12-62, 16-4-63 to 15-6-63, 22-6-63 to 21-8-63 and 3 9-63 to 7-11-63.
	(c) No application was received from the Council Muslim League.
Muzaffargarh	(a) Nil.
	(b) 1-9-62 to 31-10-62, 20-1-62 to 19-11-63, 25-1-63 to 24-3-63, 1-4-63 to 3-5-63, 1-7-63 to 31-8-63 and 5-9-63 to 4-11-63.
	(c) No application was received from the Convention Muslim League.

Dera Ghazi Khan.	(a) 3 months in Fazalpur and 1 month in Muhammadpur.
	(a) 18-9-62 to 17-11-62, 19-11-62 to 18-1-63, 20-1-63 to 19-3-63, 25-3-63 to 24-5-63, 27-5-63 to 26-7-63, 28-7-63 to 27-9-63 and 28-9-63 to 26-11-63.
	(c) No application was received from the Convention Muslim League.
Bahawalpur.	(a) From 26-6-63 to 25-8-63 and 3-9-63 to 2-10-63.
	(b) 25-9-62 to 24-11-62, 10-12-62 to 9-2-63, 15-2-63 to 14-4-63, 28-4-63 to 27-6-63, 29-6-63 to 28-8-63 and 3-9-63 to 2-11-63.
	(c) No application was received from the Convention Muslim League.
Rahimyar Khan.	(a) 11-10-63 to 10-12-63 and 14-12-63 to 31-12-63.
	(b) 8-9-62 to 7-11-62 and 4-2-63 to 19-2-63, 7-4-63 to 6-6-63, 8-6-63 to 7-8-63 and 11-10-63 to 23-10-63.
	(c) No application was received from the Convention Muslim League.
Bahawalnagar	(a) Nil.
	(b) 7-8-62 to 6-10-62, 8-9-62 to 7-11-62, 18-6-63 to 7-8-63 and 5-9-63 to 4-11-63.
	(c) No application was received from the Convention Muslim League.
Jacobabad.	(a) 1-8-63 to 17-8-63.
	(b) 1-8-63 to 17-8-63.
	(c) No.
Sukkur.	(a) 7-11-62 to 6-1-63, 18-5-63 to 17-7-63.
	(b) 7-11-62 to 6-1-63, 18-5-63 to 16-7-63, 22-8-63 to 22-9-63, 27-9-63 to 26-10-63.
	(c) Nil.
Sanghar.	(a) Two months from 4-9-63.
	(b) 9-7-63 to 8-9-63 and 13-9-63 to 12-11-63.
	(c) No.
Mirpurkhas.	(a) No.
	(b) Two months from 20-5-63.
	(c) No.
Karachi.	(a) For 6 months 7 days.
	(b) Nil.
	(c) Nil.

Bannu.

(a) Two months from 18-4-1963.

(b) Two months from 18-4-1963.

(c) No application was received from the Convention Muslim League.

Kalat.

(a) No.

(b) 1-8-1963 to 23-10-1963.

(c) No.

Note :—The information in respect of the following districts may be treated as nil :—

Khairpur, Larkana, Nawabshah, Hyderabad, Thatta, Dadu, Lasbella, D. I. Khan, Quetta, Zhob, Loralai, Sibi, Chagai, Mekran, and Kharan.

DISTURBANCES CAUSED IN THE MEETING OF JAMAAT-I-ISLAMI HELD IN LAHORE

*5646. **Rao Khurshid Ali Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Home, please refer to the answer to starred question No. 4734 given on the floor the House on 9th December 1963 and state :—

(a) whether it is a fact that one Ghulam Ahmad was arrested by the Police on the spot, if so, whether any more members of the gang of miscreants were also arrested by the Police ;

(b) whether it is a fact that the police did not make any further investigations into the matter ;

(c) whether it is a fact that the police did not arrest the other law breakers despite the fact that they were well known to the police ;

(d) whether it is a fact that the Leader of the House Sh. Masood Sadiq, made a press statement to the effect that an enquiry has been ordered into the disturbances caused in the meeting of Jamat-i-Islami held in Lahore on 25th October 1963, if so, whether it is a fact that actually no enquiry was ordered ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق)۔ (الف) جی ہاں ۔ جائے وقوع سے کچھ فاصلے پر ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ایک شخص مسمی غلام محمد کو گرفتار کیا گیا تھا ۔ اس کے علاوہ اور کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا تھا ۔

(ب) جی نہیں ۔ ۲۵-۱۰-۱۹۶۳ تا ۴-۲-۱۹۶۴ تک پولیس نے اس مقدمہ کی پوری پوری تفتیش کی تھی اور چالان عدالت میں پیش کر دیا تھا ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) جی ہاں ۔ پولیس نے تفتیش کی تھی ۔

FORFEITURE OF SECURITY OF ABSCONDER CONVICT

*5647. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that on December 21st, 1963, the High Court of West Pakistan had sentenced one Hafizullah Butt, son of Azim-ud-Din Butt to life imprisonment on the charge of committing an offence of murder in broad day light in Mohalla Krishanpura, Rawalpindi ;

(b) whether it is a fact that the Police has so far failed to arrest the said convicted person ;

(c) whether it is a fact that the said person was on bail against a surety of Rs. 25,000 ;

(d) whether it is a fact that the said person failed to appear in the Court on the appionted day, if so, whether action for forfeiture of the security has been taken, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq)*

ESCAPE OF ONE KAHOOR OF DISTRICT SUKKUR WHILE IN CUSTODY

*5650. **Mr. Ahmed Mian Soomro** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that one accused Kahoor of District Sukkur who was being tried for the murder of Advocate, Mr. Arif Qureshi, escaped while in custody ;

(b) if answer to (a) above be in affirmative, the date on which the above-said accused escaped ;

(c) whether the above said accused has been re-arrested ; if not, the steps Government have so far taken for his re-arrest ; along with the action taken against the persons responsible for his escape ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(a) Yes.

(b) 11-5-1963.

(c) No. The Police is on the track to re-arrest him. The officials found responsible for the escape have been punished.

COMMUNAL RIOTS DURING MUHARRAM LAST YEAR

*5653. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) the names of places where communal riots occurred during Muharram last year ;

* For Answer, Please see Appendix C at the end.

(b) the number of persons (i) injured, and (ii) of those who lost their lives in the said riots at each place ;

(c) the amounts of compensation paid to the bereaved families at each of the said places ;

(d) the number and rank of the police personnel held responsible for (i) negligence of duty and (ii) for instigating the parties at the places mentioned in (a) above alongwith the action taken against them ;

(e) whether any enquiries were held into the causes of the above said communal riots ; if so, whether Government would place on the table of the House, copies of the main recommendations of the Inquiry Committees appointed to enquire into the causes of the riots ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) (i) Lahore, (ii) Narowal (District Sialkot), (iii) Bajra Garhi (District Sialkot), (iv) Kotli Faqir Chand (District Sialkot) (v) Chiniot (District Jhang), (vi) Theri, District Khairpur and, (vii) Quetta.

Place of occurrence	Injured	Dead
Lahore	97	6
Narowal	...	2
Bajra Garhi	10	...
Kotli Faqir Chand	Nil	Nil
Chiniot	45	...
Theri	74	101
Quetta	3	Nil

(c) Rs. 3,000 were paid to the family of deceased F. C. Muhammad Boota, No. 4217 of Lahore District, from the Police Welfare Fund.

(d) The Police personnel against whom action is being taken for (i) negligence of duty, and (ii) instigating the parties at Lahore and Theri are as follows :—

LAHORE

(1) Additional Superintendent of Police	...	1
(2) Deputy Superintendent of Police	...	1
(3) Inspector of Police	...	1
(4) Sub-Inspector of Police	...	1

THERI RIOTS

(1) Superintendent of Police	...	1
(2) Deputy Superintendent of Police	...	1
(3) Sub-Inspector of Police	...	1

The Sub-Inspector involved in the Theri riot has since been reverted to the rank of Assistant Sub-Inspector. Departmental action against other officers is being taken.

(e) In connection with the Lahore sectarian riot Mr. Abdul Rashid Khan, S. Q. A. Commissioner, Dera Ismail Khan, was appointed to hold inquiry into the causes of sectarian disturbances. A summary of the report and his recommendations have already been released to the Press, and action as indicated in the press release is being taken.

An inquiry into the Theri riot was conducted by a Member of the Governor's Inspection Team and a report submitted to Government. It will not be in the public interest to place a copy of the report on the table, as its publicity can add to sectarian tension.

ARREST OF RAO KHURSHID ALI KHAN, M.P.A. UNDER WEST PAKISTAN MAINTENANCE OF PUBLIC ORDER ORDINANCE

*5654. **Chaudhri Muhammad Ibrahim :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) the date on which Rao Khurshid Ali Khan, M.P.A., was arrested under the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance alongwith the date on which he was released ;

(b) the amount of maintenance allowance granted to the family of the said detenue during his detention period ;

(c) the amount of monthly allowance allowed for miscellaneous expenses to the different classes of detenues arrested under the said Ordinance ;

(d) the amount of the allowance mentioned in (c) above paid to Rao Khurshid Ali Khan during the period of his detention ;

(e) in case the allowance stated in (c) above was not paid to Rao Khurshid Ali Khan, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(a) (i) Date of arrest . . 28th October 1963.
(ii) Date of release . . 27th December 1963.

(b) He had not applied for family allowance ;

	Rs.
(c) (i) Detenue Class I	. . 50·00 per mensem.
(ii) Detenue Class II	. . 30·00 per mensem.
(iii) Detenues Class III	. . 15·00 per mensem.

(d) Nil.

(e) The detenu was not sure whether he could get Assembly Allowance or detention allowance simultaneously, so he wanted Superintendent, Borstal Institute, Lahore, to defer the payment till he would be clear on this point. At the time of his release he stated that he would submit a certificate to the effect that nothing had been paid by the Assembly Office and then his allowance be drawn. Rs. 100 monthly allowance for two months is due to him and he can have it any time he likes from the Superintendent, Borstal Institute, Lahore.

MURDER OF CH. ALLA BAKHSH AT THE CAMP OF JAMAAT-I-ISLAMI

*5655. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state whether it is a fact that Ch. Ghulam Muhammad, Amir Jamaat-i-Islami, Karachi, and some other persons were summoned to Lahore to give evidence in connection with the murder case of Ch. Alla Bakhsh, who was shot dead at the camp of Jamaat-i-Islami on 25th October 1963 ; if so, the amount paid to each of the said witnesses in lieu of expenses incurred by them (i) on their journeys, and (ii) stay in Lahore along with the names of the places from where such each of the said witnesses had to come to Lahore ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : Ch. Ghulam Muhammad and Sadiqullah were summoned for evidence from Karachi in this case by the Court of Sh. Ijaz Ahmad, M.I.C. Sadiqullah was paid Rs. 50·50 i.e. Rs. 47 for journey and 3·50 diet money. Ch. Ghulam Muhammad did not apply for any travelling expenses or diet money, and hence no payment was made to him.

CASE AGAINST MIAN TUFAIL MUHAMMAD, GENERAL SECRETARY, JAMAAT-I-ISLAMI

*5656. **Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a case under section 124-A, P.P.C., is being conducted against Mian Tufail Muhammad, General Secretary, Jamaat-i-Islami ; and some other leaders of different political parties at Karachi, if so, their names and home addresses ;

(b) whether it is a fact that the counsel for the prosecution attending the case has to travel all the way from Peshawar to Karachi;

(c) the number of hearings so far held by the Court at Karachi in the case mentioned in (a) above ;

(d) the amount of Travelling Allowance and Dearness Allowance so for, claimed by the counsel mentioned in (b) above ;

(e) the amount paid to each of the said accused to meet their expenses on their journeys and stay in connections with the said case ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(a) Yes. A case under section 124-A, P.P.C. is pending against the following political leaders :—

1.	Mian Tufail Muhammad	Icchra, Lahore.
2.	Nawabzada Nasrullah Khan	Khangarh, Muzaffargarh.
3.	M. Mahmud Ali Qasuri	Fane Road, Lahore.
4.	Kh. Muhammad Rafique	Lohari Gate, Lahore.
5.	Mr. Mahmudul-Haq Usmani	Karachi P.S. Soldier Board.
6.	Ch. Ghulam Muhammad	Amir Jamaat-i-Islami, Karachi;
7.	Mr. Z. H. Lari	Nazimabad Karachi.
8.	Abdul Majid Sindhi	Hyderabad and Karachi near Civil Hospital.
9.	M. Abdus Sattar Khan Niazi	Village Attock (Paniala) Isakhel.
10.	Sardar Ata Ullah Khan Mengal.	Mengal Mir of Kalat.

(b) Yes.

(c) The hearings so far held in this case are given as under :—

1. 24-5-63 at Karachi ;
2. 6 to 13-7-63 at Karachi ;
3. 26 to 27-7-63 at Karachi ;
4. 15 to 29-8-63 at Karachi.
5. 22 to 24-8-63 at Karachi.
6. 23 & 24-9-63 at Karachi.
7. 17 to 21-10-63 at Karachi ;
8. 14 & 15-11-63 at Karachi ;
9. 17-11-63 at Karachi ;
10. 3-12-63 at Karachi ;
11. 28 & 30-12-63 at Karachi ;
12. 13-1-64 at Karachi ;

(d) Fee paid to Kazi Muhammad Aslam Advocate : Rs. 42,227.56.
T. A. Paid to Kazi Muhammad Aslam Advocate : Rs. 7714.12.

(e) Nothing has been paid to any of the accused, as it is not admissible.

INCREASE IN THE CASES OF BURGLARY, CATTTLE-LIFTING AND MURDER IN DISTRICT MULTAN

*5661. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwari** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the cases of burglary, cattle-lifting and murder are on the increase in the area of Police Station, Mailsi; District Multan ;

(b) whether it is a fact that the territorial limits of Police Station, Mailsi touch River Sutlej as well as the limits of Police Station Hasilpur in District Bahawalpur and the people living in the river side area are notorious for cattle-lifting ;

(c) the number of cases of murder, burglary and cattle-lifting registered in the Police Station, Mailsi during the last four years ;

(d) whether it is a fact that the main cause of the increase in the incidents of thefts in the said area are the notorious 'Rassagirs' against whom Police take no action ;

(e) if answers to (a), (b) (d) above be in the affirmative, the steps taken by Government to eradicate the abovesaid crimes ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (میاں عبدالحق) - (الف) ماسوائے نقب زنی کی واردات کے جن میں قدرے اضافہ کا رجحان پایا جا رہا ہے قتل اور سرقہ مویشیاں کے جرائم کی رفتار کم ہو رہی ہے -

(ب) جی ہاں -

(ج)

سال	قتل	نقب زنی	سرقہ مویشیاں
۱۹۶۰ء	۸	۳۹	۲۳
۱۹۶۱ء	۱۰	۳۲	۳۳
۱۹۶۲ء	۳	۳۳	۱۹
۱۹۶۳ء	۳	۳۵	۱۶

(د) جی نہیں -

(ہ) سال ۱۹۶۲ء میں ۱۱ اور سال ۱۹۶۳ء میں ۱۲ رسہ گیروں کے خلاف زیر دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کارروائی کی جا چکی ہے - علاوہ ازیں سال ۱۹۶۲ء میں ۹ اور ۱۹۶۳ء میں ۲۳ آوارہ گردوں کو جو اس قسم کا جرم کرتے ہیں زیر دفعہ ۱۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری گرفتار کیا گیا تھا -

CRIMES REGISTERED IN POLICE STATIONS OF DISTRICT MULTAN

*5672. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(a) the number of crimes registered in each police station of District Multan during Martial Law Regime and from 8th June 1962 to date, separately ;

(b) out of the cases mentioned in (a) above ; (i) the number of cases in which challans were submitted ; (ii) the number of cases in which the accused were acquitted ;

(d) whether it is a fact that the incidence of crimes has been on the increase in Multan District since the lifting of Martial Law ; if so, reasons therefor and the steps Government intend to take to eradicate crimes in the said area ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - (الف) تعداد منسلکہ کیفیت نامہ (الف) میں دی گئی ہے -*

(ب) تعداد منسلکہ کیفیت نامہ (ب) میں دی گئی ہے -*

(ج) تعداد منسلکہ کیفیت نامہ (ج) میں دی گئی ہے -*

(د) جی ہاں اس اضافے کی وجوہات حسب ذیل ہیں -

(۱) مجرمین کو اب مارشل لاء کے مقدموں کی سختی اور فوجی عدالتوں کی عبرتناک سزاؤں کا کوئی ڈر نہیں ہے -

(۲) مقدمات اب دیوانی عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں اور مجرموں کو گواہوں کو بہکانے کا موقع ملتا ہے - اس طرح سے کئی مقدمے عدالتوں میں ناکام ہو جاتے ہیں - یہ امر جرائم اور صورت حال پر اثر انداز ہوا ہے -

(۳) صنعتی ترقیات اور مزدور پیشہ افراد میں منتجہ اضافے کی وجہ سے بھی ضلع میں جرائم کی تعداد میں میں بتدریج اضافہ ہوا ہے -

صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے حکومت حسب ذیل اقدام اٹھا رہی ہے -

(۱) پولیس کو نقل و حمل کے لئے زیادہ قابل بنانے کی غرض سے زیادہ مشینی گاڑیاں مہیا کی جا رہی ہیں -

(۲) اعلیٰ افسران تفتیش کو معلومات کی تفتیش سائنٹیفک طریقہ پر کرنے کی تعلیم دینے کے لئے مناسب انتظامات کر دئے گئے ہیں -

(۳) ضلع کے تقریباً ہر تھانے میں ٹیلیفون لگائے جا رہے ہیں -

(۴) پولیس کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد ہونے پر پولیس کا طریق کار مناسب وقت پر بہتر ہو جائیگا -

(۵) انسدادی سراغ رسانی تفتیش اور استغاثہ کے دائروں میں پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں -

---

VOTING RIGHTS OF PRISONERS DURING ELECTIONS

*5676. **Mian Muhammad Akbar** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Prisoners are entitled to cast their votes in the Basic Democracies elections and other elections in the country ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the nature of facilities provided to them during the last Basic Democracies and Assemblies elections and whether they actually cast their votes during the said elections ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) No.

(*b*) The question of providing facilities to prisoners does not arise.

INSTALLATION OF ELECTRIC FANS IN JAILS

*5677. **Mian Muhammad Akbar** : Will the Parliamentary Secretary, Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government decided to instal electric fans in Jails ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the names of the Jails in which fans have been installed and the names of those in which the fans have not so far been installed along with the reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) Yes. The principle was accepted.

(*b*) Due to financial stringency the scheme of providing electric fans in sleeping barracks and cells of the prisoners has not yet been taken in hand.

STRENGTH OF STAFF OF DISTRICT JAIL, BANNU

*5690. **Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the work of Blanket Weaving is being undertaken on a large scale in District Jail, Bannu and that this centre is presently meeting the entire demand of the police and jails in Northern Zone ;

(*b*) whether it is a fact that the income accruing to Government from said jail exceeds the income accruing from the Borstal Jail, Lahore ;

(*c*) whether it is a fact that the strength of the staff of District Jail, Bannu, is equal to that of the Borstal Jail, Lahore ;

(*d*) whether it is a fact that the strength of the staff of District Jail, Bannu, is even less than that of the District Jail, Campbellpur, if so, reasons thereof ;

(*e*) the strength of the staff of District Jail, Bannu, Borstal Jail, Lahore and District Jail, Campbellpur, separately ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :

(*a*) In Northern Range, Blanket weaving industry is carried on at District Jail, Bannu and Central Prison, Dera Ismail Khan. This industry is being run at District Jail, Bannu at small scale (i.e. only 10 khaddies) as compared with that at Central Prison, D. I. Khan, in the same Range, and both these Jails cater for the requirements in Blankets of all the Jails in the Range and the Police Department does not get its requirements from the Prison Department except for Judicial Lockups.

(b) There is no Blanket weaving industry at Borstal Institution and Juvenile Jail, Lahore. At Bannu, there is a District Jail only and its income stands no comparison with the income at Borstal Institution and Juvenile Jail, Lahore, which is a Central Jail, as is evident from the table given below :

Sale :	B. I. & Juvenile Jail, Lahore	District Jail, Bannu
1960-61	3,74,241-01	1,08,655
1961-62	3,91,130-20	1,19,555
1962-63	5,92,252-98	1,63,986

(*c*) No.

(*d*) Yes. The sanctioned strength of a Jail (s) in a particular region differs from place to place as the Executive and the clerical staff at a Jail is provided keeping in view the number and character of prisoners confined therein, condition of the buildings, security arrangements, factory installed therein and the location of the prisons. There can, therefore, be no uniform yard-stick or a fixed formula to provide a specific number of staff at a Jail. As such the number of staff sanctioned for the jails at Bannu and Campbellpur varies. Moreover the authorised accommodation of District Jail, Campbellpur, is for 427 prisoners wherease at District Jail, Bannu it is for 229 only.

(*e*) The following table will show the strength of the staff at these Jails :

Name of Post.	Borstal Instn. & J.Jail, Lhr.	Distt, Jail, Campbellpur.	Distt. Jail, Bannu.
Superintendents :	1	1	1
Deputy Superintendents :	1	1	-
Assistant Superintendents:	7	2	1
Head Clerk :	1	-	-
Accountant :	1	-	-
Accounts/Senior Clerks :	2	1	1
Junior Clerks :	4	1	1
Storekeepers :	1	1	1
Chief Warder :	14	3	4
Head Warders :	115	43	34
Warders :			

CLOSURE OF SWABI, MANSEHRA AND NOWSHERA JUDICIAL LOCK-UPS

*5691. **Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the number of under trial prisoners in judicial lock-ups of Swabi, Mansehra and Nowshera is in no way less than that of Shahpur Camp in the former Punjab ;

(b) whether it is a fact that the Incharge of Shahpur Camp Jail, is an Assistant Superintendent who has been provided with a Junior Clerk as well ;

(c) whether it is a fact that the orders have been issued for closing down the three judicial lock-ups mentioned in (a) above ; if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) جی نہیں -

صوابی مانسہرہ اور نوشہرہ کی فوجداری حوالاتوں میں زیر سماعت قیدیوں کی اوسط تعداد ۱۹۶۳ء میں بالترتیب ۲۱۰۵۰، ۳۱۰۳۹، ۳۹۰۶۲ تھی اور اس کی بجائے شاہ پور کیمپ جیل میں اوسط تعداد ۲۱۰۰۵۲ تھی -

(ب) جی نہیں -

شاہ پور کیمپ جیل کا انچارج ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہے -

(ج) جی نہیں -

CREATION OF POST OF FACTORY MANAGER IN CENTRAL JAILS

*5692. **Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there existed a post of Factory Manager in each of the Central Jails of the former N.W. F. P. before Integration, but the same has now been abolished ;

(b) whether it is a fact that according to the decisions taken at the time of Integration the said post could not be abolished before the expiry of 10 year, i.e., before 14th January 1965; (c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons for abolishing the said post ;

(c) whether it is also a fact that the post of Factory Manager has been kept intact in Bahawalpur ;

(d) whether it is a fact that there exist a post of Jail Industrial Supervisor in Central Jail, Hyderabad, but no such post exists in any jail of the former N.-W. F. P., if so, whether Government intend to create such posts in the jails of former N.-W. F. P. as well ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Yes. The posts of Factory Managers have been substituted with the posts of Assistant Superintendents in accordance with the Pay Revision Rules, 1959.

(b) No.

(c) Does not arise.

(d) & (e) The post of Factory Manager/Industrial Supervisor in the scale of Assistant Superintendent Jail exists at the Central Prisons Bahawalpur and Hyderabad. In former N. W. F. P. Jails the Factory work is now supervised by the Assistant Superintendents and necessary posts already exist there. The question of creating any new post therefore does not arise.

POSTS OF ASSISTANT SUPERINTENDENTS OF JAILS IN FORMER PUNJAB AND N.-W. F. P.

*5693. **Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the staff in the jails of former N.-W. F. P. is not equal to that of jails in the former Punjab ;

(b) whether it is a fact that there are 8 reserve posts of Assistant Superintendents of Jails in the former Punjab, but no such post exists in the former N.-W. F. P;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) The sanctioned strength of a jail/jails in a particular region differs from place to place as the executive and clerical staff at a jail is provided keeping in view the number and character of prisoners confined therein, condition of the buildings, security arrangements, factory installed therein and the location of the prison. There can, therefore, be no uniform yardstick or a fixed formula to provide a specific number of staff at a jail. As such the number of staff sanctioned for the jails in various regions varies. It may be mentioned that at certain jails in the former N. W. F. P. area the number of Assistant Superintendents and other staff is more than that provided in the jails of the former Punjab.

(b) Yes.

(c) The Leave Reserve posts of Assistant Superintendents in the former Punjab area have been continuing since pre-Integration day and no new post of Leave Reserve Assistant Superintandents has been created in any region after Integration.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE OFFICE OF CIVIL JUDGE AND POLICE OFFICE BHAKKAR

*5695. **Khan Amanullah Khan Shahani** : Will the Parliamentary Secretary, Home, please refer to answer to my starred question No. 2999 given on the floor of the House on 28th June 1963 and state whether the scheme for providing electricity to the office of Civil Judge and Police Office Bhakkar has been chalked out if so, the time by which it is likely to be implemented; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - جہاں تک سول جج بھکر کے دفتر کا تعلق ہے ایک سکیم فی‌الحال تیار کر لی گئی ہے - جو کہ عدالت عالیہ کے زیر غور ہے - جونہی حکومت کو اطلاع موصول ہوئی مجوزہ کارروائی عمل میں لائی جائیگی -

جہاں تک بھکر دفتر پولیس میں بجلی بہم پہنچانے کا تعلق ہے ایک سکیم ایگزیکٹو انجینئر جھنگ پراونشل ڈویژن نے تیار کر لی ہے جو کہ سپرنٹنڈنگ انجنیئر متعلقہ کے پاس آئندہ کارروائی کے لئے زیر غور ہے -

---

GUJRAT JAIL

*5696. **Mian Muhammad Akbar**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state the total number of prisoners lodged in Gujrat at present along with the total capacity of the said Jail ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): The authorised accommodation at District Jail, Gujrat is for 228 prisoners. The present population of the Jail is 647 prisoners out of which 504 are under-trial prisoners and session committed convicts. Instructions have been issued to the District Magistrate, Gujrat to dispose of the pending cases of under-trial prisoners so as to reduce their number and congestion in the Jail.

CLASS GIVEN TO MIR ABDUL BAQI BALUCH IN JAIL

*5764. **Khawaja Muhammad Safdar**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state the class in Jail given to Mir Abdul Baqi Baluch, M. P. A. convicted under F. C. R. ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): "B" class.

CLASS GIVEN TO MIR ABDUL BAQI BALUCH IN JAIL

*5766. **Mr. Hamza**: Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state the class in Jail given to Mir Abdul Baqi Baluch, M. P. A., convicted under F.C.R. ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq): "B" class.

TRAFFIC ACCIDENTS

*5780. **Mr. Sultan Muhammad Awan :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the number of trafic accidents in 1963 exceeded the number of those occurred during the last three or four years;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the number of traffic accidents registered during 1963, alonwigh the causes thereof; (ii) the loss of life and property as a result of the said accidents, (iii) the type of vehicles such as cars, trucks, buses, etc., involved in such accidents and (iv) the steps Government have taken to check the abovesaid accidents ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) No.

(b) Question does not arise.

ACCIDENT OCCURED DURING YEAR 1963 IN DISTRICT MULTAN

*5789. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) the number of traffic accidents occurred in Multan District during 1963 ;

(b) the number of casualties and deaths caused by the said accidents ;

(c) the number of vehicles such as lorries, trucks, cars, buses, tongas and carts which were damaged in the said accidents ;

(d) the total number of persons affected due to the said accidents ;

(e) whether it is a fact that the accidents in the abovesaid District take place due to rash driving, technical defects in the vehicles, untrained drivers narrowness of the metalled surface of the roads and the deplorable condition of the roads;

(f) if answer to (e) above be in affirmative, the steps Government intend to take to check the recurrence of traffic accidents in future ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :*

REDUCTION IN REQUISITE STATURE FOR RECRUITMENT IN POLICE IN FORMER SIND

*5819. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqui :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) the qualifications and stature prescribed for recruitment in the subordinate service of the Police Department ;

(b) whether it is a fact that candidates with the prescribed stature are not available in former Sind and consequently recruitment of Sindhis to the Police Department has come to a stand-still ;

* For answer, please see Appendix D at the end.

(c) whether it is a fact that there is a great demand for reducing the requisite stature for recruitment in Police in former Sind ;

(d) whether it is also a fact that the Leader of the House had during his tour in former Sind, given a categorical assurance, that the requirements with regard to stature for candidates from former Sind will be reduced; if so, whether Government intend to implement the said promise ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Height 5'-8" (for old Punjab and Bahawalpur Ranges).

Height 5'-7" (for other parts of province).

Chest 33"-34½"

Age 18 to 25 years.

(b) The fact is that persons residing in the former Sind area do not come forward for recruitment in the Police and they do so only as a last resort when they can find no other job. Even before the integration of the provinces, quite a large proportion of Policemen had to be recruited from the Punjab area.

(c) and (d) Instructions have already been given to the Dy. Inspectors General of Police, Hyderabad and Khairpur Ranges that the physical standards be relaxed ungrudgingly.

TRANSFER OF PRISONERS EXCLUDING POLITICAL PRISONERS TO THE JAILS SITUATED IN THEIR RESPECTIVE DIVISION.

*5859. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government decided to transfer all the prisoners excluding political prisoners in the Province to the Jails situated in their respective Divisions;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the prisoners belonging to Peshawar Division lodged in Sukkur and Multan Jails have since been transferred to the Jails in Peshawar Division ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) Instructions have been issued to the jail authorities to detain the short-term prisoners convicted of ordinary offences within the same Division.

(b) Orders have been issued to transfer to Peshawar a number of convicts belonging to former N. W. F. P. and at present undergoing life imprisonment in Sukkur and Multan Jails. Individual cases of hardships (in respect of long term prisoners) will continue to be considered on compassionate grounds.

AVAILING OF SERVICES OF AGRICULTURIST INMATES OF JAILS OF THE PROVINCE

*5905. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) the District-wise total income derived from various industries carried on in the jails of West Pakistan during the last 12 months along with the expenditure incurred thereon during this period ;

(b) whether it is a fact that most inmates of the jails of the Province are agriculturists ;

(c) if answer to (b) above be in affirmative, whether Government have taken or intend to take any steps to avail of the services of the said inmates ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) The District-wise statements of income derived from various industries carried on in the jails of West Pakistan during the last 12 months of the financial year alongwith the expenditure incurred thereon during this period are attached.

The Range-wise summary of expenditure and income is also given below :—

	Expenditure	Income
1. Northern Range, Peshawar.	806746-36	1183894.16
2. Central Range, Bahawalpur.	777329.00	2003533.00
3. Southern Range, Hyderabad.	975023.00	1205205.54
	2559098.36	4392632.70

The total income which accrued trom the jail industries is Rs.4392632.70 against the expenditure of Rs. 2559098.36.

(b) Yes.

(c) The Government is already utilising the services of prisoners who are agriculturists by profession, in the gardens and farms attached to jails.

Moreover a novel experiment of open Jail has been started at Badin (Hyderabad), where 2000 acres of land has been acquired. It has been a tremendous success in as much as the first produce from the area of about 675 acres is worth Rs. 1,25000/...Efforts are being made to establish more of such open Jails in other suitable localities.

NORTHERN RANGE PESHAWAR

"A"

Name of Distt.		Name of Jail.	Expenditure	Income
Peshawar	1.	Peshawar C. Jail	323703.76	367093.45
	2.	Charsadda Sub. Jail	-	-
Hazara	3.	Haripur C. Jail	117331.86	328358.41
	4.	Abbottabad. D. Jail	-	-
D.I. Khan	5.	D.I. Khan C. Jail	233237.97	286014.14
Bannu	6.	Bannu D. Jail	99325.00	163986.00
Kohat	7.	Kohat D. Jail	4789.31	2969.24
Mardan	8.	Mardan D. Jail	-	-
Rawalpindi	9.	Rawalpindi D. Jail	12877.00	19316.00
C. Pur.	10.	Campbellpur D. Jail	6775.37	10223.57
Gujrat	11.	Gujrat D. Jail	2895.78	4572.92
Jhelum.	12.	Jhelum D. Jail	5840.31	7360.43

No. Industries are carried out at Charsada, Abbottabad, and Mardan Jails, hence nil information had been provided above.

"B" Yes most of the inmates are Agriculturist.

"C" The services of Agriculturist inmates confined in the Jail are utilized in Jail gardens and farms.

CENTRAL RANGE, BAHAWALPUR

(a)

Name of Jails	Name of District	Expenditure	Income
B.I. &J. Jail, Lahore	Lahore	198750	592253
Distt : Jail, Lahore	,,	2463	11229
,, ,, Kasur	,,	2331	6463
,, ,, Sheikhupura	Sheikhupura	8259	3613
,, ,, Gujranwala	Gujranwala	5494	25958
,, ,, Bahawalpur	Bahawalpur	12628	28590
C. Jail Bahawalpur	,,	89118	241852

Distt : Jail B. Nagar	B. Nagar	1074	4682
,, ,, R. Y. Khan	Rahimyar Khan	2059	6143
,, ,, Multan	Multan	24185	89459
N. C. Jail Multan	,,	110307	363104
W. Jail, Multan	,,	3709	800
D. Jail, Sargodha	Sargodha	1322	3403
Distt : Jail, Shahpur	,,	4423	2279
,, ,, Muzaffargarh	M.Garh	638	3063
,, , D. G. Khan	D. G. Khan	5305	5791
,, ,, Rajanpur	,,	838	3045
Central Jail, Mianwali	Mianwali	51711	64240
Distt : Jail, Jhang	Jhang	3335	19358
Central Jail, Montgomery	Montgomery	213758	451226
Distt : Jail, Lyallpur	Lyallpur	17276	33695
,, ,, Sialkot	Sialkot	19346	44257

(b) Most of the inmates are agriculturists as the majority of the prisoners comes from rural areas.

(c) As far as possible the prisoners having agricultural knowledge are put to labour in garden and farms of the Jails. The statement of the farming operation attached below will indicate that the services of such prisoners are best used and profit to the state desired.

SOUTHERN RANGE HYDERABAD.

Name of Jails	'Disttwise total income derived from various industries carried in the jails W. Pak. during the last 12 months (62-63) expenditure incurred there on.		'Whether it is a fact that most of the inmates of the jails of the Prov. are agriculturists.	'If answer to 'B' is in affirmative, whether Government have taken or intend to take any step to avail of the services of the said inmates.
	Income.	Expenditure.		
	A		B	C
C. Prison, Hyderabad	493414.00	486813.00	Yes	They are employed in Jail garden.
C. Prison, Sukkur	153369.00	138456.00	Yes	do
D. Jail, Sukkur	790.54	499.00	Yes	do
C. Prison, Karachi	411957.00	273367.00	No	Question does not arise.
C. Jail, Khairpur	15722.00	10481.00	Yes	They are employed in Jail garden.
C. Jail, Machh	129953.00	65292.00	Yes	do
D. Jail, Nawabshah	—	—	Yes	No. As there is no Jail Garden.

District Jail, Dadu	—	—	Yes	Services are suitably availed of in Jail Garden.
Distt. Jail, Mirpurkhas	—	—	Yes	do
Distt. Jail, Quetta	—	—	No	Prisoner are being trained in Jail Garden
Distt. Jail, Lesbella	—	—	Yes	Only undertrial prisoners are kept in this jail. On conviction they are transfered to Central Jail, Karachi.
Sub Jail, Fortsandaman	—	—	Yes	Services are utilized in Jail, Garden.
Central Jail, Mastung	—	—	Yes	Mostly undertrials are kept, therefore the services cannot be utilized.
D. Jail, Larkana	—	—	—	—
Distt. Jail, Sibi	265.00	115.00	Yes	Services are utilized in Jail, Garden.
Distt. Jail, Khuzdar	—	—	Yes	do

VISITS TO JAILS BY OFFICIAL AND NON-OFFICIAL VISITORS

*5906. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether the jails in the Province are being visited regularly by Official and Non-Official Visitors ;

(b) whether any surprise visits have been made in any Jail by the above said visitors since 31st December, 1963 ;

(c) if answer to (b) above be in affirmative, (i) the names of such visitors ; (ii) suggestions, if any, made by them for improving the condition of prisoners ; (iii) whether any improvement has since been made in the light of the above said suggestions ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a) (b) (c) The information is given in the attached statement.

Name of Jail :	(a) whether the jails in the Province are being visited regularly by officials & Non-official visitors :	(b) whether any surprise visits have been made in any jail by the above said visitors since 31st Dec. 1963	If answer to (b) above be in affirmative, please intimate (i) the names of such visitors :	(ii) suggestions, if any, made by them for improving the condition of prisoners.	(iii) if any imprisonment has since been made in the light of the above suggestions
1	2	3	4	5	6
			CENTRAL RANGE :		
Central Jail, Mianwali.	Yes. By official visitors	Yes. By non-official visitors.	(1) Mian Ghulam Muhammad Miana (2) Khan Shah Wali Khan (3) Col. Ata Ullah (4) S.P. Mianwali	Nil	
Central Jail, Montgomery :	do	do	(1) Mr. Nadir Ali Shah (N.O.V.)	Nil	
B.I. & Juvenile Jail, Lahore.	do	do	Nil	Nil	

1	2	3	4	5	6
New Central Jail, Multan.	Yes. By official & non-officials	Yes. . Non-officials	(1) Sheikh Abdul Karim (2) Khan Abdul Halim Khan.	Confining prisoners near their home jails.	Orders have been issued.
New Central Jail, Bahawalpur.	do	No	Nil	Nil	
District Jail, Jhang.	Yes. By official visitors	Yes	(1) Mr. Ahmad Noor (2) Mr. Akhtar Ali Shah (3) Mr. Irshad Hussain (4) Mr. Sher Muhammad	Nil	
District Jail, Sialkot	Yes	Yes. By non-official	Khawja M. Masih	Nil	
District Jail, Sheikhupura.	Yes	do.	(1) Mr. Ahmad Shah (2) Mr. Chiragh Ali Shah (3) M. Zafar Yasin (4) Rao Bashir Ahmad	Nil	

District Jail, D. G. Khan :	Yes. By official visitors.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Kasur :	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Bahawalnagar :	No.	Dir. of Prs.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Lahore :	Yes. By official visitors :	No.	Nil	Nil	Nil
Disst. Jail, Gujranwala:	do	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Rahimyar Khan :	do	Yes. By non-officials.	(1) Abdul Aziz Khan (2) Ch. Vilayat Ali Khan (3) Mr. Iqbal Hussain Shah (4) Mr. Saifullah Khan (5) A. Aziz Khan	All have suggested the extension of jails.	The scheme is under examination
Old Central Jail, Bahawalpur :	Yes. By official visitors :	Yes.	(1) Ch. Habibullah (2) Mr. Mahmood Hassan	Nil	Nil
Distt. Jail, Lyallpur :	Yes. By officials.	Yes. By Non-officials	(1) Mr. Sultan Ahmad Dandi (2) Mr. S.M. Elahi (3) Ch. Sultan Ali	Nil	Nil

1	2	3	4	5	6
Camp Jail, Shahpur :	Yes. By officials.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Sargodha :	Yes. By Quarterly Board	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Rajanpur :	Yes.	Yes.	Mr. Ghulam Rasul Shah	Nil	Nil
Distt. Jail, Multan :	By Quarterly Board	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Muzaffargarh :	Yes. By Non-officials.	Yes.	(1) Ch. Muhammad Taqi (2) Haji Akbar Ali Bhatti (3) Sh. Ihsanullah	Nil	Nil
			NORTHERN RANGE		
Central Prison, Peshawar :	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Central Prison, Haripur:	Yes. By Offcials	Yes. By officials	Nil	Nil	Nil

Central Prison, D. I. Khan.	Yes. By officials.	Yes.	S. Nasir Ali Shah.	1. Improvement in Jail Library. 2. Speedy disposal of undertrial cases by courts.	Being attended to.
District Jail, Kohat.	Yes.	Yes.	1. Dr. Sharif Noor. 2. Dir. of Prisons.	1. Earthern cup be provided to each prisoner to use it as spitooon. 2. Latrine system be improved.	Not practicable. Being attended to.
District Jail, Bannu.	Yes.	Yes.	1. Risaldar Dilawar Khan. 2. Dr. Baghdad Khan. 3. Mr. Ahmad Khan. 4. S. Qamar Ali Khan.	Nil	Nil
District Jail, Abbottabad.	Yes. By officials.	Yes.	1. Mr. Azizul Hasan Khan PCS.	Nil	Nil
District Jail, Mardan.	Yes. do	No.	Nil	Nil	Nil

1	2	3	4	5	6
District Jail, Rawalpindi.	Yes.	Yes.	1. Dir. of Prisons. 2. S.A. Haider. 3. Begum Farooqi	1. Speedy disposal of under-trial cases urged. 2. Under-trials are not made to work. 3. Flush system in jails urged :	District authorities have been moved. Under the existing law such confinees are not required to do labour. Jail under shifting process. At new site it would be considered.
District Jail, Campbellpur.	Yes.	Yes.	S. Mir Ahmad Shah.	Nil	Nil
District Jail, Jhelum.	Yes. By officials.	No.	Nil	Nil	Nil
District Jail, Gujrat.	Yes.	Yes. By No. Yes.		Provision of additional accommodation urged :	Extension of the Jail is under consideration.
Sub Jail, Charsada :	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Sub Jail, Lakki.	Yes.	Nil.	Nil	Nil	Nil
		SOUTHERN RANGE			
Southern Prison, Hyderabad :	No.	No.	Nil	Nil	Nil

Central Prison, Karachi.	Nil.	Nil	Nil	Nil	Nil
Central Prison, Sukkar:	No.	Yes.	Justice Qamaruddin	Nil	Nil
Central Prison, Khairpur :	Yes.	No.	Nil	Nil	Nil
Central Jail, Machh :	Yes.	Yes.	Mr. Ata Muhammad E.A.C.	Nil	Nil
Distt. Jail, Mastung :	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Sukkur .	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Larkana :	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Nawabshah:	No.	Yes.	D.C. & A.D.C.	Nil	Nil
Distt. Jail, Mirpur Khas :	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Dadu :	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Quetta ;	Yes.	Yes.	Distt. Magistrate 2. Ch. Imdad Ali NOV.	Nil	Nil
Distt. Jail, Sibi :	Yes.	Nil	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Khuzdar :	No.	No.	Nil	Nil	Nil
Distt. Jail, Lasbela :	No.	Nil	Nil	Nil	Nil
Sub Jail, Fortsendaman:	No.	No.	Nil	Nil	Nil

BREAKING OUT OF FIRE IN THE DISTRICTS OF SANGHAR, HYDERABAD AND THARPARKAR.

*6036. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) the taluka-wise nams of towns and villages of the Districts of Sanghar, Hyderabad and Tharparkar where fire broke out during the years 1961, 1962 and 1963 along with the details of losses suffered by each of the said towns and villages ;

(b) whether any financial or some other kind of aid was provided to the sufferers of the said towns and villages by Government District Councils and Union Councils ; if so; the nature of the aid provided to the said persons, and (ii) the authority under which the aid was granted ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : A statement giving the requisite information is placed on the table of the House.

Name of District.	Name of the Town/ Village and Taluka.	Detail of the loss.	Estimated loss in rupees.	Nature of the aid given to the sufferers	Authority.
		Year 1961			
		Nil			
		Year 1962			
Sanghar	Village Karam Khan Mari taluka Khipro.	House-hold effects & ornaments of 52 villagers.	1,65,200	Rs. 2,000	Red Cross (Relief) Fund.
	Village Tehlani Deh Kandi, taluka Shahdadpur.	Houses & House-hold effects of 16 villagers.	15,185	Rs. 960	do
		Year 1963			
Hyderabad.	Millat Colony Hyderabad City.	37 kacha houses including house-hold effects. Also 4 persons died.	73,051	Rs. 6,600	Governor's Relief Fund.
	Near Kali Road, Hyderabad City.	House-hold effects of 19 hutments were destroyed. In addition, 9 hutments were demolished in controlling the fire. Also 5 persons died.	10,000	Rs. 3,400	Governor's Relief Fund.
				Rs. 901	Local contributions.

Name of	Name of the Town / Village and Taluka.	Detail of the loss.	Estimated loss in rupees.	Nature of the aid given to the sufferers.	Authority.
		Year 1963—*contd.*			
Tharparkar.	(i) Village Mahranoo taluka Mithi.	One choura containing One Gun, one wooden cup-board and house-hold effects,	7,000	...	The District Council is considering the grant of relief.
	(ii) Village Jethor taluka Chachro.	18 houses were burnt.	20,000	...	...
	(iii) Village Sunder taluka Nagarparkar.	House-hold effects.	16,248	Rs. 4,065.75	The District Council, Tharparkar and Union Council Piru.
	(iv) Village Kubri, taluka Nagarparkar.	do	2,000	...	...
	(v) Nagarparkar.	do	17,925	Free hutting material.	Forest Department.
	(vi) Village Shadipali, taluka Samro.	do	717	...	The Union Council Shadipali resolved to contribute 1/8th of the loss.
	(vii) do	do	7,450	Rs. 900	Union Council, Shadipali.

(viii) Village Shadipali, taluka Samro.	House property.	20,000	Rs. 2,500	do
(ix) Villaga Akri Wadi, taluka Samro.	House-hold effects.	7,500	...	...
(x) Village Hassan Budho Jat, taluka Samro.	House-hold effects.	3,862	...	...
(xi) Village Naukot, taluka Digri.	do	400	...	...
(xii) Deh 365, taluka Digri.	do	700	...	...
(xiii) Village Walidad Pali, taluka Umerkot.	do	800	...	...

ISSUE OF GUN LICENCES TO LAMBARDARS

*6043. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have decided to issue gun-licences to all the Lambardars ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) whether any circular embodying instructions to this effect has been issued ; (ii) in case no such circular has so far been issued the time by which it is proposed to be issued ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) *

ROAD ACCIDENTS

*6120. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the main cause of road accidents is rash driving ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to check rash driving ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) *

NUMBER AND NATURE OF SMUGGLING CASES REGISTERED IN EACH DISTRICT OF BAHAWALPUR DIVISION DURING 1963.

*6121. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state the number and the nature of smuggling cases registered in each District of Bahawalpur Division during 1963 alongwith (i) the date of registration of each case, (ii) the distance from the border of the place where the smugglers were apprehended and (iii) the quantity of goods seized in each case ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) *

SELECTION GRADE POSTS OF SUB-INSPECTORS OF POLICE

*6123. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that there are 25 per cent selection grade posts of Sub-Inspectors of Police in the former Punjab area ;

(b) whether it is a fact that in Bahawalpur Division, the selection grade posts of Sub-Inspectors of Police are only 10 per cent ;

---

* For Answer, please see Appendix J at the end.

* For Answer, please see Appendix E at the end.

* For Answer, please see Appendix F at the end,

(c) whether it is a fact that the promotion of Sub-Inspectors of Police in the said Division has been stopped for the last two years ;

(d) if answers to (a) to (c) above be in the affirmative, reasons for this differential treatment and whether Government intend to remove the said disparity ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) :*

SUPPLY OF WINTER UNIFORMS TO POLICE STAFF

*6124. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state the number and names of the Divisions where the Police Staff, right from a Constable to a Superintendent of Police, are provided with winter uniforms ?

Parliamentary Secretary, (Mian Abdul Haq) : *

NUMBER OF LICENCES FOR GUNS AND REVOLVERS ISSUED BY THE DISTRICT MAGISTRATE, BAHAWALNAGAR, DURING 1963.

*6125. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state :—

(a) the number of licences for guns and revolvers issued by the District Magistrate, Bahawalnagar during 1963 alongwith the full particulars of each licencee;

(b) the criterion laid down by Government for the issuance of licenses for guns and revolvers?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : *

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

CONFIRMATION OF POLICE STAFF RECRUITED IN DIVISIONS OF KHAIRPUR AND HYDERABAD.

124. **Mr. Ahmad Mian Soomro** : Will the Parliamentary Secretary, Home, be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that according to Inspector-General, Police, West Pakistan's Memo. No. 2460-511/Gen., dated 19th February 1958, police staff recruited in the Divisions of Khairpur and Hyderabad before 30th January 1958, are still governed by Sind Police Rules ;

(b) whether it is a fact that according to Inspector-General, Police Sind Circular letter No. Est/18752, dated 17th November 1951 (which was issued with Government of Sind's approval) the newly appointed Sub-Inspectors remain on probation for 18 months and after the expiry of probationary period they are to be confirmed in case they get favourable reports ;

---

* For Answer, please see Appendix C at the end.

* For Answer, please see Appendix H at the end.

* For Answer, please see Appendix I at the end.

(c) the number of Sub-Inspectors who were continuously officiating as such on 1st July 1963 in Hyderabad and Khairpur Divisions for the last (i) ten years, (ii) five years and (iii) three years, but were not confirmed alongwith reasons for their non-confirmation, the officers responsible for it, and the date by which they will be confirmed ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں عبدالحق) - (الف) جی ہاں ماسوائے سزا کے -

(ب) جی ہاں -

(ج) حیدر آباد رینج—

(۱) دس سال ۳

(۲) پانچ سال ۵

(۳) تین سال ۳۰

خیر پور رینج—

(۱) دس سال ۵

(۲) پانچ سال ۱۰

(۳) تین سال ۳۰

عدم مستقلی کی ذمہ داری متعلقہ افسران کے خراب ریکارڈ اور ان کی مستقل خالی آسامیوں کی تعداد پر عائد ہوتی ہے جن پر مستقلی کی جا سکتی تھی - مستقلی کی تاریخوں کی پابندی اس سبب سے غور کی جا سکتی تھیں کہ ان کی انحصار متعلقہ افسروں کی کارکردگی اور وقتاً فوقتاً خالی ہونے والی مستقل آسامیوں کی تعداد پر ہوگا -

---

GRANT OF PAKISTANI CITIZENSHIP TO INDIAN WIVES OF WEST PAKISTAN CITIZENS

155. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary, Home, please refer to answer to my starred question No. 4968 given on the floor of the House on 30th December; 1963 and states:—

(*a*) whether it is a fact that applications of Guman and Jalioba Sodha, for obtaining the Pakistani Nationality and the Passport were received in the office of Deputy Commissioner, Tharparkar on 29th January, 1963 and the same were disposed of on 9th March, 1963, if so, reasons for delaying the disposal of the said applications ;

(*b*) whether it is a fact that Home Secretary returned the said applications twice to the said Deputy Commissioner on the ground that the cases of the said women as submitted were incomplete, if so, the officials responsible for such carelessness and the action Government intend to take against them ?

Parliamentary Secretary (Mian Abdul Haq) : (a). It is a fact that the applications of Gananba Sodha and Jiluba Sodha for obtaining the Nationality of Pakistan were received in the office of Deputy Commissioner, Tharparkar on 29-1-1963 and the same were submitted to Government on 9-3-1963, after Deputy Commissioner had obtained reports thereon from the Superintendent of Police, Tharparkar. The formalities could not be observed earlier as the parties are stated be living in far flung and different villages. There was as such no delay and the question of advancing any reasons on this score, therefore, does not arise.

(b) Yes, it is a fact. On the first occasion the husbands of the two ladies had not furnished documentary proof of their national status, presumably because their husbands considered themselves as Pakistan Nationals. On the second occasion, the matter was again referred to the Deputy Commissioner, Tharparkar for obtaining further information as required by the Central Government. There is thus no carelessness on the part of any official and the question of taking any action against them by Government does not, therefore, arise.

It may be added that the cases of Mst. Gananba Sodha and Mst. Jiluba Sodha are still incomplete for want of certain formalities as required by the Central Government as the applicants are stated to have left Pakistan for India more than three months ago. Their husbands have given undertakings before the District Magistrate, Tharparkar, that the required formalities will be completed in two months' time when the ladies in question return from India.

Mr. M. A. Rehman, Assistant Director, Directorate of Immigration & Passports, Government of Pakistan, Karachi telephoned to inform the Provincial Government on the 19th instant that the Pakistan Citizenship Certificates in respect of the two ladies in question have been granted by the Central Government subject to the observance of the necessary formalities on their return from India.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

INCORRECT ANSWER TO SHORT NOTICE QUESTION NO. 5597 (*Contd.*)

Mr. Speaker : We will now take up privilege motions. The first privilege motion is from Allama Rehmatullah Arshad.

آپ نے پرولیج موشن تو ۲۰ فروری کو move کر دیا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جی ہاں - میں نے کچھ مختصر سی گذارشات بھی پیش کرنی تھیں -

مسٹر سپیکر - اگر انہوں نے اس وقت short statement نہیں دی تھی تو he can do it now.

علامہ رحمت اللہ ارشد - (بہاولپور-۲) جناب صدر - جمہوری زندگی میں ایوان میں نمائندگان کو ایک خاص قسم کا شرف اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم سب کو ندامت کے ساتھ اس کا اعتراف کر لینا چاہئے کہ یہاں کچھ روایات نئی بھی مرتب ہو رہی ہیں اور ان روایات میں سے سب سے مکروہ اور معیوب روایت یہ ہے کہ یہاں سوالوں کے جوابات غلط دئے جاتے ہیں -

میں نے اپنی پارلیمانی زندگی میں زیادہ سے زیادہ ۵ یا ۶ سوال کئے ہیں یہ سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بہاولپور کے سرکاری ملازموں کے ساتھ وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد جو نا انصافی اور حق تلفی کی گئی ہے میں اس کے متعلق حکومت اور ارباب اقتدار کی توجہ مبذول کرا سکوں - لیکن اس غلط جواب نے اس غرض و غایت کو ختم کر دیا - میں نے یہ پوچھا تھا کہ انٹیگریشن کے بعد کتنے سیشن ججز اور ڈسٹرکٹ سیشن ججز مغربی پاکستان میں رکھے گئے ہیں - ان میں سے بہاولپور سے سیشن ججز کی تعداد کیا ہے اور جن لوگوں کو بہاولپور ڈویژن سے اس عہدے کے لئے منتخب کیا گیا ہے ان کی تعداد کیا ہے - تو پہلے دن جناب چودھری سلطان محمود صاحب نے یہ جواب دیا تھا کہ ان کی تعداد چار ہے - میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ دریافت کیا تھا کہ ان کے اسما کیا ہیں تو انہیں نے چار اسما بیان فرمائے تھے -

(۱) ملک عبدالحمید -

(۲) ملک رشید صاحب -

(۳) میر تفضل حسین صاحب -

(۴) سردار غلام محمد خان ڈار -

اس جواب کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ خود چودھری صاحب بہاولپور میں ۷ - ۸ برس اسی سرکاری ملازمت کے دوران قیام فرما چکے ہیں اور یہ ذاتی طور پر اس بات کو جانتے ہیں کہ یہ چاروں اصحاب ریاست ہی میں سیشن جج ہوئے تھے - انٹیگریشن کے بعد ان کو سیشن جج نہیں رکھا گیا - اب میں جناب کی خدمت میں جولائی ۱۹۵۷ء کی سول لسٹ پیش کرتا ہوں اس میں میر تفضل حسین صاحب کی بطور سیشن جج کے تاریخ تعیناتی یکم ستمبر ۱۹۵۲ء ہے اسی طرح سردار غلام محمد خان ڈار کی تاریخ بھی یکم ستمبر ۱۹۵۲ء ہے - اس غلط جواب سے میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے وقار کو مجروح کیا گیا ہے اور ان لوگوں کے حوصلے بلند ہوئے ہیں جو ان کو غلط جواب دے کر ان کی اور اس ایوان کی غلط رہنمائی کرتے ہیں - تو ان گذارشات کے ساتھ میں اپنا موشن پیش کرتا ہوں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) - صاحب صدر - موجودہ پریولج موشن کا موضوع شارٹ نوٹس کوئسچن نمبر ۵۵۹۷ ہے - جس میں معزز ممبر نے دریافت فرمایا تھا کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے کتنے ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے کتنے سیشن جج اور ایڈیشنل سیشن جج مقرر ہوئے ہیں - اور انمیں سے کتنے سابقہ بہاول پور کے ہیں - آخری حصہ سوال در اصل زیر بحث ہے جسکے جواب میں میں نے ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کی تعداد کو جو سابقہ بہاول پور سے مقرر ہوئے ہیں چار بتایا تھا -

(۱) ملک عبدالحمید

(۲) ملک رشید صاحب

(۳) میر تفضل حسین صاحب

(۴) سردار غلام محمد خان ڈار

ان میں سے پہلے دو حضرات انٹیگریشن سے قبل کی تاریخ کے جج تھے اور دوسرے ہر دو حضرات سیشن جج ہیں -

مقرر ممبر کا موقف ہے کہ تمام حضرات ۱۵ اکتوبر کو سیشن جج ہوئے تھے اس لئے ان کی تقرری اب کی بیان کرنا درست نہیں ہے - در اصل سابقہ بہاول پور ریاست کی ملازمتیں اور دوسرے یونٹوں کی ملازمتوں میں فرق ہے جو کہ انٹیگریشن کے بعد تھے - ہائی کورٹ کے ججوں کو سیشن جج مقرر کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ محکمہ متعلقہ کا موقف یہ ہے کہ ان حضرات کی تقرری مغربی پاکستان میں نئی سمجھی گئی اور اسے نئی تقریوں میں شامل کیا گیا - سول لسٹ میں ملک عبدالحمید صاحب کی تاریخ تقرری خالی ہے - اور میر تفضل حسین کی تاریخ تقرری یکم ستمبر ۱۹۵۲ء ظاہر کی گئی ہے - دوسرے ہر دو حضرات ریٹائر ہو چکے ہیں - اس تقرری کے متعلق محکمہ متعلقہ کا موقف ہے کہ ان کی تقرری بطور سیشن جج مغربی پاکستان نہیں بلکہ سینیارٹی کے تعین کے لئے ہے - ملک عبدالحمید صاحب کی تقرری کے متعلق مجھے گزٹ ملا ہے جو میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں -

Gazette 8th September 1956

"Malik Abdul Hamid, formerly Judge of the Bahawalpur High Court is appointed as Additional District and Sessions Judge, Bahawalpur, with effect from 16th March, 1956."

اس سے ظاہر ہے کہ ان کی تقرری کا سنہ بطور ڈسٹرکٹ جج ۱۹۵۵ تھا - تاہم میں سمجھتا ہوں کہ جواب سے غلط فہمی پیدا ہونے کا کافی امکان ہے اور معزز ممبر کو غلط فہمی سے جو کوفت ہوئی ہے میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں اور میں ان سے درخواست کرونگا کہ وہ اس کو واپس لے لیں -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir I would like to add a few words. The House must have seen that the answer which was given to the question, technically is not correct and I think the Parliamentary Secretary has done well to put in an appropriate apology for that.

The reply to this question, as a matter of fact, was sent by the High Court and ordinarily the Departmental people who deal with questions and answers thought that the High Court must have verified the records and sent the correct answer. I would personally say that this is a comedy of errors rather than describe it as a reply which has been made deliberately or falsely. The reply is based on the High Court information and on the

basis of that the answer was given. The misunderstanding seems to be that Bahawalpur before 1955 was not a Government as such and after the unification in 1955 all those who were already working as Sessions Judges have now been taken as Sessions Judges by the High Court. It was treated as a new appointment although technicalty they were in the service of the old Bahawalpur Government as Sessions Judges. I think the Member and the House will accept the explanation furnished by the Parliamentary Secretary and also the amends that he has made and would not press this privilege motion.

Mr. Speaker : Yes. Allama Sahib.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب صدر ۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اس کا اعتراف فرما لیا ہے کہ ان کو غلط اطلاع بہم پہنچائی گئی اور انہیں نے غلط اطلاع ایوان میں بہم پہنچائی ۔ میں آپ کی اجازت سے صرف ان سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان کو غلط اطلاع بہم پہنچاتے ہیں ان کی تعزیر و احتساب کا معقول اور مناسب اہتمام فرمائیں ۔

اب انہوں نے بڑی کوشش کی ہے اور بڑی قابلیت سے وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے ہیں لیکن ان کے پاس میرا جواب نہیں ہے ۔ میرا بالکل واضح سوال تھا کہ انٹیگریشن کے بعد بہاولپور کے علاقہ سے کتنے لوگوں کو بطور سیشن جج لگایا گیا لیکن اس معذرت کے بعد میں آپ کی اجازت سے پریولج موشن واپس لیتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ آئندہ اس قسم کی نازیبا بات نہ ہو ۔

Khawaja Muhammad Safdar : It is not necessary for the mover to take the leave of the House to withdraw his Motion.

Mr. Speaker : I was examining that question. Khawaja Sahib the situation is covered under Rule 175 (1) and I think there is no need of asking the leave of the House. The motion stands 'Not pressed.'

INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION No. 5455 (Contd)

Mr. Speaker : Next privilege motion was from Mr. Hamza. This was also taken up on 20th February. Yes Sardar Muhammad Ashraf.

سردار محمد اشرف خاں (پارلیمنٹری سیکرٹری) ۔ جناب والا ۔ اس دن مسٹر حمزہ کے پرولج موشن کے پڑھنے کے بعد بحث اس نقطے پر ختم ہوئی تھی کہ ان کے ضمنی سوال کے جواب میں ہم نے یہ کہا تھا ۔

کہ ہسپتال کے ملازمین اور اہلکاروں کی کوئی یونین نہیں ہے - اور جو دس ملازمین مینٹل ہسپتال سے ڈسچارج کئے گئے تھے - تو ان کے متعلق مسٹر حمزہ کا الزام یہ تھا کہ وہ وہاں کی یونین کے ممبر تھے - ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ مینٹل ہسپتال ایمپلائیز یونین نہیں ہے - اس سوال کا جواب دینے کے لیے آج پھر میں جناب کے سامنے گذارش کرونگا - کہ ہمارا یہ جواب درست ہے - اس کے علاوہ اس دن مسٹر حمزہ نے جو تین دستاویزات بھی اس معزز ایوان میں پیش کئے تھے - حالانکہ قواعد کے تحت ان کو یہ دستاویزات پرولج موشن کے ساتھ دینے چاھئے تھے -

مسٹر سپیکر - انہوں نے یہ دستاویزات اپنے پرولج موشن کے ساتھ ھی دئیے تھے -

Parliamentary Secretary : We did not get any copy of that. We learnt only in the House that day that he had supplied the copies.

Mr. Speaker : That is not necessary.

Parliamentary Secretary : Anyhow we have examined those documents and they do not support the privilege motion.

جہاں تک Hospital Employees Union کا تعلق ہے یہ ۱۰ جون ۵۸ء کو رجسٹر کی گئی تھی- لیکن مارشل لاء کے نفاذ کے بعد جتنی بھی لیبر یونین تھیں- وہ خود بخود ختم ہوگئی تھیں- اور ان کے بعد ۲۲ جولائی ۶۰ء کو حکومت مغربی پاکستان نے

Under the authority of Clause No. 3 of Article No. 6 of the Laws (Continuance in Force) Order Government Servants Efficiency and Discipline Rules frame کئے تھے- جس کے تحت کوئی بھی سرکاری ملازم لیبر یونین یا ٹریڈ یونین قائم نہیں کر سکتا - اور جہاں تک ان قواعد کا تعلق ہے -

If they are read with Article No. 178 of the Constitution they have the force of Law and they over-ride. The Labour Laws regarding formation of association.

اس کے بعد جناب والا - گورنمنٹ نے ایک اور چٹھی کے ذریعے جو کہ ۴ نومبر ۶۳ء کو جاری کی گئی تھی - اس ٹریڈ یونین کو ختم کر دیا تھا - اور اس کی اطلاع Director Health Services اور محکمہ قانون کے سیکرٹری کو دیدی گئی تھی -

خواجہ محمد صفدر - یہ چٹھی کس تاریخ کی ہے -

سردار محمد اشرف - یہ چٹھی ۴ نومبر ۶۳ء کی ہے - اور سوال کا جواب جنوری ۶۴ء میں دیا گیا تھا - تو اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے - اور جہاں تک مسٹر حمزہ کی یہ Contention تھی کہ یہ ایمپلائز یونین اب بھی موجود ہے - اور اس بارے میں میرا یہ جواب کہ یہ موجود نہیں ہے - درست ہے - اس کے بعد یہ سوال محکمہ صحت نے محکمہ قانون کو Refer کیا تو محکمہ قانون نے اس کے متعلق یہ opinion دی تھی -

Law Department's advice was :

"The hospital employees are government servants and they are subject to the Government Servants Efficiency and Discipline Rules 1960, and the instructions issued by Government regarding formation of associations by Government Servants. These rules have the sanction of Article 178 of the Constitution of the Republic of Pakistan. Such government servants, even though paid from Contingencies, could not come under the definition of "Workmen" as given in section 2 (o) of the Trade Union Act, 1926. "Workmen" have been defined to mean "all persons employed in trade or industry whether or not in the employment of employer with whom the industrial dispute arises." Male nurses, peons janitors, gate-keepers, chawkidars, etc., who form low-paid Government hospital employers, would not appear to be covered by the definition.

Law Department is, therefore, of the opinion that there was no recognition of a Trade Union and, therefore it is not necessary to approach the Industrial Court for withdrawal of the same."

لہذا اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ جو جواب میں نے اس دن دیا تھا - وہ درست تھا اور اس سے ہاؤس کی کوئی Privilege Breach نہیں ہوئی -

Mr. Speaker : How is it that the department is itself recognising this union and addressing certain letters through the Deputy Secretary ?

Parliamentary Secretary : All these letters, copies of which have been supplied, originated before the 14th of November 1963. No letter and no correspondence has been sent to the Union after this date. All correspondence has been made between 1958 and 1963. This action was taken on the authority, as I have quoted Sir, of the Government Servants Efficiency and Discipline Rules, which were framed in 1960.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶) — جناب سپیکر - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے بذات خود یہ فرمایا ہے - کہ یہ چٹھی جو جاری کی گئی تھی یہ West Pakistan Government Servant's Efficiency and Discipline Rules 1960 کے تحت جاری کی گئی تھی - وہ یہ خود ہی تسلیم کرتے ہیں

کہ اس یونین کو اس محکمے کی طرف سے مختلف چٹھیاں وقتاً فوقتاً ارسال کی جاتی رہی ہیں ۔ بلکہ سال ۶۳ء میں بھی اسے چٹھی جاری کی گئی ہے ۔ اور جیسا کہ یہ خود تسلیم کرتے ہیں ۔ کہ Efficiency Rules جسکا وہ اس وقت سہارا لے رہے ہیں ۔ ۱۹۶۰ء سے نافذ ہیں ۔ اور اس کے علاوہ جیسا کہ آپ نے بجا طور پر یہ فرمایا ۔ کہ یہ یونین ابھی تک لیبر ڈیپارٹمنٹ کے پاس رجسٹرڈ ہے ۔ اور اسکی اطلاع محکمہ لیبر نے حکومت کو بھی ارسال کی ہے۔ تو اگر یہ چٹھی قانون پر مبنی ہوتی ۔ محکمہ لیبر کو اس یونین کو بھی ختم کر دینا چاہئیے تھا ۔

دوسری عرض یہ ہے ۔ کہ ان کی یہ Contention کہ یہ آرٹیکل ۴ کے خلاف جاتا ہے۔ تو آرٹیکل۴ میں ہے

"Now law should impose any restriction on the freedom of citizens to assemble peacefully and without arms, or to form associations or union."

اس کے تحت آپ کو اچھی طرح علم ہوگا کہ ہمارے مغربی پاکستان کے صوبے میں مختلف محکمے ہیں۔ اور ان محکموں کے ملازمین نے اپنی یونینیں بنائی ہوئی ہیں ۔ اور انہیں آجتک گورنمنٹ صحیح اور درست تسلیم کرتی ہے ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے ان تمام یونینوں کے نام پڑھ دیتا ہوں ۔

1. Anti Malaria Staff Association ;
2. P. W. R. Employees Union ;
3. All Pakistan Post and Telegraph Employees Association ;
4. Railway Workers Union ;
5. West Pakistan P. W. D. Irrigation Branch Employees Union :
6. Postmen Lower Grade Staff Union, Mianwali ;

and

7. Anjuman-e-Mulazimeen-e-Mint ;

جناب سپیکر ۔ ان تمام یونینوں کے موجود ہوتے ہوئے یہ عجیب بات ہے ۔ کہ یونینیں تو موجود ہوں اور حکومت کہہ رہی ہے کہ ہمارے ملازمین کو یونین بنانے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ آپ ان کے جواب

سے اندازہ لگائیں کہ اس حکومت نے اس ملک میں کس قدر Chaos پھیلا رکھا ہے ۔ اور کس قدر طوائف الملوکی کا دور دورہ ہے ۔ کوئی قواعد و ضوابط نہیں ہیں ۔ ایک محکمہ کچھ کہتا ہے اور دوسرا محکمہ کچھ کہتا ہے ۔ یہ تمام محکمے حکومت ہی کے ہیں ۔ لیکن ان میں کسی قسم کا بھی Co-ordination موجود نہیں ہے ۔ لہذا اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ Industrial Disputes Act کے تحت تمام ملازمین کو یونین بنانے کا حق حاصل ہے ۔

I will read out to you Section 19 of the commentary on "Law and Practice of Industrial Disputes in Pakistan" by Mr. Altaf Hussain.

"In an ordinary and non-technical sense, according to what is understood by the man in the street, industry or bussiness mean an undertaking where capital and labour co-operate with each other for the purpose of producing wealth in the shape of goods, machines; tools, etc., and for making profits. The concept of industry in this ordinary sense applies even to agriculture; horticulture, pisciculture and so on and so forth. It is also clear that every aspect of activity in which the relationship of employer and the employee exists or arises does not thereby become an industry as commonly understood. We hardly think in terms of an industry when we have regard, for instance, to the rights and disputes of master and servant or of a Government and its secretariat or the members of the medical profession working in a hospital. There is nothing, however, to prevent a statute from giving the word "industry" and the words "industrial dispute" a wider and more comprehensive import.....".

Mr. Speaker : Please be brief.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر ۔ ان تمام حقائق کی روشنی میں میری یہ assertion ہے کہ گورنمنٹ کے ملازمین کو یونین بنانے کا حق حاصل ہے اور یہ حق ان کو ہمارا آئین دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ جو قانون اس وقت اس ملک میں لاگو ہے وہ بھی یہ حق انہیں دیتا ہے ۔ اور اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اتنی زیادہ unions اس وقت موجود ہیں اور لیبر ڈیپارٹمنٹ میں ان کو باقاعدہ رجسٹر کیا گیا ہے ۔ اگر یونین بنانے کا یہ حق موجود نہ ہوتا تو لیبر ڈیپارٹمنٹ ان کو رجسٹر نہ کرتا ۔

Mr. Speaker : I would like to see the letters referred to by Mr. Ashraf and will give my ruling on this privilege motion tomorrow.

ADJOURNMENT MOTIONS

ARREST OF ALLAMA ABDUL HAQ, M.P.A.(*Contd.*)

Mr. Speaker : Now, adjournment motions.

First of all we will take up adjournment motion No. 135 and I have to ascertain the position about the West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance 1960, from the Law Minister.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : As far as our knowledge goes no petition and no application questioning the detention of any person or the validity of the Ordinance has been filed.

Mr. Speaker : I hold the motion in order and read it to the House.

Mr. Hamza has asked for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the uncalled for arrest of Allama Abdul Haq, MPA, today as part of a wholesale campaign of victimisation of the Jamaat-e-Islami in West Pakistan, the simple fact being that the said MPA, has been unwell since long, so much so that he has not taken any active part in the activities of the Jamaat-e-Islami since long as a Member of the Provincial Assembly inside the House, nor as an ordinary worker of the Jamaat-e-Islami outside the House on any public platform.

Now, I would request those Members who are in favour of leave being granted, to rise in their places.

(*As less than twenty five Members rose in their places, leave to move the motion was refused*)

Mr. Speaker : Adjournment motion No. 151 is by Mr. Iftikhar. Since the Member is not present, the motion lapses. Similar is the position of motions No. 152 and 153.

Minister of Law : The motion disallowed on account of the absence of Mr. Iftikhar Ahmed Khan undoubtedly lapses but it relates to newsprint. If you permit me I might make a short statement.

Mr. Speaker : After the adjournment motions.

Adjournment motions No. 154, 155, 156, 157, 158 and 159 also lapse.

خواجہ محمد صفدر۔(سیالکوٹ - ۱) جناب والا - میں یہ گذارش کروں گا کہ بعض ایڈجرنمنٹ موشنز صوبہ میں خوراک کی موجودہ صورت حال کے متعلق ہیں - میں جناب والا - کے توسل سے وزیر خوراک کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ اس موجودہ صورت حال پر غورو فکر کرنے کے لئے اس ایوان کو موقع دیا جائے - ممکن ہے

کوئی ایسی بات ہم بھی ان کی خدمت میں عرض کر سکیں جو اس صوبہ کی فلاح و بہبود میں ہو ۔ اور حکومت اپنی پالیسی اس کی روشنی میں وضع کر سکے ۔

Mr. Speaker : Malik Sahib may make a statement after the adjournment motions have been dealt with.

Minister of Food and Agriculture : Yes, Sir. I would like to make a statement.

Mr. Speaker : Now, adjournment motions No. 160 and 161 lapse as Mr. Iftikhar Ahmed Ansari is not present.

میاں محمد اکبر (گجرات ۔ ۱) — پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے اپنی ایک پہلی رولنگ میں فرمایا ہے کہ ایک ممبر کی تمام ایڈجرنمنٹ موشنز ایک ہی دن میں پیش نہیں کی جا سکتیں ۔ آپ انہیں cold storage رکھتے جاتے ہیں اور پھر انہیں نمبروار لیتے ہیں ۔ آج اگر ایک ممبر غیر حاضر ہے تو اس کی عدم موجودگی میں (ان کے سسر فوت ہو گئے ہیں اور یہ ایک بڑی valid reason ہے ۔ ان کی غیر حاضری کے لئے) ان کی تمام ایڈجرنمنٹ موشنز آج ہی guillotine نہیں ہونی چاہئیں ۔ آپ اس سے پیشتر یہ رولنگ صادر فرما چکے ہیں کہ تمام ایڈجرنمنٹ موشنز ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے نوابزادہ صاحب کے سسر کی وفات کا افسوس ہے اور ان کی غیر حاضری کی وجہ بھی معقول ہے لیکن جہاں تک رولز کا تعلق ہے وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ حاضر نہ ہوں اور ان کی غیر حاضری میں ان کی ایڈجرنمنٹ موشنز لی جائیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ جب ایک معزز ممبر اس ایوان میں حاضر ہوتا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس ممبر کی تمام تحریک التوا ایک ہی وقت میں لی جائیں یا اس دن لی جائیں تو یہ کیوں کر ضروری ہے کہ اگر ایک ممبر غیر حاضر ہو تو اس کی تمام ایڈجرنمنٹ موشنز اس دن لے لی جائیں جس دن وہ غیر حاضر ہو ؟

Mr. Speaker: That is a question of interpretation of rules. The member may please take his seat.

امیر حبیب‌اللہ خان سعدی - صاحب صدر - یہاں کسی تحریک التوا کے سلسلہ میں جب یہ وجہ معقول سمجھی جاتی ہے کہ اگر کوئی محترم وزیر یا پارلیمنٹری سیکرٹری اس کا جواب دینے کے لئے تیار نہ ہو تو وہ تحریک اگلے روز کے لئے ملتوی کر دی جائے تو یہ تو بہت valid reason ہے جس کی وجہ سے نوابزادہ صاحب آج حاضر نہیں ہیں ان کی تحریکات التوا اگلے روز تک ملتوی کیوں نہ کر دی جائیں ؟

Mr. Speaker: This is no point of order. I have already given my ruling.

SUPPRESSION OF THE PRESS STATEMENT OF KHWAJA NAZIM-U-DIN REGARDING DIRECT ADULT FRANCHISE

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Rao Khurshid Ali Khan. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the unwarranted and undemocratic advice of the Provincial Government to the Associated Press of Pakistan to suppress the press statement of Al-Haj Khawaja Nazimuddin, President, Pakistan Muslim League (Council) regarding direct adult franchise by the said news agency on 17-2-64 and later on withdrawn by the same agency on the same date on the advice of theProvincial Government.

Mr. Speaker: I would like to know one thing from the Law Minister. Has the Provincial Government issued any instructions in this regard ?

Minister of Law: Totally and emphatically denied. It is only an insinuation and an allegation.

Khawaja Muhammad Safdar: We will prove it.

Mian Muhammad Akbar: This is a mis-statement of facts.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the very fact that the Leader of the Opposition says 'we will prove it, shows that he has no evidence and nothing in support of the motion filed by the member. My submission is that this is only a mere allegation and we are already tired of these allegations made by the Leader of the Opposition one after the other. The fact is that no instructions have been issued to any agency, APP or any newspaper to suppress or to give priority to any statement on any issue by any leader or by any humble citizen of this state. All are treated alike here. My submission is that this is only an allegation and has nothing in its support. Therefore, it may be ruled out of order.

Mr. Speaker : Has Rao Sahib, any proof ?

راؤ خورشید علی خاں (منٹگمری-۳) - جناب والا - یہ میرے پاس اصل Teleprinter message کی cutting ہے - اس میں لکھا ہے -

"Attention Editors Please Note On Government Advice we withhold On Government Advice (Again repeated) We Withhold Our Items Karachi 84, 85, 86. Sluged Rejoinder and Nazimuddin's Reaction. We also withdraw Our Items Lahore 25 Sluged Wahid condemned Lahore 4 Wahid's Statement condemned. Thanks Editors"

تو جناب والا - یہ اس امر کا positive proof ہے کہ ہماری محترمہ گورنمنٹ نے (قہقہہ) News Agency کو definitely کچھ instructions issue کی ہیں - جس کا ثبوت میں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے - اور یہی background میں نے پیش کی ہے -

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) - جناب والا - انہوں نے اس ریکارڈ کی کوئی authority پیش نہیں کی - کہ وہ کیا چیز پڑھ رہے ہیں -

راؤ خورشید علی خاں - جناب والا - غالباً وٹو صاحب نے میری بات سنی نہیں - وہ شاید کسی اور خیال میں تھے - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس بات کو اس background میں دیکھئے - جس statement کے متعلق حقیقتاً عوام کے جذبات بڑے شدید تھے - وہ statement عبدالوحید خاں صاحب کی تھی - اسے تو suppress نہیں کیا گیا - اور جو عین عوام کی خواہشات کے مطابق تھی - اسے suppress کیا گیا ہے - یہ نہایت شرمناک بات ہے -

Mr. Speaker. I would like to see this teleprinter message.

Rao Khurshid Ali Khan : Yes, Sir.

(At this stage Rao Khurshid Ali Khan handed over the teleprinter message to Mr. Speaker).

جناب والا - یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے - ہم تو دراصل اسی بات کے قائل ہیں کہ کسی شخص کی statement بھی suppress نہیں ہونی چاہئے - خواہ وہ کوئی بڑا آدمی ہو یا چھوٹا ہو - لیکن اگر مصلحت کے

تقاضے کی بنا پر عوام کے جذبات کی شدت کے لحاظ سے کسی statement کو suppress کرنا ہو تو وہ بھی عوام کے جذبات کی روشنی میں کرنا چاہئے ۔ نہ یہ کہ اسے عوام کے جذبات کے خلاف سمجھ کر suppress کیا جائے ۔

Mr. Speaker : No discussion on that.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I would like to know one thing from the Law Minister. Does he admit the issuing of this teleprinter message or not ?

راؤ خورشید علی خاں ۔ جناب والا ۔ یہ بات اخبار والوں سے پوچھئے ۔ یہ سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور ساری ساری رات بیچین رہتے ہیں ۔ ان کو Information Department والے ہر وقت تنگ کرتے رہتے ہیں کہ فلاں خبر اس طرح دینا چاہئیے اور اس طرح نہیں دینا چاہئے ۔ یہ حکومت کی طرف سے کتنی بڑی دھاندلی ہے ۔

Mr. Speaker : I am not to record the evidence here.

Minister of Law : Sir, my respectful submission is that contrary to the practice we are really being put in a very difficult position. I strongly protest against it and request the Chair to protect me. These documents are being mentioned, and read out here in the House for the first time. They are not attached with the adjournment motion itself.

(*Interruptions*).

Mr. Speaker : No interruptions please.

Minister of Law : The Chair had ruled that only notice will issue and my inquiries from the office reveal that no documents had been attached alongwith this motion. I am under that impression. For the first time and at the spur of the moment that question has been put to me by the Chair as to what I have to say with regard to this argument. Kindly let me see and if I am able to answer it off-hand, I will.

Mr. Speaker : So far as the legal position is concerned I think the member is not bound to attach with his adjournment motion the documents. Of course, he is bound to attach every document with his privilege motion But that is not the case so far as adjournment motions are concerned.

Minister of Law : I am sorry I never said that the rules require it, I started by saying 'contrary to the practice' I never said 'law or rule'. The practice has always been that the documents on which the members rely are invariably attached with the motion itself.

Mr. Speaker : I differ with the Law Minister on this point. That has not been the practice.

Minister of Law : If the Chair is pleased to rule that the members should not even file any document with the motion, though they have one in their possession, so that we should be placed in the dark, I am prepared to abide by that and keep myself in the dark.

Mr. Speaker : No, no, that would be a proper thing but that is not done.

Minister of Law : That is what I am submitting that the practice hithertofore has been that member do attach documents along with their motions. But if they do not, then I request the Chair to protect me and I insist that this should be done so that we should be in a position to answer the arguments. Now that this document is given to me off-hand which has been read here in the House, kindly permit a few minutes. I will go through it and if I am able to answer it I will definitely answer it.

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion tomorrow so that he may have full information on the point.

مسٹر حمزہ ۔ On a Point of Order Sir. جناب والا۔ آپ نے اپنی Ruling میں واضح طور پر یہ بتا دیا ہے کہ اس ایوان میں یہ طریق کار کبھی نہیں رہا کہ ممبر متعلقہ جو تحریک التوا پیش کریں تو وہ اس کے ساتھ documents بھی پیش کریں ۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ یہ طریق کار نہیں ہے ۔ لیکن اس کے باوجود جناب وزیر قانون آپ کی Ruling کو چیلنج کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : No, he is not challenging my ruling. The member may please take his seat. That is not a point of order.

خواجہ محمد صفدر ۔ (سیالکوٹ ۔ ۱) جناب والا ۔ آپ نے جناب وزیر قانون کی یہ درخواست منظور فرمائی ہے کہ وہ اس موضوع پر مطلوبہ اطلاع حاصل کر لیں۔ اور یہ تحریک التوا اس ایوان میں کل پیش ہو ۔ میرے محترم دوست راؤ خورشید علی خان صاحب نے وہ Teleprinter message پیش کیا ہے جو APP کی طرف سے جاری ہوا ہے ۔ میں جناب کی

خدمت میں ایک اور Teleprinter message جو کہ APP کی طرف سے جاری ہوا ہے پڑھتا ہوں ۔ اور اس کے بعد آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا ۔

"Attention all editors. We hereby cancel story about Khwaja Nazimuddin's statement issued under Karachi No. 44. Kindly note that the cancellation has been made at the request of the Government. Editor PPA. Attention all Editors. Attention all Editors."

Sir, I submit this document to you.

ان دو documents کے ہوتے ہوئے بہتر تو یہ تھا کہ جناب وزیر قانون اس کے متعلق مزید تحقیقات نہ فرماتے ۔ اور ابھی سے اپنے جرم کا اقرار فرما لیتے ۔ لیکن کوئی بات نہیں اس کے متعلق کل بات کر لینگے ۔ یار زندہ صحبت باقی ۔

Mr. Speaker : I pass this document on to the Law Minister. We will take up this adjournment motion tomorrow.

SUPPRESSION OF STATEMENTS IN SUPPORT OF EID MESSAGE OF MISS FATIMA JINNAH.

Mr. Speaker : Next motion is from Khawaja Muhammad Safdar.

That is about the illegal, unlawful and most undesirable action of the Provincial Government to get the publication of all the statements of important public persons in support of the most valuable Eid message of Madar-i-Millat Mohtrama Miss Fatima Jinnah suppressed.....

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I think this might stand over for tomorrow. It relates to the same issue that statements have been suppressed.

Mr. Speaker : There are so many motions on this point.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تمام واقعات عوام کے سامنے آئیں ۔

Mr. Speaker : Next motion. 164. It is again about suppression.

Minister of Law : Same subject.

Mr. Speaker : It will also be taken up tomorrow.

Mian Muhammad Akbar : It can be taken up when Khawaja Safdar is not in the House.

Mr. Speaker: Mian Sahib need not worry he will be present tomorrow. God willing.

STATEMENT OF GENERAL SECRETARY, PAKISTAN CONVENTION LEAGUE CRITICISING EID MESSAGE OF MISS FATIMA JINNAH.

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Government to prohibit the publication of the statement of Mr. Abdul Waheed Khan, General Secretary Pakistan Convention League, which he mischievously issued criticising the recent Eid message of Madar-i-Millat Mohtrama Miss Fatima Jinnah, at which has caused widespread and bitter resentment amongst the public of West Pakistan.

As I had pointed out earlier the adjournment motion should be couched in a proper language and I think the word 'mischievous' is not proper.

Khawaja Muhammad Safdar : I bow before the decision of the chair. I omit it.

Mr. Speaker : I may also make it clear that so far, I have not disallowed any adjournment motion on this objection that it is not couched in a proper language. The Members should be more careful in future.

Major Sultan Ahmed Khan : Kindly suggest the remedy as well.

Mr. Speaker : It should not be couched in an offensive language.

Mian Muhammad Akbar : Is the word 'mischievous' unparliamentary.

Mr. Speaker : It is not proper.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, the Government is in a difficult position. If it suppresses a statement there is an adjournment motion saying that there is suppression. If they don't suppress it and allow it to be published there is an adjournment motion saying that the Government has failed to take action against those who have made that statement. I do not know what this Hon'ble House wants the Government to do? My submission is that a similar Motion has been disposed of on the subject as to why Government had failed to take action against Khan Abdul Waheed Khan for having issued the statement. My respectful submission was that there is no law under which any action could be taken against Mr. Abdul Waheed Khan for having issued the statement. I respectfully submit that this Motion involves the same issue. There is equally no law under which the Government could suppress this because the statement, according to the Government does not amount to the commission of any offence in which case alone it could be suppressed or held back from publication. My submission, therefore, is that the Government could not possibly take any action in the shape suggested by the Mover of this motion. Besides this motion is covered by the ruling given by the Chair a few days back.

(At this stage Khawaja Muhammad Safdar rose.)

Mr. Speaker : Has the member anything new ?

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - میرے محترم دوست نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس موضوع پر ایک تحریک التوا کے متعلق رولنگ دیا گیا ہے - میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ اس تحریک التوا میں اور اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے - الفاظ بالکل مختلف ہیں اور چونکہ یہ مختلف وجوہات اور واقعات کی بنا پر پیش کی گئی ہے اس لئے میں نے ایوان کی کارروائی کو ملتوی کرنے کی اجازت چاہی ہے - دوسرا پوائنٹ یہ فرمایا ہے کہ حکومت کے پاس کوئی قانون نہیں جس کے تحت مسٹر عبدالوحید خان کے بیان کو پریس میں جانے سے روک دیا جائے -

جناب والا - اس کے متعلق میں گذارش کروں گا کہ اس روز بھی ایسا ہی اعتراض وزیر صاحب نے اٹھایا تھا تو میں نے پریس آرڈیننس پیش کیا تھا کہ آخر یہ کس غرض کے لئے بنایا گیا ہے - یہ اس لئے تھا کہ اگر کوئی چیز مفاد عامہ کے خلاف ہو تو اسے روکا جائے - کیا یہ بیان مفاد عامہ کے خلاف نہیں تھا اور اسے کیوں روکا نہیں گیا اور ان کا بیان کیوں جاری کیا گیا - کیا ابھی تک اس کا ثبوت حکومت کے پاس نہیں پہنچا - باوجود اس کے کہ حکومت کے پاس ایسے اختیارات ہیں کہ وہ عوام کے جذبات اور احساسات کو دبا دے پھر بھی ہر روز مسٹر عبدالوحید خان کے اس بیان کی مذمت کی جا رہی ہے - انہوں نے جو بیان دیا ہے اس سے مغربی پاکستان کے رہنے والوں کی خصوصاً اور تمام پاکستان کے عوام کی عموماً دل شکنی ہوئی ہے - اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے - یہاں قانون موجود ہے بلکہ اور تو اور لاقانونیت بھی موجود ہے - جس کا ہر وقت استعمال ہوتا رہتا ہے - ہمیں معلوم ہے کہ پریس والوں کو محکمہ انفارمیشن کی طرف سے ہر وقت ٹیلیفون پر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ چھاپو یہ نہ چھاپو - کیا مسٹر عبدالوحید خان آسمان سے نازل ہوئے ہیں کہ جو چاہیں کہتے رہیں - اور پھر ایک ایسی شخصیت کے لئے جس کے لئے عوام کے دلوں میں بے حد عزت ہے - اگر وہ میرے خلاف کہتے

یا کسی اور کے خلاف کہتے تو کوئی بات نہیں تھی - اس لئے میں نہایت ادب سے کہوں گا کہ قانون موجود ہے اسے استعمال کریں - افسوس کی بات یہ ہے کہ حکومت نے جان بوجھ کر ایسی حرکت کی ہے جس سے صوبہ کے بسنے والوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے -

Mr. Speaker : The Motion is virtually identical. It is ruled out order.

Next Motion is No. 156.

Minister of Law : Same. It may be held over till tomorrow.

Mr. Speaker : The motion is postponed till tomorrow.

FAILURE OF GOVT TO CONSTRUCT A PROTECTIVE WALL ON THE SARGODHA-KHUSHAB ROAD

Mr. Speaker : There are two adjourment motions about the construction of a protective wall on the Sargodha-Khushab Road. One is from Khawaja Safdar and the other from Malik Sarfraz. Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure and gross negligence of the Provincial Government to construct a protective wall on the Sargodha-Khushab Road where the road passes through two lakes, so as to protect the traffic from falling into these lakes which gross negligence on the part of the Provincial Government has caused the loss of 26 valuable lives of young boys on the 15th February 1964, the Eid day, when a party of young boys was going from Sargodha to the Mazar of Shah Shuja Sahib.

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) - یہ موشن آپ کو نہیں لانا چاہئے تھا -

خواجہ محمد صفدر - مجھے کیوں نہیں لانا چاہئے تھا -

Minister of Communications (Mr. Muhammad Khan Junejo): Should I reply straightaway or Khawaja Safdar would like to say something about this adjourment motion ?

Mr. Speaker : The Minister may reply straightaway.

خواجہ محمد صفدر - میں صرف یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سرگودھا میں لوگوں نے عید نہیں منائی - یہ انتہائی رنج دہ واقعہ تھا وہاں سڑک نہایت تنگ ہے - جھیلوں کے دونوں طرف حفاظتی بند نہیں ہے -

ملک سرفراز خان (سرگودھا-۳) - حضور والا- یہ نہایت افسوس ناک حادثہ میرے حلقہ نیابت میں پیش آیا ہے - یہ جگہ جہاں سے سڑک گذرتی ہے اس کے دونوں طرف سیلاب کا پانی کھڑا ہوتا ہے اس پانی کی گہرائی ۲۰ سے ۴۰ فٹ تک ہے - یہ پہلا واقعہ نہیں بلکہ تیسرا واقعہ ہے - پہلے واقعہ میں دو آدمی مر گئے تھے - دوسرے میں ۴ اور اب تیسرے واقعہ میں ۲۶ جانیں موقع پر ہی تلف ہو گئی ہیں- اور اس روز پورے سرگودھا ضلع میں عید کی خوشیاں غم میں تبدیل ہو گئیں - اور سارے ضلع میں ہڑتال ہو گئی - تو میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراؤنگا کہ یہ سڑک جھیل کے درمیان سے گذر رہی ہے یا تو اس کے لئے Protective Wall بنا دی جائے یا Railing ہو جائے تا کہ آئندہ اس جگہ پر کوئی حادثہ نہ ہو -

Minister of Communications and Works : Sir so far as this incident is concerned it is really very sad that 26 young people lost their lives in this accident on the Eid Day, and I have checked up so far as the Public Works Department is concerned as to who is at fault.

Sir this road was constructed about thirty years back and the traffic has been going on. Never before has there been any accident. This is the first time. As it has been mentioned by the member of that area, this is the third accident, but so far as the Government is concerned, this is the first time that it has come to our notice and we are taking all precautionary measures to see that that area is fully covered. As suggested by the Leader of the Opposition that there should be a protective wall, I am afraid that this would not be technically advisable to construct a protective wall, but there are certain other measures. There should be railings on both sides of the cause-way. We are definitely taking all kinds of precautionary measures so that in future there should be no such accidents.

Khawaja Mohammad Safdar : I don't press it.

Mr. Speaker : Does Malik Sarfraz Khan press his motion ?

ملک سرفراز خان - میں بھی press نہیں کرتا -

Mr. Speaker : In view of the assurance given by the Minister to the movers, the motions are not pressed.

Mian Muhammad Akbar : On a point of order Sir. I have to draw your attention to (iv) sub-rule of rule 49 of the Rules of Procedure.

This is about adjourment motions and I will read out the relevant portions. It says -

"Rule 49 (iv) : The motion shall not anticipate a matter for the consideration of which a date has been previously appointed.

In determining whether a motion shall be disallowed on the ground of anticipation, due regard shall be had to the probability of the matter anticipated being brought before the Assembly within a reasonable length of time.

جناب والا - میری اس ضمن میں یہ گذارش ہے کہ اگر کوئی ایڈجرنمنٹ موشن اس وجہ سے Disallow ہو جائے کہ ویسے ہی سوال کے لئے اس معزز ایوان میں کوئی دن مقرر ہوا ہے تو اس کے لئے بھی یہ پراویژن ہے -

"Due regard shall be had to the probability of the matter anticipated being brought before the Assembly within a reasonable length of time."

اگر ہم یہ anticipate کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا معاملہ ڈسکشن کے لئے آ رہا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ "Within a reasonable length of time" وہ معاملہ اس ایوان میں ڈسکس ہو جائے - پیشتر ازیں بھی میں نے یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ ایڈجرنمنٹ موشن فوراً consider ہونا چاہئے - اس پر جناب والا - نے ایک رولنگ دی تھی کہ یہ ضروری نہیں ہے - میں اس کو تسلیم کرتا ہوں - اس وقت ایک معاملہ اور پیش آیا ہے کہ ایک معزز ممبر ایوان میں غیر حاضر ہیں ان کے متعدد ایڈجرنمنٹ آپ کے پاس Pending ہیں وہ سارے کے سارے ایک ہی دن میں Guillotine کر دئیے گئے ہیں - تو اس ضمن میں یہ میں گذارش کرونگا کہ جب آپ کی خدمت میں کوئی ایڈجرنمنٹ پیش کیا جائے اور آپ مناسب نہ خیال فرمائیں کہ اس پر فوراً غور کیا جائے اور اگر آپ مناسب نہیں سمجھتے اور میں اس طرف کے تمام معزز ممبران کی آواز پیش کر رہا ہوں کہ جب کوئی ایڈجرنمنٹ موشن آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے اور آپ اسے فوراً ڈسکس کرنا مناسب خیال نہیں کرتے تو اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر کر دیں تا کہ وہ معزز ممبر جس نے وہ ایڈجرنمنٹ موشن دی ہے وہ ایوان میں حاضر ہو اگر وہ پھر غیر حاضر ہوتا ہے تو اس کی ایڈجرنمنٹ

موشن ضرور Lapse ہو جانی چاہئے چونکہ ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ کون کون سی ایڈجرنمنٹ موشن آپ کے پاس pending ہے اور کون سا ایڈجرنمنٹ موشن کب آرہا ہے ۔ اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ہر ایک ممبر ہر وقت ایوان میں حاضر رہے ۔ ظاہر ہے کہ کوئی unforeseen engagement آ جاتی ہے جیسا کہ نوابزادہ افتخار صاحب کے خسر صاحب آج فوت ہوگئے ہیں تو آج وہ کبھی نہیں آسکتے تھے اس لئے میں آپ سے گذارش کرونگا کہ Rules آپ کو پابند کرتے ہیں اور اگر کوئی ایسا معاملہ ہو یا anticipate کیا گیا ہو اور ایسا کوئی موشن ڈسکس ہو رہا ہو اس ایوان میں پھر بھی جناب والا Due regard shall be had to the length of time which should be reasonable. تو ایسے معاملے میں میرا یہ Suggestion ہے کہ جب بھی کوئی ایک ایڈجرنمنٹ موشن آپ کی خدمت میں پیش ہو اور آپ اسے فوراً انڈر ڈسکشن نہ لانا چاہتے ہوں تو اس کے لئے تاریخ مقرر کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر سے شروع کیا تھا اور Suggestion پر ختم کیا ۔ جہاں تک آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے یہ آپ کے Assertion کے مطابق نہیں رہا ۔ اور جہاں تک ایڈجرنمنٹ موشن کا تعلق ہے میں اس کی وضاحت کر دوں کہ جب ہم ایڈجرنمنٹ موشن Take up کرتے ہیں تو اس کے بعد عام طور سے ہاؤس میں لاء منسٹر کی طرف سے Move ہوتی ہے پھر دونوں wing اس کو agree کرتے ہیں کہ

کہ ایڈ جرنمنٹ موشن کل لے لئے جائیں تو پھر ہم اس کو mutual agreement سے اگلے دن پر ملتوی کر دیتے ہیں ۔ جہاں تک کسی خاص ایڈ جرنمنٹ موشن کا تعلق ہوتا ہے تو ہم اس کے لئے defer کل یا پرسوں date fix کرتے ہیں ۔ جہاں تک نوابزادہ صاحب کی ایڈ جرنمنٹ موشن کا تعلق ہے مجھے تو اس کے متعلق علم نہیں تھا کہ یہ واقعہ ہوا ہے لیکن چونکہ وہ غیر حاضر تھے انڈر دی رولز میرے پاس کوئی Alternative نہیں تھا کیونکہ ایڈ جرنمنٹ موشن Automatically lapse ہو جاتی ہے ۔

اب جہاں تک میری طرف سے کسی ایڈجرنمنٹ موشن کو Guillotine کرنے کا تعلق ہے اس میں آپ اطمینان رکھیں بالکل Guillotine نہیں ہوگی ۔ اور جہاں تک اسبات کا تعلق ہے کہ کسی تاریخ پر ملتوی کر دیا جائے تو یہ پریکٹس Adopt کی گئی ہے کہ ہم ایک خاص تاریخ پر ایڈجرنمنٹ موشن کو guillotine کرتے ہیں اس میں یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن زیادہ دیر تک معرض التوا میں نہ رہے جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر آج اس پر ڈسکشن نہ ہو سکا تو اسکو کل پر ملتوی کیا ہے ۔ اس لئے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر Rule out کیا جاتا ہے ۔

میاں محمد اکبر ــ جناب والا۔ میں صرف ایک منٹ عرض کرونگا ۔

Mr. Speaker : The member may come to my Chamber if he has any suggestion to make.

Mian Muhammad Akbar : Just one minute Sir.

جناب والا ۔ آپ نے یہ درست فرمایا ہے کہ جو ایڈجرنمنٹ موشن آج نہیں لے جاتی ہے وہ کل کیلئے ملتوی کر دی جاتی ہے لیکن جناب والا ۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جو ایڈ جرنمنٹ موشن کل کے لئے ملتوی کی جاتی ہے وہ کل ضرور پیش کی جائیگی اور اس پر کل ڈسکشن ہوگا ۔ یہ عین ممکن ہے کہ اگلے دن کیلئے آپ کے پاس ۵۰۔۶۰ ایڈ جرنمنٹ موشن پڑی ہوں ۔ اور اس کی باری نہ آئے جو میں نے پیش کی ہے ۔

Minister of Food & Agriculture : Sir a ruling has been given and he is wasting the time of the House.

Mr. Speaker : That is taken at Number One.

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی ایڈجرنمنٹ موشن آپ کے پاس ہیں تو یہ پتہ نہیں ہے کہ وہ کل آرہی ہیں یا پرسوں یا دس دن کے بعد ۔

Mr. Speaker : I can't hetp if the member give notices of fifty motions. I can't say whether they will be taken up tomorrow or the day after tomorrow.

میاں محمد اکبر - یہ جناب انکی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے کہ وہ ہم کو ایڈ جرنمنٹ موشن لانا پڑتی ہین اور روزمرہ لانا پڑتی ہیں -

Mr. Speaker : No discussion about that. The member may please take his seat. Next motion is of Allama Arshad.

میاں محمد اکبر - جناب والا - اس میں کیا بات ہے - اگر آپ کوئی تاریخ مقرر کر دیں -

Mr. Speaker : That would be an unprecedented parliamentary procedure The member may please take his seat.

Minister of Law : Sir I would make a request that we might have the remaining adjournment motions tomorrow. Nearly an hour has already been taken.

میاں محمد اکبر - جناب وزیر قانون صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ باقی ایڈ جرنمنٹ موشن کل لی جائیں گی - اب جو ممبر آج حاضر ہیں انہیں کیا پتہ ہے کہ وہ کل بھی آئینگی یا نہیں آئینگی - دو ایڈجرنمنٹ موشن لینے کے بعد وزیر قانون صاحب فرماتے ہیں کہ وقت ضائع ہو رہا ہے اور اب اگلے دن کے لئے یہ ایڈ جرنمنٹ موشن ملتوی کر دی جائیں تو اس لئے میری یہ گذارش ہے -

Mr. Speaker : He does not dictate any decision. He makes only a submission.

میاں محمد اکبر - جناب والا - میری یہ گذارش ہے آپ ذرا غور فرمائیں -

Mr. Speaker : Yes, the member may come to my Chamber and we will discuss it. Should we resume the discussion now?

وزیر زراعت و خوراک - میں نے کچھ عرض کرنا تھا . . . . .

علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا میری تحریک التوا کل پیش ہو گی -

مسٹر سپیکر - جی ہاں - کل پیش ہو گی -

وزیر زراعت و خوراک - (ملک قادر بخش) جناب والا - نوابزادہ افتخار صاحب کی غیر حاضری کی وجہ سے تین تحاریک التوا آج Lapse ہوئی ہیں - اور جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے - کہ وہ نہایت ہی ضروری مسئلے کے متعلق تھیں - میں اس مسئلے کو تحریک التوا کی وجہ سے نہیں بلکہ چونکہ یہ خوراک کے مسئلے سے متعلق تحریک التوا تھی - اس لئے میں خوراک کے مسئلے کو ہر وقت زیر بحث لانے کے لئے تیار ہوں - یہ ایک ضروری مسئلہ ہے - اور حکومت کو ملامت کرنے کے لئے ہی سہی اسے زیر بحث لانے میں مجھے اعتراض نہیں ہے - ہو سکتا ہے کہ میرے اپنے ہی احباب اپنے تجربات کی روشنی میں اپنے اپنے علاقوں کے متعلق کوئی مفید تجاویز پیش کر سکیں - اور ہماری جو پالیسی ابتک رہی ہے - اس کے متعلق اس طرف سے بھی ایک دو دوست ایسے ہیں - جو ایمانداری کے ساتھ مجھے اپنی تجاویز سے مستفید کریں -

خواجہ محمد صفدر - *x x x x x (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - یہ الفاظ خواجہ صاحب واپس لے لیں -

میاں محمد اکبر - انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ یہاں بیٹھنے والے سارے ہی ایماندار ہیں -

خواجہ محمد صفدر - میں نے کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال نہیں کئے ہیں -

Mr. Speaker : I say, please withdraw these words.

خواجہ محمد صفدر - میں یہ الفاظ واپس لیتا ہوں -

Mr. Speaker : He has withdrawn these words and these should be expunged.

---

* Expunged as ordered by the Speaker.

راؤ خورشید علی خان - وزیر صاحب نے بھی جو کچھ کہا ہے - ان سے بھی کہیں کہ وہ واپس لے لیں - کیا باقی ممبران بے ایمانی سے تجاویز پیش کرتے ہیں -

وزیر زراعت و خوراک - میرا مطلب یہ تھا کہ شاید باقی حضرات بولیں یا نہ بولیں - میری گذارش یہ ہے کہ خواجہ صفدر صاحب اور یہ ہاؤس اس بات پر اتفاق کریں کہ کسی روز بعد از دوپہر دو چار گھنٹے یا جس قدر وقت وہ سب مناسب سمجھیں - مقرر کرکے اس مسئلے پر بحث کر لیں - تو میں حاضر ہوں - لیکن جو وقت حکومت کے کام کا ہے - اس کو ضائع نہ کیا جائے -

خواجہ محمد صفدر - یہ بھی حکومت ہی کا کام ہے - بعد از دوپہر اجلاس ہونے میں دقت یہ ہو گی کہ آپ کورم کس طرح پورا کریں گے - حالانکہ میں خوش آمدید کہتا ہوں - کیوں کہ آپ نے میری ایک تجویز کو شرف قبولیت بخشا ہے - اور خوراک کے مسئلے پر بحث کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں - مجھے اس بات سے خوشی ہے - اور آپ نے ذاتی طور پر مجھ پر احسان کیا ہے - جو آپ نے اس تجویز کو قبول کر لیا ہے - لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرونگا کہ جب پہلے پہر کے اجلاس میں چالیس ممبران کے لگ بھگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں - تو بعد از دوپہر اجلاس کے لئے کورم کہاں سے پورا کیا جائیگا - کورم پورا کرنا ایک مستقل جھنجھٹ ہے - جو ابھی تک نبٹایا نہیں جا سکا - لیکن اگر وزیر خوراک صاحب اس کا ذمہ لیتے ہیں - کہ کورم پورا ہو جائیگا - تو بہتر ہے - و گرنہ خوراک جیسے اہم مسئلے پر بحث کے لئے اگر ہاؤس میں کورم پورا نہ ہوا - تو عوام میں ہم سب کے متعلق یہ تاثر پیدا ہو جائے گا کہ خوراک کی قلت اور اس اہم مسئلے کے متعلق ہمیں احساس نہیں ہے -

وزیر زراعت و خوراک - تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ ایک روز وقفۂ سوالات، تحاریک التوا اور نقطہ ہائے استحقاق کو ملتوی کر کے وہ وقت اس ضروری مسئلے کو دے دیا جائے - لیکن یہ مہربانی فرمائیں کہ سرکاری کام میں روکاوٹ نہ پڑے -

میاں محمد اکبر - جناب والا - میں اس تجویز کی مخالفت کرتا ہوں - اور یہ گذارش کرتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں حکومت نے ہم پر تقریباً اکیس آرڈیننس ٹھونسے ہوئے تھے - اور چونکہ ان کے لئے ایک وقت مقرر تھا - اس لئے ان پر بحث کے دوران جب کوئی مسئلہ زیر بحث لانا چاہتے تھے - تو حکومت یہ کہہ دیتی تھی کہ چونکہ آرڈیننس Lapse ہو جائینگے - اس لئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے - لیکن اس وقت خوش قسمتی سے ہمارے سامنے کوئی آرڈیننس نہیں ہے - جس کے Lapse ہونے کا خدشہ ہو - اس لئے ہمارے پاس کافی وقت ہے - اور یہ سیشن ایک مہینہ ، دو مہینے یا تین مہینے تک جاری رکھا جا سکتا ہے -

وزیر زراعت و خوراک - پوائنٹ آف آرڈر - میرا خیال ہے کہ میاں صاحب میری بات کو سمجھے ہی نہیں ہیں - یا وہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے - اور شاید وہ سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کریں گے -

میاں محمد اکبر - کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

مسٹر سپیکر - مجھے ان کی بات سن لینے دیجئے -

وزیر زراعت و خوراک - میں نے تو صرف یہ عرض کیا تھا - کہ کسی ایک دن وقفہ سوالات ، پرولیج موشن اور تحاریک التوا کو ملتوی کر دیں - میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ ان کو forego کریں -

Mr. Speaker : I would like to know the views of the Leader of the opposition on this suggestion.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - ان کے پہلے بیان سے یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ وہ اس مجوزہ دن کی کارروائی کو ہمیشہ کے لئے ملتوی کرنا چاہتے ہیں - اب انہوں نے وضاحت کر دی ہے تو اس دن کا کام کسی دوسرے دن ہو جائیگا - اگر ان کی یہی خواہش ہے - تو مجھے منظور ہے - کیوں کہ دوسرے دن تو کام بہر حال ہو ہی جائیگا -

Mr. Speaker : Both the Leader of the House and the Leader of the Opposition should consult each other and fix a date for that.

BILLS

THE WEST PAKISTAN BOARD OF REVENUE (AMENDMENT) BILL 1964.

Mr. Speaker : Now we take up the regular agenda. Minister of Revenue to introduce the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, I beg to introduce the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964.

POINT OF ORDER.

Re : Change in the Orders of the Day.

میاں محمد اکبر - (گجرات-۱) - پوائنٹ آف آرڈر - آج کا order of the day اس سے مختلف ہے - جو اس سے پہلے ہمیں ملا تھا - جناب والا - چونکہ تقریباً بیس بائیس بل مشتہر کئے گئے ہیں - تو جناب والا - آپ اس بات کو appreciate کریں گے کہ تمام کے تمام بل ہم ایک دن میں

تیار نہیں کر سکتے ہیں ۔ کیونکہ ہر بل کے لئے خاصی تیاری کرنی پڑتی ہے ۔ لہذا نمبر ۱ ، نمبر ۲ ، نمبر ۳ اور نمبر ۴ پر جو بل رکھے گئے ہیں ۔ وہ تو ہم نے تیار کر لئے ہیں ۔ اور ان کے متعلق جناب والا کی خدمت میں ترامیم بھی بھیجی ہیں ۔ لیکن اب اس فہرست کو یکسر تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ اور جو بعد میں آنے چاہئیں تھے ۔ وہ بل انہوں نے شروع میں رکھ دئے ہیں ۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا ۔ کہ پرانے order of the day پر ہی عمل کیا جائے ۔ کیونکہ ان کے متعلق ہم وقت پر ترامیم بھی دے سکیں گے ۔ اور ان کو اچھی طرح سے تیار کر کے آ سکتے ہیں ۔ ہمارے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا ۔ کہ ہم بائیس چوبیس Bills کو یکبارگی ہی تیار کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ وضاحت کر دوں کہ order of the day کو ہم وزیر قانون کی ہدایت اور مشورے سے تبدیل کر سکتے ہیں ۔ اور اس کے متعلق قواعد میں ان کو اختیار دیا گیا ہے ۔ لیکن جہاں تک آپ کی ارشادات کا تعلق ہے وہ وزیر قانون نے سن لئے ہیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ انہیں مد نظر رکھینگے ۔ اور جہاں تک آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب کو قانون اور قاعدے کی رو سے بالکل اس بات کا اختیار حاصل ہے ۔ لیکن اس ہاؤس کو۔۔۔اس بد نصیب ہاؤس کو یہ بھی تو بتا دینا چاہئے کہ اس کی وجوہات کیا ہیں ۔ ہمیں خاصی دقت کا سامنا ہوگا ۔ کیونکہ جو ترامیم ہم بھیجینگے ۔ وہ معینہ وقت کے اندر نہ ہونگی ۔ اور یہ کہہ دیا جائے گا کہ یہ دو دن کے اندر نہیں پہنچیں ۔ اس لئے یہ پیشن نہیں ہو سکتیں ۔ جب ہم یہاں اپنی کاپیاں سیاہ کر کے پہنچتے ہیں ۔ تو آگے ایجنڈا ہی تبدیل کر دیا جاتا ہے ۔ (قطع کلامی) یہ کس کا کام ہے ۔ یہ بھی قوم کا کام ہے ہمیں بتلایا جائے کہ ایجنڈے میں تبدیلی کرنے کی کیا وجوہات ہیں ۔

Mr. Speaker : I quite appreciate the difficulties of the Opposition and I will now hear the Law Minister.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, there is no difficulty whatsoever. I will be more than fair to the Opposition.

The legal issue has already been answered by the Chair and I need not repeat it. The idea in putting up these three or four bills as the first items on the Orders of the Day is this. I have no mind to go ahead with them today. As I have already said I stand committed to this House that all and one will go to the Standing Committees. What I had in mind was that if we had taken up the first twenty-five Bills as they stood on the Order of the Day till day before yesterday, there would have been no time for these Bills to be put up before the Assembly and then go to the Standing Committees and to be considered and passed in this session. Therefore I said that let me put them as the first on the Order of the Day for today so that from today onwards they go to the respective Standing Committees and I am able to save about fifteen days' time. In the meantime, I assure the House that I will go strictly to the Order of the Day as the Members found it day before yesterday.

Unless any one of the Opposition members wants Rule 58 to be suspended in respect of the Bills fixed for today as the first three or four items on the order of the day I will not move the Chair. I have requested my colleague that the remaining motions may not be moved. As soon as the first motion is carried, the Bills will go to the Standing Committees. I have no mind to proceed with them today. The Opposition Members will have sufficient time and opportunity before the Standing Committees as well as here when the Bills come back from these Committees.

میاں محمد اکبر - جناب والا - اس ضمن میں میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - وزیر قانون صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہ بل اس لئے لائے گئے ہیں کہ انہیں سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے - لیکن آج Notice of Business دیا گیا ہے - اس پر نظر ڈالیں تو ... .

Mr. Speaker : But he says he is not going to move.

خواجہ محمد صفدر - کل جو ایجنڈا ملا تھا - اس پر نہیں تھا -

Mr. Speaker : The member have already explained his difficulty.

میاں محمد اکبر - ہمیں کل جو نوٹس ملا تھا - اس سے ہمیں پہلے ہی یہ خدشہ لا حق ہو گیا تھا کہ وزیر قانون صاحب اس پر بحث نہیں کریں گے - اور اگر ان کا منشاء یہ تھا کہ یہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہونا ہے اور ہم بھی اس بات پر متفق ہیں کہ اس کو سلیکٹ

کمیٹی کے سپرد ہونا چاہئیے ۔ ہم اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتے ۔ لیکن اگر ان کا مقصد یہ تھا کہ یہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہونا ہے تو اگر اس کا اشارہ ایجنڈے پر کر دیتے تو اس سے یہ معاملہ صاف ہو جاتا ۔

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ-۱) ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے سامنے اپنی ایک تکلیف پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی intentions کے متعلق ہمیں علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا ہیں ۔ ان کا جو پروگرام ہمارے پاس گیا اس کی وجہ سے میں رات کو ایک پنتیس پر سویا ہوں اور یہ نصف چھکڑا کتابوں کا ساتھ لایا ہوں ۔ اس خیال سے کہ میرے فاضل بھائی رول ۵۸ کو توڑ کر آج ہاؤس پر discussion کو force کریں گے ۔ ایسی یکایک تبدیلوں سے ہمیں harrassment ہوتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے ۔ جس طرح میں رات ایک پنتیس پر سویا ہوں اسی طرح اور لوگ بھی پریشان ہوئے ہوں گے ۔

میاں محمد اکبر ۔ میں بالکل سویا ہی نہیں ۔

Mr. Speaker : Mian Latif Sahib, no further discussion on this point.

وزیر قانون ۔ مجھے ممبران کی تکلیف کا پورا احترام ہے اور احساس ہے ۔ اگر آپ کو میری commitment پر جو میں نے ایک مہینہ پہلے کی تھی ۔

That no bill will be considered here unless it has been sent to the Standing Committee.

اگر آپ کو اس پر بھروسہ اور اطمینان نہیں ہے ۔ اگر آپ بدگمان ہیں تو

then I will insist on my right (interruptions)

آپ کو یاد ہو گا ایک مہینہ پہلے بھی میں نے اس کو press نہیں کیا تھا ۔

I stand by my commitment.

BILLS (*Contd.*)

THE WEST PAKISTAN BOARD OF REVENUE (AMENDMENT) BILL 1964

Minister of Revenue: Sir, I beg to introduce the West Pakistan Board of Revenue (Amendment) Bill 1964.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced and is sent to the Standing Committee.

Minister of Revenue : I am not pressing the other motions.

(*At this stage Haji Abdul Majid Jatoi stood up to move his motion but Khawaja Muhammad Safdar asked him not to do so.*)

وزیر قانون۔ یہ انصاف ہے کہ ایک ممبر اپنا موشن پیش کرنا چاہتا ہے رول ۵۸ کی Suspension کے لئے اور آپوزیشن کے ممبر انہیں منع کر رہے ہیں ؟

Begum Jehan Ara Shah Nawaz : Sir, the whole difficulty has been because on the agenda it has been said that the Bill is to be taken up for discussion at once. If it had not been so and instead it had been mentioned on the agenda that the bill was to be introduced only, then everything would have been alright.

حاجی عبدالمجید جتوئی - میری عرض یہ ہے کہ کافی عرصے کے بعد اچھا کام اسمبلی میں ہو رہا ہے .....

وزیر مال - اپنے دوستوں سے پوچھیں -

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ اس چیز کی ضرورت تھی اور آج وزیروں کو ہوش آ گیا ہے اور وہ اسے لے آئے ہیں ۔ اس لئے میری عرض ہے کہ رول ۵۸ کو Suspend کیا جائے۔

Mr. Speaker : He is not pressing for that.

Minister of Law : He is himself moving for the suspension of the Rule.

THE WEST PAKISTAN REDEMPTION AND RESTITUTION OF MORTGAGED LANDS BILL 1964.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Sir, I beg to introduce the West Pakistan Redemption and Restitution of Mortgaged Lands Bill 1964.

I am not pressing the other motions.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

THE PUNJAB GOVERNMENT SERVICES (WAR) AMENDMENT RULES (WEST PAKISTAN REPEAL) BILL 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I beg to introduce the Punjab Government Services (War) Amendment Rules (West Pakistan Repeal) Bill 1964.

The rest of the motions are not pressed.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

THE WEST PAKISTAN UNIVERSITY OF PESHAWAR (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, I present the Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963.

Sir, I beg to move—

That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963, as accommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once.

There are notices of amendments in the names of Mian Abdul Latif, Mian Muhammad Akbar, Rao Khurshid Ali Khan, Chaudhri Muhammad Ibrahim, Mr. Hamza, Mr. Abdul Majid Jatoi, Raja Allah Dad Khan, and Khawaja Muhammad Safdar.

Mian Abdul Latif and Mian Muhammad Akbar are absent so these cannot be moved.

Does Rao Khurshid Ali Khan want to move his amendment ?

علامہ رحمت‌اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر -

جناب والا - بہتر یہ ہوگا کہ بل کو پیش کرنے سے پہلے وزیر صاحب اس کے اغراض و مقاصد کے متعلق چند الفاظ فرمادیں اور بتا دیں کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اس کی سٹیج گذر چکی ہے -

علامہ رحمت‌اللہ ارشد - اس وقت بھی کچھ نہیں کہا گیا تھا - یہی ہوا تھا کہ پیش ہوا اور سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا -

وزیر تعلیم - میں عرض کر دیتا ہوں - اس بل کے ذریعہ یونیورسٹی آرڈیننس میں صرف دو ترامیم کرنے کی تجویز کی گئی ہے - پہلی چیز یہ ہے کہ Registered Graduate of a University کی تعریف ۱۹۶۱ء کے آرڈیننس کے مطابق یہ ہے -

"Registered graduate of the University" means a graduate of the University whose name is entered in the Register maintained by the University for this purpose.

جناب والا ۔ اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے پشاور یونیورسٹی کے متعلق اتنی سی بات عرض کرنا ھے کہ پشاور یونیورسٹی پہلی بار ۱۹۵۰ء کے N.W.F.P. کے ایکٹ کے تحت معرض وجود میں آئی تھی ۔ تو اس وقت یونیورسٹی کے کیلنڈر کے مطابق Registered Graduates کے لئے کچھ شرائط رکھی گئی تھیں ۔ جن کے تحت ۵۱۳ گریجوئیٹ رجسٹر ھوئے ۔ اس کے بعد ۱۹۶۱ء کے آرڈیننس کے تحت موجودہ تعریف کے مطابق چھ گریجوئیٹ register ھوئے ۔ اب قانون کے مطابق ان Graduates میں سے جو یونیورسٹی کے Registered Graduates ھوں ۔ وائس چانسلر کو ایک شخص سنڈیکیٹ کا ممبر مقرر کرنا ھوتا ھے ۔ تو ۱۹۵۰ء کے بعد پشاور یونیورسٹی کے جتنے گریجوئیٹ ھوئے تھے ۔ وہ سب کے سب کم عمر تھے ۔ صرف چھ اشخاص ایسے تھے جن میں سے کوئی شخص مقرر کیا جا سکتا تھا ۔ تو یہ ایک عملی دقت پیش آ گئی تھی ۔ ویسے بھی یونیورسٹی کے جو پہلے ۵۱۳ رجسٹرڈ گریجوئیٹ تھے وہ بھی اس قانون کے تحت تمام عمر کے لئے مقرر کئے گئے تھے اور اب ان کے نام رجسٹر سے remove نہیں کئے جا سکتے ۔ لہذا اس قانونی اور عملی دقت کو دور کرنے کے یہ قانون تجویز کیا گیا ھے ۔ جس کی رو سے وہ اشخاص جو ۱۹۵۰ء کے ایکٹ کے تحت رجسٹر ھوئے تھے ۔ ان کو بھی اس موجودہ تعریف میں Registered Graduates تصور کر لیا جائے ۔ تا کہ وائس چانسلر کے سامنے ایسے اشخاص کا panel یا نام موجود ھوں جن میں سے موزوں اشخاص منتخب کئے جا سکیں ۔ پہلی تجویز تو یہ ھے ۔ اور اس کے لئے ۔

> "registered graduate of the University" means a graduate of the University whose name is entered in the register maintained by the University for this purpose....."

یہ تو اب بھی موجود ھے ۔ اس کے آگے یہ الفاظ add کئے گئے ھیں ۔

> ".....and includes a registered graduate under the provisions of the Peshawar University Act, 1950 (Act XV of 1950)."

تو اس ترمیم کی ضرورت ھے جو اس یونیورسٹی کے کام کو صحیح طور پر چلانے کے لئے قانونی اور عملی طور پر ضروری ھے ۔

جناب والا - دوسری ترمیم جو تجویز کی گئی ہے وہ یونیورسٹی آرڈیننس کے سیکشن ۱۵ کی کلاز ۶ کے متعلق ہے - اور یہ سیکشن ۱۵ سنڈیکیٹ سے deal کرتا ہے - اس میں لکھا ہے -

The Syndicate shall consist of the following members, namely :—

باقی نمبر ۶ میں ہے -

(vi) two members to be appointed by the Board of Trustees, Darul Ulum Islamia, Sarhad ;

اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ دارالعلوم اسلامیہ سرحد کے تمام انتظامات عملی طور پر یونیورسٹی کے پاس چلے گئے ہیں - اور اب اس کا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ یہ پانچ اشخاص میں سے دو یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے ممبر منتخب کرے - تو مناسب یہ سمجھا گیا ہے کہ بجائے اس کے کہ دارالعلوم اسلامیہ جس کے تمام انتظامات پہلے ہی یونیورسٹی کے پاس آ چکے ہیں - پانچ اشخاص کی ایک Body یعنی سنڈیکیٹ کے لئے دو ممبران نامزد کرے - یہ طریقہ ختم کر دیا جائے - اور اس کی بجائے یہ کیا جائے کہ دو صوبائی یا قومی اسمبلی کے ممبران جو اس علاقے اور وقت کی ضرورت سے کافی حد تک آگاہ ہوتے ہیں - اور public opinion کو بھی represent کرتے ہیں ان کو ان دو اشخاص کی بجائے لے لیا جائے چنانچہ اس کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے -

"two members to be appointed by the Chancellor either from among the members of the National Assembly or the Members of the Provincial Assembly of West Pakistan or one each from both."

اس میں کچھ ترامیم بھی ہیں - جب وہ پیش ہونگی تو میں ان کے متعلق کچھ عرض کرونگا - بہر صورت یہی دو بنیادی ضرورتیں تھیں جن کے لئے یہ بل پیش کیا گیا ہے -

Mr. Speaker : Rao Sahib to move his amendment.

راؤ خورشید علی خان (منٹگمری - ۳)۔جناب والا - عرض یہ ہے کہ order of the dayمیں ردو بدل کے متعلق explain کیاگیا تھا۔ اور جناب وزیر قانون صاحب نے یہ بات فرمائی تھی کہ چونکہ یہ بل ہمیں Standing Committee کو سپرد کرنا ہے - اس لئے order of the day کی اس change سے Opposition کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا - اور اب اس میں انہوں نے جناب مزید اضافہ کر دیا ہے - آج کے سابقہ order of the day کے مطابق Court Fees کے ترمیمی بل کو University of Peshawar Amending Bill سے پہلے آنا تھا - اور وہ بہر حال Standing Committee سے بھی آ چکا ہے - اور اسے اب دوبارہ Standing Committee کے پاس بھیجنے کی قطعی ضرورت نہیں - اسی کے لئے ہم پورے طور پر تیار ہو کر آئے ہیں - اور ظاہر بات ہے کہ وہ بڑا اہم بل ہے -

Mr. Speaker : I have called upon Rao Sahib to move his amendment (interruptions).

وزیر تعلیم - جناب والا - راؤ خورشید علی خان نے تیاری کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ تیاری کسی صورت رائگاں نہ جائے گی جب اس بل کی باری آئے گی تو اس پر بحث کی جا سکتی ہے -

راؤ خورشید علی خان - لیکن جناب والا - اس کے لئے تو ہم نے تیاری نہیں کی ہے -

Mr. Speaker : The motion is that this should be circulated for eliciting public opinion. No preparation is required for that.

وزیر تعلیم - جناب والا - تیاری تو میں نے کروا دی ہے -

راؤخورشید علی خان - جناب والا - میں نے تو Court Fees بل کی تیاری کی ہے - اس کی تیاری نہیں کر سکا -

Mr. Speaker : Will the member move this motion or not ?

راؤ خورشد علی خان - نہیں جناب -

Mr. Speaker : The motion is not moved—

Chaudhri Ibrahim is not present. The motion lapses. Mr. Hamza is not present. The motion lapses. Mr. Jatoi is not present. The motion lapses. Raja Allahdad is not present. The motion lapses. Khawaja Safdar is not present. The motion lapses. Mr. Hamza is not present. The motion lapses. Khawaja Safdar is not present. The motion lapses. Mian Akbar, does the member want to make his motion?

Mian Muhammad Akbar : I move—

That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March, 1964.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March, 1964.

میاں محمد اکبر (گجرات - ۱) - جناب والا - یہ ایک نہایت ضروری مسودہ قانون ہے جو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے - جیسا کہ وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں کچھ technical تبدیلیاں کرنا ہیں - یعنی یہ کہ پہلے جہاں ایک ادارہ سنڈیکیٹ کے دو ممبر نامزد کرتا تھا اب اس کی بجائے وہی نامزدگی گورنمنٹ کریگی - ہمیں اس سے اختلاف نہیں کہ یہ نامزدگیاں گورنمنٹ کرے - اور اگر وہ ادارہ عضو معطل بن گیا ہے تو اس میں بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن جو طریق کار رکھا گیا ہے - یعنی جس طریقے سے یہ نامزدگیاں کی جائینگی یہ بہت قابل اعتراض ہے اور مفاد عامہ کے منافی ہے - اسی لئے میں نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے - اس سلسلے میں میں اپنی چند گذارشات پیش کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا - جب یہ بل Standing Committee کے سامنے پیش ہوا تو اس نے اس میں کوئی ترمیم نہیں کی - جیسے وہ اس ہاؤس کے سامنے پہلے

دن پیش کیا گیا تھا Standing Committee نے اسے ویسے کا ویسا ہی اس ایوان میں بھیج دیا ہے ۔ تو میری ترامیم پہلے بھی تھیں جو پیش نہیں ہو سکی تھیں ۔ اور اب جب کہ Standing Committee نے بھی اسے بغیر کسی ترمیم یا تبدیلی کے واپس بھیج دیا ہے تو اب یہ ضروری ہے کہ وہ ترامیم اب پیش کی جائیں ۔

جناب والا ۔ اس سب سیکشن ٦ کی رو سے جسے یہ substitute کر رہے ہیں یہ اختیار دیا گیا ہے اور اس کی عبارت یہ ہے ۔

"two members to be appointed by the Chancellor either from among the Members of the National Assembly of Pakistan or the Members of the Provincial Assembly of West Pakistan or one each from both."

پہلے تو جناب والا ۔ ہمیں اس پر ہی اعتراض ہے کہ چانسلر کو کیوں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ نامزدگیاں کریں ۔ اس کی بجائے سنڈیکیٹ خود ہی کوئی ممبر مقرر کر لے تو زیادہ بجا اور موزوں ہو گا ۔ اس کے بعد جو سب سے زیادہ قابل اعتراض چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان نامزدگیوں کو ایک خاص طبقہ کے لئے محدود اور مختص کر دیا گیا ہے کہ وہ دو ممبر سنڈیکیٹ کے لئے نامزد کریں ۔ لیکن ساتھ ہی ان کے ہاتھ باندھ دئے گئے ہیں کہ وہ نیشنل اور پراونشل اسمبلیوں کے ممبروں کے علاوہ کسی کو سنڈیکیٹ کے لئے نامزد نہیں کر سکتے ۔ اگر میں اسے درست طور پر سمجھا ہوں تو میں اس کے آگے چلتا ہوں ۔ کیوں جی ٹھیک ہے نا ۔

Mr. Speaker : No question answer.

میاں محمد اکبر ۔ میں آگے تب ہی چلونگا جب میری یہ assertion ٹھیک ہوگی کیونکہ چانسلر کے ہاتھ باندھ دئے گئے ہیں کہ سنڈیکیٹ کے لئے جو ممبر لئے جائیں وہ ضروری طور پر یا تو دونوں کے دونوں پراونشل اسمبلی کے ممبر ہوں یا دونوں کے دونوں نیشنل اسمبلی کے ممبر ہوں ۔ یا اگر وہ آپس میں سمجھوتہ کر لیں تو ایک نیشنل اسمبلی اور ایک پراونشل

اسمبلی کا ممبر ہوجائے - تو اس ضمن میں میری یہ گذارش ہے کہ میں کسی معزز ممبر کی نمائندہ حیثیت کو چیلنج نہیں کرتا یہ تو ایک مسلمہ امر ہے اور طے شدہ امر ہے کہ جو ایم- پی - اے اور ایم - این - اے صاحبان ہیں وہ اپنے علاقہ کے نمائندہ ہیں لیکن یہاں علاقہ کے نمائندہ ہونے کی کوئی شرط نہیں رکھی گئی - کہ فلاں شخص کو سنڈیکیٹ کا ممبر بنایا جائے- یہاں تو نامزدگی کے لئے معیار قابلیت اور تعلیم ہونا چاہئے- چونکہ تعلیمی امور میں انہوں نے جناب والا - مشورے دینے ہیں اور یونیورسٹی کے معاملات کو کنٹرول کرنا ہے تو وہاں پڑھے لکھے آدمیوں کی زیادہ گنجائش ہے - ان پڑھ لوگوں کی گنجائش نہیں - اور یہ کسی طرح سے Bar نہیں کرتا - کہ چانسلر صاحب اگر کسی پراونشل یا نیشنل اسمبلی کے ممبر کو نامزد کرتے ہیں تو وہ ان پڑھ نہیں ہوگا - وہ چاہیں تو کسی ان پڑھ کو سنڈیکیٹ کا ممبر مقرر کر دیں - یہ ایک زبردست خامی اور کمی ہے اس سب سیکشن میں -

چاہئے تو یہ تھا کہ چانسلر صاحب کے اختیارات غیر محدود ہوتے - وہ جس موزوں شخص کا انتخابات کرتے اسے بطور ممبر مقررفرما دیتے- بے شک وہ وہیں کے علاقہ کے ہونے چاہئیں کیونکہ پشاور یونیورسٹی میں پشاور کے علاقہ کے کوئی تعلیم یافتہ آدمی کوئی پڑھے لکھے آدمی جو پبلک مفاد کے ضمن میں کام کر سکیں یا جو تعلیمی امور کو سمجھتے ہوں اور تعلیم کے ماہر ہوں ان کو اس سنڈیکیٹ کا ممبر نامزد کیا جائے - لیکن اس کی بجائے یہ بھونڈی سی کوشش کی گئی ہے کہ یہاں بھی ایسا کام کیا جائے جس سے کسی ایم - پی - اے - کو مشکور کیا جائے یا کسی ایم - این - اے کو ممنون کر لیا جائے - میرا خیال ہے کہ تعلیمی معاملات میں ایسی حرکات نا مناسب اور غیر موزوں ہیں کیونکہ اگر میں یہ مان بھی لوں کہ ایم - پی - اے یا ایم - این - اے صاحبان مقرر کرنا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن اس کے ساتھ آپ صرف یہ شرط لگا دیتے کہ اس ایم - پی - اے یا ایم - این - اے کی تعلیمی قابلیت کم سے کم یہ ہو -

آپ بہتر سمجھ سکتے ھیں کہ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے لئے میٹریکولیٹ ہونا چاھئے یا گریجوایٹ ہونا چاھئے یا اس کے پاس ڈاکٹریٹ کی ڈگری ہونی چاھئے ۔ آپ خود بہتر تجویز فرما سکتے ھیں لیکن میری صرف یہ گذارش ھے کہ چونکہ تعلیمی امور کا معاملہ ھے کیونکہ تعلیم کے معاملات کو انہوں نے دیکھنا ھے اس لئے وھاں ضرور ایسا شخص ہونا چاھئے جو پڑھا لکھا ہو ۔ جس کی تعلیم کا کم از کم معیار آپ مقرر فرمائیں کہ سنڈیکیٹ کے لئے آپ اس معیار سے کم کا ممبر نامزد نہیں کریں گے ۔ اس ضمن میں اگر ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان آتے ھیں یا ایم ۔ این ۔ اے صاحبان آتے ھیں تو ''چشم ما روشن دل ما شاد،، ۔ ھمیں کوئی اعتراض نہیں بلکہ آپ یہ بھی اس کے ساتھ شرط لگا دیں کہ تعلیمی قابلیت اتنی ہونی چاھئے یعنی تعلیم کا معیارکم از کم اتنا ہونا چاھئے ۔ اس کے بعد آپ کسی ایم ۔ پی ۔ اے یا ایم ۔ این ۔ اے کو ترجیح دیں تو یہ سونے پر سہاگے کا کام دے گا ۔ ایک تو ان کی تعلیمی قابلیت پوری ہوگی ۔ نیز وہ اپنےعلاقہ کے نمائندہ ہونگے ۔ صاحب عزت ہوں گے اور اپنے علاقے کے تعلیمی مسائل کو بہتر طور پر حل کر سکیں گے لیکن میرے دماغ کے کسی کونہ میں بھی یہ خیال نہیں آ سکتا کہ گو ایم ۔ پی ۔ اے یا ایم ۔ این ۔ اے نمائندہ حیثیت رکھتے ھیں لیکن وہ ان پڑھ ھیں پرائمری پاس بھی نہیں ھیں یا تعلیمی مسائل کی انہیں سوجھ بوجھ نہیں ھے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : No repetition.

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ میں تو یہ عرض کر رھا ہوں ۔ میں نے بالکل گذارش نہیں کی کہ تمام کے تمام ایم ۔ پی ۔ اے خدا نخواستہ ان پڑھ ھیں یا تمام کے تمام ایم ۔ این ۔ اے ان پڑھ ھیں ۔ میں نے تو یہ بالکل نہیں کہا ۔ میں نے تو صرف یہ گذارش کی ھے کہ کم از کم تعلیمی معیار مقرر کریں ۔

سردار خالد عمر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہمارے معزز ممبر یہ بتا رہے ہیں کہ ہمارے ممبران ان پڑھ ہیں وہ یہ بھی بتا رہے ہیں کہ یونیورسٹی کے چانسلر ان پڑھ ہیں اور وہ ان پڑھ آدمی منتخب کریں گے اس کا مطلب ہے کہ باہر سے بھی وہ ان پڑھ آدمی منتخب کریں گے -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

میاں محمد اکبر - مجھے افسوس ہے کہ اس طرف بیٹھنے والے ممبران سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے - (قطع کلامیاں)

ایک معزز ممبر - کیا یہاں پر سب ممبران ان پڑھ ہیں -

مسٹر سپیکر - آرڈر آرڈر -

میاں صاحب اب آپ اپنا دوسرا پوائنٹ پیش کریں -

میاں محمد اکبر - جناب والا - میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ آپ تعلیمی معیار مقرر کریں جب سنڈیکیٹ کے لئے اپنے ممبر نامزد کریں - اس کے بعد بے شک یہ قدغن لگا دیں کہ اگر اس تعلیمی معیار کے ایم - این - اے یا ایم - پی - اے ملیں تو ضرور وہی ہوں پھر اگر یہ ضروری قرار دیا جائے کہ سنڈیکیٹ کے جو ممبر صاحبان نامزد ہوں گے انہوں نے ضرور سیاستدان ہی ہونا ہے - کیونکہ انہوں نے ایم - پی - اے یا ایم - این - اے ہی ہونا ہے اس لئے وہ ضرور سیاستدان ہونگے سیاست میں حصہ لیتے ہونگے یا کسی پارٹی کے ہوں گے - تو اس صورت میں یونیورسٹی میں سیاست کا داخلہ روا رکھا جا رہا ہے اور یہ کوشش کر رہے ہیں کہ یونیورسٹی میں سیاست دانوں کو ضروری طور پر لایا جائے تو میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں اور آپ کے ذریعہ وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں اور ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ یہ سیاست دانوں کو یونیورسٹی کے معاملات

میں جو دخل دینے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ بہت مہنگی پڑے گی ۔ یونیورسٹی آرڈیننس کی وجہ سے سیاسیات کا داخلہ یونیورسٹی میں پہلے ہی ہو چکا ہے ۔

Minister of Education : On a point of order Sir. This is not a General University Ordinance. This is an amending bill of the West Pakistan University of Peshawar Ordinance 1961. My learned friend was very much right in discussing it but when he mentioned the General University Ordinance, I think that is not the point at issue.

Allama Rehmatullah Arshad : He can attack the bill.

Minister of Education : He has discussed that politics had been brought into Universities

Mian Muhammad Akbar : I wish the Education Minister should have been patient enough to hear my submissions.

میں اب یونیورسٹی آرڈیننس کو discuss نہیں کر رہا ہوں میں نے تو یہ گذارش کی ہے کہ یونیورسٹی آرڈیننس کی وجہ سے پہلے ہی ہماری یونیورسٹی میں سیاسیات کا داخلہ ہو چکا ہے جس کے برے نتائج ہم بھگت رہے ہیں ۔ ہمارے طلبا کا وقت ضائع ہورہا ہے ۔ ہڑتالیں ہو رہی ہیں ہر ایک نا مناسب بات جو ہے وہ یونیورسٹی میں ہو رہی ہے ۔ اسی کے پیش نظر میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا اعادہ نہ ہو ۔ میرے ذہن میں ایمانداری سے اور دیانتداری سے جو بات آئی ہے وہ میں وزیر تعلیم صاحبہ (پہلے صاحبہ تھیں سہواً وزیر تعلیم صاحبہ منہ سے نکل گیا ہے) وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ اس چیز کو پیش نظر رکھیں کہ سیاست کا داخلہ تعلیم کے میدان میں ہرگز نہیں ہونا چاہئے ۔

وزیر تعلیم ۔ معزز ممبر کو چاہئے کہ وہ لفظ ''صاحبہ،، واپس لیں ۔

Mr. Speaker : He has clarified the position.

میاں محمد اکبر ۔ چونکہ اب یہ سیکشن پابندی لگاتا ہے کہ کوئی ایم ۔ پی ۔ اے یا ایم ۔ این ۔ اے سنڈیکیٹ کے لئے نامزد ہوں گے تو لازمی طور پر سنڈیکیٹ کے لئے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker : No repetition.

میاں محمد اکبر - میری یہ گذارش ہے کہ یونیورسٹی میں سیاسیات کا داخلہ نہیں ہونا چاہئے آپ بے شک ایم - پی - اے یا ایم - این - اے کو لیں - مجھے خوشی ہے اگر میرا کوئی بھائی سنڈیکیٹ کا ممبر بن جائے لیکن کم از کم آپ تعلیمی معیار ضرور مقرر کریں -

Mr. Speaker : The member may please resume his seat now.

میاں محمد اکبر - اور اسی بات کے لئے کہ تعلیمی معیار کیا ہونا چاہئے آپ یہ دیکھیں کہ آیا یہ ترمیم ٹھیک ہے یا نہیں ہے اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ اسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے -

Mr. Speaker : As the other movers are not present in the House, therefore, I put the question straightaway.

The question is—

> That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March, 1964.

(*The motion was lost*)

Mr. Speaker : Allama Rehmatullah Arshad !

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲) - جناب صدر - میں تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ قانون پشاور یونیورسٹی ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جائے اور وہ مجلس منتخبہ اس کے بارے میں ۳۱ مارچ ۱۹۶۴ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے -

مجلس منتخبہ کے ارکان میں حسب ذیل تجویز کرتا ہوں -

(۱) خواجہ محمد صفدر

(۲) مولانا غلام غوث ہزاروی

(۳) میاں محمد اکبر

(۴) مسٹر عبدالرزاق خان

(۵) سردار عنایت الرحمن خان عباسی

(۶) مسٹر محمد حنیف صدیقی اور

(۷) محرک ۔

Mr. Speaker : The motion moved is—

That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963, be referred to a Select Committee with instrutions to report by 31st March, 1964, consisting of the following :—

1. Khawaja Muhammad Safdar.
2. Maulana Ghulam Ghaus.
3. Mian Muhammad Akbar.
4. Mr. Abdur Raziq Khan.
5. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbassi.
6. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi.
7. The mover.

Minister of Education : Opposed.

علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ نہایت اختصار کے ساتھ میں دو تین فقرے عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک مثل مشہور ہے کہ ''دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے،، جیسا میرے دوست میاں محمد اکبر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یونیورسٹی آرڈیننس کے نام سے جب کوئی چیز ہمارے سامنے آتی ہے تو وہ آثار وہ نتائج وہ اسباب وہ ساری چیزیں جو یونیورسٹی آرڈیننس کی وجہ سے تعلیم کے سلسلے میں ہمارے بچوں کو بھگتنے پڑے ہیں وہ سارے سامنے آ جاتے ہیں اس لئے اس کو تعلیمی اداروں کے مطابق لانے کے لئے اور مناسب ترمیم کرنے کے لئے مزید احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اس مسئلے کو ایسے اصحاب فہم و فراست کے سپرد کیا جائے جن کے نام میں نے تجویز کئے ہیں ۔ اور وہ اصحاب ۳۱ مارچ سے پہلے اپنی رپورٹ پیش کریں تا کہ اس کے متعلق ہمارے وزیر تعلیم

صاحب کو علیٰ وجہ البصیرت احوال کا علم ہو جائے اور ہمیں بھی علیٰ وجہ البصیرت احوال کا علم ہو جائے۔ اور اسی بصیرت کی روشنی میں ہم فیصلہ کر سکیں کہ آیا اس ترمیم کے ذریعہ سے پشاور یونیورسٹی کے افراد کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے یا نہیں۔ میری صرف اتنی ہی گذارش ہے۔

Mr. Speaker : This is the last motion so far as the original motion is concerned, Would the Minister like to reply ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان ملنگ خان) ۔ جناب اس میں میری ایک امنڈمنٹ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بعد میں آئیگی ۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ میرے دوست میاں محمد اکبر صاحب اور علامہ ارشد صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں ان کا جواب اپنی اس تقریر میں عرض کرونگا ۔ میرے فاضل دوست میاں محمد اکبر صاحب نے پہلے تو یہ فرمایا تھا کہ چانسلر کو یہ اختیار نہ دینا چاہئے ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ یونیورسٹی کے ہر معاملے میں سربراہ چانسلر ہوتا ہے اور اسے ہی ہر معاملے کے متعلق یہ دیکھنا ہے کہ کام صحیح طور پر چل رہا ہے یا نہیں اس لئے چانسلر کے سوا اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا جو یونیورسٹی کے اس Appointment کے معاملے میں با اختیار کیا جائے ۔ اور انہوں نے گورنر کا نام لیا تھا ۔ گورنر بحیثیت گورنر کے یہ اختیارات نہیں کرتا ہے بلکہ بطور سربراہ ادارہ تعلیم یہ اختیارات استعمال کرتا ہے ۔ اس کے مد نظر بات یہ ہوتی ہے کہ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ کس اچھے طریقہ سے چلایا جا سکتا ہے اور اس کی کس طرح اچھی خدمت کی جا سکتی ہے ۔ سنڈیکیٹ کے متعلق انہیں نے فرمایا کہ سنڈیکیٹ خود نامزد کرے ۔ میرے خیال میں یہ بات مناسب نہیں ہے اس لئے کہ سنڈیکیٹ خود اس وقت مکمل ہوگا جب دو حضرات اس میں آ جائیں اور یہ تو ایسی ہی بات ہو جائے گی کہ اسمبلی کے ممبر خود اسمبلی کے ممبران کو نامزد کریں ۔

یہ اصولی طور پر مناسب نہیں ہے ۔ پھر جناب والا ۔ انہیں نے یہ فرمایا ہے کہ انہیں چانسلر کے ان اختیارات پر اعتراض ہے کہ ان کو نامزدگی کا حق دیا جائے ۔ لیکن اگر ہم چانسلر کے اختیارات پر کوئی مزید check تجویز کرتے ہیں تو پھر اس check پر اعتراض ہو ۔ میرے خیال میں اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات آپس میں کسی حد تک تضاد رکھتی ہے ۔ بہر صورت میں اس سلسلے میں ان کے ارشادات کی قدر کرتا ہوں جو انہوں نے تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے کئے ہیں اور انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یونیورسٹیوں میں سیاست کو نہ لیجانا چاہئے ۔ میں یونیورسٹیوں کے تقدس کا زبردست قائل ہوں اور ہمیشہ اس بات کا قائل رہا ہوں کہ اس میں سیاست کو نہ لے جایا جائے ۔ شاید یہی منشاء ہے جس کے تحت چانسلر کو یہ اختیارات دئے گئے ہیں کہ وہ نامزد کریں اور اس سلسلے میں وہ سیاسی حیثیت حاصل نہ ہوجائے یعنی الیکشن کے سلسلے میں یا ایسے ہی اور سلسلوں میں کہ خود یہ جو تعیناتی ہے اپنی جگہ پر ایک سیاست کا سلسلہ نہ بنا دے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہونگےوہ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این۔ اے ۔ کیا وہ سیاسی نہیں ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اس چیز کے لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چانسلر کو کہیں نہ کہیں تو معاملات کی حد مقرر کرنا پڑتی ہے ۔ ہمیں چانسلر کی Good Sense پر اعتماد کرنا ہوگا کہ جس شخص کو اتنی بڑی یونیورسٹی کا چانسلر مقرر کیا جاتا ہے اور جو بحیثیت عہدے کے صوبے کا گورنر ہوتا ہے تو جو شخص اس مقام پر ہو تو ہمیں اس پر زیادہ سے زیادہ اعتماد کرنا پڑے گا ۔ کہ وہ تعیناتی کرتے وقت یونیورسٹی کے تقدس کا بھی خیال فرمائیں گے اور تعلیم کے معیار کا بھی خیال فرمائیں گے ۔ اور ایسی نامزدگیاں کریں گے ۔ جو تعلیم کے سلسلے میں مفید عام ہونگی ۔ رہی یہ چیز کہ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے کے علاوہ ہم کتنے ممبر لے رہے ہیں تو

یہ چیز آپ دفعہ ۱۵ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں اس میں اس بات کا پورا خیال رکھا گیا ہے کہ اسکالر اور اکسپرٹ کو پوری نمائندگی دی گئی ہے یعنی وائس چانسلر خود چیئرمین ہوگا ڈائریکٹر ایجوکیشن پشاور ریجن ممبر ہوگا۔ چیئرمین ایجوکیشن سکینڈری ایجوکیشن پشاور ممبر ہوگا۔ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ممبر ہوں گے۔ کالج کے ایک پرنسپل ممبر ہونگے پھر ایک یونیورسٹی گریجوایٹ ممبر ہوگا اور ان کے ساتھ یہ ممبر ہونگے۔ یعنی تین آدمی ممبر ہونگے۔ اس بات کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ وہ پانچ حضرات جو پہلے یونیورسٹی کے اس آرڈیننس کے تحت نامزد کئے جا سکتے تھے ان کے لئے کوئی تعلیمی معیار نہیں تھا بلکہ مقامی حیثیت سے دو شخص وہاں بھیجے جانیوالے تھے۔ اب یہ صرف اس لئے کیا جا رہا ہے کہ علاقہ کے واقعات اور مقامی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ مناسب ہو گا اور اس علاقہ کے مخصوص حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے رائے عامہ سے منتخب شدہ لوگوں کو بھی لیا جائے اور ان لوگوں کو لیا جائے جو اہل ہوں۔ میں اس ایوان کے فرش پر یقین دلاتا ہوں کہ چانسلر کے لئے سب سے بنیادی چیز یہ ہوگی کہ وہ تعلیم کو صحیح طور پر رائج کریں اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ تعیناتی کریں گے اور وہ تعلیم کے لئے مفید ہوگی۔ اور رائے عامہ بھی اس طرح ہوگی مثلاً لوگ مذہبی تعلیم چاہتے ہیں علاقائی کلچر یا علاقائی زبان کے ڈولپمنٹ کے لئے کوئی چیز چاہتے ہیں تو اس بات کو اچھے طریقہ سے سنڈیکیٹ میں پیش کر سکیں گے۔

پھر اس کے بعد میرے دوست نے یہ اعتراض فرمایا ہے کہ ہم نے ایم۔ پی۔ اے اور ایم۔ این۔ اے کے لئے تعلیمی معیار مقرر نہیں کیا اس کے لئے میں یہ عرض کرونگا کہ پھر ہمیں یہ بات چانسلر کے اختیار پر چھوڑنا ہو گی اور خصوصی وجہ یہ ہے کہ پشاور کے علاقہ میں ایسے بھی علاقے وسیع و عریض علاقے ہیں جہاں تعلیم کی بے پناہ ضرورت ہے لیکن آج کے جو نمائندگان ہیں یا جو وہاں کے سلجھے ہوئے اور منجھے ہوئے لوگ

ھیں جو سابقہ تاریخی تکلیفوں کی وجہ سے علم حاصل نہ کر سکے لیکن ان کے مشورے ان کی حیثیت اس علاقہ کے خصوصی معاملات کے متعلق بے پناہ اھمیت بھی رکھتی ھے وزندار بھی ھوتی ھےاور درست بھی ھوتی ھے ۔ یہ اعتراض بھی ھے کہ عین ممکن ھے کہ کسی وقت چانسلر صاحب کسی ایسے صاحب کو پشاور یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے لئے مناسب سمجھیں جو بظاھر معیاری ڈگریوں یا سرٹیفکیٹ کے معیار پر اور تعلیمی قابلیت پر پورے نہ اتر سکیں ۔

مولانا غلام غوث ۔ میں بھی کچھ عرض کرنا چاھتا ھوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاضل وزیر تعلیم اپنی تقریر ختم کر لیں تو اس کے بعد کچھ فرمائیے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ تو اس وجہ سے اس بات کو چانسلر صاحب کے اختیار میں کھلا چھوڑنا پڑا ۔ کہ اگر کسی مقام پر جیسا کہ انہوں نے خود ھی ارشاد فرمایا ھے ۔ چانسلر صاحب کے ھاتھ بندھے ھوئے ھوں ۔ تو کسی مقام پر انہیں ڈھیلا بھی چھوڑنا چاھیئے ۔ تاکہ یونیورسٹی کا جو صحیح مقصد ھے ۔ اس میں کسی قسم کی کمی نہ آنے پائے ۔ دوسری بات جو علامہ ارشد صاحب نے ارشاد فرمائی ھے ۔ کہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے ۔ تو جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ھوں کہ جو وجوھات اس بل کو لانے کا سبب بنی ھیں ۔ ان بناء پر اس کو پہلے ھی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جا چکا ھے ۔ اس پر کافی غور ھو چکا ھے ۔ اور کمیٹی نے متفقہ طور پر موجودہ شکل میں یہ بل Recommend کیا ھے ۔ اس لئے اگر ھم یہ تجربہ جاری رکھیں تو ممکن ھے کہ ھم انتہائی ترقی تک نہ پہنچ سکیں ۔ کیونکہ جو کام بھی کوئی شخص کرتا ھے ۔ تو اس میں بہر حال کسی نہ کسی وقت کی گنجائش نکل ھی آتی ھے ۔ لیکن وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا ۔ ھمیں اس امر کی ضرورت ھے ۔ کہ ھمیں یہ کوشش کرنی چاھئے ۔ کہ ھمیں جو تجاویز بھی کرنی ھوں وہ وقت پر کی جائیں ۔ تاکہ یونیورسٹی کی تکالیف رفع ھوسکیں ۔ ان

وجوہات کی بناء پر میں علامہ ارشد صاحب کی تجویز کی مخالفت کرتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وزیر تعلیم صاحب کی اس تشریح کے بعد میں اپنی اس ترمیم کو واپس لینے کی اجازت چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Has the member leave of the House to withdraw his motion ? (Voices : Yes)

(The motion was by leave withdrawn.)

مولانا غلام غوث ۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر تعلیم صاحب نے بڑی تسلی بخش تقریر فرمائی ہے ۔ لیکن وہ یہ بھی بار بار فرماتے رہے ہیں ۔ چانسلر صاحب مقامی لوگوں کے تجربے اور ان کی قابلیت سے فائدہ اٹھا سکیں ۔ اور چونکہ ان میں سمجھدار اور تجربہ کار لوگ بھی ہوتے ہیں ۔ اس لئے ان کو بھی سینڈیکٹ میں شامل کیا جائیگا ۔ تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ آیا ۔ اس بل میں ایسی کوئی گنجائش ہے ۔ کہ مقامی لوگوں کو بھی اس میں لیا جائے ۔

خان ملنگ خان ۔ مولانا صاحب ! اسکے متعلق میری ترمیم ہے ۔

Begum Jehan Ara Shah Nawaz : Sir I would also like to say something.

Mr. Speaker : Time is over.

Begum Jehan Ara Shahnawaz : I would like to say some thing further .....

Mr. Speaker : The question is -

> That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker : The House will now consider the Bill clause by clause.

(Clause 2.)

Mr. Speaker : The question is —

That clause 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

(Clause 3)

Mr. Speaker : First amendment is in the name of Amir Habibullah Khan Saadi.

Amir Habibullah Khan Saadi : Sir, I do not move it.

Mr. Speaker : Next amendment is in the names of Khawaja Muhammad Safder, Mr. Iftikhar Ahmed Khan, Rao Khurshid Ali Khan, Chaudhri Muhammad Ibrahim and Mr. Hamza. As they are absent, it is not moved.

The other amendment is in the name of Raja Allah Dad Khan. He is absent and the amendment is not moved. Yes, Mian Sahib.

Mian Muhammad Akbar : Sir, I beg to move -

That in clause 3, for the full-stop occurring after the word 'both' in line 3 of the proposed clause (vi) of section 15 of the West Pakistan University of Peshawer Ordinance 1961, a colon be substituted and the following proviso be added thereafter, namely :—

'Provided they have graduated from a recognised University and have attained thirty-five years of age.'

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 3, for the full-stop occurring after the word 'both' in line 3 of the proposed clause (vi) of section 15 of the West Pakistan University of Peshawar Ordinance 1961, a colon be substituted and the following proviso be added thereafter; namely :-

'Provided they have graduated from a recognised University and have attained thirty-five years of age.'

میاں محمد اکبر (گجرات۔۱) ۔ ہر معقول تجویز کی مخالفت کرنا آپکا فرض منصبی بن گیا ہے ۔ اس لئے وہ کچھ کہیں یا نہ کہیں I take it for granted کہ انہوں نے مخالفت کرنی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ نہایت ہی ضروری ترمیم ہے جو کہ میں نے پیش کی ہے ۔ اور یہ اس خطرے کے پیش نظر پیش کی ہے ۔ کہ اگر ہم محض اسی بات پر زور دیں کہ جو دو ممبران سنڈیکیٹ میں لئے جانے ہیں ۔ ان کا انتخاب M.P.As. اور M.N.As. کے ذریعے کیا جانا ہے ۔ تو . . . . . .

Mr. Ali Gohar Khuhro : There is no quorum in the House

Mr. Speaker : Let there be a count.

(Count was taken)

Mr. Speaker : The House is not in quorum, Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung)

بیگم جہان آرا شاہنواز - جناب سپیکر - آپ اس بات کو بھی مد نظر رکھیں - کہ جو ممبران کورم توڑ کر چلے جاتے ہیں - انکو تنبیہ کی جائے -

Mr. Speaker : The House is in quorum now. Yes Mian Sahib.

میاں محمد اکبر - جناب‌والا -میں نے اپنی پہلی ترمیم کے ذریعے سے یہ کوشش کی تھی کہ یہ بل اگر رائے عامہ حاصل کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے تو ممکن ہے کہ رائے عامہ کے دباؤ کے تحت معزز وزیر تعلیم میری تجویز مان لیں کہ چانسلر کے اختیارات کو محدود نہ کیا جائے اور انہیں یہ اختیار دیا جائے کہ جس شخص کو وہ چاہیں سنڈیکیٹ پر نامزد فرما دیں - وہ تجویز اب گر چکی ہے - اب یہ بات کہ سنڈیکیٹ کے ممبران کا انتخاب اگر ایم - پی - اے اور ایم - این - اے حضرات میں سے ہی ہونا ہے تو ہمیں یہ تسلیم ہے - ہمیں ان کی مخالفت یا ضد مقصود نہیں ہے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایم - پی - اے اور ایم - این - اے سنڈیکیٹ کے ممبر ضرور بنیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ تھوڑا بہت تعلیمی معیار بھی رکھتے ہوں - اس لئے میں نے یہ موشن کیا ہے کہ جو ایم - پی - اے یا ایم - این - اے اصحاب سنڈیکیٹ کے ممبر مقرر کئے جائیں ان کے لئے یہ ضروری ہو -

"Provided they have graduated from a recognised University and have attained thirty-five years of age."

اس میں دو شرطیں میں نے لگائیں ہیں - ایک یہ کہ ممبر نامزد ہونے والے اشخاص کسی recognised یونیورسٹی کے چاہے وہ پاکستان

کی ہو چاہے ہندوستان کی ہو یا کسی بیرونی ملک کی ہو وہ اس کے رجسٹرڈ گریجوایٹ ہوں ۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ ان کی عمر ۳۵ سال سے کم نہ ہو ۔ کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ یونیورسٹی کے معاملات بچوں کے ہاتھ میں سونپ دیئے جائیں ۔ اگر ان کی عمر ۳۵ سال سے کم ہوگی تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا شعور اتنا پختہ نہیں ہوگا کہ ان کو یونیورسٹی کے معاملات میں دخل دینے کا اختیار دیا جائے ۔ محترم وزیر تعلیم نے ابھی ابھی اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ پہلے جو پانچ اصحاب سینڈیکیٹ میں نامزد کئے گئے ہیں ان کے لئے بھی تعلیمی معیار کوئی نہیں رکھا گیا ۔ میرے لئے یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کیوں کہ ------

وزیر تعلیم - میں نے یہ بات نہیں کہی ۔ میاں صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔

میاں محمد اکبر - آپ ریکارڈ دیکھ لیں ۔ میں assert کرتا ہوں کہ آپ نے یہی کہا تھا ۔ اب اگر آپ اپنے الفاظ واپس لیتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جو اصحاب پہلے سے سنڈیکیٹ میں ہیں ان کے لئے کوئی تعلیمی معیار نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ پانچ ممبران اس ادارے کے جن دو آدمیوں کو نامزد کرتے ہیں ان کے لئے کوئی تعلیمی معیار مقرر نہیں ہے ۔

میاں محمد اکبر - جناب سپیکر ۔ آپ فیصلہ کر دیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا یا پھر ریکارڈ کو consult کیا جائے ۔ میری یہ assertion ہے کہ انہوں نے یہی فرمایا تھا ۔

مسٹر سپیکر - انہوں نے پوزیشن clear کر دی ہے ۔

وزیر تعلیم - میں نے یہ کہا تھا کہ جن دو صاحبان کو پانچ آدمی نامزد کرتے ہیں ان کے لئے تعلیمی معیار کی پابندی نہیں ہے - یہ غالباً دو اور پانچ کا چکر پڑگیا ہے -

میاں محمد اکبر - اچھی بات ہے - وہ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ پہلے جو پانچ اصحاب وہاں نامزد ہیں ان کا کوئی تعلیمی معیار ہے - ایک ڈائریکٹر محکمہ تعلیم ہیں لازمی بات ہے وہ پڑھے لکھے ہونگے - ایک پرنسپل ہیں کسی کالج کے - وہ بھی گریجوایٹ ہونگے - ایک پروفیسر ہیں - وہ بھی کم از کم گریجوایٹ تو ضرور ہونگے - اسی وجہ سے میں نے یہ گذارش کی ہے کہ جو ایم - پی - اے اور ایم - این - اے اصحاب اس سنڈیکیٹ پر لئے جائیں ان کے لئے تعلیمی معیار کم از کم کسی recognised یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہونا ہو - اور ان کی عمر کم از کم ۳۵ سال ہو - یہ ایسی تجاویز ہیں جو یونیورسٹی کے معاملات کو بہتر بنانے کے لئے کی گئی ہیں - کیونکہ اگر کوئی ان پڑھ آدمی اس سنڈیکیٹ کا ممبر بن گیا جس کی زبان ابھی تک انگریزی ہے - تو وہ کیسے کام کرے گا - جو شخص نامزد ہو کر جائے گا - اگر وہ انگریزی زبان سے نابلد ہے نا آشنا ہے تو وہ وہاں جا کر سنڈیکیٹ کے معاملات میں کیا حصہ لے سکے گا - وہاں اگر سنڈیکیٹ کی میٹنگز ہوں گی تو ساری کارروائی انگریزی میں ہوگی اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر کوئی ایسے اصحاب وہاں چلے جائیں جو انگریزی سے نا واقف ہیں تو وہاں میٹینگز میں خاطر خواہ حصہ نہیں لے سکیں گے اور اگر وہ کوئی بہتر تجاویز پیش بھی کرنا چاہیں گے تو پیش نہیں کر سکیں گے کیونکہ انہیں اس بات کی سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ وہاں کیا فیصلے ہو رہے ہیں - کیا کارروائی ہو رہی ہے - اس لئے میری گذارش ہے کہ چونکہ ابھی تک ہماری یونیورسیٹیوں کی سرکاری زبان انگریزی ہے اور سنڈیکیٹ کی تمام کارروائی انگریزی میں ہوتی ہے - یہ خط و کتابت بھی انگریزی میں ہوتی ہے اس لئے یہ ضروری

اس ہے کہ انگریزی پڑھے لکھے اصحاب سنڈیکیٹ میں نامزد کئے جائیں اس کے لئے میں نے کم از کم شرط یہ عائد کی ہے کہ ان کے پاس کسی یونیورسیٹی کے (خواہ پاکستان کی یا ہندوستان کی یا کسی بیرونی ملک کی ہو) گریجوایٹ ہونے کی سند ہو تب ان کو لیا جائے ۔

اس کے علاوہ دوسری گذارش عمر کے متعلق ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالی بھی جب پیغمبری دیتا ہے تو چالیس برس کی عمر کے بعد دیتا ہے ۔ میں نے پانچ برس کم کر دیئے ہیں ۔ پانچ برس کی رعایت دے دی ہے کہ چالیس نہیں ۔ پنتیس برس ہی سہی اس سے کم عمر کے لوگ طفلانہ حرکات کریں گے اور یونیورسٹی کے معاملہ میں طفلانہ حرکات مضرت رساں ہوں گی ۔ اس لئے میں وزیر تعلیم کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ براہ کرم میری ان بڑی مفید تجاویز کو ضرور مان لیں ۔

مسٹر عبدالرازق خان (مردان ۔ ۳) ۔ جناب سپیکر ۔ میاں محمد اکبر صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ پشاور یونیورسٹی کے متعلق ہے اور میں ان کے اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ ایک صاحب کا گریجوایٹ ہونا اس امر کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ ملک کے تعلیمی حالات کو درست کرنے کے لئے یا ملک میں تعلیم کو زیادہ فروغ دینے کے لئے ہر اس شخص سے زیادہ بہتر ہوگا جو گریجوایٹ نہیں ہے ۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پشاور میں اور سابق صوبہ سرحد میں جنہیں بابائے تعلیم یا صوبہ سرحد کا سرسید کہا جاتا ہے یعنی صاحبزادہ عبدالقیوم وہ گریجوایٹ نہیں تھے ۔ انہوں نے صوبہ سرحد میں اسلامیہ کالج کی بنیاد رکھی اور اس نے اس قدر ترقی کی کہ وہی اسلامیہ کالج آج پشاور یونیورسٹی بن گیا ۔ اس کا افتتاح خان لیاقت علی خاں نے کیا اور اس کی بنیاد قائد اعظم نے رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ یونیورسٹی مشرق وسطی میں ایک نور کی طرح کام

کرے گی ۔ تو کسی ایک ادارے کے متعلق جس کا تعلق تعلیم سے ہو یا کسی اور مسئلہ سے ہو یہ شرط عائد کرنا کہ اس کا جو ممبر بنے وہ گریجوایٹ ہو میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ اور جب کہ یہ نامزدگیاں چانسلر صاحب کر رہے ہیں تو ان پر یہ پابندی عائد کرنا ان کے متعلق یہ خیال کرنے کے مترادف ہے کہ وہ کسی ان پڑھ کو نامزد کر دیں گے یا ایسے اشخاص کو جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ یہ ویسے ہی بعید ازقیاس ہے ۔ میں اس ترمیم کو بالکل بے معنی سمجھتا ہوں اور آپوزیشن کے اصحاب کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ گورنمنٹ آرڈیننسوں کے ذریعہ قانون بنا رہی ہے جس سے اس ایوان کے حقوق پر چھاپہ مارا جا رہا ہے ۔ میں نے خود بھی اس بات کی تائید کی تھی اور میں بھی چاہتا ہوں کہ قانون سازی بلوں کے ذریعہ سے ہوتا کہ ہم ان میں مناسب ترامیم کر سکیں ۔ میں گذارش کروں گا کہ اب جب کہ تمام بل اسمبلی کے سامنے آرہے ہیں تو ان کو چاہئیے کہ وہ ان میں ایسی ترامیم کریں جن سے اس ایوان کا وقت ضائع نہ ہو انہیں co-operative mood میں رہنا چاہئیے تاکہ ہم ثابت کر سکیں کہ یہ اسمبلی اس قابل ہے کہ یہ بلوں کے ذریعہ قوانین نافذ کرے ۔ لہذا ہمیں اس طریقے سے کام کرنا چاہئیے کہ ملک کا پیسہ بھی برباد نہ ہو اور ایوان کا وقت بھی ضائع نہ ہو ۔

رائے منصب علی خاں کھرل (شیخوپورہ - ۳) ۔ مسٹر سپیکر ۔ میں میاں محمد اکبر کی ترامیم کی مخالفت کرتا ہوں اور یہ مخالفت محض اپنے منصب کے لحاظ سے نہیں کرتا (قہقہہ) بلکہ اصول کے لحاظ سے کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میاں صاحب نے دو چیزوں کے متعلق فرمایا ہے ۔ ایک یہ ہے کہ ممبر جو نامزد کیا جائے وہ گریجوایٹ ہو اور دوسرے یہ کہ اس کی عمر ۳۵ سال ہو ۔ یہ دونوں شرطیں وہ رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس

سے پہلے جناب وزیر تعلیم اور جناب عبدالرازق خان نے ان کے دلائل کو جھٹلایا ہے اور ان کی تردید کی ہے۔ کہ وہ گریجوایٹ ہوں۔ یہ شرط اس لحاظ سے معقول نہیں ہے جیسا کہ وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے۔ اس علاقے کے مخصوص حالات اور مقتضیات کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اور اگر اس پر یہ قید لگا دیں تو چانسلر صاحب کے لئے یہ مشکل پیدا ہونے کا اندیشہ ہے کہ وہ کسی مناسب شخص کو نامزد کریں۔ جناب تجربہ سب سے بڑا علم اور سب سے بڑی قابلیت ہے۔ اگر ہم اس شرط کو مان لیتے ہیں تو ہم اس تجربے کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو بعض اشخاص یا ہستیاں اس علاقے کے متعلق رکھتے ہوں۔ لہذا میرا خیال ہے کہ اس ترمیم کو اس لحاظ سے نظر انداز کر دینا چاہیئے کہ وہاں کے مخصوص حالات کے پیش نظر یہ پابندی لگا دینا مناسب نہ ہوگا۔

دوسری بات جو انہوں نے فرمائی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پیغمبری کا حوالہ دیا ہے۔ تو یہاں پیغمبری کی تقسیم کی کوئی بات نہیں۔ اور نہ ہی کسی کی ملازمت کا سوال ہے جس کے لئے عمر کی کوئی قید ہو۔ یہ تو ڈگری حاصل کرنے کی قید اور ایک ادارے کی نامزدگی کا سلسلہ ہے۔ اور اس میں ڈگری اور عمر کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جن کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ تو میری گذارش یہ ہے۔

بزرگی بعقل است نہ بسال

اس کا تعلق عقل سے ہوتا ہے اور یہ جسے خدا دے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ جس وقت انہوں نے یہ چیز پیش کی تھی اس وقت معزز ممبر کی عمر ان کے سامنے نہ تھی۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker : Now I put the question.

Mian Muhammad Akbar : Sir I may be allowed to say a few words.

Treasury Benches : No. No.

Mian Muhammad Akbar : Let us have the view of the learned Education Minister on my suggestions.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں اپنی گذارشات پیش کر چکا ہوں ۔ جو دلائل میرے دوستوں نے پیش کی ہیں میرے خیال میں ان کی ترامیم کو rebut کرنے کے لئے وہی کافی ہیں ۔

Mr. Speaker : The question is —

That in clasuse 3, for the full-stop occurring after the word 'both' in line 3 of proposed clause (vi) of section 15 of the West Pakistan University of Peshawar Ordinance 1961, a colon be substituted and the following proviso be added thereafter, namely :-

"Provided they have graduated from a recognised University and have attained thirty-five years of age."

(*The motion was lost.*)

Mr. Speaker : Next amendment is from Khan Malang Khan.

Khan Malang Khan : (Parliamentary Secretary) Sir I move -

That in clause 3 of the Bill, as reported by the Standing Committee on Education, for the proposed clause (vi) of section 15 of the West Pakistan University of Peshawer Ordinance 1961, the following be substituted, namely :—

(vi) two members to be appointed by the Chancellor from among the members of the National Assembly of Pakistan or the Members of the Provincial Assembly of West Pakistan or one each from both, belngoing to Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions.

Explanation . If the member so nominated ceases to be the member of the National or Provincial Assembly as the case may be, he shall cease to be the member of the Syndicate and the Chancellor shall appoint a new member, qualified in accordance with this clause, in his place. "

Mr. Speaker : The amendment moved is .....

جناب والا ۔ On a Point of Order Sir علامہ رحمت اللہ ارشد ہمارے پاس یہ بل وزارت تعلیم کی طرف سے آیا ہے ۔ جہاں خان ملنگ خان

صاحب پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں ۔ تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس ہاؤس کے اندر ایسے بل بھی لائے جاتے ہیں جن کا علم خود پارلیمنٹری سیکرٹری محکمہ متعلقہ کو بھی نہ ہو ۔ یہ عجیب حالت ہے کہ محکمہ تعلیم کے وزیر صاحب اس بل کو اس ایوان کے سامنے پیش کر رہے ہیں ۔ اور اس کی ترمیم ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری پیش کر رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : He is a member and he can move the amendment.

علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ لیکن جناب والا ۔ کسی چیز کی Moral Values بھی تو ہوتی ہیں ۔

Mr. Speaker : The member's point of order is ruled out of order. He can move the amendment. He is a member alright.

Clause under consideration, amendment moved is :

That is clause 3 of the Bill, as reported by the Standing Committee on Education, for the proposed clause (vi) of section 15 of the West Pakistan University of Peshawer Ordinance 1961, the following be substituted, namely :—

"(vi) two members to be appointed by the Chancellor from among the members of the National Assembly of Pakistan or the Members of the Provincial Assembly of West Pakistan or one each from both, belonging to Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions.

Explanation.— If the member so nominated ceases to be the member of the National or Provincial Assembly, as the case may be, he shall cease to be the member of the Syndicate and the Chancellor shall appoint a new member, qualified in accordance with this clause, in his place."

Minister of Education : That is not opposed Sir. I accept this amendment.

Mian Muhammad Akbar: I oppose this motion.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی ہمارے محترم وزیر تعلیم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ چانسلر صاحب کے اختیارات محدود نہیں ہونے چاہئیں ۔ یہ ترمیم اس فلسفہ قانون سازی کے خلاف ہے ۔ ویسے جناب میں اس ترمیم کے حق میں ہوں اور اس کی مخالفت نہیں کرتا ۔

میں چاہتا ہوں کہ اس علاقے کے لوگوں کو یونیورسٹی میں نمائندگی ملنی چاہیئے ۔ جس کی میاں محمد اکبر صاحب مخالفت کر رہے ہیں ۔ لیکن جو فلسفہ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے کہ ہم کوئی ایسا قانون بنانا نہیں چاہتے جس سے چانسلر صاحب کے اختیارات محدود ہو جائیں ۔ یہ ترمیم اس کے خلاف ہے ۔ اس سے تو چانسلر صاحب کے اختیارات صرف پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان تک محدود کر دیئے گئے ہیں ۔ اس کے متعلق ان کا کیا ارشاد ہے ؟

ماسٹر خان گل ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب تو بڑا آسان ہے ۔ یعنی یہ کہ ہم اچھے معاملات میں چانسلر تک پابندی لگا دیتے ہیں ۔

خان ملنگ خان (پارلیمنٹری سیکرٹری) جناب والا ۔ میں نے یہ ترمیم جس غرض سے پیش کی ہے ۔ وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ پشاور یونیورسٹی پشاور ریجن میں واقع ہے ۔ اس یونیورسٹی کے نظم و نسق ۔ تعلیمی فروغ اور اس کے تعلیمی واقعات سے اس علاقے کے نیشنل اور پراونشل اسمبلی کے ممبران بخوبی واقفیت رکھتے ہیں ۔ لہذا بجائے اس کے کہ مغربی پاکستان کی اسمبلی کے تمام ممبران ہوں ۔ دراصل اس بل میں ان ممبران کے متعلق کوئی وضاحت نہ تھی ۔ ایسی حالت میں چانسلر صاحب یہ بھی کر سکتے تھے کہ سابقہ پنجاب یا بہاولپور یا کسی اور علاقے سے کسی شخص کو مقرر کر دیتے ۔ جو کسی صورت میں بھی موزوں نہ ہوتا ۔ اس لئے مجھے خیال آیا کہ اگر اس ریجن کے نیشنل یا پراونشل اسمبلی کے ممبران میں سے کسی کو نامزد کیا جائے تو وہ بہتر ہوگا ۔ کیونکہ وہ وہاں کے حالات اور واقعات سے واقفیت رکھتے ہیں ۔ اور پھر یہ کہ جناب وزیر تعلیم نے اس کی مخالفت بھی نہیں کی ۔ اس لئے اسے منظور کیا جائے ۔

میاں محمد اکبر (گجرات - ۱) - جناب والا - میں اس ترمیم کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوا ہوں - جناب والا - تعلیم کا مسئلہ انجینئرنگ اور سائنس کے دیگر مضامین کی طرح ایک ٹیکنیکل مسئلہ ہے - لہذا تعلیم اور اس کا انتظام ہمارے ملک میں ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے - اب اس سلسلے میں میں یہ قدغن لگا دینا کہ یہ ٹیکنیکل افراد اس صوبے کی صرف دو ڈویژن سے لئے جائیں - پشاور یونیورسٹی اور اس میں پڑھنے والے طلبا کے ساتھ صریحاً زیادتی کے مترادف ہے - آخر یہ حلقہ اتنا محدود کیوں کر رہے ہیں - پہلے تو آپ یہ فرماتے ہیں کہ جو ممبر صاحبان مقرر کئے جائیں - وہ MPAs اور MNAs میں سے ہوں - چلو یہ اصول مان لیا کہ وہ ممبران MPAs اور MNAs اصحاب میں سے ہوں - اب یہ قدغن لگا دینا کہ وہ ضرور پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کے ہی ہوں - یہ کہاں تک ضروری ہے - کیونکہ جیسا کہ میں نے ابھی ابھی عرض کیا ہے کہ ٹیکنیکل معاملات کو ٹیکنیکل افراد ہی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں - وہاں تعلیم کے مسائل زیر بحث آئینگے - اور اسمیں وہی لوگ صحیح طور پر حصہ لے سکیں گے جو ان معاملات کو صحیح طور پر سمجھتے ہوں - اور ان کے متعلق شعور رکھتے ہوں - اور تعلیمی معاملات اور مسائل میں ادراک رکھتے ہوں -

اس لئے جناب والا - میں اس کی پر زور مخالفت کرتا ہوں کہ یہ حلقہ کو بہت محدود کرتے جا رہے ہیں پہلے تو صرف ایم - پی - اے اور ایم - این - اے صاحبان کو ممبر ہونا ہے اور پھر وہ بھی ضرور ہی ڈیرہ اسماعیل خان اور پشاور ڈویژن میں سے ہوں - یہ کوئی ضروری نہیں کیونکہ اگر وہاں کوئی قابل آدمی نہ مل سکا - میں خدا نخواستہ کسی ممبر پر حملہ نہیں کر رہا میری نیت پر شبہ نہ کیا جائے میں تو صرف یہ گذارش کرونگا کہ فرض کر لیا جائے کہ آج کل کے اصحاب پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان کے ڈویژن میں بہت learned ہیں وہ پڑھے لکھے ہیں ان کے فہم و

ادراک پر ۱۰۰ فیصدی تکیہ کیا جا سکتا ہے لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے ۔ (ملنگ خان صاحب غور سے سنیں ہوش سے سنیں اور تحمل و صبر سے سنیں) اس بات کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ آئندہ انتخابات میں یہی لوگ return ہو کر آئیں گے اور ساتھ ہی یہ مستزاد ہے کہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے کہ ڈی ۔ آئی ۔ خان اور پشاور خان میں سے ہوں ۔

I am sorry Sir.

دراصل میں نے یہ کہنا تھا کہ پشاور سے پیر محمد خان صاحب ہوں تو غلطی سے پشاور خان نکل گیا ہے اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ یہ بڑا سنجیدہ معاملہ ہے ۔ میں گذارش کروں گا کہ تعلیم کے مسئلہ کو سنجیدہ مسئلہ تصور کریں اور خاص طور پر اس طرف بیٹھے ہوئے ممبران کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس بات کو ہنسی مذاق میں نہ اڑائیں ۔ آپ ہی ممبر بنیں گے ۔ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے ہی ممبر بنیں گے فکر نہ کیجئے لیکن سنجیدگی سے میری گذارشات تو سنیں ۔

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ موجودہ ایم ۔ پی ۔ اے اصحاب میں بہت learned ہیں بڑے فاضل ہیں اور ان کی عقل و دانش اور بصیرت پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے لیکن مجھے کون ضمانت دے گا کہ آئیندہ انتخابات میں سارے کے سارے یہی لوگ return ہو کر آئیں گے ۔ یا وہ اصحاب ضرور ہی return ہوں گے جن چانسلر صاحب آپ نامزد کر رہے ہیں اس کے ساتھ ہی یہ کہا جاتا ہے کہ اگر وہ ممبر ایم ۔ پی ۔ اے نہیں ہوں گے تو ان کو کان سے پکڑ کر وہاں سے نکال دیا جائے گا کیونکہ اب وہ اس قابل نہیں رہے ۔ پہلے وہ سب حالات سے واقف تھے ان کا فہم و ادراک بھی تھا ۔ وہ تعلیمی مسائل سے کما حقہ، واقف تھے اور دو تین سال سینڈیکیٹ میں رہنے کے بعد جب ان کو معاملات کی سمجھ آنی شروع ہو

گئی اور ان کو دلچسپی پیدا ہو گئی مگر کسی وجہ سے اگلی دفعہ یا اس سے اگلی دفعہ return نہیں ہوتے تو ان کو سینڈیکیٹ سے نکال دیا جائے ۔ اس سے ایک قسم کا chaos پیدا ہو گیا ہے ۔ اور سینڈیکیٹ کے ممبران پر یہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے ایک سال رہنا ہے یا ۱۰ سال رہنا ہے ۔ یا تو یہ کہا جائے کہ ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے اصحاب کو ضرور ہی لینا ہے تو بے شک لیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ قدغن نہ لگائیں کہ وہ پشاور اور ڈی ۔ آئی ۔ خان ڈویژن سے ہی ہوں ۔ کیوں کہ اس طرح سے choice زیادہ ہو گی ۔ ۱۵۵ یہاں کے ممبر ہیں اور ۱۵۵ ہی وہاں کے ممبر ہیں ۔ ۳۰۰ میں سے بہترین افراد کا انتخاب ہو سکتا ہے اور وہ ایم ۔ پی ۔ اے یا ایم ۔ این ۔ اے اصحاب ہی ہو سکتے ہیں ۔ اس کے بعد اگر وہ کسی وجہ سے ایم ۔ پی ۔ اے یا ایم ۔ این ۔ اے نہ رہیں تو ان کا یہ قصور نہ ہوگا ۔ کہ ان کو سینڈیکیٹ سے بھی نکال دیا جائے ۔ کیونکہ تمام Pros & Cons اور تمام زاویہ ہائے نگاہ سے خیال کر کے اور بحث و تمحیص اور غور کر کے اگر چانسلر صاحب کسی کو مقرر کریں تو بعد میں سال بعد یا ۱۰ سال بعد اس کا ایم ۔ پی ۔ اے نہ رہنا اس کا ایسا جرم نہیں کہ اسے سنڈیکیٹ سے نکال دیا جائے ۔ ان تصریحات کے بعد میں اس ترمیم کی زبردست مخالفت کرتا ہوں ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی ۔ صدر گرامی ۔ وہ کوئی اتنے جھگڑے والا معاملہ نہیں تھا لیکن میرے واجب‌الاحترام دوست نے دو چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں اور میں ان کی وضاحت کرنا مناسب خیال کرتا ہوں ۔

انہیں یہ معلوم ہو گا اگر میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ان کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اس انتظامیہ میں یا سنڈیکیٹ میں یا اس ادارے میں عوامی نمائندگی نہیں ہونی چاہئے ۔ جہاں

تک ادارے کے انتظام کا تعلق ہے یہ میرے اس طرف اور اس طرف بیٹھنے والے دوست اچھی طرح جانتے ہیں کہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ۔ ان کے سٹاف اور ان کی انتظامیہ یہ انہی کے ہاتھ میں ہے اور وہی تمام کام سر انجام دیتے ہیں ۔ اگر لیکچرار کی بھرتی یا پروفیسر کی بھرتی ہوتی یا کسی پرنسپل کی ترقی کا سوال ہوتا تو یقیناً میں اس کی مخالفت کرتا ۔ اور اپنے بھائی کے خیالات کی صحیح ترجمانی کرتا ۔ ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کوئی ان پڑھ ممبر نامزد ہو جائے ۔

میاں محمد اکبر ۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker. After Mr. Abbasi.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فرائض کو اچھی طرح جانتا ہوں اور اگر معزز ممبر کو میری رہنمائی کی ضرورت ہے تو میں ہر وقت تیار ہوں مگر میں جانتا ہوں کہ میری رہنمائی کسی stage پر بھی قبول نہیں فرمائیں گے ۔ یہ تو محض ایک مخالفت ہے ۔ اور میں ذاتی طور سمجھتا ہوں کہ میں آپ کی صحیح باتوں کی ہمیشہ تائید کی ہے ۔ اگرچہ آپ نے اکثر باتوں میں ہمارا ساتھ چھوڑ دیا لیکن ہم نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا ۔ میرے نزدیک یہ مخالفت محض مخالفت کی غرض سے کی جا رہی ہے ۔ اور میں اسے کوئی اصولی بات نہیں سمجھتا ۔

اس ادارے میں عوامی نمائندگی کو برقرار رکھنا ہے جس کے لئے یہ ترمیم لائی گئی ہے اور وائس چانسلر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ عوام کے نمائندوں میں سے چند آدمیوں کو منتخب کر لیں ۔ تاکہ وہ اس ادارے میں بیٹھ کر کام کر سکیں آپ اس بات پر غور کریں کہ قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی عوامی ادارے ہیں ۔ اب حالات کیسے بھی کیوں نہ ہوں ان کے ممبران ہی سب سے زیادہ صحیح نمائندگی کے حقدار ہو سکتے ہیں ۔

آپ کا خیال ہے کہ اگر ایک شخص منتخب ہو گیا اور اس کی term ختم ہو گئی تو اس ترمیم کے مطابق اسے سنڈیکیٹ کی ممبری سے بھی علیحدہ کر دیا جائے گا ۔ یہ غلط ہے ۔ آپ اس بات پر غور کریں کہ کن qualifications کی بنیاد پر اسے منتخب کیا گیا تھا اور سنڈیکیٹ میں بھجوایا گیا تھا ۔ وہ تو یہی صوبائی اسمبلی تھی ۔ جب اس کی حیثیت ختم ہو گئی اور برقرار نہ رہی تو پھر وہ کیا حق رکھتا ہے کہ اس کی نمائیندگی کرے ۔

میں آپ کی اس بات سے بھی اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ دو ڈویژنوں کو خاص طور پر اس ترمیم کے لئے کیوں لایا گیا ہے مغربی پاکستان کے صوبہ میں جو صحیح نمائندے ہیں یعنی اس ہاؤس کے ڈیڑھ سو ممبران ان میں سے ہی انتخاب ہو سکتا ہے ۔ مجھے آپ کی اس بات سے بھی اتفاق نہیں کہ وہاں کے مخصوص علاقہ کی انہوں نے نمائندگی کرنی ہے ۔ آپ ہی مجھے بتائیں کہ خدا کرے ہمیں یہ بات نصیب ہو کہ ہماری اس سنڈیکیٹ میں آپ کا انتخاب ہو جائے ۔ آپ اس پر غور کریں کہ مردان کا رہنے والا ایک شخص یا ڈی ۔ آئی ۔ خان کا رہنے والا ایک شخص یا ہزارہ کا رہنے والا ایک شخص وہاں کے عوام کے مفاد کی صحیح اور بہتر ترجمانی کر سکتا ہے یا اس کے باہر کے ڈویژن میں سے کوئی شخص ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں یہ گذارش کروں گا کہ میں اس ترمیم کی پر زور تائید کرتا ہوں اور اس طرف کے بھائیوں سے التجا کرتا ہوں کہ جب کوئی اصولی باتیں آپ کے سامنے آ جائیں اور وہی آپ کے سامنے زیر بحث ہوں تو اگر ان میں کوئی اچھی بات نظر آئے تو اس کی تعریف کرنی چاہئے اور اس کی اچھائی بیان کرنا چاہئے ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائل پور - ۷) ۔ صاحب صدر ۔ میں محترم خان سلنگ خان صاحب کی اس ترمیم کی اصولی طور پر تائید کرتا

ہوں اس میں جو انہیں نے تجویز پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں جو ممبر لئے جائیں وہ ڈیرہ اسمعیل خان اور پشاور ڈویژن سے لئے جائیں - میری جو ترمیم Lapse ہو چکی ہے اس میں بھی یہی تجویز تھی لیکن خان ملنگ خان کی ترمیم میں جو اصول چانسلر کے اختیارات کو محدود کرنے کا تجویز کیا گیا ہے میں چاہتا تھا کہ اس کو اور محدود کیا جائے - میں نے یہ تجویز کی تھی کہ ممبر ڈیرہ اسمعیل خان اور پشاور ڈویژن سے ہوں پراونشل اسمبلی کے ممبر ہوں اور پراونشل اسمبلی ان کو منتخب کرے بجائے اس کے کہ چانسلر صاحب مقرر کریں -

چونکہ اس دور میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اختیارات بار بار ایک شخص واحد کے ہاتھ میں دئے جا رہے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ خان ملنگ خان صاحب اس ترمیم میں اضافہ کرتے کہ یہ صوبائی اسمبلی ان کو منتخب کرے گی - بہر حال مخالفت برائے مخالفت کے سلسلے میں جو گلہ عنایت الرحمان صاحب عباسی نے کیا ہے کہ اکبر صاحب نے اس کی مخالفت کی ہے تو میں اس کی تلافی کرتا ہوں اور میں اس کی تائید کرتا ہوں -

مسٹر عبدالرازق خان (مردان - ۳) - جناب سپیکر - میرے معزز دوست میاں محمد اکبر صاحب نے اس ترمیم کی مخالفت کی ہے اور چند باتیں ایسی کہی ہیں جن کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ ان کو معلومات ہی نہیں ہیں - انہیں نے فرمایا ہے کہ اس ترمیم کے پاس ہو جانے کے بعد وہ حضرات جو اس وقت سنڈیکیٹ پر کام کر رہے ہیں اور جنہیں کافی تجربہ حاصل ہو چکا ہے وہ نکل جائیں گے -

میاں محمد اکبر - جناب والا - میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ہر گز یہ نہیں کہا - میں نے جناب والا - یہ عرض کیا تھا کہ جو اصحاب اس وقت سینڈیکیٹ پر لئے جائیں گے اگر وہ کافی تجربہ حاصل کرنے کے بعد کسی وجہ سے ایم - پی - اے یا ایم - این - اے منتخب نہ ہو سکے تو وہ نکل جائیں گے -

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم جو کہ اس وقت اس ایوان میں زیر بحث ہے اس میں صرف اس قدر اضافہ کیا گیا ہے کہ وہ ممبران پشاور اور ڈیرہ اسمعیل خان ڈویژنوں سے تعلق رکھتے ہوں - باقی ایک آرڈیننس کے ذریعہ مارشل لاء کے نفاذ کے بعد اس پر عمل ہو رہا ہے - میں عرض کر دوں کہ اس وقت جو ممبران سینڈیکیٹ میں ہیں ان میں ایک حزب اختلاف کے نہایت ہی معزز رکن سردار بہادر خان صاحب ایم - این - اے - ہیں اور دوسری محترمہ زرین سرفراز ہیں اور اس وقت یہ دونوں سینڈیکیٹ پر کام کر رہے ہیں - مجھے توقع ہے کہ اس ترمیم کے پاس ہو جانے کے بعد میاں محمد اکبر صاحب یا کسی اور صاحب کو مایوسی نہیں ہو گی - سابقہ صوبہ سرحد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنی یونیورسٹی کے مفاد کے لئے اور اس میں کام کرنے کے لئے اہلیت رکھتے ہیں - وہاں سے جو نامزد ہوں گے وہ اہل نامزد ہوں گے اور وہاں کے لوگوں میں اہلیت کی کمی نہیں ہے -

مولانا غلام غوث (ہزارہ - م) - جناب سپیکر - معزز محترم ممبر میاں محمد اکبر صاحب نہایت ہی مدلل تقریر فرمایا کرتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ان کی ہر بات صحیح ہوا کرے - اس بار جو انہیں نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو کیوں محدود کیا جاتا ہے - حقیقت یہ ہے کہ یہ پشاور یونیورسٹی ہے تو اس سلسلے میں ایم - این - اے یا ایم - پی - اے اگر دو آدمی سینڈیکیٹ میں لئے جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے جیسا کہ عنایت عباسی صاحب نے فرمایا کہ گویا قوم کے نمائیندوں کو موقع دیا گیا ہے - اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایم - این - اے حضرات میں سے بنگالی دوست منتخب کر لئے جائیں جو وہاں کے حالات سے بالکل نا واقف ہوں - حقیقت یہ ہے کہ اس کے لئے مقامی تجربہ کار لوگوں کی جو مقامی ضروریات سے واقف ہوں ضرورت ہے - ہر جگہ کی یونیورسٹی میں کچھ خصوصیات ہوتی ہیں اور کچھ بنیادی خصوصیات ہوتی ہیں - اس کی

وجہ یہ ہوتی ہے کہ مقامی حالات الگ الگ ہوتے ہیں ۔ میاں اکبر صاحب کا یہ کہنا کہ جب وہ ممبر نہ رہیں گے تو بیک بینی دو گوش نکال دئے جائیں گے ۔ تو میں عرض کروں گا کہ یہ نکلنا نہیں ہے یہ تو ان کی معیاد ختم ہو جانا ہے ۔ جب وہ ممبر نہ رہیں گے تو ان کی جگہ پر جو منتخب کئے جائیں گے وہ آ جائیں گے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے اور یہ نکلنا نہیں ہے ۔ نکلنا تو ایسا ہوتا ہے جیسے وزیروں کو نکال دیا جائے ۔ (قہقہہ)

آپ کی یہ دلیل کہ جب ان کو پورا تجربہ ہو جائے گا اور وہ کام سے پوری طرح واقف ہو جائیں گے تو ان کو نکال دیا جائے گا یا جب وہ پوری طرح تجربہ کار ہونے کے بعد منتخب ہو کر نہیں آئے گا تو اس کو نکال دیا جائے گا نہایت افسوس ناک بات ہو گی ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ تو سلسلہ جاری ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ نئے آدمیوں کو تجربہ حاصل کرنے کا آپ موقع دیجئے ۔ قدرت کا بھی یہ قانون ہے کہ ایک باپ پوری طرح دنیاوی معاملات میں تجربہ کار ہو جاتا ہے کاروبار کے نبھانے میں خوب تجربہ کار ہو جاتا ہے لیکن جب وہ پوری طرح زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو اس کو اٹھا لیا جاتا ہے اور اس کی جگہ ایک نیا اور نا تجربہ کار آ جاتا ہے تو یہ سلسلہ تو جاری ہی ہے ۔ بہر حال یہ مخالفت جو میرے دوست نے فرمائی ہے کوئی وزنی نہیں ہے اور میں بھی اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Minister of Education : Sir, the question be now put.

بیگم جہاں آرا شاہنواز ۔ (لاہور ۔ ملتان ڈویژن) صدر محترم ۔ ایک ذمہ دار حزب اختلاف کا ممبر ہوتے ہوئے میں اپنے محترم وزیر تعلیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ آج انہوں نے یہ تجویز اس بل میں پیش کی ہے کہ نیشنل اسمبلی اور پراونشل اسمبلی کے ممبران کو موقع دیا جائے کہ وہ پشاور یونیورسٹی کے سینڈیکیٹ پر کام کریں ۔ یہ نہایت احسن

تجویز ہے ۔ میں نے سالہا سال سینیٹ میں کام کیا ہے میں نے اپنے تجربہ سے ہمیشہ اس چیز کو محسوس کیا ہے کہ جو یونیورسٹی کے سنٹرل سبجیکٹ ہوں تو لازم ہے کہ سنٹرل اسمبلی کے ممبران بھی ہوں جو سنڈیکیٹ پر کام کریں ۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ دو ان میں سے نیشنل اسمبلی کے ممبر ہوں اور دو پراونشل اسمبلی کے ممبر ہوں کیوں کہ دونوں جگہ یونیورسٹی کے اپنے نمائندوں کا ہونا اشد ضروری ہے ۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے ۔ مثلاً سنٹرل سبجیکٹ ہونے کی وجہ سے یا بعض دفعہ Residential یونیورسٹی بنانے یا اور چیزوں کے لئے روپے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح پراونشل اسمبلی میں بھی بعض دفعہ پراونشل اسمبلی سے بھی روپیہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ تعلیم کے متعلق یہاں بعض چیزوں کے فیصلے کرنے پڑتے ہیں کہ کس طریقہ سے تعلیم میں تبدیلی ہونی چاہئے تو یہاں بھی سینیٹ میں اور سینڈیکیٹ میں کوئی نہ کوئی ممبر ہونا ضروری ہوتا ہے مگر میں یہ عرض کروں گی ۔ کہ یہ provision ضرور رکھنا چاہئے اور کوئی نہ کوئی ایسی چیز لانی چاہئے ۔ کہ جو ممبران ان ایوانوں میں سے وہاں نامزد کئے جائیں ۔ تو اس امر کے متعلق ضرور تسلی کر لی جائے ۔ کہ ان کو تعلیم میں دلچسپی بھی ہے ۔ اور وہ تعلیم کے متعلق کچھ نہ کچھ جانتے بھی ہوں ۔ یہ نہ ہو کہ محض کسی ممبر کو خوش کرنے کے لئے اس کو وہاں پر نامزد کیا جائے ۔ خواہ اسے تعلیم سے کوئی بھی دلچسپی نہ ہو ۔

اس کے علاوہ میں اس بل کے لانے پر وزیر تعلیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں ۔ کیوں کہ آج یہ پہلا موقع ہے ۔ کہ ایک وائس چانسلر کو ممبران کی نامزدگی کے اختیارات دئے جا رہے ہیں ۔ بلکہ میں تو یہ عرض کروں گی ۔ کہ صرف سنڈیکیٹ ہی میں نہیں بلکہ سینیٹ میں بھی جو نامزدگی کی گنجائش رکھی ہے ۔ وہ بھی وائس چانسلر ہی کے ہاتھوں میں ہو ۔ کیوں کہ میرا تجربہ ہے ۔ اور کاش کہ میں یہاں بعض حقائق سے

پردہ الٹ سکتی ۔ انگریزوں کے زمانے میں بھی ایسا ہوتا تھا ۔ کہ ماہرین تعلیم کو چھوڑ کر محض لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کے نام بھیجے جاتے تھے ۔ جو تعلیم کے نام تک سے نابلد ہوتے تھے ۔ اس لئے میرا یہ خیال تھا کہ سینیٹ میں بھی ایسے ممبران کو رکھا جاتا ۔ جو کہ تعلیم میں خاص دلچسپی لیتے ہوں اور یہ بھی وائس چانسلر کے ہاتھ میں اختیار ہوتا ۔ تاکہ کسی اہم مسئلے کے حل کے لئے وہ اپنے نامزد کردہ سینڈیکیٹ اور سینیٹ کے ممبرانسے باہم مشورہ کر کے کوئی قدم اٹھاتا ۔

تیسری بات میاں اکبر صاحب نے یہ فرمائی ہے کہ ممبران کم ازکم گریجوایٹ ہوں ۔ تو میں ان کے سامنے دو تین گریجوایٹوں کی چٹھیاں پڑھنے کو تیار ہوں ۔ جو مجھے ابھی ابھی ملی ہیں ۔ تعلیم کا مقصد گریجویشن نہیں ہے ۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ گریجوایٹ تو نہیں ہیں ۔ لیکن انہیں تعلیم کے متعلق خاصی معلومات ہیں ۔ در اصل دیکھنا یہ چاہئے کہ انہیں تعلیم سے مس ہو ۔

Mr. Speaker : The question is—

> That in clause 3 of the Bill as reported by the Standing Committee on Education and Health for clause (vi) of section 15 of the said Ordinance, the following be substituted, namely :
>
> > "two members to be appointed by the Chancellor either from among the Members of the National Assembly of Pakistan or the Members of the Provincial Assembly of West Pakistan or one each from both. (Belonging to Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions)."

(*The motion was carried*)

Mr. Speakar : Next amendment is from Khawaja Safdar. He is absent. The motion lapses. Mian Akbar.

Mian Muhammad Akbar : I may be supplied with a copy of that motion.

Mr. Speaker : Is the member pressing it.

Mian Muhammad Akbar : Let me see it first.

Mr. Speaker: Mian Akbar, I think this Amendment is not in order now after the passing of the previous Amendment.

Mian Muhammad Akbar : Alright Sir, I do not press it.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

That question is—

That clause 3 as amended stand part of the Bill.

(*The motion was carried*)

Haji Abdul Majid Jatoi : Point of order. There is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count (*Count was taken*).

Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*)

The House is in quorum.

(*Clause 1*)

Mr. Speaker : Clause 1. There is an amendment from Khawaja Safdar. He is not present.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan. He is not absent.

Rao Khurshid Ali Khan. He is absent.

Chaudhri Muhammad Ibrahim. He is absent.

Mr. Hamza. May please move his amendment.

Mr. Hamza : Not moving.

Mr. Speaker : Amendment is not moved.

Major Sultan Ahmad Khan. Not present.

Mian Akbar. May please move his amendment.

Mian Muhammad Akbar : I beg to move—

That in clause 1, sub-clause (1) for the figures '1963' the figures '1964' be substituted.

Sir, this is a technical mistake.

Mr. Speaker : Is there any opposition

وزیر تعلیم - جناب والا - چونکہ یہ ترمیم اچھی اور معقول ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک معقول بات کو مان لینا انتہائی ضروری ہے - اس لئے میں اس ترمیم کو قبول کرتا ہوں -

میاں محمد اکبر - مجھے خوشی ہے کہ آخر کوئی معقول بات تو وزیر تعلیم صاحب نے مان لی ہے - اور ایسا اتفاق ہی سے ہوتا ہے -

وزیر تعلیم - آپ نے پہلے جو ایک ترمیم پیش کی تھی - اسے آپ کی پارٹی ہی برا کہتی تھی - یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ معقول نہیں تھی -

Mr. Speaker : The question is—

That in clause 1 of sub-clause (1) for the figures '1963' the figures '1964' be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is—

That clause 1 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried)

(Preamble)

Mr. Speaker : The question is—

That the preamble be the preamble of the Bill.

(The motion was carried)

Minister of Education : I beg to move—

That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1964 be passed.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

That the West Pakistan University of Peshawar (Amendment) Bill 1964 be passed.

(The motion was carried)

THE WEST PAKISTAN PRIMARY EDUCATION (AMENDMENT) BILL 1963.

Minister of Education : I present the Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill 1963.

Mr. Speaker : The Report of the Standing Committee on Education on the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill 1963 stands presented.

Minister of Education : Sir, I move—

That the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill 1963 as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the West Pakistan Primary Education (Amendment)Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once.

Voices : Opposed.

میاں محمد اکبر (گجرات ۔ ۱)۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب کوئی بل circulate کیا جاتا ہے ۔ تو اس کے ساتھ وہ original بل کہ جسے amend کرنا مقصود ہوتا ہے ۔ وہ ہمیں مہیا نہیں کیا جاتا ۔ اور ہم جب لائبریری میں جاتے ہیں ۔ تو ہمیں بتایا جاتا ہے کہ وہ تو فلاں فلاں اصحاب لے گئے ہیں ۔ تو وہاں پر ایک دو ہی کاپیاں ہوتی ہیں ۔ جو اس طرح ختم ہو جاتی ہیں ۔ تو ہمیں اس بل کی تیاری میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ آپ متعلقہ محکمے یا متعلقہ وزیر صاحب کو ہدایت فرمائیں کہ جب بھی کوئی بل پیش ہو ۔ اور خاص طور پر جب کسی بل میں ترمیم کی جا رہی ہو ۔ تو اس کے ساتھ ہمیں original Bill کی ایک ایک کاپی ضرور مہیا کی جایا کرے ۔ تا کہ ہم موازنہ کر سکیں ۔ کہ وہ پہلا بل بہتر تھا یا بد تر ۔ اور ممکن ہے کہ اگر نیا بل بہتر ہو ۔ تو ہم اس میں ترمیم ہی نہ کریں ۔ کہ چونکہ یہ پہلے قانون سے بہتر بنایا جا رہا ہے ۔ اس لئے اس پر بحث کی ضرورت ہی نہیں ہو گی ۔ اور اس طرح اس معزز ایوان کا بھی وقت بچ جائیگا ۔ اور ہماری تکالیف بھی رفع ہو جائیگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب ۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر کرتے وقت کسی قاعدے کا حوالہ نہیں دیا ۔ کہ کس قاعدے کے تحت آپ کو بل کی کاپی دی جانی چاہئے تھی مگر آپ کو کاپی نہیں دی گئی ۔ اس کے

علاوہ کوئی پارلیمانی روایات نہیں ہیں - کہ جب کوئی ترمیمی بل غور کے لئے ایوان میں پیش ہو تو اصل بل کی کاپی بھی ممبران کو مہیا کی جائے - اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ لائبریری میں بل موجود نہیں ہوتے - تو اس کے لئے میں دیکھونگا کہ آپ کو یہ سہولت میسر آ جائے کہ لائبریری میں وہ بل یا اس کی کاپی وغیرہ آپ صاحبان کو مہیا ہو سکے -

میاں محمد اکبر - جناب والا - یہ کیوں کر ممکن ہے کہ لائبریری میں ۱۵۵ نسخے ہوں -

مسٹر سپیکر - یہ بھی نا ممکن ہے کہ ۱۵۵ ممبر ایک ہی وقت پر لائبریری میں جائیں -

میاں محمد اکبر - جناب ۱۵۵ نہ سہی - چالیس پچاس ساٹھ تو جا سکتے ہیں -

جناب والا - ہمارے ہمسایہ ملک میں جس کی تقلید اگرچہ ہمارے لئے ضروری نہیں ہے لیکن کسی اچھے کام کی تقلید کر لینے میں کوئی برائی بھی نہیں ہے - وہاں جب بھی کوئی بل ترمیم کے لئے پیش ہوتا ہے تو original بل بھی circulate کیا جاتا ہے - دونوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے - موازنہ کیا جاتا ہے - اس کے علاوہ کسی دوسرے ملک میں اس موضوع پر کوئی بل پاس ہو چکا ہو تو وہ بھی circulate کیا جاتا ہے - اس طرح ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جو قانون ہم بنا رہے ہیں اسی قسم کا قانون اور لوگوں نے کن خطوط پر بنایا ہے - آیا جو ترامیم کی جا رہی ہیں وہ بہتر ہیں یا اصل قانون بہتر ہے - یا ترامیم وقت کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں یا نہیں - اس لئے میں گذارش کرونگا کہ یہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے - کہ آپ اپنے سیکرٹریٹ کو حکم دے دیں کہ amending Bill کے ساتھ original Bill بھی ممبران کو بھیج دیا جائے -

Mr. Speaker : The member may have the Rules amended.

میاں محمد اکبر - حضور آپ ایوان سے پوچھ لیں کہ وہ میری اس رائے کے حق میں ہیں یا نہیں ۔

Mr. Speaker : That is not the procedure to amend the Rules of Procedure. He should give a notice for that.

Mian Muhammad Akbar : We have not adopted any rules so far.

Mr. Speaker : But the rules under which we are working are there. The member can have them amended. He should give a notice for that.

میاں محمد اکبر - حضور والا - آپ میری تجویز کے متعلق پوچھ لیں اگر اس کی مخالفت ہو گی تو میں موشن بھی لے آؤں گا - لیکن اس وقت تو میری تجویز کی مخالفت نہیں ہو رہی ۔

Mr. Speaker : Give a regular notice for that. Now it is more than 1-30 p.m. The House is adjourned for tomorrow to meet at 9-00 a.m.

(The Assembly then adjourned till 9-00 a.m. on Wednesday, the 26th February, 1964.)

APPENDIX A

(Answer to Starred Question No. 5534)

(الف) جی هاں ۔

(۱) ان کے نام یہ ہیں :-

حیدرآباد رینج

سب انسپکٹران

(۱) عبدالرزاق ولد جان محمد ۔

(۲) محمد اسمعیل بالا خان ۔

(۳) رانا غلام حیدر فضل الدین ۔

(۴) شیر محمد شاہ حسین علی شاہ ۔

(۵) هاشم علی عثمان علی ۔

(۶) آصف الدین احمد بشیر الدین احمد ۔

(۷) زرین خان حاکم خان ۔

(۸) اقبال محمد فتح محمد ۔

(۹) غریب اللہ امید علی ۔

(۱۰) دین محمد فتح محمد ۔

(۱۱) احمد بخش حضور بخش ۔

(۱۲) محمد عمر محمد اسحاق ۔

(۱۳) راجہ عمر حیات فاروق ۔

اے ۔ ایس ۔ آئی

(۱) محمد حسین شاہ محمود شاہ ۔

(۲) مخدوم فضل حق ۔

(۳) صادق علی جعفر علی ۔

خیرپور رینج

سب انسپکٹران

(۱) مسٹر مشتاق علی ۔

(۲) مسٹر اللہ ورایو ۔

(۳) مسٹر میر حسین شاہ ۔

(۴) مسٹر عبدالرحمن ۔

(۵) مسٹر حسن احمد زیدی ۔

(۶) مسٹر غلام محمد ۔

(۷) مسٹر خلیل الرحمن ۔

(۸) مسٹر اللہ دینو ۔

(۹) مسٹر غلام حیدر ۔

اسسٹنٹ سب انسپکٹران

(۱۰) مسٹر حسین بخش ۔

(۱۱) مسٹر قائم دین ۔

(۱۲) مسٹر غلام علی ۔

(۱۳) مسٹر محمد الیاس ۔

(۱۴) مسٹر راحت حسین ۔

(۱۵) محمد صدیق ۔

(۱۶) مسٹر بشارت حسین ۔

(۱۷) مسٹر غلام محمد ۔

(۱۸) مسٹر قاضی محمد یعقوب ۔

(۱۹) مسٹر صوبا خان ۔

(۲۰) محمد ساجن -

(۲۱) مسٹر محمد یار -

(۲۲) مسٹر عبدالخالق -

۲ - سب انسپکٹران و اسسٹنٹ سب انسپکٹران کی مدت قائم مقامی -

حیدرآباد ریجن

سب انسپکٹران

(۱) عبدالرزاق ۶-۳-۱۹۵۰ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۲) محمد اسماعیل ۲۳-۳-۱۹۵۰ء تا ۲۷-۷-۱۹۶۳ء

(۳) رانا غلام حیدر ۲۰-۱۱-۱۹۵۱ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۴) شیر محمد شاہ ۱۴-۱-۱۹۵۲ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۵) ہاشم علی ۹-۱۰-۱۹۵۴ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۶) آصف الدین ۶-۱۱-۱۹۵۴ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۷) زرین خان ۱۵-۷-۱۹۵۲ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۸) اقبال احمد ۲۲-۷-۱۹۵۹ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۹) غریب اللہ ۲۱-۲-۱۹۶۲ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۱۰) دین محمد ۱۵-۱۲-۱۹۵۸ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۱۱) احمد بخش ۱۶-۴-۱۹۵۸ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۱۲) محمد عمر ۱۶-۷-۱۹۵۹ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۱۳) راجہ عمر حیات ۱۷-۷-۱۹۵۹ء تا ۲-۶-۱۹۶۳ء

اسسٹنٹ سب انسپکٹران

(۱) محمد حسین شاہ ۴-۷-۱۹۵۱ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۲) فضل حق مخدوم ۳-۱-۱۹۵۲ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

(۳) صادق علی ۱۶-۹-۱۹۶۰ء تا ۲۷-۶-۱۹۶۳ء

خیرپور رینج

سب انسپکٹران

	سال
(۱) مسٹر مشتاق علی	۱۵
(۲) مسٹر اللہ ورایو	۶
(۳) مسٹر میر حسین شاہ	۱۳
(۴) مسٹر عبدالرحمن	۶
(۵) مسٹر حسین احمد	۸
(۶) مسٹر غلام محمد	۵
(۷) مسٹر خلیل الرحمن	۵
(۸) مسٹر اللہ دینو	۴
(۹) مسٹر غلام حیدر	۴

اسسٹنٹ سب انسپکٹران

(۱۰) مسٹر حسین بخش	۶
(۱۱) قائم الدین	۶
(۱۲) مسٹر غلام علی	۷
(۱۳) مسٹر محمد الیاس	۴

سال

(۱۴) مسٹر راحت حسین ۴

(۱۵) مسٹر محمد صدیق ۵

(۱۶) مسٹر بشارت حسین ۴

(۱۷) مسٹر غلام محمد ۴

(۱۸) مسٹر قاضی محمد یعقوب ۴

(۱۹) مسٹر صوبا خان ۳½

(۲۰) مسٹر محمد ساجن ۳¼

(۲۱) مسٹر محمد یار ۳¼

(۲۲) مسٹر عبدالخالق ۴

(۲) ان افسران کا تنزل اس وجہ سے عمل میں آیا تھا کہ یہ افسران مناسب کار کردگی کو برقرار رکھنے میں ناکام رہے تھے اور ان کا کام غیر تسلی بخش پایا گیا تھا ۔ ان کا تنزل حکومت مغربی پاکستان کے مراسلہ نمبر ایس - او -۵۹-۴-۲۷-۱۲ مورخہ ۱۷-۱۱-۱۹۵۹ میں مندرجہ ہدایت کے مطابق عمل میں آئی تھی ۔

(۳) سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے پر مبنی مندرجہ بالا سرکاری احکام کے مطابق کوئی نوٹس یا چارج شیٹ ضروری نہیں تھا ۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس کے مستقل حکم نمبر ۴ کے پیرا نمبر ۱۷ کی تعمیل کر دی گئی تھی ۔

(ب) مندرجہ بالا (الف) میں مذکور سب انسپکٹران اور اسسٹنٹ سب

انسپکٹران میں سے جن کو پھر ترقی دی گئی ان کے نام حسب ذیل ہیں :—

حیدرآباد رینج

(۱) کسی افسر کو اس کے تنزل کے بعد دوبارہ ترقی نہیں دی گئی ۔

خیرپور رینج

(۲) مندرجہ ذیل دو افسروں کو دوبارہ ترقی دی گئی تھی :-

(۱) سب انسپکٹر مسٹر غلام حیدر اسے ۱۰-۱۰-۱۹۶۳ سے ترقی دی گئی ۔

(۲) اسسٹنٹ سب انسپکٹر مسٹر عبدالخالق اسے ۱-۱۰-۱۹۶۳ سے ترقی دی گئی ۔

ان دو افسروں نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے پاس ان مخالفانہ تصریحات کے خلاف جس سے انہیں مطلع کیا گیا تھا عرضداشت کی تھی۔ ان عرضداشتوں پر ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس نے غور کیا اور انہیں منظور کر لیا ۔ چنانچہ دونوں افسروں کو دوبارہ ترقی دے دی گئی ہے ۔

APPENDIX B

(Answer to Starred Question No. 5612)

(*a*) Name of District.

Lahore	(a)	235	(List attached).
	(b)	94	-do-
Sheikhupura	(a)	22	-do-
	(b)	7	-do-
Gujranwala	(a)	2	1. All Jamu & Kashmir Muslim Conference. 2. Awami League.
	(b)	Nil.	
Sargodha	(a)	62	(List attached)
	(b)	28	-do-
Mianwali	(a)	2	Both Jamiat-ul-Ulemai Islam.
	(b)	Nil.	
Jhang	(a)	9	(List attached).
	(b)	4	-do-
Peshawar	(a)		Nil.
	(b)	1	NAP
Mardan	(a)		Nil.
	(b)	1	Jamiat-ul Ulema-i-Islam.
Kohat	(a)	1	Jamiat-ul-Ulema-i Islam.
	(b)		Nil.

Multan	(a)	91	(List attached)
	(b)	16	(List attached)
Montgomery	(a)		Nil
	(b)	1	Nizam-e-Islam Party.
Muzaffargarh	(a)	10	(List attached)
	(b)	2.	1. Sadiq Muhammad of Khan Garh 2. Mst. Taj of village Gindi Khakhi.
D. G. Khan	(a)	24	List attached.
	(b)	1	Haji Muhammd Musa Mutawalli Mosque.
Bahawalpur	(a)	5	List attached.
	(b)	Nil.	
Bahawalnagar	(a)	13	List attached.
	(b)	21	List attached.
Khairpur	(a)	24	List attached.
	(b)	28	List attached.
Jacobabad	(a)	11	List attached.
	(b)	Nil.	
Sukkur	(a)	2	1. Idara Taleemul Islam. 2. Ahle Sunnat Jamiat.
	(b)	Nil.	
Larkana	(a)	35	For private and religious functions.
	(b)	Nil.	

Nawabshah	(a)	12	List attached.
	(b)	2	1. Hari Committee. 2. Yatimkhana for collection of funds.
Hyderabad	(a)	3	1. Council Muslim League. 2. Convention Muslim League. 3. Jamaat-i-Islami.
	(b)	Nil.	
Thatta	(a)	1	Jamiat-ul-Ulemai Islam.
	(b)	Nil.	
Dadu	(a)	5	List attached.
	(b)	Nil.	
Sanghar	(a)	9	List attached.
	(b)	1	Abdul Majid Cig. merchant.
Mirpurkhas	(a)	4	List attached.
	(b)	Nil.	
Karachi.	(a)	3	List attached.
	(b)	7	List attached.
D. I. Khan	(a)	Nil.	
	(b)	3	1. Fateh Muhammad, member Hussaini Razakar, D. I. Khan. 2. Maulana Abdus Salam, Naib Amir Jameet-ul-Ulema D. I. Khan. 3. Secretary Ijtimai Taraqiati Anjuman Halqa Shumali D.I. Khan.

Bannu	(a) Nil.		
	(b) 2.	1.	M. M. Isphani Tea Ltd.
		2.	Nazim Madrisa Tarkhoba Kalan Model.

Note :—Information in respect of Quetta, Zhob, Loralai, Sibi, Chagai, Kalat, Mekran, Kharan, Lyallpur, Rawalpindi, Campbellpur, Gujrat, Jhelum, Hazara, Rahimyarkhan and Lasbella may be considered as nil.

STATEMENT SHOWING THE NUMBERS OF APPLICATION OF THE PARTIES WHO WERE GRANTED PERMISSION TO USE LOULD SPEAKER DURING THE PERIOD FROM 23.10.1963 TO 31.12.1963.

LAHORE

October. 1963

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
1.	Residents of Mohalla Rasulpura Ichhra, Lahore.	Juma and Daras Quran.
2.	Mr. Salim Sadiq, Secretary Wrestling Tournament, Lahore Stadium.	Wrestling Tournament.
3.	Mr. A. H. Khokhar, Organizing Secretary, International Football Match, 17-A Warris Road, Lahore.	Football Match.
4.	Mr. Mohammad Ikram Sheikh, No. 6 Kamal Street, Mughalpura, Lahore.	Sport Function.
5.	President Jamia Masjid Farooqia, Krishan Nagar, Lahore.	Khutba Juma only.
6.	Tanzami Committee Jumma and Kashmir Federation League, Circular Road, Lahore.	Public meeting.
7.	Hony. General Secretary, Anjuman Tablighul Ahnaf, Lahore.	Annual Urs of Abu-Hanifa.
8.	Tufail Hussain Mutwali Imam Bara Mai Idan, Shahi Mohalla, Lahore.	Religious Meeting.
9.	Secretary Jamia Masjid Shah Alam Market Lahore.	In Khutba Juma only.
10.	Khadim Jamia Masjid District Courts, Lahore.	-do-
11.	Chairman BPC Unchi Masjid I/S Bhati Gate, Lahore.	-do-
12.	Haji Muhammad Din of Masjid Noor Ram Nagar O/p. Sant Nagar, Lahore.	-do-

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
13.	Secretary Jamia Masjid Hanfia Ghousia, Ganj Mughalpura, Lahore.	In Khutba Juma only.
14	M. Abdul Halim Qasmi, Jamia Hanifa, Temple Road, Lahore.	-do-
15.	General Secretary Majlis Tabzeet Saqafat Pakistan, Lahore.	In General meeting.
16.	Honorary Secretary Residents Welfare Association, Chauburji Gardens Estate, Lahore.	In Children Sports.
17.	President P.U. Economics Society, LHR.	In inaugural function.
18.	Superintendent B.I.& J. Jail, Lahore.	Children Meeting.
19.	General Secretary Social Welfare Society, Shalimar Link Road, Moghalpura, Lahore.	General Meeting of the Society.
20.	The Secretary Market Committee, LHR.	Agricultural Mela.
21.	Secretary Cathedral Church, Lathore.	Religious Meeting.
22.	Organizing Secretary C/O Crescent Radio Anarkali, Lahore.	Sports functions.
23.	The Principal St. Anthonys High School Lahore.	Annual Atheletics.
24.	The Honorary Secretary Anjuman Himayat Islam, Lahore.	Anniversary Sessions.
25.	Khatib Mosque Ahle Hadith Kot Ghulam Muhammad Khan, Kasur.	In Khutbas only.
26.	Syed Shaukat Ali, President Political Science Society, University of the Punjab, Lahore.	Inaugural Function.

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
27.	Secretary West Pakistan Red Cross Society, Queens Road, Lahore.	In the shows Duke Elington Orchestra.
28.	Prop. Secretary, Bazama Ankara-e-Aslaf, Sheranwala Gate, Lahore.	Religious meeting.
29.	Qari Ghulam Rasul Khatib Noorani Masjid, Sadar Bazar, Lahore.	In Khutba Juma only.
30.	Daulat Ali Opposite Lal Kothi No. 36 Lahore.	Majlis-e-Aza.
	Month of November, 1963.	
1.	Mr. Nisar Ahmad, Secretary Anjuman-e-Islamia, Ganj Moghalpura Lahore.	For Khutba in Juma prayers.
2.	The Manager, Hamdard Dawakhana (Waqf) Pakistan, Lahore.	To deliver the speech of Mr. Hafiz Jullunduri.
3.	Mr. Haider Hussain Zaidi, Secretary, Hailey College, Students Union, LHR.	In a cultural function.
4.	Haji Muhammad Sharif Pehlwan, Secy. Begum Shahi Mosque, I/s Masti Gate, LHR.	For Khutba in Juma prayers.
5.	Mr. Muhammad Shakir Anwar, Mohtamim, Madrissa Markazi Darul Tarteel, Bagheecha Nawab Sahib, Lytton Road, Mozang LHR.	In connection with Majlis-e-Qirat.
6.	M.M.H. Kirmani, General Secretary Anjuman-i-Hussainia, Loco Shed, LHR	In connection with Majlis-e-Aza.
7.	The Honorary Secretary, Resident's Welfare Association, Chauburji Gardens Estate, Lahore.	In Khutba on Fridays and for announcement of lost childrens.
8.	The Secretary, Pakistan Red Cross Society, West Pakistan Provincial Branch, Queens Road, Lahore.	In connection with the Red Cross week.
9.	The Chairman, L.M.C. Lahore.	In the reception function of the Iranian Football Team.

Sr. No	*Name of the party.*	*purpose.*
10.	Mr. Ali Hasan Khan, Secretary, The Association of Managers of Recognised Schools, West Pakisan LHR.	In the inaugural address at the Red Crosss fair.
11.	Mr. Saeed Farooqi, General Secretary, Blind Welfare Association, 63-Dil Muhammad Road, Lahore	For staging a drama.
12.	Mr. Abdul Haq, Headmaster, Muslim High High School, No. 2,Lahore.	In the 14th Annual Boy Scouts Campfire.
13.	Mr. Dr. M.M.D. Chughtai, P. R. S. Chief Medical and Health Officer, PWR. LHR.	On the occasion of the Prize Distribution function of the P.W.R. annual Inter Divl. Ambulance Challenge Shield Competition, 1963.
14.	Mr. Khushi Muhammad son of Mian Ali Muhammad Genl. Secy. Anjuman Adbia, Dhor Khot, Kasur.	In mushaira.
15.	The Administrator, Badshahi Mosque, Lahore.	In Khutbas of Fridays.
16.	Sardar Khalid Omar, M.P.A. Chairman, Union Council, Manga, Distt. Lahore.	In connection with the prize distribution function of the Manga High School, Manga, Lahore.
17.	Haji Feroze Din, Khadim Masjid, Haji Ranjhe Khan, Kasur.	In Khutbas of Fridays.
18.	The Head Mistress, Government Junior Model School, Gulberg, Lahore.	In a School function in aid of Red Cross.
19.	Malik Fazal Elahi, Amir Jamaat Ahle- Hadis Begum Kot, Lahore.	In Khutba Juma only.
20.	The General Secretary, P. W. R. Carson Institute, Lahore.	In the prize distribution function.

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
21.	The General Secretary, Anjuman Tanzim Ahle-Sunnat, Kot Rukandin Khan, Kasur.	In Khutbas of Juma only.
22.	The District Inspectress of Schools, Lahore.	for the inaugural speech only.
23.	The Honorary Secretary. P.W.R. Sports Control Board, P.W.R. Headquarters Office, Lahore.	In the P.W.R. Inter Divisional Boxing Tournament.
24.	The Honorary Secretary, P.W.R. Sports Control Board, P.W.R. Headquarters Office, Lahore.	In the P.W.R. Inter Divisional Wrestling Tournament.
25.	The General Secretary, Bazme Ahbab, Kasur.	For Mushaira and Naat Khwani in connection with the death anniversary of Muhammad Siddique Ghazi.
26.	Mian Muhammad Din, 19 Lawrence Road, Lahore.	In the Qirat competition.
27.	The Manageress, Zanana Muslim High School, Chaubacha Dharampura, Lahore.	In the children's mothers day (for Presidential address only)
28.	The Secretary Tournament Committee, Azad Volley Ball Club, H. No. 5, Kabir St. No. 35, Nafirabad behind Sartaj Flour Mills) G.T. Road Lahore.	In connection with the Volley Ball Tournament to be held by the Azad Volley Ball.
29.	Mr. Ahmad Hassan Qureshi, Incharge Majlis-e-Naat Khwani, Darbar Data Ganj, Lahore.	For Naat Khawani.
30.	The Principal, Govt. College of Physical Education, Stadium Estate, Lahore.	In the inaugural ceremony and annual convocation of the college.
31.	The Principal, Govt. College of Physical Education, Stadium Estate, Lahore.	In connection with the project athletic meet of the college.

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
32.	Mr. Abdul Qayyum M. A. Secy. Masjid Mubarik Committee, Brandreth Road, Lahore.	In Fridays Khutbas only.
33.	Ch. Barket Ali, Jamia Masjid, Gulberg Market Scheme No. II, Lahore.	For Khutba only.
34.	Mr. A. Qayyum Qureshi, Secretary Board of Intermediate and Secondary Education Lahore.	In a seminar on Examinations.
35.	The Genl. Secy. Panjabi Darbar, LHR.	For Punjabi Darbar Celebration.
36.	The Principal and Manager, St. Francis High School, Anarkali, Lahore.	For Celebration of the school day.
37.	Faqir Qadir Muhammad Ijazul Rizvi, Khatib Jamia Masjid, Islampura, Krishan Nagar, Lahore.	For death anniversary Syedna Abu Bakar Razi Allah.
38.	Mr. Saadat Ali Khan Honorary Genl. Secretary, West Pakistan, Conference of Social Work, Red Cross, Building Queens Road, Lahore.	At the seminar and Biennial Session of the Conference.
39.	Mr. F. Mojtabai, Deputy Cultural Counsellor to the Improvement Iranian Embassy, 54-The Mall, Lahore.	In the inauguration ceremoney of the New Iran Cultural Centre.
40.	Mr. Tajud Din Salimi, Honorary Secretary, P. W. R. Golf Club, Canal Bank, P. O. Moghalpura, Lahore.	In the prizedistribution of the 4th Pak. Inter Club Golf Team, Championship.
41.	Mr. Muhammad Ajmal, Khatib Jamia Masjid Rehmania, Qila Gujjar Singh, LHR.	In Khutbas of Juma Prayers only.
42.	Mian Rafiud Din Member, Lahore Cantt. Board, Lahore Cantt.	In connection with the reception of Mr. Ahmad Saeed Kirmani, M.P.A.
43.	Mr. Mahmood Ahmad son of Muhammad Hussain, Bazar Sheikhupurian H.NO. 39-A, Lahore.	In connection with a religious meeting (Yaum-e-Ali)

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
44.	The Principal, Adabistan-e-Sophia (School) 31-Bahawalpur Road, Lahore.	In connection with the Milad-un-Nabi (Peace be upon him)
45.	Muhammad Allah Ditta, Khatib Jamia Masjid, Bhai Pheru, Distt, Lahore.	In a religious meeting in connection with Meraj-un-Nabi.
46.	Mr. Miraj Din, resident of Wassan Pura Lahore.	In connection with a religious meeting.
47.	Mian Muhammad Latif, Chiragh Din Road Mozang, Lahore.	In a religious meeting.
48.	Mr. Muhammad Rafique, Project Accountant Officc, T & D Old Anarkali, Lahore.	In a religious meeting.
49.	Mr. S.M. Iqbal, President L. O.S Sports Club 62-Ferozepur Road, Lahore.	In connection with the Road Transport Corporation Hockey Tournament.
50.	The Convener, Inter Wing Social, Evening & Lecturer in Bengali, Writers Guild, Princess Hotel, Montgomery Road, Lahore.	In the Inter Wing Social Evening of Bengali Language Class of Pakistan Writers Guild.
51.	Hafiz Muhammad Safdar, Masjid Ahle Sunnat Wal Jamaat, (Masjid Hoz Wali) Kot Badar Din Khan, Kasur.	For Khutba Juma.
52.	Syed Mohy-ud-Din Shariq, Khatib Jamia Masjid Noor, Nisbet Road, Lahore.	For Friday Khutbas only.
53.	The General Secretary, Youngesters Welfare Society (Regd), Moghalpura LHR.	In connection with all Pakistan Inter Schools Debate.
54.	The Commandant, Sutlej Rangers Harbanspura, Lahore.	For publicity of the Goldsmith's Challenge Cup Polo Tournament.

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
55.	Shahzada Jamshed Kiani Pirzada, Kucha Piran (Gujjar Gali) Main Bazar, Mozang, Lahore.	In conection with the annual Urs of the Hazrat Muhammad Qasim of Mohra Sharif.
56.	M. Yousaf Incharge Horses, Rangers, Lahore.	For the publicity at Polo Matches.
57.	Mr. Muhammad Ajmal Khalil, Agent Habib Bank Ltd. The Mall, Lahore.	In connection with the Banking Publicity week.
58.	Mr. Muhammad Sarajud Din, Banking Officer, State Bank of Pakistan, Lahore.	In connection with the Banking Publicity week.
59.	Mr. Safdar Jang Rana President, Model Town Social Welfare Association, Model Town, Lahore.	In connection with the distribution of scholarships function.
60.	The Genl. Secy., West Pakistan Youth Movement (Lahore City) Feroze Building, Cooper Road, Lahore.	For a Speech contest.
61.	The Secy: The Model Town Islamic Trust, Jamia Masjid, Model Town, Lahore.	For Khutbas Juma (in Arabic).
62.	Haji Abdul Ghani, Member, Union Committe Ward No. 2, Habib Ganj, Badami Bagh, Lahore.	For Khutbas only.
63.	M. Mustafa Hassan, Khatib Jamia Mistri Bakhsh, Fateh Muhammad Road, Lahore.	For Fridays Khutbas only.
64.	The Headmaster, Don Bosco High School, 22 Empress Road, Lahore.	In connection with the Founder's Day Celebrations of the Sohool.
65.	The Assistant Manager, Sector No. IV, Waqf Properties Auqaf, Lahore.	Urs of Hazrat Mian Badshah and Hazrat Said Sahib.
66.	Mr. Ali Muhammad Khan, Member Bazme Ahbab, 28-Onkar Road, Krishan Nagar, Lahore.	In a religious meeting.
67.	Mr. Rehmat Ullah son of Babu Badir, Resident of Village Ghawaind P. S. Manawan, Lahore.	Urs of Sain Jhunde Shah.

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
68.	Mr. Mustafa Kamal Pasha, Member B.D. Mochi Gate. Lahore.	Religious meeting.
69.	Mr. Robert W. Dunlop M. D. of United Christian Hospital, Lahore.	Nurses Graduation Ceremony.
70.	Mr. Feroze Din, Genl Secy. Anjuman Hanifia, Karim Park, Multan Road, Nawan Kot, Lahore.	Religious Meeting.
71.	The Hony. Asstt. Secy. Young Men's Study Circle, Pir Makki Street, Ravi Road, Lahore.	In a meeting.
72.	Mr. Muhammad Abdul Haq Farooqi, President, Anjuman Khudam-e- Farooq, Ichhra, Lahore.	Urs of Hazrat Umar-e- Farooq.
73.	Mr. Abdus Sattar, Nazim, Madrissa Tarteel-ul-Quran, Jamia Masjid Mubarik, Abdul Karim Road, Lahore.	For Khutbas of Juma only.
74.	Mirza Muhammad Ayub, Vice President Jamia Shamsia Faiz-ul-Islam, Faiz Bagh, Lahore.	In a public Meeting.
75.	Mr. Muhammad Allah Ditta, Khatib Jamia Masjid Hanfia, Bhai Pheru, Tehsil Chunian.	Khutbas of Juma only.
	December, 1963	
1.	Raj Wali, Imam Masjid, Hazrat Shah Abdul Khair Ghari Shahu, Lahore.	Jashne-Meelad-un-Nabi.
2.	Khatib, Jamia Masjid, Barbar Hazrat Bulle Shah, Kasur.	In Juma Khutba only.
3.	Managing Director, Stage Player Art Council, 93-Mayo Road Lahore.	Industrial Exhibition.
4.	Muhammad Ashiq, 38-Mayo Road, LHR.	Public Meeting.
5.	The Laison Officer Hamdard (Waqf) Dawakhana, Lahore.	Social function.
6.	The District Inspectress of Schools, Lahore District.	Social Function.
7.	Incharge Students Affairs Department of Pharmacy PU, Lahore.	Debates.
8.	Mr. Sher Muhammad, Nazim Anjuman Ahle Hadith, Kasur.	Fridays Khutbas only.

Sr. No.	*Name of the party.*	*Purpose.*
9.	Regional Manager, LOS Ferozepur Road, Lahore.	Fridays Khutbas only.
10.	The President LOS Sports Club, Ferozepur Road, Lahore.	Sports Function.
11.	Muntizam Masjid Hoz Wali, Kot Sadar Din, Kasur.	Ghirwin Sharif.
12.	Ch. Mohd Bashir, Secy. Ittehad Committee Bazar Hakiman. Lahore.	Religious Meeting.
13.	President Bazm-e-Sabri, Ghari Shahu, Lahore.	-do-
14.	Khatib Jamia Masjid, Chowk Shahdara More, Bara Dari Road, Lahore.	Fridays Khutbhas only.
15.	Mr. Muhammad Tufail 492-B, Wallington Mall, Lahore Cantt.	-do-
16.	Director University Institute of Chemistry, Punjab University, Lahore.	Inaugural Function.
17.	M. Sadiq Masih, Lahore Cathedral, The Mall, Lahore.	Religious meeting.
18.	Honorary Secretary PWR Sports Headquarters Office, Lahore.	Sports function.
19.	-do-	-do-
20.	-do-	-do-
21.	Director University Institute of Chemistry Punjab University, Lahore.	Inaugural function.
22.	The Honorary Secretary PWR Sports Control Board, PWR H.Q. Office, Lahore.	Sports function.
23.	P. A. to Secretary Auqaf, Government of West Pakistan, Lahore.	Shab-e-Meraj.
24.	Protocal Secretary, Anjuman-e-Hussainia, Chowk Nawab Sahib, Lahore.	Religious Meeting.
25.	President Maternity and Child Welfare Association of Pakistan, Lahore.	In a Seminar.
26.	Principal College of Animal Husbandary, Lahore.	Sports function.

S. No.	*Name of the party*	*Purpose*
27.	Maulvi Ghulam Nabi, Gumbad Wali Masjid, Qila Lachman Singh, Lahore.	Religious meeting.
28.	President, Association of Industrial and Engineering Chemists University of the Punjab, Lahore.	For introduction of the Association only.
29.	Head Mistress, Lahore M. C. Junior Model School, Islamia Park, Lahore.	Sports function.
30.	Khadim Jamia Masjid, District Courts, Lahore.	Religious meeting.
31.	Hafiz Ghulam Haider, Jamia Imama, 28-B Empress Road, Lahore.	Time expired.
32.	Miss S. Sharif, Principal APWA College of Women, Lahore.	-do-
33.	Civil Defence Officer, Lahore.	Civil Defence winter session programme.
34.	Mr. Muhammad Ashraf Butt care of Star Health Club, Masti Gate, Lahore.	Annual Function of Star Health Club.
35.	Mr. Inayat Arif, Secretary, Madressatul Banat, 15-Lake Road, Lahore.	In Jalsa.
36.	Head Mistress, Lady Maclagan Girls High School, Lahore.	To recite Holy Quran.
37.	Principal, Jean McDonald Junior Cambridge School, Lower Mall, Lahore.	Sports function.
38.	Mr. Ghulam Mohy-ud-Din r/o i/s Mori Gate, Lahore.	Urs. Muhammad Baqar Ali Shah.
39.	Khatib Jamia Masjid Mian Karim Bux, Water Works, Lahore.	Fridays Khutbas only.
40.	Head Mistress, Model Girls High School, 2 Mozang Road, Lahore.	Annual Meeting.
41.	President, Majlis-e-Mumtizama, Madina Masjid, Old Anarkali, Lahore.	Fridays Khutbas only.
42.	President, Anjuman Khadim ul Islam, Kot Radha Kishan, Teshil Kasur.	Religious Meeting.

S. No.	*Name of the party*	*Purpose*
43.	Secretary, Anjuman Jamia Masjid Kot, Maulvi Abdul Qadir, Kasur.	Fridays Khutbas only.
44.	President, Intizamia Committee, Jamia Masjid Hanfia, Ram Nagar, Chauburji, Lahore.	Religious Meeting.
45.	Imam Masjid Mr. Rahim Bux, Kasur District, Lahore.	For Fridays Khutbas only.
46.	M. Abdul Karim, Moti Masjid, 34- Mozang Road, Lahore.	For Mehraj Sharif.
47.	Mr. Mohammad Rashid Akhtar, President, Fidayan Rasul, Sodi Wal, Lahore.	Religious meeting.
48.	Mr. Haider Zaman, President, Social Work Students Union, Punjab University, LHR.	Inaugural Function.
49.	Maulvi Mohd Ayub Khan, Khatib Jamia Masjid, Garhi Shahu, Lahore.	For Fridays Khutubas only.
50.	The Head Master, Govt. Normal School, Kasur.	Birth day Programme Quid-e-Azam.
51.	Mr. Muhammad Inyayat Ullah Qadri, Member, B. D. Ward No. 49, Mohalla Kashmiri Sadhuian, Lahore.	Religious Meeting.
52.	M. Mohd Ghafran Qureshi, President, Pak Sunni Tanzim, Garhi Shahu, LHR.	Qirat Competition.
53.	M. Mohd Akram Butt President, Bazmi, Ghulaman-i-Mustafa, Fatehgarh, Lahore.	Mehraj Sharif.
54.	Inayat Arif, Secretary, Madrsat-ul-Banat, Lake Road, Lahore.	Date expired.
55.	Mr. Babar Hussain Dar, General Secy., Majlis-e-Ilmo Irfan, Chauk Naukhada Wassanpura, Lahore.	Religious meeting.
56.	Hafiz Ghulam Haider, President, Anjuman Tazkara-tul-masoomen Jamia Imama, 28-B Empress Road, Lahore.	Annual Meeting.
57.	Mr. Muhammad Ishaque Hanif, Nazim Jamat Ahla Hadith, McLeod Road, LHR.	In a Namaz Janazah. Date expired.

S. No.	*Name of the party*	*Purpose*
58.	Dr. Allah Bakhsh, Incharge Jalsa Ahmadiyya, Ahmadia Building, Lahore.	Annual meeting.
59.	The President, Majlis-e-Tabzib-Islami, outside Kashmiri Gate, Lahore.	Annual Function.
60.	Sh. Allah Bakhsh Sabri, President, Bazam-e-Sabri, Main Bazar, Garhi Shahu, Lahore.	Religious Meeting.
61.	Khawaja Mohammad Amir Bakhsh, Nazim Jamia Australian, 100 McLeod Road, LHR.	For Fridays Khutbas only.
62.	S.M. Iqbal, Regional Manager, Lahore Omnibus Service, Lahore.	In Juma Khutbas only (LOS Mosque).
63.	Mr. Imam Din, Mutwali, Jamia Masjid, Hide Market, Lahore.	For Fridays Khutbas only.
64.	Haji Muhammad, Secretary, Anjuman, Jamia Masjid Noor Pak, Bazar, Kot Radha Kishan, Distt. Lahore.	-do-
65.	Mian Abus Subhan, Imam Masjid, Jamia Masjid, Kot Halim Khan, Kasur.	-do-
66.	The Hony. Secy., Anjuman Hamayat Islam, Brandreth Road, Lahore.	In the Anjuman Days.
67.	Ghulam Jaffar Fils, Contractor in 4 Thakur Dass Building.	Time expired.
68.	Mrs. L. R. Najmud Din, Principal, Kinniard College for Women, 93-Gulberg Road, Lahore.	College Sports Functions.
69.	Mr. Musrat Qureshi, Genl. Secy., Arbab-e-Urdu, 166 Anarkali, Lahore.	In a mushaira.
70.	Manager, Commercial Bank Limited, 6-Dayal Singh Mansion, The Mall, LHR.	In the inauguration ceremony of the Dyal Singh Mansion, Lahore.
71.	Habib Ali Saeen, Mutwalli, Lal Masjid, Ravi Park, Lahore.	For Friday Khutbas only.

S. No.	Name of the party	Purpose.
72.	Mr. Rashid Masih, Secretary, Rashid Masih Batapur Colony, LHR.	Allowed for inauguration ceremony of the Christian Function.
73.	Syed Shamshad Hussain Rizavi, Mohtamim, Madrissa Shamshadia, Sadar Bazar, Lahore Cant.	In the 3 monthly meeting of the Madrissa.
74.	President, Social Uplift Association Christian Town, P. O. Ichhra, Lahore.	In the inaugural ceremony of the Christian Mela.
75.	Secretary, Lahore Boy Scouts Association, Sheranwala Gate, LHR.	In the programme of Qaid-e-Azam Birthday.
76.	Syed Ansari Hussain Shah, H. NO. 3, Daood Street No. 21, Wassanpura, Misri Shah, Lahore.	In Majlis-e-Aza.
77.	Victor Jamal-ud-Din, Methodist Church, Kot Lakhpat (IRC), Lahore.	For worship services.
78.	Syed Mohammad Alaud Din, 20 Onkar Road, Krishan Nagar, Lahore.	For the preaching of Islam and Sunnah.
79.	Rev. E.M. Khan, Incharge Naulakha Church, Lahore.	In the inaugural ceremony, Prize Distribution.
80.	Principal, School for Elections, Langley Road, Lahore.	In the annual function of distribution of Diplomas and Prize.
81.	Mr. Emanuel, Representative of the inhabitants of Bazar Samian, in side Taxali Gate, Lahore.	For X-Mas Service.
82.	Nazim, Tanzim Ahle Sunnat, Sheranwala Gate. Lahore.	Religious meeting.
83.	Mr. Bagh Ali Nasim, Khatib, Jamia City Kotwali, Lahore.	For Fridays Khutbas in Arabi only.

S. No.	*Name of the party*	*Purpose*
84.	Head Master, Govt, Central Model School, Lahore.	In connection with the celebration of Qaid-i-Azam Week.
85.	Mr. Barkat Masih, P.S. Manawan, LHR.	For X-Mas Christian only.
86.	President, Masih Group, Kasurpura, Ravi Road, Lahore.	do
87.	The Rev. Anwer Riaz, Incharge Misri Shah Church, Lahore.	-do-
88.	Mr. Mohd. Afzal Sahib, President, Bazm-e-Adab, Islamia High School, Samanabad, Lahore.	Qaid-e-Azam Birthday.
89.	The Hony. Secy. Youngmen's Study Circle, Ravi Road. Lahore.	-do-
90.	President, United Christian Association, Gulberg Colony, LHR.	For X-Mas service.
91.	Tajammal Hussain Mir, Secy., Pak. Music Circle, 7-Rahim Road, Misri Shah, LHR.	In connection with the music consert.
92.	Mr. Mohd, Hussain, Mandi Usmanwala, Kasur.	Religious meeting.
93.	Raj ud Din Salimi, Hony. Secy. P.W.R. Golf Club, Canal Bank, Moghalpura, LHR.	In the annual prize distribution.
94.	Rev. Siraj Masih of Baghiwal, Lahore.	For X-Mas celebration only.
95.	Mr. Farrukh Alam, Secretary, Anjuman-e-Imamia, Chowk Nawab Sahib, inside Mochi Gate; Lahore.	In connection with the birth day programme of Hazarat-e-Mehdi-ule-er-Salam.
96.	George Masih, resident of Harbanspura.	For X.Mas celebration only.
97.	Khair-ud-Din, Incharge Church Kalarkabad Kalan, Lahore.	-do-

S. No.	Name of the party	Purpose
98.	Ghulam Masih, resident of Kot Radha Kishan, Lahore.	For X-Mas celebration only.
99.	Bashir S. Imamud Din, 5-Nabah Road, LHR.	-do-
100.	Mr. Aqeel, Nazim Jalsa Rabbani, Junnah Library 49-Mcleod Road, Lahore.	-do-
101.	Shamsher David, Convenier of the Vhtidyisn Christian Programme Committee, United Church, Kasur.	-do-
102.	Sh. Allah Ditta, Secretary Masjid Ghani Mohallah, Sant Nagar, Lahore.	for Juma Khutba.
103.	Secretary, Ahle Hadees Mosque, Dharampura, Lahore.	-do-
104.	Jacob David, President, St. Anthony Association c/o St. Anthony Church Empress Road, Lahore.	For X-Mas Service
105.	M. Khair Ullah Pastor, United Church in Pakistan, Jallo More, Lahore.	-do-
106.	Pirzada Mohammad Rafique, Genl. Secy., West Pakistan Municipal and Local Bodies Employees Federation, Lahore.	In the Annual Conference.
107.	U.B. Eruest. Incharge Methodist Church Elgin Road, Lahore.	for X-Mas New Year.
108.	Genl. Secy., Adara Allia Tahafazi Haqaqi Shian Pakistan, Lahore.	For Tabligi meeting.
109.	Director, Bureau of National Reconstruction, Lahore.	For organising sports week.
110.	Hakim Wali Mohd Vill. Mail Mari, P. S. Manawan, Teh. & Distt. Lahore.	In the Annual Khatam Sharif.
111.	Jafar Ali Mir, Editor, Shaheed, 15-Nisbat Road, Lahore.	In connection with Majlis-e-Aza.
112.	Lala Masih, Chuna Mandi, Lahore.	For X-Mas service.

Sr. No.	*Name of the party*	*Purpose*
113.	Headmistress, Madrisatul Banaat, Kh. Muhammad Bux Waqf, 106 Mcleod Road, Lahore.	In the annual function.
114.	Maulvi Shahabuddin, Imam Masjid, Basti Chiragh Shah, Kasur.	For Friday Khutbas only.
115.	Ghulam Masih, President, Masihi Basharati Committee, Kot Radha Kishan, Lahore.	X-Mas day.
116.	Khair ud Din. President Incharge, St. Peter's Church, Clarkabad, District Lahore.	For X-Mas day.
117.	Col. Faqir Syed Wahid-ud-Din Kucha Astaner Sharif Bazar Hakima inside Bhati Gate, Lahore.	In a Mehfil-e-Milad.
118.	Director, Bureau of National Reconstruction, Lahore.	In connection with religious meeting.
119.	S. Ihsan Elahi, Ishfaq Elahi Attarwala Bej Nath Street H.No.5 Gali No. 13 Dhani Ram Road, Anarkali, Lahore.	For Urs Mubarak.
120.	Deputy Director Bureau of National Reconstruction, 2 Farid Kot Road, LHR.	In a Public meeting.
121.	Muhammad Afzal, Mohtamam of Jamia Islamia.	In connection with a religious meeting.
122.	Mohd Ayub Khan Naib Secy. Jamia Shamsa Faiz-ul-Alome Jamia Masjid Faiz Bagh LHR.	-do-
123.	Rev. Aslam Khan Evanglist Incharge. T. Andrew's Brother Hood, Lahore.	X-Mas meeting.
124.	Muhammad Afzal Salak, President Bazame Islamia High School Lahore.	Qaid-i-Azam Birthday.
125.	Anjuman Jamiab Naqshbandia, Wassanpura, Lahore.	In connection with naitkhawani.
126.	Mohd Inayat Ullah Qari Bani Jalos, Eid-i. Milad Ul Nabi, Ward No. 52 LHR.	In connection with a religious meeting.
127.	Paster Incharge, Misri Shah, Umer Pura, Aziz Road, Lahore.	For X-Mas.

Sr. No.	*Name of Party*	*Purpose*
128.	Qari Mohd Siddique Nazim Nashro Ishaat, Madrisa Tartil-ul-Quran, Jamia Masjid Darmiani, Jalal Din Road, Mohallah Bhondpura, Lahore.	In connection with Shab-i-Brat.
129.	Rev. Sadiq Masih, Chaplain Pakistan Forces, Lahore Cantt.	For Hymns Service.
130.	Hamdard Dawakhana (Waqf) at Park Luxury Hotel, Lahore.	For meeting.

STATEMENT SHOWING THE NUMBERS OF APPLICATIONS REJECTED FOR THE USE OF LOUD SPEAKER FROM 23-10-1963 TO 31-12-63, LAHORE.

Sr. No.	Name of the Party.	Purpose.
1.	Member Union Committee Ward No. 12, Salamat Pura, Lahore.	Naat Khawani.
2.	Babu son of Allah Bakhsh resident of Gali No. 7 House No. 6, Singhpura, Lahore.	Kawali.
3.	Shopkeepers Akbari Mandi, Lahore.	On occasion of Revolution Day.
4.	Muhammad Azim Butt, Manager, Friends Own Society, Dharampura Lahore.	Naat & Kawali.
5.	Secretary, Bazame Ashiqana Rasul, Chah Miran, Lahore.	Religious Meeting
6.	Ch. Shafat Khan, Advocate, Pattoki, Lahore.	Public Meeting.
7.	General Secretary, Anjuman Hussainia, Loco Shed Lahore.	Religious meeting.
8.	Muhammad Sharif, General Secretary, Anjuman Ishat Islam Masjid Hanifia Jhalar Wali Ganj, Moghalpura, Lahore.	-do-
9.	Jamia Ashrafia, Lahore.	In connection with Annual meeting.

Sr. No.	*Name of Party*	*Purpose*
10.	General Secretary, Anjuman-e-Kashir West Pakistan, Lahore.	Public Meeting.
11.	Nur Ahmad son of Mian Barkat Ali, Lamberdar Shah, Pur Teh. Lahore.	Religious Meeting.
12.	Zahur ud Din, President A.I.M. House No.1286 Lane No. 94 Bengali Mohalla, Lahore Cantt.	Annual Urs of Shahansh -E- Jilan.
13.	Secretary A.I.M. Lahore.	Public Meeting.
14.	Imtiz Ahmad, North Cantt, Lahore.	Religious Meeting.
15.	Mohd Ramzan, President Muthidda Jamiat Ahl-e-Hadees, Ramgarh Moghalpura, Lahore.	Tableeghi Conference.
16.	Nazime Madrisa Markazi Dar ul Tajweed, Kirat, Chowk Shah Alam Market, Lahore.	Public Meeting.
17.	Zahur ud Din, President A.I.M. House No. 1256 Lane No. 96 Bengali Mohalla Lahore Cantt.	Religous Meeting.
18.	Secretary A.I.M.	Public Meeting.
19.	Imtiaz Ahmed North Cantt. Lahore.	Religious Meeting.
20.	General Secretary, Anjuman Ishat Islam Masjid Hanifia Jhalarwali Ganj Moghalpura, Lahore.	Religious Meeting
21.	Syed Abdul Latif, Prop. Aftab Book House i/s Sheranwala.	Religious Meeting.
22.	Rashid Akhtar, General Secretary, Jamia Masjid Boharwali, Main Bazar, Garhi Shahu, Lahore.	In connection with with Urs.
23.	Buksh Elahee & Company.	in connection with a marriage.
24.	M. Zafarullah, President, Lahore Civil Muslim League.	Public Meeting.
25.	Mohd Ramzan and others Mandi Pattoki, District Lahore.	In connection with a marriage.
26.	Secretary Malaysian Student's Association College of Animal Husbandry, Lahore.	Students meeting.
27.	Miss Khawar Sardar, Public Relations Officer.	Public Meeting.

S. No.	*Name of the party*	*Purposes*
28.	Inhabitants of Yakki Gate, Lahore.	Public religious meeting.
29.	Mohd Jehangir; s/o Khalifa Maula Bux r/o Mori Gate, Lahore.	In connection with a Urs of Shah Inayat.
30.	Headmistress Lady Maclagan Girls High School, Lahore.	In connection with a Menna Bazar.
31.	Headmistress, Govt. Junior Model School, Gulberg, Lahore.	In connection with Red Cross Week.
32.	Haji Siraj Din, Genl. Secy., Anjuman, Ahle Hadees, Sadar Bazar, Lahore Cantt.	Religious Meeting.
33.	Sh. Ali Mohd, Secretary, Unchi Musjid Bangla Ayub Shah, Lahore c/o Dr. Dilawar Ali Shah.	Religious meeting.
34.	Abdul Majid, Sadar Jamia Masjid Firdaus Mohallah Amritsari, Moghalpura, Lahore.	-do-
35.	Imamud Din s/o Ghulam Ali, Masjid Ahle Hadees, Begum Kot, Lahore.	-do-
		-do-
36.	Muhammad Bashir Secretary Jamia Masjid Chowk Sant Nagar Lahore.	-do-
37.	Iftikhar Hussain, Secretary, Anjuman Muhammadia Jafferia Kahna, Lahore.	-do-
38.	Hakim Muhammad Ahmed Bashr, Sadar Bazar, Lahore Cantt.	-do-
39.	Malik Aftab Rabbani, Sadar National Muslim Association, 40-Nisbat Road, Lahore.	Public Meeting.
40.	Noor Ahmed Wassampura Lahore.	School function.
41.	Ghulam Moin ud Din Naeemi, Unchi Jamia Masjid, Bazar Lal Khu, Inside Mochi Gate Lahore.	Religious Meeting.
42.	Syed Mohy ud Din Sharak. Khatib Jamia Masjid Nur, Nisbat Road, Lahore.	Religious meeting.
43.	Sufi Siraj Din, General Secy. Anjuman Muhammadia, Masjid Lasoriwali. Bangla Ayub Shah, Lahore.	-do-

S. No.	*Name of the party*	*Purposes*
44.	Malik Aftab Rabani, Nazim Ala Shuba Nashero Ishat' Markzi Jamee ul Muslimeen, Lahore.	Public Meeting.
45.	Hakim Muhammad Basher, Amire Jamaat, Anjuman Ahteram ul Islam, Sadar Bazar, Lahore Cantt.	Religious Meeting
46.	Nazim, Idara-e-Tolu-e-Islam, 25-B, Gulberg LHR.	-do-
47.	Mohd Ibrahim Sali, House No. 5, Sultanpura, Lahore.	In connection with marriage.
48.	Syed Muhammad Hussain, Muntazim Masjid Mai Lado, Lahore.	Religious Meeting.
49.	Malik Abdul Latif, Secretary Islahi Irshad, Jamaat Ahmedia, Garhi Shahu, Lahore.	-do-
50.	Mehr Muhammad Ramzan, out side Sheranwala Karkhana, Halqa Misri Shah, Lahore.	In connection with a Marriage.
51.	Muhammad Siraj ud Din, Banking Officer, State Bank of Pakistan, Lahore.	Banking week.
52.	Safdar Saleemi, Nazim Idara-e-Taluha Islam 25-B, Gulberg Lahore.	Religious Meeting.
53.	Malik Aftab Rabani Nazim Publicity, Murkazi Jamiat ul Muslimeen.	Public Meeting.
54.	Muhammad Ishaq Siddiqi, Bhai Pheru, Tehsil Chunian, Distt. Lahore.	Religious Meeting.
55.	Muhammad Ishaque Siddique, Khatib Jamia Masjid Madrisa Ahya ul Aloom, Bhai Pheru, Distt. Lahore.	-do-
56.	Muhammad Sarwar Secretary, Anjumane Khudam ul Sufia, Jamiatia Hari Shah Road, Mozang Lahore.	-do-
57.	Hakim Muhammad Ahmed Basher, Sadar Bazar, Lahore Cantt.	-do-
58.	Residents of Badami Bagh, Lahore.	-do-

S. No.	*Name of the party*	*Purposes*
59.	Ghulam Jilani Chairman R.P.G. Masjid Taje Shah, Lahore.	Religious Meeting.
60.	Rafiq Ahmed Khan Lodhi Masjid Ashrafi. 69-Mall Road, Lahore.	-do-
61.	Muhammad Ishaque Khatib Jamia Masjid Bhai Pheru, Lahore.	
62.	Maulvi Muhammad Sarwar, Khatib Masjid Talian,Shahdara, Lahore.	-do-
63.	Mian Amir ud Din Chief Organiser West Pakistan Muslim League Lahore.	Public Meeting.
64.	Najib Abdur Rahim Lolabi, Genl. Secy. Anjuman Naujawanan-i-Kashmir, Chohata Mufti Baqir, Lahore.	-do-
65.	G.H. Kirmani, President Jammu and Kashmir Refugees Chamber of Commerce, Pakistan.	Public Meeting.
66.	Mubrik Trust Register, Mubarik Masjid, B-Block Model Town, Lahore.	Public Meeting.
67.	S.D. Niaz, Secretary Kashmir liberation Front, Lahore.	Religious Meeting.
68.	Kh. Mushtaq Hassan, H. No. D/2888, Bazar Jora Mori in side Shahalmi Gate, Lahore.	Marriage ceremony.
69.	Haji Muhammad Din, Masjid Nur, Ram Nagar, Lahore.	Religious Meeting.
70.	-do-	-do-
71.	President Youth League, Lahore.	Public Meeting.
72.	Zahir ud Din, Secretary Anjuman-e-Khadim ul Muslimeen, Lahore.	Religious Meeting.
73.	Malik Fazal Elahi, Begum Kot, Lahore.	Religious Meeting.
74.	Ahmed Ali and Sons, Guts Merchant, Kamal Ganj, Lahore.	Religious Meeting.

S. No.	*Name of the party*	*Purposes*
75.	Mohd Ishaque Nazame-Nashero Ishat, LHR.	Religious Meeting.
76.	Mohd Afzal son of Dost Mohd, Katri Bawe in side Kashmiri Gate Lahore.	-do-
77.	Abdul Halim Qasimi, Mohtamam Madrassa Jamia Hanifa, 128-Temple Road, Lahore.	-do-
78.	Muhammad Aslam Mohtamam, Mubarik Trust, Lahore.	-do-
79.	Fazal ud Din, Masjid Goray Shah, Shahdara Town, Lahore.	-do-
80.	Muhammad Anwar son of Imam Din resident of Chunian, Lahore.	In connection with a Marriage.
81.	Begum Shafi, 8-Maclagon Road, Lahore.	Quaid-e-Azam Day
82.	Saeed Ahmed son of Khushi Mohd resident of H. No. E/23, in side Kashmiri Gate, Lahore.	Ceremony of Khatna.
83.	Syed Tahir Ali Rizvi, Genl. Secy. Anjuman Hamiat Ahle Beet, Pak, Lahore.	Religious Meeting.
84.	Miss. Khawar Sardar, Public Relations Officer, Lahore.	Public Meeting.
85.	Ch. Mohd Din, Jamia Purani Masjid Lahore. Wassanpura.	Religious Meeting.
86.	Secy.Naujawanan, Bhatti Gate Lahore.	Religious Meeting.
87.	Kh. Muhammad Safdar, Leader of Opposition Provincial Assembly of West Pakistan.	Condolence Meeting.
88.	Ch. Muhammad Bashir in side Bhatti Gate LHR.	Religious Meeting.
89.	Hafiz Mohd Younis through Abdul Rashid Jamiat Ahle Hadis, Kot Radha Kishan, LHR.	Function Day.
90.	Maulvi Mohd Ali Khatib Masjid Sherazi, in side Lohari Gate, Lahore.	Religious Meeting.

S. No.	*Name of the party.*	*Purposes*
91.	Bashir Ahmed Bhatti, Villaga Khai, Post Office Khudian.	Marriage Ceremony.
92.	Manager, Iqbal Circus Gymnastic Show care of Executive Officer, Lahore Cantt.	Cinema Show.
93.	Akhlaq Hussain, Jamat-e-Islami, Pakistan, Lahore.	For their Annual conference.
94.	Kh. Muhammad Rafique, President, former Lahore Awami League, Lahore.	In a public Meeting.

NAMES OF THE PARTIES WHO WERE GRANTED PERMISSION TO USE LOUD SPEAKER FROM 23-10-63 TO 31-12-63 IN SARGODHA DISTT.

1. Syed Haji Rasul Shah, Nazim Madrissa Darul Aloom Naeemia, Sargodha.
2. Mr. Rahim Bakhsh, r/o Mohalla Imliwala, Bhera.
3. Extra Assistant Director of Agriculture, Sargodha.
4. Alhaj Gul Muhammad, r/o Block No. 16, Sargodha.
5. Haji Ehsan-ul-Haq, Bungalow No. 28, New Civil Lines, SRQ.
6. Syed Masood Hussain Rizvi, Secretary Anjuman Muhshawarate Mohammadia Haideria, Bhera.
7. Mr. Atta Muhammad s/o Ahmed, r/o Chak No. 34 N.B.
8. Principal Government College, Sargodha.
9. Chief Officer, Municipal Committe, Sargodha.
10. Sufi Khuda Bakhsh, Secretary Merkazi Jaferia, Bhera.
11. Nazim Jamiat Ahle-Hadis, City Sargodha.
12. District Inspectress of Schools, Sargodha.
13. Headmaster District Council High School, Bhagtanwala.
14. Mr. Khizar Hayat Senior Clerk, Office of the Deputy Director Industries, Sargodha.

15. Allah Dia son of Rahim Bakhsh, residence of Mitha Tiwana.

16. Principal Government College, Sargodha.

17. Principal Government College, Sargodha.

18. Executive Officer, Cantt. Sargodha.

19. Mother Superior Presentation Convent High School, Sargodha,

20. Mufti Muhammad Shafi, Khatib Jamia Masjid, Sargodha.

21. Abdul Aziz, Secretary Anjuman Jamia Masjid Ahle-Hadis, Block No. 19, Sargodha City.

22. Qari Jalil-ur-Rehman, Khatib Jamia Masjid, Goal Chowk, Sargodha.

23. Mulana Muhammad Amir Khatib, Jamia Masjid Hanfia, Block No. 18, Sargodha.

24. Sahibzada Syed Hamid Ali Shah, Khatib Jamia Masjid Ahle-Sunnet-wal-Jemaat, Children Park, Sargodha.

25. Secretary, Masjid Tawakkali, Railway Gate, Haripura, SQR.

26. G. M. Nangiana, Secretary, District Convention Muslim League, Sargodha.

27. Syed Yousaf Jilani, Pir of Wana, New Abadi Block No. 1, Phullarwan.

28. Syed Muhammad Shah, Sajada Nashin Astana Naqshbandis, Bhera.

29. Secretary, District Tournaments Committee (Schools) SQR.

30. Secretary, District Sports and Olympic Association, Sargodha.

31. Headmaster Ambala Muslim High School, Sargodha.

32. Pir Badr-ul-Amir, son of Pir Anwar Amir, Ward No. 4, Bhera.

33. The Rotary International, Sargodha.

34. Principal Government College, Sargodha.

35. Muhammad Niwaz, Counciller Union Council No. 99, Naushera.

36. Cantonment Executive Officer, Sargodha.

37. Syed Ali Ahmad Kazmi, Secretary, Anjuman Hamamia, Satellite Town, Sargodha.

38. Mr. Anwar Goindi, Editor Kamran, Sargodha.

39. District Inspector of Schools, Sargodha.

40. Mr. Ismat Ullah, Secretary Moshehra Committee, Sargodha.

41. Syed Muhammad Hussain Shah son of Syed Amir Hussain Shah, Jaferi Manzil, Kot Farid, Sargodha.

42. Taj Muhammad Contractor, resident of 272-A, Satellite Town, Sargodha.

43. Principal Government College, Jauharabad.

44. Shibzada Bashir Ahmed, Aqil Shah.

45. Principal Government College, Sargodha.

46. Headmaster Ambala Muslim High School, Sargodha.

47. Mr. Gul Muhammad Nangiana, Member Union Council No. 33, Dharema.

48. Sahidzada Pir Muhammad Karam Shah of Bhera.

49. Muhammad Hanif, Jamia Mosque, Miani.

50. Principal Government Colloge, Sargodha.

51. Syed Fida Hussain, resident of House No. 13/B, Satellite Town, Sargodha.

52. Secretary, Anjuman Ashqan-e-Rasul, Block No. 28, Sargodha.

53. Cantonment Executive Officer, Sargodha.

54. Principal Govenment College, Sargodha.

55. Principal Government College, Sargodha.

56. Headmaster Government High School, Sahiwal.

57. K. Heideman, Preiest Incharge, Catholic Church, College Road, Sargodha.

58. Chairman, Municipal Committee, Sargodha.

59. Mr. B.M. Gill, Incharge U.P. Church, Sargodha.

60. Saddar Bazme Harm-e-Adab, Sargodha.

61. Maulvi Muhammad Niwaz, Khatib Jamia Mosque, Gunjial.

62. Chairman, Tehsil Council, Bhalwal.

NAMES OF THE PARTIES WHO WERE REFUSED PERMISSON TO USE LOUDSPEAKER FROM 23-10-63 TO 31-12-63 IN SARGODHA DISTRICT.

1. Muhammad Ayyub son of Abdul Aziz, House No. 84, Kot Deva Singh, Sargodha.
2. Fateh Muhammad son of Ibrahim Member Jamiatul Ulema-e-Islam Lelhani, Tehsil Bhalwal.
3. Abdul Latif, Majlis Intizamia Masjid Block No. B Satellite Town, Sargodha.
4. Rahim Bakhsh son of Khuda Bakhsh, Bazar Delgaran, Masjid Imliwali, Bhera.
5. Inhabitants of Chak No. 101 N.B., Tehsil Sargodha.
6. Maulvi Kamal-ud-Din, Member Union Council No. 7, Amir-e-Jamaat Ahle Hadis, Chak No. 126 S.B.
7. Ch. Ghulam Rasul, Mohtamim Madrisa Deowal, Tehsil Bhalwal.
8. Ismat Radio & Electric Store and 11 other Radio Mechanic of Sargodha.
9. Haji Amir Khan Masjid Ahle Sunnat Kothi No. 11, New Civil Lines Sargodha.
10. Qazi Murid Ahmad Khan, Naib Sadar District Muslim League Council Sargodha.
11. -do-
12. Mr. Muhammad Sharif son of Barkat, Ward No. Shahpur Sadar.
13. Faqir Fateh Muhammad Sabri & Qadri, Chak No. 101 N.B., Tehsil Sargodha.
14. Ashraf Masih son of Jangi, Basti Asajan, Near Purana Butcher Khana Sargodha.
15. Mian Abdul Rehman & Hakim Fakh-ur-Din, Member Union Council Utra, Tehsil Khushab.
16. Soofi Abdur Rehman, Sadar City Convention Muslim League.
17. Habib Shah Karinda Hazrat Qibla Alam Muhammad Umer, Sajadah Nashin Darbar Hazrat Birbal Sharif, Tehsil Shahpur.
18. Anukan Ahle Sunnat wal Jammat Khushab.
19. Jamia Masjid Block A Satellite Town Sargodha.
20. Jamia Masjid Block B Satellite Town Sargodha.
21. Jamia Masjid Block D Satellite Town Sargodha.
22. Jamia Masjid New Civil Line.
23. Jamia Masjid Grain Market.
24. Jamia Masjid Block No. 16.

25. Jamia Masjid Tawali Rizvia Khushab.
26. Khatib Jamia Masjid Gunjial, Tehsil Khushab.
27. Syed Gulzar Hussain Shah Gilani, Khatib Jamia Masjid, Sillanwali.

MULTAN DISTRICT

LIST OF THE PRIVATE GRANTED PERMISSION FOR THE USE OF LOUDSPEAKER DURING THE PERIOD OF 23RD OCTOBER, 1963 TO 31ST DECEMBER, 1963.

1. Maulvi Said Mohammad, resident of Mohallah Jhik, inside Pak Gate, Multan City.
2. Sufi Din Mohammad, Assistant Registrar, Cooperative Societies, Multan.
3. District Inspector of Schools, Multan.
4. D. H. O. & District Honorary Secretary, Red Cross Society, Multan.
5. Head Mistress, M. B. Iqbal Girls High School Multan.
6. Head Mistress, M. B. Girls School, Haram Gate, Multan.
7. Head Mistress, Government Girls Middle School, WAPDA Colony, Piranghath.
8. Principal, Government College for Women, Multan.
9. Assistant District Inspector of Schools.
10. District Inspector of Schools, Multan.
11. District Inspectress of Schools, Multan.
12. Welfare Officer, Colony Textile Mills Ltd., Muzaffarabad.
13. Headmaster, Muslim High School, Multan.
14. Masjid Loharanwali, Bethi Sarai out side Pak Gate, Multan City.
15. Tahir Kapur Thalvi, General Secretary, Bazam-e-Adab.
16. Muhammad Jaffer son of Siraj Hassan resident of Chah Bohar-wala, Multan.
17. Headmaster, Muslim High School, Multan.
18. Haji Chiragh Din son of Gulab Din Muntazim Jalse Sirat-un-Nabi, Ahmadabad, Multan.

19. Mian Mohd Hussain Qureshi, B. A. B.T. Secy.. District Headmaster's Association, Multan. (Headmaster Islamia High School, Aam Khas Baab, Multan).

20. Mohammad Ibrahim, Mohtamim Madrisa Arabia Islamia Regd. Mian Channun.

21. Imdad Hussain, Joint Secretary, Anjuman Haideria Regd : Vehari.

22. Fateh Mohammad, Madrasa Faiz-ul-Aloom, Sarai Sidhu, Tehsil Kahirwala.

23. Syed Niaz Ahmad Shah Gilani Khatib Jamia Masjid & Mohtamim Madrisa Arabia Addiria Tulamba, Tehsil Khanewal.

24. Syed Abdullah Shah, Nazim E-Madrasa, Anwar-ul-Ihrar.

25. A. R. Saddique, Supervisor, Phormaceutical, Service, Ltd., Camp Multan.

26. General Secretary Youth Movement near Am-Khas Bagh, Multan.

27. Ch. Ikram Ullah, Public Relations Officer, MESCO ; Multan.

28. Mohd Abdul Aziz, Mohtamim Madras Arabia Aziz-ul-Madris, Basti Jampur P. S. Makhdum Rashid, District Multan.

29. District Inspector of Schools, Multan.

30. Islam-ud-Din House No. 729/W-2, Multan.

31. Haq Nawaz son of Rehmat resident of Mohtamim Madrasa Abjal-ul-Alum, Mauza Koker Hatta, Multan.

32. Mohd Ateeq Mohtamim Madrasa Arabia Azizia Ahy-ul-Aloom Azimahad, Burewala.

33. Sultan (A. Hameed) Cantonment Executive Officer, Multan.

34. S. A. Hashmi Nazim Iqbal Secondary School, out side Delhi Gate, Multan.

35. Hafiz Ahmad Bux, Saddare-e-Anjuman Qadirpur Ran.

36. District Inspector of Schools, Multan.

37. Mufti Mohd Shafi Mohtamim Madrisa Qasimul Alum, Multan.

38. Sher Mohd Buzdar, Nazim-e-Jalse Jalalpur Pirwala Tehsil Shujabad.

39. Maqbool Ahmad Khan, Secretary, T. B. Association, Kanewal.

40. Ashiq Ali Qureshi, Khadim Astana Alia Haideria Saidia, Jalalpur Pirwala.

41. President; Mosque Committee, New Central Jail, Multan.

42. Principal, Government Training College, Multan.

43. Ashiq Ali Qureshi, Khadim Astana Qadria Saidia, Jalalpur Pirwala.

44. M. Salim, Proprietor, National Art Society, Camp Abdul Hakim.
45. Principal, Islamia Degree College, Khanewal.
46. Headmaster, Muslim High School, Multan.
47. Principal, W. H. I. College, Multan.
48. Hafiz Abdul Haleem, Imam Masjid Palri Wali inside Haram Gate, Multan.
49. Haji Abdul Haq, Muntazim Jamaat Muhammadia Lutfia outside Pak Gate, Multan.
50. Meraj Ahmad Khan of Jalalpur Pirwala.
51. Syed Nawazish Ali, Muntazim Madris Rat-ul-Alum, Multan.
52. Khurshid Masih, Incharge A. R. P. Church, Vehari.
53. Mr. Mohammad Shafi President of Union.
54. Maulvi Khuda Bakhsh Imam Masjid, Basti Khair Shah, Multan City.
55. D. M. Saghir, Incharge A.R.D. Church, Burewala.
56. Secretary, Nazim Islam Party, Multan.
57. M. Ghulam Mohd Bhutta, of village Kotli Bhutta, Tehsil Kabirwala.
58. Syed Ajaz Hussain resident of Lohari Gate, Multan.
59. Deputy Superintendent P. W. R., Multan.
60. Ghulam Shabir son of Mohd Bux resident of Lohari Gate, Multan, City.
61. Pir Zahoor Ahmad, Shujabad.
62. Haji Rab Nawaz outside Delhi Gate Multan.
63. Mian Ghulam Dastgir Nawabpur, Multan.
64. Manager East Pak Traders (Dacca Ltd.), Vehari Road, Multan.
65. Mr. Salim Sadiq, Secretary, Red Cross Free Style Wrestling Match, Multan.
66. Maulvi Dost Mohd inside Bohar Gate, Multan.
67. Headmistress, M. B. Girls High School, Chah Boharwala, Multan.
68. Headmistress Cantt Girls Middle School, Multan.
69. Colony Textile Mills Ltd., Ismailabad.
70. -do-
71. Maqbool Ahmad Khalid, Secretary, Popular Dramatic Club, Lodhran.
72. Colony Textile Mills, Ltd., Ismailabad.

73. Hakim Ahmad Bux, outside Daulat Gate Multan.

74. Headmistress, Hilal Girls High School, Multan.

75. Jamil-ul-Zaman Vice President Bazam-e-Saqafat, Director Information, Multan.

76. Bashir Ahmad Vice President Muslim High School. Chak No. 363, Tehsil Lodhran.

77. Extra Assistant Director of Agricultural Multan.

78. Manager, Burewala Textile Mills Ltd.

79. do

80. Allah Wasava Mutwali Masjeed Hafiz Luqmanwali, Haram Gate, Multan.

81. Headmistress, Anglo Vernacular School for Women, Multan City.

82. Shah Mohd Khan General Secretary, Amateur Body Builders Association, Multan.

83. Syed Mazhar Abbas, Abbas Manzil outside Daulat Gate, Multan.

84. Allah Wasaya Mutwali Masjid Hafiz Luqman Haram Gate, Multan.

85. Shah Mohd Khan, General Secretary, Amateur Body Builders Association, Multan.

86. Mohd Kalim Ullah, Madris Taleemul-Quran Regd. Mailsi City.

87. Mohd Ishaq, Tehsil Shujabad.

88. Ghulam Hadier Shah outside Delhi Gate, Multan.

89. Mufti Mahmood Member, National Assembly of Pakistan.

90. Mohd Hayat Imam Masjid Baghban Mohallah Nawan Shahar, Multan.

91. Sheikh Sartaj Hussain, Kumhar Mandi, Multan Cantt.

LIST OF THE PARTIES REFUSED PERMISSION TO USE LOUDSPEAKER DURING THE PERIOD 23-10-63 to 31-12-63.

MULTAN

1. Syed Shah Manzoor Hamdani, Darul Alum.

2. Jamia Mohammadia Rizvia Regd. Rahimyar Khan.

3. Mohammad Ihsan, Madrisa Ihsan-ul-Aloom, Mauza Hafizwala. Tehsil Shujabad.

4. Syed Masood Ali Qadri, Madrisa Anwar-ul-Alum, Multan.
5. Bashir Ahmad son of Mian Abdullah, resident of Mohallah Garibabad, out side Pak Gate, Multan.
6. Noor Mohammad son of Khuda Bakhsh, resident of Multan.
7. A.R. Shairvani, Maulvi Jalal, Mosque, Block B.S.T.S. 11, Multan.
8. Abdul Majeed Haji Noor Bux & Co. Ghuri Sarai, Multan.
9. Ghulam Hussain, General Secretary, Anjuman Nazeer-ul-Aza, Multan.
10. Abdul Aziz son of Mehdi, resident of Khanewal.
11. Haji Mohammad Khan Sahib, Naib Saddar Anjuman Qasba Marhal.
12. Siraj Ali Khan, Jalalpur Pirwala Tehsil, Shujabad.
13. Allah Wasaya, Motwali Masjid Hafiz Luqman, out side Haram Gate, Multan.
14. Syed Mohammad Ramzan in side Lohari Gate, Multan.
15. Mohammad Hassan, Member, Union Council No. 12, Tulamba.
16. Syed Maqbool Hussain Shah, Kutchery Road, Multan.

SHEIKHUPURA DISTRICT

NUMBER AND NAMES OF THE PARTIES GRANTED PERMISSION FOR THE USE OF LOUDSPEAKER DURING THE PERIOD FROM 23-10-63 TO 31-10-63.

Twenty-two.

1. Head Master Govt. High School, Sheikhupura.
2. Rev: Father Vienes, Catholic Church, Sheikhupura.
3. Hony. General Secretary Convention Muslim League, Halqa No. 1, Sheikhupura.
4. Rev: William A. Ditta I/C U.P. Church, Khanqah Dogran.
5. Rev: Victor Fateh Jang, Chuharkhana.
6. Rev: Khurshid Alam I/C UP Church, Sheikhupura.
7. Principal Government College, Sheikhupura.
8. Principal Government College, Sheikhupura.

9. Head Mistress, M.B. Girls High School, Nankana.
10. President Fatima Jinnah Girls School, Sheikhupura.
11. Genl. Secretary Anjuman-i-Jaferia, Sheikhupura.
12. Mr. Allah Ditta son of Hira, Mandi Chuharkana.
13. M. Barkat Ali Khan Gohir, Secretary Bazam-i- Tanweer-i-Adab, Nankana Sahib.
14. Head Mistress Government Girls Normal School.
15. District Inspector of Schools, Sheikhupura.
16. Secretary Distric Council, Sheikhupura.
17. District Inspector of Schools, Sheikhupura.
18. Hony. General Secretary District Volleyball Association Sheikhupura.
19. District Inspector of Schools, Sheikhupura.
20. M. Talib Ali, General Secretary, Anjuman Ahbadul Mushera, Sharkpur.
21. Manager, National Bank, Sheikhupura.
22. Principal Government College, Sheikhupura.

NUMBER AND NAMES OF THE PARTIES REFUSED PERMISSION FOR THE USE OF LOUDSPEAKER DURING THE PERIOD FROM 23-10-63 TO 31-12-63.

Seven.

1. M. Fazal Muhammad son of Wazira of Nankana.
2. Anjuman-i-Ghulaman Mustafa, Warburton.
3. President Anjuman Ghulaman-i-Rasool, Sheikhupura.
4. Soofi Barkat Ali of Warburton.
5. Alhaj Syed Lal Hussain Shah I/C Imam Bara Abadi Jandiala Road, Sheikhupura.
6. M. Muhammad Yusuf, Khatib Jamia Masjid village Kakiber, Tehsil Nankana Sahib.
7. President Anjuman-i-Islahi-i-Mushera, Shahkot.

BAHAWALNAGAR DISTRICT

NUMBER AND NAMES OF PARTIES GRANTED PERMISSION FOR THE USE OF LOUD SPEAKERS DURING THE PERIOD FROM 23-10-63 TO 31-12-63

Thirteen.

1. Principal Model School, Bahawalnagar.
2. Maulvi Niaz Ahmad.
3. Principal Model School.
4. Principal Govt. Degree College, Bahawalnagar.
5. Abdul Jabbar.
6. Head Master Colony, Middle School.
7. Head Master, A. V. Middle School Bahawalnagar.
8. Head Mistress Govt. Girls School, Bahawalnagar.
9. Head Master Colony High School, Bahawalnagar.
10. Allah Wasaya.
11. Secy. Tournament, Bahawalnagar.
12. Hafiz Manzoor Ali, Bahawalnagar.
13. Maulvi Khalil Ashraf, Dunga Bunga.

NUMBERS AND NAMES OF PARTIES WHO WERE REFUSED PERMISSION FOR THE USE OF LOUDSPEAKERS DURING THE PERIOD FROM 23-10-63 TO 31-12-63.

Twenty-one.

1. Representative, Anjuman Shaikhul Islam, Sukkur.
2. Fateh Mohammad.
3. Khalil Ashraf.
4. Mohd Saeed.
5. Mohd. Yusuf.
6. Ghulam Mohd.
7. Babu Hashmat.
8. Sardar Bashir Ahmad.
9. Ayub Khan.
10. Head Master High School CNT.

11. Mohammad A. Khan.
12. Headmaster Abdul Waheed.
13. Hafiz Mohammad Sadiq.
14. Principal College CNT.
15. Principal College Bashira.
16. Head Master High School CNT.
17. Manager Cinema Sahava.
18. Assistant Manager, W/Properties.
19. Proprietor of Loudspeakers BWL.
20. Representative of Idara Hamdard Islam.
21. Sardar Ali.

KHAIRPUR DISTRICT

NUMBER AND NAMES OF THE PARTIES GRANTED PERMISSION FOR THE USE OF LOUDSPEAKERS DURING THE PERIOD FROM 23RD OCTOBER, 1963 TO 31ST DECEMBER, 1963

Twenty-four

For religious, marriage and official purpose. Names are as under :—

1. Faiz Muhammad Awan.
2. Mashooq Ali.
3. Sarfraz Hussain.
4. Akbar Ali.
5. Sundar Das.
6. Muhammad Hussain.
7. Deputy Settlement Commissioner.
8. Isha Muhammad.
9. Ghulam Ali.
10. Iddal.
11. A. J. Kirmani.
12. Amir Abbas.
13. Abdul Rehman.

14. Muhammad Pinjal.
15. Baqar Shah.
16. Shibul Hassan.
17. Head Master Government High School Pir Jo Goth.
18. Mustafa Hussain.
19. Mustafa Hussain.
20. Headmaster Government High School Pirjo Goth.
21. Chairman, Municipal Committee Khairpur.
22. Principal Government College, Khairpur.
23. Ihtisham Hussain.
24. Muhammad Ali.

NUMBER AND NAMES OF THE PARTIES WHO WERE REFUSED PERMISSION FOR THE USE OF LOUDSPEAKERS DURING THE PERIOD FROM 23RD OCTOBER, 1963 TO 31ST DECEMBER, 1963

Six

1. Muhammad Ramzan.
2. Kaleem Haider.
3. Ali Raza.
4. Feroze Ali.
5. Zahoor Mustafa.
6. Allahdino.

JACOBABAD DISTRICT

NUMBER AND NAMES OF THE PARTIES GRANTED PERMISSION FOR THE USE OF LOUDSPEAKERS DURING THE PERIOD FROM 23RD OCTOBER, 1963 TO 31ST DECEMBER, 1963

Ten

1. Sindhi Adabi Sangat.
2. Secretary Convention Muslim League,
3. Naib Amir Jamait-ul-Ulmai Islam Khandkot.
4. Representative Anjuman Himayat-ul-Islam, Karachi.

5. Muhimim Darul Uloom Thal.
6. Chairman Anjuman Ghulamane Rasul.
7. Khatib Memon Masjid.
8. Khatib Noorani Masjid.
9. Secretary Islami Mushaira.
10. Mutawali Jamia Masjid.

SANGHAR DISTRICT.

NUMBER AND NAMES OF THE PARTIES GRANTED PERMISSION FOR THE USS OF LOUDSPEAKERS DURING THE PERIOD FROM 3RD OCTOBER 1963 TO 31ST DECEMBER.

Nine.

1. Mr. Muhammad Ashraf, Genl. Secretary Muslim League Convention.
2. Mr. Ali Asghar, Head Master D. C. High School, Berani.
3. Khawaja Mahboob-ul-Hussan, Rukan Jamiat-ul-Ulemai Islam, Tando Adam.
4. Abdul Ghafoor of Tando Adam
5. Sain Bux Mangsi of Sarahni.
6. Mohd Hussan Sadiq of Idara Hamayatul Islam.
7. S. Ikram Shah Vice President URS Committee, Tando Adam.
8. Jumo and others of village Bahadur Khan Kaloi, Taluka Shahdadpur.
9. Mr. Arif Khan, Doctor Incharge Family Planning and T. B.

DERA GHAZI KHAN DISTRICT

Twenty-four

1. Ahmad Bakhsh Chandia.
2. Sultan Mahmood.
3. Khawaja Khan Mohd Sajjada Nashin Taunsa Sharif.
4. Mr. Ghulam Shabbar Nasir.
5. Syed Ghulam Qadir.

6. Allah Ditta.
7. Rustam Ali.
8. Jan Mohammad.
9. Khawaja Khan Mohd.
10. District Inspector of Schools, D. G. Khan.
11. Manager National Bank of Pakistan.
12. Shahshad Ahmad Khan.
13. Haji Noora.
14. M. Mohammad Ali Khan.
15. Ghulam Sarwar.
16. Haji Ali Muhammad.
17. Mohd. Abdullah.
18. Syed Ghulam Raza Shah.
19. Shahab Ali Shah.
20. Qazi Ghulam Qadir.
21. Ghulam Qasim.
22. Khan Abdul Rahim Khan.
23. Sahibzada Maqbool Ahmad Khan Shah Jilani.
24. Mian Karim Bakhsh.

KARACHI

1 NUMBER AND NAMES OF THE PARTIES GRANTED PERMISSION FOR THE USE OF LOUDSPEAKERS DURING THE PERIOD FROM 23RD OCTOBER 1963 TO 31 DECEMBER, 1964.

Three

1. Jammu and Kashmir residents.
2. Karachi Divisional Muslim League (Conventionist)
3. Karachi Muslim League Reorganisation Committee (Conventionist)

KARACHI

NUMBER AND NAMES OF THE PARTIES WERE REFUSED PERMISSION FOR THE USE LOUDSPEAKERS DURING THE PERIOD FROM 23RD OCTOBER, 1963 TO 31ST DECEMBER, 1963

Seven

1. Islami Jamiat-e-Tulba.
2. Council Muslim League.
3. Jamaat-i-Islami.
4. Jamaat-i-Islami.
5. Council Muslim League.
6. Council Muslim League.
7. Council Muslim League.

APPENDIX C

(ANSWER TO STARRED QUESTION. No. 5647)

(a) Yes.

(b) No.

(c) Yes.

(d) No.

APPENDIX D

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 5789)

(الف) ۱۳۷

(ب) اموات ـــــ ۵۲

زخمی ـــــ ۱۳۰

گاڑیوں کی تعداد جن کے حادثات ہوئے

(ج) ۱ - ٹرک ۳۹

۲ - بسیں ۶۲

۳ - کاریں ۳۱

۴ - موٹرسائیکل ۳

۵ - رکشا ۳۲

٦ - ٹریکٹر ٢

٧ - ٹانگے ١٥

٨ - بیل گاڑیاں ٧

٩ - سائیکل ١٠

(د) ١٨٢

(ہ) جی ہاں -

(و) حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:-

(١) انتظامی عملے اور دیگر متعلقہ محکموں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ حادثات کی روک تھام کے لئے ضروری اقدامات اختیار کریں -

(٢) شارعات پر گشت تیز کر دی گئی ہے -

(٣) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کو جو روٹ پرمٹ معطل/منسوخ کرنے کی مجاز ہیں کہا گیا ہے کہ وہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت محکمانہ کارروائی کریں -

(٤) اکثر اوقات رفتار کی پڑتال کی جاتی ہے -

(٥) ڈرائیونگ کا معیار بلند کرنے کے لئیے موٹر وہیکل ایگزیمینروں کو ہدایات کی گئی ہے کہ وہ ڈرائیونگ کے امتحان سختی سے لین - موٹر وہیکل ایگزیمینروں کی طرف سے کئیے گئیے امتحنات کی مزید پڑتال ریجن ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کے -

(۷) ضلعی اور ڈویژنل سطح پر حادثاتی سب کمیٹیاں اور ٹریفک سب کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں جو اپنے متعلقہ دائروں میں انسدادی اور تحریری اقدامات کی ذمہ دار ہونگی ۔

(۸) پاکستان ہائی وے کوڈ کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔

(۹) عام درجہ اول افسروں کو کتاب رپورٹ مہیا کی گئی ہے تاکہ وہ متعلقہ کیس کے صاحبان کو ٹریفک کی بے قاعدگیوں سے مطلع کریں ۔

(۱۰) ڈرائیونگ کے موٹر امتحانات کی غرض سے موٹر وہیکلز ایگزیمینروں کو پورٹر کلینک فراہم کئے گئے ہیں ۔

(۱۱) ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے گاڑیوں کے لامحدود کو خصوصی سٹیج کیرج پرمٹ جاری کر کے کنٹرول کیا گیا ہے ۔ ریجن ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کے سیکٹریوں کو یہ بھی ہدایات کی گئی ہے کہ وہ روٹ پرمٹ جاری کرنے سے پہلے مناسب سروے کریں ۔

APPENDIX E

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 6120)

(a) Yes.

(b) Steps taken and to be taken to check rash driving are :—

(1) Intensification of patrolling on Highways.

(2) Frequent speed checks.

(3) Stringent departmental action against offenders.

(4) Supply of reporting books to all Class 1 Officers.

(5) Formation of Accidents Sub Committees and Traffic Sub Committees on districts and divisional levels.

These Committees will be responsible for preventive and punitive measures.

APPENDIX F

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 6121)

The requisite details may kindly be seen at annexure 'A'.

ANNEXURE "A"

Nature of the case	Date of the Registration of the case.	Distance from the Border of the place where the smugglers were apprehanded.	Quantity of the Goods seized in each case.
1	2	3	4
1. **Rahimyar Khan District.**			
1. F. I. R. No. 59/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Sadiqabad.	16-3-63	30 to 40 miles	2 She-camels worth Rs. 400.00.
2. F. I. R. No. 62/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Sadiqabad.	18-3-63	do.	One camel and article worth Rs. 905/-

1	2	3	4
3. F. I. R. No. 100/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Sadiqabad.	2-5-63	30 to 40 miles	Indian Currency worth Rs. 655.00
4. F. I. R. No. 132/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Sadiqabad.	3-6-63	do.	2 Bullocks and one camel.
5. F. I. R. No. 178/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Sadiqabad.	3-8-63	do.	One camel worth Rs. 1000.00.
6. F. I. R. No. 94/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Sadiqabad.	25-4-63	do.	She camels worth Rs. 19,000/.
7. F. I. R. No. 74/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. R. Y. Khan	16-3-63	do.	Indian Currency worth Rs. 30.00 and one revolver.
8. F. I. R. No. 74/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. R. Y. Khan.	16-3-63	do.	Cattle Heads worth Rs. 17,100/.
9. F. I. R. No. 91/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. R. Y. Khan.	25-3-63	do.	Cattle Heads worth Rs. 3,300/-
10. F. I. R. No. 256/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. R. Y. Khan.	19-7-63	do.	Clothes.
11. F. I. R. No 458/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. R. Y. Khan.	24-11-63	do.	One camel and 12 Maunds wheat worth Rs. 10,33.56

1	2	3	4
12. F. I. R. No. 17/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. R. Y. Khan.	12-3-63	30 to 40 miles	Clothes worth Rs. 453·0.0
13. F. I. R. No. 37/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Kot Samaba.	8-4-63	do.	646 cattle heads worth Rs. 34,120/.
14. F. I. R. No. 113/63, under section 167/ Land Customs Act, P.S. Kot Samaba.	25-12-63	do.	2 camels worth Rs. 2,000/.
15. F. I. R. No. 92/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Kot Samaba.	20-6-63	do.	Clothes.
16. F. I. R. No. 100/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Khanpur.	17-4-63	do.	Indian Currency worth Rs. 30.00.
17. F. I. R. No. 1/63, under section 167/ Land Customs Act, P. S. Islamgarh.	5-1-63	do.	Ornaments etc. worth Rs. 56,591/.
18. F. I. R. No. 22/63 under section 167/ Land Customs Act, P. S. Islamgarh.	21-8-63	do.	One camel worth Rs. 100.00.
2. Bahawalnagar District.			
19. Under section 4 Control of Entry into Pakistan and under section 167/Land Customs Act.	7-1-63	One mile	Cloth worth Rs. 1,500/.

1		2	3	4
20.	30 to 40 miles	13-1-63	½ mile	236 Head of cattle worth Rs. 47,200/
21.	do.	2-2-63	3 miles	One camel worth Rs. 240.00
22.	do.	17-2-63	Border line	Cloth worth Rs. 2,892.00
23.	do.	3-3-63	½ mile	Tilla 19½ seers worth Rs. 4,680/-
24.	do.	3-3-63	½ mile	Cloth worth Rs. 1,500/-
25.	do.	9-3-63	Border Line	Cloth worth Rs. 492.50
26.	do.	19-8-63	do.	Cloth worth Rs. 1,258/-
27.	do.	17-5-63	do.	Cloth worth Rs. 2,966/-
28.	do.	20-5-63	do.	Indian Currency Rs. 300.00
29.	do.	22-6-63	½ mile	One umberlla worth Rs. 50/.
30.	do.	7-8-63	Border Line	Katha/Beddi worth Rs. 116.00
31.	do.	17-8-63	do.	Cloth worth Rs. 617.00

1		2	3	4
32.	30 to 40 miles	19-8-63	Border Line	Cloth worth Rs. 188.62
33.	do.	22-8-63	do-	Katha worth Rs. 20.00
34.	do.	2-9-63	do.	Cloth worth Rs. 572.00
35.	do.	19-9-63	do.	Indian Currency Rs. 110/.
36.	do.	26-9-63	do.	Cloth worth Rs. 115/.
37.	do.	27-9-63	2 miles	Indian Currency Rs. 91.00
38.	do.	19-10-63	Border line	Cloth worth Rs. 565/.
39.	do.	18-11-63	do.	Camel worth Rs. 300/.
40.	do.	30-11-63	2 miles	32 heads of cattle worth Rs. 6,300/.
41.	do.	2-12-63	Border Line	Indian Currency Rs. 531.39
42.	do.	29-12-63	½ mile	Cloth/Cardamom worth Rs.1,150/-

Note—Originally all the above 24 cases of Bahawalnagar District were registered u/s 4 Control of Entry into Pakistan Act and consequent upon the recovery of smuggled goods from the possession of illegal

entrants, Kalandras u/s 167, Land Customs Act were also prepared and sent to the Collier for trial.

3. **Bahawalpur District.**

No case of smuggling was registered in this District during the year 1963.

APPENDIX G

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 6123)

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) Reasons for disparity are that in the former Punjab, before integration, the ratio of selection grade posts was 25% of the sanctioned strength, as laid down in the Punjab Police Rules. As the Punjab Police Rules continue to be in force the Sub-Inspectors in the former Punjab Region continue to get special grade at 25% of the sanctioned number of posts of S. Is. The question of removal of disparity is already under consideration of Government.

APPENDIX H

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 6124)

مندرجہ ذیل اضلاع میں محکمہ پولیس کے بالائی اور لوئر عملہ کو (انسپکٹر سے کانسٹیبل تک) سرکاری خرچ پرگرم وردیاں مہیا کی جاتی ہیں :—

ہزارہ	پشاور	کوہاٹ
مزدان	بنوں	راولپنڈی
کیمبل پور	کوئٹہ اور قلات رینج	

مندرجہ ذیل اضلاع میں بالائی اور لوئر عملہ کو ایک ایک فلالین کی قمیض اور یونٹس بھی حکومت کے خرچ پر مہیا کئے جاتے ہیں :—

لاہور رینج	راولپنڈی رینج	ملتان رینج	سرگودھا رینج
لاہور	جہلم	ملتان	سرگودھا
گوجرانوالہ	گجرات	منٹگمری	لائلپور
شیخوپورہ		مظفرگڑھ	میانوالی
سیالکوٹ		ڈی جی خاں	جھنگ

یونٹس

ٹیلی کمیونیکیشن نارتھ زون لاہور صرف

ریلوے پولیس لاہور زون صرف

پولیس رنگروٹ ٹریننگ سینٹر والٹن لاہور

پولیس رنگروٹ ٹریننگ سینٹر سرگودھا

تنظیم قومی رضاکار پولیس

صرف غیر جریدی عملہ کو سرکاری خرچ پر وردی مہیا کی جاتی ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اس سے بالا درجے کے جریدی پولیس افسران اس وردی الاؤنس سے وردیاں تیار کرتے ہیں جو ان کو اکثر منظور کیا جاتا ہے۔

APPENDIX I

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 6125)

(الف) ۱۹۶۳ ء میں بندوقوں کے جاری شدہ لائسنس ۳۱۱ *

۱۹۶۳ ء میں ریوالوروں کے جاری شدہ لائسنس ۱۱۸ *

(ب) غیر ممنوعہ دھانے کی بندوقوں کے رکھنے کے لائسنس ضلع مجسٹریٹ کی جانب سے قانون اسلحہ ۱۸۷۸ ء کی دفعہ ۳۳ بشمول قواعد اسلحہ کے قاعدہ ۳۲ کے تحت دئے جاتے ہیں ۔ یہ لائسنس بطور معمول نہیں عطا کئے جاتے بلکہ افسران لائسنس عطا کنندگان درخواست گذار کا چال چلن اس کے سابق حالات اور اہلیت سے مطمئن ہونے کے بعد اسے عطا کرتے ہیں ۔

APPENDIX J

(ANSWER TO STARRED QUESTION No. 6043)

(*a*) No. The matter is still under examination of the Government.

(*b*) (*i*) Question does not arise.

(*ii*) Formal orders will be issued as and when the matter is finalised.

* Detailed list placed in the Assembly Library.

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 26th February, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-40 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ
بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ
قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

پارہ ۸۔ سورہ ۶۔ رکوع ۷ آیات ۱۵۸ تا ۱۶۱

پھر لوگ کس بات کے انتظار میں ہیں؟ اس بات کے انتظار میں کہ (آسمان سے) فرشتے اُن کے پاس آجائیں یا خود تمہارا پروردگار ان کے سامنے آکھڑا ہو یا پھر تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہو جائیں تو جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہوں گی اس دن کسی انسان کو جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو یا اپنے ایمان کی حالت میں نیکی نہ کما لی ہو ایمان لانا سودمند نہ ہوگا تم کہدو کہ تم انتظار کرتے رہو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور الگ الگ گروہ بن گئے تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ پھر وہی بتلائے گا کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس کی حقیقت کیا تھی۔ جو کوئی نیکی کرے گا تو اس کے لئے عمل نیک سے دس گنا زیادہ ثواب ہوگا اور جو کوئی برائی لائے گا تو وہ برائی کے بدلے اتنی ہی سزا پائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا کہ لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی جائے۔

ANNOUNCEMENT

re : *election to a vacancy in the Standing Committee on Home Affairs.*

Mr. Speaker : There is an announcement.

In pursuance of the notice, dated 20th February, 1964, three nomination papers of—

(1) Mr. Ghulam Rasool :

(2) Mr. Hamza ; and

(3) Babu Muhammad Rafiq ;

for election to fill the casual vacancy in the Standing Committee on Home Affairs were received by 12·00 noon on the 24th February, 1964. None of the nominated candidates withdrew his candidature by 12·00 noon on the 25th February. As the number of duly nominated candidates exceeds one, a poll is being held today in Committee Room 'A' of the Assembly Building. The polling hours are 9·00 a.m. to 2·00 p.m.

POINT OF ORDER

re: lack of quorum in the Assembly

On a Point of order - **سردار عنایت الرحمان خان عباسی**

جناب والا - میں آج آپ کی توجہ ایک ضروری معاملے کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں اور اس سے پہلے بھی کئی بار عرض کر چکا ہوں - یہاں اس معزز ایوان میں کورم کے ضمن میں آئے دن اخبارات میں یہ چیز آتی رہتی ہے کہ اسمبلی کی sitting ہمیشہ دیر سے شروع ہوتی ہے اور اس کا کورم بر وقت پورا نہیں ہوتا - میری گذارش یہ ہے کہ رولز کے علاوہ ہمارے پاس اخلاقی ضابطہ بھی تو ہے جس کی ہمیں پیروی کرنی چاہیئے - لہذا آج میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ میری یہ تحریک اس ہاؤس کے سامنے رکھی جائے تاکہ یہ ہر روز کورم پورا نہ ہونے کی شکایت کو کسی نہ کسی طریقے سے دور کیا جا سکے - اس سلسلے میں سیکرٹری صاحب کو ہدایت کی جائے کہ وہ تلاوت کے وقت جتنے ممبران حاضر ہوں ان کی ایک فہرست بنا کر روزانہ پریس کے حوالے کیا کریں - جب تک یہ نہ ہوگا ہاؤس میں کسی صورت کورم پورا نہ ہو سکے گا -

جناب والا - آپ نے دیکھا ہوگا کہ اخبارات میں ہمارے متعلق کارٹون بنائے جاتے ہیں اور طرح طرح کی خبریں چھپتی ہیں - یہ بالکل نا مناسب بات ہے - لہذا ہمیں آئندہ سختی سے قواعد کی پابندی کرنی چاہیئے -

Haji Gul Hassan Manghi : On a point of order.

Mr. Speaker : Please let me decide the first point of order.

Haji Gul Hassan Manghi: It is connected with that.

Mr. Speaker : Then it is no point of order.

Haji Gul Hassan Manghi : Sir, when the Ministers are not here and they never take interest in the proceedings of the Assembly why should it be binding upon the Members. Instead of the Members, the names of the Ministers should be released to the press.

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

عباسی صاحب - جہاں تک آپ کی اس suggestion کا تعلق ہے میں اس سے agree کرتا ہوں کہ ہاؤس کے معزز ممبر صاحبان کو وقت پر آنا چاہیئے اور ہمیں اپنا اجلاس وقت پر شروع کرنا چاہیئے - یہ نہایت ہی اچھی اور معقول تجویز ہے اور میں بھی جملہ ممبر صاحبان سے اپیل کروں گا کہ وہ وقت پر تشریف لایا کریں -

لیکن جہاں تک اس Point of Order کا تعلق ہے - جب تک ہم رولز میں ترمیم نہ کریں اس وقت تک ہم یہ طریق کار adopt نہیں کر سکتے - اس کے لئے علیحدہ نوٹس کی ضرورت ہوگی - اگر آپ اسی بنا پر رولز میں ترمیم چاہتے ہیں تو اس کے لئے نوٹس دے دیں -

جہاں تک اس ہاؤس میں وقت پر آنے کا تعلق ہے - میں پھر جملہ ممبران سے اپیل کروں گا کہ وہ وقت پر یعنی ٹھیک نو بجے تشریف لایا کریں - تاکہ ہم اپنی sitting وقت پر شروع کر دیا کریں -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ آپ یہ تو کر سکتے ہیں کہ جو معزز ممبران حاضر ہوا کریں - کم از کم ان کی ایک فہرست پریس کے پاس چلی جانی چاہیئے -

What is the harm in that ?

Mr. Speaker: That is not provided in the Rules.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mir Haji **Muhammad Bux** Talpur.

Division of the Province of West Pakistan into Administration Regions

***3580. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** ; Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state whether it is a fact that the Province of West Pakistan has been divided into 5 Administration Regions except for Agriculture Department in which case it is divided into 3 regions, if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : یہ اس واقعہ نہیں ہے کہ مغربی پاکستان کا صوبہ محکمہ زراعت کے سوا جملہ محکموں میں ۵ انتظامی ریجنوں پر منقسم ہے ۔ محکمہ زراعت کے لئے تین ریجن اس وجہ سے وجود میں لائے گئے تھے کہ ضلع کے عملے کی بہتر نگرانی کا قابل اعتماد انتظام کرنے کی غرض سے محکمہ زراعت کے ڈپٹی ڈائرکٹروں کی آسامیاں جو ڈویژنل افسر ہیں، برقرار رکھی گئی تھیں ۔ اس کے پیش نظر پشاور، لاہور اور حیدر آباد کے لئے ایک ایک آفیسر کے حساب سے تین ریجنل افسران کافی سمجھے گئے ۔

میر حاجی محمد بخش تالپور-آپ نے فرمایا ہے کہ محکمہ زراعت کے لئے تین افسر کافی ہیں ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ محکمہ تعلیم میں کتنے ریجن ہیں :—

پارلیمنٹری سیکرٹری-محکمہ آبپاشی میں . . ۶

محکمہ تعلیم میں . . ۶

محکمہ کوآپریشن میں . . ۶

ریونیو میں شاید . . ۱۰

POSTING OF GAZETTED OFFICERS IN THEIR HOME DISTRICTS

*3539. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department please refer to the answer to my starred question No. 2135 given on the floor of the House, on 10th April 1963, and state:—

(a) whether it is a fact that the instructions of the Government for not posting Gazetted Officers in their home districts are not being implemented;

(b) if answer to (a) above be in the negative, the number of transfers made in each divisions of West Pakistan after the issuance of the said instructions;

(c) the names and designations of Gazetted officials posted at present in their home districts in each division of West Pakistan along with the dates of the posting ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : (الف) جریدی افسران کو ان کے وطنی اضلاع میں تعین کرنے کے متعلق حکومت کی موجودہ پالیسی حسب ذیل ہے :—

(۱) بالعموم جریدی افسران کو ان کے وطنی اضلاع میں متعین نہیں کیا جائے گا ۔ متعلقہ انتظامیہ میں محکمہ سے رعایت لینے کے بعد اس قاعدہ سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے ۔

(۲) یہ رعایت صرف معقول وجوہ کی بنا پر دی جائے گی ۔

(الف) اس قاعدہ کا اطلاق ان جریدی افسران پر نہیں ہوتا ۔ جو دیوان حکومت صدر دفاتر اور ریجنل دفاتر میں متعین ہیں ۔ بالعموم اس پالیسی پر عمل درآمد نہیں کیا جا رہا ہے ۔

(ب) مطلوبہ معلومات ایوان کےسامنے پیش ہیں *۔

(ج) مطلوبہ معلومات ایوان کے سامنے پیش ہیں *۔

میر حاجی محمد بخش تالپور-کیا اس میں سی - ایس - پی افسر بھی آتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری-اگر وہ ڈسٹرکٹ افسر ہیں تو اس میں آ سکتے ہیں ۔

Haji Gul Hassan Manghi : Commissioners are most important officers. May I know why are they posted in their home districts?

پارلیمنٹری سیکرٹری -وہ اس سرکار کی زد میں نہیں آتے ۔

Haji Gul Hassan Manghi: It means that superior officers are exempt from these rules ?

پارلیمنٹری سیکرٹری- وہ ریجنل دفاتر میں متعین ہوتے ہیں اور ریونیو افسر کمشنری میں ہوتے ہیں ۔

چودھری عبدالرحیم ریجن میں رکھنے سے حکومت کو کیا فائدہ حاصل ہوا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری- آپ نیا سوال بھیجیں پھر میں بتا دوں گا کہ فائدہ ہوا ہے یا نقصان ۔

مسٹر نصراللہ خان خٹک- جہاں تک فیصلہ کا تعلق ہے اور گورنمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں ۔ اس سے آخر فائدہ ہی ہو گا ۔ لیکن میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ وہ افسران جو ابھی تک بحال ہیں کیا حکومت ان کے تبادلے کے لئے غور کرے گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری-ان کے متعلق غور کیا جا رہا ہے اور مختلف محکموں کو ریمائنڈرز بھیجے جا رہے ہیں ۔

* Please see Appendix A at the end.

چودھری عبدالرحیم - کیا یہ درست ہے کہ جو مقامی آدمی دفتروں میں لگے ہیں ان کی بجائے دوسرے ضلعوں کے لوگوں سے زیادہ نقصان پہنچا ہے -

پارلیمنٹری سیکرڈری - محکموں کو یاد دھانی کرائی جا رہی ہے اور اس پر عمل کیا جا رہا ہے

چودھری عبدالرحیم - کیا آپ ارشاد فرمائیں گے کہ سیالکوٹ میں جو افسر مختلف محکموں میں لگے ہوئے تھے ان میں سے کتنے افسروں کو تبدیل کیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - اس کے لئے الگ نوٹس دیں-

چودھری عبدالرحیم - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ لاہور سے ۱۲ آدمی تبدیل کئے گئے ہیں کیا آپ بتا سکیں گے کہ سیالکوٹ کے ضلع میں سے کتنے افسروں کو تبدیل کیا گیا ہے -

پارلیمنٹری سیکرڈری - یہ نیا سوال ہے اس کے لئے مجھے نوٹس دیں پھر جواب دے دیا جائے گا -

چودھری عبدالرحیم - جناب والا - اس میں سے میرا ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے - آپ نے کہا ہے کہ ضلع لاہور سے ۱۲ آدمی تبدیل کئے گئے ہیں - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع سیالکوٹ میں سے کتنے افسروں کو تبدیل کیا گیا ہے -

پارلیمنٹری سیکرڈری - کون سے محکمے سے -

چودھری عبدالرحیم - کسی خاص محکمے سے نہیں بلکہ تمام گیزیٹڈ افسر جو ضلع بھر سے تبدیل کئے گئے -

مسٹر سپیکر - یہ نیا سوال ہے اس کے لئے نوٹس دیں -

DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED IN SIBI DISTRICT

***4154. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state the names of new development schemes sanctioned for implementation during 1962-63 in Sibi District along with the following details :—

(*i*) The estimated cost of each scheme;

(*ii*) The date when tenders for each schemes were invited along with the date of acceptance of such tenders;

(*iii*) The date when the work started on each scheme along with the date of completion of each scheme;

(*iv*) The month-wise expenditure incurred on each scheme from the date when the work on each scheme started up to 30th June 1963 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): A statement containing the requisite information in respect of the new schemes sanctioned for implementation in the District of Sibi during 1962-63, as furnished by the Departments Autonomous Bodies concerned, is placed on the Table*.

DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED IN KHARAN DISTRICT

*4155. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state the names of new development schemes sanctioned in Kharan District during 1962- 63, along with the following details:—

(*i*) The estimated cost of each scheme ;

(*ii*) The date when the tenders for each schemes were invited along with the date of acceptance of such tenders;

(*iii*) The date when the work started on each scheme along with the date of completion of each scheme ;

(*iv*) The month-wise expenditure incurred on each scheme from the date when the work on each scheme started up to 30th June 1963 ?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan): A statement containing the requisite information in respect of the new schemes sanctioned for implementation in the District of Kharan during 1962-63, as furnished by the Departments/Autonomous Bodies concerned, is placed on the Table.

---

* Please see Appendix B at the end.

NEW DEVELOPMENT SCHEMES SANCTIONED FOR KHARAN DISTRICT DURING 1962-63

Serial No.	Name of new Development Scheme for 1962-63	Estimated cost	Date of inviting tenders	Date of acceptance of tenders	Date of start of the scheme	Date of completion of the scheme	Month-wise Expenditure	
							July 1962 to May 1963	June 1963
1	2	3	4	5	6	7	8	9
		Rs.					Rs.	Rs.
1	Constructing Workshop Shed in Government Middle School in Besima.	6,000	April 1963 ..	April 1963 ..	May 1963 ..	Work completed upto roof level.	..	6,622
2	Upgrading of Government Girls Primary School to Middle School at Kharan	30,000	4th February 1963.	February 1963.	March 1963	Ditto	..	20,321

DEVELOPMENT SCHEME PERTAINING TO TEHSIL ABBOTTABAD

***4260. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) the names of Development schemes pertaining to Tehsil Abbottabad, District Hazara, included in Rural Works Programme for the year 1962-63, with the following details:—

(*i*) the amount allocated for each of the said schemes.

(*ii*) the names of the schemes which have been completed as well as of those which have not been completed as for along with the reasons for their non-completion and the time by which they are likely to be completed.

(*b*) whether any amount has been allocated for the schemes included in the said programme for the year, 1963-64 if so, the details of the schemes pertaining to Abbottabad Tehsil which have been included and the amount allocated for each of them?

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : (*a*) The Central Government did not provide any funds to the Government of West Pakistan during the year, 1962-63 for the Rural Works Programme and, therefore, the implementation of this programme could not be started during the said year.

In order to provide a basis to the Central Government for allocating the funds to the Province, proposals were invited from the District Divisional Councils in West Pakistan. They were given a time limit within which to send the proposals. The material received within time was printed in a booklet entitled "Rural Works Programme for West Pakistan 1962-63" (First Edition, March 1963). It contained proposals received from 32 Districts within the time limit mentioned above. The Central Government were informed that this was the first instalment of our proposals, and the remaining will be sent later on, if necessary. The total estimated cost of the schemes included in the above-mentioned booklet comes to nearly Rs. 12 crores. The schemes relating to Tehsil Abbottabad, as included in the said booklet, may please be seen at Serial Nos. 5, 34, 36, 67, 78 to 99, 158, and 160 at pages 15—20. A copy of this booklet is placed on the table. These schemes are, therefore, merely proposals to be implemented at the discretion of Local Councils as the funds become available. As already indicated no funds were allocated during 1962-63 for the programme by the Central Government.

(b) For the year 1963-64, the Central Government allocated Rs 10. crores. to West Pakistan for the Rural Works Programme. A lump sum amount of Rs. 22·90 lacs has been allocated to the District Council Hazara, for its programme during the current year. As explained above, the District Council will exercise its discretion in selecting the schemes to be implemented from this allocation, in accordance with its own judgment of priorities keeping in view the general instructions issued by Government from time to time. They are at liberty to consider the proposals made by them in 1962-63 but there is nothing in the rules to prevent them from selecting new schemes.

Enquiries made by us reveal that out of the schemes mentioned in (a) above, only the following have so far been selected by the District Council, Hazara, for implementation in Tehsil Abbottabad during the current financial year. The total estimated cost and the amount earmarked by the District Council, Hazara, for these schemes are also indicated below —

Serial No.	*Name of the Scheme*	*Estimated cost and the amount earmarked*
		Rs.
1.	Name of the Scheme	5,700
2.	Water-Supply Scheme, Sherwan	13,400
3.	Construction of well at Sultanpur	3,000
4.	Construction of water tank at Village Hall-*cum*-Lakhala...	800

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - یہ تو کافی لمبا جواب ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے پڑھا ہے اس کی ایک نقل مجھے علیحدہ دی گئی ہے لیکن یہ چھپے ہوئے جواب سے مختلف ہے - اب ان میں سے کونسا جواب درست ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - وہ جواب صحیح ہے جس کی ایک نقل آپ کو دی گئی ہے -

and you have been handed over a copy of it.

Mir Haji Muhammad Bakhsh Talpur : He should say that it is incorrect.

Parliamentary Secretary : Whatever I have read is correct and a copy of it has been handed over to the Member.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوال و جواب کی کتاب میں جو جواب چھپا ہے کیا وہ غلط ہے - کیونکہ جو کچھ آپ نے پڑھا ہے یہ اس سے مختلف ہے -

مسٹر سپیکر - صرف وہ جواب صحیح ہے جو اس ہاؤس میں پڑھا گیا ہے کیونکہ وہ revised ہوتا ہے -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) : جو جواب چھپا ہے وہ غلط نہیں البتہ اس کو amend کرکے پڑھا گیا ہے -

---

GRANTS TO UNION COUNCIL

*4295. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. 10,00,000 has been allocated in the Budget for 1963-64 for giving grants to Union Councils, if so, the basis on which the said amount will be distributed;

(*b*) whether the backward and less developed areas such as tribal area, Cholistan Sahra, Thar Mianwali and some parts of Muzaffargarh will be given special consideration while distributing the said amount?

پارلیمنٹری سیکرٹری (مسٹر عبدالطیف خان) : (الف) - جی ہاں - ۱۹۶۳-۶۴ء کے ترقیاتی بجٹ میں دس کروڑ روپیہ کی رقم دیہی ترقیاتی پروگرام کے لئے مہیا کی گئی ہے - یہ رقم اضلاع میں مندرجہ ذیل اصولوں پر تقسیم کی گئی ہے :—

(i) پانچ کروڑ روپیہ آبادی کے لحاظ سے اضلاع میں تقسیم کئے گئے ہیں -

(ii) اور باقی پانچ کروڑ مساوی طور پر مغربی پاکستان کے اضلاع میں تقسیم کئے گئے ہیں -

(ب) جیسا کہ (ii) اوپر میں درج ہے ۔ کل رقم کا نصف حصہ صوبہ کے سارے ضلعوں میں برابر تقسیم کرنے سے کم ترقی یافتہ اضلاع کو مناسب رقم مہیا ہو جائیگی ۔ کم ترقی یافتہ اضلاع کی آبادی کم ہے اور اگر ساری رقم آبادی کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقسیم کی جاتی تو یہ علاقے اس رقم سے جو انہیں اب ملے گی، بہت کم حاصل کر سکتے ۔ مغربی پاکستان کے تسلیم شدہ ضلعے کے کسی علاقے کے لئے کوئی علیحدہ رقم تخصیص نہیں کی گئی ۔ یہ علاقے اس ضلع کی مقررہ رقم سے ہی اپنا حصہ لیں گے ۔ چونکہ قبائلی علاقہ کو دوسرے پانچ سالہ منصوبہ میں ان کی معشیت کی ترقی کے لئے علیحدہ تصور کیا گیا ہے ۔ اس لئے اس علاقے کے لئے علیحدہ رقم مہیا کی گئی ہے ۔ یہ رقم بھی مندرجہ بالا اصول پر مہیا کی گئی ہے ۔ اس امر کی وضاحت ضروری ہے ۔ کہ ضلع کونسل ضلع میں عملدرآمد ہونے والے منصوبوں کی تقدیم کے لئے اپنے فیصلہ سے کام لے گی اور اس سلسلے میں نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کو مد نظر رکھ سکتی ہے ۔

خان اچون خان جدون ۔ جناب پارلیمنٹری سکریٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ٹرائیبل ایریاز کے لئے رورل ورکس پروگرام میں علیحدہ فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ۔ merged ایریاز بھی ٹرائیبل ایریاز میں شامل ہو چکے ہیں ۔ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے تو کیا رورل ورکس پروگرام میں merged ایریاز کے لئے بھی فنڈز رکھے گئے ہیں ۔

Minister of Law: I do not know.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : For some time merged areas will be considered as tribal areas.

Minister of Law : I do not know. If you have any information on the subject you may reply to the supplementary.

Minister of Revenue : Will the Member repeat his supplementary ?

خان اچون خان جدون ۔ رورل ورکس پروگرام میں ٹرائیبل ایریاز کے لئے علیحدہ فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ۔ merged ایریاز جو پاکستان بنتے وقت ٹرائیبل ایریاز میں شامل ہوئے تھے گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان کو بھی ٹرائیبل ایریاز treat کیا جائیگا تو میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ کیا ان کے لئے بھی کچھ رقم allocate کی گئی ہے ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) : اس کوئسچین کے جہاں تک اس جزو کا تعلق ہے کہ merged ایریاز جو (recently) حال ہی

میں merged کئے گئے ہیں - ہزارہ اور مردان ڈسٹرکٹ میں تو اصولاً یہ بات طے ہو چکی ہے باقی جو انفارمیشن آپ چاہتے ہیں اس کے لئے fresh نوٹس دے دیں ہم ڈیپارٹمنٹ concerned سے اطلاع منگا دیں گے -

Minister of Law: Sir, we request for fresh notice. On the other hand, if the Member wants to be satisfied he can come to my Chamber.

خان اجون خان جدون : میں آپ کے نوٹس میں یہ چیز لانا چاہتا ہوں کہ merged ایریاز کے لئے separate allocations نہیں ہے ان کو ڈسٹرکٹ سے کوٹا ملتا ہے اور کم ملتا ہے تو کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں کہ ان کو بھی علیحدہ فنڈز مہیا کریں -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) : میں عرض کرتا ہوں کہ جس بات کا آپ کو علم ہے اس کے پوچھنے کا کیا مقصد ہے -

The Member is seeking to know something which he already knows.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I am seeking information on the point that the Government has treated it as a tribal area but has not provided any amount separately. I have just come to know from the answer that the Government have made separate allocation for the tribal area.

Mr. Speaker : The member may give a fresh notice for that.

Major Sultan Ahmad Khan : May I know whether the policy to merge the merged areas with the tribal areas is governed by economic or political consideration?

Minister of Law : That does not arise out of this question.

(*interruptions*).

Mr. Speaker : This is not a supplementary. The member may please take his seat.

CLASS I AND II OFFICERS POSTED IN THEIR HOME DISTRICTS

*4319. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration please refer to answer to my starred question No. 2135 given on the floor of the House, on 10th April 1963 and state:—

(*a*) the names and designations of the officers posted by each Regional Department, in their home Districts in Hyderabad Division and the names of the Districts in which they are posted ;

(*b*) whether any of the Officers mentioned in (*a*) above has been transferred from his Home District after 10th April 1963, according to Government instructions; if so, the names and designations of such officers; if not, the reasons for not transferring them so far?

Parliamentary Secretary (Ch. Sultan Mahmood) : (a) and (b) The information is laid on the table.*

CLASS I AND CLASS II OFFICERS POSTED IN THEIR HOME DISTRICT

*4370. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Parliamentary Secretary for Services and General Administration Department please refer to

*Please see Appendix C at the end.

answer to my starred question 2135 given on the floor of the House on 10th April 1963, and state:—

(*a*) the names, designations and the period of service of the seven officers of Health Department in Hydcrabad Division who are posted in their home districts;

(*b*) whether it is a fact that Mr. Arain, Director Health, belongs to Deh No. 170, Taluka Digri, District Tharparkar and owns lands in Nawab Shah;

(*c*) whether it is a fact that Mr. Arain has been serving in his home district for a period of more than 5 years, if so, the reasons for allowing him to remain in his home district for a period exceeding 3 years;

(*d*) whether it is a fact that the Anti- Corruption Department which is holding an inquiry against him has recommended his transfer, if so, the reasons for not transferring him so far?

Parliamentary Secretary (Ch. Sultan Mahmood): This question has been transferred to the Health Department for an answer.

RAISING STATUS OF TEHSIL SWABI TO THAT OF SUB-DIVISION

***4844. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that originally the total area of Tehsil Swabi was 471 square miles;

(*b*) the year in which the post of Assistant Commissioner was created for the said tehsil;

(*c*) whether it is a fact that in the year 1953 an additional Territory (Gadoon Area) measuring 300 square miles was added to Tehsil Swabi;

(*d*) whether it is a fact that a proposal to raise the status of the said Tehsil Swabi to that of a Sub-Division is under consideration of the Government, if so, the date since when the said proposal is under consideration along with the date by which a decision will be taken in the matter?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود): (الف) - صوابی تحصیل کا کل رقبہ ۴۶۸ مربعہ میل ہے -

(ب) مددگار کمشنر صوابی کی آسامی ۱۹۵۱ء میں وضع کی گئی تھی -

(ج) سال ۱۹۵۳ء میں گدون کا ۱۰۶ مربع میل پر مشتمل رقبہ صوابی تحصیل میں ضم ہوا تھا -

(د) صوبائی انتظامی کمشن کی سفارشات پر حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ موجودہ تحصیلوں کو ارتقائی پروگرام کے تحت فی ضلع کم از کم دو ذیلی ڈویژنوں میں ضم کر دیا جائے - چنانچہ ۲۱ جدید ذیلی ڈویژنیں قائم ہوئیں جنہوں نے اپریل ۱۹۶۳ء سے کام شروع کر دیا - صوابی تحصیل ان ذیلی ڈویژنوں میں شامل نہیں تھی - مغربی پاکستان کے بورڈ آف ریونیو سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ اس پالیسی کے مطابق قائم ہونے والی ذیلی

ڈویژنوں کی دوسری قسط کے لئے اپنی سفارشات ارسال کرے ۔ مزید ذیلی ڈویژنیں قائم ہوتے وقت صوابی کا مناسب لحاظ رکھا جائے گا ۔

P. C. S. OFFICERS IN THE PROVINCE

*4957. **Haji Abdul Majid Jatoi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the number of P. C. S. Officers in the Province along with the number of Loal and domiciled Sindhis amongst them ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) :

	پی۔سی۔ایس انتظامیہ	پی۔سی۔ایس ۔ عدلیہ
صوبے میں افسروں کی تعداد ..	۵۱۳	۱۶۹
مقامی سندھی افسروں کی تعداد . .	۷۷	۵۸
متوطن سندھی افسروں کی تعداد . .	۵	۱۳
کل تعداد . .	۸۲	۷۲

ASSISTANT COMMISSIONERS WORKING IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*4958. **Haji Abdul Majid Jatoi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) the number of Assistant Commissoners working at present in Hyderabad and Khairpur Divisions ;

(*b*) the number out of those mentioned in (*a*) above who are locals, domiciled Sindhis and Punjabis separately along with their names and places of posting ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Seven.

(*i*) Local 2.

(1) Mr. Agha Ahad Jan, C.S.P. A. C., Shahbunder at Sajawal.

(2) Mr. Allah Bakhsh Abdul Rasool Soomro, C.S.P. .. A. C., Khairpur.

(*ii*) Domiciled of former Sind .. 1.

Mr. Mohammad Ashique Siddiqi, C.S.P. .. S. D. M., Hala.

(*iii*) Domiciled in Karachi .. 2.

(1) Mr. Adnan Ahmad Ali, C.S.P. .. A. C., Nawabshah.

(2) Mr. Manzoorul Hassan, C.S.P. .. S. D. M., Nasirabad.

(*iv*) Domiciled in former Punjab .. 2.

(1) Mr. Mubshir Muhammad Khan, C.S.P. A. C., Tando Muhammad Khan.

(2) Mr. Muhammad Lutfullah, C.S.P. A. C. Kambar.

INSTRUCTIONS TO DISTRICT OFFICERS REGARDING GRIEVANCES OF M. P. As. OF OPPOSITION PARTIES

*4959. **Haji Abdul Majid Jatoi**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that the Government have issued instructions to the District Officers not to listen to the grievances of the M. P. As. belonging to opposition parties and instead make reports against them, if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): "No such instructions were issued by the Government except the circular letter which formed subject-matter of the Privilege Motion".

بیگم جہاں آرا شاہ نواز - کیا وزیر متعلقہ صاحب چیف سیکرٹری صاحب سے درخواست کریں گے کہ انہوں نے جو چٹھی اخبارات میں شائع کی ہے اس کو withdraw کر لیا جائے - کیونکہ اضلاع میں اس کا نا جائز استعمال کیا جا رہا ہے - میں نہیں چاہتی کہ اس کی تفصیل میں جاؤں - میری یہ استدعا ہے کہ وہ چٹھی withdraw کی جائے -

Mr. Speaker: This matter is under the consideration of the Assembly and I think no supplementary should be asked in that behalf.

ALLEGATIONS OF CORRUPTION, FAVOURITISM, NEPOTISM AND MAL-ADMINISTRATION AGAINST FORMER VICE-CHAIRMAN OF MUNICIPAL COMMITTEE, HYDERABAD

*5033. **Qazi Muhammad Azam**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that some serious allegations of corruption, favouritism, nepotism and mal-administration made against the former Vice-Chairman of the Municipal Committee, Hyderabad, Mr. Ghulam Nabi Memon;

(*b*) whether it is a fact that these allegations were referred by Government to the Anti-Corruption Department for enquiry and investigation ;

(*c*) whether it is a fact that the Anti-Corruption Department deputed an officer to investigate into these allegations ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether the said investigation is overstill in the process ;

(*e*) in case the above said investigation is over, the findings of the Investigation Officer in this behalf ;

(*f*) in case the above said investigation is still in the process, the time by which it is likely to be completed ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) The allegations were favouritism and mal-administration were made.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The investigation is over.

(*e*) Most of the allegations were civilist and only four allegations alledging favouritism were considered by the Investigating Agency but ultimately the Government found that these two contain nothing serious and ordered that the matter be dropped.

(*f*) Does not arise.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Already the charge has been proved against Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon

Parliamentary Secretary: No; not to my knowledge.

CLERK AND ASSISTANTS TRANSFERRED FROM FORMER SIND SECRETARIAT TO THE CIVIL SECRETARIAT OF WEST PAKISTAN ON INTEGRATION,

***5114. Haji Abdul Majid Jatoi**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) the number of Clerks and Assistants transferred from the former Sind Secretariat to Civil Secretariat of West Pakistan on Integration;

(*b*) the present number of the said Clerks and Assistants in the Civil Secretariat of West Pakistan;

(*c*) the number of said Clerks and Assistants promoted to higher ranks after Integration?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) On 14th October 1955.

(*i*) Assistants	.. 107	Clerks	.. 146
On 1st January 1956—			
(*ii*) Assistants	.. 155	Clerks	.. 149
(*b*) Assistants	.. 85	Clerks	.. 51
(*c*) Nil.		Nil.	

حاجی عبدالمجید جتوئی - آپ نے بتایا ہے کہ اسسٹنٹ نمبر ۱۰۰ اور کلرک نمبر ۱۴۹ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ اسسٹنٹ نمبر ۸۵ اور کلرک نمبر ۵۱ - آپ یہ بتائیے کہ باقی کدھر گئے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - باقی میں سے اکثر نے درخواست دی - کہ وہ اپنے گھر سے بہت دور ہیں اور لاہور میں ان کی گذر اوقات نہیں ہو سکتی - اس لئے ان کو ان کے Regional Offices میں بھیج دیا گیا -

حاجی عبدالمجید جتوئی - کیا یہ بات نہیں - کہ دراصل ان کو رہنے کے لئے جگہ نہیں ملی تھی -

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) - جتوئی صاحب کو جواب تو مل چکا ہے کہ جو بھی دقتیں تھیں - وہ مد نظر رکھ کر ہی گورنمنٹ نے ان کو واپس ان کے Regions میں بھیجا ہے - اب اگر وہ سمجھتے ہوں کہ سندھ ریجن سے کوئی صاحب یہاں آنے کے لئے تیار ہیں تو وہ مجھے ان کے نام بتا دیں ان کو یہاں بلا دیا جائیگا -

حاجی عبدالمجید جتوئی - کیا آپ کل اس کرسی پر بیٹھے ہوں گے -

وزیر قانون - جب تک میں یہاں بیٹھا ہوں تب تک تو میں یہ کہہ سکتا ہوں -

Haji Gul Hassan Mangi: Will the Minister arrange for an attractive allowance to these people to serve here in Lahore ?

Minister of Law: If the rules allow, surely they will get them.

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ آپ نے جزو (ے) میں جیسا کہ کہا ہے "Nil" ۔ یعنی کسی کو ترقی نہیں دی گئی ۔ تو کیا وہ senior نہیں تھے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اگر integrated seniority میں ان کا حق بنتا تو انہیں یقیناً مل جاتا ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ اس پاکستان میں کسی ایک کا بھی حق نہیں رہا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جب سارے مغربی پاکستان کی seniority list بنی تھی تو ممکن ہے کہ seniority کے لحاظ سے بہت سے لوگ ان سے senior ہوں اور جو آسامیاں خالی ہوئی ہیں ان میں ان کا درجہ نہ آیا ہو ۔

Haji Gul Hassan Mangi: Is it a fact that the records of senior people, who were due for promotion, have been spoiled by their Punjabi Officers ? I want a reply from the Minister.

Parliamentary Secretary: This is not correct.

Mr. Speaker: This is a very sweeping statement and the member should give a fresh notice in case he wants information in respect of a particular case.

SENIORITY OF CLERKS OF FORMER SIND SECRETARIAT IN CIVIL SECRETARIAT OF WEST PAKISTAN

*5115. **Haji Abdul Majid Jatoi**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the formula adopted by the Government for integrating the seniority of the Clerks of the former Sind Secretariat in the Civil Secretariat of West Pakistan with the Senior/Junior Clerks of the former Punjab, Bahawalpur, Khairpur and N.-W. F. P., at the time of integration ;

(*b*) whether it is a fact that according to the formula mentioned in (*a*) the Clerks of the former Sind Secretariat were declared senior to the Clerk of other integrating units and their posting was ordered accordingly;

(*c*) whether it is a fact that the formula mentioned in (*a*) and (*b*) above has since been revised ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, the reasons there or ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) For purposes of integration the seniority of all pre-integration official was determined with reference to the dates of continuous appointment, substantive or otherwise, in the grade concerned, without prejudice to the *inter se* seniority of officials belonging to the same integrating Unit. In the case of the staff of clerical grades, Senior and Junior Clerks of Punjab, Bahawalpur, Khairpur and N.-W. F.P., and Clerks of the former Sind Secretariat were merged into a single grade of Clerks the West Pakistan Secretariat and the same formula was applied for determining their seniority in the integrated list.

(*b*) It is not correct that Clerks of the former Sind Secretariat were declared senior to the Clerks of other integrating Units.

(*c*) The answer is in the negative.

(*d*) Does not arise.

سینٹر عبدالرازق خان۔جناب والا ! سوال یہ ہے ۔ کہ ایک یونٹ کے قیام کے وقت سندھ کے بعض کارکوں کو جو کہ جونیئر تھے ۔ انہیں سینئر قرار دیکر یہاں لاہور لایا گیا تھا ۔ لیکن اب انکی وہ سینارٹی ختم کر دی گئی ہے ۔ تو اسکا جواب یہ دیا گیا ہے ۔ کہ انہیں ایسا نہیں کیا گیا ۔ کیا میں وزیر قانون صاحب سے درخواست کر سکتا ہوں ۔ کہ وہ اس کے متعلق تحقیقات کریں کیونکہ یہ سوال بالکل صحیح کیا گیا ہے ۔ کہ چھوٹے یونٹوں کے جو لوگ ہیں یا چھوٹے Ranks کے جو ملازمین ہیں ، انکو ترقی دیگئی تھی ۔ اور اب انکی ترقیاں ختم کر دی گئی ہیں ۔ لوگوں کو یہ عام شکایت ہے ۔ اس لئے کیا آپ اس کی تحقیقات کرکے اسکا جواب دیں گے ۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) : جیسا کہ معزز ممبر چاہتے ہیں میں اسے verify کرونگا ۔ اور جو بھی بات ہوگی ۔ انکا اطمینان کردونگا ۔

GRADATION LIST OF P. C. S. OFFICERS

***5137. Mr. Munawar Khan**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that rule 10 of the former N.-W. F. P. Provincial Civil Service (EB) Pay and Appointment Rules, 1940, provides that the seniority of P. C. S. Officers shall be determined according to the order of their appointments to the services ;

(*b*) whether it is a fact that the provisions of the rule mentioned in (*a*) above are mandatory in nature ;

(*c*) whether it is a fact that in the gradation list of the P. C. S. (EB) Group 'D' the promoted officers appointed to the service during the period from (*i*) April 1947 to July 1949 and (*ii*) September, 1950 to 1953 have been shown Junior to the officers appointed to the Service directly after them;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to correct the Gradation List accordingly ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : (الف) زمرہ ''د'' کے پی ۔ سی ۔ ایس افسران کے باہمی تقدمات کا تعین کرنے کی غرض سے سابق شمال مغربی صوبہ سرحد کے قواعد تنخواہ و تقرر دیوانی ملازمت (شعبہ انتظامی) کے قاعدہ ۱۰ کو قاعدہ ۲ کے ساتھ ملا کر پڑھنا ضروری ہے مزید برآں شمال مغربی سرحدی صوبہ کی دیوانی

ملازمت (شعبہ انتظامی) میں تقررات کے قواعد کا قاعدہ نمبر ۴ بھی اسی امر سے متعلق ہے ۔ ان تمام قاعدوں کی مکمل عبارت ایوان میں پیش ہے۔

(ب) قواعد (شعبہ انتظامی) دیوانی ملازمت مغربی پاکستان کا نفاذ عمل میں آنے تک سابق شمال مغربی پاکستان سرحدی صوبہ کے قبل از انضمام عملے پر شق (الف) بالا میں محولہ قواعد قابل اطلاق ہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔ ملازمت مذکورہ میں (۱) اپریل ۱۹۴۷ء سے جولائی ۱۹۴۹ء اور (۲) ستمبر ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۳ء تک کے دوران میں اساسی طور پر مقرر شدہ کسی ترقی یاب افسر کو اس کے بعد اساسی بنیاد پر محولہ ملازمت میں براہ راست تقرر یافتہ افسران سے جونیئر ظاہر نہیں کیا گیا ۔

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس کی وضاحت فرماویں ۔ کہ ''زیر غور'' اور ''پوری طرح زیر غور'' میں کیا فرق ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—دراصل ''زیر غور'' پر ذرا زور دیکر کہا گیا ہے ۔

چودھری سعی محمد—پوائنٹ آف آرڈر—میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں ۔ کہ ''زیر غور'' کے لئے کوئی میعار بھی مقرر ہے ۔ کیونکہ یہ تو عمر بھر زیر غور ہی رہیگی ۔ کم از کم یہ تو بتائیں کہ کبھی کوئی بجٹ اردو زبان میں آئیگا بھی کہ نہیں ۔

مسٹر سپیکر—یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے یہی بات آپ ضمنی سوال کے ذریعے پوچھ سکتے ہیں ۔

چودھری سعی محمد—میرا مطلب ضمنی سوال ہی سے تھا ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ جس کام کو زیر غور نہیں لانا چاہیے اسکو تو وہ زیر غور لے آتے ہیں ۔ اور جسے زیر غور لانا چاہیے اسکی طرف دھیان ہی نہیں دیتے ۔ کم از کم ''زیر غور'' کے لئے کوئی

میعاد بھی مقرر ہے ۔ بجٹ کا اردو زبان میں پیش ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہاں تقریباً پچھتر فیصد ممبران انگریزی نہیں سمجھتے ۔ یہ ہر س کام کو ''زیر غور'' کر دیتے ہیں ۔ جو لازمی ہے آپ اس مثال سے بھی سبق لیں ۔ کہ مسٹر چو این لائی نے جان بوجھ کر اپنی زبان میں تقریر کی تھی ۔ لیکن آپ ہیں کہ اپنی زبان سے گریز کرتے ہیں ۔

چودھری سلطان محمود — میں نے تو عرض کیا ہے ۔ کہ جونہی محکمہ مالیات سے اس کی منظوری حاصل ہوگی ۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائیگا ۔ اور انشاء اللہ بہت جلد محکمہ مالیات سے اس کی منظوری آ جائیگی اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائیگا ۔

PRINTING OF GAZETTE NOTIFICATIONS IN URDU LANGUAGE

*5174. **Ch. Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Gazette notifications are printed in English language only;

(*b*) whether Government intend to consider the desirability of printing the Gazette notifications in urdu language also, if so, when, if not, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) اہم اعلانات کو گزٹ حکومت مغربی پاکستان میں اردو زبان میں شائع کرنے کی تجویز پوری طرح حکومت کے زیر غور ہے ۔ متوقع اخراجات بشمول اخراجات عملہ کے متعلق کوائف جمع کئے جا رہے ہیں اور جونہی محکمہ مالیات کی منظوری حاصل ہوگی اس تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا جائیگا ۔

چودھری محمد ابراہیم—میں صرف اس بات کا تعین کرانا چاہتا ہوں کہ ''جونہی'' سے کونسی تاریخ مراد ہے ۔ اگلی ۸ جون ۱۹۶۵ء تک ہو جائے گا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—انشاء اللہ بہت جلد ہو جائیگا ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ جونہی محکمہ کی منظوری آ جائے گی ۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ ان کے تحت ہے یا وہ محکمہ کے تحت ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—فنانس کا محکمہ میرے متعلق نہیں ہے۔ مگر اسی گورنمنٹ کے تحت ہے۔ انہوں نے آخر چھان بین کرنی ہے۔ اسکی Financial Implication کو دیکھنا ہے۔ اس کے لئے ان کو وقت چاہئیے۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): When we say that it is under the consideration of the Government and decision will be taken very shortly we assure the members that the decision will be taken very shortly and much earlier than they expect.

چودھری سعی محمد—وزیر قانون نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ضرور معقول ہوگا۔ لیکن مجھے پتہ نہیں چلا کہ انہوں نے کیا کہا ہے۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز—کیا وزیر قانون اس امر پر روشنی ڈالیں گے کہ آیا یہ درست نہیں ہے کہ لڑائی کے زمانہ میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو over riding power دی گئی تھیں لیکن دنیا بھر میں جن ممالک میں یہ power دی گئی تھیں وہاں بعد میں واپس لے لی گئی ہیں لیکن ہمارے ملک میں بدستور قائم ہیں اور یہی وجہ ہے کہ التوا ہو رہا ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے؟

Mr. Speaker: That is not a supplementary question.

POSTS OF DEPUTY SECRETARIES SANCTIONED IN THE WEST PAKISTAN SECRETARIAT

***5178. Mian Muhammad Akbar**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) the total number of posts of Deputy Secretaries sanctioned in the West Pakistan Secretariat ;

(*b*) whether any rules exist for recruitment to the abovesaid posts; if so, the method of recruitment ;

(*c*) whether any number of posts of Deputy Secretaries have been reserved for the West Pakistan Secretariat (Section Officer) Service ; if so, their total entitlement ;

(*d*) the number of posts of Deputy Secretaries held by members of the West Pakistan Secretariat (Section Officers) Service at present ;

(*e*) whether there is any shortage in the reserved quota mentioned in (*c*) above, if so, the time required by Government to make up that shortage along with the reasons for withholding promotion of Section Officers to the posts of Deputy Secretaries reserved for them uptil now ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Muhamood): (*a*) 46 posts.

(*b*) Yes. The method of recruitment is laid down in Rules 3-5 of the West Pakistan (Deputy Secretaries) Recruitment Rules, 1963, summarised below :—

(*i*) 1/3rd of the total number of posts of Deputy Secretaries shall be filled in accordance with these rules. Remaining 2/3rd are reserved for member of the C.S.P./P.C.S. and G.A.R. ;

(*ii*) 50 per cent of this 1/3rd shall be filled by selection on merit with particular reference to their fitness for higher responsibilities from among members of the West Pakistan Secretariat (Section Officers) Service and the remaining posts shall be filled by transfer of suitable officers from any Department of Government.

(*c*) Yes as mentioned in (*b*) above. The total entitlement of West Pakistan Secretariat (Section Officers) Service comes to about 8 posts.

(*d*) Three.

(*e*) Yes. The question of making promotions against the remaining posts is in the process of implementation in consultation with the West Pakistan Public Service Commission as provided in the rules and would be finalised after the Commission has made its recommendation and Government taken decision thereon.

ABSORPTION OF THE STAFF WORKING IN THE SECRETARIATS OF DIFFERENT INTEGRATING UNITS IN THE PROVINCIAL CIVIL SECRETARIAT

*5213. **Maulana Ghulam Ghaus**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that after integration, the staff working in the Secretariat of the former N.-W. F. P., Sind Baluchistan and Bahawalpur and Khairpur States was absorbed in the West Pakistan Civil Secretariat; if so, whether the posts existing in the Secretariats of the above said former Provinces and States before integration were abolished;

(*b*) the number of the staff of the former N.-W. F. P. Secretariat absorbed in the West Pakistan Secretariat at the time of integration ;

(*c*) the present number of the employees belonging to former N.-W. F. P. in the Provincial Civil Secretariat ;

(*d*) the number of the staff of the Secretariat of the former Sind, Baluchistan, Khairpur and Bahawalpur absorbed in the said Secretariat at the time of integration along with their present number, separately ;

(*e*) the number of employees recruited in West Pakistan Secretariat since integration ;

(*f*) the number of employees out of those mentioned in (*f*) above, who belong to different integrating units separately?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) (*a*) Yes.

(*b*) 158.

(*c*) 58.

(*d*)

Serial No.	*Integrating Unit*	*Number of staff on Integration*	*Number of staff at present*
1	Sind ..	281	227
2	Baluchistan ..	45	39
3	Khairpur ..	23	3
4	Bahawalpur ..	88	58

Serial No.	*Name of the post*		*Number of persons recruited after Integration*
(*a*)	Section Officers	..	51
(*b*)	Superintendents	..	..
(*c*)	Assistant Incharge	..	..
(*d*)	Assistants	..	..
(*e*)	Clerks	..	355
(*f*)	Stenographers, Grade II	..	233
(*g*)	Daftries	..	77
(*h*)	Peons	..	178

(*i*) The initial recruitment in the West Pakistan Civil Secretariat has been made in the following address :—

(*i*) Sections Officers.

(*ii*) Steno-typists.

(*iii*) Clerks.

(*iv*) Peons.

The recruitment in the Section Officers cadre has been made through the West Pakistan Public Service Commission either as a result of the competitive examination held by them or on *ad hoc* basis. The Section Officers Service Rules prescribing zonal-representation came into force in 1962 and as such the recruitment was made on West Pakistan basis. These Section Officers belong to the following areas comprising the former Integrating Units :—

Punjab	..	31
Sind	..	12
N.-W. F. P.	..	2
Baluchistan	..	1
Bahawalpur	..	..
Khairpur	..	1

The recruitment made in the cadres of Steno-typists and Clerks is subject to the passing of a qualifying examination to be conducted by the West Pakistan Public Service Commission/Selection Board. No such examination has so far been held. In the case of peons, the recruitment was made from the following areas :—

Punjab	..	16
Sind	..	16
N.-W. F. P.	..	6
Bahawalpur	..	5
Khairpur	..	2
Baluchistan	..	3

The remaining 133 peons were recruited on the basis of the applications received in the Services and General Administration Department without any consideration for zonal-representation.

مولانا غلام غوث—جواب کے حصہ (ب) کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وحدت کے وقت سابق صوبہ سرحد کے ملازمین کی تعداد ۱۵۸ تھی تو پھر وہ اچانک ۵۸ کیسے رہ گئی یہ ایک سو کی کمی کیسے آ گئی؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—ان میں بہت سے Tribal Affairs Department میں deputation پر چلے گئے ہیں اور کچھ Divisional Offices میں چلے گئے ہیں۔

مولانا غلام غوث—جناب والا۔ اس ''کچھ'' سے تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس کی وضاحت ہو جائے تو اچھا ہے۔

مسٹر سپیکر—آپ تعداد معلوم کرنا چاہتے ہیں تو نوٹس دے دیں۔

مولانا غلام غوث—تمام صوبہ جات جو پہلے چھوٹے صوبے تھے۔ ان میں سے سابق صوبہ سندھ کے عملہ کی تعداد وحدت کے وقت ۲۸۱ تھی۔ پھر ۲۲۷ رہ گئی۔ بلوچستان کی ۵۴ تھی وہ ۳۹ رہ گئی۔ خیرپور کی ۲۳ تھی وہ تین رہ گئی۔ بہاولپور کی ۸۸ تھی وہ ۵۸ رہ گئی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام علاقے روبہ تنزل کیوں ہو گئے ہیں؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—در اصل یہ علاقے لاہور سے بہت دور دور واقع ہیں اور چھوٹی تنخواہوں والے ملازمین اپنے علاقوں سے دور رہنا پسند نہیں کرتے۔ بہت سے حالات میں ان کو ان کی اپنی درخواست پر واپس بھیجا گیا ہے۔

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن)— میں اس میں تھوڑی سی درستی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہنا سو فیصدی درست نہیں ہے کہ وہ یہاں رہنا پسند نہیں کرتے حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے regions میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں اس لئے ان کو واپس بھیجا گیا ہے۔

مولانا غلام غوث—یہ فرمایا گیا ہے کہ ''سیکشن افسروں کے زمرے میں بھرتی مغربی پاکستان پبلک سروس کمشن کے ذریعہ یا تو ان کی طرف سے منعقد کردہ مقابلہ کے امتحان کے ذریعہ یا عارضی اساس

پر کی گئی ہے ،، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ''عارضی اساس،، کا معیار کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—معیار ہے کہ Seniority-cum-fitness کی بناء پر آدمیوں کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر اسے پبلک سروس کمشن کی منظوری کے لئے بھیجا جاتا ہے ۔

مولانا غلام غوث—انہوں نے فرمایا ہے کہ ''سیکشن آفیسرز سروس رولز جو علاقہ وار نمائندگی مقرر کرتے ہیں ۱۹۶۲ء میں نافذ ہوئے،، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان رولز کے مطابق سابق صوبہ سرحد کا کوٹا کتنا مقرر کیا گیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—آبادی کے لحاظ سے مجھے exact percentage یاد نہیں ہے ۔

مولانا غلام غوث—کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب آئندہ بار اس کے متعلق معلومات فراہم کریں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—جی ہاں ۔

مولانا غلام غوث—جناب والا ۔ ایک اور ضمنی سوال ۔ انہوں نے جواب کے آخر میں یہ فرمایا ہے کہ ''سٹینو ٹائپسٹوں اور کارکوں کے زمروں میں کی گئی بھرتی مغربی پاکستان پبلک سروس کمشن سیلکشن بورڈ کی طرف سے منعقد کئے جانے والے ایک استعدادی امتحان کو پاس کرنے کے ساتھ مشروط ہے ۔ اب تک ایسا کوئی امتحان منعقد نہیں کیا گیا ،، ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا امتحان کے بغیر بھرتی کی گئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—جی ہاں ۔ کی گئی ہے ۔

مولانا غلام غوث—اس بھرتی میں کیا تناسب ملحوظ رکھا گیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—مجھے افسوس ہے کہ اس کا analysis میسر نہیں ہوا ۔ جیسا کہ میں نے وعدہ کیا ہے یہ اطلاع اگلی دفعہ دیدی جائے گی ۔

PERMISSION FOR AVAILING OF PRIVATE SCHOLARSHIP BY MR. SHAHID JAVED BURKI, C.S.P.

*5306. **Syed Ahmad Saeed Kirmani**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no officer can be granted extraordinary leave without pay for one year or more unless he has completed three years of services, according to Leave Rules, 1955;

(*b*) whether it is also a fact that Mr. Shahid Javed Burki, C.S.P, was granted one year, ten months and 20 days' leave without pay (*Ex*-Pak.) despite the fact that he had put in only 10 months of service and the leave and the applied for by him was not due but the leave rules, in his case where relaxed and the leave was allowed;

(*c*) whether it is a fact that this leave was sanctioned to Mr. Shahid Javed Burki to enable him to avail of a scholarship ;

(*d*) whether it is a fact that Mr. S.A. Rashid, P.C.S., M.I.C., Jhelum was twice offered scholarships for higher studies and he applied for leave but despite the fact that leave was due to him it was not sanctioned;

(*e*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for permitting Mr. Shahid Javed Burki to avail of a a scholarship from Rhodes Foundation (a private body) and not permitting Mr. S.A. Rashid, P.C.S., M.,I. C., Jhelum to avail of a scholarship from Saigol Foundation (also private body)?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) Yes, but the rule applies to officiating and temporary Government servants only.

(*b*) Yes. The leave was granted because Mr. Shahid Javed Burki, C.S.P held a substantive (permanent) appointment (on probation). Besides, the leave was sanctioned by the Central Government. No relaxation of rules was involved ;

(*c*) Yes.

(*d*) This is not wholly correct. On the first occasion Mr. S.A. Rashid, P.C.S., applied for extraordinary leave for one year in November 1962 stating that he wanted to go to U.K. for higher studies in actuarial science for which he had been awarded a scholarship by the Dawood Foundation. He had not put in three years service at that time and was, therefore, not entitled to extraordinary leave for one year and the leave was refused.

(*e*) This is covered by the answers to items (a) to (d) above.

FIXED QUOTA IN DIFFERENT SERVICES FOR BACKWARD AREAS OF RAWALPINDI DISTRICT

*5315. **Raja Ghulam Sarwar** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state whether Government have fixed any quota in different services, for the backward areas of Rawalpindi ; District ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)—جی نہیں۔

EARLY DISPOSAL OF CRIMINAL AND CIVIL CASES AND WRIT PETITIONS PENDING IN HIGH COURT OF WEST PAKISTAN

*5321. **Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a large number of Criminal and Civil Cases and Writ Petitions are pending in the High Court of West Pakistan for disposal;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and the steps Government have taken or intend to take for early disposal of the said cases and petitions ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Yes.

(*b*) Arrears are due to increase in the institution of cases, especially Rehabiltiation Writ Petitions. The High Court is short of the sanctioned strength of Judges at present. The questions of filling up the existing vacancies and increasing the number of Judges, is under active consideration by Government.

FRAMING OF SERVICE/RECRUITMENT RULES

***5355. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Chief Secretary to Government, West Pakistan issued a circular letter in April 1962, in which it was stated that the work of framing Service/Recruitment Rules, of all the services and posts was likely to be completed within a few months ;

(*b*) whether any interim orders for making recruitment and promotions to various services and posts till the framig of Service/Recruitment Rules were issued;

(*c*) whether it is a fact that according to the circular referred to in (a) above, promotions, to various Services and posts in a Region were to be made from amongst the officials of the said Region during the interim period ;

(*d*) whether it is a fact that in many cases officials belonging to on Region have been transferred and promoted to a post falling vacant in other Region ;

(*e*) if answers to (*c*) and (*d*) above be in the affirmative, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Ch. Sultan Mahmood);

(*a*) the S. & G. A. D. issued a circular dated in April 1963 The framing of Service/recruitmeat rules of various services and posts are likely to be completed with in a few months.

(*b*) The same circular laid down the methods of recruitment and promotions to various services and posts till the framing of services.....

مسٹر حمزہ—On a Point of Order Sir. جناب سپیکر ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب جس سوال کا جواب پڑھ رہے ہیں ۔ مجھے اس کی کاپی مہیا نہیں کی گئی ۔ چونکہ یہ بڑا اہم سوال ہے ۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اول تو مجھے اس سوال کی کاپی مہیا کی جائے اور دوسرے اسے اس دن کیلئے رکھا جائے جس دن اس محکمے کی باری ہو ۔

مسٹر سپیکر—چودھری صاحب ۔ کیا آپ نے حمزہ صاحب کو اس سوال کے جواب کی کاپی مہیا نہیں کی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—جناب والا ۔ دراصل اس سوال کا جواب اردو میں تو چھپ چکا ہے لیکن بعد میں اس میں کچھ ترمیمات

---

*Question deferred to next turn.

اس کی وضاحت کی غرض سے کی گئی ہیں - اس لئے اس کی کاپی ان کو نہیں دی جا سکی -

Mr. Speaker: Then it should be answered on the next turn.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—جناب والا آج کی لسٹ میں میرے جو سوال آئے ہیں - ان کے جواب مجھے ابھی دئیے گئے ہیں - اور یہ سب جواب بہت لمبے ہیں - چونکہ میں تیار ہو کر نہیں آیا اس لئے مجھے ضمنی سوالات کا موقع نہیں مل سکے گا - لہذا میری گذارش ہے کہ میرے ان سوالوں کے جواب next turn پر دئیے جائیں -

مسٹر سپیکر—اگر آپ کے سوالوں کے جوابات آپ کے آنے سے پہلے آپ کے میز پر پہنچ چکے تھے-تو آپ اپنی باری آنے پر ضمنی سوالات دریافت کر سکتے ہیں -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—حضور والا یہ تو مجھے ابھی ملے ہیں -

مسٹر سپیکر—جی ہاں - ابھی ملنے چاہئیں -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی — جناب یہ تو بہت لمبے ہیں - یہ تو پانچ پانچ - چھ چھ صفحوں کے ہیں -

مسٹر سپیکر—کیا جب آپ اپنی جگہ پر تشریف لائے تو یہ جوابات موجود نہ تھے ؟

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—موجود تھے جناب -

مسٹر سپیکر—پھر ٹھیک تو ہے -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—حضور والا - میرے یہ چار پانچ بہت ضروری سوالات ہیں - ان کا میرے ضلع ملتان سے خاص تعلق ہے - یہ بجٹ کے سلسلے میں ہیں - اور میں نے ان کی تیاری کرنا ہے اتنے تھوڑے وقت میں تو میں انہیں دیکھ بھی نہیں سکا - لہذا میری درخواست ہے کہ انہیں کسی اگلے روز پر اٹھا رکھا جائے -

مسٹر سپیکر—میں عرض کردوں کہ ہر ایک سوال جیسا کہ آپ اہمیت کے متعلق فرما رہے ہیں - ممبر متعلقہ اسے اہم سمجھکر ہی دیتے ہیں - اور وہ واقعی اہم ہوتا ہے - اور اس کے متعلق ضمنی سوالات کی تیاری پہلے سے موجود ہوتی ہے - دراصل اب تک طریق کار یہ رہا ہے

کہ میرے متعلقہ کو جواب کی ایک کاپی مہیا کر دی جائے ۔ تاکہ جب وہ ہاؤس میں تشریف لائیں تو اسے پڑھکر ضمنی سوالات کر سکیں ۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—حضور والا ۔ کم از کم ۲۴ گھنٹے کا وقفہ تو ملنا چاہیئے ۔ میری درخواست یہ ہے کہ اتنے لمبے جوابات کو تو میں پڑھ بھی نہیں سکتا چہ جائیکہ میں ضمنی سوالات کروں ۔

مسٹر سپیکر—خاکوانی صاحب ۔ یہ بعض اوقات ممکن نہیں ہوتا ۔ اس لئے کہ بعض سوالوں کے جوابات ۲۴ گھنٹے پہلے موصول نہیں ہوتے ۔ ان کے جوابات ہی رات کو تیار ہوتے ہیں ۔ تو جونہی جوابات تیار ہوتے ہیں ۔ ہم انہیں ممبران متعلقہ کی seats پر پہنچا دیتے ہیں ۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—حضور اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لمبے سوالات اور اہم ہوتے ہیں ان کے جوابات محکمہ متعلقہ کی طرف سے بہت دیر سے آتے ہیں ۔ میری درخواست ہے کہ آئندہ تمام محکمہ جات ہمیں جوابات دو دن پہلے مہیا کر دیا کریں ۔ تاکہ ہم تیاری کر سکیں ۔ میرے یہ سوالات نہایت ہی اہم ہیں ۔ اور ان کا بجٹ سے تعلق ہے ۔ چونکہ ان کا پوچھنا میرے لئے نہایت ضروری ہے ۔ ان کو محکمے نے خود بخود ہی آخر میں رکھدیا ہے ۔ میرے تمام سوالات آج کی لسٹ کے آخر میں ہیں ۔

Haji Gul Hasan Manghi: On a point of order. Previously we were receiving the agenda at least one day earlier and we were able to go through it, but now we see that the papers are kept early in the morning in our seats and were not able to read them and get ourselves prepared. Previously they were given to us before but they are now being kept in our seats today.

مسٹر سپیکر—منگھی صاحب ۔ میں آپ کی اطلاع کیلئے عرض کر دوں کہ آج کا ایجنڈا جمعہ کے دن تقسیم کیا گیا تھا ۔ اور آپ کی قیام گاہ پر پہنچایا گیا تھا تاہم اس کی ایک زائد کاپی یہاں بھی رکھدی گئی تھی ۔

Haji Gul Hasan Manghi: I quite agree. But we have not received these Assembly questions We have got them today.

Voices: Every body received them earlier).

On a Point of Order Sir—**سردار عنایت الرحمان خان عباسی** جناب والا ۔ مسٹر عطا حسین صاحب کا Point of Order اس نقطہ نظر سے قابل غور ہے کہ جو ایجنڈا ہمیں مہیا کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آج کا ایجنڈا ہمیں جمعہ کو دیا گیا ۔

اس میں بعض ممبران کے جوابات تحریر تھے - لیکن بعض سوالات ایسے ھیں جن کے جوابات ممبران متعلقہ کو آج مہیا کئے گئے ھیں - دراصل دونوں قسم کے ممبران کے حقوق یکساں ھیں - جن ممبران کے جوابات اس میں printed تھے انھوں نے ضمنی سوالات کہلئے تو ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے پہلے تیاری کرلی تھی - لیکن جن کو آج جوابات مہیا کئے گئے ھیں ان کے حقوق کیوں کم کئے جا رھے ھیں - لہذا میرا Point of Order یہ ھے کہ ایسے سوالات جن کے جوابات فوری طور پر ممبر متعلقہ کے میز پر رکھے جائیں - اگر ان کو اس دن کے ایجنڈے سے ھی خارج کر دیا جائے تو مناسب ھوگا - کیونکہ اتنے تھوڑے وقت میں انھیں موقع نہیں ملتا کہ وہ تیاری کر سکیں -

تو اس سے ظاھر ھوا کہ اس ھاؤس کے اندر دو قسم کے ممبر ھوئے - ایک وہ جن کے جوابات چھپے ھوئے ھیں - اور دوسرے وہ جن کے جوابات میز پر رکھے جاتے ھیں -

مسٹر سپیکر—عباسی صاحب - جب آپ کے ایک سوال کا اس ھاؤس میں جواب دیا جاتا ھے - تو اس کے جواب سے جو ضمنی سوالات پیدا ھوتے ھیں - وہ آپ یہاں بیٹھے بیٹھے کرتے ھیں - اس لئے اگر آپ نے کوئی سوال دیا ھوا ھے اور آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاھتے ھیں - تو آپ بڑی خوشی سے وہ ضمنی سوال کر سکتے ھیں - تو جب آپ کو مطلوبہ معلومات اپنے میز پر مل جائیں تو ان سے آپ ضمنی سوالات کیوں نہیں کرتے -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—جناب سپیکر - اتنے لمبے جواب جو آٹھ آٹھ صفحوں پر مشتمل ھوں - کون اتنے کم وقت میں پڑھ سکتا ھے - It is impossible Sir.

Mr. Speaker : I have already disposed of that point of order.

TRANSFER OF MISS SURAYA AZIM, LAWYER MAGISTRATE, LAHORE

***5356. Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Parliamentary Secretary, Services, and General Administration please refer to answer to my Starred Question No. 4972 laid on the Table of the House on 12th December 1963 and state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Muhammad Usman Khan, Advocate, Lahore, was insulted by Miss Surraya Azim Lawyer Magistrate, Lahore during the hearing of a case, namely; 'Abdul Hamid Khan *versus* Murad Khan, on 4th December 1962 and he made a written complaint to the President, District Bar Association, Lahore ;

(*b*) whether it is a fact that the then President, District Bar Association, Lahore, sent a communication to the Governor,—*vide* letter No. 221, dated 4th December 1962 forwarding the original complaint and requesting the transfer of the said Lawyer Magistrate ;

(*c*) whether it is also a fact that during the year 1962 the said President, District Bar Association, placed the grievances of the Members of the said Bar against the said Lawyer Magistrate before Mr. Ahmed Raza Khan, Deputy Commissioner, Lahore, and later before his successor Mian Muhammad Shafi ;

(*d*) whether it is a fact that the case went up to Mr. Muhammad Raza, the Commissioner, Lahore in 1962, who sent for the President, District Bar Association and Mr. Ahmed Raza Khan, Deputy Commissioner, Lahore and discussed the matter with them ;

(*e*) whether it is also a fact that Mian Muhammad Shafi, Deputy Commissioner, Lahore, sent for Miss Surraya Azim and warned her in the presence of the said President, District Bar Association, Lahore, in 1962;

(*f*) whether it is also a fact that S. Fida Hassan, Chief Secretary to Government of West Pakistan, made a surprise visit to the Lahore District Courts, in 1962 a nd the Members of the said Bar made complaints against the said Lawyer Magistrate and he promised look into the matter ;

(*g*) if answers to (*a*) to (*b*) above be in the affirmative, reasons for not taking any action by the authorities in this behalf and whether Government intend to transfer her as she has already completed about 5 years in Lahore, if not, reasons thererfor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)—(الف) محمد عثمان خان ایڈووکیٹ لاہور نے ۴ دسمبر ۱۹۶۲ء کو لائیر میجسٹریٹ مس ثریا عظیم کے مبینہ قابل اعتراض طرز عمل کے خلاف جو انہوں نے اپنی عدالت میں مقدمہ عبدالحمید خان بنام مراد خان کی سماعت کے دوران اختیار کیا ضلع لاہور کی بار ایسوسی ایشن کے صدر سے تحریری شکایت کی تھی -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں - ضلع لاہور کی بار ایسوسی ایشن کے صدر نے ڈپٹی کمشنر لاہور کی تجویز مان لی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر انہیں کبھی کسی میجسٹریٹ کے خلاف کوئی شکایت ہوگی تو وہ اس معاملے پر کوئی اور کارروائی کرنے سے پہلے اس مسئلے کو ان کے علم میں لائیں گے -

(د) مسٹر حماد رضا سی-ایس-پی کمشنر لاہور ڈویژن اور مسٹر احمد رضا خان ڈپٹی کمشنر لاہور کا تبادلہ شق (الف) بالا میں محولہ ۴ دسمبر ۱۹۶۲ء کے واقعے سے قبل ہو چکا تھا - اس واقعے کے بارے میں ان سے کبھی تبادلہ خیال نہیں ہوا - اس سے پیشتر انہوں نے اس

سال ضلع لاہور کی بار ایسوسی ایشن کے صدر سے ملاقات کی تھی جس میں دوسرے معاملات زیر بحث آئے تھے ۔

(ہ) میاں محمد شفیع نے جو اس وقت لاہور کے ڈپٹی کمشنر تھے اس واقعہ کے متعلق لائیر میجسٹریٹ مس ثریا عظیم اور ضلع لاہور کی بار ایسوسی ایشن کے صدر سے تبادلہ خیال کیا تھا لیکن یہ غلط ہے کہ انہوں نے مجسٹریٹ موصوف کو تنبیہ کی تھی یا ایسا کرنا ضروری سمجھا تھا ۔

(و) یہ درست ہے کہ مسٹر ایس فدا حسن سی-ایس-پی نے جو اس وقت مغربی پاکستان کے چیف سیکریٹری تھے ۱۹۶۲ ۔ میں عدالت ہائے ضلع لاہور کا معائنہ کیا تھا لیکن ریکارڈ میں کسی امر سے ظاہر نہیں ہوتا کہ ضلع لاہور کی بار ایسوسی ایشن کے اراکین نے کسی میجسٹریٹ کے خلاف کوئی شکایت کی تھی ۔

(ز) جیسا کہ شق (ہ) بالا کے ضمن میں عرض کیا جا چکا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے اس واقعے پر ضلع لاہور کی بار ایسوسی ایشن کے صدر اور لائیر میجسٹریٹ مس ثریا عظیم سے تبادلہ خیال کیا تھا ۔اس معاملے میں کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ تھی ۔ مجسٹریٹ مذکورہ کے خلاف کوئی اور شکایت نہیں ہے اور وہ اپنے فرائض معمول کے مطابق بجا لا رہی ہیں ۔ حکومت بالفعل ان کے تبادلے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔

مسٹر عبدالرازق خان—کیا میں وزیر قانون صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ جب ڈسٹرکٹ بارایسوسی ایشن نے قرار داد پاس کی ہے ۔ سید فدا حسن صاحب نے عدالت کا معائنہ کیا اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس شکایت کے متعلق غور کریں گے ۔ اس کو ۵ سال ہو گئے ہیں کتنی ہی representations کی گئیں اور کئی لوگوں کی شکایات پہنچی ہیں تو پھر اسے زبردستی یہاں کیوں رکھا گیا ہے ۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The Member has required me to answer this. I am sorry I cannot answer this question. The Parliamentary Secretary, Services may kindly answer this question if he can.

مسٹر عبدالرازق خان—میرے خیال میں وہ بھی اس کا جواب نہیں دے سکیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)۔ایسی بہت زیادہ جگہیں نہیں ہیں کہ ان کو تبدیل کیا جائے ۔ لاہور ایک بڑا شہر ہے اور یہاں لیڈی مجسٹریٹ کی زیادہ ضرورت ہے ۔

بیگم جہاں آرا شاہ نواز۔میں یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ اس واقعہ کے بعد کیا پھر کبھی ایسا واقعہ پیش آیا ۔ جہاں تک میں سمجھتی ہوں مس ثریا عظیم کے خلاف اس واقعہ سے پہلے یا اس کے بعد کسی نے کبھی کوئی شکایت نہیں کی ۔ اور نہ ہی ایسی کوئی شکایت سنی گئی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔ٹھیک ہے ایسی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ان کا کام معمول کے مطابق ہے ۔

Mr. Speaker : Syed Muhammad Nawaz Shah Gardezi.

Haji Gul Hassan Mangi : On his behalf, 5363 .

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir I rise on a point of order. I would like to have a ruling from the Chair. I find that questions are being asked by some Members on behalf of certain other Members. The Rules do permit this but there should be a written authority from the Member concerned. May I, through the Chair, know from the Members whether they have any such authority. If on the spur of the moment a Member gets up and puts a question on behalf of another Member one would like to know whether an authority is there, even oral. I would accept the word of the Member and accept it on its face value.

Mr. Speaker : Under the Rules it is not necessary that there should be any such authority.

Minister of Law : My impression is that there should be an authority. (*Voices*—No, no.)

Haji Gul Hassan Mangi : A written authority, is not necessary. (Interruptions). Any Member can put the question on behalf of any other Member. It is the property of the House.

Minister of Law : Let me verify from the Chair. I am subject to correction.

Parliamentary Secretary (Mr. Abdul Latif Khan) : There must be some authority. (*Interruptions*)

Mr. Speaker : Under Rule 44(3) it is provided :

"If on a question being called, it is not put or the Member in whose name it stands is absent the speaker at the request of any other Member may direct that the answer to it be given"

The words are "the Speaker, at the request of any other Member"..... and the request will be verbal.

This is Parliamentary practice and no written authority is needed.

Minister of Law : I stand corrected.

SETTING UP OF A BENCH OF HIGH COURT AT BAHAWALPUR

*5363. **Syed Muhammad Nawaz Shah Gardezi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that number of pending cases relating to Bahawalpur Division has considerably increased in the High Court of West Pakistan;

(b) whether it is a fact that two separate Benches of the above said High Court exist at, Peshawar and Karachi ;

(c) whether it is a fact that a full-fleged High Court, existed in the former Bahawalpur State before integration;

(d) if answer to (a) to (c) above be in affirmative, whether Government intend to set up a Bench of the High Court at Bahawalpur also, if so when, if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — (الف) جی نہیں —

(ب) جی ہاں —

(ج) جی ہاں لیکن صرف سابق ریاست بہاول پور کے لئے - یہ عدالت لاہور کے ہائی کورٹ یا سندھ کے چیف کورٹ یا سابق شمال مغربی صوبہ سرحد اور بلوچستان کے جوڈیشل کمشنر کی عدالت کے مساوی رتبے کی نہیں تھی - انضمام پر اسے قانون قیام مغربی پاکستان ۱۹۵۵ء کی رو سے ہائی کورٹ تسلیم نہیں کیا گیا اور انضمام کے بعد اس کے ججوں کو مغربی پاکستان میں ضلع و سیشن جج مقرر کر دیا گیا —

(د) یہ کام ایک جج کو مہینہ بھر مصروف رکھنے کے لئے کافی نہیں ہے - اگر ایک جج وہاں مستقل طور پر رہے تو ڈبل بنچ کے کام کے لئے ایک دوسرے جج کو بہاول پور جانا پڑا کرے گا - دو ججوں کی مستقل تقرری ہونے کی صورت میں وہاں سنگل بنچ کو بھی مہینہ بھر مصروف رکھنے کے لئے کام کی مقدار کافی نہیں ہے - کام کی مقدار اور لوگوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک یا دو ججوں کا ایک ہفتے کے لئے ہر مہینے بہاول پور دورے پر جانے کا طریقہ بڑا تسلی بخش ثابت ہو رہا ہے ان تمام مقدمات کا جو سماعت کے لئے تیار ہوتے ہیں ایک ہفتہ کی مدت قیام میں تصفیہ ہو جاتا ہے -

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی — پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے جتنے سوالات اس ہاؤس میں پیش ہوتے ہیں تمام کے تمام فہرست سوالات کے آخر میں درج ہوتے ہیں اور مجھے ان کے متعلق مزید سوالات کرنے کا موقع نہیں ملتا ۔ مسلسل دو سال سے ایسا ہو رہا ہے ۔ کہ مجھے میرے سوالات کا کبھی جواب نہیں ملا ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ کبھی تو میرے سوالات کے جواب دئے جائیں ۔ میرے بعض سوالات بہت ضروری ہوتے ہیں مگر فہرست کے آخر میں ہونے سے رہ جاتے ہیں ۔ اور ان کا جواب نہیں دیا جاتا ۔

خواجہ محمد صفدر — اس مشکل کا حل میں بتا دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ڈرافٹ رولز کو پاس کرا لیں یہ مشکل خود بخود حل ہو جائے گی ۔

چودھری سعی محمد — جناب والا ۔ میں نے بھی دیکھا ہے کہ جب میرے سوالات کی باری آتی ہے تو وقت ختم ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر — خان صاحب جب اسمبلی میں سوالات آتے ہیں تو ان کو نمبر لگایا جاتا ہے اور پھر وہ تمام سوالات ترتیب کے ساتھ فہرست میں آجاتے ہیں ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ترمیم شدہ رولز یہاں لائے جائیں اس کے لئے میاں صاحب نے تحریک کی ہے جو ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ کو پیش ہوگی ۔ اگر رولز میں ترمیم ہوگئی تو پھر ان کے مطابق سوالات کو ترتیب دیا جا سکے گا ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

Screening of the Service Record of Government Servants

***5369. Master Khan Gul** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the screening of the service records of Government servants is done ;

(*b*) whether it is a fact that even those Government servants whose efficiency as well as conduct are found unsatisfactory and who are charged with gross irregularities are not retired from service after the age of 55 years, but on the contrary are allowed to continue in service up to the age of 60 years if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — (الف) ان سرکاری ملازمین کے کیس جو ۲۵ سال کی قابل پنشن ملازمت مکمل کر چکے ہیں یا مکمل کرنے

قریب ہیں یا ۵۵ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں
یا پہنچنے کے قریب ہیں متعلقہ کمیٹیوں کے زیر
معائنہ ہیں —

(ب) یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ وہ سرکاری ملازمین
بھی جن کی کارکردگی اور رویہ غیر تسلی بخش
پایا گیا ہے نیز جن شدید بے ضابطگیوں کا الزام لگایا
گیا ہے ۵۵ سال کی عمر کے بعد ملازمت سے ریٹائر
نہیں کئے جاتے ۔

INQUIRIES AGAINST MR. EJAZ HUSSAIN, *Ex*-TEHSILDAR, NAROWAL AND MR. ALTAF HUSSAIN, EX-REVENUE ASSISTANT, SIALKOT

*5391. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that certain inquiries in respect of certain charges made against Mr. Ejaz Hussain *Ex*-Tehsildar, Narowal and Mr. Altaf Hussain, *Ex*-Revenue Assistant, Sialkot were conducted by the Anti-corruption Department some time back ;

(*b*) whether it is a fact that on investigation, the Anti Corruption Department found the charges fit for regular trial in a Court ;

(*c*) whether proceedings in a Court of Law, have been initiated against the said Officers, if so, with what results, if not, reasons therefor ;

(*d*) the nature of charges against the said Officers?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Yes.

(*b*) The investigation has been only recently completed. The legal position is being examined.

(*c*) After the examination of the legal position, the case will be put up to the Provincial Anti-Corruption Council for consideration as to what action is called for.

(*d*) The allegations related to misconduct and abuse of official position.

PROMOTION OF CIVIL JUDGES OF FORMER PUNJAB

*5419. **Mian Abdul Latif** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a Civil Judge of the former N.-W.F.P. and one Civil Judge of the former Sind Province have been promoted as Sessions Judge in the former Punjab area since integration. ;

(*b*) whether it is a fact that only one Civil Judge belonging to former Punjab area has been given promotion as Sessions Judge in the Province since integration. ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative reasons thereof and whether Government intend to safeguard the interest of the Civil Judges of the former Punjab area?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Only one Officer of the former N.-W.F.P., is posted as District and Sessions Judge in the old Punjab but no officer of the former Sind Province is posted as District and

Sessions Judge in this area. However, appointments by promotion to the posts of Additional District and Sessions Judges have been made in the old Punjab area from among the Civil Judges of the former N.-W.F.P., and the former Sind but these appointments were on All-West Pakistan basis because the vacancies which appointments had been made were of post-integration posts.

(*b*) No. The facts are that the following officers of former Punjab have been promoted to the posts of District and Sessions Judges since after integration in the former Punjab area:—

(1) Ch. Muhammad Ali.

(2) Ch. Aziz Ahmad Waraich.

(3) Khan Muhammad Afzal Khan.

(4) Ch. Sultan Khan.

(5) Ch. Muhammad Sadiq.

CHARGING RENT AT SAME RATE FROM OFFICERS PROVIDED WITH DIFFERENT TYPES OF ACCOMMODATION.

*5422. **Mr. Ali Gohar Khuhro**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that 'A' quarters in Poonch House Staff Colony, Lahore, were constructed for the ministerial Government servants and were allotted to them accordingly;

(*b*) whether it is a fact that there are only 3 rooms in each of the said quarters and neither fans nor any almirahs have been provided therein;

(*c*) whether it is a fact that officers drawing more than Rs. 650 were provided accommodation in these quarters on account of shortage of residential accommodation according to their status;

(*d*) whether it is a fact that the officers mentioned in (c) above were asked to pay the satandard rent of the quarters, i.e., Rs. 56 p.m. only up to May 1963;

(*e*) whether it is also a fact that they have been asked to pay rent at 10% of their pay from June, 1963;

(*f*) whether it is a fact that officers drawing similar salaries have been provided with accommodation in other Government Colonies meant for officers where besides the fact that accommodation is bigger, fans, almirahs, etc., have been provided rent is also charged at 10 per cent of the pay;

(*g*) whether it is a fact that officers mentioned in (c) above have been represented to Government to recover from them only standard rent till accommodation according to their status is made available to them if so, the decision taken by Government in the matter;

(*h*) if answers to (*e*) and (*f*) be in the affirmative reasons for charging same rent for two different kinds of accommodation?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی نہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ کوارٹروں میں رہائشی پذیر مقدم ترین ضروری ملازمین سرکار اپنے وقت پر ترقی پا کر سیکشن آفیسر ہو گئے اور ان کی تنخواہ یا تو ترقی کے ذریعے یا سالانہ ترقیوں کی وجہ سے ۶۰۰ روپے یا اس سے زائد تک ہو گئی۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) مارچ ۱۹۶۳ء میں صوبائی حکومت کی طرف سے اعلان کردہ ترمیمات قواعد وصولی کرایہ کے بعد جریدی افسروں کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ سرکاری عملہ بشمول پونچھ ہاؤس کالونی میں رہائش کے لئے اپنی تنخواہ کا ۱۰ فیصد بطور کرایہ ادا کریں ۔

(و) ان کالونیوں میں جو خاص طور پر افسروں کے لئے تعمیر کی گئی ہیں ۔ پنکھوں اور الماریوں کی سہولتیں مہیا ہیں لیکن سرکاری عملہ میں افسروں کی ایک کافی تعداد موزوں رہائش کی نایابی کی وجہ سے اپنے استحقاق سے کم درجے کے مکانات میں رہائش پذیر ہے ۔

(ز) جی ہاں ۔ عرضداشتوں پر احکام جاری کئے جا رہے ہیں۔

(ح) حکومت مختلف اقسام کی رہائش کے لئے مقررہ کرائے وصول کرتی ہے حکومت پہلے ہی اس بات پر رضامند ہو چکی ہے ۔ کہ تا احکامات ثانی اپنے درجے سے کمتر حیثیت کے مکانات میں رہائش رکھنے والے افسران سے ان کی تنخواہ کا ۱۰ فیصد بطور کرایہ وصول کرنے کے بارے میں حکم امتناعی جاری کر دے ۔

PUBLIC PROSECUTORS PROMOTED AS SESSIONS JUDGES

*5425. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that 8 Public Prosecutors have recently been promoted as Sessions Judges on *ad hoc* basis ;

(*b*) whether it is a fact that serveral Senior Civil Judges with longer periods of service than the said Public Prosecutors were not given the said promotion ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Yes.

(*b*) The question of comparing the Senior Civil Judges with that of Publi: Prosecutors could not arise as they are two different Services;

(*c*) The recruitment of Additional Districts and Sessions Judges on *ad hoc* basis first came under consideration by the High Court of West Pakistan who recommended a panel of names out of which eight persons were to be selected. The Government forwarded this panel to the West Pakistan Public Service Com-

mission for thier consideration and selection. The matter thus having been finalised by the Public Service Commission, the orders of appointment were issued by Government.

CLASS-WISE RESIDENTIAL ACCOMMODATION AVAILABLE TO OFFICERS IN GOVERNMENT COLONY AT LAHORE.

*5463. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department, be pleased to state:—

(*a*) the datails of each class of residential accommodation together with amenities available therein provided to officers in each Government Colony at Lahore ;

(*b*) the category of officers entitled to each class of such accommodation ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood): (*a*) Pertains to the C. & W. Department.

(*b*) The category of officers entitled to each class of such accommodation is given below:—

Category of house	Plinth area of the main building in square foot	Entitlement
'A'	Bungalows in GOR-I, II and III having a plinth area of the main building of 3,000 sq. feet and above.	Judges of the High Court, Members of the Board of Revenue, Additional Chief Secretaries, Secretaries to Government, Chairman and Members of P. S. Commission, Heads of important Attached Departments and Officers drawing pay of Rs. 2,000 or above per mensem.
'B'	Bungalows in GOR-I not classified as 'A' and all houses in other estates with plinths area of main building between 2,000 and 2,999 sequare feet.	Officers drawing pay between Rs. 950 and Rs. 1,999 per mensem.
'C'	All houses having plinth area of the main building between 1,800 and 1,999 square feet.	Officers drawing pay between Rs. 600 and Rs. 949 per mensem.
'D'	4-roomed quarters in Wahdat Colony and 3 roomed quarters in Poonch House, Estate.	Officers drawing pay between Rs. 250 and Rs. 599 per mensem.
Bachelor's Flats in GOR-III	..	Officers drawing pay of Rs. 600 and above.

RECRUITMENT TO 3 POSTS OF DEPUTY DIRECTORS OF AGRICULTURE

*5471. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department, be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that 3 posts of Deputy Directors of Agriculture in W.P.A.S., were advertised by the West Pakistan, P.S.C., on 5th and 6th November 1962 and the last date of submission of applications was 2-12-62 ;

(b) whether it is a fact that one of the conditions of recruitment was that the candidate should have 8 years experience in extension in Class II service ;

(c) whether one Mr. Ane Naqvi was one of the candidates for these 3 posts; if so;

(i) whether he had the requisite 8 years experience on 2-12-62 ;

(ii) details of his experience with dates ;

(d) whether it is a fact that the P. S. C., held the interview after 8 months ;

(e) whether it is a fact that Mr. Naqvi did not have the requisite experience even as the time of interview ;

(f) whether the said Mr. Naqvi was selected by the P.S.C. ;

(g) whether the statement of Mr. Naqvi regarding his experience was verified by the Commission ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) — (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) (۱) جی ہاں۔

(۲) ان کے تجربہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں ۔

۳۰-۶-۶۲ء سے ۳۷-۱۰-۱ء ڈائریکٹر زراعت یو-پی کے ماتحت ۱۶۰ روپے ماہوار پر ڈسٹرکٹ انسپکٹر زراعت ۔

۳۷-۱۰-۲۹ء سے ۵۴-۱۰-۱۵ء محکمہ زراعت سندھ میں ۱۸۰ روپے ماہوار پر ایگریکلچر اسسٹنٹ ۔

۵۴-۱۰-۱۸ء سے ۵۵-۵۰-۳ء تا ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ زراعت کا مزید چارج لیا جو کہ اب ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت درجہ دوم کی آسامی ہے ۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت ۵۵-۱۰-۴ء سے درخواست کی آخری تاریخ یعنی ۶۲-۱۲-۲۰ء تک

(د) جی ہاں—محکمہ زراعت کے مشورے سے ایک فنی مسئلے کے فیصلے کی وجہ سے تاخیر واقع ہوئی تھی ۔

(ہ) جی ہاں ۔

(و) جی ہاں ۔

(ز) جی ہاں—ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت حیدر آباد کے سرٹیفکیٹ کی بنا پر جسے کہ اس قسم کے معاملات میں عام طور پر دیا جاتا ہے ۔

RECRUITMENT OF CIVIL JUDGES ON *ad hoc* BASIS

***5518. Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government intend to recruit some Civil Judges on *ad hoc* basis to clear the pending Civil Cases in the Courts ;

(*b*) whether it is a fact that recruitment to the posts will be by nomination, if so, reasons for filling the posts through nominations instead of recruitment competitive examination ;

(*c*) reasons for not appointing against the said posts, the cadidates who qualified in the P. C. S., Judicial Branch, Examination held in the year, 1963, but were not taken into service due to the lesser number of vacancies available at that time ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) 20 posts of Civil Judges for clearance of arrears of Judicial work were created on purely temporary basis, 19 posts have since been filled in.

(*b*) No. Recruitment against these posts has been made by selection from amongst practising lawyers of at least 5 years standing on the recommendations of the Public Service Commission.

(*c*) These posts have been created outside the cadre strength of the Provincial Civil Services (Judicial Branch). It was, therefore, not necessary to make recruitment through competitive examination. Moreover, officers with practical experience of Civil Law were recruited, so that they could take up the work without having undergone any training. The method of recruitment against these posts had been decided upon in consultation with the High Court and the Public Service Commission.

ALLOTMENT OF (A) TYPE QUARTERS IN CHAUBURJI GARDEN'S ESTATE

***5579. Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that several applications for the allotment of 'A' type quarters in Chauburji Garden's Estate are lying pending in the offices of Estate Officers, West Pakistan, Lahore; if so, the number therefor ;

(*b*) whether it is a fact that Government Officials who had applied for the allotment of the said quarters since long and whose names are on the top of the priority list are being ignored and allotments are being made to the persons who applied much later ;

(*c*) whether it is also a fact that several 'A' Type quarters in 'B' street of the said Estate are occupied by the employees of B & R. Department un-authorisedly and the deserving persons are being ingored on the pretext that no quarters are vacant ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to have the quarters mentioned in (*c*) above vacated and allot them to the persons who are on the top of the seniority list ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) :- (الف)
یہ امر واقعہ نہیں ہے ۔ کہ چوبرجی گارڈنز املاک
میں اے ٹائپ کوارٹروں کی الاٹمنٹ کے لئے کئی
درخواستیں دفتر املاک میں زیر غور پڑی ہیں لیکن
مختلف نو آبادیوں بشمول چوبرجی گارڈنز املاک میں
سرکاری کوارٹروں کی انتظامی فہرست پر درخواستوں

کی ایک کافی تعداد موجود ہے ۔ تمام املاک میں اس درجہ کے کوارٹروں کے لئے درخواست گذاروں کی مجموعی تعداد ۲۶۷۷ ہے —

(ب) یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ان سرکاری ملازمین کو جنہوں نے کافی مدت سے سرکاری کوارٹروں کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے در اصل الاٹمنٹیں تقدم کے لحاظ سے کی جاتی ہیں ماسوائے اس کے کہ جہاں درخواست گذار حکومت کے علم میں ایسے کوارٹر لاتے ہیں جن پر ناجائز طور پر قبضہ کیا گیا ہو ۔ حکومت کی طے شدہ پالیسی کے مطابق ان حالات میں الاٹمنٹ اطلاع دھندگان کے حق میں کی جاتی ہے —

(ج) موقع پر عملی پڑتال کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ چوبرجی گارڈنز املاک کی ''بی،، سٹریٹ میں کوئی ''اے،، ٹائپ کوارٹر محکمہ بی اینڈ آر کے کسی ملازم کے ناجائز قبضے میں نہیں ہے —

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا —

DEVELOPMENT SCHEMES FORMULATED BY DISTRICT COUNCIL FOR INCLUSION IN THE 3RD FIVE YEAR PLAN

*5674. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that in November, 1962 Government directed all Divisional Commissioners to submit a list of important development scheme for this respective divisions for inclusion in the 3rd Five Year Plan ; if so, whether it is a fact that the Commissioners in pursuance of the said directions instructed the Deputy Commissioner concerned to formulate Development Schemes in consultation with District Councils for implementations in the area of each Union Council in their respective District ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative the number and names of the schemes submitted to Government by Deputy Commissioner,; Multan along with the names of the Union Councils for which the said schemes were proposed and the estimated cost of each ;

(*c*) whether the M.P.As. are also entitled to prepare and submit Development schemes to the Planning and Development Department for implementation in their respective constituencies if so, whether such schemes are given consideration by the Department concerned ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) (الف) جی ہاں

(ب) ملتان ڈویژن کے کمشنر کی جانب سے ضلع ملتان کو تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کرنے کے بارے میں موصول شدہ سکیموں کو ایوان کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر ملتان کی جانب سے تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کرنے کے لئے اس محکمے کو بلا واسطہ کوئی سکیم موصول نہیں ہوئی ہے —

(ج) ارکان صوبائی اسمبلی تیسرے پنجسالہ منصوبے میں سکیموں کی شمولیت کی تجاویز محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو پیش کر سکتے ہیں ۔ ان کی تجاویز پر مناسب غور کیا جائے گا —

DISTRICT COUNCIL, MULTAN

Serial No.	*Name of Schemes*	*Amount required (Figures in lacs of rupees)*
1.	Widening of Highway Delhi-Multan Road ..	47·00
2.	Tate-pur-Qadirpur Ran Road ..	5·00
3.	Kacha Khuh-Vehari Road upto Pakhi Minor ..	15·00
4.	Kabirwala Makhdumpur Road ..	11·00
5.	Lodhran Jalapur Pirwala Road ..	28·00
6.	Mailsi Vehari *via* Noor Shah ..	20·00
7.	Construction of Mianchannu Burewala Road, (Section Mian Channu Hamand)	19·00
8.	Construction of Jaharia Chak Shahana Road ..	15·00
9.	Construction of Lodhran Kahror Pacca Road	20·00
10.	Tibba Sultanpur Road	16·00
11.	Qadirpur Ran Kotla Sultan Dab Road ..	10·00
12.	Multan Kothe Wala Road ..	12·00
13.	Kabirwala Bosan Road ..	20·00
14.	Mailsi Fatehpur Road ..	10·00
15.	Galewala Railway Station to Elahiwala ..	7.00
16.	Fatehpur Ashraf Shah Road ..	6·00
17.	Shujabad Raja Ram Road ..	8·00
18.	Chak Shujabad Road ..	6·00
19.	Ludden to Jaya Road ..	11·00
20.	Joya Jam Lera Road ..	10·00
21.	Construction Kahror Pacca Dunyapur Road ..	7·24
22.	Construction Dunyapur Basti Maluk Road ..	2·73
23.	Construction Widening West Pakistan Highway (Mile 59 to 213)	5·00

EDUCATION

Upgrading of Middle Schools to High Schools as noted below:—

		Amount required
		Rs.
1.	65/W.B. ..	40,000
2.	539/E.B. ..	40,000
3.	Nawabpur ..	40,000
4.	Karampur ..	40,000
5.	Kotli Nijabat ..	40,000
6.	Sardarpur ..	40,000
	Total ..	2,40,000
7.	Construction of building of High School, Venjari ..	24,000
8.	Construction of building for Workshop/Venjari ..	45,000
9.	Supply of furniture for High School/Venjari ..	8,000
10.	Starting Industrial classes in 5 High Schools of Multan District Council, at Rs. 21,000 each.	2,10,000
11.	Addition of 2 rooms in each of the Schools ..	3,00,000
	Total ..	5,87,000

VETERINARY DEPARTMENT

		Rs.
1.	Purchase of bulls for breeding purposes ..	1,00,000
2.	Opening of Veterinary Dispensaries ..	1,50,000
3.	Opening of Poultry Farm ..	20,000
	Total	2,70,000

IRRIGATION

		Rs.
1.	Extension of Chenab Flood Bund R.D. 96,700 to Tail Nawab, pur escape R.D. 16,2;000 as an advance Bank in Ilampur Sub-Division.	15,33,100
2.	Re-modelling Sidhnai Canal from Head to tail ..	5,00,000
3.	Re-modelling Makhdum Rashid Branch Head to tail ..	40,000
4.	Remodelling Venoi Distributary system ..	40,000
5.	Re-modelling Kabirwala Distributary ..	12,000
6.	Re-modelling Kotli Butta Distributary ..	11,000
7.	Re-modelling Hashmat Mirali Distributary	6,000
8.	Re-modelling Kukar Hatta Distributary ..	8,000
9.	Re-modelling Mansa Manglani Distributary ..	12,000
10.	Re-modelling Tarpai Distributary ..	13,000
11.	Re-modelling Salwala Distributry ..	10,000
12.	Re-modelling Sher Singh Distributary ..	25,000
13.	Re-modelling Rashida Distributary ..	7,000

			Rs.
14.	Re-modelling Makhdum Rashid Distributary		40,000
15.	Re-modelling Luthar Distributary	..	5,000
16.	Re-modelling Noorpur Distributary	..	5,000
17.	Re-modelling Chitapur Distributary	..	8,000
18.	Re-modelling Riazabad Distributary	..	5,000
19.	Re-modelling Chawan Distributary	..	6,000
20.	Re-modelling Mahni Sayal Distributary	..	17,000
21.	Re-modelling Hithar Distributary	..	15,000
22.	Re-modelling Abdul Hakim Distributary	..	35,000
23.	Re-modelling Kot Distributary	..	3,000
24.	Re-modelling Fazil Shah Distributary	..	30,000
25.	Re-modelling Rukkan Wala Distributary	..	5,000
26.	Re-modelling Chaupar Hatta Distributary	..	15,000
	Total	..	24,06,100

HEALTH

			Amount required Rs.
1.	Construction of buildings of 7 Maternity and Child Welfare Health Centres in Multan District in each Tehsil	..	73,500
2.	Improvement of Kabirwala Dispensary building		1,00,000
3.	Construction of buildings for 5 Dispensaries	..	3,00,000
	Total	..	4,73,500

CO-OPERATIVES

Creation of post of Inspector at Vehari with his office

		Rs.	
(i)	Pay of Inspector ..	14,700	
(ii)	Pay of Camp Clerk ..	7,500	
(iii)	Pay of Peon ..	3,900	
(iv)	Travelling Allowance of Inspector and Camp Clerk	6,000	
(v)	Travelling Allowance of Peon to Inspector.	1,800	
(vi)	Contingencies ..	2,500	
	Total ..	36,400	36,400
Posts of Auditors in the grade of 115—5—175			
(i)	Pay of Auditors ..	60,000	
(ii)	Travelling Allowance of Auditors ..	6,000	
	Total ..	66,000	66,000
4.	Construction of godwons in 90 largesized, development cost, on the basis of interest free loan.	4,50,000	4,50,000

5.	Construction of godwons of Jahania, Coop; Agricultural, Marketing and Supply Society on the basis of interest free loan ..	25,000	25,000
6.	(*a*) Subsidy in pay of 90 Secretaries of large-sized Societies.	1,62,000	1,62,000
	(*b*) Subsidy in pay of 190 Secretaries of small sized Societies.	2,28,000	2,28,000
	(*c*) Subsidy in pay of Secretaries of 17 large-sized Societies.	51,000	51,000
7.	Training Farm at Khalidabad ..	18,000	18,000
8.	Poultry Farm at Khalidabad ..	2,500	2,500
9.	Fish Pond at Khalidabad ..	500	500
10.	(*a*) Veterinary Dispensary at Chak 79/10-R ..	6,000	
	(*b*) Human Dispensary at 79/10-R ..	4,000	
	(*c*) Girls School at Chak 79/10-R ..	3,000	
	Total ..	13,000	13,000
	Grand total of amount required for Third Five year plan		10,52,400

NAMES OR NAMES OF SCHEMES

ESTABLISHMENT OF PUBLIC HEALTH CENTRES

(PRIMARY HEALTH CENTRES)

Serial No.	Tehsil	Proposed P. H. C.	Proposed Sub-Centres	Estimated Cost
1	2	3	4	5
1	Shujabad ..	Jahanpur ..	1. Hafizwala 2. Beit Kej.	Rs. 3 lacs in each case.
2	Do.	Kotli Najabat ..	1. Traggar. 2. Rajarem. 3. Rasoolpur.	Ditto.
3	Multan ..	Qasba Marhal ..	1. Nawabpur. 2. 3.	Ditto.
4	Do. ..	Tatepur ..	1. .. 2. 3.	Ditto.
5	Kabirwala	Makhdumpur Pahoran.	1. .. 2. 3.	Ditto.

Serial No.	Tehsil	Proposed P.H.C.	Proposed Sub-Centre	Estimated cost
1	2	3	4	5
6	Kabirwala ..	Jodhpur ..	1. Kot Bahadur ..	Rs. 3 lacs in each case
			2.	
			3.	
7	Do.	Sadiqnwala ..	1. ..	Ditto.
			2.	
			3.	
8	Lodhran	Dunyapur ..	1. Mianpur Arain.	Ditto.
			2. Chak 5/W.B	
			3. Noor Garh.	
9	Do. ..	Jallah Arain ..	1. Chak 32/M	Ditto.
			2. Fatehpur.	
			3.	
10	Do.	Qureshiwala ..	1. Sadullahpur. ..	Ditto.
			2. Jahanwah.	
			3.	
11	Khanewal ..	Chak 92/10-R ..	1.	Ditto.
			2.	
			3.	
12	Do.	Chak 139/10-R ..	1.	Ditto.
			2.	
			3.	
13	Vehari ..	Chak No. 56/WB ..	1. Chak 232/WB ..	Ditto.
			2. Chak 78/WB.	
			3. Chak 95/WB	
14	Do.	Chak 537/EB. ..	1. Chak 529/E.B.	Ditto.
			2. Chak 455/E.B.	
			3. Chak 477/E.B.	
15	Mailsi ..	Jallah Jeem ..	1. Fatehpur ..	Ditto.
			2. Gulhari.	
			3. Varis Wahin.	
16	Do.	Tibba Sultanpur ..	1. Garha. ..	Ditto.
			2. Dakota.	
			3. Chak Mughal.	

Serial No.	*Name of Schemes*
1.	Water Supply Schemes in Urban Areas:—
	1. Lodhran ;
	2. Shujabad.
	3. Kabirwala ;
	4. Mian Channu ; and
	5. Kahror Pacca.
2.	Drainage Schemes in Urban Areas:—
	1. Kabirwala ;
	2. Shujabad ;and
	3. Kahror Pacca.
3.	Water Supply Schemes in Rural Area—
	1. Tehsil Multan, Suraj Miani ;
	2. Tehsil Multan, Rawar;
	3. Tehsil Multan, Qasba Marhal ;
	4. Tehsil Multan. Makhdum Rashid ;
	5. Tehsil Kabirwala, Mahni Sial ;
	6. Tehsil Kabirwala, 5 Kassi ;
	7. Tehsil Kabirwala, Jasso Kawan ;
	8. Tehsil Kabirwala, Barij ;
	9. Tehsil Kabirwala, Narhal ;
	10. Tehsil Khanewal, Arya Nagar.
	11. Tehsil Khanewal, Shanti Nagar ;
	12. Tehsil Khanewal, Kacha Khuh;
	13. Tehsil Khanewal, Tulamba ;
	14. Tehsil Vehari, Kot Ghulam Qadir;
	15. Tehsil Vehari, Daulat Abad ;
	16. Tehsil Vehari, Chak 56/W.B.
	17. Tehsil Vehari, Chak 477/E.B.
	18. Tehsil Mailsi, Karampur;
	19. Tehsil Mailsii Shah Garh ;
	20 Tehsil Mailsi, Tibba Sultanpur ;
	21. Tehsil Mailsi, Jallah Jeem ;
	22. Tehsil Lodhran, Jallah Arain ;
	23. Tehsil Lodhran, Gogran ;
	24. Tehsil Lodhran, Dunyapur.
	25. Tehsil Lodhran, Rawani ;
	26. Tehsil Lodhran, Jamrani Wah ;
	27. Tehsil Shujabad, Jalalpur Pirwala ;
	28. Tehsil Shujabad Matotli ;
	29. Tehsil Shujabad, Bet Kej ; and
	30. Tehsil Shujabad, Kotli Najabat.

AMOUNT PROIVDED IN 1ST FIVE YEAR PLAN FOR THE IMPLEMENTATION OF DEVELOPMENT PROJECTS IN MULTAN DIVISION

***5675. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani :** Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) The total amount provided in the 1st Five Year Plan for the implementation of Development Projects in Multan Division ;

(*b*) the amount out of that mentioned in (*a*) above, earmarked for Multan District;

(*c*) the amount out of that mentioned in (*a*) above, actually spent on Development Schemes alongwith the names of the said scheme ;

(*d*) in case no amount was provided for the implementation of Development Schemes in the said Division during the above-mentioned period plan reasons thereof;

(*e*) the total amount earmarked in the 2nd Five Year Plan for implemening Development Projects in the above-mentioned Divisions along with the said projects?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) - مغربی پاکستان کے لئے پہلے ، دوسرے اور تیسرے پنجسالہ منصوبے کو سیکٹر وار اساس پر تیار کیا گیا نہ کہ ڈویژنل / ضلعی بنا پر - منصوبے کو سالانہ ترقیاتی میزانیوں کے ذریعے عمل درآمد کیا گیا ہے - جن کو پھر سیکٹر وار اساس پر تیار کیا گیا ہے - مغربی پاکستان کے کسی خاص ضلع کو جسے پہلے اور دوسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کیا گیا ہے استفادہ پہنچانے والی سکیموں پر آمدہ اخراجات کا حساب کرنے پر کافی محنت ، وقت اور روپیہ صرف ہوگا - اس معاملہ پر معقول ، قابل اعتماد اطلاعات حاصل کرنے کے لئے دونوں منصوبوں کا بالتفصیل معیشتی تجزیہ اور سال وار ترقیاتی میزانیے ضروری ہوں گے اس کام کو مکمل کرنے کے لئے سپیشل اکنامک ایکسپرٹ سٹاف کو مقرر کرنا لازمی ہوگا - اس لئے افسوس ہے کہ مطلوبہ اطلاعات کو مہیا کرنا ممکن نہیں ہے -

---

ALLOCATION OF FUNDS TO EXECUTIVE ENGINEERS OF BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

***5726. Babu Muhammad Rafiq :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department please refer to answer to my starred question No. 287, laid on the table of the House on 5th December, 1962, and state the action Government have taken so far in the case and lay on the table of the House (*i*) a copy of the report of the inquiry held by the Anti- Corruption Department is completed ; (*ii*) copy of the enquiry held by A.P.A. Zhob?

(ANSWER NOT LAID ON THE TABLE)

TREATING LOWER TANAWAL IN TEHSIL ABBOTABAD AS BACKWARD AREA

*5785. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) the names of the districts in West Pakistan declared as backward areas;

(*b*) whether it is a fact that the area of Lower Tanawal in Abbotabad Tehsil has not been declared as backward area ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to declare the said area as backward and extend all such facilities to it as are normally provided to backward areas ; if not, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود)۔ (الف) حکومت مغربی پاکستان نے باضابطہ طور پر مغربی پاکستان کے کسی علاقے کو پسماندہ قرار نہیں دیا ہے تاہم دوسرے پنجسالہ منصوبے میں بعض قبائلی علاقوں کو اقتصادی ترقی کی غرض سے علیحدہ شمار کیا جاتا ہے ۔

(ب) و (ج) الف بالا کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

DEVELOPMENT SCHEMES FORWARDED IN DIVISIONAL COUNCIL, MULTAN TO GOVERNMENT

*5791. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a number of Development Schemes have been forwarded by the Divisional Council, Multan to the Government for inclusion in the Annual Development Programme for 1964-65, if so, whether the same have been included in the said programme. if not, reasons; therefor ;

(*b*) the nature and the estimated cost of each scheme mentioned in (*a*) above;

(*c*) the names of the schemes out of those mentioned in (*a*) above which relate to Multan District and specially to tehsils Lodhran and Mailsi of the District ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ (الف) ان سکیموں کی ایک فہرست جن کی بابت ڈویژنل کونسل ملتان نے انتظامی محکمہ جات متعلقہ کو ترقیاتی میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء میں شمولیت کے لئے سفارش کی ہے ، ایوان کے روبرو پیش ہے ۔ کسی سالانہ میزانیہ میں شامل ہونے والی سکیموں کی دو اقسام ہوتی ہیں ۔ (۱) زیر کار سکیمیں ۔ (۲) نئی سکیمیں ۔ چونکہ سال ۱۹۶۴-۶۵ء دوسرے پانچسالہ منصوبے کا آخری سال ہوگا ۔ لہذا

رقوم کی تخصیص میں زیر کار سکیموں کو قدرتی طور پر ترجیح دی جائے گی - زیر کار سکیموں کی ضرورت پوری کر دینے کے بعد اگر کوئی رقوم بچ گئیں تو نئی سکیموں کو شامل کیا جا سکے گا - بجٹ ۱۹۶۴-۶۵ء کی مالی کیفیت کا تا حال علم نہیں ہے - لہذا یہ بتانا مشکل ہے کہ اس سال کے میزانیہ میں شامل کی جانیوالی کونسی نئی سکیمیں ہونگی - لہذا افسوس ہے کہ اس مرحلہ پر اس سلسلے میں اطلاعات بہم نہیں پہنچائی جا سکتیں - جب میزانیہ تیار ہو جائے گا تو حسب معمول ایوان کے رو برو پیش کر دیا جائے گا -

(ب) و (ج) - ایک فہرست جس میں ان سکیموں کے نام و دیگر تفصیلات درج ہیں - جن کی بابت ڈویژنل کونسل ملتان نے سالانہ ترقیاتی میزانیہ ۱۹۶۴-۶۵ء میں شمولیت کی سفارش کی ہے ایوان کے رو برو پیش ہے -

LIST OF SCHEMES RECOMMENDED BY DIVISIONAL COUNCIL, MULTAN, FOR INCLUSION IN THE ANNUAL DEVELOPMENT PROGRAMME, 1964-65

EDUCATION DEPARTMENT

OPENING OF PRIMARY SCHOOLS

Muzaffargarh District

Name of development schemes	*Estimated cost* Rs.
1. Opening of new Primary Schools on 50·50 grant in aid	.. 73,370

Up-grading of Primary Schools to Middle Standard.

Building grant at Rs. 10,000 and Equipment grant at Rs. 2,500 on the condition of matching funds.

Multan District

Boys	*Girls*
1. D.P.E.C. Primary School, 384/W.B. ..	1. Makhdum Rashid.
2. Qureshiwala	2. Makhdum Pahoran.
3. Junhi	3. M.C. Girls Pirmary School, Kabutar Mandi, Multan
4. 567/E.B.	
5. 8/M.R.	
6. I/M.R.	
7. Khurewala.	
8. 166/E.B.	
9. 138/10-R.	
10. 136/10-R.	
11. [illegible]	

Montgomery District

1. 275/E.B.		
2. Bhowan Shah	1.	Montgomery—Two Schools.
3. 27/4-L.		(proposed by D. C. Mont-
4. Kumhariwala		gomery).
5. 111/9-L.		

Muzaffargarh District

1. Bet Mir Hazar	1.	Ihsanpur.
2. Muradabad	2.	Gujrat.
3. Pacca Ghalwan	3.	Keror.
4. Panj Girhan		Muzaffargarh
5. Jhangra		
6. Buttapur		
7. Dharampur.		

Dera Ghazi Khan District

1. Rasulpur	1.	Kot Chutta.
2. Desiwala	2.	Vehoa.
3. Miranpur (South)	3.	Mithan Kot.
4. Chattol		
5. Kotani		

Industrial Art Courses in Non-Government Middle Schools.

Workshop Shed at Rs. 3,000 and equipment grant Rs. 1,000 and the condition of matching funds.

Multan District

	Boys	*Girls*
1. Qadarpur Larr		*Nil.*

Montgomery District

1. 52/E.B.	*Nil.*
2. Kamir	
3. 4 G. A.	

Muzaffargarh District

1. Murad Abad	*Nil.*
Dharampu	

Dera Ghazi Khan District

	Boys	*Girls*
1.	Desiwala	*Nil.*
2.	Miranpur (South)	
3.	Chattol	
4.	Kotani	
5.	Rasulpur.	

Upgrading of Middle Schools to High Schools Non-Government. Building grant at Rs. 13,333 and on the Equipment grant at Rs. 5,400 on the condition of matching funds.

Multan District

	Boys	*Girls*
1.	65/W.B.	1. C.B. Girls Middle School,
2.	123/10-R.	Multan.
3.	Sardarpur	
4.	Kotli Nijabat.	
5.	Ghazipur	
6.	Nawabpur (District Multan)	
7.	Karampur (Tehsil Mailsi)	
8.	539/W.B. (Vehari)	

Montgomery District

	Boys	*Girls*
1.	Mandi Hira Singh	
2.	Chak Bedi	*Nil.*
3.	Sheikh Fazil	

Muzaffargarh District

1.	Kinjhar	*Nil.*

Dera Ghazi Khan District

	Boys	*Girls*
1.	Lund Shadan	—
2.	Dajal	*Nil.*
3.	Rakbi Corge (Excluded area)	—

Opening of Double Section Government High Schools

Building grant Rs. 3 lacs.
Equipment grant Rs. 30,000.

Multan District

	Boys	*Girls*
1.	Tibba Sultanpur	1. :Lodhrun.
2.	Nawabpur	
3.	539/W.B.	
4.	Qasba Marhal	..
5.	343/E.B.	
6.	Chak Haiderabad	

Montgomery District

Boys	*Girls*
1. Depalpur	1. Chichawatni.
2. 18/11-L ..	

Muzaffagarh District

Boys	*Girls*
1. Basira ..	*Nil.*
2. Khangarh	

Dera Ghazi Khan District

Boys	*Girls*
1. Chote Zerin	*Nil.*
2. Mithankot	*Nil.*

***Grant-in-aid** for opening of new Non-Government High Schools*
***Grant-in-aid** Rs. 20,000 on the condition of matching fund*

Multan District

Boys	*Girls*
1. D. C. High School, 539/E.B. ..	*Nil.*

Montgomery District

Boys	
1. Jandzaka ..	*Nil.*

Muzaffargarh District

Nil	*Boys*	*Nil.*

Dera Ghazi Khan District

Boys	
1. Sikhaniwala	*Nil.*

Improvement of Middle Schools

Building grant at Rs. 5,000 and Equipment grant at Rs. 1,666 on the condition of matching fund.

Multan District

Boys	*Girls*
1. Doraharwahn	1. Talumba.
2. Rungilpur	2. Kabirwala.
3. Raja Ram	
4. Ailampur.	
5. Islamia Jafarya Middle School	

Montgomery District

	Boys	Girls
1.	Chak Shafi	*Nil.*
2.	Satgarha	
3.	3-40 A/4-L.	
4.	149[E.B.	
5.	Budh Dhoka.	
6.	7/1-A-L.	

Muzaffargarh District

	Boys	Gir's
1.	Daya Chokka	1. Sanawan.
2.	Jahan Khan	2. Kot Sultan.

Dera Ghazi Khan District

	Boys	Girls
1.	Sokar	*Nil.*
2.	Darkhast Jamal Khan	
3.	Downa	
4.	Kot Mithan	

Improvement of Government High Schools

		Class *Rooms*	Science *Rooms*	Drawing *Rooms*
		Rs. 8,000	Rs. 17,000	Rs. 13,000
	Boys			
1.	Government High School, Khanewal (Multan)	9	1	..
2.	Government High School, Military Farm, Okara	3	1	1
3.	Government High School, Kot Adu (Muzaffargarh) ..	2	1	..
4.	Government High School, Rajanpur (D. G. Khan)	2	..	..
5.	Government High School, Muzaffargarh .. Rs. 20,000			
	Girls			
1.	Government High School, Montgomery ..	4	1	1
2.	Government High School, Khanewal ..	4	1	1
3.	Government High School, Muzaffargarh ..	4	1	1
4.	Government High School, Alipur ..	4	1	1
5.	Government High School, Kot Adu ..	2	1	1
6.	Government High School, D. G. Khan ..	4	1	1

Construction of Hostels

Building grant at Rs. 75,000

Boys

1. Government High School, Pakpattan (Mnntgomery).
2. Government High School, Shujabad (Multan).
3. Government High School, Jalalpur Pirwala (Multan).

4. Government High School, Kot Adu (Muzaffargarh).
5. Government High School, Rajanpur (Dera Ghazi Khan).

Girls

1. Government Girls High School, Mianchannu.
2. Government Girls High School, Pakpattan.
3. Government Girls High School, Kot Adu.
4. Government Girls High School, Dera Ghazi Khan.

Award of building grant to Non-Government High Schools.

Building grant at Rs. 12,500 on the condition of matching funds

Multan District

Boys	*Girls*
1. 135/10-R...	*Nil.*
2. Muslim High School, Multan.	
3. Mankot.	
4. Islamia High School, Am Khas Bagh, Multan.	
5. Millat High School, Multan.	
6. Nawaz Muslim High School, Mianchannu ..	
7. Nusrat-ul-Islam High School, Multan.	
8. Public High School, Khanewal.	

District Montgomery

1. D. C. High School, 32/2-L	1. Birla Girls High School, Okara.
2. D. C. High School, Shergarh	
3. D. C. High School, Gaggoo.	
4. Islamia High School, Okara.	
5. Millat High School, Renala Khurd.	

Muzaffargarh District

1. D. C. High School, Khangarh	*Nil.*

Dera Ghazi Khan District

1. D. C. High School, Fazilpur	*Nil.*

Addition of Workshops in High Schools

	Rs.
For Government Workshop building grant	45,000
Equipment	1,600
For non-Government Workshop binlding grant	22,000
Equipment	8,000

	On the condition of matching funds	
	Boys	*Girls*
Government High Schools—		
1. Government High School, Khanewal (Multan) 2. Government Military Farm, Okara (Montgomery) 3. Alipur High School (Muzaffargarh) 4. Rajanpur High School (Dera Ghazi Khan)		1. Government Girls High School, Muzaffargarh.
Non-Government High Schools—		
Multan District		
1. D. C. High School, Jhandirwah		*Nil*
2. D. C. High School, Sikandarabad		
Montgomery District		
1. D. C. High School, 127/E.B.		*Nil.*
Muzaffargarh District		
1. D. C. High School, Khangarh		*Nil.*
Dera Ghazi Khan District		
1. D. C. High School, Rojhan		*Nil.*

---

1. Opening of five Higher Secondary Schools at Pakpattan, Arifwala, Depalpur, Chichawatni and Renala Khurd and one Higher Secondary School for Girls at Okara.

2. Opening of Technical High School at Montgomery.

3. Setting up of ten Public Libraries in District Montgomery.

4. Construction of four modern Gymnasiums in District Montgomery.

5. Opening of one Vocational Training Centre separately for boys and girls in Rural Areas, one in each of the Tehsils of District Montgomery.

6. Polytechnic Institute at Motgomery.

7. Opening of Degree College at Pakpattan.

8. Extension of the Higher Secondary School building at Montgomery.

9. Introduction of Post-Graduate Classes in the Government College, Montgomery.

10. Construction of new College Hostel for Government College, Montgomery or extension of the present one on account of the influx of the boarders.

11. Opening of a Deaf and Dumb Institute in District Montgomery.

12. Converting of existing Government High School, Montgomery into Pilot School.

13. Construction of Stadiums at Tehsil Headquarters in District Montgomery.

---

1. Construction of Hall and extension of buildings of Gaggoo High School—

	Rs.	
Hall	35,000	70,000
Extension	35,000	

2.	Extension of 127/EB. High School building ..	.. 56,000
3.	Extension of 269/EB. High School building ..	.. 17,000
4.	Construction of High School at Depalpur ..	.. 80,000
	Total	.. 2,23,000

AGRICULTURE DEPARTMENT

Provision of one set of improved implements costing Rs. 350 to each Union Council in the Division, at a total cost of Rs. 2,00,000, for the purpose of demonstration and for increasing agricultural production.

Montgomery District

1. Provision of one power sprayer is each Union Council.

2. Provision of Workshop for repair of Agriculture Machinery one in each of the four Tehsils.

3. Provision of Seed and Fertilizer store one in each Union Council.

4. Establishment of fruit plants nurseries at Okara, Depalpur and Pakpattan.

5. Extension of Village Electrification for Tube-wells and setting up of Sub-Stations at Hujra and Basirpur.

District Multan

1. Provision of one Tractor Workshop each at three Tehsil Headquarters of District Multan. Location to be selected later.

Muzaffargarh District

1. Establishment of progeny-*cum*-nursery seed multiplication farm of 3,000 acres,—Rs. 10,41,660.

2. Establishment of an agricultural colony at Muzaffargarh,—Rs. 2,98,000

PUBLIC HEALTH AND MEDICAL

Montgomery District

1. Provision of Anti-Malaria Measures for the entire District.

2. Water Supply and Drainage in —

(1) Qabula, (2) Harappa, (3) Nurshah, (4) Malka Hans, (5) Gaggoo, (6) Kamir, (7) Satghara, (8) Jandraka, (9) Sheikh Fazal, (10) Hota, (11) Chak Shafi, (12) Hujra, (13) Basirpur, (14) Pakpattan, (15) Haveli, (16) Depalpur,

at Rs. 50,000 per village. Rs. 22,000 has already been paid to Public Health Engineering Department for Basirpur and Hujra. Rs. 6,28,000 will now be the total amount required.

3. Water Supply Scheme, Chak Sandhekhan, Rs. 10,100.

4. Opening of Medical School at Montgomery.

5. Conversion of the status of Civil Hospital at Pakpattan and Depalpur to the Tehsil Headquarters Hospitals.

6. Conversion of Rural Dispensaries at Gaggoo, Malaka Hans, Joboka, Nurshah, Muhammadpur 77/5-R, Gogera, Bulliana, Shah, Yaka, Burj Jewa Khan, Kohla and 34/4-L to the status of Primary Health Centres.

7. Opening of new Primary Health Centres at Sheikh Fazil, Basirpur, Kullina, Qadirabad and 32/2-L.

8. Opening of T. B. Clinics at Depalpur and Arifwala.

9. Construction of Dispensary Building at Kumbariwala, 51/E.B. and Gogera.

Multan District

1. Provision of 7 Dispensaries one each for the 7 Tehsils of the District either under the Primary Health Scheme or independently. Places will be selected by the Tehsil Councils in each case after approval of the schemes.

Muzaffargarh District

1. Upgrading of Civil Hospital, Kot Adu, into 46 bedded Hospital, Rs. 2,39,000 (and equipment Rs. 50,000).

2. Upgrading of Civil Hospital, Alipur, into 46 bedded Hospital, Rs. 2,39,000 (and equipment Rs. 50,000).

3. Upgrading of Civil Hospital, Leiah, into 46 bedded Hospital, Rs. 2,39,000 (and equipment, Rs. 50,000).

4. New construction of Maternity Health Centre with residential quarter at Alipur Rs. 12,500 (and equipment, Rs. 4,000).

5. New construction of Maternity Health Centre with residence at Kot Adu, Rs. 12,500 (and equipment Rs. 4,000).

6. Construction of new Primary Health Centre at Khangarh, Tehsil Muzaffargarh, Rs. 3,52,000 (and equipment, Rs. 52,000).

7. Construction of new Primary Health Centre, Pattal Munda, Tehsil Kot Adu, Rs. 3,52,000(and equipment Rs. 21,000).

8. Construction of new Primary Health Centre at Chaubara and Fatehpur, Tehsil Leiah, Rs. 3,52,000 (and equipment Rs. 21,000), in each case.

ANIMAL HUSBANDRY

1. Scheme for the maintenance of Breeding Bulls on Subsidy System (on West Pakistan Basis), Rs. 50,400.

2. Scheme for strengthening the Animal Husbandry and Veterinary aid Organisation on West Pakistan basis (Rs. 3,85,650).

3. Scheme for the training and employment of Stock Assistants in Union Councils of West Pakistan, Rs. 6,59,500.

4. Scheme for the maintenance of Sheep flocks on Subsidy System on West Pakistan basis (Rs. 18,000).

5. Revival of the Poultry Farm at Rojhan—

		Rs.
District D. G. Khan, 5 years		3,000 a year.
First year expenditure		4,000
Four years expenditure		12,000
Total ..		16,000

6. Providing Artificial Insemination Centre, one in each of the four tehsils of District Montgomery.

7. Converting of the 4 Tehsils Headquarters Veterinary Dispensaries of District Montgomery into Government Level Veterinary Hospitals with all the latest scientific equipments.

The present Veterinary Dispensaries run by the District Council are now of absolute standard in view of the modern development.

8. Provision of facilities for establishment of private livestock farms for development of better Breed Cattle in District Montgomery.

9. Supply of refrigerators (Muzaffargarh and Leiah Tehsils) (Rs. 7,500).

10. Cattle and Buffalo Breeding Centres for District Muzaffargarh (Rs. 22,000).

11. Equipments of new Veterinary Dispensary, Munda and Fatehpur, District Muzaffargarh (Rs. 12,000).

12. Poultry Development through private enterprise at D. D. Panah, Shehrsultan, Rohillanwali and Kot Sultan, District Muzaffargarh.

13. Upgrading of Veterinary Dispensary, Shahrsultan, District Muzaffargarh (Rs. 38,000).

14. Upgrading of Veterinary Hospital Khangarh, District Muzaffargarh (Rs. 38,000).

15. Scheme for the development of Livestock Breeding and Veterinary Activities in the Excluded Area of Dera Ghazi Khan District.

BUILDINGS AND ROADS DEPARTMENT

Montgomery District

1. Inter District road linking Montgomery-Lyallpur *via* Mehar Shahana Pattan including ferry bridge 60 miles.

2. Metalling of the following important District roads:—

	Miles	Rs.
(1) Chichawatni-Okanwala	8	..
(2) Hujra-Attari-Mardi Hira Singh	13	..
(3) Iqbal Nagar-Kamand	14	..
(4) Okara-Akbar	5	..
(5) Hujra-Haveli	8	..
(6) Okara-Joboke-Fatuana and Pir Ali ..	15	..
(7) Chichawatni-Sillanwali-Kamir-Pakpattan ..	43	..
(8) Montgomery Lyallpur *via* Kotorwala ..	28	..
(9) Renala-Bame Bala	12	..
(10) Khihanwali Road-Chuchak to Harappa ..	45	..
(11) Arifwala-Hotta Road	11	..
(12) Gumber-Shaboor	5½	4,40,000
(13) Harappa-Mailwala-Dera Rahim	12½	9,40,000
(14) Montgomery-Pipliphar *via* Kotorwala including an off-shoot Kot Muhammad to Mir Shark ..	23	17,25,000
(15) Kureshah to Mahar Shahana	6	4,00,000
(16) Arifwala-Tibbi Lal Beg		1,14,100

RAILWAYS

1. Laying of Railway Line from Pakpattan to Lyallpur *via* Okara and Jaranwala.

2. Laying of Railway Line from Wasawewala (Dopalpur Tehsil) to Amruka.
3. Construction of Railway Level Crossing at Montgomery and Okara.

FOREST DEPARTMENT

Montgomery District

1. Providing tram-way line in the Chichawatni Forest.
2. Providing ten tube-wells in the Chichawatni Forest.
3. Construction of buildings at Chichawatni for Beldars and Range Clerk.
4. Installation of five tube-wells in Dopalpur Plantation.

Dera Ghazi Khan

1. Construction of residential buildings in Dera Ghazi Khan for D. F. O's. Office staff.
2. Afforestation of 21,900 acres in Taunsa Barrage.
(3) Afforestation of 25,000 acres in Taunsa Barrage.

Multan District

1. Construction of buildings for C.C.F. & D.F.O., Multan (Offices and residences).
2. Forest Extension Service.

Muzaffargarh District

	Rs.
1. Raising of irrigated forest plantation in Taunsa Barrage Area over 2,190 acres	3,11,000
2. Establishment of permanent nursery at Leiah	19,800
3. Preparation of working plan in Leiah and Muzaffargarh Divisions	54,500
4. Afforestation of canal-side land at Leiah Division ..	1,85,400

INDUSTRIES DEPARTMENT

Montgomery District

1. Establishment of industrial estate between Harappa and Montgomery.

HOUSING AND SETTLEMENT DEPARTMENT

Montgomery District

1. Providing plants and houses for the Government employees.
2. Provision of an air strip at Montgomery.

CO-OPERATIVE DEPARTMENT

Muzaffargarh District

	Rs.
1. Extension of the office of Assistant Registrar, Co-operative Societies, Muzaffargarh	16,000
2. Construction of Residential Bungalow of Assistant Registrar, Co-operative Societies, Muzaffargarh	50,000

3.	Re-construction of Rural Credit-Grant-in-aid towards pay of Secretaries of large sized Societies	50,000
4.	Re-construction of Rural Credit-grant-in-aid towards pay of Secretaries of small sized Societies	9,600
5.	Re-construction of Rural Credit and Agriculture Marketing (interest free loan for the construction of community building-*cum*-godown)	1,00,000
6.	Re-construction of Rural Credit and Agriculture Marketing Scheme (interest free loan for the construction of godowns)	1,00,000
7.	Rural re-construction scheme as shared participation at apex level in the form of interest free loan to large sized societies	56,000
8.	Re-organization of Rural Credit interest free loan for the installation of tube-well at 50 per cent basis	88,00,000
9.	Re-construction of Rural Credit in the form of interest free loan co-operative for setting up of twenty pumping sets ..	70,000
10.	Grant-in-aid for debt conciliation under the re-construction of rural credit	50,000
11.	Grant-in-aid for the purchase of medicine for co-operative Medical aid and Public Health Societies at Rs. 10,000 per society	20,000
12.	Grant-in-aid for fruit preservation and marketing of fruit products	6,960
13.	Grant-in-aid for the construction of office-*cum*-godowns and staff of the co-operative societies for the marketing of wool at Chaubara under sheep sharing scheme ..	15,600

IRRIGATION DEPARTMENT

Muzaffargarh District

		Rs.
1.	Construction of sixty-six number Patwar Khanes at various sites in Muzaffargarh Division	2,84,000
2.	Construction of Bet Wala Minor for extending irrigation facilities to new area	1,19,000
3.	Construction of 3 number overseers quarters at Hamzewali, Domorwala and Alipur	34,500
4.	Contruction of 4 number Ziladar's quarters at Shehrsultan, Alipur, Bara and Kinjhar	47,000
5.	Construction of Bakoni Minor	1,47,000
6.	Extending irrigation facilities on Fatehpur Minor ..	2,55,700
7.	Extending tails of Chander Bhan, Ghalwan and Qadra Distributary	3,31,500
8.	Constructing Noor Distributary off-taking R. D. No. 104750	1,89,000
9.	Constructing Sindala minor off-take R. D. No. 15250-R. of Hujra Discharge Distributary	3,00,000
10.	Re-constructing damage escape head regulator at R. D. No. 246200 Muzaffargarh Canal	1,50,000
11.	To extend irrigation facilities on Ghillu Minor	6,000
12.	Electrification of Jatoi Rest House with S. D. O. Residence and Hammewali Rest House	2,500

13.	R. C. of T. & P. of Muzaffargarh Division	500
14.	Out-lets are to be remodelled to give due share ..	3,150
15.	Providing 3 number stop-watches in Muzaffargarh Division	750
16.	Providing 2 number Discharge Tables and one current metre in Muzaffargarh Division	5,000
17.	Obtaining Office furniture for 4 number Ziladari Office at Damerwali, Shehrsultan, Alipur and Sohni	3,150

COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT

Provision of specialised workers for each Union Council with necessary supervisory staff Starting of Community Development Project in the Rural Areas as in the case of urban area of the Province. To start with one Rural Community Development Project may be started in Multan District.

GENERAL

1. Construction of a District Auditorium at Montgomery.

Schemes relating to Mailsi and Lodhran Tehsils of Multan District, recommended by the Divisional Council, Multan, for inclusion in the Annual Development Programme. 1964-65.

Opening of Primary Schools

	Estimated cost Rs.
Opening of new Primary Schools on 50:50 grant-in-aid ..	73,370

Upgrading of Primary Schools to Middle Standard

Building grant at Rs. 10,000; and
Equipment grant at Rs. 2,500 on the condition of matching funds.

Boys	*Girls*
1. D. P. E. C. Primary School, 384/W.B. ..	
2. Qureshiwala	
3. Junhi	

Upgrading of Middle Schools to High Schools (Non-Government)

Building grant at Rs. 13,333; and
Equipment grant at Rs. 5,400 on the condition of matching funds.

Boys	*Girls*
1. Karampur	..

Double Section Government High Schools

Building grant Rs. 3 lacs.
Equipment grant Rs. 30,000.

Boys	*Girls*
1. Tibba Sultanpur	1. Lodhran.
2. Chak Haidersbad	

Addition of Workshops in Non-Government High Schools

Building grant at Rs. 22,000; and

Equipment grant at Rs. 8,000 on the condition of matching funds.

	Boys	*Girls*
1.	D. C. High School, Jhandirwah.	..

Opening of one Dispensary each in Tehsils Lodhran and Mailsi.

ALLOTMENT OF 'C' TYPE QUARTERS IN CHAUBURJI GARDENS ESTATE, LAHORE

*5825. **Pir Ghulam Ali**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Chauburji Gardens Estate, Multan Road, Lahore, has been earmarked since its construction in 1928, for Non-gazetted Government Servants, according to the Tenancy Rules of the said Estate;

(*b*) whether it is a fact that according to the revised Tenancy Rules, governing the allotment of residential accommodation to the employees of the Provincial Government at Lahore, issued on 1st July 1960, all types of quarters in the said Estate, *viz.*. A.B.C., have been earmarked for non-Gazetted Government Servants;

(*c*) whether it is a fact that the 'C' type quarters in the said Estate are now being allotted by the Allotment Committee to Officers drawing pay lower than that of non-Gazetted Government Servants for whom the said 'C' type quarters were earmarked under the said Tenancy Rules;

(*d*) whether it is a fact that the Provincial Exchequer is undergoing loss by allotment of 'C' type quarters in the said Estate to the said Officers;

(*e*) if answers to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to stop this encroachment on the rights of the non-Gazetted Government servants and loss to the Provincial Exchequer?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : (الف) محکمہ عمارات و شارعات کے دستور العمل کے احکامات کے مطابق چوبرجی اسٹیٹ گارڈنز کو حکومت کے جریدی اور غیر جریدی عملہ محرری کے لئے نشان زدہ کیا گیا ہے۔

(ب) جیسا کہ بالا (الف) میں دیا گیا ہے۔ جولائی ۱۹۶۰ء میں صرف درجہ بندی ہی کی گئی تھی۔

(ج) جی نہیں۔ صرف ایک "سی" ٹائپ کوارٹر حال ہی میں ایک افسر کو جس کی تنخواہ ۵۰۰ روپے ماہوار ہے، الاٹ کیا گیا ہے۔ اسے فوری طور پر ریواز گارڈنز اسٹیٹ سے منتقل کرنا تھا کیونکہ وہاں کی عمارت منہدم کی جا رہی ہے۔

(د) نہیں۔ اس کے برعکس جریدی افسران کو اپنی تنخواہ کے فیصد کرایہ کے طور پر ادا کرنا پڑتا ہے اور

غیر جوبدی افسر اپنی تنخواہ کا ساڑھے سات فیصد ادا کرتے ہیں ۔
(ح) مذکورہ بالا اطلاعات کے پیش نظر مداخلت بیجا اور حکومت کو نقصان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

EMPLOYEES OF CLASS I, II AND III SERVICES IN CIVIL SECRETARIAT

*5871. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration please refer to answer to my starred question No. 2093 given on the floor of the House, on 20th March 1963, and give the required information, if received and in case it has not so far been received the date by which the same will be supplied?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood):
(FOR ANSWER PLEASE SEE APPENDIX 'D' AT THE END)

INQUIRY HELD BY CHAUDHRI MUHAMMAD HUSSAIN, DIRECTOR, ANTI-CORRUPTION, WEST PAKISTAN AGAINST COAL COMMISSIONER.

*5876. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Chaudhri Muhammad Hussain, Director, Anti-Corruption, West Pakistan made an inquiry during 1961, against Coal Commissioner regarding excess import of Coal and its release to Kiln Industries;

(*b*) whether it is a fact that the said officer has already submitted his report, if so, a copy thereof be placed at the Table of the House;

(*c*) action taken or intended to be taken by the Government on this report?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood):

(a) Yes.

(b) The report was submitted by the Anti-Corruption Establishment on 29th January 1962. It is not in the public interest to place a copy of this report at the table of the House.

(c) The case was referred for trial to a special Military Court set up by the Martial law Authorities at Lahore on 2nd June 1962. It was still under trial when the Martial Law was lifted and it was then transferred to the Court of the District and Sessions Judge, Lahore, who passed it on to the Additional Sessions Judge, Lahore. On the retirement of the latter the case was taken up by his successor, who fixed it for hearing on 11th May 1963. In the meantime one of the accused officers moved the High Court for the quashment of the proceedings under section 561, Cr. P.C. The High Court directed that further proceedings in the case should be stayed. The final decision of the High Court is now awaited.

POSTS IN NEWLY CREATED SUB-DIVISION

*5889. **Rai Mansab Ali Khan Kharal**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state—

(*a*) the number of tehsils which have recently been given the status of Sub-Divisions along with the object therefor and whether that object has been achieved;

(*b*) the number of Sub-Divisional Officers, posted in the newly created Sub-Divisions who are invested with the powers of a Collector and power under Section 30, Criminal Procedure Code;

(*c*) the number of those S. D.Os. posted in the newly created Sub-Division, who have not been vested with these powers along with reasons thereof and whether non-delegation of powers to them has affected the public interest;

(*d*) the number of those newly created Sub-Division where C.S.P. and P.C.S. Officers have been appointed as S.D.Os. separately.

(*e*) number of Sub-Division Headquarters where judicial lock-ups have been constructed along with the number of those where Civil Judges and Deputy Superintendent Police have been appointed;

(*f*) whether the strength of Officers posted in the newly created is the same as in the old Sub-Division ; and

(*g*) whether the powers conferred upon the Officers mentioned in (*d*) above are also the same as are enjoyed by S. D.Os. in the old Sub-Dvisions; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : (*a*) Twenty-five Tehsils have been raised to twenty-one new Sub-Divisions. The Sub-Division at Vehari, Panjgur, Chishtian and Liaqatpur comprise two tahsils each. These new Sub-Divisions were created with a view to decentralizing the administration so that the problems of the public may be decided locally as far as possible without their having to go to the district headquarters. This object has largely been achieved.

(*b*) Six Sub-Divisional Officers have been invested with the powers of Collector under the Punjab Land Revenue Act, the Punjab Tenancy Act and the Land Acquisition Act.

Twelve Sub-Divisional Officers have power under Section 30, Criminal Procedure Code.

(*c*) Fourteen Sub-Divisional Officers have not been invested with Collector's powers. Out of these the cases of six Sub-Divisional Officers are under consideration. One post of Sub-Divisional Officer is vacant. Eight Sub-Divsional Officers are not invested with powers under Section 30, Criminal Procedure Code. At two of the Sub-Divisional headquarters where the Sub-Divisional Officers do not have enhanced Magisterial powers resident magistrates with Section 30 powers have been posted. The position continues to change from time to time with the transfer of officers.

At places where Sub-Divisional Officers do not have these powers, suitable necessary arrangements have been made by the Deputy Commissioners so that the public interest does not suffer.

(*d*) Fourteen P.C.S. Officers and six C.S.P. Officers are posted as Sub-Divisional Officers.

(*e*) Judicial lock-ups exist at six of these places and estimates and plans for constructing them at seven more places have been prepared.

Civil Judges have been appointed at five places and Deputy Superintendents of Police at four places.

(*f*) Yes, the staff is generally the same.

(*g*) Yes, the powers exercised are generally the same. it may, however, be added that powers are not enjoyed by Sub-Divisional Officers *ex-officio*, but individual officers exercise such powers as are conferred on them under the various Acts.

NAMES, LOCATIONS, ETC., OF DEVELOPMENT SCHEMES RELATING TO GUJRANWALA DISTRICT.

***5931. Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state—

(*a*) the names, locations and the total cost of the Development Schemes relating to Gujranwala District included in the Second Five Year Plan ;

(*b*) whether the schemes mentioned in (*a*) above have since been implemented, if not, reasons thereof and the present stage of these schemes ;

(*c*) the authorities by whom the said schemes were prepared ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) : (الف) دوسرے پنجسالہ منصوبے کو سیکٹر وار اساس پر تیار کیا گیا ہے۔ نہ کہ ڈویژنل / ضلعی بنا پر۔ منصوبے کو سالانہ ترقیاتی میزانیوں

کے ذریعے سے عمل درآمد کیا گیا ہے جس کو پھر سیکٹر وار اساس پر تیار کیا گیا ہے مغربی پاکستان کے کسی خاص ضلع کو استفادہ پہنچانے والی۔ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران سکیموں پر آمدہ اخراجات کا حساب کرنے پر کافی محنت وقت اور روپیہ صرف ہوگا ۔ اس معاملے پر معقول قابل اعتماد اطلاعات حاصل کرنے کے لئے دوسرے منصوبے کا بالتفصیل معیشتی تجزیہ اور سال وار ترقیاتی میزانیے ضروری ہوں گے ۔ اس کام کو مکمل کرنے کے لئے سپیشل اکنامک ایکسپرٹ سٹاف کو مقرر کرنا لازمی ہوگا اس لئے افسوس ہے کہ مطلوبہ اطلاعات کو مہیا کرنا ممکن نہیں ہے ۔

(ب) و (ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

NAMES OF THE SCHEMES INCLUDED IN THE THIRD-FIVE YEAR PLAN

*5939. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state—

(a) the names of schemes so far included in the Third-Five Year Plan along with the procedure for gettting Development Schemes included in the said Plan?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ (۱) تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل ہونے والی مخصوص سکیموں کے متعلق ابھی کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔ لہذا افسوس ہے کہ مطلوبہ معلومات فراہم نہیں کی جا سکتیں ۔

(۲) تیسرے پنجسالہ منصوبے میں سکیموں کے شمول کا طریقہ حسب ذیل ہے ۔

عام طور پر متعلقہ انتظامی محکمے اور ایجنسیاں پلاننگ کمیشن کے مقرر کردہ مقاصد اور مقدمات کے لحاظ سے تجاویز وضع کرتی ہیں ۔ اس بارے میں آخری فیصلہ کا اختیار کہ آیا کوئی خاص سکیم قومی منصوبے میں شامل کی جائے یا نہیں پلاننگ کمیشن کو حاصل ہے ۔

تیسرے پنجسالہ منصوبے کی تیاری میں لوگوں کا تعاون حاصل کرنے کی غرض سے نومبر ۱۹۶۲ء میں ڈویژنل کمشنروں سے استدعا کی گئی تھی کہ وہ ڈویژنل کونسلوں اور بنیادی جمہورتیوں کے زیریں اداروں کی رائے معلوم کریں اور ضروری ترتیب دہی کے بعد انہیں منصوبہ بندی و ترقیات کے محکمے کو

ارسال کریں ۔ متعلقہ ڈویژنل کونسلوں کی تجاویز موصول ہو چکی ہیں اور متعلقہ انتظامی محکموں اور ایجنسیوں کے مشوروں کی روشنی میں ان کا جائزہ لیا جا رہا ہے ۔ اس مرحلے کے بعد انہیں غور و خوض اور منصوبے میں شمولیت کے لئے پلاننگ کمیشن کو ارسال کر دیا جائے گا ۔

(۳) ایوان ھذا کے ارکان تیسرے پنجسالہ منصوبے میں شامل کرنے کے لئے کوئی سکیمیں تجویز کرنا مناسب سمجھیں تو ان کی رائے کا خیر مقدم کیا جائے گا ۔ ایسی تجاویز جلد محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو ارسال کر دینی چاہئیں تاکہ ان پر مناسب غور و خوض کیا جائے ۔

VACANCIES IN CLERIAL CADRE IN DEPUTY COMMISSIONER OFFICER OF LYALLPUR.

*5948. **Mr. Hamza**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration Department be pleased to state—

(a) the number and duration of vacancies in Clerical cadre at present lying vacant in the Office of Deputy Commissioner, Lyallpur along with reasons therefor;

(b) the time by which the said vacancies will be filled?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔

(الف) دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب لائل پور میں فی الحال کارکنوں کے کیڈر میں کوئی آسامی خالی نہیں ہے ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

P. C. S. OFFICERS IN THE PROVINCE

*5955. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state—

(a) the number of P. C. S. Officers in the Province;

(b) the number of P. C. S. Officers who are posted in the Bahawalpur Division;

(c) the number and names of Officers out of those mentioned in (b) above who are (i) residents of Bahawalpur Division, (ii) have domiciled there along with the name of the districts to which they belong?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔

(الف) ۴۲۷ ۔

(ب) ۲۲ ۔

(ج) (۱) مندرجہ ذیل ۹ افسران بہاولپور ڈویژن کے رہنے والے ہیں ان کے آبائی اضلاع کے نام ہر ایک کے بالمقابل درج ہیں :

۱- صاحبزادہ محمد محبوب عباسی ... بہاولپور
۲- مسٹر نواز علی کھیڑا ... "
۳- مسٹر زیڈ ایچ قریشی ... "
۴- مسٹر محمد اختر خان ... "
۵- قاضی منظور احمد ... رحیم یار خان
۶- چودھری عبدالمجید جمیل ... بہاولپور
۷- شیخ محمد عطا اللہ قریشی ... "
۸- شیخ عبدالرشید ... رحیم یار خان
۹- مسٹر غلام محمد درانی ... بہاولپور

۲- ایک افسر مسمی چودھری طفیل محمد ضلع رحیم یار خان میں متوطن ہے ۔

ASSISTANT COMMISSIONERS POSTED IN BAHAWALPUR DIVISION

*5956. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state—

(*a*) the number of Assistant Commissioners posted at present in Bahawalpur Division ;

(*b*) the number and names out of those mentioned in (*a*) above who (*i*) belong to Bahawalpur Division and (*ii*) have domiciled there along with the names of the places where they are posted?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔

(الف) کوئی نہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

CLERKS AND ASSISTANTS TRANSFERRED FROM BAHAWALPUR SECRETARIAT TO WEST PAKISTAN SECRETARIAT ON INTEGRATION.

*5963. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state—

(*a*) the number of Clerks and Assistants transferred from Bahawalpur Secretariat to West Pakistan Secretariat at the time of Integration;

(*b*) present number of the said Clerks and Assistant in West Pakistan Secretariat;

(*c*) the number of the said Clerks and Assistants, separately, who have been given promotions after integration todate?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔

اسسٹنٹ	۱۰
کارک	۶۲
(ب) اسسٹنٹ	۸
کارک	۲۷
(ج) (۱) بہاولپور سے تعلق رکھنے والے ان اسسٹنٹوں کی تعداد جنہیں بطور سپرنٹنڈنٹ ترقی دی گئی ہے ۔	ندارد
(۲) بہاولپور سے تعلق رکھنے والے کارکوں کی تعداد جنہیں بطور اسسٹنٹ ترقی دی گئی ہے ۔	۲

INCREASE IN PAY OF LOW-PAID GOVERNMENT EMPLOYEES

*6061. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state—

(*a*) the number of Government employees drawing Rs. 100 or less per month;

(*b*) whether in view of increasing dearness, Government intend to raise their pay scale by 25%;

(c) whether it is a fact that the house-rents have gone up considerably in the urban areas of the Province, if so, whether Government intend to increase the House-rent Allowance, allowance allowed to the said Government employees or to provide them with Government quarters, if so, the time by which a decision will be taken in this behalf?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ (الف) سال ۱۹۶۲ء میں ۱۰۰ روپے ماہوار تک تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین کی تعداد اندازاً ۱,۲۶,۴۸۹ تھی ۔ تازہ ترین اعداد سر دست موجود نہیں ہیں ۔

(ب) حال ہی میں حکومت نے جملہ غیر جریدی سرکاری ملازمین کی تنخواہ میں ۱۰ سے ۲۰ فیصد کا اضافہ منظور کیا ہے ۔ موجودہ مالی وسائل کے پیش نظر تنخواہ کا مزید اضافہ ممکن نہیں ہے ۔

(ج) حکومت شق (ب) بالا میں پیش کردہ وجوہ کی بنا پر بھتا کرایہ مکان کی شرح بڑھانے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔ سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی مکانات کی تعمیر کے لئے رقمی

گنجائش پنجسالہ منصوبے کی تخصیصات اور قابل استفادہ مالی مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں رکھی جاتی ہے۔

NAMES OF SCHEMES PERTAINING TO MAILSI AND LODHRAN TEHSILS OF MULTAN DISTRICT INCLUDED IN THE 'RURAL DEVELOPMENT PROGRAMME FOR 1962-63.

*6064. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state—

(*a*) the names of schemes pertaining to Mailsi and Lodhran Tehsil of Multan District included in the Rural Development Programme, for the fiscal year 1962-63 and the amount allocated for implementation of each of them ;

(*b*) the names of the schemes out of those mentioned in (*a*) above which have so far been completed and of those which are still under implementation;

(*c*) the names of such schemes included in the Rural Development Programme for the year 1963-64 along with the amount allocated for each scheme;

(*d*) the names of schemes out of those mentioned in (*c*) above which have been completed so far and of those which are still under implementation;

(*e*) in case no scheme has been included in the above said Programme for 1963-64; reasons therefor;

(*f*) the amount intended to be provided in the budget for 1964-65 for further development of the above-mentioned tehsils ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The question pertains to the Basic Democracies and Local Government Department and has been transferred to them.

IMPLEMENTATION OF DEVELOPMENT SCHEMES IN MULTAN DIVISION DURING 1962-63.

*6065. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Parliamentary Secretary, Planning and Development be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that a provision of Rupees 1023.5 lakhs was made in 1962-63 budget for development schemes in Multan Division ; if so the names of the schemes which (*i*) have been completed (*ii*) are under implementation and (*ii*) remain to be implemented ;

(*b*) the amount so far spent out of the allocation of funds mentioned in (*a*) above on the implementation of the said schemes along with the reasons for not utilising the remaining amount ;

(*c*) the total amount out of that mentioned in (*a*) above, allocated for Multan District along with the basis on which this allocation was made?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : The Assembly Question was received in the Planning and Development Department on 21st February 1964. In order to collect the requisite information, the Departments/ Agencies concerned have been addressed. As soon as complete information is collected, it will be placed before the House.

NUMBER OF SECRETARIES TO GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN BELONGING TO BAHAWALPUR DIVISION.

*6126. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the number of Secretaries to Government of West Pakistan belonging to Bahawalpur Division?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Sultan Mahmood) : Nil.

TRANSFER OF THE STAFF OF THE SECRETARIAT OF FORMER BAHAWALPUR STATE TO WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

*6127. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state the number of (i) Officers, (ii) Subordinate Staff and (iii) Peons transferred from the Secretariat of former Bahawalpur State to West Pakistan Civil Secretariat, Lahore at the time of Integration ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔

(۱) ۔ ۵

(۲) ۔ ۸۸

(۳) ۔ ۳۳

QUESTION OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION No. 5455 (*contd.*)

Mr. Speaker : There was a question of privilege sought to be raised by Mr. Hamza regarding an allegedly incorrect answer to his Starred Question No. 5455 and I had to give my ruling on it today. Now I will give my ruling on that question of privilege tomorrow.

ADJOURNMENT MOTIONS

SUPPRESSION OF THE PRESS STATEMENT OF KHAWAJA NAZIM-UD-DIN REGARDING DIRECT ADULT FRANCHISE— (*contd.*)

Mr. Speaker : Now, adjournment motions. The first one is from Rao Khurshid Ali Khan, regarding a press statement of Khawaja Nazim-ud-Din. Yes, Mr. Memon.

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : So far as the stand of the Government is concerned I made it clear yesterday and I stand by it today and I am glad that the stand I took yesterday is vindicated. I have got two documents in original.

(*The Minister of Law placed a copy of the documents on the Table of the House*)

I have received a statement from the Regional Editor, A.P.P. because the teleprinter message relied upon by the Member, Rao Khurshid Ali Khan was referred to as a message from the APP. I have given the original letter to the Chair and with Your Honour's permission I will read first the letter from the Regional Editor, APP, dated the 25th of this month.

"Rao Khurshid Ali Khan, M.P.A, today moved an adjournment motion in the Provincial Assembly of West Pakistan to the effect that the APP had suppressed the press statement of Khawaja Nazimuddin, President Pakistan, Muslim League (Council) regarding direct adult franchise on Government advice. I wish to state on behalf of the APP that our News Agency did not receive any such advice nor did it withdraw or cancel Khawaja Nazimuddin's statement. In fact the statement was not received by the APP.

میاں عبدالمطیف ۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت ۔

Minister of Law : Sir, may I request the Chair kindly to stop the use of abusive language.

جھوٹے ہر

Mian Abdul Latif : Not you.

Mr. Speaker : Mian Sahib, there should be no interruption at least.

خواجہ محمد صفدر - اگر ہم جھوٹ بولیں تو ہم ہر بھی -

مسٹر افتخار احمد خان - انا للہ وانا الیہ راجعون -

Minister of Law : Sir the APP editors, while dealing with the proceedings, Assembly relating to the adjournment motion of Rao Khurshid Ali Khan reported today at page 5 of the Pakistan Times, in the last but one column, as follows :

"The Associated Press of Pakistan wish to state that no such note was circulated by APP on its wires. APP does not issue Karachi numbers. Our system of filling is different and did not conform to the teleprinter message submitted in the Assembly."

Then Sir there is another teloprinter message.

(*The Law Minister supplied a copy of the teleprinter message to Mr. Speaker*).

This is Sir the teloprinter message containing the statement of the Managing Director of the PPA from Karachi. The statement has also appeared in one of the urdu papers today, to which I will make a reference later, but with the permission of the Chair this message, which is a statement of Mr. Moazzim Ali Managing Director of th PPA. It says.

"Mr. Moazzim Ali, Managing Director of the Pakistan Press Association Ltd. PPA. issued the following statement today. It was mentioned in Provincial Assembly of West Pakistan on Tuesday, that on February 17, PPA had circulated a statement issued by Khawaja Nazimuddin in respect of Mr. Abdul Waheed Khan's rejoinder to Miss Fatima Jinnah's Eid Message and then withdrew it. A copy of PPA's circulated withdrawal was produced as evidence. I have looked into the matter and I am convinced that no repeat no Government Official or agency conveyed any such advice to any member of my staff and that the withdrawal carried the words "on Government advice" by mistake. It is true that we withdrew the statement but that was because we did not want to aggravate the controversy."

I have now placed the real message in the hands of the Chair. The statement also appears in today's daily 'Mashriq'.

خواجہ ناظم الدین کا بیان سرکاری دباؤ سے نہیں روکا گیا تھا -

Then there is a statement Sir, i. e. the substance of this teleprinter message. My respectful submission is that, as I stated earlier, the stand of the Government stands vindicated. No such instructions were issued to any news agency and I have produced the best evidence from the news agencies themselves that no such pressure or influence or instructions were issued by the Government either directly or indirectly. This would Sir I would respectfully submit prove on which leg the shoe lies. The Opposition leader was very vociferous today and happy yesterday that I will have to apologise to this House tomorrow and I had very respectfully submitted that he should wait and let us verify the facts. The facts are now before the Chair, and the facts are now before the House, and it is now for the House and for the Chair to decide who is actually in the wrong, who is a lier, and whether the Government is really at fault. I repeat, with all respect to the Chair and to the members here in this House, that Government did not exercise any influence or any newspaper agency or any newspaper editor, as I said yesterday,.....

Khawaja Muhammad Safdar : Question.

Minister of Law : For suppressing any statement and, therefore, I would expect and appeal to the member to withdraw this frivolous motion by offering an appropriate apology to this House for having brought in this false motion before the House to be debated when there is no thing, without any weight.

Mr. Speaker: I want to know one thing. What is the stand of the Government, were these teleprinters actually issued or not?

Minister of Law : The earlier one Sir!

Mr. Speaker : Both of these.

Minister of Law : One of the teleprinter messages produced yesterday really shows the authority of PPA, but the other I am not able to readwhether it is from APP, but it was mentioned in this House by the member that that was. I don't know anything about this message which has been produced in this House. I am not able to say anything about the authenticity of the teleprinter message. All that I had said yesterday was that the Government denied the allegation that it had exercised any influence on any news agency, and to that extent I have produced the evidence to show that the Government never exercised any influence. This teleprinter message may or may not have been issued, but so far as the PPA is concerned, it appears that this message was issued becuse the subsequent statement of PPA shows that they had issued an earlier message, but through mistake something was issued. I am not concerned with that, I am not holding any brief for any newspaper agency. What I am concerned with is whether or not as a matter of fact the Government exercised any influence or used its authority against any newspaper agency for the purpose of suppressing the statement of Khawaja Nazimuddin or as a matter of fact of anybody else, and to that extent my submission is that by the evidence of the news agency's proprietors themselves I have showed that Government had not exercised an y such pressure. Therefore, factually the censure motion, this adjournment motion, which has been tabled by the member, will not hold good. The facts are denied and I have established that. Therefore, it may be ruled out of order.

Mr. Speaker : I hold the motion in order.

Opposition Members : Hear, hear.

Mr. Speaker : Rao Khurshid Ali Khan has given notice of a motion that the House now do adjourn to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the unwarranted and undemocratic advice of the Provincial Government to the Associated Press of Pakistan to suppress the press statement of Al-Haj Khawaja Nazimuddin, President, Pakistan Muslim League (Council), regarding direct adult franchise released by the said news agency on 17th February 1964 and later on withdrawn by the same agency on the same date on the advice of the Provincial Government.

Now I would request those Members who are in favour of leave being granted to rise in their places.

(As less than twenty-five Members rose in their places, leave to move the motion was refused).

Khawaja Muhammad Safdar : But our stand is vindicated.

Mr. Speaker : Next motion is from Khawaja Muhammad Safdar, regarding the P. P. A.

Khawaja Muhammad Safdar : On a point of information Sir. What about this motion ?

Mr. Speaker : Which one?

Khawaja Muhammad Safdar : My adjournment motion regarding suppression of the statement issued by Khawaja Nazimuddin. It should be disposed of first.

Mr. Speaker : This is 166.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir both were introduced in the House yesterday

Mr. Speaker : I have already disposed of.....

خواجہ محمد صفدر - میرے متعلق تو کچھ حکم فرمائیں۔

Mr. Speaker : That is No. 166. I will give my ruling when it comes.

SUPPRESSION OF STATEMENTS IN SUPPORT OF EID-MESSAGE OF MISS FATIMA JINNAH.

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definate matter of recent and urgent public importance, namely, the illegal, unlawful and most undesirable action of the Provincial Government to get the publication of all the statements of important public persons in support of the most valuable Eid message of Madar-i-Millat Mohtarima Miss Fatima Jinnah suppressed and in allowing the publication of the most unfortunate statement of Ch. Khaliq-uz-Zaman, contradicting the above-mentioned Eid message on the 16th February 1964. This undue pressure by the Provincial Government on the News Agencies and National Press for providing discriminatory treatment to the Press-statement of a class of public men and another class of public men has caused widespread resentment amongst the public of the Province.

Has Khawaja Sahib, got any proof in support of that ?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, Sir, most certainly. I will read out the teleprinter message.

"Attention, attention

All Editors, Radio Pakistan and Press Information Department.

IMPORTANT NOTICE

Please note that we have withdrawn....."

Please note the words.

".....all statements except that of Ch. Khaleeq-uz-Zaman on Miss Fatima Jinnah Abdul Waheed Khan controversy. Kindly ensure that the withdrawn statements are not printed not used by your Press...."

Mr. Speaker : Are there words "on the advice of the Government"?

Khawaja Muhammad Safdar: No, Sir. I am just submitting.

".....Thanks. PPA"

جو کچھ لکھا ہوا ہے - وہی بعینہ میں نے پڑھ دیا ہے -
ابھی جناب والا نے ایک تحریک کو باقاعدہ ارشاد فرماتے ہوئے
اس ہاؤس میں حکم دیا تھا کہ جو معزز اراکین اس تحریک
التوا کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہوکر اس کی support کریں
لیکن افسوس ہے کہ وہ گر گئی اور اس پر بحث کی اجازت
اس معزز ایوان نے نہیں دی - تو یہ ضروری ہے کہ ہر
Teleprinter میں یہ پیغام ساتھ ہی ساتھ آئے کہ ہم حکومت
کی ہدایات پر ہی ایسا کر رہے ہیں - میں جناب والا کی

توجہ ابھی کل ھی کے ایک پبلک جلسہ کی طرف مبذول کرانا چاھتا ھوں ۔ جو کہ مرحوم حمید نظامی کی یاد میں ان کی برسی کے موقع پر منعقد کیا گیا تھا ۔ وھاں مقامی اخبارات کے تین ایڈیٹروں نے اپنی اپنی جانب سے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ھوئے یہ ارشاد فرمایا ھے کہ محکمہ اطلاعات کی طرف سے آدھ آدھ گھنٹے کے بعد ھمیں ٹیلیفون پر ھدایات ملتی ھیں اور ھمارا چین حرام کر دیا گیا ھے ۔ یہ کہتے کہتے کہ فلاں بیان کو دبا دو اور فلاں کو جانے دو ۔ یہ جو کچھ میں عرض کر رھا ھوں یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ھے ۔ بلکہ ایک پبلک جلسے میں یہ سب کچھ کہا گیا ھے ۔ اب آپ ھی بتائیے کہ اس میں P.P.A. کا ذاتی مفاد کیا ھے ۔ یہ گورنمنٹ کی ایک ایجنسی ھے جو کہ حکومت سے ایک لاکھ روپے بطور امداد لیتی ھے ۔ اس کا اس میں اپنا interest کیا ھے ۔

Minister of Law : It is not correct, Sir. PPA gets only rupees twelve thousands.

Khawaja Muhammad Safdar : I stand corrected, Mr. Law Minister. Thank you very much.

تو اس کا اپنا interest کیا ھے کہ وہ ان تمام بیانات کو جو عبدالوحید خان کے خلاف مختلف ارباب ملت کی طرف سے اشاعت کے لئے آتے ھیں ، ان کو دبا دیتے ھیں اور صرف چودھری خلیق الزمان کے بیان کو ھی چھاپتے ھیں ۔ تو بین السطور یہ کہا جا سکتا ھے کہ اس میں حکومت دلچسپی لیتی ھے کہ وہ اپنے ایک وزیر کی حمایت میں تو بیان شائع کرا دیتے ھیں لیکن مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت میں جو بیانات اشاعت کے لئے آتے ھیں اس کو چھاپنے نہیں دیا جاتا ۔ تو اس سے یہی نتیجہ نکلتا ھے کہ یہ سب کچھ حکومت ھی کروا رھی ھے ۔۔۔۔

Mr. Speaker : You mean to say that we should presume it.

خواجہ محمد صفدر ۔ Certainly, Sir. ۔ کیونکہ حالات ھی ایسے ھیں کہ ان سے یہی نتیجہ نکلتا ھے کہ صرف حکومت کو ھی اس میں دلچسپی تھی کہ وہ اپنے ایک چہیتے وزیر کو جسے غالباً تنخواہ ھی محض اس بناء پر دی جا رھی ھے کہ وہ لوگوں پر کیچڑ اچھالیں . . .

Mr. Speaker : No discussion about that.

خواجہ محمد صفدر - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں P.P.A کا کوئی interest نہیں ہے کہ وہ کسی خاص قسم کے بیانات کو تو چھاپے اور کسی خاص قسم کے بیانات کو نہ چھاپے - تو اس کے بین السطور میں یہی پڑھا جائے گا کہ یہ سب کچھ حکومت نے کرایا ہے -

Minister of Law : My submission is two-fold. Firstly, the contents of the motion and the evidence produced in support of that have to be verified. A teleprinter message has been read by the member and in view of the Chair's decision on an earlier motion I don't think I will be justified in requesting for time again to verify the authencity of this message. But I would request that, as has been pointed out by the Chair, the evidence produced in suport of an adjournment motion should be explicit and that thre should be left nothing to imagination or to be assumed or to be presumed in favour of the Member who made a motion.

Secondly, this motion, as its second part reads, is identical with the previous one leave whereof has been refused by this House. It being exactly the same, I would request the Chair that it cannot come before the House now in view of the decision of the Chair on an earlier motion. Therefore, this motion may be ruled out of order.

Mr. Speaker : The subject matter of this motion is quite different but the position is that it is an established parliamentary practice that adjournment motions should be based on facts which are established and which are not disputed. So far as the teleprinter message, which has been read by Khawaja Sahib, is concerned no indication has been given that the advice was given by the Provincial Government. I, therefore, do not think that any administrative responsibility of the Provincial Government is involved in it. The motion is ruled out of order.

Begum Jahan Ara Shahnawaz : It should have been thrashed out on the Floor of the House as to what are the functions of the Press Information Department.

مسٹر حمزہ — پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں ایک چیز آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - مجھے امید ہے کہ آپ میری رہنمائی کریں گے - انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو message تھا کیا وہ کسی personal capaci'y میں تھا یا انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تھا جو گورنمنٹ کا ایک محکمہ ہے اور جس کو چلانے کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ہے -

Mr. Speaker : The message was not issued by the Information Department.

مسٹر حمزہ — جو کچھ بھی انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری گورنمنٹ پر ہے -

Mr. Speaker: The member may please take his seat.

SUPPRESSION OF THE EID-MESSAGE OF MISS FATIMA JINNAH

Mr. Speaker: Next comes adjournment motion No. 164. Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the illegal and most undesirable attempt of the Provincial Government to suppress the precious recent Eid Message of Madar-i-Millat Mohtrama Miss Fatima Jinnah on the 14th February 1964 by exerting illegal and undue pressure on the News Agencies and the National Press in West Pakistan. This most undesirable attempt on the part of the Provincial Government has caused widespread and bitter resentment amongst the public of the Province.

Khawaja Sahib, What is the proof of that ?

Khawaja Muhammad Safdar: Proof of it is here. The teleprinter message is as follows :—

"Urgent Immediate Cancellation-Attention Editors-Karachi 70 Karachi Feb. 14 (PPA) Editors Please kill our Miss Jinnah Series—Karachi No. 41, 42, 43, 44, 48, 49, 52 and 53 Thanks ED PPA".

جناب والا ۔ اس سے زیادہ ڈھٹائی اور اس سے زیادہ بےشرمی کی کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ اس ملک کے بانی کی محترم بہن کے پیغام عید کو کوئی ایجنسی کسی کے کہنے پر یا از خود kill کرنے کے لئے اخبارات کو ہدایت کرے ۔ یہ میں نے forge نہیں کیا ہوا ۔ یہ میرے ہاتھ میں original message ہے ۔ آپ اسے دیکھ سکتے ہیں ۔ اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس وقت تک بھی اس ایوان میں غالباً کسی طرف سے بھی بیان نہیں کیا گیا کہ وہ خود محترمہ مس فاطمہ جناح کے پیغام عید کو پہلے اس حکومت نے kill کرنے کی کوشش کی تھی ۔ آپ واقعات پر نظر ڈالیں ۔ ہوا کیا ؟ پہلے نیوز ایجنسی کے ذریعے یہ پیغام محترمہ فاطمہ جناح کا اخبارات کو بھیج دیا گیا ۔ اس کے بعد میں allege کرتا ہوں اور یقین کے ساتھ کرتا ہوں ۔ میں حکومت پر یہ الزام عائد کرتا ہوں اور یقین کے ساتھ کرتا ہوں کہ اس کی ہدایت پر یہ message ، splash کیا گیا ہے کہ اسے شائع نہ کیا جائے ۔ اس کے بعد کیا ہوا ۔ اس کے بعد ایک اور ٹیلی پرنٹر گیا ۔

Another teleprinter message is—

"Attention Editors Urgent withdrawal Karachi 73 Karachi Feb. 14 (PPA) Attention Editors our cancelled Item Karachi 72 (Miss Jinnah Series) is now withdrawn. The Series now stand as they are".

پھر حکومت نے یہ سوچا کہ اس message کو kill کر دیا گیا ہے ۔ اس کی اشاعت روک دی گئی ہے تو اس سے ملک بھر میں ہیجان ہوگا اور شائد حکومت اس ہیجان پر قابو نہ پا سکے ۔ اس لئے اسی شام ایک دوسری ہدایت دی گئی کہ اس بیان کی اشاعت ہونے دی جائے ۔ دوسری دفعہ اس نیوز ایجنسی نے اپنے clients کو لکھا کہ پہلے kill کرنے کا جو حکم دیا گیا تھا یا درخواست کی گئی تھی ہم اس کو واپس لیتے ہیں ۔ اور ہوا کیا ۔ اسی شام عبدالوحید خان صاحب اور مرکزی وزیر قانون اور صوبائی وزیر قانون لاہور میں تشریف رکھتے تھے ۔ ان کے مشورے سے انہوں نے ان سے مشورہ کیا یا انہوں نے ان سے مشورہ کیا ۔ انہوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک سٹیٹمنٹ جاری کیا جائے ۔ ورنہ عبدالوحید خان صاحب کو کوئی الہام ہوا تھا کہ کون سا پیغام مس فاطمہ جناح نے اخبارات کو بھیجا ہے ۔ اسی شام کو یہ سازش ہوئی کہ اس پیغام کو جانے دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک counter-message یا تردید کی اشاعت کی جائے ۔ عبدالوحید خان صاحب اس روز یہاں تھے ۔ بیان راولپنڈی سے جاری ہوتا ہے عبدالوحید خان کی طرف سے ۔ وہ اس شام راولپنڈی میں نہیں تھے لیکن راولپنڈی میں سیکرٹری کو حکم دیا جاتا ہے یا سیکرٹری ان کو حکم دیتا ہے ۔ جو بھی صورت ہے مجھے معلوم نہیں .....

Mr. Speaker : No details, please.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ ثابت کر رہا ہوں کہ اس پیغام کو suppress کرنے اور اس کی اشاعت کو روکنے کی ایک ناپاک کوشش کی گئی ہے جس کی وجہ سے ہمارے دلوں میں اور عوام کے دلوں میں ہیجان ہے ۔ ہم اس پر ناراضگی کا اظہار اس ایوان میں بھی کریں گے اور باہر بھی کریں گے ۔

تو جناب والا ۔ اسی شام یہ دونوں message گئے ۔ ایک پیغام عید اور دوسرا تردیدی بیان ۔ یہ عید کے روز آپ نے بھی اخبارات پڑھے ہیں اور میں نے بھی پڑھے ہیں ۔ چاہئے

تو یہ تھا کہ عبدالوحید خان صاحب کا بیان اگلے دن آتا تو ہم سمجھتے کہ انہوں نے اخبار میں بیان پڑھا اور اس کی تردید کی ۔ مگر میں عرض کروں گا کہ اس حکومت نے اخبارات کا گلا اس طرح گھونٹا ہے کہ ایک لفظ بھی اگر ان کے پاس اشاعت کے لئے آتا ہے تو اسے پہلے حکومت کو دکھانا ضروری ہوتا ہے ۔ پہلے ان کو پوچھنا ضروری ہوتا ہے ۔ نہ پوچھیں تو چھوٹے چھوٹے اخبارات کو دس دس ہزار کا نوٹس اور بیس بیس ہزار کا نوٹس دے دیا جاتا ہے ۔ یا اخبارات کو بند کر دینے کی دھمکی دی جاتی ہے ، ابھی ہلال پاکستان کو ، ایک چھوٹے سے اخبار کو دس ہزار کا نوٹس دیا گیا ہے ۔ اس کا گناہ کیا ہے ۔ صرف یہی کہ اس نے حکومت کی منشا کے خلاف کوئی اداریہ لکھ دیا تھا ۔

Mr. Speaker : No discussion about that.

خواجہ محمد صفدر — میں تو یہ ثابت کر رہا ہوں کہ حکومت کی ذمہ داری کہاں ہے ۔

Mr. Speaker : So far as this news was concerned.

خواجہ محمد صفدر — میں نے یہ درخواست کی ہے اور آپ کی وساطت سے اس ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلے پی ۔ پی ۔ اے نے محترمہ مس فاطمہ جناح کے عید کے پیغام کی اشاعت کو روکنے کے لئے ایڈیٹروں کو ایک ٹیلی پرنٹر دیا اور پھر دوسرا ٹیلی پرنٹر دیا اور یہ کہا کہ پہلا message واپس لیا جاتا ہے اور اس عید کے پیغام کی اشاعت کی جائے ۔ اور کیوں کیا ۔ میں یہ الزام دیتا ہوں کہ حکومت کے کہنے پر ایسا کیا گیا ہے ۔ اس میں اگرچہ لکھا نہیں ہوا لیکن ہم نے وہ بھی آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے جس میں لکھا ہوا بھی تھا . . . . . .

Mr. Speaker : That motion was ruled in order.

خواجہ محمد صفدر ۔ بالکل بجا ہے ۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ آپ حالات اور واقعات کو دیکھیں ۔ جہاں تک ان کا یہ خیال ہے کہ یہ غلط ہیں میں ایک رولنگ پیش کرتا ہوں کہ اگر حکومت واقعات سے انکار کرے تو آپ کا کس حد تک فرض ہے کہ آپ دیکھیں

کہ وہ انکار کرنے میں justified ہے یا نہیں ہے - حکومت تو ہر معاملہ میں کہہ سکتی ہے کہ واقعات غلط ہیں - یہ تو ان کا شیوہ ہے - جناب والا - یہ رولنگ ۱۹ نومبر ۱۹۴۰ء کا ہے - سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کے مباحثات میں سے -

The ruling in the Central Legislative Assembly Debates of 19th November 1940, pp. 784-85 is as follows :—

> "A member desired to move the adjournment of the House to discuss the forcible occupation by the Military of a Muslim Idgah in the Central Provinces. After hearing the Government Member the President said that the Government denied the correctness of the fact stated in the motion and he had to accept Government Member's statement unless there was any proof to the contrary."

تو انہوں نے تو انکار کر دیا ہے - میں دونوں ٹیلی پرنٹر original صورت میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں - اس بات کے ثبوت میں کہ انہوں نے جو انکار کیا ہے وہ غلط ہے -

Mr. Speaker : He has not denied it so far.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, my objection to the admissibility again is two-fold. Firstly on the ground that in view of the ruling given by the Chair on the earlier motion that the message itself does not indicate that Government is a party to the issuance of this and therefore the responsibility of the Government does not come in, the motion may be ruled out of order.

The second submission is that as two teleprinter messages have been read, assuming for the sake of argument if the Chair is pleased to accept the plea of the learned mover that Government is a party to this the question will remain whether it is Central or Provincial.

Khawaja Muhammad Safdar : Provincial.

Minister of Law : Secondly when the two messages are read together, the first one gives an indication that the earlier message that is to say the statement of Miss Fatima Jinnah should be killed and immediately it was followed by another message that that order or that indication stands cancelled, therefore, the cumulative effect of the two teleprinter messages is that something was attempted to be done and that it is cancelled-a wrong has been righted. I would, therefore, submit, that an adjournment motion is exactly for the purpose to right some wrong which is alleged.

In this case the Mover of the motion says that a wrong was attempted and immediately amends have been made and it has been withdrawn. If both have been done at the instance of the Government then, in that case, nothing remains for this House to discuss.

Whatever mischief, as alleged, would have been played has not been played. Therefore, my submission is that on these two grounds it may be ruled out of order.

Mr. Speaker : It has not been proved in the teleprinter messages that they were issued on the advice of the Provincial Government. Therefore, the responsibility of the Provincial Government is not involved. The motion is ruled out of order.

Next Motion 166. This has been disposed of. Leave has been refused on a similar motion.

Khawaja Muhammad Safdar : May I read it?

Mr. Speaker : No, no. Next is by Allama Rehmatullah Arshad.

Minister of Law : 167 is by Khawaja Safdar.

Mr. Speaker : That was not pressed. It was disposed of yesterday.

REDUCTION IN SUPPLY OF WATER IN BAHAWAL CANAL, BAHAWALPUR DIVISION.

Mr. Speaker : Next motion is from Allam Rohmat Ullah Arshad. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the discontentment and anxiety prevailing amongst laces of people on account of Government action in reducing supply ofwater in Bahawal Canal (Bahawalpur Division) to only 2 hundrod cusics i. o., 1/20th of the allocated supply which has caused acute scarcity of water in the area concerned as a result of which not only the crops have been extensively damaged but there is also shortage of drinking water.

Minister of Law : This relates to the Irrigation Department.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : I oppose it on various grounds. First, that this is not in order under Rule 47. Second, that this is not of recent occurrence. It is a continuing process according to the mover of the motion, and this has got a history since 1959-60 uptill now.

So, on these legal grounds I oppose it, leaving aside the question of facts.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۱)—جناب صدر - میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے تاکہ ایک متعین اور اہمیت عامہ کے قریب الوقوع مسئلہ پر بحث کی جا سکے - مسئلہ یہ ہے - اس وقت بہاول کینال بہاولپور ڈویژن میں پانی کی قلت سے نہایت ہی سنگین صورت حال پیدا ہو گئی ہے - اس نہر میں اس وقت دو سو کیوسک پانی دیا جا رہا ہے - پانی کی یہ مقدار منظور شدہ مقدار کا تقریباً بیسواں حصہ ہے - اس صورت حال سے اس علاقے میں فصلیں تباہ ہو رہی ہیں - اور بعض حصوں میں پینے کے پانی کی قلت پیدا ہو گئی ہے جس سے عوام پریشان اور مضطرب ہیں -

Minister of Revenue : Is he not going into facts?

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - جو کچھ میں نے اس تحریک التوا کے ذریعے عرض کیا ہے - اس کے متعلق میں آپ کی وساطت سے جناب خان پیر محمد خان صاحب سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ بیشک پانی کی کمی کا مسئلہ ایسا نہیں جسے قریب الوقوع کہا جائے لیکن یہ صورت حال کہ پانی کی مقدار میں ناقابل برداشت حد تک کمی

واقع ہو جانا - ابھی ہوا ہے - اس لئے میں نے یہ تحریک التوا پیش کی ہے - پہلے یہ نہر مرمت کے لئے بند رہی جس سے پانی کی قلت واقع ہوئی - افسوس تو اس بات کا ہے کہ خان صاحب اس علاقے کو جانتے نہیں - ہماری بار بار گذارشات کے باوجود اللہ تعالے نے ان کو گذشتہ دو سال کے عرصہ میں توفیق نہیں دی کہ وہ کبھی بہاولپور کا دورہ کریں - اگرچہ وہ وحدت مغربی پاکستان کے استحکام اور پختگی کے لئے دن رات خاص کوشش کر رہے ہیں تاہم ان کو آج تک بہاولپور کا دورہ کرنے کی توفیق نہیں ہوئی - یہ اس علاقے سے ناواقف ہیں - وہاں پینے کا پانی صرف نہر ہی مہیا کرتی ہے - اور وہاں کنوؤں کا سلسلہ ہی نہیں - اگر نہر بند ہو جائے تو لوگوں کو پینے کا پانی میسر نہیں آتا - اگر جناب خان صاحب یہ ارشاد فرمائیں کہ پانی کی قلت دور ہو گئی ہے اور پانی کی منظور شدہ مقدار نہر میں مہیا کر دی گئی ہے تو دوسری بات ہے - لیکن یہ کہنا کہ ہم technical grounds پر اس تحریک التوا کی مخالفت کرتے ہیں - مناسب نہیں ، کیا اس علاقے کے لوگ انسان نہیں ، کیا ان کی ضروریات نہیں - کیا جب ان کی فصلیں تیار ہونگی تو اس سے گورنمنٹ کو کچھ نہیں ملے گا - کیا سب کچھ وہی لے جائینگے - اس صورت حال سے آپ کا مالیہ اور ٹھیکہ خراب ہوگا - اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی تکالیف اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ بعض جگہوں پر——

Minister of Revenue : Sir, he is again going into facts. He should speak only about admissibility at this stage.

مسٹر سپیکر — علامہ صاحب، ان کا اعتراض یہ ہے کہ آپ واقعات بیان نہ کریں admissibility کے متعلق اظہار خیال فرمائیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - کسی تحریک التوا کے لئے تین چیزیں ضروری ہوتی ہیں - اول یہ کہ معاملہ اہمیت عامہ کا ہو تو اس نہر پر لاکھوں عوام بستے ہیں - لہذا یہ اہمیت عامہ کا معاملہ ہے - دوسرے یہ کہ

قریب الوقوع ہو - تو جس دن میں نے یہ تحریک التوا پیش کی تھی - میں یہ بات اس ہاؤس کی تقدیس کو سامنے رکھتے ہوئے کہتا ہوں - رات کو مجھے ٹیلیفون آیا اور صبح میں نے تحریک التوا پیش کر دی - لہذا یہ قریب الوقوع معاملہ ہے - اب وہ کس لحاظ سے فرماتے ہیں کہ یہ admissible نہیں -

مزید برآں اگر سید احمد نواز شاہ گردیزی صاحب تشریف فرما ہوتے تو آپ ان سے بھی دریافت کر لیتے - کیونکہ ان کی زمین بھی اس نہر پر واقع ہے - وہاں پانی کی قلت ہے اور اس حد تک قلت ہے کہ لوگ پریشان ہو رہے ہیں -

وزیر مال — جناب والا - میں آپ کی اجازت سے مختصراً عرض کر دوں - اس نہر کی پوزیشن یہ ہے کہ اس نہر کو اسلام ہیڈ ورکس سے پانی ملتا ہے - according to practice ۱۰ اکتوبر کو پانی بند ہو جاتا ہے - اور اس کی بجائے دوسری دو نہروں کو دیا جاتا ہے جو کہ سابقہ پنجاب کی نہریں ہیں - اس پانی کی supply کا دارومدار ۱۰ اکتوبر کے بعد دریائے ستلج کے پانی پر ہوتا ہے - تو گویا ان نہروں کے پانی کی مقدار دریا کے پانی پر منحصر ہے - اگر دریا میں پانی زیادہ ہو تو نہروں کو زیادہ پانی مل جاتا ہے - اگر اس کی مقدار کم ہو تو کم ملتا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - میری تحریک التوا بہاول کینال کے متعلق ہے جس کا اس پانی سے کوئی تعلق نہیں -

Mr. Speaker : Please hear him now.

وزیر مال - جناب والا - میں اس ہاؤس کی اطلاع کے لئے وہ اعداد و شمار پیش کرتا ہوں - میرے پاس ۱۹۵۰ء سے لے کر آج تک کے اعداد و شمار موجود ہیں - ان میں گذشتہ سال اور اس سے پہلے سب موجود ہیں - چنانچہ نہر میں پانی کی مقدار کے متعلق ہمارے پاس ہر روز reports آتی رہتی ہیں - یعنی جہاں تک ہمارے فرائض کا تعلق ہے -

ہم ان سے غافل نہیں ہیں ۔ صوبائی حکومت کے فرائض یہ دیکھنا ہے کہ کس قدر پانی مہیا کیا جا رہا ہے ۔ اب یہ چیز صوبائی حکومت کے بس میں نہیں کہ دریائے ستلج میں کتنا پانی آتا ہے ۔ وہ تو قدرت کے ہاتھ میں ہے ۔

مسٹر سپیکر — خان صاحب یہ پانی کی کمی فوری طور پر تو واقع نہیں ہوئی ۔

وزیر مال — نہیں جناب ۔ یہ تو ایک continuous چیز ہے اگر دریا میں پانی زیادہ ہو تو ان نہروں میں بھی زیادہ آ جاتا ہے ۔ اور اگر کم ہو تو کم دیا جاتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا ۔ کیا جناب وزیر discussion of merits نہیں کر رہے ؟

مسٹر سپیکر — discussion of facts کی بات آپ نے خود ہی شروع کی تھی ۔

وزیر مال — جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ پانی کی مقدار حسب ذیل تھی—

۱۱ فروری	۸۰۰ کیوسک
۱۲ فروری	۷۲۵ کیوسک
۱۳ فروری	۳۹۰ کیوسک
۱۴ فروری	۳۳۰ کیوسک
۱۵ فروری	۳۵۰ کیوسک
۱۶ فروری	۳۱۰ کیوسک
۱۷ فروری	۲۹۰ کیوسک
۱۸ فروری	۲۵۷ کیوسک
۱۹ فروری	۲۵۰ کیوسک
۲۰ فروری	۲۴۶ کیوسک

تو اس سے ظاہر ہے کہ جیسے پانی کی مقدار ہوتی ہے ، ویسے ہی پانی چلایا جاتا ہے ۔ اس کے corresponding گذشتہ سال ۲۰ فروری کو ۲۴۴ کیوسک تھا ۔ اور اس سے

پہلے سال ۲۰ تاریخ کو ۲،۵۰۰ کیوسک تھا ۔ چونکہ پانی کی مقدار زیادہ تھی اس لئے زیادہ پانی ملا ۔ تو میری عرض یہ ہے ——

The Provincial Government does not come into the picture in so far as the supply of water from the river is concerned.

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا ۔ انہوں نے جو اعداد و شمار آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں ، ان سے ظاہر ہے کہ ایک سال پانی ۲،۵۰۰ کیوسک تھا ۔ اور دوسرے سال اسی تاریخ کو ۲۰۰ کیوسک تھا ۔ تو یہ نہر ان دنوں مرمت کے لئے بند رہی ہے ۔ خان صاحب کی یہ اطلاع میرے خیال میں درست نہیں ۔ یہ غیر مستقل نہر ہے اور اس میں ۱۰ اکتوبر کے بعد پانی دیا جاتا ہے ۔ میں تو مستقل نہر کا ذکر کر رہا ہوں جو بارہ ماہ چلتی ہے ۔ چونکہ یہ ان کا Portfolio نہیں ہے ، اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی information صحیح نہیں ۔ اس میں سوال صرف یہ نہیں کہ خان صاحب کیا فرماتے ہیں ۔ میرے پاس جو خبر اور اطلاع ہے اس کے مطابق صوبائی حکومت یہ تو کر سکتی ہے کہ پانی کی تقسیم بہتر ہو جائے ۔ یہ تو صوبائی حکومت کا کام ہے ۔

مسٹر محمد امین خان کانجو (ملتان—۶) — جناب والا ۔ علامہ صاحب کی تحریک التوا بالکل حقائق پر مبنی ہے ۔ یہ نہر واقعی سالانہ ہے اور اس میں واقعی انہی دنوں پانی کی کمی ہوتی ہے ۔ (تحسین و آفرین) اور جناب وزیر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے کہ دریا میں پانی کی کمی بیشی سے اس نہر کے پانی پر اثر پڑتا ہے ، یہ بھی صحیح ہے ۔ لیکن اعتراض اس بات پر ہے کہ طریق کار صحیح نہیں ۔ اگر طریق کار صحیح ہو تو پانی کی تقسیم بھی صحیح ہو جائے ۔ یہ سالانہ نہر ہے اور اس کی وجہ سے عوام کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ اس لئے میں التجا کروں گا کہ طریق کار کو درست کریں ۔ جب آپ پانی کی تقسیم کے طریق کار کی طرف توجہ فرمائیں گے تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا ۔ اور عوام کو پانی آسانی کے ساتھ

مل سکے گا - ۱۰ تاریخ سے نہر بند ہے اور پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ سخت پریشان ہیں - چونکہ وہ بے حد پریشانی میں مبتلا ہیں اس لئے میں خان صاحب کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ وہ اس امر کی طرف ضرور توجہ مبذول فرمائیں -

Mr. Speaker : As stated by the Minister of Revenue, the shortage of water is a matter of continuing process and it is not a matter of recent occurrence. The motion is, therefore, ruled out of order.

REFUSAL TO ALLOW RELATIVES OF JAMAAT-I-ISLAMI DETENUES TO INTERVIEW THE LATTER IN CENTRAL JAIL, KARACHI.

Mr. Speaker: Next motion is from Rao Khurshid Ali Khan. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the situation arising out of the high-handed attitude of authorities in not allowing even the closest relatives of the detenues of the defunct Jamaat-i-Islami Pakistan detained in the Central Jail, Karachi, to interview them as reported in the Daily 'Jang' Karachi, dated 21st February 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I oppose the motion on two grounds; one is legal and the other is factual. On the legal score my submission is that the motion, as it reads, is vague because it does not give names of the close relations, who according to the member and the mover of this motion, have been denied interviews and who are entitled as a matter of right to an interview with the detenues and prisoners concerned. My submission on facts is that the procedure is that the detenue or the prisoner supplies the list of his relations whom he would like to interview or would like to be permited to have an interview with, as permissible under the rules. That list is scrutinised under the rules laid down in the Jail Manual and the rules relating to the detenue. That is passed on to the jail authorities and the relations, when they apply and when they are entitled under the rules to an interview, are granted interviews. In this case, the prisoners Mian Tufail Muhammad, Chaudhri Ghulam Muhammad, Mr. Sadiq Hussain, Mr. Muhammad Iqbal Hussain, Mr. Maqsood Ahmed and Gohar Ali Shah had submitted lists of their relations. They have been passed on to the authorities and there is absolutely no complaint on the score that any relations, much less a near relation, has been refused interview whose name appears in the list supplied by the detenue himself. Therefore, my submission is that on both these grounds the motion of the member probably suffers from this defect that he has not got the complete information at his disposal and has, therefore, under some misapprehension brought in this adjournment motion the adjournment motion does not lie. Assuming the interview has been denied to a close relative, the question will still remain has the Government in contravention of any rule or law which enjoins upon it to do that failed to do that? In that case alone the adjournment motion will lie. If action is taken in accordance with the law, my submission is that the Government cannot be held responsible. The mover himself has not said anything on that score to show what are the rights of near relations which had been conferred by law and which the Government had been unreasonable to reject.

Mr. Speaker : Will Rao Sahib name the person who was refused the facility of interview?

راؤ خورشید علی خان — میں یہ عرض کروں گا کہ name کرنے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب کچھ کو

اجازت مل جائے اور کچھ کو اجازت نہ ملے - یہاں تو ایک بھی رشتہ دار کو اجازت نہیں ملی -

Mr. Speaker : Had he submitted the list?

Rao Khurshid Ali Khan : Certainly.

Mr. Speaker : Were they refused permission?

راؤ خورشید علی خان — بالکل -

Mr. Speaker : Any proof?

راؤ خورشید علی خان — میرے پاس اخبار کا cutting موجود ہے -

Mr. Speaker : This is very general.

راؤ خورشید علی خان — میں اخبار جنگ کراچی کی اشاعت ۲۱ فروری ۱۹۶۴ء میں سے وہ الفاظ پڑھتا ہوں - جو اس کے متعلق ہیں —

کراچی میں نظر بندوں سے ملاقات کی اجازت —

جماعت اسلامی کے چھ لیڈروں کو جنہیں ۶ جنوری کو گرفتار کیا گیا انتہائی کوشش اور قانونی ذرائع کے استعمال کے باوجود آج تک اپنے رشتہ داروں سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی - کراچی کے ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کے ہاں ایک ہفتہ چکر لگانے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ان درخواستوں کو صوبائی دارالحکومت لاہور میں بھیجدیا گیا ہے - اس دوران میں ہوم سیکرٹری کو علیحدہ ملاقات کرنے کے لئے اجازت حاصل کرنے کی درخواستیں دی گئیں - مگر تا ہنوز ان دونوں درخواستوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا -

یاد رہے کہ پاکستان کے دوسرے شہروں میں جماعت اسلامی کے لیڈروں کے رشتہ داروں اور دوستوں کو ملاقات کی اجازت دی جا چکی ہے - ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کراچی کے ساتھ یہ خصوصی رویہ کیوں برتا جا رہا ہے اس موقع پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ عید

کے موقع پر جب کہ عام قیدی بھی اپنے
اعزا سے مل سکتے ہیں ان خاص نظر بندوں
کو اس موقع پر ان کے رشتہ داروں سے نہیں
ملنے دیا ۔

مسٹر سپیکر — کیا ان رشتہ داروں کی لسٹ آپ کے پاس ہے ۔

راؤ خورشید علی خان — ایک رشتہ دار کو بھی اجازت نہیں دی گئی ۔

مسٹر سپیکر — ملنے کے لئے صرف ان رشتہ داروں کا حق ہے جن کے ناموں کی فہرست نظر بند خود مہیا کرے ۔ وہ لسٹ اگر آپ کے پاس ہے تو بتائیں کہ کس آدمی کا نام فہرست میں موجود ہے اور اس کو ملنے کی سہولت نہیں دی گئی ۔

راؤ خورشید علی خان — اس کے لئے مجھے وقت دیا جائے ۔ تاکہ میں مہیا کر سکوں ۔

Mr. Speaker : I will take up this adjournment motion tomorrow.

خواجہ محمد صفدر — چونکہ یہ انفارمیشن کراچی سے آنی ہے اس لئے پانچ سات روز کی مہلت دے دیں ۔

Mr. Speaker : I will take it up on Monday.

راؤ خورشید علی خان — اس سلسلہ میں ایک تجویز پیش کروں گا کہ ایسے نظر بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے ۔ ورنہ یہ بڑی hardship ہے اور ان لوگوں پر کئی مصائب نازل ہو رہے ہیں ۔ ایک نظر بند کی بیوی سخت بیمار ہو گئی اور یہ کوشش کی گئی کہ اسے رہائی دی جائے لیکن اسے رہا نہ کیا گیا ۔

Mr. Speaker : That would be a general discussion.

راؤ خورشید علی خان — جناب والا ۔ اس نظر بند کی بیوی اتنے عرصہ میں انتقال کر گئی (آوازیں ۔ شیم ۔ شیم) یہ تو حالت ہے اور ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے ۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

Minister of Law : Sir this goes to Monday then?
Mr. Speaker : Yes.

FAILURE OF GOVERNMENT TO PROVIDE FACILITIES TO MIR ABDUL BAQI BALOCH' M. P. A. IN CENTRAL PRISON, KARACHI

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely, wide spread resentment caused among the Public of the Province due to the failure of the Provincial Government to provide suitable and proper facilities to Mir Abdul Baqi Baloch, an hon'ble member of this august House and a prisoner in the Central Prison, Karachi, to which his status in life before going to the prison entitled him.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) — جناب والا - میں نے پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے دریافت کیا تھا اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تحریری طور پر ان کو اطلاع مل گئی ہے - اگرچہ ایوان میں اس چٹھی کا نمبر نہیں بتایا گیا تھا اس میں یہ لکھا تھا کہ میر عبدالباقی بلوچ صاحب کو ''بی'' کلاس دیا گیا ہے - تو میری رائے میں اس ایوان کے اراکین کی یہ تذلیل ہے کہ انہیں جب سیاسی وجوہات کی بنا پر جیل میں بھیجا جائے تو انہیں بجائے ''اے'' کلاس دینے کے ''بی'' کلاس دیا جائے - اس کو اس طور سے بھی دیکھا جائے تو اس معزز ایوان کے اراکین اس صوبے کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس ایوان میں تشریف لائے ہیں اور اس سے بڑا کوئی اعزاز اس صوبے میں اور نہیں ہو سکتا کہ اس ایوان کی رکنیت کسی شخص کے سپرد کی جائے - تو اتنے بڑے اعزاز کے حامل انسان کو محض ''بی'' کلاس دینا درست نہیں ہے - میں درخواست کرونگا.....

Mr. Speaker : Was Class B given by D. M., Karachi?

Khawaja Muhammad Safdar : By some authority. The answer only mentioned "B Class".

Mr. Speaker : Was that a judicial order or an executive order?

Khawaja Muhammad Safdar : It must be an executive order. It cannot be a judicial order in any case.

اس میں تو judiciary کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

Mr. Speaker : I think, so far as the under trials are concerned the orde passed by the D. M. is a judicial order.

Khawaja Muhammad Safdar : This is not an under trial case.

وہ انڈر ٹرائیل نہیں رہے - ان کا ٹرائیل نہیں ہوا - ان پر دو مقدمے تھے - ایک میں ۵۰ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی تھی اور ضمانت نہیں دیتا تو ۶ ماہ کی قید ہے - اور دوسرے مقدمے میں ایک لاکھ کی ضمانت طلب

کی گئی تھی اور ضمانت اگر نہیں دیتا تو تین سال کے لئے قید رہے - لہذا میں وزیر قانون اور دوسرے وزراء کی خدمت میں عرض کرونگا کہ یہ خود بھی اس معزز ایوان کے رکن رہے ہیں اگرچہ آج نہیں ہیں اور اگرچہ ان کی موجودہ پوزیشن کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ممبر نہیں ہیں یہ اور بات ہے لیکن ان کو خود غور کرنا چاہئے ممکن ہے آج میری باری آ جائے اور کل اس طرف سے کسی کو جانا پڑے یا پرسوں اس طرف کی باری آ جائے یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے میں تو اس کو فخر سمجھتا ہوں -

Mr. Speaker : Is there any illegality in granting B Class?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes. Sir.

میں یہ کہتا ہوں کہ ان کا جیل جانے سے پہلے جو status تھا جس مرتبہ اور رتبے کے وہ حامل تھے اس کے مطابق یہ سلوک نہیں کیا گیا - اور اگر یہ یقین دلا دیں کہ ان کو ''اے،، کلاس دے دیں گے------

Mr. Speaker : Had he applied for that?

Khawaja Muhammad Safdar : No, Sir, not to my knowledge. He did not apply for that and he will never do so.

میرے خیال میں وہ apply نہیں کریگا میں تو ان کے درخواست کر رہا ہوں کہ وہ خود اس case میں Justification کریں -

وزیر مال (خان بہر محمد خان) — اے اور بی میں کوئی فرق نہیں پڑتا -

خواجہ محمد صفدر — فرق ہے - میں اے کلاس میں رہا ہوں مجھے معلوم ہے کتنا فرق ہے -

وزیر مال — facilities ایک ہیں -

خواجہ محمد صفدر — جی نہیں ایسا نہیں ہے - فرق ہے - اگر ایک آدمی معمولی status کا ہو تو اس کو بی کلاس دیا جائے تو کوئی بات نہیں اور اگر کوئی پورے ضلع کی نمائندگی کرتا ہو تو اگر اس کو ''بی،، کلاس دیا جائے تو یقیناً status کا فرق پڑ جائیگا - اس معزز ایوان کے معزز اراکین بہرحال ان تمام لوگوں سے معزز ہیں جن کی وہ نمائندگی کرتے ہیں اور ایک نمائندہ کی حیثیت رکھتے ہیں -

Mr. Speaker: So far as facilities are concerned, if there is a difference.....

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - میں نے عبدالباقی بلوچ صاحب کے جیل میں ''بی'' کلاس دئے جانے پر ایک سوال کیا تھا -

مسٹر سپیکر — سوال کیا تھا آپ نے ؟

مسٹر حمزہ — جی ہاں - سوال کیا تھا اور اس سلسلے میں ۷ فروری کو میں وزیر قانون صاحب سے ان کے دفتر میں ملا بھی تھا - جناب وزیر مال خان پیر محمد خان صاحب نے کیا خوب فرمایا کہ بی اور اے میں کوئی فرق نہیں ہے - اگر فرق نہیں ہے تو اے کلاس دینے میں ان کو کیا تکلیف ہے - دوسری بات یہ کہ اس دن جب کہ میں وزیر قانون صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے میرے سامنے ہوم سیکرٹری صاحب کو ٹیلیفون کیا کہ میں نے یہ case کارروائی کے لئے recommend کیا ہے یعنی بلوچ صاحب کا اور میاں طفیل محمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی پاکستان کا - ان کے بارے میں میں نے تحریک التوا اس ایوان میں پیش کی تھی اور جناب وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم ان کو اے کلاس دے دینگے - تو جب انہوں نے ہوم سیکرٹری . . . . . .

Mr. Speaker : So far as I remember he has assured that he will look into the matter.

مسٹر حمزہ — انہوں نے فرمایا تھا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی اس معاملہ میں اتفاق کرتا ہے اور انہوں نے میرے بیٹھے ہوئے ہی یہ کہا کہ مجھے گورنر صاحب کے پاس جانا ہے آپ کاغذات بھیج دیجئے تو formal approval لے لیجائے تو سات فروری کو یہ case اس سٹیج پر تھا - ہماری گورنمنٹ کی مشینری اتنی efficient ہے کہ اس کو جیل بھیجنے میں تو صرف دو تین دن کی دیر ہوتی ہے لیکن ''بی'' سے ''اے'' میں لیجانے میں خان پیر محمد خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ کوئی فرق نہیں ہے - انکی نیتوں کا اندازہ لگائیے -

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

راؤ خورشید علی خان — پوائنٹ آف آرڈر - یہ کہا گیا ہے کہ اے اور بی میں کوئی فرق نہیں ہے - جناب

اے اور بی کلاس میں اتنا بڑا فرق ہے کہ بی کلاس والوں کو چارپائیاں نہیں دیجاتی ہیں یہ اتنا بڑا فرق ہے کہ معزز ترین آدمی زمین پر ایڑیاں رگڑ رہے ہیں -

Mr. Speaker : That is not a point of order but a clarification and has got nothing to do with the proceedings of this House.

راؤ خورشید علی خان — یہ کہا گیا ہے -

Minister of Law : (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I oppose this motion on two grounds-factual and legal.

So far as the legal aspect of the motion is concerned, my submission is that Mr. Baloch, member of this House, has been in jail, as we all know, for the last so many months and the class which was given to him is Class B. If there is a grievance on that score alone that he has been given A Class and there is no other grievance that he has been denied any facilities to which he is entitled under the law then it is a continuing matter. Mr. Baloch has been assigned B Class for the last so many months and if it is a wrong, it is a continuing wrong and has not occurred today, yesterday or day before yesterday. This is an old matter and not of recent occurrence.

So far as the factual position of the case is concerned, the assignment of classes whether A, B or C, because these are the three categories, is determined and decided by Government on various grounds in respect of two different categories. The first category is of the detenues under the Maintenance of Public Order Ordinance for which there is a separate set of rules. The other is governed by the rules issued by Government under the Prisons Act which regulate the assignment or classification of under-trial and convicted prisoners under the Prisons Act. My respectful submission is that the case of Mr. Baloch falls under the latter category because he has not been detained under the Maintenance of Public Order Ordinance but he has been convicted by a Court of Mekran and given certain punishment.

Khawaja Muhammad Safdar : By Jirga.

Minister of Law : You may not accept that it is a court.....

Mr. Speaker : Mr. Memon, when was Mr. Baloch granted B Class?

Minister of Law : From the very day he was arrested and confined.

So far as the status of the member is concerned I have got full sympathy with him and the Government has proved its *bona-fide* by actually granting A Class to Allama Abdul Haq, member of this House. There is no discrimination with the Government on any political ground. Mr. Abdul Haq or Mr. Baloch are looked upon equally. Both are political prisoners and no distinction has been made between the two. I assure the Member it is not that consideration which, he might have in his mind and feels, is standing in the way of the member in being granted A or B Class. There is a difference between Class A and B so far as the classification of prisoners under the rules is concerned and to that end assuming there is no difference even then from the point of view of status it will make all the difference. I had made a statement on the Floor of this House that the matter is under the consideration of the Government and it is expected that a decision will be taken very shortly in respect of Mr. Baloch and in respect of other member of the Jamaat-e-Islami.

I would request the Leader of the Opposition and the mover that apart from any technical consideration with regard to its admissibility or otherwise, he should not press this motion. He may have patience for some time till after the decision is taken. I will be the first person to inform him about the decision taken. The member may rest assured that so far as I, as a Minister am concerned,

he knows that this Department is not in my charge, this relates to the Home Department and the Home Department is under the charge of the Governor, as an humble member and not a member in the sense in which an elected member like Khawaja Sahib is, I will do my best to see that there is no discrimination between A and B class and that Mr. Abdul Baqi Baloch gets a class according to his status. I cannot say anything beyond that. If the member still feels that he is not satisfied, he is well within his rights to press the motion.

Khawaja Muhammad Safdar : In view of the statement made by the Law Minister, I do not press the motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

Minister of Law : Sir, we have been discussing adjournment motions for the last one hour. I suggest that the rest of the adjournment motions may be taken up tomorrow.

Mr. Speaker : We will take up the rest of the adjournment motions tomorrow.

راؤ خورشید علی خان — جناب والا - میاں طفیل محمد صاحب کے متعلق انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم غور کر رہے ہیں - ان کی initial term تو ختم ہو رہی ہے - لیکن وہ غور ابھی تک ختم نہیں ہوا - آخر یہ غور کب ختم ہوگا -

وزیر تعلیم — term کے ساتھ غور بھی ختم ہو جائیگا -

BILLS

THE WEST PAKISTAN PRIMARY EDUCATION (AMENDMENT) BILL, 1963

(Resumption of discussion).

Mr. Speaker : Now, the House will resume discussion on the motion that the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill be taken into consideration at once. The motion for consideration was moved yesterday. To that motion, there is a notice of amendment of by Allama Rehamatullah Arshad. He may move it.

Mr. Ali Gohar Khuhro : Sir, I would like to speak on the first reading.

Mr. Speaker : The member can speak on the amendment.

Mr. Ali Gohar Khuhro : In that case we can speak only on the amendment and not generally.

Mr. Speaker : The member can speak on the amendment, then on any clause he likes and then on the third reading.

Yes, Allama Sahib.

Allama Rehmat Ullah Arshad (Bahawalpur II) : Sir, I move :

That the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill, 1963 ,be referred to a Select Committee consisting of —

(1) the Education Minister,

(2) Mian Muhammad Akbar,

(3) Mian Abdul Latif,

(4) Mr. Abdur Raziq Khan, and

(5) the Mover,

with instructions to report by 31st March, 1964.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is:

That the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill, 1963 be referred to a Select Committee consisting of :—

(1) the Education Minister,
(2) Mian Muhammad Akbar,
(3) Mian Abdul Latif,
(4) Mr. Abdur Raziq Khan, and
(5) the Mover,

with instructions to report by 31st March, 1964.

Minister of Educatian: Sir, I oppose it.

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب صدر - سب سے پہلی بات اس سلسلے میں ہمارے نئے وزیر تعلیم صاحب کے لئے اور اس ہاؤس کے لئے سوچنے کی یہ ہے کہ کیا واقعی ایجوکیشن کمیٹی کی ترتیب سے اور ان کی تشکیل سے تعلیمی مسائل پر اور تعلیم کے فروغ پر کوئی مفید اثر ہوا ہے - اس کی افادیت میرے نزدیک محل نظر ہے - ایک رکن کا اضافہ یا دو اراکین یا چار اراکین کا اضافہ صرف اسی وقت مفید ہو سکتا ہے کہ جب کوئی ادارہ ہم مرتب کرتے ہیں یا ایک ادارے کی تشکیل کرتے ہیں - وہ بذات خود اس مقصد اور غرض و غایت کو پورا کرتے ہیں - جس کے لئے وہ ادارہ مرتب کیا گیا ہے یا وہ تشکیل کیا گیا ہے میں بڑے افسوس کے ساتھ گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت تک جو ہوا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے - بلکہ ان کے محکمے کے انسپکٹروں ان کے محکمے کے حکام ان کے ڈائیریکٹر کے کام میں ناروا مداخلت کی گنجائش پیدا کی گئی ہے - مثلاً بہاولپور میں ایک صاحب کو اس کمیٹی کا ممبر منتخب کیا گیا ہے - میں ان کا نام یہاں پر لینا مناسب نہیں سمجھتا - کیونکہ وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں اور وہ اس کا جواب نہیں دے سکیں گے - تو وہ کئی مرتبہ انتخابات میں شکست کھا چکے ہیں جس سے ان کے نمائندہ کردار کا پتہ چلتا ہے علمی حیثیت سے بھی وہ کوئی خاص مقام نہیں رکھتے - انہوں نے اس کمیٹی میں سال چھ مہینے کام کیا اور اس کا فائدہ یہ اٹھایا کہ ایک استانی سے نکاح کر لیا - اگر ہم نے اس کمیٹی سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنا ہے تو اس سے اس موہے کو فائدہ حاصل ہو سکتا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی معنویت سے محروم کمیٹیوں کا کوئی فائدہ

نہیں ہے جو ان پر باالواسطہ کنٹرول کرنے پر خواہ مخواہ مسلط کی جا رہی ہیں - اس وقت ملک کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ تعلیم عام ہو - زیادہ ہو اور سستی ہو - اور ان مقاصد کے حصول کے لئے ایجوکیشن کمیٹی کے اراکین کسی اعتبار سے بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتے - یہ فقط ایک ناروا قسم کی مداخلت ہے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ قانون اور یہ مسودہ قانون کسی غرض اور کسی افادیت کو حاصل کرنے کے لئے اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے - میری یہ گزارش ہے - کہ اس کو مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جائے -

Mr. Sultan Muhammad Awan : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. (*Count was taken*).

The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*).

The House is in quorum. Mian Abdul Latif.

میاں عبدالطیف (شیخوپورہ - ۱) — جناب والا - ۱۹۶۲ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ سے یہ تجویز کی گئی تھی کہ اضلاع میں تعلیمی محکمہ کے ساتھ ایک کمیٹی attach کر دی جائے جس سے غالباً توقع یہ تھی کہ اس میں outstanding merit کے آدمی ہوں گے جو خود تعلیم یافتہ ہوں اور جن کو تعلیم سے دلچسپی ہو اور جن کی integrity قریباً قریباً established ہو اور وہ تعلیمی اداروں کے لئے اپنی تجاویز کے ذریعہ سے کچھ معقول خدمت صوبہ کی کر سکیں گے - جہاں تک اس نیک غرض کا تعلق ہے ہاؤس کے کسی ممبر کو اس سے اختلاف نہیں ہو سکتا - لیکن عملی طور پر جو کچھ اس آرڈیننس کے بعد اس صوبہ میں ہوا ہے وہ ایک نہایت مایوس کن تصویر ہے - میں کسی کا نام نہ لوں گا لیکن یہ بالعموم ہمارے اکثر دوستوں کو معلوم ہے کہ یہ سیاسی ادارہ یہ تعلیمی ادارہ یہ تعلیمی کمیٹی قریباً قریباً ایک سیاسی brake کی حیثیت اختیار کر گیا ہے - ہر ایک ضلع میں تمام مغربی پاکستان میں ڈسٹرکٹ کونسل کے تعلیمی حکام اس تعلیمی کمیٹی کے بوجھ تلے دقت محسوس کر رہے ہیں - کیونکہ جن اشخاص کو اس آرڈیننس کے الفاظ کے مطابق کمشنر صاحب نے پسند کیا ہے

ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں تعلیم سے دلچسپی نہ کبھی رہی ہے نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہونے کی توقع ہے۔ مجھے ایک شخص کا پتہ ہے جو اس کمیٹی پر رکھے گئے۔ میں نام نہیں لونگا۔ ضلع کا نام بھی نہیں لونگا۔ یہ شخص پہلے سیاست میں بہت active politician تھے۔ لیکن الیکشن میں ہار گئے۔ ہارنے کے بعد face save کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں اور کمشنر کے دفتر میں اور ان کے سپرنٹنڈنٹ کی منتیں اور خوشامدیں کرتے پھرے کہ کسی طرح مجھے اس کمیٹی میں رکھو۔ اور ساتھ ہی ساتھ ایک ایسے شخص کو oust کرنے کی کوشش کرتے رہے جس نے اپنی جیب سے خرچ کر کے چند سکول مختلف جگہ پر قائم کئے ہیں۔ تاہم وہ کامیاب ہو گئے اور کمیٹی کے رکن بن گئے۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ ان کا مکان رسہ گیروں کا اڈا ہے۔ دائیں ہاتھ رشوت لینے والے ایک گروہ کی شکل میں ہوتے ہیں اور بائیں ہاتھ رشوت دینے والے ایک گروہ کی شکل میں ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ روپیہ دیا اور لیا جاتا ہے اور شام کو جب محفل بیٹھتی ہے تو سوائے اس کے کچھ ذکر نہیں ہوتا کہ فلاں استانی کا قد اونچا ہے اور فلاں استانی کا رنگ گورا ہے۔ فلاں استانی کچھ نہیں ہے۔ وہ جہاں بیٹھی ہے بیٹھی رہے۔ اس کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی achievements محض یہی ہیں کہ ایک خاص گروہ کی سیاسی اغراض کو پورا کرنے کے لئے استادوں کی تبدیلیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ اور دوسری جگہ سے تیسری جگہ کروائی جاتی ہیں۔ جب تک وہ ناک نہ رگڑیں کہ ہم آپ کے تابعدار ہیں اگر آپ نے یہ تابعداری ان سے حاصل کرنی ہے تو جناب وزیر تعلیم صاحب یہ تعداد تھوڑی ہے۔ چار نہیں چالیس کیجئے تاکہ تمام اساتذہ ان کے سرنگوں ہوں اور ان کے ذریعہ آپ کے بھی ہوں۔ اگر آپ کی غرض وہ ہے جو ہمیں بتائی گئی تھی کہ تعلیم کو ترقی ہو۔ تعلیم بہت عام ہو اور ان کے صلاح مشورے سے اضلاع میں تعلیم پھیل جائے اور ہمارے بچے کچھ نیک بنیں۔ اچھے بنیں۔ بڑے آدمی بنیں تو پھر یہ سکیم فیل ہو چکی ہے۔ تین سے فیل ہو چکی

ہے تو چارٹ سے بھی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہوگا - یہ پھر بھی فیل ہوگی -

اس سلسلہ میں میں نے یہ گذارش کرنی ہے کہ اس میں ایکٹ کا یا آرڈیننس کا اتنا قصور نہیں ہے جتنا ہمارا اپنا ہے - اگر یہ کمیٹی فی الواقع وزیر تعلیم یا کمشنر کے زیر نظر دیانتداری سے کام کرے - اس کا انتخاب دیانتداری پر مبنی ہو تو شاید یہ کچھ مفید مشورے بھی دے سکے - لیکن اگر یہاں سے اس کا بنیادی طور پر انتخاب کیا ہی اس غرض سے جائے کہ فلاں اپنا آدمی ہے اس کو اس کمیٹی میں رکھو - اس کے me its جیسا کہ میں نے پہلے گذارش کی ہی ہوں کہ سیاست میں فیل ہوں - رسہ گیروں کے p otector یا رشوت لینے والوں کے معاون ہوں یا عورتوں کی اونچائی نیچائی کا پیمانہ رکھنے والے - تو پھر یہ بالکل بیکار ہے - ہمارا تجربہ ہے کہ جہاں بھی آپ اس قسم کی brakes پیدا کرتے ہیں اس سے اس کی اصل غرض فوت ہو جاتی ہے - آپ ju licial office s کو لیجئے - ان کے متعلق اس وقت اس صوبہ میں نہیں بلکہ سارے ملک میں یہ گمان ہے اور نیک گمان ہے کہ ان کی un mpeachable integ ity ہے - وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں ہمیں اس پر پورا ایمان اور بھروسہ ہے کہ وہ ٹھیک کرتے ہیں - لیکن اگر آپ ان کے ساتھ اس قسم کی ایک نیک کمیٹی قائم کر دیں تو وہ ایک ہفتہ میں نہیں آج شام ہی ختم ہو جائیں گے - ان کی picture ہی بدل جائے گی - اس طرح سے اگر آپ کسی بھی ادارے کو کسی کی vote پر ڈال دیں تو اس کی بھی افادیت کم ہو جائے گی - سرکاری ملازم اگر کسی کے زیر اثر آئے تو وہ اپنے فرائض سے دور چلا جاتا ہے - مرحوم مسٹر کیانی نے ایک دفعہ کہا تھا کہ سرکاری ملازمین کو reas n ble seclusion کی بڑی سخت ضرورت ہے یعنی وہ زیادہ حد تک لوگوں کی social fu.ctions سے بھی اجتناب کریں ، پرہیز کریں ، لوگوں کی دوستی سے بھی دور رہیں تب وہ عوام کا اعتماد حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے فرائض کو اچھی طرح سے انجام دے سکتے ہیں - ہمیں اپنے inspectors پر - تعلیمی اداروں کے اساتذہ پر اور ڈائریکٹروں

پر مکمل اعتماد ہے ۔ اگر ہماری یہ وزارت اور دوسرے بڑے executive officers ان کو اپنی سکیموں کے مطابق کام کرنے دیں تو تعلیم کی اغراض اور جن اغراض کے لئے کمیٹی بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی تھی وہ پوری ہو سکتی ہیں ۔ ورنہ موجودہ حالات میں جو کچھ یہ کمیٹیاں پہلے کر چکی ہیں اس سے بہتر نتائج اس سکیم سے نہیں نکلیں گے ۔ تین سے چار کرنے سے ستیاناس سے سوا ستیاناس والا حال ہوگا ۔ کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ ان حالات میں میں حکومت سے التجا کرتا ہوں کہ اگرچہ اکثریت پارٹی نے یہ بل چونکہ sponsor کیا ہے اس لئے یہ پاس ہوگا لیکن میں یہ التماس کروں گا کہ اس بدی کو اگر tone down کر سکتے ہیں تو آپ کر سکتے ہیں کمشنر کی discretion میں آپ مداخلت نہ کریں وزیر کے ٹیلیفون نہ جائیں ۔ ڈپٹی کمشنر کے پاس یہ ٹیلیفون نہ جائیں کہ فلاں کو recommend کرو ۔ وہ ہمارا امدادی ہے وہ سیاست میں ہار چکا ہے اور اس کا face ہم نے save کرنا ہے ۔ یہ نہ کیا جائے ۔ merits پر چنیں ۔ وہ آدمی لیا جائے جو خود تعلیم یافتہ ہو نمبر ۱ ۔ نمبر ۲ یہ کہ اس کو حقیقی دلچسپی صوبہ کے تعلیمی معاملات سے ہو اور اس کی moral integrity ، unimpeachable ہو ۔ اگر آپ یہ کر سکتے ہیں تو پھر کچھ بہتری کی صورت ہو سکتی ہے ۔ اس کے علاوہ آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ وہ آدمی جو سیاست میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے اس کے متعلق آپ سمجھ لیں کہ وہ تعلیم میں کم دلچسپی رکھتا ہے ۔ اگر سیاسی آدمی کو رکھیں گے تو خواہ وہ میں ہوں یا آپ ہیں ان کی اپنی مشکلات میں اضافہ ہوگا ۔ وہ تعلیمی ادارے کی زیادہ امداد نہیں کر سکیں گے ۔ سیاست میں جو آدمی شکست کھا چکا ہے اس کے دل میں ایک وہم ہوتا ہے ۔ وہ ہر شخص کو شبہہ کی نظر سے دیکھتا ہے کہ پچھلے الیکشن میں شاید اس نے مجھے ووٹ نہیں دیا تھا ۔ وہ اپنے دوستوں پر بھی شبہہ کرتا ہے ۔ اگر آپ انہی آدمیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر اس کمیٹی میں رکھیں گے تو آپ صوبہ کی disservice کریں ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Mr. Iftikhar Ahmad Khan.

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ - ۱) — صدر گرامی — بظاہر تین اشخاص کو کمیٹی میں چوتھے کا اضافہ اور اس اضافے کیلئے قانون سازی کوئی قابل اعتراض بات معلوم نہیں ہوتی ۔ لیکن میری 'الفت کی جس کیلئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں اپنی علیحدہ اور خصوص وجوہات ہیں ۔ میں اس بل اور اس کے اضافے کو جو اس کمیٹی یا سب کمیٹی میں کیا جا رہا ہے اس لئے مخالفت نہیں کرتا کہ اس میں ان پڑھ آدمیوں کو نامزد کیا گیا ہے ۔ اور طریق انتخاب کا کوئی معیار نہیں رکھا گیا ۔ یا اس میں ایسے آدمی نامزد کرنے چاہیئیں تھے جو تعلیم اور تعلیمی ضروریات سے واقف ہوتے ۔ صدر گرامی - تعلیم اچھی چیز ہے ۔ لیکن میرا ایمان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں آج بہترین طرز حکومت اور بہترین طریق حکومت جمہوری ہے ۔ اور جمہوریت کیلئے تعلیم کوئی شرط اول نہیں ۔ اس لئے اس بل پر محض یہ اعتراض کر دینا اور اسے محض اس لئے نامنظور کر دینا کہ اس میں جاہل نامزد کئے گئے ہیں مناسب نہیں ہم جانتے ہیں اور ہمارے علم میں ہے کہ اس ملک میں بہت سے تعلیمی ادارے جاہلوں نے جاری کئے ہیں - اور بہت سے تعلیمی اداروں کے منیجر ان پڑھ لوگ رہے ہیں - لیکن عوام کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے

Mr. Ali Gohar Khuhro : Sir the House is not in quorum.

Mr. Speaker Let there be a count. *(Count was taken)*

The House is not in quorum Let the bells be rung.

(Quorum bells were rung)

Order please. The House is in quorum now. Yes Nawabzada Sahib may continue his speech.

مسٹر افتخار احمد خان — صدر گرامی- میں یہ عرض کر رہا تھا کہ میں اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے جھجھک محسوس کرتا ہوں کہ ان کمیٹیوں کی تشکیل کیلئے یہ شرط نہیں رکھی گئی کہ ان پر تعلیم یافتہ یا اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ نامزد کئے جائینگے - اور جیسا کہ میں عرض کر رہا تھا کہ اس معزز ایوان کے اکثر معزز ممبران کے مشاہدے میں یہ بات آئی ہوگی کہ بہت سے کامیاب تعلیمی اور قومی ادارے ایسے لوگوں کے سرہون منت ہیں جو بہت زیادہ تعلیمیافتہ نہ تھے ۔ ان

کمیٹیوں پر وہ لوگ نامزد کئے جائیں جن کو عوام کا اعتماد ہو ۔ اور جو کسی اصول پر نامزد کئے گئے ہوں ۔ مقامی افسران ۔ ڈپٹی کمشنران اور کمشنر صاحبان کو یہ اختیار دیدینا کہ وہ اس امر کا فیصلہ کریں کہ ان کمیٹیوں کیلئے کون لوگ زیادہ موزوں اور مناسب ہونگے ۔ میرے نزدیک اس بل کا سب سے بڑا defect ہے ۔

میں اس بات پر بھی اعتراض نہیں کرتا ۔ اگر یہ اصول طے کر لیا جائے کہ ان کمیٹیوں پر صرف MPA صاحبان کو — اور بالخصوص ان MPA صاحبان کو نامزد کیا جائیگا جو اس طرف تشریف فرما ہیں ۔ مجھے گورنمنٹ کے MPA صاحبان پر بھی کوئی اعتراض نہیں ۔ کیونکہ دراصل حکومت کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے ۔ اگر ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان صرف گورنمنٹ پارٹی کے MPAs کو نامزد کرتے تو بھی کوئی اصول سامنے ہوتا ۔ کیونکہ اس صورت میں اس پارٹی کی ذمہ داری ہوتی جو حکومت سنبھالے ہوئے ہے ۔ لیکن نہ تعلیم کا معیار رکھا اور نہ ہی نمائندگی کو معیار رکھا ۔ ان دونوں چیزوں کو چھوڑ کر کوئی اور معیار ہو سکتا تھا ۔ لیکن انہوں نے سب چیزوں کو چھوڑ کر ڈپٹی کمشنر کی پسند اور ناپسند کو معیار رکھا ہے ۔ تو اس سے ظاہر ہے کہ جہاں یہ اختیارات مقامی افسران کو دیدئے جائینگے ۔ وہاں ایسے لوگ نامزد کئے جائینگے جو عوام سے بھی دور ہونگے اور تعلیمی مسائل سے بھی دور ہونگے ۔ نیز عوام کے مطالبات اور قومی ضروریات اور احساسات سے بھی دور ہونگے ۔ اس لئے صدر گرامی ۔ میرا ایک اعتراض تو یہ تھا ۔

دوسرا سوال جو فطری طور پر اور قدرتی طور پر ہر ذی شعور کے ذہن میں آتا ہے یہ ہے کہ آیا ان تعلیمی سب کمیٹیوں کی ضرورت بھی ہے ۔بالخصوص دو سال سے یہ قانون ہمارے سامنے ہے ۔ اور دو سال سے ہم نے اس قانون کو اس صوبے میں برتا اور چلایا ہے ۔آئیے — دیکھیں کہ دو سال سے پہلے کونسے قوانین تعلیم اور تعلیمی اداروں کے سلسلے میں لاگو تھے ۔ اور آج کس قسم کا قانون لاگو ہے ۔ آیا وہ قانون اچھا تھا یا یہ قانون اچھا ہے ۔ کیا اس قانون میں بھی وہ خرابیاں اور خامیاں تھیں جو اس کمیٹی نے ہمارے تعلیمی اداروں اور ان کے نظام سے ختم کر دی ہیں ۔ یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ۔

صدر گرامی ۔ میرا تیسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ کمیٹیاں بیکار ہیں یہ بے اختیار ہیں ۔ اگر آپ کو تین کی بجائے چار ممبر کرنا ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ آپ تین کی بجائے دس کر لیں ۔ لیکن ان کو با اختیار کیجیئے ۔ ان پر یہ ذمہداری ڈالئے کہ متعلقہ ضلعے میں تعلیمی مدارس اور تعلیمی ڈھانچے کو بہتر بنانے اور اسے جاری اور ساری رکھنے کی ذمہداری کلیتاً ان پر ہو گی ۔ لیکن آج حالت کیا ہے ۔ یہ محض نمائش اور زیب داستان کیلئے ۔ بلکہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے کیا جا رہا ہے ۔ اور ان نمائندوں کو بدنام کرنے کے لئے کیا جارہا ہے جو ان کمیٹیوں پر نامزد کئے گئے ہیں ۔ خرابی تو D I کریگا ۔ گھی کا پیپا تو ADI لے گا ۔ تبادلہ D I کریگا اور سزا بھی ڈپٹی کمشنر کی توثیق سے D I دیگا ۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس سب کمیٹی کی وجہ سے تعلیم بھی ان کے ہاتھ میں آ گئی ہے ۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں ۔ کہ یہ کیا فریب ہے ۔ اور اس فریب کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ میں اس کی مخالفت اس لئے نہیں کرتا کہ ہمارے کنونشن مسلم لیگ کے بھائی اس میں چلے جائیگے ۔ بخوشی جائیں ۔ چشم ما روشن ۔ دل ما شاد ۔ آپ ایک کی بجائے چار جائیے ۔ لیکن آپ پہلے یہ مطالبہ کریں کہ اس کمیٹی کے اختیارات کی توسیع کی جائے ۔ جب تک اس کمیٹی کو با اختیار نہیں کریں گے کوئی کام صحیح طور پر انجام پذیر نہیں ہوگا ۔

صدر گرامی—ہمیں پہلے حالات یاد آتے ہیں ۔ ۱۹۵۸ میں جب یہاں ایک بونچال اور ایک زلزلہ آیا اس میں یہاں صوبائی اور مرکزی عوامی نمائندے گئے وہاں یہ لوکل باڈیز کا انتظام بھی ختم کر دیا گیا اس ۵ سال کے عرصہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ جو توقعات ان لوکل باڈیز کے ذمہ دار افسروں سے تھیں وہ پوری نہ ہو سکیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ کسی ضلع کا ڈپٹی کمشنر وہاں کی ڈسٹرکٹ کونسل کا چیئرمین ہوتا ہے ۔ جو ایک سرکاری افسر ہوتا ہے ۔ اس سے پہلے آپ اضلاع کے یا شہروں کے حالات کا اندازہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت انتظام اچھا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ اس وقت ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیم بہتر تھی اس وقت کی کمیٹی کا انتظام بہتر تھا ۔ گلیاں اور نالیاں بنتی تھیں ۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ضلع کے وہ لوگ جو ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیئرمین ہوتے تھے وہ با اختیار ہوتے تھے ۔ وہ محلوں اور علاقوں کی ضروریات کو محسوس کرتے تھے اب آپ کیسے توقع کر

سکتے ہیں کہ کوئی ڈپٹی کمشنر جو ایک سال یا چھ مہینہ سے زیادہ کسی ضلع میں نہیں رہ سکتا یا اسے رہنے نہیں دیا جاتا کس طرح ڈسٹرکٹ کونسل کا اچھا انتظام کر سکتا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ بڑی کافی مدت ہے ۔ کہ ایک ڈپٹی کمشنر کو ایک سال یا چھ ماہ تک کسی ضلع میں رہنے دیا جاتا ہے لیکن اس مدت میں کیا وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کی حیثیت سے تعلیم کے کام کو یا تعلیمی ضروریات کو یا اس علاقہ کے معاملات کو سمجھ سکتا ہے ۔ اگر اسے کچھ اختیار ہوتا تو شاید کچھ توقع کی جا سکتی تھی لیکن اصل اختیار تو ڈی آئی کے ہاتھ میں ہوتا ہے یہ تو صرف نمائش کے لئے ہے ۔ زیب داستان کے لئے ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے ہے ۔ کیا یہ بنیادی جمہوریت ہے جو اس ملک میں کارفرما ہے اور کیا اب تمام کام عوام کی منشا کے مطابق ہوتے ہیں یہ تین کی بجائے چار کرنے سے کیا ہو گا ۔ اس سے کوئی عوامی مسئلہ حل نہیں ہوگا ۔ اور نہ ہی کوئی فائدہ ہوگا ۔ اس سے عوام کا وقت ضائع ہوتا ہے ۔ قوم کا وقت ضائع ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اصل انتظام کو بالکل درہم برہم کر دیا گیا ہے ۔ میرے ادھر والے دوست جذبات میں بہ جائیں گے ۔ اور وزراء کو ہم کیا کہیں ۔ جو پالیسی تشکیل ہوتی ہے وہ ان کے ہاتھ میں نہیں ۔ میں جانتا ہوں میری نحیف آواز وہاں نہیں پہنچ سکتی اور میں سمجھتا ہوں کہ میری معروضات اور گذارشات اخبارات میں نہیں چھپ سکتیں ۔

Mr. Speaker : Please don't discuss that.

مسٹر افتخار احمد خان—میں بصد ادب عرض کروں گا کہ یہ جو Make Shift ہے ۔ ان اصلاحات اور ان تبدیلیوں سے آپ نے انتظام کو درہم برہم کر دیا ہے ۔ آپ کو چاہئیے کہ دوبارہ کمیشن بٹھائیں جو تعلیمی مسائل کو دیکھے جو لوکل باڈیز کے حالات کو سمجھے اور دیکھے کہ اس سب کمیٹی اور بی ڈی کے انتظام میں کیا کیا امپرومنٹ ہوئی ہے ۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یسین خان وٹو) — یہ بی ۔ ڈی ۔ کا معاملہ نہیں ۔

Mr. Speaker : Yes. The Member is not strictly relevant.

مسٹر افتخار احمد خان—صدر گرامی ۔ ہمیں اپنے نئے وزیر تعلیم صاحب سے بڑی توقعات تھیں اور رہیں گی ۔ مجھے امید نہیں

تھی اور میں یہ توقع نہیں کرتا تھا کہ وہ اس تجویز کو اور تعلیمی معاملات کو افراتفری میں زیر غور لائیں گے ۔ اس کے لئے ان کو ایک کمشن بٹھانا چاہئے ۔ آپ بی ۔ ڈی ۔ سے ضلع کی تعلیمات کے مسئلہ کو علیحدہ نہیں کر سکتے ۔ ڈسٹرکٹ کمیٹی کا چیئرمین اس کمیٹی کا چئرمین ہوتا ہے اس لئے آپ اس بات کے کہنے سے ہمیں باز نہیں رکھ سکتے ۔ جب بھی تعلیمی سب کمیٹی کا آپ ذکر کریں گے تو ڈپٹی کمشنر کے اختیارات کا ذکر ہوگا اور جب اس کے اختیارات کا ذکر ہوگا تو اس کے تعین کا ذکر ہوگا اور اس تعین کے ذکر کے ساتھ لا محالہ بی ۔ ڈی ۔ قانون کا بھی ذکر کیا جائے گا ۔ اور اصل خرابیوں کی بنیاد یہی قانون ہے ۔ جس کو بی ۔ ڈی ۔ قانون کہتے ہیں ۔

Mr. Speaker : No discussion about that law.

Minister of Education : My learned friend should know that when we talk of the Chairman of the Primary Education Committee or the Chairman of the District Council or the Deputy Commissioner, may be that person is one and the same but their authorities and positions are quite different. I think, when he discusses primary education in respect of this Bill he would only discuss the capacity of the Chairman as Chairman of the Committee, may be that person is the Chairman of the District Council too but that is not the point at issue.

مسٹر افتخار احمد خان—صدر گرامی ۔ جو معروضات اور گذارشات میں نے پیش کرنی تھی وہ کر چکا ہوں اب میں اس ایوان کا مزید وقت نہیں لینا چاہتا اور وزیر مکرم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس سے اختلاف ہے اور وہ تعلیم کے اس سسٹم کو علیحدہ نہیں کر سکتے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) — جناب سپیکر ۔ پنجابی میں ایک کہاوت ہے جو میں عرض کروں گا ۔ دراصل پنجاب میں تین کی تعداد کو پسند نہیں کیا جاتا ۔ خدا معلوم اس کی کیا وجہ ہے ۔ چونکہ ہمارے موجودہ وزیر تعلیم پنجابی ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تین کے نمبر کو تبدیل کرکے چار کر دیا ہے ۔ ورنہ تین سے چار کرنے کی کوئی معقول وجہ دکھائی نہیں دیتی ۔ کہاوت یہ ہے ۔ ''تین کانے،، اور اب انہوں نے ''چار اندھے،، کر دیا ہے ۔ معلوم نہیں اس میں کونسی مصلحت مضمر ہے ۔

عام طور پر یہ شکایت کی جاتی ہے اور طلبا پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ سیاست میں حصہ لیتے ہیں ۔ اور سیاسی لوگوں کا آلہ کار بنتے ہیں ۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ ہماری حکومت تعلیمی امور کو اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے بھی سیاست کے برے اثرات سے نہیں بچا سکی ۔

مجھے معلوم ہے کہ ہمارے ضلع میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی میں نامزدگیاں کی جاتی تھیں ۔ ایک وکیل صاحب نے ڈپٹی کمشنر سے عرض کیا کہ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کا ممبر بننے کے لئے کسی صوبائی اسمبلی کے ممبر کی تائید حاصل کروں تو میں مسٹر حمزہ کی طرف سے یہ لکھا کر لے آتا ہوں کہ وہ میرا نام recommend کر دیں ۔ اس پر ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ہمیں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ جب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کے لئے نامزدگیاں کی جائیں تو کنونشن مسلم لیگ کے ممبران سے مشورہ کیا جائے ۔ لہذا مسٹر حمزہ کی سفارش disqualification ہے qualification نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا ذہن کس طرح کام کرتا ہے عملی طور پر انہوں نے موجودہ گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق نامزدگیاں کرنی ہیں ۔ اس طرح یہ سمجھا جائے گا کہ انہوں نے ان اختیارات کو ناجائز طور پر استعمال کیا ہے اور وہ مقصد پورا نہیں ہوسکا جس کے لئے ان کے اختیارات کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

جناب سپیکر—اس کے ساتھ ساتھ میں جرگہ اور مارکیٹ کمیٹ کا ذکر بھی کروں گا ۔

مسٹر سپیکر—جرگہ کے ممبران کا اس سے کیا تعلق ہے ۔

No discussion about the Jirga.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—پوائنٹ آف آرڈر ۔ حمزہ صاحب نے جو فرمایا ہے کہ کنونشن مسلم لیگ کے ممبران کی سفارش مانی جاتی ہے ۔ ہمیں تو یہی شکوہ ہے کہ ہماری سفارش کو نہیں مانا جاتا ۔ ہماری کوئی حیثیت نہیں ہمیں تو خواہ مخواہ مجبور کیا جاتا ہے ۔ البتہ کونسل مسلم لیگ والوں کی سفارش کو ضرور preference دی جاتی ہے ۔

Mr. Speaker: This is no point of order.

مسٹر حمزہ—دوسری مشکل یہ ہے کہ گورنمنٹ نے تعلیم کو پھیلانے یا ضلع کے اندر تعلیم کے نظام کو تبدیل کرنے کے لئے تمام کے تمام اختیارات یا تو گورنمنٹ کے اعلکاروں یا ملازموں کو دے دئے یا لوکل باڈیز کو دے دئے یہ جو طریقہ کار ہے کہ چند ممبران کو گورنمنٹ کے ملازموں کے ساتھ attach کر دیا گیا ہے عملی طور پر اس سے کوئی مفید مطلب نتیجہ اخذ نہیں ہوا ۔ میرے ضلع میں تین اصحاب ڈسٹرکٹ

ایجوکیشن کمیٹی کے ممبر ہیں - وہ ایک ایم۔پی اے اور دو ایم۔این۔اے حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے شاذو نادر ہی اس کمیٹی کی میٹنگ attend کی ہو اور عملی طور پر وہاں جو کچھ ہوتا ہے وہ ضلع کے انسپکٹر آف سکولز ہی کرتے ہیں جیسا کہ نوابزادہ افتخار صاحب نے کہا ہے کہ میرے ضلع میں یہ بات بہت مشکل ہے -

ہمارے جو ڈپٹی کمشنر صاحبان ہیں وہ بہت تھوڑا عرصہ ایک ضلع میں تعینات رہتے ہیں اور ضلع کے تعلیمی مسائل کو وہ سمجھ بھی نہیں پاتے کہ کسی دوسرے ضلع میں انکو تبدیل کر دیا جاتا ہے تو میں اس کے ساتھ ساتھ انکی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ کسی ڈپٹی کمشنر صاحب سے یہ دریافت کریں کہ آپ یہاں کھڑے کھڑے یہ بتلا دیں کہ آپ کے فرائض بحیثیت ڈپٹی کمشنر کے کیا ہیں تو وہ اپنے فرائض گن تک نہیں سکتے چہ جائیکہ صحیح معنوں میں ادا کر سکیں - ان حالات میں ایک شخص کے ذمہ اتنی بڑی ذمہ داری کو سونپنا جو قطعی طور پر نبھا نہیں سکتا لہذا خواہ مخواہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے ساتھ اس قسم کی بے جان اور بے معنی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی attach کیجارہی ہے اور اس سے بڑھ کر جیسا میاں لطیف صاحب نے فرمایا ہے کہ دوسرے اضلاع میں ــ ــ ــ ــ(قطع کلامیاں)

میں سمجھتا ہوں کہ میاں یسین وٹو صاحب اس چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ نامزدگیوں کے سلسلے میں اکثر اس قسم کے لوگ ہیں جو اپنے فرائض کے انجام دینے میں یا بحیثیت ممبر تعلیم کو پھیلانے میں یا بہتر قسم کا انتظام کرنے میں قطعی ممدو معاون ثابت نہیں ہو سکتے بلکہ وہ تمام اختیارات کو اثر و رسوخ کیوجہ سے اور بحیثیت ممبر کے جو انکو حاصل ہیں ناجائز طور پر استعمال کرکے روپیہ حاصل کرتے ہیں - یاسین صاحب کے شاید علم میں ہے کہ ایک ضلع میں ایک وکیل صاحب جو کہ ایک ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کے ممبر ہیں وہ استاد صاحبان سے تعیناتی اور تبادلے کرنے کے لئے فیسیں وصول کرتے ہیں - اور یہ انتہائی دکھ کا مقام ہے کہ اس سے پہلے محکمہ تعلیم اس قسم کا محکمہ تھا کہ اس میں رشوت ستانی بری سمجھی جاتی تھی اس قسم کے حالات سے اب بچوں پر کیا اثرات مرتب ہونگے انکے ذہنوں کی کیا کیفیت ہوگی آپ تصور فرمائیں کہ ان بچوں کی ذہنی نشو و نما کیا ہوگی جنکے اساتذہ اپنے تبادلے کرانے کے لئے رشوتیں دیتے ہیں -

وزیر تعلیم—جناب فاضل ممبر کیا مجھے انکا نام بتادیں گے ۔

Mr. Speaker : I think he should not name him.

مسٹر حمزہ—میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو علم ہے ۔

وزیر تعلیم—وہ بعد میں مجھے بتا دیں ۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ اسکے ساتھ ساتھ بہتر تو یہ تھا کہ وہ تمام نقائص جو ممبران کی تعداد تھوڑا ہونیکی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں اور اگر ان کی تعداد کو بڑھا کر انکے نقائص کو رفع کرنا تھا تو انہیں چاہئیے تو یہ تھا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے تمام ممبران یا ضلع کی تمام elected یونین کمیٹیز اور یونین کونسل کے تمام ممبران کو ان کے ساتھ attach کرتے تاکہ وہ اس میں دلچسپی لے کر اور کم سے کم اسکی meeting میں شامل ہوکر معاملات سمجھکر علاقہ کے مسائل پر روشنی ڈالکر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹی کو ایک موثر ادارہ بناتے ۔ لہذا میں عرض کروں گا کہ یہ چیز قطعی بیکار ہے یسین صاحب نے کسی شک و شبہہ کی بنا پر اس تین کے حرف سے انحراف کیا ہے اور اسکو برا سمجھا ہے اگر انہیں ان تین کانوں کو چار اندھے بنانا ہے تو یہ انکی مرضی ہے میں بہر صورت اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

رائے منصب علی خان کھرل (شیخوپورہ-۳)— جناب والا۔ جناب حمزہ صاحب نے اپنا سارا زور بیان اس دعوی محرومی پر صرف کر دیا ہے کہ انکی نامزدگی وہاں نہیں ہو سکی یا یہ کہ دوسری جماعت کی نامزدگی ہو رہی ہے ۔ اور آپوزیشن کے ممبروں کی نامزدگی نہیں ہو رہی ہے ۔ یہ ایوان اس بحث کیلئے مناسب نہیں ہے لیکن جیسا کہ محترم عباسی صاحب نے اسکی تردید کی ہے میں بھی اسکی تردید کرتا ہوں کہ یہ ایک الزام ہے اور اسکی حقیقت نہیں ہے ۔ اور اس قسم کا دعوی محرومی کرنیوالے کوئی اصولی بات نہیں کر رہے ہیں ۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ اصول کی بات ہو کوئی معقول بات ہو ۔ اگر کوئی اصول کی بات ہو اور کوئی معقول بات ہو تو ہم اسکو ماننے کیلئے تیار ہیں ۔ انہوں نے جس قسم کے اعتراضات کئے ہیں انمیں کوئی معقولیت نہیں تھی ۔ مثلاً اگر تمام ممبروں کی تعداد تین سے چار کر دی گئی ہے تو اس میں کیا حرج ہے اسمیں کیا خرابی ہے یا تو سرے سے ایجوکیشن کمیٹی کی مخالفت کریں اور کوئی اصول اور دلیل بتائیں کہ یہ وجہ ہے کہ ایجوکیشن کمیٹی نہ ہونی چاہئیے ۔ لیکن اگر ایجوکیشن کمیٹی کے وجود کا جواز ہے تو پھر ممبروں کی تعداد تین سے چار

کر دیجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسمیں کوئی خرابی اور برائی نہیں ہے جن کا ذکر انہوں نے کیا ہے۔

دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ تعلیم کے سلسلے میں سیاست کو لایا جا رہا ہے یہ ایک دفعہ نہیں اسطرف سے کئی ممبروں نے بار بار کہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تعلیم کے میدان میں اگر سیاست کو لایا گیا ہے تو ان ہی کی طرف سے لایا گیا ہے اور جب بھی کوئی ہنگامہ تعلیمی درسگاہوں اور تعلیمی اداروں میں ہوا تو بالواسطہ یا بلا واسطہ اسکی ذمہ داری ان ہی حضرات پر عائد ہوتی ہے تو اس گورنمنٹ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم تعلیمی مسائل کو سیاسی مسائل میں الجھائیں۔ اس حکومت کا یہ منشاء اور طریقہ کار رہا ہے اور ہے کہ ہم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ موقع دیں کہ وہ اپنے حالات اور ماحول کے مطابق اپنے مسائل خود حل کرسکیں اور یہ اسی مقصد کے سلسلے میں ایک قدم ہے بنیادی جمہوریتیں بھی اسی مقصد کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور ایجوکیشن کمیٹی بھی اسی مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ مخالفت برائے مخالفت کا طریقہ کار کبھی بھی کوئی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسی بات ہو جو جائز ہو اور اسمیں معقولیت ہو اور مفید ہو تو وہ کرنا چاہئے لیکن محض مخالفت کیلئے اور محض ایک چیز کو یونہی برا ثابت کرنے کے لئے دلائل دینا جن میں کوئی حقیقت نہ ہو مناسب نہیں معلوم ہوتا ان گذارشات کے بعد میں ختم کرتا ہوں۔

Minister of Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : I move.

That the question be now put.

Haji Gul Hassan Mangi (Sukkur-I) : Mr. Speaker, this Amendment is welcome. It is a right step to increase the number from three to four. I feel that the number should be increased still further.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Rest assured you will not be nominated.

Haji Gul Hassan Mangi : I do not want to be nominated.

Mr. Speaker : No cross talk.

Syed Ahmad Saeed Kirmani : He is interested in loan.

Haji Gul Hassan Mang : If you give me a loan I will gladly accept it but it should be in the shape of deposits not loans.

Mr. Speaker : No cross talk.

Haji Gul Hassan Mangi : It has been stated by the Opposition Members that there is corruption prevalent in the Department. I do admit that there is corruption to some extent. But what is the check ? The check is a Committee, a committee of the representatives of the local people. I may, however, say that all the members who are nominated are not corrupt. They chalk out programmes for the betterment of the school-going children. I may also stress that there is no politician in this Committee because only those people are taken in the Committee

who are suitable for the purpose—Education. Three members were not sufficient, so the number was increased to four. I may say that even four are not sufficient. I hope that an amendment will be brought soon to increase the number.

میاں محمد اکبر (گجرات ۔۱) — جناب والا ۔ جہاں اصولی طور پر یہ بات درست ہے ۔ کہ تعلیم کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہونی چاہئے ۔ وہاں جس طرح حکومت نے اپنے آپ پر یہ ذمہ داری قبول کی ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپلٹیوں سے نظام تعلیم اپنی تحویل میں لیا ہے ۔ میں اس کی سخت مخالفت کرتا ہوں ۔ یہ جو ایجوکیشن کمیٹی بنائی گئی ہے ۔ یہ بالکل بیکار ہے ۔ اور اس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ میرے خیال کے مطابق ایجوکیشن کمیٹی بنا کر معاملات کو پہلے سے بھی بدتر کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ جب پہلے ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپلٹیوں کی تحویل میں نظام تعلیم تھا ۔ تو بیشک وہاں کچھ خرابیاں بھی تھیں ۔ لیکن لوگوں کو ان تک رسائی بھی ضرور میسر تھی ۔ جو کہ تعلیم کے ذمہ دار تھے ۔ جنکے ہاتھوں میں نظام تعلیم تھا ۔ کیونکہ وہ کسی نہ کسی حیثیت سے عوام کے نمائندے تھے ۔ عوام ان کو سرزنش کر سکتے تھے ۔ ان سے پوچھ سکتے تھے ۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ۔ اب حالات کو بد سے بدتر بنا دیا گیا ہے ۔ یہ ایجوکیشن کمیٹی بنا کر انگریزی کے محاورے کے مصداق out of the frying pan into the fire والا معاملہ ہو گیا ہے کیونکہ کم از کم مجھے تو اس ایجوکیشن کمیٹی کی بالکل سمجھ نہیں آتی ۔ اور اگر حکومت نے نظام تعلیم میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں سے لینا ہی تھا ۔ تو اسے براہ راست اپنی ہی تحویل میں لے لیتی ۔ جس طرح کہ محکمہ تعلیم کالجوں ہائی سکولوں اور نارمل سکولوں کو چلا رہا ہے ۔ اسی طرح یہ پرائمری اور مڈل سکول بھی حکومت براہ راست اپنی تحویل میں لے سکتی ہے یہ ایجوکیشن کمیٹی والا معاملہ محض اپنے چاپلوسوں اور خوشامدیوں کو خوش کرنے کیلئے اور انکو وہاں جگہ دینے کی غرض سے بنایا گیا ہے ۔ یا اگر ضلعی سطح پر کسی ایجوکیشن کمیٹی کی ضرورت تھی ۔ اور جو عوام کے نمائندے اس نظام تعلیم کو پہلے کسی نہ کسی طرح چلا رہے تھے ۔ اگر وہ حکومت کی نظر میں ہیر پسندیدہ لوگ تھے ۔ تو ان کو چاہئیے تھا ۔ کہ یہ ایجوکیشن کمیٹی تمام تر افسران پر ہی مشتمل ہوتی ۔ اس میں اب کوئی معیار ہی نہیں رکھا گیا ۔ اور اس کی تعداد پہلے تین تھی ۔ اب اسے بڑھا کر چار کیا جا رہا ہے ۔ ان نامزد ممبران کا کیا معیار تعلیم ہوگا ۔ وہ کن

صفات کے حامل ہونگے - جو اس کمیٹی پر نامزد کئے جائیں گے- اس لئے میں سمجھتا ہوں - کہ حکومت نے اپنی سیاسی مصلحتوں کو پورا کرنے کے لئے یہ ایجوکیشن کمیٹی کا ڈھونگ رچایا ہے - اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے - نظام تعلیم کو بد سے بدتر کیا گیا ہے - کل جب پشاور یونیورسٹی کا ترمیمی بل لایا گیا تھا - تو میں نے گذارش کی تھی - کہ چونکہ تعلیمی کام ایک فنی حیثیت کا حامل ہے - اس لئے نظام تعلیم چلانے کے لئے ممبران کے لئے کوئی نہ کوئی معیار مقرر ہونا چاہئے -تعلیمی معیار ہو یا کوئی اور معیار ہو - اور میں نے یہ بھی عرض کیا تھا- کہ نامزد ممبران جو اس سنڈیکیٹ کو چلائیں - کم از کم گریجویٹ ہوں - تو دوسری جانب سے میری ان گذارشات کے متعلق یہ کہا گیا تھا - کہ - - - -

وزیر تعلیم—پوائنٹ آف آرڈر - چونکہ اس مسئلے پر بحث ہو چکی ہے - مناسب ہو گا - کہ فاضل ممبر اس پر بحث نہ کریں -

Mr. Speaker: He is making his point and, therefore, he is making a reference to that.

میاں محمد اکبر—جناب والا - یہ سمجھ نہیں آتی - کہ محترم وزیر صاحب کیوں اتنے conscious ہو گئے ہیں - کہ وہ کسی چیز کے متحمل ہی نہیں ہو سکتے -

ایک ممبر—یہ تو مسلم ہیں -

وزیر تعلیم—سنا گیا ہے - کہ کئی اور ممبر بھی اسلام لانے والے ہیں - یہ تو مسلم کا اعتراض تو کافی عرصے سے کیا جا رہا ہے -

میاں محمد اکبر— تو میں یہ عرض کر رہا تھا - کہ اس ایجوکیشن کمیٹی پر جو ممبران نامزد کئے جائینگے - اور جنکی تعداد تین سے بڑھا کر چار کی جا رہی ہے - ان کے لئے کوئی معیار نہیں رکھا گیا - میں نے کل بھی گذارش کی تھی - کہ ان کے لئے تعلیم کا کوئی معیار ہونا چاہئیے - کیونکہ یہ تعلیم کا معاملہ ہے - اور اسکو سمجھنے والا کوئی بزرگ ہی اسکو چلا سکتا ہے - اس لئے اس کے لئے کم از کم تعلیم کا کوئی میعار مقرر کیا جائے - تو دوسری جانب سے بعض ممبران نے یہ کہا تھا- کہ چونکہ یہ کوئی اتنا serious معاملہ نہیں ہے اس لئے تعلیمی معیار کچھ زیادہ قابل غور بات نہیں ہے - اس کے لئے محض

نمائیندگی کی ضرورت ہے - چونکہ آپ نے یہ بات کل بڑے زور کے بعد منوائی ہے - کہ پشاور یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ پر جو دو ممبران نامزد ہونگے وہ M. P. As. یا M. N. As. ہونگے - اور اسکی توجیہہ یہ بیان کی گئی تھی - کہ چونکہ ان کی نمائندہ حیثیت ہوتی ہے - لہذا وہ اپنے مقامی مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں - اس لئے چاہے انکو یہ علم تک نہ ہو - کہ کمیٹی یا میٹنگ میں کیا معاملات ہو رہے ہیں - لیکن چونکہ وہ نمائیندہ حیثیت کے حامل ہونگے - اس لئے وہ اپنے مقامی تعلیمی مسائل کو بہتر طریق پر حل کر سکیں گے - تو میں سمجھتا ہوں - کہ ایجوکیشن کمیٹی کے پردے میں جو گل کھلایا جا رہا ہے - کیونکہ یقیناً آج تعلیم کی اصلاح کے لئے نمائندگی کوئی معیار نہیں ہے - یقیناً یہ صرف سیاسی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے - اور اس سلسلے میں میں آپکے سامنے اپنے ہی ضلع کی ایک مثال پیش کرتا ہوں - کہ ان تین ممبران میں سے آپ حیران ہونگے - کہ ایک ممبر پچھلے الیکشن میں بری طرح مار کھاگئے تھے - تو یہ انکی نمائیندہ حیثیت ہے - یہاں میرے سامنے ایک معزز ممبر بیٹھے ہیں - جس نے انکو پچھاڑا تھا - لیکن جو ممبر جیتا ہے - اسکو تو اس قابل نہیں سمجھا گیا - کہ اسے اس ایجوکیشن کمیٹی میں نامزد کیا جائے - لیکن جو مار کھا گیا تھا - اسکو اس قابل سمجھا گیا - کہ اسے ایجوکیشن کمیٹی میں لے لیا جائے - میرا خیال ہے - کہ یہ Consolation Prize اسے دیا گیا ہے -

چودھری سعی محمد - پوائنٹ آف آرڈر - میں میاں صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں - کہ جو ممبر مار کھا گئے ہیں - اور جنہوں نے مارا ہے - آیا وہ کونسل میں ہیں - یا کنوینشن میں ہیں -

میاں محمد اکبر - جنہوں نے مارا ہے - وہ بھی اور جو مار کھا گئے ہیں - وہ بھی دونوں ہی کنونیشن میں ہیں - یہ کوئی جواز نہیں ہے - کہ چونکہ کونسل والے نے مارا ہے - اور چونکہ وہ معتوب ہیں - اس لئے کونسل والوں کی نامزدگی نہیں کی جا رہی - تو میں یہ کہہ رہا تھا - کہ انکی نامزدگی محض Consolation Prize کے طور پر کی گئی ہے - چونکہ وہ میرے ضلع کے ایک

بہت بڑی سیاسی شخصیت کا نامزد کردہ تھا - اور الیکشن میں اس نے ان کے کہنے پر مار کھائی تھی - تو اس بڑی شخصیت نے اس کو انعام کے طور پر یہ کہا - کہ میں تمہاری نمائیندہ حیثیت پر قرار رکھتا ہوں - اور جس نے تم کو پچھاڑا ہے - اسے کوئی پوچھے گا بھی نہیں - اور تم باوجود شکست کھانے کے اس ایجوکیشن کمیٹی پر آؤ گے - تو جناب والا اسکو اس ایجوکیشن کمیٹی میں لایا گیا - اور ہرملا لایا گیا - اور باوجود احتجاج کے لایا گیا -

دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ ایجوکیشن کمیٹی پر آنے سے میری نمائیندہ حیثیت تو کچھ برقرار ہوگئی - کچھ نہ کچھ تبدیلی ہوگئی - تو انہوں نے کہا جناب والا - الیکشن پر میرا خرچہ بھی بہت ہوگیا ہے اس کا کیا بندوبست ہے - انہوں نے کہا کہ خرچہ پورا کرنے کے لئے تمہیں روٹ پرمٹ دیئے جائیں گے - چنانچہ دوسرا انعام یہ ملا میں اس معزز ایوان کے سامنے بتا دوں ——— (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : That has got nothing to do with the present bill. The member should be relevant about that.

وزیر تعلیم - روٹ پرمٹ کا پوائنٹ ایجوکیشن کمیٹی سے تعلق نہیں رکھتا -

رائے منصب علی خان کھرل - جناب والا - میں نے پہلے بھی اپنی تقریر میں عرض کیا تھا اور دوبارہ بھی مسئلہ درپیش ہے کہ آپوزیشن کے ممبران جب تقریر فرماتے ہیں تو وہ irrelevant ہو جاتے ہیں او موضوع زیر بحث سے ہٹ کر اپنی ذاتی grudges کو زیر بحث لے آتے ہیں - یہاں معاملہ ذاتیات کا نہیں ہے - یہاں ایک اصول زیر بحث ہے - آپ مسئلہ زیر بحث پر بحث کریں -

میاں محمد اکبر - جناب والا - میں نے یہ پہلے ہی واضح کردیا ہے کہ جن صاحب نے شکست کھائی تھی وہ بھی کنونشن والے ہیں اور جنہوں نے شکست دی تھی وہ بھی کنونشن والے ہیں - اس لئے میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں -

جناب والا ۔ میں اس شخص کی نمائندہ حیثیت بتا رہا ہوں اور اس شخص کا کیریکٹر بتا رہا ہوں جو کہ ایجوکیشن کمیٹی پر نامزد کیا گیا ہے ۔ میں حضور والا کی خدمت میں وہ اصول بتا رہا ہوں جو نامزدگیاں کرتے وقت ہماری حکومت اور ہمارے ضلع کے افسران کے پیش نظر ہوتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں within my rights ہوں کہ بتاؤں کہ وہ کون سی شخصیتیں ہیں جن کو نامزد کیا گیا ہے ۔ ایک تو میں نے گزارش کی ہے کہ وہ سیاست کا ایک پٹا ہوا مہرہ ہے ۔ اس کی کوئی نمائندہ حیثیت نہیں ۔ کل تمام زور بیان اس بات پر صرف کیا گیا کہ ہم ایجوکیشن کمیٹیوں پر یا سنڈیکیٹوں میں ان لوگوں کو لے رہے ہیں جو نمائیندہ حیثیت رکھتے ہیں اور یہاں اس اصول کی مٹی پلید کی گئی ہے اور ایک ایسے شخص کو لایا گیا ہے جو شکست خوردہ ہے ۔ میں اس کا کیریکٹر پھر بیان کرتا ہوں کہ اس نے ایک بڑی سیاسی شخصیت کے پاس approaoq کی کہ جناب والا ۔ میری کچھ کھوکھلی سی حیثیت تو بن گئی ہے ۔ لیکن میرے پیسے کا کیا بنے گا ؟ ۔ اس پر روٹ پرمٹوں کی بارش کی گئی ۔

Mr. Speaker : No repetition. That is a repetition and it cannot be allowed.

Mian Muhammad Akbar : Next point Sir.

یہ جو شخصیتیں نامزد کی جارہی ہیں یہ کیسی ہیں ۔

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Sir he should be asked to make out a case of what he is talking.

Mr. Speaker : He has sufficiently made out.

Mian Muhammad Akbar : Sir I was making out my case.

Mr. Speaker : That is repetition. Sorry.

Mian Muhammad Akbar : I leave that point Sir.

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے نامزدگیاں تمام تر سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے کی جارہی ہیں اور چونکہ اس ایجوکیشن کمیٹی کے ذمہ ضلع کی تمام پرائمری تعلیم ہے تو جناب والا ان لوگوں اور ان دیہاتوں کا تعلیم کے معاملہ میں برا حال ہو رہا ہے جو حکومت کے ہمنوا نہیں ہیں

ہیں - جس گاؤں میں یا جس یونین کونسل میں بیسک ڈیمو کریٹ گورنمنٹ کے یا ہماری بڑی سیاسی شخصیت کے ہمنوا نہیں ان کو تعلیم کی سہولتوں سے محروم رکھا جارہا ہے - اگر وزیر تعلیم مجھے اجازت دیں تو یہاں ورنہ چیمبر میں عرض کر دوں گا کہ وہ دیہات اب تک تعلیمی سہولتوں سے محروم ہیں کہ جہاں انہوں نے پرائمری سکولوں کے لئے بلڈنگیں بنا دی ہوئی ہیں - فرنیچر تیار کیا ہوا ہے لیکن چونکہ ان کا اتنا گناہ ہے کہ وہ ہماری بڑی سیاسی شخصیت کے ہمنوا نہیں ہیں وہاں ایک سال سے سکول نہیں کھولا گیا اور ایسی مثالیں بھی میرے ضلع میں موجود ہیں کہ جہاں نہ کوئی بلڈنگ ہے نہ کوئی اور سہولت ہے .....

Mr. Speaker : We are not having a general discussion on the Education Department.

میاں محمد اکبر - میں تو بتا رہا ہوں کہ یہ تعلیمی کمیٹیاں کیا کر رہی ہیں - کیا گل کھلا رہی ہیں - ان کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں - میں تو سرے سے ان کی افادیت ہی کوئی نہیں سمجھتا - میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ کمیٹی ہونی ہی نہیں چاہئیے کیوں کہ جو کام وہ کر رہی ہے وہ پبلک مفاد کے منافی ہے - چونکہ تمام تر یہ تقرریاں اور یہ نامزدگیاں سیاسی مصلحتوں کی بنا پر کی جارہی ہیں . . . . . .

Mr. Speaker : I am sorry if the member will repeat I will have to ask him to resume his seat.

Mian Muhammad Akbar : I will never repeat my point Sir.
آپ مجھے میرا پوائنٹ تو بتائے دیں -

میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ان گاؤں اور دیہاتوں یا ان علاقوں کی بہت بری حالت ہے تعلیمی معاملات میں کہ جو ہمارے ضلع کی بڑی سیاسی شخصیت کے ہمنوا نہیں ہیں - کیوں کہ ایجوکیشن کمیٹی پر جو نامزد کردہ ممبر ہیں وہ تمام کے تمام اس سیاسی بڑی شخصیت کے زیر اثر ہیں اور وہ ان سے احکام لے کر اور ان کے ابرو کا اشارہ سمجھ کر کام کرتے ہیں - تو پہلے ان کی بارگاہ میں جاکر شرف بازیابی حاصل کرنا پڑتا ہے - وہاں سے اگر

اجازت مل جائے تو پھر کسی گاؤں میں سکول کھولنے کی اجازت ہوتی ہے - میں نے یہ گزارش کی ہے وزیر تعلیم کی خدمت میں کہ میرے ضلع میں متعدد گاؤں ایسے ہیں، متعدد مثالیں ایسی ہیں کہ جہاں بیچارے گاؤں والوں نے اپنا پیٹ کاٹ کر اور ایثار کرکے .....(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : order, please.

میاں محمد اکبر - انہوں نے بلڈنگز بنائی ہیں لیکن وہاں کوئی اساتذہ نہیں بھیجے گئے - میں یہ بھی عرض کر رہا تھا کہ چونکہ یہ تمام کا تمام کام سیاسی مصلحتوں کی بنا پر ہے تو ہمارے جو سابقہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر تھے ان کو محض اس وجہ سے تبدیل کردیا گیا ہے کہ وہ سیاسی بڑی شخصیت کے ہمنوا نہ ہو سکے - ان کو بیک بینی و دوگوشی ضلع سے نکال دیا گیا کیوں کہ انہوں نے ان کے کہنے پر گاؤں منتخب کرنے سے انکار کردیا تھا - تو ہمارے سابقہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے جو سکیم بنا کر ایجوکیشن کمیٹی کے سامنے پیش کی اس کو بالکل نظر انداز کردیا گیا - حالانکہ .....

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) - جناب والا - میں میاں صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ میرے پاس تشریف لائیں اور ان کی جو خاص تکالیف ہیں وہ مجھے بتائیں - میں دیکھوں گا کہ جہاں جو چیز صحیح ہے وہ کردی جائے -

Mr. Speaker : The member should be relevant.

میاں محمد اکبر - جناب - میں وزیر تعلیم کا ممنون ہوں انہوں نے یہ sporting offer دی ہے - میں انشاء اللہ تعالی اپنے ضلع کی متعدد شکایات ان کی خدمت میں پیش کروں گا اور امید کرتا ہوں کہ وہ دور بھی کردی جائیں گی - میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ چونکہ یہ ایجوکیشن کمیٹی سیاسی نظریات کی حامل ہوتی ہے تو ڈسٹرکٹ انسپکٹر جو بحیثیت ایک ٹیکنیکل افسر ہونے کے تعلیم کے معاملات کو جانتا ہے وہ جو سکیم ہمارے ضلع کی ایجوکیشن کمیٹی کے سامنے رکھتا تھا وہ تمام کی تمام رد کر دی جاتی تھیں - ان کو

شرف پذیرائی نہیں ملتا تھا - جو کچھ وہ بڑی سیاسی شخصیت کہتی ہے اس کے مطابق سکول وغیرہ کھولے جاتے تھے -

Mr. Speaker: That is again a repetition. Yes Mr. Khuhro.

Mian Muhammad Akbar: Just a minute Sir.

Mr. Speaker: I cannot allow. Mr Khuhro now.

میاں محمد اکبر - میں سب پوائنٹ چھوڑتا ہوں -

Just a minute Sir. I want to wind up my speech. I will make my last point if you allow me.

میں یہ عرض کروں گا کہ اس ایجوکیشن کمیٹی کے بننے سے تعلیم کے معاملہ میں دو عملی پیدا ہوگئی ہے - پہلے جو ڈسٹرکٹ کونسل اور میونسپلٹیوں کی بلڈنگیں تھیں یہ بڑا اہم معاملہ ہے جناب والا - پرائمری سکولوں اور مڈل سکولوں کی جو بلڈنگیں تھیں پہلے وہ ڈسٹرکٹ کونسل کی ملکیت تصور کی جاتی تھیں - اب خدا جانے وہ کس کی ملکیت ہیں کیوں کہ ان کی تعمیر کے معاملہ میں اب جھگڑا پڑا ہوا ہے - دو سال ہوگئے ہیں میں وزیر تعلیم کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ کسی سکول کی بلڈنگ کی آج تک مرمت نہیں کی گئی - کیوں کہ ڈسٹرکٹ کونسل کا موقف یہ ہے کہ چونکہ اب تعلیم کی ذمہ داری حکومت کی ہے اور یہ بلڈنگیں بھی حکومت کی تحویل میں چلی گئی ہیں اس لئے ہم ان کی مرمت پر ایک پائی بھی خرچ نہیں کرسکتے اور ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں ہے -

Sardar Inayat-ur-Rehman Abbasi: This is perfectly right.

ضلع ہزارہ میں بھی ایسے سکول ہیں -

Mian Muhammad Akbar: He is bearing me out Sir.

جب حکومت سے کہا جاتا ہے کہ آپ مرمت کروائیں - تو جواب یہ ملتا ہے کہ ابھی ہم نے رسمی طور پر ان کو take over نہیں کیا - اور رسمی طور پر ہم نے ان کو اپنی ملکیت میں نہیں لیا - اس لئے ہم ان کی مرمت نہیں کراسکتے - اس طرح قومی جائداد ضائع ہو رہی ہے - اور قوم کا اثاثہ خورد برد ہو رہا ہے -لہذا میں وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ اس دو عملی کو ختم کریں - اس

ایجوکیشن کمیٹی کو ختم کریں - اور تعلیم کو حکومت اپنی تحویل میں لے لے -

مسٹر علی گوہر کھوڑو (لاڑکانہ - ۲) - صاحب صدر - میں اس Education Committee کی اصولی طور پر مخالفت کرتا ہوں - یہ بالکل فضول کمیٹی ہے - جس کے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں - اگر حکومت کا خیال تھا کہ Provincialise کرنے سے تعلیم کا انتظام صحیح طور پر نہیں چل رہا تھا تو اسے چاہیئے تھا کہ سابقہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا نظام ہی قائم کردیتی - انہوں نے تعلیم کو اپنے ہاتھ میں لینے کیلئے جان بوجھ کر ڈسٹرکٹ بورڈوں کا نظام ختم کیا ہے - بہتر یہ ہوتا کہ اس Advisory Committee کو کچھ اختیارات دئے جاتے - اس چیز کی خواہ مخواہ مخالفت کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ ان کمیٹیوں کے سلسلے میں صرف چند اشخاص کو نوازا جائیگا - ان کمیٹیوں کو دو سال کام کرتے ہوئے ہیں- دراصل ہمیں دیکھنا یہ چاہیئے تھا کہ ان کمیٹیوں نے کیا کام کیا ہے - اس ہاؤس میں صوبے کے ہر کونے سے نمائندے آئے ہوئے ہیں - میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے ایک ممبر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کمیٹیوں نے فلاں کام کیا ہے جو پہلے نہیں ہوتا تھا یہ تو صریحاً ایک سازش ہے جو لاہور کے Secretariat میں CSP افسران کی طرف سے کی جا رہی ہے - وہ اپنے آپ کو ہر ایک محکمے پر حاوی کرکے اور اپنے ہاتھ میں زیادہ اختیارات لے کر ہر ضلعے اور ہر ڈویژن میں چھوٹی چھوٹی بادشاہتیں قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - اور ان کمیٹیوں کی تشکیل اسی سازش کا نتیجہ ہے - ہمیں معلوم ہے کہ اس میں نہ تو ولو صاحب کا ہاتھ ہے اور نہ ہی کسی سیاستدان کی طرف سے کوئی سیاسی exploitation ہے - یہ exploitation تو محض CSP افسروں کی طرف سے کی جارہی ہے -

جناب والا - اس کمیٹی کا صدر ضلعے کا ڈپٹی کمشنر ہوگا - اور آج مغربی پاکستان کے ضلعوں میں نوے فیصد ڈپٹی کمشنر CSP افسران ہیں - ان کے پاس ایسے کام کیلئے وقت

ھی کہاں ھے - ان کے پاس Rehabilitation کا کام ھے - ان کے پاس Revenue کی اپیلیں ھیں - علاوہ ازیں ان کے پاس ڈسٹرکٹ کونسل کا کام ھے - غرض ھر ایک کام ان کے حوالے کردیا گیا ھے - اور اب ضلعے کی تعلیم کا نظام بھی ان کے حوالے کیا جارھا ھے - میں پوچھتا ھوں - کیا آپ نے یہ سوچا کہ ان کے پاس وقت بھی ھے - میرے خیال میں یہ شکایتیں آپ کے پاس آئی ھونگی کہ ابتدائی تعلیم کے ملازمین جن کو پہلے ھمیشہ پہلی یا دوسری تاریخ کو تنخواہ مل جایا کرتی تھی - اب پندرہ یا بیس تاریخ کو ملتی ھے - یہی کام ان کمیٹیوں کے قائم کرنے سے ھوا ھے - اور اب ان لوگوں کو بعض اوقات بیس یا پچیس تاریخ کو تنخواھیں ملتی ھیں - آپنے اخبارات میں پڑھا ھوگا کہ خیرپور اور دوسری جگھوں پر بہت سے اساتذہ چلانے لگے ھیں کہ ھمیں پہلے کی طرح تنخواہ پہلی یا دو تاریخ کو نہیں مل رھی ھے - معلوم کرنے پر وجہ یہ بتائی جاتی ھے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب چھٹی پر ھیں - اس لئے ابھی چیک پر دستخط ھونا ھیں - یا یہ کہا جاتا ھے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب دورے پر گئے ھوئے ھیں - اور انھوں نے چیک پر دستخط نہیں کئے - میں آپ کو یقین دلاتا ھوں کہ اس طرح آپ ان کمیٹیوں سے کوئی مفید کام نہیں لے سکتے - اور نہ ھی آپ کا مقصد پورا ھو سکتا ھے - یہ مقصد صرف اسی طرح پورا ھو سکتا ھے - کہ آپ یہ کمیٹیاں ان افسروں کے سپرد کریں جو آپ کا بجٹ بناتے ھیں - یا یہ کمیٹیاں Regional Heads کے سپرد کریں - تا کہ وہ تعلیمی سکیموں اور ان کے اخراجات کے متعلق ان کمیٹیوں سے سفارشی طلب کیا کریں -

جناب صدر - اب میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ ان کمیٹیوں کو کاغذ پر قائم کرکے آپ نے ڈپٹی کمشنروں کو تعلیمی معاملات میں ٹانگ اڑانے کا موقع مہیا کردیا ھے - جس کا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ اول تو میٹنگ ھی نہیں ھوتی اور اگر ایک دن ایک میٹنگ رکھی جاتی ھے اور اسی دن کوئی دوسری میٹنگ

بھی ہو تو اس تعلیمی کمیٹی کی میٹنگ کو ملتوی کردیا جاتا ہے - اور اس طرح کوئی کام نہیں ہوتا - غرض اسی طرح روزانہ اس کی میٹنگ ملتوی ہوتی رہتی ہے - اس چیز کے پیش نظر میں ان کمیٹیوں کے وجود کے ہی خلاف ہوں - لہذا آپ خواہ اس پر دس ممبر مقرر کریں یا پچاس کریں ، اس سے کوئی فائدہ نہ ہو گا -

ماسٹر خان گل (کوہاٹ - ۲) — جناب سپیکر - مجھے آج اپوزیشن کی تقریریں سن کر بڑا دکھ ہوا ہے - اس لئے کہ جو جماعت صبح و شام جمہوریت کے لفظ کا ورد کرتی ہے - وہ جمہوری اصول کے خلاف باتیں کرکے اپنا وقت ضائع کرتی ہے - جو واقعی بڑی تکلیف دہ بات ہے - مسئلہ تو صرف اتنا ہے کہ سرکاری نمائندوں کے ساتھ جہاں تین غیر سرکاری نمائندے ہیں - وہاں ایک غیر سرکاری نمائندے کا اضافہ کیا جائے - افسوس تو اس بات کا ہے کہ جب غیر سرکاری آدمیوں کی تعداد بڑھائی جاتی ہے ، جسے عام طور پر جمہوری کہا جاتا ہے تو اس کی بحث پر بھی دو دو گھنٹے ضائع کر دیئے جاتے ہیں - چاہیئے تو یہ تھا کہ جمہوریت کا دعوےٰ کرنے والے اس کی تائید کرتے ، مگر افسوس کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا اور یہ ایک بڑی بات جو میں نے سنی یہ ہے کہ غیر سرکاری لوگوں پر جو رشوت نہیں لیتے اعتماد کا اظہار نہیں کیا گیا ، لیکن سرکاری لوگوں پر جو رشوت لیتے ہیں اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے ، اگر آپوزیشن کو اس کی تقریریں اخبارات میں سے نکال کر کوئی سنا دے کہ آپ نے افسر شاہی کے متعلق کیا کہا ہے اور اب آپ کیا کہتے ہیں تو ان میں صریحاً تضاد نظر آ جائیگا - آج وہ محض مخالفت کرنے کی غرض سے ایک غلط بات کی تائید کر رہے ہیں - یعنی یہ کہ افسر بڑے اچھے ہیں ، آپ ان کے یہ الفاظ نوٹ کرلیں ، تا کہ آئندہ وہ افسروں کو برا نہ کہہ سکیں ، اس سلسلے میں میں میاں لطیف صاحب کی تقریر کا حوالہ دیتا ہوں - (شور اور آوازیں)

مسٹر افتخار احمد خاں - On a Point of Order, Sir جناب صدر - ماسٹر خاں گل صاحب جس point کو پیش کرنا چاہتے ہیں میں اس کی قدر اور عزت کرتا ہوں ، لیکن مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ ایک غلط بات فرما رہے ہیں - ان کی یاد داشت کے لئے میں عرض کر دوں کہ ہماری طرف سے تمام مقررین کا emphasis اور اصرار اسی بات پر رہا ہے کہ یہ کمیٹیاں بے اختیار ہیں اور ہم سب نے D.I.S. اور A.D.I.S. ان کی رشوت اور اس نوکر شاہی مشینری پر نکتہ چینی کی ہے -

Mr. Speaker : That is no point of order.

ماسٹر خان گل - جناب والا - آپ میاں لطیف صاحب کی تقریر نکالیں - جو کچھ میں نے کہا ہے اگر وہ غلط نکلے تو میں ابھی استعفیٰ دینے کے لئے تیار ہوں - آپ ان کی تقریر نکال کر دیکھیں - انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں انسپکٹروں اور اسسٹنٹ انسپکٹروں پر اعتماد ہے - (تحسین و آفرین اور تالیاں) -

Mian Muhammad Akbar : On a point of personal explanation.

Mr. Speaker : After him.

Mian Muhammad Akbar : Sir, I may kindly have a chance to explain my position.

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

ماسٹر خان گل - جناب والا - غلط تو انہوں نے کہا ہے - میں نے تو ٹھیک ہی کہا ہے - بہر حال مجھے اس بات سے دکھ ہوا ہے اور میں بڑے افسوس سے کہتا ہوں کہ ایک چھوٹی سی بات یعنی ایک غیر سرکاری نمائندے کو اس کمیٹی میں بڑھا دیا جائے - اس بات پر اتنی لمبی چوڑی تقریریں ہو رہی ہیں اور یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کا کوئی مقصد نہیں - لہذا میں یہ درخواست کروں گا کہ ہمیں ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو نتیجہ خیز ہوں - اب جو لوگ خطرات کا اظہار کرتے ہیں ان سے میری گزارش یہ ہے کہ ہم تو خود ان سے زیادہ افسر شاہی سے نالاں ہیں - میری تقریریں یہاں موجود ہیں - میں نے ہر موقع پر سرکاری بنچوں سے ہمیشہ افسر شاہی کی مخالفت کی ہے - سرکاری افسروں کی رشوت ستانی کو برا کہا اور ان کی غلطیوں کو غلطی کہا ہے ، لیکن اگر ہماری آپوزیشن اب یہ کہے کہ افسر اچھے ہیں اور غیر سرکاری لوگ برے ہیں تو یہ جمہوریت کے نقطہ نگاہ کے خلاف بات ہے اور میں اس پر اظہار افسوس

کرتا ہوں ، کیونکہ انہوں نے کسی طرح بھی یہ اچھی بات نہیں کی ۔

On a point of personal explanation, Sir. میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ ماسٹر صاحب نے میرا نام بھی لیا ۔ ان کا ریکارڈ نکلوائیں ۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

Syed Ahmed Saeed Kirmani (Lahore V) : Sir, Last night when I was going through this Bill, I had a feeling that this is not a controversial Bill. But after having come over here and after having heard the thought-provocating speeches from this side, I have been forced to change my views. Now, Sir, I am constrained to say that in the history of this legislature there had never been such a useless measure as the one which is being brought forward by the Government today. You are aware that whenever a measure is introduced in the House, it is the unbroken practice of the Member in charge to give a detailed statement giving out the reasons which prompted the Government to bring forth a measure. Unfortunat ly, in the present case we are not aware of the reasons which have compelled the Government to bring forth this useless measure. The Minister in charge would have been well advised to give the reasons at the outset for bringing forth this measure. Kindly appreciate and your honour is well aware that whenever a number is fixed in a Committee, the Government cares to see that the old number is fixed because that is the convenient number. You fix 3, you either fix 5 or 7 or 9 or 11 or 13. But nowhere the number is fixed as 4, 6, 8, 10 and 12.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : They do not believe in it.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : I do not know, but the fact remains that both experience and expediency has shown that it is always in the best interest of the smooth working of the committees that this number should be fixed as an odd number. But now we are confronting with the situation where the number is being changed from odd—it is being changed from 3 to 4. This is one submission which I have to make.

Then, Sir, again, whatever aim is in view of the Government in bringing forth this measure we are not aware of it. Assuming for the sake of argument that there is no sister aim and let us go further and say that the aim is a plausible one, then the very question is, was it not possible for the Government to bring about this change by an executive action. Why waste the precious time of the House-the time of the House is the time of the nation and the public money which is being spent is the money of the public, the tax-payer. That change could well be brought about by the Government by an executive action. But we notice that it is a growing tendency on the part of the Government to get things done in the House which can more suitably and more effectively be done by the Executive. Things which should be done by the Legislature are being handed over to the Executive. This is a very unfortunate approach in the present case.

Minister of Education : Sir, the question be now put.

Mr. Speaker : Not in the midst of the speech.

Syed Ahmed Saeed Kirmani : Sir, I must say a few words. True and I agree in principle that the only matter and the only sphere which should be above politics is Education. We perfectly agree with it. But we have to see as to who is bringing politics into this sphere. I would not say who is bringing these things, but whosoever is bringing in such things into the sphere stands entirely condemned by the entire nation.

Now, Sir, I have to draw your attention to the working of these committees' I know it for a fact that in some respects, the committees made wonderful suggestions to the Government, but so far they have not been implemented. For example, in some districts it was suggested by the committees that there should be uniform rates of tuition fees in schools. That has not be followed. My friend may say that there is no question of tuition fees in the case of primary schools. But the fact remains that primary school boys enter into high schools and therefore, their future is still their problem. But so far we know that nothing has been done in this direction.

The committee also suggested that there should be timely, periodical and regular inspections of schools. But also that decision or suggestion or recommendations of the committees have not met the day, when it could be said that they have been faithfully implemented.

Then, Sir, I think, almost in all the districts the committees have said, rather urged upon the Government in the higher interest of education that the buildings almost are in a dilapidated condition and the attention should be forthwith paid by the Government to see that those buildings are properly maintained and looked after and proper repairs made because if the buildings are not looked after properly, the danger is that they might fall down and bring about the loss of lives of children. Children are the future hope of the nation.

With these words I would say that if the Government is keen to have these committees and to retain these committees, then they should also see that whatever recommendations they make they are implemented in entirely; otherwise there is no point in retaining such useless force who form these committees. But they are doing so because this is essential to accommodate the disgruntled element on the side of the Government. I hope the Government will see that these lifeless committees really turn to committees of any use.

Minister of Education : Sir, I move that the question be now put.

Mr. Speaker : The question is :

That the question be now put.

The motion was carried.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں نہیں سمجھ سکا کہ لیجسلیشن میں اس مرحلہ پر closure move کرنے کی اتنی جلدی کیا تھی - مجھے جو توقعات وزیر تعلیم صاحب سے تھیں ان حالات میں وہ عبث ثابت ہوئی ہیں - وہ نوجوان ہیں اور ہم ان سے بڑی توقعات رکھتے ہیں اگر ان کی وزارت کا انحصار closure motion پر ہی ہے تو پھر اللہ ہی وارث ہے -

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) - جناب والا - معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کی توقعات بہت ہی نرم و نازک ہیں - اس بل پر پندرہ بیس ممبران نے تقاریر کی ہیں اور پھر اس کے بعد closure move کیا گیا ہے -

بیگم جہاں آرا شاہنواز - صدر محترم - عورتوں کی نمائندگی کے لئے کسی نے سوال نہیں اٹھایا اور نہ ہی انہیں بولنے دیا ہے -

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ ایک چھوٹی سی ترمیم ہے اور بات اتنی بڑھا دی گئی ہے ۔ ابھی اس کے بعد بحث کرنے کے کافی مواقع ہیں ۔

جناب والا ۔ ترمیم تو اس بل میں صرف اتنی سی تھی کہ ہم نان آفیشل ممبروں کی تعداد تین سے بڑھا کر چار کر دینا چاہتے تھے اور شاید strictly speaking بات یہ ہوتی کہ کمیٹی کے ممبران کی تعداد کو تین سے بڑھا کر چار کر دیا جائے یا نہ کر دیا جائے ۔ تعداد بڑھانا مناسب ہے یا نہیں ، لیکن کمیٹی کی پوری تشکیل اور کمیٹی کے پورے اختیارات جو ہو سکتے ہیں یا جو بھی کسی تعلیمی محکمہ کے متعلق باتیں ہو سکتی ہیں ، وہ سب زیر بحث آ گئی ہیں اور میں نے وہ ساری باتیں سنی ہیں ۔ میں اپنے فاضل دوستوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ان کو relevant رہنا چاہئے تھا ، لیکن میں نے پوری کوشش کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I protest. He is nobody to decide the relevancy of a speech. It is for Your Honour to decide. He is ignorant about the relevancy rules.

Mr. Speaker : No Member should remark that a speech was irrelevant or not.

وزیر تعلیم ۔ میں نے جناب والا ۔ یہ عرض کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mian Muhammad Akbar : The Minister should be asked to withdraw his remarks (*interruptions and uproar*).

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

وزیر تعلیم ۔ میں نے جناب والا ۔ یہ عرض کیا ہے کہ strictly speaking یہ بات relevant ہوتی کہ ممبروں کی تعداد بڑھائی جائے یا نہیں ، لیکن میں نے یہ اعتراض کسی موقع پر نہیں اٹھایا ۔ یہ بات میں عرض کر رہا تھا کہ جو کچھ بھی اعتراضات کئے گئے ہیں یا جو کچھ بھی suggestions یا advice کی گئی ہیں میں نے انہیں غور سے سنا ہے اور میں ابھی آپ کے سامنے ان کے متعلق عرض کروں گا ۔

سب سے پہلی چیز جناب والا ۔ جو اکثر ممبر صاحبان نے فرمائی ہے وہ کمیٹی کے جواز یا عدم جواز کے متعلق ہے ۔ بہت سے حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے ۔ دوسرے صاحبان نے یہ فرمایا ہے کہ کمیٹی کی ضرورت ہے ۔ کمیٹی کے اختیارات کچھ اور ہونا چاہئے اور اسی طرح باقی جو چیزیں کہی گئی ہیں انہیں میں ایک ایک کر کے لوں گا ۔ سب سے پہلے میں عرض کروں گا کہ کمیٹی کی ضرورت کیوں ہے ۔

جناب والا ۔ اس کمیٹی کے بنائے جانے سے پہلے پرائمری تعلیم لوکل باڈیز کی تحویل میں تھی ۔

مسٹر علی گوہر کھوڑو — Question ! ۔

وزیر تعلیم ۔ ہر لوکل باڈیز کے علاقہ میں نہیں ۔

مسٹر علی گوہر کھوڑو ۔ ہمارے یہاں نہیں تھی۔

وزیر تعلیم ۔ آپ کا ارشاد بھی اس میں آ جائے گا ۔

جہاں پہلے نہیں تھی وہیں سے پہلے یہ تجویز ہوئی تھی اور وہیں سے یہ مطالبہ ہوا تھا تو جب تعلیم لوکل باڈیز کی تحویل میں تھی تو اساتذہ کرام اور طلبا اور عوام کا اسبات پر اعتراض تھا کہ تعلیم لوکل باڈیز سے لے کر گورنمنٹ خود اپنی تحویل میں لے لے اور یہ سلسلہ ایک خاصے لمبے عرصے تک چلتا رہا ۔ حتیٰ کہ حکومت نے عوام کے پر زور مطالبے اور خواہش کے مطابق اور اساتذہ کرام کے پر زور مطالبے پر تعلیم اپنے ہاتھ میں لے لی اور تحویل میں لینے کے بعد دو ہی صورتیں ہو سکتی تھیں یا تو گورنمنٹ کے افسران ہی مکمل طور پر تعلیم کے انچارج رہیں یا مقامی طور پر کچھ پبلک میں سے بھی اشخاص کو اس تعلیمی نظام کے ساتھ ڈسٹرکٹ لیول پر associate کر لیا جائے ۔ دو ہی صورتیں ہو سکتی تھیں یا تو صرف ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کو انچارج کر دیا جائے یا کچھ عوام کے آدمی بھی شامل کر لئے جائیں ۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسی مناسب بات تھی کہ عوام میں سے ضلع کے لوگوں میں سے کچھ لوگ افسران کے ساتھ شامل ہو جاتے ۔ اسلئے کہ وہ اپنی رائے دے سکیں اور لوگوں کی تکالیف ان کو بتا سکیں اور پبلک کا view ان کے سامنے رکھ سکیں جن کو گورنمنٹ کی طرف سے ان اداروں کو چلانا ہے ۔ کمیٹی کے اختیارات کی صورت یہ ہے کہ بعض اصحاب نے فرمایا ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ تعلیم کو براہ راست اپنی تحویل میں لے لے، ان کی اطلاع کے لئے میں عرض کر دوں کہ موجودہ صورت میں پرائمری تعلیم براہ راست حکومت کی تحویل میں ہے اور ایجوکیشن کمیٹی کا جو نظام ہے وہ مقامی طور پر اسی غرض سے ہے اسکے لئے میں عرض کر دوں ۔

"Subject to rules and such directions as Government may from time to time give, a District Primary Education Committee shall advise, aid and assist Government..... ."

یعنی ان کا مقصد یہ ہے کہ سارا نظام تعلیم براہ راست حکومت کی تحویل میں ہو ان حضرات نے اپنی advice دینا ہے assist کرنا ہے یا aid کرنا ہے ہمیں ہر معاملے میں کہ گورنمنٹ اپنے اس فرض کو صحیح طور پر عہدہ برا ہو سکے اور آپ یہ خیال فرمائیں کہ اگر یہ کمیٹی ہو گی تو اس سے حکومت کے کام چلنے میں اور اضافہ ہو گا ، کیونکہ وہاں کے لوکل حضرات اس میں بطور نان آفیشل ممبر کے موجود ہوں گے ، جن سے وہ رابطہ قائم رکھ سکتے ہیں اور اپنی تکالیف افسروں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں، اس لئے تعلیم کو براہ راست حکومت کی تحویل میں ہونے پر اسبات پر اثر نہیں پڑتا کہ یہ ادارہ اس حیثیت سے مفید ہے کہ وہ اچھے مشورے دے سکتا ہے اور اچھی باتیں حکومت کے سامنے پیش کر سکتا ہے اور اسے یہ اختیارات نہیں جیسا کہ میرے کئی فاضل دوستوں نے فرمایا ہے کہ وہ حکومت یا افسروں کے صحیح کاموں میں روڑے اٹکا سکے ۔

پھر جناب والا ۔ ایک بات پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ بعض جگہ پر غلط ممبر نامزد ہو گئے ہیں ۔ جن چیزوں کے خلاف بہت سے دوستوں کو اعتراض ہے اور جس میں کئی جگہوں پر کئی ممبران کے اخلاقی کردار پر بھی اعتراضات ہیں ۔ میں جناب والا ۔ آپ کے توسط سے یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ میں ذاتی طور پر انسان کے اخلاقی کردار پر بے پناہ زور دیتا ہوں اور میری یہ دلی خواہش ہے کہ ہر موقع پر اخلاقی کردار پر زیادہ زور دیا جائے ۔ وہ لوگ جو تعلیم سے متعلق ہیں جن کو تعلیمی معاملات میں اہمیت دی جاتی ہے ان کا اخلاقی کردار مثالی ہونا چاہئے اور ایسے لوگوں کو قطعاً جگہ نہ دی جائے جن کے اخلاق مضر ہیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ کیا ایجوکیشن کمیٹی کے معاملے میں بھی آپ یہی کریں گے ۔

Mr. Speaker : No interruptions, please.

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ پھر اس کے علاوہ یہ ہے کہ اگر کسی جگہ پر کوئی شخص غلط کام کرتا ہے تو کیا ایک شخص کی غلطی کی وجہ سے ایک ادارہ کی افادیت کو ختم کر دیا جائے ۔ میرے خیال میں یہ مناسب نہ ہو گا اور پھر دوسری بات یہ

ہے کہ تعلیمی کمیٹیوں نے دو سال میں جس قدر کام کئے ہیں اس پر بھی اعتراضات ہوئے ہیں ۔ بہت سے صاحبان نے یہ بھی فرمایا ہے کہ شاید ان کمیٹیوں نے لوکل باڈیز سے زیادہ غلط کام کئے ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے نقائص موجود ہیں بہت سے مسائل اصلاح طلب ہیں لیکن ان حضرات کو جنہوں نے لوکل باڈیز سے تنگ آ کر اور کسی حد تک کوشش کر کے ان اداروں کو اپنی تحویل میں لیا ہے زیادہ سے زیادہ تجربہ کا وقت دینا چاہئے اور ہمیں یہ دیکھنا چاہئیے کہ یہ تجربہ کامیاب ہوتا ہے یا نہیں ؟ دو سال کا عرصہ اتنا قلیل ہے کہ اتنے بڑے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو چھوٹے چھوٹے دیہات سے لیکر قصبات تک ہر جگہ پر سکول ہیں عمارات ہیں اور بہت سے معاملات ہیں اور دوسری دقتیں ہیں جن کی طرف متوجہ ہونا ہے لہذا ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت ان اداروں کو دینا چاہئے تاکہ ہم صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں کہ آیا یہ ادارے مفید ہیں یا نہیں ۔

جناب صدر ۔ میرے فاضل دوست نے ابھی تجویز فرمایا ہے کہ دوبارہ کمیشن مقرر کیا جائے اور دوبارہ کمیشن مقرر کرنے کے بعد پھر ان چیزوں کو undo کر دیا جائے ۔ اس کا جواب میں یہ عرض کروں گا کہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ اگر کوئی غلط چیز ہے تو اس کی اصلاح کی جائے ، مگر ہمیں یہ بھی چاہئے کہ اگر ہم کوئی تجربہ کرتے ہیں تو اس کو پوری طرح سے دیکھ لیں اور اگر ہم ہر معاملے میں uncertainty پیدا کرتے ہیں تو اس کے نتائج کسی طرح بھی ملک اور قوم کے لئے مفید نہیں ہو سکتے ۔ جہاں تک میرا ذاتی علم ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس کے لئے تیار نہیں ہے کہ اس کا تجربہ نہ کیا جائے ۔ ہمیں ان اداروں کو موقع دینا ہے اور جہاں کہیں اصلاح کی گنجائش ہے اصلاح کی جائے گی ۔ انسانی عمل میں اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے ۔ لیکن کسی چیز کو یک قلم ختم کر دینا کسی لحاظ سے مفید نہیں ہو سکتا ۔

Mr. Speaker : How long will the Minister take?

Mian Muhammad Akbar : He can continue the speech tomorrow.

وزیر تعلیم ۔ اگر آپ ۱۵ منٹ اور وقت زیادہ کر دیں یا بڑھا دیں ۔

Mr. Speaker : We won't be able to finish the Bill.

وزیر تعلیم ۔ اس کو ختم کر دیں تو بہتر ہو گا (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : TheHouse is adjourned till tomorrow to meet again at 9 a.m.

(The Assembly then adjourned till 9·00 a.m. on Thursday, the 27th February, 1964).

APPENDIX A

(REFERENCE STARRED QUESTION No. 3589)

Serial No.	Name and de-ignation	Home District	Date of posting
	PLANNING AND DEVELOPMENT DEPARTMENT		
	Nil	*Nil*	*Nil*
	INFORMATION DEPARTMENT		
	Nil	*Nil*	*Nil*
	HOME DEPARTMENT		
1	Mr. Saleh Mahammad Khan, Superintendent, Central Jail Peshawar.	Peshawar ...	1st June 1963.
2	Mr. S. Nur-ul-Qamar, Deputy Superintendent, Jail, Peshawar.	Peshawar ...	13th April 1961.
3	Kh. Nazir Ahmad, Deputy Superintendent, Borstal Jail, Lahore.	Lahore ...	May 1962.
4	Mr. Amjad Khan, Deputy Superintendent, Jail Karachi.	Karachi ...	...
5	Dr. Niaz Ahmad, Medical Officer, Civil Central Jail, Bahawalpur.	Bahawalpur ...	...
6	Ch. Zaka-ud-Din, Civil Defence Officer, Lahore.	Lahore ...	14th December 1960.
7	Mr. Ahmad Khan Malik, Civil Defence Officer, Rawalpindi.	Rawalpindi ...	18th March 1963.
8	Haji Abdur Rahim, Deputy Director, Development, Frontier Region, Dera Ismail Khan.	Dera Ismail Khan	June 1963.

Serial No.	Name and designation	Home District	Date of posting
	HOME DEPARTMENT—*concl.*		
9	Mr. Hasan Ali Khan, Supervisor, Reclation and Probation, Lahore.	Lahore ...	12th July 1961.
10	Mr. Khalid Kamal Zubari, Supervisor, Reclamation and Probation, Hyderabad.	Hyderabad ...	18th July 1961.
11	Mr. Muhammad Mian Ansari, Supervisor, Reclamation and Probation Bahawalpur.	Bahawalpur ...	9th July 1962.
12	Mr. Muhammad Iqbal, Deputy Superintendent, Rangers, Hyderabad.	Hyderabad ...	1st August 1960.
	FOOD DEPARTMENT		
1	Mr. Mahubat Khan, District Food Controller.	Hazara ...	3rd May 1963.
2	Mr. Abdul Hamid, Rationing Controller.	Peshawar ...	22nd September 1960.
3	Mr. Abdul Qadir Khattak, District Food Controller.	Kohat ...	20th May 1963.
4	Ch. Sadiq Ali, District Food Controller.	Gujranwala ...	18th February 1963.
1	Ch. Bashir Ahmad, Assistant Storage Officer.	Lyallpur ...	29th April 1960.
	BOARD OF REVENUE		
	COLONIES WING		
	Nil	*Nil*	*Nil*
	LAND REFORMS		
1	Jamadar Gul Khan, Additional Deputy Commissioner (Consolidation).	Dera Ismail Khan	...
2	Sardar Khurshid Alam, Additional Deputy Commissioner (Consolidation).	Hazara ...	...
	LAND COMMISSION		
1	Subedar Ghulam Yasin, Land Reforms Tehsildar in the Mianwali District.	Mianwali ...	...

Serial No.	Name and designation	Home district	Date of posting
	FINANCE DEPARTMENT		
	LOCAL AUDIT		
1	Mr. Safdar Jhang Malik, Examiner, Local Fund Accounts, Lahore.	Lahore ...	9th March 1962.
	(TREASURY SERVICES)	*Nil*	
	Nil		*Nil*
	LAW DEPARTMENT		
	Nil	*Nil*	*Nil*
	AUQAF DEPARTMENT		
	The Officers posted in the Field draw their pay from Auqaf Funds and do not come within the purview of the Question.		
	INDUSTRIES DEPARTMENT		
	Mr. Muhammad Yusuf Qureshi, Industrial Development Officer, Peshawar.	Peshawar ...	11th December 1962.
	IRRIGATION AND POWER DEPARTMENT		
	Hyderabad Zone		
1	Mr. G. B. Leghari, Superintending Engineer, Lower Sind Drainage Circle.	Hyderabad ...	20th December 1961.
2	Mr. M. A. Talpur, Superintending Engineer, Inundation Circle.	Hyderabad ...	28th November 1960.
3	Mr. M. I. Parikh, Superintending Engineer, Irrigation Project Division Circle.	Hyderabad ...	1st July 1963.
4	Mr. A.M. Ansari, Executive Engineer Feeder Division.	Hyderabad ..	10th December 1956
5	Mr. Bachal Shah Hussaini, Executive Engineer, Pinyari Division.	Hyderabad ...	28th October 1961.
6	Mr. M. I. H. Rizvi, Executive Engineer, Irrigation Project Revision Division.	Hyderabad ..	1st August 1963.
7	Mr. H. A. Baig, Executive Engineer, Buildings and Roads Division.	Hyderabad ..	15th November 1963.
8	Mr. Khair-ud- Din Siddiqi, Executive Engineer, Planning and Designation Division.	Hyderabad ...	17th August 1963.
9	Mr H. S. Jaffri, Executive Engineer, Shujawal Drainage Division.	Hyderabad ...	2nd November 1963.

Serial No.	Name and Designation	Home district	Date of posting
	IRRIGATION AND POWER DEPARTMENT		
10	Mr. Noor-ud-Din Baloch (A.E.), P.A. to S.E., Left Bank Construction Circle.	Hyderabad ...	19th November 1963.
11	Mr. A. A. Ansari, Assistant Engineer, Katiar Sub-Division.	Hyderabad ...	29th May 1961.
12	S. Khalil Ahmad, Assistant Engineer Design Sub-Division.	Hyderabad ...	24th August 1955.
13	Mr. Muhammad Hajjan, Assistant Engineer, Drainage Sub-Division.	Hyderabad ...	23rd April 1962.
14	Mr. N. M. Kazi, Assistant Engineer, Beghar Sub-Division.	Hyderabad ...	28th June 1960.
15	Mr. G. G. Usmani, Assistant Engineer, Beghar Mechanical Sub-Division.	Hyderabad ...	3rd December 1962.
	Peshawar Zone		
1	Mr. Jalil-ur-Rehman, Sub-Divisional Officer, P. A. to X. E. N. Warsak High Level Canal Division No. 2, Peshawar.	Peshawar ...	17th March 1959.
2	Ch. Muhammad Yousaf, Assistant Engineer, Headworks Sub- Division, Bannu.	Bannu ...	4th August 1955.
3	Mr. Habib Ullah Qureshi, T.E/S. D. O., Right Bank Canals Sub-Division, No. 1. Bannu.	Bannu ...	17th March 1962.
	IRRIGATION AND POWER DEPARTMENT		
	Peshawar Zone		
4	Mr. Inayat Ullah Khan, Superintending Engineer, Southern Irrigation Circle, Mardan.	Peshawar ...	12th December 1959.
5	Mr. Khushal Khan, S. E., Northern Irrigation Circle.	Mardan ...	12th May 1963.
	Sukkur Zone		
1	Ch. Muhammad Ismail, T.E., Indus Bridge Sub-Division.	Thatta ...	7th April, 1960
2	Mr. Shamas-ud-Din Memon, T. E., Approach Research and Guide Bank Sub-Division.	Thatta ...	19th May 1963.
	Bahawalpur Zone		
1	Mr. Ghanzanfar Abbas, Officiating Executive Engineer, Multan Canal Division, Multan.	Multan ...	5th February 1963.
2	Mr. N. H. Gheuri, Officiating Executive Engineer, Bahawalpur Ahmadpur Division, Bahawalpur, Circle.	Bahawalpur ...	29th July 1962.

Serial No.	Name and Designation	Home district	Date of posting
	Bahawalpur Zone—concld.		
3	S. Matloob Hussain, Officiating Executive Engineer, Bahawalpur Division.	Bahawalpur ...	4th April 1963.
4	Mr. Ghulam Sarwar, Officiating Sub-Divisional Officer, Jampur Sub-Division, Indus Canal Division.	Bahawalpur ...	31st March 1963.
5	Ch. Allah Bux, Sub-Divisional Officer, Khanpur, Sub- Division, Khanpur.	Khanpur ...	25th December 1960.
6	Mr. Muhammad Saeed Khokhar, Sub-Divisional Officer, Shorkot, Sub-Division, Trimmu Division.	...	1st December 1962.
7	Mr. Khuda Bux, Officiating Sub-Divisional Officer, Harrand Sub-Division, Hill Torrent Division.	...	30th October 1962.
8	Mr. Rahim Bux, Sub- Divisional Officer, Chor Sub-Division, Jampur Division, Derajat Circle.	...	16th December 1962.
9	Ch. Muhammad Siddique, Deputy Collector, Bahawalpur Division.	...	3rd March 1962.
10	Mr. Abdur Rahim Patafi, Deputy Collector, Indus Canal Division, Derajat Circle.	...	...
11	Sh. Abdul Aziz, Deputy Collector Shujabad, Haveli Canal Circle.		23rd December 1962.
	Sargodha Zone		
1	Malik Ali Ahmad, T.E., Executive Engineer, Shahpur Division, L.J.C., Circle.	...	3rd October 1962.
2	Ch. Muhammad Attaur Rehman, L.R.O., L.C.C., West Circle.	...	20th August 1962.
3	Mr. Haroon Rashid Toosi, T.E., Sub-Divisional Officer, Khanki Head-works Sub-Division, L.C.C., West Circle.	...	9th June 1963.
4	Sh. Muhammad Zarif, T.E., Sub-Divisional Officer, Aminpur Sub-Division, Lyallpur Division, L.C.C., West Circle.	...	1st January 1962.
5	Ch. Zafar Ahmad, A. L.R. O., Sub-Reclamation Division, Lyallpur.	...	8th February 1963.
6	Ch. Muhammad Ibrahim, O.E.S., S.D.O., Sangla Sub-Division, Hafizabad Division, L. C.C. West Circle.	...	11th September 1961.
7	Ch. Ilam Din, O.E.S., S. D O., Akbana Sub-Division, Hafizabad Division, L.C. C., West Circle.	..	15th January 1961.

Serial No.	Name and designation	Home district	Date of posting
	Bahawalpur Zone—concld.		
8	Ch. Hakim Ali Randhawa, O.E.S., S.D.O., Sultanpur Sub-Division, Burala Division, L.C.C., East Circle.	...	24th February 1962.
9	Ch. Nur-ul-Hassan, O.E.S., S.D.O., Bhagat Sub-Division, Lower Gogera Division L.C.C., East Circle.	...	3rd May 1962.
0	Ch. Muhammad Iqbal, O.E.S., S.D.O., Jaranwala Drainage Sub-Division, Jaranwala Drainage Division, Lyallpur, Drainage Circle.	...	11th January 1962.
11	Mr. Abdur Rashid Khan, T.E., A.D.E., Sargodha Regional Office (Headquarter).	...	9th May 1962.
12	Ch. Muhammad Abdullah, T.E., A.D.E., Sargodha Regional Office (Headquarters).	...	8th May 1963.
	LAHORE REGION		
1	Malik Raza Hussain, O.E.S., S.D.O., Batapur Tubewell Sub-Division, Lahore.	...	12th July 1962.
2	Ch. Najam Din, O. E. S., S. D. O., First Discharge Sub-Division, Lahore.	...	30th May 1963.
3	Mr. Muhammad Shafi Ch., T. E., S.D.O., Drainage Sub-Division, Gujranwala.	...	20th December 1962.
4	Sardar Muhammad Ahmad Ullah, Officiating L. R. O., Directorate of Land Reclamation, Lahore.	...	5th November 1960.
5	Ch. Ahmad Din (2), O.E.S., Officiating S. D. O., Renala Sub-Division, Renala.	...	24th April 1963.
6	Mr. Muhammad Anwar Masood, T.E., S.D.O. Headworks Sub-Division Sulemanki.	...	18th December 1962.
	CO-OPERATION AND LABOUR DEPARTMENT		
1	Mr. Muhammad Afzal Khan, Assistant Registrar, Dera Ismail Khan.	...	17th May 1962.
2	Mian Muhammad Yaqub, Assistant Registrar, Sugarcane, Peshawar.	...	1st March 1961.
3	Sethi Manzoor Ahmad, Assistant Registrar, Peshawar.	...	2nd July 1962.
4	Mr. Muhammad Bashir, Assistant Registrar, Bahawalpur.	...	31st May 1963.

Serial No.	Name and Designation	Home district	Date of posting
	CO-OPERATION AND LABOUR DEPARTMENT—*concld.*		
5	Mr. Muhammad Amir Khan, Assistant Registrar, Dera Ghazi Khan.	...	2nd April 1963.
6	Sufi Din Muhammad, Assistant Registrar, Multan.	...	21st June 1963.
7	Ch. Nijabat Ali, Assistant Registrar, Jhelum.	...	8th July 1962.
8	Sh. Muhammad Mukkarram, Assistant Registrar, Sialkot.	...	25th June 1963.
9	Mr. Nek Muhammad, Assistant Registrar, Gujranwala.	...	1st July 1962.
10	S. Mumtaz Hussain, Assistant Registrar, Rawalpindi.	Rawalpindi ...	1st July 1963.
11	Mr. Zahur-ul-Haq, Assistant Registrar, Lahore.	Lahore ...	7th May 1962.
	RAILWAY BOARD		
1	Mr. Muhammad Sharif, Superintendent, Watch and Ward, Lahore.	Lahore ...	26th June 1961.
2	Mr. Kanwar M. A. Qadeer, A.G.O., S. S. III., Lahore.	Lahore ...	18th December 1962.
3	Mr. Fazal Din S. III, Lahore ...	Lahore ...	30th April 1958.
4	Mr. S. M. H. Rizvi, D. En. III, Lahore.	Lahore ...	5th November 1960.
5	Mr. I. A. Vine, A.T./E.(D) Lahore	Lahore ...	8th September 1962.
6	Mr. Taj-ud-Din, D.A. A.S.E., Lahore	Lahore ...	8th September 1962.
7	Mr. Nazir Ahmad, A. E. N. I., Lahore	Lahore	11th January 1962.
8	Mr. Ghias-ud-Din, X. E.N. (Const.), Lahore.	Lahore ...	2nd July 1962.
9	Mr. S. D. Malik, X. E.N. (Survey), Lahore.	Lahore ...	1st March 1963.
10	Mr. Marouf, W. M. (Const.), Lahore	Lahore ...	4th January 1962.
11	Mr. A. Rahman, W. M. (Loco), Lahore.	Lahore ...	5th December 1957.
12	A. H. Khan, W.M. (Carriage), Lahore.	Lahore ...	28th October 1958.
13	S. M. Shakoor, P. E. M. (Const.), Lahore.	Lahore ...	29th June 1962.
14	Mr. S. H. Shah, D. E. E. (W), Lahore.	Lahore ...	3rd April 1958.
15	Mr. G. M. Azhar, M. E. T., Lahore.	Lahore ...	1st August 1959.

Serial No.	Name and designation	Home district	Date of posting
	RAILWAY BOARD—*concld.*		
16	Mr. Muhammad Ashraf, A. E. E.(W). Lahore.	Lahore ...	25th October 1962.
17	Mr. N. H. Chide, D. C. O., Karachi	Karachi ...	22nd March 1963.
18	Mr. M. Y. Khan, D. T. O., (P). Karachi.	Karachi ...	25th December 1962.
19	Asif Ali, D. M. II., Karachi ...	Karachi ...	3rd May 1963.
20	M. I. Amin, D. E. N. III, Karachi	Karachi ...	13th April 1963.
21	A. F. Feesri, D. E. E. ...	Karachi ...	9th September 1960.
22	S. H. A. Wahidi, D. E. N., III ...	Karachi ...	21st August 1961.
23	Mr. Farooq Ahmad, A. S. ...	Karachi ...	23rd May 1963.
24	Mr. Suhail Ahmed Khan Sharwani, A. S.	Karachi ...	4th December 1962.
25	Mr. Afzal Khan, A. S. ...	Karachi ...	28th May 1962.
26	Mr. Irshad Hussain, A. T. O. I. ...	Karachi ...	12th October 1961.
27	Mr. K. Kerim-ud- Din, D.C.O., (Shipping).	Karachi ...	10th March 1960.
28	Mr. J. J. D'Melle, D. E. N. (Const.)	Karachi ...	15th November 1960.
29	Mr. Muhammad Sharif Sajid, A. S., Multan.	Multan ...	13th November 1960.
30	Dr. Miss Farhat Malik, A.S., Multan	Multan ...	31st March 1962.
31	Mr. Zahoor Ahmad, A. T. O., II, Quetta.	Quetta ...	20th October 1962.
32	Mr. Arbab Abdul Sattar, A. E. N./ NSR.	Peshawar ...	20th May 1963.
	BASIC DEMOCRACIES AND LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT		
1	Malik Muhammad Sadiq, Assistant Director, B. D.	Campbellpur ...	1st July 1961.
2	Mr. Muhammad Yousuf, Assistant Director, B. D.	Sibbi ...	25th April 1961.
3	Mr. Nasrullah Khan, Development Officer, Loralai.	Barkhan ...	1st January 1963.
4	Mr. Aziz Kurd, Development Officer.	Dadhar Kalat ...	1st July 1961.
5	Mr. Rasool Bux Umar, Development Officer.	Kot Diji (Khairpur).	1st July 1963.
6	Mr. Nisar Ahmad Bhatti, Development Officer.	Kambar (Larkana)...	22nd April 1963.
7	Mr. Abdul Qayyum Sh., Development Officer.	Shikarpur (Sukkur)...	1st November 1963.

Serial No.	Name and designation	Home district	Date of posting
	BASIC DEMOCRACIES AND LOCAL GOVERNMENT DEPARTMENT—*concld.*		
8	Mr. Asghar Ali Development Officer	Naushehra (Peshawar).	1st July 1961.
9	Mr. Muhammad Khurshid. Development Officer.	Hazara (Haripur) ...	August 1963.
	SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT.		
1	Begum Surreya Irshad Muhammad Khan, Lawyer, Magistrate.	Lahore ...	8th November 1954.
2	Miss Suraya, Azim Lawyer Magistrate.	Lahore ...	12th February 1959.
3	Ch. Muhammad Ishaq, P.C.S., E.A.C.	Lahore ...	19th April 1963.
4	Sh. Ejaz Ahmad, Lawyer Magistrate	Lahore ...	16th April 1963.
5	Mr. Aal-i-Ahmad, P.C.S., E.A.C. (Under-training).	Lahore ...	March 1963.
6	Mr. Muhammad Ismail, P.C.S., E.A.C (Under-training).	Lahore ...	May 1963.
7	Mr. Riaz Ahmad, P.C.S., E.A.C.. (Under-training).	Lahore ...	5th April 1963.
8	Mr. Ali Safdar Kazmi, P.C.S., E.A.C., (Under-training).	Lahore ...	March 1963.
9	Mr. Anis Sadiq, P.C.S., E.A.C., (Under-training).	Lahore ...	March 1963.
10	Mr. Muhammad Naseer Gardezi, P.C.S., O.S.D. (Gazetteer), Multan.	Multan ...	...
11	Malik Muhammad Aslam Khan, P.C.S., E.A.C.O., Multan.	Multan ...	...
12	S. Gul Hussain Bukhari, P.C.S., E. A. C. (Under-training), Mianwali.	Mianwali ...	27th March 1963.
13	Mr. Muhammad Bukhsh, P.C.S., E.A.C. (Under-training), Sargodha.	Sargodha ...	27th March 1963.
14	Mr. Muhammad Zaman Khan II, A.C., Oghi.	Peshawar ...	14th January 1963.
15	Sardar Khurshid Alam-I, A. D. C. (C.N.S.) Hazara.	Peshawar ...	...
16	Mr. Muhammad Salim Khan, P.C.S.	Peshawar ...	19th September 1962.
17	Mr. Ashiq Muhammad Salim Khan, P.C.S., E.A.C., Tank	Dera Ismail Khan	October 1962.
18	Mr. Jem Gul Khan, P.C.S., Additional Deputy Commissioner (Consolidation) Dera Ismail Khan and Bannu.	Dera Ismail Khan ...	December 1961.

Serial No.	Name and designation	Home district	Date of posting
	SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT—*contd.*		
19	Mr. Faqir Ahmed Saeed Khan, Special Traffic Magistrate, Bannu.	Bannu ...	June 1961.
20	Mr. Jamil Asghar, District and Sessions Judge, Lahore.	Lahore ...	27th January 1962.
21	Mr. Kambar Ali Beg Mirza, District and Sessions Judge, Hyderabad.	Hyderabad ...	...
22	Mr. Mehdi Ali Siddiqui, Officiating Additional District and Sessions Judge, Karachi.	...	...
23	Mr. Muhammad Tariq Khan, C.S.P., Assistant Commissioner, Naushera.	Peshawar ...	26th September 1962.
24	Mr. S. M. Nasim, Deputy Commissioner, Hyderabad.	Hyderabad ...	20th June 1962.
25	Mr. Muhammad Khan Soomro, P.C.S., Additional Deputy Commissioner, Hyderabad.	Hyderabad ...	13th March 1963.
26	Mr. N. D. Mansotia, Officiating Superintendent of Police, Traffic, Karachi.	Karachi ...	3rd September 1963.
27	Arbab Hidayat Ullah, Superintendent of Police, Anti-Corruption Establishment, Northern Region, Peshawar.	Peshawar ...	11th January 1963.
28	Mr. M. R. Sheikh, Inspector ...	Hyderabad ...	14th November 1959.
29	Makhdoom Abdul Rashid, Inspector	Hyderabad ...	10th May 1962.
30	Mr. Arshad Hussain, D.S.P., Special Branch.	Karachi ...	31st May 1961.
31	Mr. Agha Sultan, D. S. P./Special Branch.	Karachi ...	24th April 1962.
32	Mr. Sami Muhammad Khan, D.S.P., Special Branch.	Karachi ...	10th October 1963.
33	Mr. Sifaat Hussain, D.S. P../Special Branch.	Karachi ...	15th October 1963.
34	S. Aley Ahmad, D.S.P., Forensic Science Laboratory.	Karachi ...	22nd March 1963.
35	Mr. Arshad Hussain, D.S.P../West-I	Karachi ...	13th August 1963.
36	Mr. R. I. Brooks, Traffic ...	Karachi ...	12th April 1963.
37	Mr. I. J. Falcao, D.S.P./Headquarters.	Karachi ...	11th April 1962.
38	Mr. Riasat Ullah Khan, D.S.P. Principal, P. T. S.	Karachi ...	10th June 1963.
39	Mr. Nisam-ud-Din, Prosecuting D. S. P.	Karachi ...	17th April 1959.

Serial No.	Name and designation	Home District	Date of posting
	SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT—*concld.*		
40	Mr. C. P. D., Souza, P. P. M., Commandant Central Special Constabulary.	Karachi ...	1st December 1962.
41	Mr. Sharif-ul-Hassan, Assistant Commandant, Central Constabulary	Karachi ...	15th October 1962.
42	Sh. Ghulam Hussain Butt, D.S.P./ Special Branch.	Lahore ...	28th October 1963.
43	Mr. Ali Khan Sardar, P. P. M., D S.P./Additional Police, Nowshera.	Peshawar ...	9th September 1962.
44	Ch. Ghulam Haider, Prosecuting Deputy Superintendent of Police.	Quetta ...	2nd November 1962.

EDUCATION DEPARTMENT

This Department has exempd the following categories of officers from the ban imposed on the posting of Gazetted Officers in their Home Districts:—

(*i*) Principal of Arts, Professional and Special Type of College, Professors and Senior and Junior Lecturers and Gazetted Teaching Staff of Special Institution Headmasters and Headmistresses of Government Big/Normal and Techn. Schools including the Headmaster, Deaf and Dumb Schools, Lahore and Librarians (Gazetted).

(*ii*) All Gazetted Officers on the Women side.

(*iii*) Divisional Inspector/Inspectresses of Schools.

(*iv*) Professors and Senior and Junior Lecturers of Arts and Professional College.

(*v*) Deputy Inspectors and Inspectresses of Schools working at the Headquarters.

Serial No.	Name and Designation	Home District	Date of posting
1	Mr. Mushtaq Ahmad, Director of Education, Lahore.	Lahore ...	1st September 1962.
2	Malik Abdul Majid, Inspector Training Institution, Lahore.	Lahore ...	9th February 1963.

APPENDIX

(REFERENCE STARRED QUESTION

NEW DEVELOPMENT SCHEME SANCTIONED FOR

Serial No.	Name of Scheme	Estimated cost	Date of inviting Tenders	Date of acceptance of tenders	Date of start of Scheme	Date of completion of scheme
1	2	3	4	5	6	7
1	Sangsillah Irrigation Scheme	7,26,000	4-12-62	2-1-62	2-1-63	12/65
2	Diversion Weir on Kaha Nullah near Marunj in Dera Bugti area.	9,20,000	9-1-63	8-4-63	8-4-63	12/65
3	Construction of Shingle Road from Sangsila to Kohan.	3,19,000	Reconnian	ce for final	alignment is in	
4	Up-grading of Middle School Dera Bughti to High standard	40,000	29-9-62	7-11-62	10-11-62	80% complete.
5	Addition of Industrial Art Courses in Government Middle Schools at:—					
	I. Kawas ...	6,000	30-8-62	20-9-62	9/62	Completed.
	II. Khajjak ...	6,000	30-8-62	20-9-62	9/62	Completed.
	III. Kohlu ...	6,000	1-2-63	...	6/63	50% completed.
	IV. Manjaki ...	6,000	Funds for	this work were not allotted to		
6	Construction of Primary School at Kahan.	29,000	Tenders w	ere invited on 10th January 1963.		
7	Construction of Additional accommodation for Government Pilot-Secondary School, Sibi.	1,15,650	The work	could not b	e started last year	
8	Construction of District level Agriculture Store at Sibi.	33,000	26-10-62 4-3-62 13-9-62 15-10-62	26-10-62	26-10-62	90% completed.
	Railway Schemes					
1	Opening of Primary School, Sibi.	98,000	16-2-62	16-2-62	28-6-63	30-6-64
2	Child Welfare Centre Sibi ...	75,000	28-3-63	9-4-63	18-6-63	30-6-64
3	Re-moddling Yard and providing standard III Signalling, Sibi.	6,21,000	Plan still	under preparation.		
4	Renewal of weak and defective Plate Girders and timber spans with steel and RCC Slab spans on certain bridges on Sibi-Harnai Section.	1,02,000	...	...	15-4-63	30-6-64

B

NO. 4154)

SIBI DISTRICT DURING 1962-63

Month-wise Expenditure								
8/62	11/62	12/62	1/63	2/63	3/63	4/63	5/63	6/63
8	9	10	11	12	13	14	15	16
397	366	24	...	1,665	45,480	6,767	414	51,620
397	366	...	...	582	...	680	310	...

and work will be taken as soon as detailed estimate is prepared/sanctioned 3,694

...	...	...	9,094	...	...	10,314	5,982	3,03
...	...	...	...	...	2,466	...	757	2,746
...	...	...	1,997	...	1,203	1,593	415	...
...	...	...	...	...	...	...	...	954

Sibi Division as such work could not be started.

23rd January 1963, 8th February 1963, 21st March 1963, 10th April 1963 and 8th June 1963. Previously no reasonable rates received. The work has, however, now been started.

or want of administrative approval

	...	...	...	...	602	5,847	...	4,736
...	...	...	...	...	...	...	...	1,000
...	...	...	...	...	...	...	...	2,000

Estimate sanctioned. The work is being done Departmentally.

APPENDIX C

ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 4319)

محکمہ زراعت - شعبہ پرورش حیوانات - (الف)
مسٹر اسدالظفر ڈبلیو - پی - اے - ایچ - ایس - ۲ اسسٹنٹ ڈائریکٹر اینیمل ہسبنڈری حیدر آباد -

(ب) جی نہیں - ڈائریکٹر اینیمل ہسبنڈری حیدر آباد ریجن حیدر آباد اس افسر کی حیدر آباد میں تعیناتی کو پبلک سروس کے حق میں موزوں خیال کرتے ہیں اور انہوں نے ان کی حیدر آباد میں تعیناتی جاری رکھنے کے لئے حکومت سے اجازت طلب کی ہے - اس سلسلے میں یہ معاملہ کمشنر حیدر آباد ڈویژن کے سامنے رکھا گیا ہے اور ان جواب موصول ہونے پر فیصلہ کیا جائے گا -

شعبہ جنگلات

"مسٹر جی - ڈی میمن ڈویژنل فاریسٹ آفیسر ورکنگ پلینز کے سوا محکمہ جنگلات کا اور کوئی جریدی افسر نہیں ہے جسے اس کے آبائی ضلع میں تعینات کیا گیا ہو کیونکہ حکومت نے ڈویژن فاریسٹ آفیسر ورکنگ پلینز حیدر آباد و سکھر اور سلویگنچر ڈویژن حیدر آباد کے بارے میں ان آسامیوں کے خصوصی حالات کی بنا پر شرط نرم کر دی ہے -

شعبہ زراعت

(الف)

نام و عہدہ افسر	مقام تعیناتی	آبائی ضلع
۱ - مسٹر خیر محمد سومرو اسسٹنٹ پبلسٹی آفیسر -	حیدر آباد	حیدر آباد
۲ - بقا مرزا اسسٹنٹ ہارٹیکلچر آفیسر	حیدر آباد	حیدر آباد
۳ - مسٹر محمد جمن سومرو ورکشاپ سپرنٹنڈنٹ ورکشاپ -	ٹنڈوجام	حیدر آباد
۴ - مسٹر غلام مصطفیٰ بلوچ اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئر -	ٹنڈوجام	حیدر آباد

(ٹریننگ)

(ب) (۱) مسٹر خیر محمد سومرو اپنے آبائی ضلع میں ایک ڈویژنل آفس میں کام کر رہے تھے - ان کا پبلک کے

ساتھ کوئی لین دین نہیں اور ان کا کام اس ڈویژن میں زراعتی سرگرمیوں کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کرنا ہے - اس لحاظ سے ان کی اپنے آبائی ضلع میں تعیناتی سرکاری احکام کے خلاف نہیں ہے -

(۲) مسٹر بقا مرزا اسسٹنٹ ہارٹیکلچر آفیسر حیدر آباد کے لئے کی کاشت میں ہی باہر سے تربیت لے کر ڈپلوما لینے کے بعد حال ہی میں واپس آفیسر کے لئے کی کاشت میں وہ واحد ماہر خصوصی ہیں اور اس لحاظ سے حیدر آباد ڈویژن میں ان کی تعیناتی حیدر آباد ڈویژن میں کیلے کی کاشت کرنے والوں کی رہنمائی کے لئے ضروری ہے - اس لئے ان کے معاملہ میں قواعد نرم کرنے کی شفارش کی گئی ہے -

(۳) مسٹر محمد جمن سومرو کا تمام عملی مقاصد کی غرض سے پبلک سے ؟ کوئی لین دین نہیں ہے - ان کا سروکار صرف فیلڈ اپریشنوں کے اسسٹنٹ ایگریکلچر انجینئروں کے ارسال کردہ فردات طلب سے ہے - اس کی ضلع کے اندر تعیناتی فی الحقیقت سرکاری احکام منشاء کے خلاف نہیں ہے - اس کا آبائی ضلع کے میں رکھا جانا مفاد عامہ کے خلاف نہیں ہے -

۴-مسٹر غلام مصطفے بلوچ کا پبلک سے کوئی لین دین نہیں ہے - ان کا واسطہ صرف ٹریکٹر کے اپریٹر کورس کے پڑھانے سے ہے اس لئے ضلع میں ان کی تعیناتی مفاد عامہ کے خلاف نہیں ہے -

ماہی پروری و شکار - نظامت ماہی پروری میں ضلعی سطح پر کوئی درجہ اول یا دوم افسر منظور نہیں کئے گئے - ؟ ڈویژنل درجہ دوم افسر حیدر آباد میں توطن رکھتے ہیں اور ان کا صدر دفتر بھی حیدر آباد ہی میں ہے - ان کے تبادلے کے احکام پہلے ہی جاری ہو چکے ہیں -

محکمہ اوقاف - (الف) ندارد

(ب) ندارد

محکمہ بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ

(الف) ندارد

(ب) ندارد

محکمہ مواصلات و تعمیرات

(الف) صرف ایک افسر درجہ دوم یعنی مسٹر عبدالکریم میمن ایس - ایس - ای—۲ قائمقام ایکزیکٹیو انجینئر اپنے آبائی

ضلع حیدر آباد میں تعینات ہیں ۔ وہ چیف انجینئر عمارات و شاہراہات جنوبی ریجن حیدر آباد کے دفتر میں ٹیکنیکل آفیسر کی حیثیت سے تعینات ہیں ۔ چونکہ وہ ایک ریجنل دفتر میں تعینات ہیں اس لئے آبائی ضلع میں تعیناتی پر پابندی کے احکام کا اطلاق ان کے معاملے پر نہیں ہوتا ۔

(ب) مسٹر خیرالدین صدیقی ایس ۔ ایس ۔ ای ۔۔ ۲ قائمقام ایگزیکٹیو انجینئر کو جو پہلے محکمہ عمارات شاہراہات و حیدر آباد میں اپنے آبائی ضلع میں کام کر رہے تھے ۔ ۱۰-۳-۱۹۶۳ کے بعد زرعی کارپوریشن میں تبدیل کر دیا گیا تھا ۔

محکمہ امداد باہمی و محنت

امداد باہمی ۔ (الف) محکمہ امداد باہمی کا کوئی افسر حیدر آباد ڈویژن میں اپنے آبائی ضلع میں کام نہیں کر رہا ۔ مسٹر ایس ۔ اے سلیم نے جو ابھی تک کہیں آباد نہیں ہوئے شاہ لطیف آباد کالونی حیدر آباد میں ایک پلاٹ حاصل کر لیا ہے ۔ وہ رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی حیدر آباد ریجن حیدر آباد کے ریجنل دفتر میں اسسٹنٹ رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کے طور پر کام کر رہے ہیں اور پابندی کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا ۔

محنت ۔ (الف) ۔ مسٹر کے ۔ ایم ۔ قاضی میجر آر ۔ ای ۔ ای کراچی (ضلع کراچی جنہیں فی الوقت تبادلے کے احکام کے تحت حیدر آباد بھیج دیا گیا ہے) ۔

(ب) ڈائریکٹر آف لیبر ویلفیئر (میں پاور اینڈ ایمپلائمنٹ) کو مرکزی حکومت صوبائی حکومت کو منتقل کر دیا گیا ہے ۔ افسران کو مرکزی حکومت کی طرف سے ان کے آبائی ضلع میں تعینات کیا گیا تھا ۔ اس بارے میں ہدایات صوبائی حکومت کی طرف سے حال ہی میں موصول ہوئی ہیں اور ان کی تعمیل کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے ۔

محکمہ تعلیم ۔ یہ محکمہ واضح کر چکا ہے کہ ایس ۔ جی ۔ اے ڈیپارٹمنٹ کے گشتی مراسلے نمبر ایس ۔ او ۱۲ (ایس ۔ اینڈ جی اے ڈی) ۸-۷-۶۳ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۳ء کے مندرج

احکام کی تعمیل کی جا چکی ہے ۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے اس معاملے میں اپنی صوابدید سے کام لیا ہے اور پرنسپلوں پروفیسروں لیکچراروں اور ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کو اپنے وطنی اضلاع میں تعیناتی کے جریدی افسروں نے قانون سے مستثنے قرار دیا ہے ۔

محکمہ مال ۔ الف) ندارد

(ب)

نام	نام عہدہ	وطنی ضلع جسمیں تعیناتی کی گئی ہے
جناب ایچ ۔ بی خالق دینا ۔	سینئر آڈیٹر	حیدر آباد

(درجہ دوم)

محکمہ خوراک ۔ (الف) ندارد

(ب) ندارد

(درجہ اول)

محکمہ صحت ۔ (الف)

(۱) ڈاکٹر کے ۔ وائی انصاری	سول سرجن حیدر آباد	حیدر آباد
(۲) ڈاکٹر ہر چندانی	ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر حیدر آباد	حیدر آباد

(درجہ دوم)

(۳) ڈاکٹر محمد علی جعفری	میڈیکل افسر مرکزی جیل حیدر آباد	حیدر آباد
(۴) ڈاکٹر خمانداس	میڈیکل افسر چاچرو	تھرپارکر
(۵) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ہاوھار	میڈیکل افسر اسلام کوٹ	تھرپارکر
(۶) ڈاکٹر مسز قمر نقوی	انسپکٹریس ہیلتھ سروسز حیدر آباد	حیدر آباد

(ب) محکمہ صحت کو زیر بحث احکام سے مستثنیٰ قرار دینے کا سوال زیر غور ہے ۔ اس اثناء میں حیثیت سابقہ کو ملحوظ رکھا جا رہا ہے ۔

محکمہ داخلہ ۔ (الف) ۔ ندارد ۔

(ب) جناب محمد اقبال صاحب، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ رینجرز انٹیلیجنس انڈس رینجرز کو وطنی ضلع میں منتقل کر دیا گیا ہے یعنی، حیدر آباد سے ۱۰-۳-۶۰ کے بعد ۔

صنعت و حرفت اور معدنی وسائل

(الف) ندارد ۔

(ب) ندارد ۔

محکمہ اطلاعات ۔ (الف) ۔

نام افسر و اسمائے عہدہ	مقام تعیناتی	وطنی ضلع
(۱) جناب اسمعیل ایس کھوجہ، ڈائریکٹر آف انفارمیشن ۔	ریجنل آفس حیدر آباد	حیدر آباد ۔
(۲) جناب شاکر مصطفیٰ اے قاضی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر۔	ایضاً	ایضاً
(۳) جناب امام بخش نیاز، انفارمیشن افسر ۔	ایضاً	ایضاً
(۴) جناب ڈی ۔ ایم قریشی، آنفارمیشن افسر ۔	ایضاً	ایضاً
(۵) جناب عبدالقیوم، اسسٹنٹ انفارمیشن افسر۔	ایضاً	ایضاً

(ب) ندارد - یہ پابندی افسروں پر عائد نہیں ہوتی جو علاقائی مرکزی دفاتر کے عملے میں ملازم ہیں -

محکمہ قانون - (الف) ندارد -

(ب) ندارد -

محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات -

(الف) ندارد -

(ب) ندارد -

بورڈ آف ریونیو - (الف) عبدالقادر جی محمد علی ڈائریکٹر ایکسائسز اینڈ ٹیکسیشن حیدر آباد کا صدر دفتر حیدر آباد میں ہے جو ان کا وطنی ضلع بھی ہے -

(ب) یہ سوال آیا کہ علاقائی دفاتر کے سربراہوں پر بھی جریدی افسروں کی طرح اپنے وطنی ضلع میں تعیناتی پر پابندی لگائی جانی چاہئے حکومت کے زیر غور ہے -

ریلوے بورڈ - (الف) ندارد -

(ب) ندارد -

سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ -

	(الف)	(ب)
(۱)	قنبر علی بیگ مرزا ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج حیدر آباد -	جی نہیں - لہ ن عدالت عالیہ حیدر آباد ان کی تبدیلی تجویز کر چکی ہے جو حکومت کے زیر غور ہے تبدیلی جلد ہو جانے کا امکان ہے -
(۲)	فی الحال کوئی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس حیدر آباد ڈویژن میں اپنے وطنی ضلع میں تعینات نہیں ہے -	صرف ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جن کا نام یار محمد ہے ان کے وطنی ضلع میں ٹنڈو محمد خان حیدر آباد سب ڈویژن میں تعینات کیا گیا تھا اور جہاں سے انہیں سکھر تبدیل کر دیا گیا - وہاں انہوں نے ۱۸ مئی ۱۹۶۳ء کو اپنا عہدہ سنبھالا -

اری گیشن اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ -
(الف)

نام	عہدہ	نام ضلع
(۱) ایس - اے - رشید، ایس - ایس - ای - آئی -	ایکس ای این، ہالہ ڈویژن	حیدر آباد -
(۲) عزیز اے شیخ، ایس - ایس - ای - آئی -	ایکس ای این، تھرڈ ڈویژن	میر پور خاص -
(۳) درگا شنکر، عارضی انجینئر	ایس - ڈی - او ، کانری	میر پور خاص -
(۴) امام بخش شیخ، عارضی انجینئر -	ایس - ڈی - او گاج سب ڈویژن جی هائی -	دادو -
(۵) محمد اسماعیل، عارضی انجینئر	ایس - ڈی - او برج سب ڈویژن ٹھٹه -	ٹھٹه -

(ب) ایس رشید عزیز اے شیخ، درگا شنکر اور امام بخش شیخ اپنے کئی اضلاع سے باہر تبدیل ہو چکے ہیں - محمد اسماعیل عارضی انجینئر برج سب ڈویژن ٹھٹه کو وطنی ضلع سے باہر تبدیل نہیں کیا گیا اور چیف انجینئر اری، گیشن سکھر نے ان کے معاملہ میں رعایت کی سفارش کی ہے -

بورڈ آف ریونیو - (الف) جناب محمد صالح میمن، مختار کار ساکن حیدر آباد وہ سابقہ زمرہ میں لینڈ ریکارڈز افسر حیدر آباد کے عہدہ پر فائز ہیں ان کے حلقہ اختیار میں حیدر آباد اور خیر پور ڈویژنیں شامل ہیں -

جناب رشید شاہ مختار، کار ساکن حیدر آباد وہ سابقہ زمرے میں اسسٹنٹ سروے آفیسر حیدر آباد کے عہدے پر فائز ہیں - ان کے حلقہ میں تمام غلام محمد بیراج ہے -

(ب) مندرجہ بالا مختار کاروں سے معاملات زیر غور ہیں - مستقبل قریب میں آخری فیصلہ کر دیا جائے گا -

APPENDIX D

(REFERENCE TO STARRED QUESTION NO. 5871)

Parliamentary Secretary (Ch. Sultan Mehmood)-Answer to Starred Question No. 2093, referred to by the Member, is as under :—

(*a*) Class I .. 133

Class II .. 33

Unclassified .. 244

Class III .. 1,558

(*b*) Kindly see the list attached.

(*c*) The Council of Administration for West Pakistan did not fix any percentage for the employees of the Integrating States Union to be employed under the West Pakistan Secretariat and, therefore, the posts under the West Pakistan Secretariat were not filled on that basis. The necessary protection has since been given by the West Pakistan Government by making specific provision for Zonal representation in the Service Rules. There are two Secretariat Services viz, (i) West Pakistan Secretariat (Section Officers) Services (ii) the West Pakistan Ministerial Service under the Section Officers Service Rules, 1963, 80 per cent of the vacancies reserved for initial recruitment has been reserved for *bonafied* residents of the following 6 zones in proportion to their population according to the census figures provided that if no suitable candidate is available from the Zone to which a vacancy is allocated, the vacancy may be filled on marit from amongst candidates domiciled in any part of West Pakistan:—

ZONES

(1) Peshawar and D. I. Khan Divisions excluding Tribal Areas.

(2) Tribal Areas of former N. W. F. P. including Frontier States.

(3) Rawalpindi Lahore, Sargodha, Multan and Bahawalpur Divisions.

(4) Khairpur and Hyderabad Divisions.

(5) Karachi Division excluding Lasbella district.

(6) Quetta and Kalat Division and Lasbella District.

Similar provision has been made under the West Pakistan Secretariat, Ministerial Service Rules 1963.

Communications and Works Department.	Lahore	..	5	1	86	8
	Sargodha	..	1	..	6	..
	Peshawar	..	1	..	2	2
	Hyderabad	..	..	..	2	7
	Bahawalpur	..	..	..	5	3
	Karachi	..	..	..	5	2
	Rawalpindi	..	..	..	7	1
	Multan	..	..	..	5	1
	Kalat	..	..	..	1	..
	Total	..	7	1	119	24

Industries Commerce and M. R. Department, Lahore	Lahore	..	..	..	56	6
	Multan	..	1	..	2	2
	Hyderabad	..	1	..	..	..
	Karachi	..	..	..	5	3
	Quetta	..	..	..	1	1
	D. I. Khan	..	..	..	1	..
	Sargodha	..	..	..	3	1
	Bahawalpur	..	..	..	6	..
	Rawalpindi	..	1	..	4	1
	Total	..	3	..	52	14
Food Department ..	Sargodha	..	2	1	13	..
	Lahore	..	1	2	73	2
	Peshawar	..	..	..	..	
	Karachi	..	..	1	..	3
	Kalat	..	..	..	..	1
	Rawalpindi	..	..	1	7	1
	Bahawalpur	..	..	1	1	..
	Multaa	..	..	1	3	..
	Quetta	..	..	..	2	..
	Total	..	3	7	99	9
Planning and Development Department.	Lahore	..	11	9	70	1
	Peshawar	..	1	..	3	..
	Khairpur	..	1	..	..	..
	Quetta	..	3	..	2	..
	Sargodha	..	3	..	10	..
	Multan	..	2	..	8	1
	Karachi	..	..	..	7	3
	Bahawalpur	..	..	..	8	1
	Rawalpindi	..	..	1	7	1
	Hyderabad	..	..	..	1	..
	Total	..	19	10	116	7

Information Department	Multan	..	1	1	..
	Lahore	..	2	42	3
	Peshawar	..	..	1	..
	Karachi	..	..	3	1
	Sargodha	..	..	3	..
	Bahawalpur	..	..	3	..
	Hyderabad	..	..	2	..
	Rawalpindi	..	..	1	..
	D. I. Khan	..	..	1	..
	Total	..	3	57	4
Health Department	Peshawar	..	3	..	..
	Lahore	..	7	37	5
	Quetta	..	1	..	1
	Hyderabad	..	1	3	3
	Sargodha	..	1	1	..
	Rawalpindi	..	1	1	..
	Multan	..	1	1	..
	Kalat	..	..	1	..
	Bahawalpur	..	..	2	..
	Total	..	15	41	9
Co-operative Labour and Social Welfare Department	Lahore	..	2	47	2
	Peshawar	..	1	1	1
	Quetta	..	..	2	..
	Rawalpindi	..	..	2	..
	Bahawalpur	..	..	2	2
	Hyderabad	..	1	..	1
	Karachi	..	..	1	1
	Multan	..	..	3	..
	Total	..	4	3	65	8

Education Department	..	Sargodha		1	..	3	..
		Lahore	..	11	1	61	4
		Karachi	..	..	..	11	4
		Peshawar	..	..	..	3	3
		Bahawalpur	..	..	..	3	1
		Rawalpindi	..	..	..	3	..
		Quetta	..	..		1	..
		Total	..	12	1	85	11
Basic Democracies and Local Government Department	..	Karachi	..	..	..	1	2
		Lahore	..	3	3	51	5
		Sargodha	..	1	..	5	..
		Hyderabad	..	..	..	3	1
		Quetta	..	..	..	3	..
		Rawalpindi	..	..	..	3	1
		Bahawalpur	..	..	..	2	..
		Multan	..	2	..	2	..
		Peshawar	..	..	..	2	1
		Total	..	6	3	71	10
Railway Board	..	Karachi	..	3	4	23	..
		Lahore	..	7	4	27	..
		Rawalpindi	..	2	..	3	..
		Sargodha	..	2	..	3	..
		Peshawar	..	..	..	5	..
		Multan	..	..	..	2	..
		Total	..	14	8	63	..
Irrigation and Power Department		Karachi	..	1	..	..	..
		Lahore	..	1	..	107	10
		Peshawar	..	1	..	2	1
		Multan	..	1	—	—	..
		Hyderabad	..	1	..	14	8
		Quetta	..	..	..	1	..
		Bahawalpur	..	..	..	2	..
		Total	..	5	..	126	19
		Grand Total	..	133	33	1,553	244

2803 PLA—535—20-4-66—SGPPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 27th February, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-31 a. m. of the clock, Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

پ ۱۳- س ۱۳- ع ۱۲- آیات ۳۸ تا ۴۲

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے اور ہم نے انہیں بیوی بچے بھی دیئے تھے اور کسی پیغمبر کے اختیار کی بات نہ تھی کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لائے (مگر اس وقت کہ اللہ کا حکم ہوا ہو) ہر وقت کے لئے ایک کتاب ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور کتاب کی اصل بنیاد اس کے پاس ہے۔ اور ہم نے ان لوگوں سے جو دھمکیاں دی ہیں ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض باتیں ہم تجھے تیری زندگی ہی میں دکھا دیں ہو سکتا ہے کہ ان سے پہلے تیری مدت حیات پوری کر دیں بہر حال تیرے ذمے احکام کا پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ پھر کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں اور اللہ ہے جو فیصلہ کرتا ہے کوئی نہیں جو اس کا حکم ٹال سکے۔ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔ اور جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی مخفی تدبیریں کرتے رہے ہیں پس ہر طرح کی تدبیریں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ ہر انسان کیا کمائی کر رہا ہے اور کافروں کو جلد معلوم ہو جائیگا۔ کہ عاقبت کا گھر کس کے لئے ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

IRRIGATION SCHEMES FOR QUETTA REGION

*2854. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that non-availability of hydrological data is the main impediment in the way of formulation of Irrigation Schemes for Quetta Region;

(*b*) the names of hydrological stations functioning in the said Region and the reports submitted by them ;

(*c*) whether it is a fact that the present number of hydrological stations in Quetta Region is insufficient to meet the demands of the area ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative the action Government intend to take in this respect ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) No. This is not an impediment, but hydrological data is certainly not as exhaustive as one would like for an extremely reliable and fine project as it covers a small period only at present.

(*b*) Seventy-two Hydrologic Stations are functioning in Quetta Region for gauge and discharge observations. The locations and names of these stations are as in the table :—

Serial No.	Name of river or stream	Name of station
1	Zhob	Killa Shirk.
2	Zhob	Badin Zai.
3	Zhob	Brunj Weir.
4	Kapip Lora	Kapip.
5	Swar Nallah	Mina Bazar.
6	Rud Faqir Zai	Tangi.
7	Kawas Lora	Kahan Bungalow.
8	Kawas Lora	Kawaz Tangi.
9	Kawas Lora	Kanan Tangi.
10	Khost	Khost Railway Bridge.
11	Shahrig	Shahrig.
12	Nakus	Nakus.

Serial No.	Name of river or stream	Name of station
13	Nigong Rud	Weir site.
14	Mara Rud	Mara tangi.
15	Bhagao Lora	Weir site.
16	Thal rud	Thaddari village.
17	Churmi rud	Harnal Railway bridge.
18	Anamber	Anamber Headworks.
19	Anamber and Narachi ..	Ghatti bridge.
20	Rehman Manda	At weir site.
21	Nari	850 under section Headworks.
22	Nari	Headworks.
23	Nari	590 D/s Headworks.
24	Nari	Nari Canal.
25	Chatar	Ten miles from Phulaji.
26	Bolan	Bibi Nari Road bridge.
27	Mula	Sundh.
28	Mula	Raice.
29	Saran Munda	Saran Tangil.
30	Khisar Nallah	Weir site.
31	Urak river	Hannua Headworks.
32	Urak river	Urak Headworks.
33	Pishin lora	Burj Aziz Khan.
34	Pishin lora	Anam Bostan.
35	Kark lora	Twenty-one miles away from Quetta.
36	Kark lora	Shebow Headworks.
37	Kark lora	Sapil weir.

Serial No.	Name of river or stream	Name of station
38	Kark lora	D/s Shebow Headworks.
39	B lali	Road bridge.
40	B.lali	Kark weir.
41	Sariab lora	Murree Brewery road bridge.
42	Tirkha	Yaru railway bridge.
43	Sherinab Dhera	Sheikh Wasil Railway bridge.
44	Shora rud	Thana Kurram.
45	Charkai river	Quetta-Ziarat Road bridge.
46	Surkhab	Headworks.
47	Tor Murgha	Headworks.
48	Baddo river	Kharan.
49	Karranga lora	Tangi.
50	Nal Kaur	Jhal Jao.
51	Nal Kaur	Hazar Ganji.
52	Mashkai Kaur	Gajjar.
53	Mashkai Kaur	Bodi Dhat.
54	Rakhshan river	Chitkan.
55	Kech	Turbat.
56	Kulachi	D/s Zifdi.
57	Kulachi	Surgez weir.
58	Gwarge Nallah	Turbat-Panjgur Road.
59	Sukhlaji Nallah	Sukhlaji.
60	Hab river	Hab chowki.
61	Hab river	Mahri.
62	Dasht river	Suntsar.

Serial No.	Name of river or stream	Name of station
63	Nihing Kaur	Balacha.
64	Chil Jhal	Khusdar.
65	Bostan lora	Kucha-a-Lak.
66	Obashtaki Nallah	At as Tangi.
67	Rej river	Chil Bahao.
68	Rej river	Surma Sing.
69	Kil Kaur	Husab.
70	Mashkel	Near Grawag Levey.
71	Porali river..	Wadh.
72	Caider Dhor	Rango Dhat.

The available hydrological data is made use of as and when any irrigation scheme is taken up.

Reports on flow supplies and gauges are made by the observers.

(*c*) Yes.

(*d*) Does not arise at present. Intensive investigations and analysis are taken in hand when a particular scheme is examined.

DAKHAN KUCH FLOOD CONTROL DAM

*3798. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that the survey of "Daukan Kuch Flood Control Dam" was conducted by the Department concerned long ago, if so, the decision taken in the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Yes. A detention Dam near Dakhan Killah on Toghi River has been proposed at an estimated cost of Rs. 1·19 lakh to be included in the Annual Development Programme, 1964-65.

IRRIGATION SCHEMES IN ZHOB DISTRICT

*3801. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the names of the irrigation schemes completed in Zhob District during 1956-57 to 1958-59 along with the total cost of each scheme and the total acreage of land irrigated by each of the above-mentioned schemes during the said years ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): No scheme was completed in Zhob District during 1956-57 and 1957-58.

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - یہ جو جواب دیا گیا ہے کہ کوئی بھی سکیم مکمل نہیں ہوئی تھی کیا اس کے لئے پیسے منظور ہوئے تھے لیکن اس پر کام نہیں ہوا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) - آپ سوال کو دیکھیں - انہوں نے پوچھا اور ہم نے جواب دیا -

If he Member wants any further details, I am prepared to give.

مسٹر عبدالرازق خان - زوب کی سکیموں کے لئے پیسے منظور ہوئے تھے لیکن administrative approval اور p artmental اور ministerial approval نہ ملنے کی وجہ سے یہ سکیمیں مکمل نہ ہو سکیں - اور پیسے lapse ہو گئے -

وزیر آبپاشی و برقیات - l e کے متعلق انہوں نے نہیں پوچھا ہے - provision کیا تھا -

What was enquired from us was whether any scheme had been completed in the year 1956-57. My answer is 'No'. It may be as you say. There may be some more details. If you give me fresh notice I will let you know.

IRRIGATION SCHEMES IN LORALAI DISTRICT

*3802. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the names of the irrigation schemes completed in Loralai District during 1953-57 to 1958-59, along with the total cost of each scheme and the total acreage of land irrigated by each of the above-mentioned schemes during the said years ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The information is given as per statement attached.

IRRIGATION SCHEMES COMPLETED IN LORALAI DISTRICT (1956-57 To 1958-59).

Serial No.	Name of scheme	Cost of scheme	Acreage of land irrigated
		Rs.	Acres
1	Lining of Mara Khurd Viala	18,766	34
2	Lining of Pathankot Viala	45,355	344
3	Lining of Haji Kot Viala	22,448	29
4	Lining of Chashma Mand Karez	5,450	50
5	Lining and Protection of Aghbeg Viala	61,207	360
6	Flood Protection and Repairs to Anambar Headworks and Channel.	1,33,937	1,500
7	Remodelling of Rehman Manda Weir	37,269	220
8	Construction 4 Nos. Open Surface Well in Kohlu Tehsil	31,510	100
9	Construction of Open Surface Well of Loralai Sub-Division	21,903	Not available.
10	Construction of Nos. Open Surface Well in Duki Tehsil	4,944	Ditto.
11	Lining of Barkhan Viala	1,085	Ditto.
12	Lining of Churkot Viala	9,896	65
13	Construction of Spurs and Weir of Hun River ..	2,339	Not available.
14	Lining of Azam Karez	8,492	192
15	Lining of Mara Kalan Viala	8,643	109
16	Lining of Kohlu Viala	6,866	70
17	Construction of Spur at Cholez Ali Haji	7,501	Not available.
18	Construction of Acquaduct at Killi Tatti	18,426	Ditto.
19	Construction of Spurs at Killi of Aghberg	17,130	Ditto.
20	Construction of a Spur near Bhagae	3,378	Ditto.
21	Construction of Acquaduct Culvert on Mar Kalane Viala and providing Drainage.	13,302	Ditto.
22	Construction of Retaining Wall of Mara Kalan Viala ..	1,362	Ditto.
23	Construction of Spurs at Shadozai Viala	29,626	Ditto.
24	Construction of Open Surface Well of Drug Area ..	2,998	Ditto.

IRRIGATION SCHEMES IN TEHSIL PISHIN

*3803. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the name of the irrigation schemes completed in Tehsil Pishin of Quetta District during 1956-57 to 1958-59 along with the total cost of each of the above-mentioned scheme during the said years?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Year 1956-57—*Nil.*

Year 1957-58—

Serial No.	Name of Scheme completed	Estimated cost	Area irrigated
		Rs.	Acres
1	Lining of Ulas-Kamalzai Road Barshore ..	5,919	90
2	Lining of Malikyar Toreshah Road Barshore ..	8,122	50
3	Lining of Ulas-Malikyar Road Barshore ..	7,024	90
	Year, 1958-59—		
1	Protection well at Manzaki	13,103	Flood protection work existing irrigation saved.
2	Lining of Zar Karez Killa Abdullah	5,357	400
3	Lining of Zawarwa Betezai Viala	5,856	100
4	Lining of Zamindara Channel off taking from Shebo Headwork.	16,469	100
5	Lining of Betezai Viala	56,777	400
6	Construction of Acqueasduct at Haiderzai Viala ..	24,639	Existing irrigation improved.
7	Lining and constructing tank at Batezai ..	34,503	50
8	Lining of Shamakzai Viala	17,855	200
9	Protection bund at Dilsora Karez	21,040	Flood protection work existing irrigation saved.
10	Lining of Zarak Issa Karez	5,702	50
11	Lining of Bazar-e-Kohna Viala	34,869	300
12	Lining of Viala Azam Killi at Toba	10,939	200
	Total	2,68,174	2,060

Electric Connections for Tube-wells in Kohat District

*5517. **Syed Haziq Ali Shah**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether Government are aware of the hardships of the zamindars in getting electric connections for their Tube-wells in Kohat District due to the lengthy and complicated procedure ;

(*b*) whether it is a fact that WAPDA have recently imposed new conditions for the grant of electric connections for irrigation purposes when by a consumer has to pay certain minimum charges irrespective of the fact whether electricity is consumed by him or not has also to deposit some cash over and above the cash security ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to relax the said conditions for the poor zamindars of Kohat District who find it very difficult to avail of the use of electricity for irrigation purpose?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) It is not correct that there are some special hardships for the Zamindars in Kohat District in getting Electric Connections for their tube-wells. According to the departmental procedure it does not take more than one month to give supply to a tube-well. Provided the applicant complies with all formalities in time, and there is no shortage of material.

(*b*) There is nothing new in charging the minimum consumption Guarentee equal to 15% of the capital cost of work per annum from the tube-well consumers as this practice is in force from, 1952. The only new condition in case of tube-well consumers in the payment of special security deposit of 15% of the capital cost of work, which condition, however, is applicable only to such prospective consumers whose equipment is not, ready to receive, supply and who may back out after the Department has laid down the line for them. These conditions are in force all over the Northern Region, and not in Kohat District only.

(*c*) In view of the reply given against items (*a*) and (*b*) above , question does not arise.

سید حاذق علی شاہ - جواب کے آخر میں انہوں نے یہ شرط بتائی ہے کہ درخواست دہندہ تمام formalities پوری کرے - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ formalities consumer پوری کرتا ہے یا ڈیپارٹمنٹ ان کو کئی وجوہات کی بناء پر رد کر دیتا ہے اور میعاد بجائے ایک مہینے کے کئی مہینوں تک لمبی ہو جاتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) - دیر دونوں طرف سے ہوتی ہے - consumer کی طرف سے بھی ہوتی ہے مثلاً اسے ایک فارم پر کرنا ہوتا ہے - اس میں اگر وہ غلط انفارمیشن دیدے یا incomplete انفارمیشن دیدے تو یہ اسے واپس دیا جاتا ہے کہ وہ اسے correct کر کے دے۔

سید حاذق علی شاہ - میں جناب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ صرف اپنے لئے آمدنی پیدا کرنے کے لئے paltry grounds پر کئی کئی دفعہ فارم واپس کئے جاتے ہیں - ان میں کوئی نقص نہیں ہوتا - اس کے علاوہ عرض یہ ہے کہ shortage of material کس طرف سے ہوتا ہے ؟

Minister of Irrigation and Power : Yes Sir it is for the department and the department is helpless because we have to get material from outside and that again depends on foreign exchange and so many other factors Sir.

اور باقی ایک چیز فرمائی ہے کہ کسی اور غرض کے لئے محکمہ delay کرتا ہے - کوئی specific case میرے نوٹس میں لایا جائے تو یقیناً اور خوشی سے میں اس کی تحقیقات کروں گا - اور اگر ضرورت ہوئی تو action بھی لوں گا -

سید حاذق علی شاہ - آپ نے کہا ہے کہ یہ اریگیشن پندرہ فیصدی capital cost کی جو تھی یہ ۱۹۵۲ سے نافذ ہے - یہ ناردرن ریجن میں اور خاص طور پر ہمارے صوبہ میں نہیں تھی - کیا آپ اس کو دوبارہ دیکھیں گے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - میں دوبارہ دیکھنے کو تیار ہوں -

Desilting of Fordwah Canal

***5529. Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that an expenditure amounting to Rs. 3 lakhs was incurred on desilting Fordwah Canal in Tehsil Bahawalnagar from Head Sulemanki to mile No. 15 during March, April, 1963 ; if so, whether the said Canal has been showing a discharge of 3,200 cusecs water after 20 days of its having been desilted ;

(*b*) whether it is a fact that the said canal has again been silted up; if so, reasons therefor;

(*c*) the due share of the canal of water from Head Sulemanki and its actual discharge from the said headworks ;

(*d*) whether Government intend to desilt the said canal again ;

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) (الف) جی نہیں - کل ۲۴,۶۱,۴۶ روپے جزوی بھل صفائی Fordwah Canal (نو میل) اور Fordwah Branch (چھ میل) پر خرچ کئے گئے تھے - بھل صفائی کے بعد نہر کا سب سے زیاد ڈسچارج ۳,۱۰۰ کیوسک ۱۰-۸-۶۳ کو تھا جس کے بعد ڈسچارج عموماً ۲,۸۸۷ کیوسک ہو گیا -

(ب) جی ہاں یہ نہر اونچے رقبوں کو آب پاشی کرتی ہے - مزید برآں سلیمانکی ہیڈ پر Pond level کیوجہ سے یہ نہر Non modular کام کرتی ہے مجموعی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہر میں بھل جمع ہو جاتی ہے

(ج) authorised full supply discharge ۳,۰۷۱ کیوسک Everage ۲,۳۴۶ کیوسک -

(د) جی ہاں مبلغ ۹,۳۰,۰۰۰ روپیہ First supply Budget کے ذریعے Fordwah Canal کی مکمل بھل صفائی کے لئے مانگا گیا ہے - مطلوبہ رقم کے ملنے پر کام فوراً شروع ہو جائیگا -

---

COMPENSATION OF ZAMINDARS WHOSE LANDS WERE ACQUIRED FOR SIDHNAI MAILSI LINK CANAL

*5535. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the acreage of land acquired by the Government from Zamindars in Tehsils Kabirwala, Khanewal, Vehari and Mailsi, in connection with the construction of Sidhnai—Mailsi Link Canal and (*i*) the amount of compensation paid therefor, (*ii*) the per acre rate at which the said compensation was paid; and (*iii*) the dates, on which such payments were made?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The land acquired by WAPDA from Zamindars for the construction of Link Canals in Kabirwala, Khanewal, Vehari and Mailsi Tehsils is given below :—

	Acres
Kabirwala	*Nil*
Khanewal	1,679
Vehari	148
Mailsi	1,343

(i) The amount of compensation paid so far—

Tehsil	*Amount* Rs.	*Award No.*	*Date*
Kabirwala	.. ..	..	..
Khanewal	.. 7,72,636·09	1	12-4-63
		2	12-4-63
		3	9-5-63
		17	10-11-63
		19	0-12-63
		21	29-12-63
		22	31-12-63
Vehari	.. 3,07,593·45	6	1-6-63
		9	29-6-63
		10	29-6-63
		11	28-8-63
		16	21-10-63
		20	27-12-63
Mailsi	.. 8,16,331·46	5	31-5-63
		7	1-6-63
		8	27-6-63
		12	28-8-63
		15	19-10-63
		13	13-12-63
Total	.. 18,96, 524·00		

(ii) The per acre rate at which the compensation was paid varies as under depending upon the nature of the soil and locality :

(a) Irrigated land from Rs. 700 to Rs. 2,600.

(b) Unirrigated land ;

(i) Banjar area from Rs. 450 to Rs. 1,300 per acre.

(ii) Ghair Mumkin from Rs. 175 to Rs. 650.

In addition to the above 15 % has been paid for compulsory acquisition.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—میں نے یہ
پوچھا تھا کہ متذکرہ معاوضہ میں فی ایکڑ شرح کیا ہے ؟
وہ شرح نہیں بتائی گئی ۔

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) ۔
کون سے حصہ کی بات کر رہے ہیں ؟

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی ۔ حصہ دوم ۔

Minister of Irrigation and Power : The answer given is—

"(ii) The per acre rate at which the compensation was paid varies as under depending upon the nature of the soil and locality

(a) Irrigated land from Rs. 700 to Rs. 2,600.
(b) Unirrigated land.
(i) Banjar area from Rs. 450 to Rs. 1,300 per acres.
(ii) Ghair Mumkin from Rs. 175 to Rs 650.

In addition to the above 15% has been paid for compulsory acquisition."

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - حضور والا - سوالات اور جوابات کی جو کتاب میرے پاس ہے اس میں حصہ دوم کا جواب نہیں دیا ہوا ۔

مسٹر سپیکر - انگریزی کی لسٹ میں تو ہے - اردو میں نہیں ہے - چھپائی کی غلطی ہے - آپ نے جواب سن لیا ہے - اب ضمنی سوال پوچھ لیں -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حصہ (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ۷۰۰ سے ۲,۶۰۰ روپیہ تک کے حساب سے معاوضہ دیا گیا ہے - میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۲,۶۰۰ روپیہ تحصیل میلسی یا خانیوال یا وہاڑی کس کو ملا ہے ؟ ان تینوں تحصیلوں کی زمینوں میں زمین آسمان کا فرق ہے - وہاں جتنی نیلامیاں ہوئی ہیں وہ چار ہزار روپیہ فی ایکڑ سے کم نہیں ہوئیں - نیلامی کا ریکارڈ آپ کے پاس موجود ہے - آپ اس سے معلوم کر سکتے ہیں -

وزیر آبپاشی و برقیات — جناب والا - ممبر صاحب کو یہ اعتراض ہے کہ جو قیمت دی گئی ہے وہ تھوڑی ہے اور اس کے مقابلہ میں پرائیویٹ طور پر جو لوگ زمینیں بیچتے ہیں وہ زیادہ قیمت لیتے ہیں - اس کے لئے قانون میں provision موجود ہے کہ ایک خاص میعاد کے اندر اس کی عذرداری ہو سکتی ہے - سول جج کے پاس مقدمہ ہو سکتا ہے پندرہ فیصدی سے زیادہ مل سکتا ہے - اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کے لئے

There are provisions for appeal and revision and all that.

مسٹر سپیکر ۔ ممبر صاحب یہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ ریٹ خانیوال ۔ میلسی ۔ وہاڑی میں سے کسی خاص تحصیل کے متعلق ہے یا جنرل ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ جنرل ہے ۔ اگر وہ علیحدہ علیحدہ تفصیلات چاہیں تو میں وہ بھی دے سکتا ہوں ۔ موضع وار پوچھنا چاہیں تو وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں ۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ میں نے پوچھا تھا کہ تحصیل خانیوال ، وہاڑی اور میلسی میں سے کتنا رقبہ لیا گیا اور معاوضہ کی شرح فی ایکڑ کیا تھی ؟ ہر ایک تحصیل کے رقبہ کی حیثیت الگ الگ ہے ۔ پانی کی کمی اور زیادتی کا سوال ہوتا ہے ۔ زمین کی اچھائی اور برائی کا سوال ہوتا ہے ۔ کیا تحصیل میلسی کے متعلق تفصیلی اعداد و شمار مل سکتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : Sir four categories are made and if the member would like to see the answer to part (ii) irrigated, un-rrigated, Banjar and Ghair Mumkin.....

یہ جناب چار categories بنا دی گئی ہیں ۔ ان چاروں میں تمام تحصیلوں کی زمینیں آ جاتی ہے ۔ یہ تو ممکن نہیں ہے کہ field to field اس کی تفصیل دی جا سکے ۔

Minister of Irrigation and Power: If he wants break-up for all these four categories, I will supply.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ عوام کی جو زمین فروخت ہو رہی ہے وہ high rates پر ہو رہی ہے ۔ میں نے عوام کی زمینوں کے متعلق نہیں عرض کیا ۔ میں نے کہا ہے کہ crown کی زمینیں جو تحصیل وہاڑی میں نیلام ہوئی ہیں وہ پانچ پانچ ہزار اور چھ چھ ہزار روپیہ فی ایکڑ پر نیلام ہوئی ہیں ۔ تحصیل میلسی کی زمین بالکل ناقص ارضی ہے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے irrigated area کی کیا شرح دی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات — اس کا set formula ہے آخری تین سال یا چار سال یا پانچ سال کی جو اوسط ہوتی ہے اس کی بناء پر قیمت مقرر کی جاتی ہے ۔ اور اس میں ۱۰ فیصدی ایزادی کی جاتی ہے ۔ اگر کسی خاص کیس میں غلطی ہوئی ہے تو اس کے لئے اپیل کی گنجائش موجود ہے ۔ اور اگر ممبر صاحب خاص تحصیل میاسی کا break up چاہتے ہیں تو میں دینے کو تیار ہوں ۔

INSTALLATION OF TUBE-WELLS IN AREAS COMMANDED BY PAKPATTAN AND MAILSI CANALS

*4553. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that water-supply in Pakpattan and Mailsi Canals in Multan District remains suspended during the month of November, which is the time for the cultivation of wheat ;

(*b*) whether it is also a fact that due to lack of water the said canals do not flow even at the time when water is needed for Kharif Crop ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intend to instal tube-wells in the areas commanded by these canals to make good the deficiency of water ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Not in Pakpattan Canal but only in Mailsi Canal which is a non-perennial canal. Where there is shortage of supply in river, Pakpattan Canal also is run in rotation.

(*b*) No. They run on their schedule normally.

(*c*) The tube-wells installation in this area is planned as a part of overall programme for Salinity Control and Water-logging in the irrigated areas of West Pakistan. Basic data has already been collected for the Bari Doab Projects. Projects are under preparation. Installation will be taken in hand according to priorities to be fixed for various projects and availability of funds.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ گزارش یہ ہے کہ ماہ نومبر میں اگر نہر پاک پٹن بند رہی ہو تو کیا وزیر صاحب اس کے متعلق انکوائری کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) ۔ بے شک ۔ ہزار بار تیار ہوں ۔ اور اگر ممبر صاحب تاریخ بتا دیں کہ فلاں فلاں تاریخ کو بند رہی ہے تو زیادہ مناسب ہو گا ۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ پندرہ اکتوبر سے پندرہ نومبر تک کے لئے بالکل بند رہی ہے ۔ نہر پاک پٹن میں ہمیشہ پانی کی کمی رہتی ہے اور خاص کر اس مہینے میں جو sowing اور cotton کی maturing کا مہینہ ہوتا ہے ۔ اس وقت بند ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ چونکہ everybody knows کہ اس وقت

due to shortage of water while we have been running canals by rotation. Everybody knows that this time the rivers had gone to their lowest ebb as compared to the previous history of 35 or 40 years. So we had to run the canals by rotation.

Major Sultan Ahmed Khan : Bad omen.

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ good omen, bad omen میں تبدیل ہو سکتا ہے

We must have good wishes.

So, I was submitting, we had to run the canals by rotation and I give credit to the Canal Department for taking water and every drop.....

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbassi : Don't praise them !

Minister of Irrigation : Why not I think there is no harm.

تو یہ کہنا کہ بند رہی ہیں ۔ یہ by rotation چلتی رہی ہیں ۔ اور اس rotation میں کوئی نہر کسی وقت بند بھی ہو سکتی ہے ۔ because there was paucity of water

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ میلسی کینال چلانے کیلئے perennial canal بند کر دی گئی ۔ حالانکہ perennial canal کا حق فائق ہوتا ہے ۔ اب rotational programme میں کہیں ذکر نہیں کہ پاکپٹن کینال کو بند کر دیا جائے ۔ جیسے بھی محکمہ نہر والوں کی مرضی ہوتی ہے کرتے ہیں ۔ جس نہر کو چاہیں بند کر دیتے ہیں اور جس کو چاہیں چلا دیتے ہیں ۔ میلسی کینال کا حق ۱۵ اکتوبر کو ختم ہو جاتا ہے اور پاکپٹن کینال کو بند کر کے اس نہر کو پانی دیا جاتا ہے ۔ یہ بے انصافی ہے ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے perennial canal کی فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے ۔

مسٹر محمد امین خان - جناب والا - یہ کہنا کہ ۱۰ اکتوبر کے بعد پانی نہیں چلا - غلط ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا عرض یہ ہے کہ عطا حسین خان صاحب نے ایک بڑا pertinent question اٹھایا ہے - non-perennial canals ۱۰ اکتوبر تک چلنا ہوتی ہیں - ان کا کوئی حق نہیں کہ وہ ۱۰ اکتوبر کے بعد چلیں - ور جو perennial c nals ہیں وہ سال بھر چلتی ہیں - لیکن میں عرض کر دوں کہ اس اصول کو کہ غیر مستقل کو ۱۰ اکتوبر کے بعد پانی نہ ملے ہم عوام کی بہبودی کے لئے اس وقت توڑتے ہیں جب پانی کی کمی ہو - لیکن بعض رقبے ایسے ہوتے ہیں جو پانی نہ ہونے کی وجہ سے کاشت سے رہ جاتے ہیں - تو ایسی صورت میں ہم غیر مستقل کے کچھ دن بڑھا دیتے ہیں - اور محض اس خیال سے کہ مستقل نہریں تو چند دنوں کے لئے wait بھی کر سکتی ہیں - I think the House is following me یہ ہم صرف وہاں کرتے ہیں جہاں ششماہی نہروں سے پوری طرح کاشت نہ ہو سکے - اور دریا میں پانی کی مقدار بھی کم ہو - اس طرح کچھ دن زیادہ کر دیتے ہیں محض اس خیال سے کہ perennial نہروں نے تو بارہ ماہ چلنا ہوتا ہے - ان کو تو بہر صورت ۱۰ دن کے بعد پانی ملنا ہی ہے - اور ان کی at the most late sowing ہو جائیگی - لیکن non-perennial کے علاقوں میں فصلیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے بالکل ختم ہو جائینگی -

At the most there will be a late sowing.

This we can do.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - میں واجب الاحترام ملک صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ان کی دوامی نہریں ہیں - اگر یہ وقت پر لوگوں کی ضروریات کے مطابق پانی نہ دے سکیں - تو کیا آپ ان میں معافی دیتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات—نہیں جناب ۔ غالباً معزز ممبر میری بات نہیں سمجھے ۔ عرض یہ ہے کہ پانی ہم ہر جگہ پہنچاتے ہیں ۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ پانی دریا میں کم ہونے کی وجہ سے بعض جگہ دیر سے پہنچے ۔ اور ممکن ہے کہ ایک طرف دریا میں پانی کم ہو اور ادھر غیر مستقل نہروں کا وقت ختم ہو رہا ہو ۔ تو بجائے اس کے کہ ہم اس علاقے کو تباہ ہونے دیں ۔ ہم کچھ دن پانی زیادہ چلا دیتے ہیں ۔

رہا perennial کا معاملہ ۔ تو آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم ان کا خیال نہیں کرتے ۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ وہ بھی دسمبر کے پہلے ہفتے میں اپنی کاشت کر لیں تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے تخفیف مالیہ یا آبیانہ کا سوال پیدا ہو ۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ حضور والا ۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر متعلقہ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ non-perennial canal کا جب وقت ختم ہو جاتا ہے ۔ اور دریا میں پانی بھی نہیں ہوتا ۔ تو پاکپٹن کینال کا جو کہ perennial canal ہے حق تلف کر کے ششماہی کینال کو پانی دینے کے کیا معنی ۔ جبکہ دریا میں پانی پہلے ہی کم ہوتا ہے اور نہر میں سارا سال پانی کی کمی رہتی ہے ۔ ہماری فصل خریف بھی تباہ ہو چکی ہے ۔ اور فصل ربیع اگر دسمبر کے مہینے میں یعنی late sowing کے وقت کاشت کرتے ہیں تو اس کی average yield بھی کم ہو جاتی ہے ۔ جس کی وجہ سے عوام اس کا مالیہ اور آبیانہ بھی ادا نہیں کر سکتے ۔ اور اس طرح ان کے لئے بڑی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے ۔

وزیر ابپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ میں اس کا جواب دے چکا ہوں ۔

مسٹر محمد آمین خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکپٹن کینال کا پانی میلسی کینال کو تو نہیں

دیا گیا ۔ لیکن پاکپٹن کینال کا پانی ایک ماہ بند ضرور رہا ہے ۔ کیا جناب وزیر اس کی وجہ بتا سکتے ہیں کہ وہ کیوں بند رہا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا ۔ کیا معزز ممبر وہ ایام بتا سکتے ہیں کہ کس تاریخ سے کس تاریخ تک پانی بند رہا ؟

مسٹر محمد امین خان - جی ہاں جناب - ۱۵ اکتوبر سے ۱۶ نومبر تک بند رہا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - پاک پٹن کینال کا ؟

مسٹر محمد امین خان - جی ہاں ۔ جناب پاکپٹن کینال کا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا ۔ کیا معزز ممبر یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ پانی اگر میلسی کینال کو بھی نہیں ملا تو آخر وہ گیا کہاں ؟ تو جناب والا ۔ اس کے لئے مجھے مزید نوٹس دیا جائے ۔ لیکن معزز ممبر یہ یقین جانیں کہ یہ پانی سمندر میں نہیں گیا ۔

مسٹر محمد امین خان - جناب والا ۔ بیشک یہ پانی سمندر میں نہیں گیا ۔ لیکن میری عرض یہ ہے کہ غالباً تقسیم میں کچھ غلطی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر - ملک صاحب اس سوال کا حصہ (a) تو specifically اسی کے متعلق ہے ۔

"(a) Whether it is a fact that water-supply in Pakpattan and Mailsi Canals in Multan District remains suspended during the month of November, which is the time for the cultivation of wheat."

Minister of Irrigation : For the whole period I said "No" not in Pakpattan but only in Mailsi Canal which is a non-perennial canal.

Mr. Speaker : Does the Minister mean to say that there was no suspension in Pakpattan Canal.

Minister of Irrigation : It may have been for a few days but to say that for the whole of November it was suspended is not correct.

ماسٹر خان گل ۔ جناب والا ۔ یہ سوال تو بالکل صاف ہے ۔ جب یہ پانی نہیں دیا گیا اور سمندر میں بھی نہیں گیا ۔ تو آخر یہ گیا کہاں یہ تو جناب وزیر کو معلوم ہونا چاہیئے ۔

وزیر برقیات و آبپاشی ۔ جناب مجھے معلوم ہے ۔ اگر معزز ممبر علیحدہ سوال کا نوٹس دیں تو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں ۔ ہمارے پاس ایک ایک دن کا حساب موجود ہے ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ ہمارا سسٹم ایسا ہے کہ ہمارے پاس مغربی پاکستان کی نہروں کے پانی کے قطرے قطرے کا حساب موجود ہے اور ہمارے پاس ہر ایک distributary کا حساب ہر روز پہنچتا رہتا ہے ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان ۔ جناب سپیکر ۔ جناب ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ پانی نہ نہروں میں گیا ہے اور نہ ہی سمندر میں گیا ہے وہ ہچکچاتے کیوں ہیں ۔ آخر وہ پانی گیا کہاں ؟ کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ وہ کہیں ظفر گڑھ تو نہیں گیا ؟ (قہقہہ)

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ اگر چلا بھی گیا ہو تو معزز ممبر کو کیا تکلیف ہے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ پانی وہاں جا نہیں سکتا ۔

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی ۔ حضور والا ۔ میں نے اپنے سوال کے جزو (ج) میں یہ دریافت کیا تھا کہ آیا حکومت ٹیوب ویل نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ تا کہ پانی کی کمی کو پورا کیا جا سکے ۔ میرا سوال یہ تھا کہ ٹیوب ویلوں کو چلایا جائے تا کہ پانی کی کمی جو پہلے ہی رہتی ہے پوری ہو سکے ۔ لیکن جزو (ب) میں آپ ان کا جواب ملاحظہ فرمائیں ۔ اوھو ۔ اس کا تو جواب ہی میرے پاس نہیں ۔ (قہقہہ) اس رقبے میں ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں ۔ یہ تو سوال کا ایک حصہ ہے ۔

جناب والا ۔ میں نے سیم اور تھور کے متعلق عرض

نہیں کیا تھا - میں نے پانی کی کمی کو پورا کرنے کی خاطر یہ دریافت کیا تھا کہ آیا حکومت اس علاقے میں ٹیوب ویل لگانے کا کوئی انتظام فرمائیگی ؟ اس کا جواب نہیں دیا گیا -

Minister of Irrigation : The tube-wells installation in this area is planned as a part of ov.r all programme for salinity control and water-logging in the irrigated areas of West Pakistan .

جناب والا - West Pakistan کی salinity اور water-logging کا جو overall project ہے - اس میں یہ حصہ بھی آ جاتا ہے -

To increase the supply of water for irrigation purposes.

COMPLETION OF JAHANIAN GRID STATION, MULTAN.

***5556. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the time by which Jahanian Grid Station (District Multan) will be completed along with the names of areas to which electricity will be supplied from this station ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): Jehanian Grid Station in District Multan is expected to be completed by the end of this fiscal year. Distribution lines from the Grid Station will be laid to feed Jahanian Town. Tiba Sultanpur, Ali Sherwan, Qaturpur and Dawaypur and this work is scheduled to be completed by December 1964.

SUPPLY OF ELECTRICITY FOR RUNNING OF TUBE-WELLS IN MAUZA PEER SIKANDAR AHMEDPUR, MAUZA ALI GAUHAR, NO. 326 KOKA AND MONIMABAD.

***5559. Pir Muhammad Zaman Chishti** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*b*) the number of such tube-wells and industrial concerns in Bahawalnagar Tehsil separately which have so far been provided with electricity;

(*b*) whether it is a fact that WAPDA have informed the land-owners of the above said tehsil that electricity will be supplied for the running of tube-wells in Mauza Peer Sikandar Ahmedpur, Mauza Ali Gauhar, No. 326 Koka and Monim- abad by June 1964;

(*c*) whether arrangements can be made for the supply of electricity to the said villages for the said purpose at an earlier date than that mentioned in (*b*) above, if not reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtias Ahmad Gill): (*a*) No industrial and tube-wells connections have been given outside Bahawalnagar Town.

(*b*) No. It is not a fact that WAPDA has informed the Land Owners of the above said Tehsil that electricity will be supplied for running tube-wells in Mauza Peer Sikander Ahmadpur Mauza Ali Ghuhar, No. 326, Koka and Monimabad by June 1964. A survey was carried out some time back for assessing the anticipated load for tube-wells connections likely to be connected after completion of the Secondary Transmission and Distribution work in this District, i.e., the

establishment of the Bahawalnagar Grid Station and it is associated Distribution Lines. The Secondary Transmission and Distribution Works are expected to be completed by the end of June 1964, after which it will be possible to connect up the Tube-wells in his District if resource under the Distribution Programme are forthcoming.

(c) It is not possible to meet any commitment earlier than June 1964.

REGISTRATION OF A CASE OF MISAPPROPRIATION OF GOVERNMENT MONEY AGAINST SUPERINTENDING ENGINEER, EXECUTIVE ENGINEER AND SUB-DIVISIONAL OFFICER WORKING AT "GUDU BARRAGE PROJECT".

*561. **Amir Habibullah Khan Saadi** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that a case under sections 409, 467, 468, 471 P.P.C., and section 5 (11) of Act II of 1947 regarding mis-appropriation of Government money to the tune of lacs of rupees, has been registered against Messrs. Haji Muhammad Dahar, Safdar Usman and Kauda Bux Bhatti, Superintending Engineer, Executive Engineer and Sub-Divisional Officer, respectively working at Gudu Barrage Project (WAPDA) by the Special Police Establishment, Bahawalpur,—*vide* F. I. R. No. 30 of 1963;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said accused officers are still in their posts and the Government have not taken any step to shift them from their stations of posting so as to ensure proper investigation ;

(c) whether it is a fact that the said officers are exercising influence to get the matter hushed up through various means ;

(d) whether it is a fact that Mr. Masood Jan Siddiqui who gave the information of the above said mis-appropriation is being harrassed by the above-said officers who are creating obstructions in his way in giving other necessary information relevant to the case to the police ;

(e) whether it is a fact that the said accused officers who are very influential have managed to point a number of false criminal cases against the above-said informer through hired goondas from various districts of West Pakistan ;

(f) whether it is a fact that the Sessions Judge, Jacobabad passed certain structures against the Civil Judge and First Class Magistrate, Kandkot,—*vide* his orders on the Criminal Miscellaneous Bail application No. 57/63, dated 20th August 1963 moved by the wife of Mr. Masood Jan Siddiqui ;

(g) if answer to (a) to (f) above be in the affirmative, the action Government have taken in the matter ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) — (الف) یہ درست ہے کہ سپیشل پولیس بہاولپور نے ابتدائی رپورٹ میں مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۳ء کے ذریعہ مسمیان صفدر عثمان اور خدا بخش بھٹی کے خلاف جو بالترتیب ایگزیکو انجینئرز اور سب ڈویژنل آفیسر ہیں دفعات ۴۰۹، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۷۱ مجموعہ تعزیرات پاکستان بشمول دفعہ ۵ ایکٹ ۲ مجریہ ۱۹۴۷ء کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس

پولیس کے عملے نے مسٹر ایچ ایم دھار سپرنٹنڈنگ انجینئر کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہیں کیا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا دونوں افسران بدستور ملازمت میں ہیں لیکن ان کی تعیناتی کی پہلی جگہوں پر سے ان کا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ سپیشل پولیس نے انہیں پروجیکٹ سے ہٹانے کی تحریک نہیں کی ہے۔

(ج) چونکہ سپیشل پولیس پہلے ہی مقدمہ قائم کر چکی ہے اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(د) جی نہیں۔

(ہ) حکومت کو ایسے کسی نجی مقدمات کا علم نہیں۔

(و) واپڈا کے اس شعبے کو جو اس پروجیکٹ کا جائزہ دار ہے جس میں مذکورہ افسران ملازم ہیں اس قسم کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

(ز) مقدمہ ابھی سپیشل پولیس کی ابتدائی تفتیش کے مرحلے میں ہے اور رپورٹ موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی ۔ میرے سوال کے جزو (ا) کے جواب میں محترم وزیر صاحب نے جو تفصیل بیان فرمائی ہے کہ مسٹر ایچ ایم دھار کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا اور جو دوسرے اصحاب ہیں ان کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے اور یہ بتایا ہے کہ دھار کے خلاف کوئی الزام نہیں تھا۔ کیا یہ صحیح ہے۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) ۔ میں یہ عرض کروں گا۔ کہ تفتیش کے دوران میں اگر مسٹر داھر کے خلاف کوئی material مہیا ہو گیا تو یقیناً اس کو پرچہ دیں گے۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - سوال کے جزو (ب) کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ ان افسروں کو ابھی پروجیکٹ سے باہر نہیں بھیجا - کیا حکومت اسے درست خیال کرتی ہے کہ مقدمہ کے دوران ان کو موجودہ ملازمت میں رکھے -

وزیر زراعت - جہاں تفتیش ہو رہی ہے وہاں سے ان افسروں کو ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر بھیج دیا گیا ہے - ابھی پولیس کی طرف سے ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ مقدمہ کی تفتیش کے دوران میں ۱۰۰ میل سے وہ کسی طرح خارج ہوں گے - اگر کوئی ایسی اطلاع ملی تو ان کو وہاں سے تبدیل کر دیا جائے گا -

مسٹر حمزہ - وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ان افسروں کے خلاف مقدمہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۳ کو درج کیا گیا - مگر آج مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۴ء تک اس کی تفتیش ابھی ابتدائی مراحل میں ہے - کیا آپ تفتیش کی اس رفتار سے مطمئن ہیں ؟

وزیر زراعت - ہر مقدمہ کی نوعیت اس کی اپنی اہمیت کے لحاظ سے ہوتی ہے - بعض مقدمات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے متعلق جتنے واؤچرز ہوں ان کو ایک ایک کر کرکے تلاش کرنا پڑتا ہے اور شہادتیں لانا پڑتی ہیں - کبھی کوئی چیز لاہور سے خریدی ہوتی ہے - کبھی کوئی چیز کراچی سے خریدی ہوتی ہے - اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ رفتار سست ہے - اس کے باوجود جناب والا - I hall satisfy myself اور جہاں تک ممکن ہو گا اس کو expedite کرایا جائے گا -

مسٹر نصراللہ خاں خٹک - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ واپڈا کو کونسا وزیر اس ہاؤس میں represent کرتا ہے -

وزیر زراعت - میں کر رہا ہوں -

مسٹر نصراللہ خاں خٹک - آپ نہیں کر رہے ہیں -

Mr. Speaker : This is no supplementary question.

مسٹر نصر اللہ خاں خٹک ۔ لیکن جب ہم وزیر زراعت پر سوال کرتے ہیں کہ باہر سے consultants اور consulting کمپنیاں کیوں واپڈا میں کام کرتی ہیں ۔ تو جواب ملتا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی ہے پھر جب ان کی allocation سنٹرل گورنمنٹ کرتی ہے تو ان کا کیا تعلق ہے اور ان کے ماتحت کیسے آتا ہے ۔

Mr. Speaker : This is not a supplementary question.

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ سیاسی مقدمہ کا تو پانچ منٹ میں فیصلہ ہو جاتا ہے مگر اس کو بہت دیر لگ گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ۔

امیر محبوب اللہ خاں سعدی ۔ محترم وزیر صاحب نے جزو (د) کے جواب میں فرمایا ہے کہ جی نہیں ۔ یعنی مسٹر مسعود جان جس نے متذکرہ غبن کے متعلق اطلاع دی تھی کو متذکرہ افسران جو پولیس کو اس مقدمے کے متعلق ضروری معلومات دینے میں اس کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں کی طرف سے پریشان کیا جا رہا ہے ۔ تو جناب والا نے جواب دیا ہے کہ ایسا نہیں ہے ۔ اب میں جناب کی خدمت میں یہ سوال عرض کرتا ہوں ۔ کہ اگر مخبر کو اس طرح پریشان کرنے کا ثبوت خاص طور پر مہیا کر دیا جائے ۔ تو کیا آپ اس کا کوئی اقدام کریں گے ؟

وزیر زراعت ۔ میں معزز ایوان اور معزز ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میں نے پہلے ہی واپڈا کو احکام جاری کر دئے ہیں کہ اس کی اطلاع دینے والے کو اگر کوئی ناجائز تکلیف یا ناجائز طور پر پریشان کیا گیا تو یہ کیس (case) نہایت اونچے level پر گورنر تک پہنچایا جائے گا اور ہر طرح سے اس کی اطلاع دینے والے کو بچانے کی کوشش کی جائے گی ۔ اگر ناجائز طور پر اس کا کوئی نقصان ہوا ۔

NEWS ITEMS REGARDING GUDDU BARRAGE IN A KARACHI DAILY

*5562. **Amir Habibullah Khan Saadi**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether certain news items regarding Guddu Barrage appearing in a Karachi Urdu daily on 29th June 1963; 14th July 1963 and 16th July 1963 have come to the notice of Government;

(*b*) if answer to the above be in the affirmative, whether these news items purposed to a demand for a thorough inquiry and audit of the Guddu Barrage accounts by a committee of experts to find out the irregularities and causes of excesses over the estimates;

(*c*) whether it is also a fact that the said news items amounted to a demand to examine the mortar of cement used in the newly constructed structures on the project, which are reported to be washed away;

(*d*) whether it is also a fact that the said news items demanded a departmental inquiry regarding negligence if any on the part of the officers supervising the defective work involving lacs of rupees;

(*e*) if answer to (*b*), (*c*) and (*d*) be in affirmative, whether any action has been taken by the Government so far; if not, why not?

Parliamentary Secretary (Ch. Imtiaz Ahmad Gill): Sir, With regard to this question information is being collected. As the notice was received on 20th February 1964, it was not possible for the Department concerned to supply the information.

Mr. Speaker: Will the Parliamentary Secretary answer this question on the next turn?

Parliamentary Secretary: Yes, Sir.

NUMBER OF SUB-MINORS TAKEN OUT FROM RAJBAH 9-L, WESTERN BAR, MULTAN DIVISION

*5567. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the number of sub-minors taken out from Rajbah 9-L, Western Bar, Multan Division;

(*b*) the water-supply in cusecs of the said Rajbah;

(*c*) the area of land irrigated by the above-said Rajbah and its sub-minors situated at their tails;

(*e*) the total area of land brought under cultivation at the tail of above-said Rajbah and its sub-minors during Rabi and Kharif 1961, 1962 and 1963 along with the area out of the cultivated area, declared 'Pukhta' and 'Kharaba' during each year;

(*f*) whether it is a fact that the lands situated at the tails of the above-said Rajbahs yield very low produce due to short supply of water in these Rajbahs; if so, the steps Government intend to take to make adequate supply of water in the above-mentioned Rajbah; for the irrigation of lands situated at their tails?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill):

(*a*) 4 Nos.

(*b*) 185 Cs.

(*c*) 7,913 acres.

(*d*)

		Cultivated	*Kharaba*	*Assessed*
Rabi 1960-61	..	3,403	23	3380
Kharif 1961	..	3,469	24	3,445
		6,872	47	6,825
Rabi 1961-62	..	3,992	76	3,915
Kharif 1962	..	3,408	29	3,379
		7,399	105	7,294
Rabi 1962-63	..	4,080	257	3,823
Kharif 1963	..	3,416	13	3,403
		7,496	270	7,226

(*e*) No.

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی ۔ حضور والا میرا سوال کچھ تھا اور جواب کچھ دیا گیا سوال گندم جواب جو ۔ میں نے سوال (ب) میں دریافت کیا تھا کہ متذکرہ راجباہ میں کتنے کیوسک پانی مہیا کیا جاتا ہے اور (ج) میں نے یہ پوچھا تھا کہ متذکرہ راجباہ اور اسکے ٹیل پر واقع چھوٹے مائنروں سے کتنا رقبہ اراضی کاشت کیا جاتا ہے اسکے جواب میں آپ نے جو اعداد دئیے ہیں وہ مائینرز کے دئیے ہیں ۔ ٹیل کے رقبے کے جو اعداد دئے گئے ہیں وہ غلط ہیں کیا وزیر صاحب اسکی انکوائری کرنے کیلئے تیار ہیں؟

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): In part (*d*) of the question the Member has asked the total area of land brought under cultivation at the tail of above said Rajbah.....and answer is 7,913.

جناب وہ رقبہ ۷ ہزار ۹ سو ۱۳ ایکڑ ہے میں presume کرتا ہوں کہ دفتر نے tails کے متعلق ہی لیا ہے۔

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی ۔ سوال (ج) میں میں نے مائنرز کے متعلق دریافت کیا تھا کہ ٹیل پر واقع چھوٹے مائنرز میں ۰ کا رقبہ کتنا ہے جتنا رقبہ آپ نے بتایا ہے اتنا نہیں ہو سکتا ۔

وزیر آبپاشی — چاروں مائنرز کی ٹیل ½ کا اتنا ہی ارقبہ ہے ۔

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی ۔ حضور والا ۔ مائنرز ٹیل پر اگر نہ ہو تو اسکے متعلق ہاؤس میں کیا حکم فرماتے ہیں ؟— دیکھئے حضور والا ٹیل پر دو دو ایک ایک کھال ہوتے ہیں اور ہر کھال کا رقبہ زیادہ سے زیادہ ۲۰—۳۰ مربع ہوتا ہے ۔ تو یہ چار مائنرز کی ٹیل پر زیادہ سے زیادہ دو ہزار ایکڑ رقبہ بنتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ خاکوانی صاحب انہوں نے جواب دے دیا ہے کہ چاروں مائنرز کی ٹیل کا رقبہ دیا گیا ہے اگر آپ اس سے مطمئن نہیں ہیں . . . .

وزیر آبپاشی اگر آپ اس سے مطمئن نہیں ہیں تو میں next turn پر verify کرکے بتا دوں گا ۔

Mr. Speaker: Then that means that the Minister will reply on the next turn.

Minister of Irrigation: Because the Member is adament that the figure is wrong I shall have to reply.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO THE TEHSILS OF LODHRAN, MAILSI AND SHUJABAD.

*5568. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that no electricity has so far been provided to the Tehsils of Lodhran, Mailsi and Shujabad from the Power House recently established at Multan; if so, reasons therefor and the time by which Government intend to supply electricity to the said tehsils ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): Tehsils of Lodhran, Mailsi and Shujabad are to be connected with the West Pakistan Grid System which is supplied with power from a number of Power Stations including Multan Station recently established, 66,000 Volts Transmission Lines have been laid between Multan and Mailsi *via* Jahanian on one side and between Multan and Jalalpur *via* Shujabad on the other side. Grid Stations of suitable capacities at all the above-mentioned places are also being established 11,000 Volts Distribution Line emanating from these stations are being laid. This work is expected to be completed by the end of 1964.

Lodhran Town has not been found to be within the economical reach of the Grid System so far but possibilities are being explored to bring electricity to this Town. If substantial agricultural and industrial power demand comes from the town and the adjoining areas it may become possible to extend the Grid. In our opinion this may come about during 3rd Five-Year Plan.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO NAUNKOT, DISTRICT THARPARKAR

***5580. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the Operational Manager, Electricity, WAPDA, Lahore, on behalf of Mr. Muhammad Akram, Assistant Director (B. and W.) informed the Chairman, Union Council, Cabarlo, Naunkot, Tharparkar District,—*vide* his letter No. 31834/RIS/II, dated 29th July 1963, that electricity would be supplied to Naunkot, if so, the number of Naunkot on the priority list of villages to be electrified and the names of villages which would be electrified prior to Naunkot;

(*b*) whether it is a fact that electricity to the said village would be supplied from Jhido; if so, the route to be adopted for installing the transmission lines to the said villages along with the names of villages which are situated along the said route ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes it is a fact that Operational Manager, Electricity, WAPDA, Lahore informed the Chairman, Union Council, Cabarlo, Naunkot, District Tharparkar,—*vide* his letter No. 31834-RIS/II, dated 29th July 1963 that the electricity would be supplied to Naunkot, It was originally proposed to electrify Naunkot under the "Village Electrification Programme" which could not be implemented, so far, for want of finalization of the arrangements of foreign exchange cost of the scheme. It is now proposed to electrify Naunkot under "Distribution of Power" within this year.

(*b*) Yes. Supply will be given to Naunkot from Jhudo by extending 11 KV Lines to another 8 miles. The survey of the route is being carried out. Supply to consumers for private tubewells and others will be given at Naunkot and along the route of this line, as and when applications for them are received and the connections are found economically justified.

میر حاجی محمد بخش تالپور - یہ بہت پرانا سوال ہے ،میں نے پہلے بھی پوچھا تھا پہلے سال الیکٹرک سپلائی کرنے کیلئے "ولیج ایڈ پروگرام" نام رکھا گیا تھا - دوسرے سال نام رکھا گیا "Distribution آف پاورز - اب تیسرے سال اسکا کیا نام رکھا جائیگا -

Mr. Speaker: This is no supplementary.

Mir Haji Muhammad Bux Talpur: This is very relevant.

مسٹر سپیکر - جب تیسرا سال آئے گا تب پوچھ لیجئے گا -

CONSTRUCTION OF POWLIANI DRAIN IN TEHSIL JARANWALA, DISTRICT LYALLPUR

***5585. Khan Ahmad Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government acquired some lands from the land-owners in Tehsil Jaranwala, District Lyallpur for the construction of Powliani Drain;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to give compensation to the said land-owners for their lands; if so the rate at which the compensation is to be paid and the time by which the same will be paid to them;

(*c*) whether Government intend to give compensation also for the standing trees and crops in the abovesaid acquired lands ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes.

(*b*) Yes. No rate at this stage can be specified, as the same is to be determined by Land Acquisition Officer, who will make payments after observing all the formalities under the Land Acquisition Act.

(*c*) Yes.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - کیا یہ وزیر آبپاشی کے علم میں ہے کہ جب تک انہیں یہ قیمت ادا نہیں کیجائیگی تو کیا حکومت کو اس پر سود بھی ادا کرنا پڑیگا ؟

وزیر آبپاشی (ملک قادر بخش) - جی ہاں علم میں ہے -

TUBE-WELLS INSTALLED ON RAJBAH 'AWAGAT' IN TEHSIL JARANWALA, DISTRICT LYALLPUR.

***5586. Khan Ahmad Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that two tube-wells Nos. B-I and B-II were installed on Rajbah 'Awagat' in Tehsil Jaranwala, District Lyallpur for the eradication of water-logging and salinity long ago; if so, whether it is a fact that the electricity has not so far been provided to the said tube-wells despite the fact that the electric transmission lines pass quite near to them;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not supplying electricity to the above-mentioned tube-wells and the time by which Government intend to make the supply ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) - (الف) راجباہ آواگت تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور کے ٹیوب ویل B-I اور B-II اکتوبر ۱۹۶۳ میں مکمل ہوئے تھے - یہ درست ہے کہ ان ٹیوب ویلوں کو ابھی تک بجلی مہیا نہیں کی گئی -

(ب) افسر متعلقہ نے محکمہ بجلی کو مطلوبہ رقم دینے کیلئے اقدامات کر لئے ہیں - ان ٹیوب ویلوں کو تھوڑی ہی مدت میں بجلی مل جائیگی -

خان احمد خان ۔ ''تھوڑی مدت'' کا کیا مطلب ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری — تھوڑی مدت کا مطلب تھوڑی ہی مدت ہوتا ہے یعنی جتنا جلد ہو سکے گا ۔

خان احمد خان ۔ سال بھر میں ہو جائیگا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—جتنا جلد ممکن ہو گا ۔

EXTENSION OF SUPPLY OF WATER IN PINDI BHATTIAN, DISTRIBUTARY

*5623. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar**: With reference to answer to my starred question No. 5353 given on the floor of the House on 28th December, 1963, will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the date on which the application for the extension of supply of water in Pindi Bhattian Distributary was received by the Irrigation Authorities;

(*b*) the period during which the escapes remained opened ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔ (الف) اکتوبر ۱۹۶۳ء کے اخیر میں درخواست چیف انجینیئر صاحب کے دفتر میں ۲۵-۱۰-۶۳ کو اور سیکرٹری کے دفتر میں ۲۹-۱۰-۶۳ کو موصول ہوئی ۔

(ب) Jhang Branch کے Escapes میں سے اکتوبر اور نومبر ۱۹۶۳ء میں مندرجہ ذیل مقدار میں پانی خارج کیا گیا :—

Name of Escape of Jhang Branch	Date and time of opening		Date and time of closing	
	Date	Time	Date	Time
Hinduana Escape ..	Nil		Nil	
Khair Wala Escape ..	20.10.63	07.30 a.m.	21.10.63	05.30 a.m.
	21.10.63	10.30 a.m.	21.10.63	01.30 p.m.
	10.11.63	06.30 p.m.	10.11.63	08.30 p.m.

WATER-LOGGING IN JAMPUR TOWN, DISTRICT DERA GHAZI KHAN

*5626. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak:** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the area of Jampur Town, District Dera Ghazi Khan, usually remains water-logged throughout the year;

(*b*) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to rescue the people on the said town from the said menace ; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): Sir, this question has been transferred to the Basic Democracies Social Welfare and Local Government Department.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میں آپکی توجہ اس بات کی طرف دلاتا ہوں کہ یہ B.D. سے کسطرح تعلق رکھتا ہے -

Minister of Irrigation : It does sir.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - یہ تو سیم اور تھور کے متعلق ہے -

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : It has been rightly referred to that department. The question is" whether it a fact that the area of Jampur Town, District Dera Ghazi Khan, usually remains water-logged throughout the year".

یہ ٹھیک ہے کہ ٹاؤن میں سیم آ گیا ہے -

Primarily it is the duty of Committees and local bodies.

کیونکہ لاہور کے کسی محلہ یا علاقہ میں سیم ہو جائے - تو اسکا انتظام کرنے کے لئے میرا محکمہ نہیں آئیگا - بلکہ لاہور کارپوریشن اسکا انتظام کریگی -

---

SUPPLY OF ELECTRICITY TO D. G. KHAN DISTRICT

*5628. **Sardar Mahammad Ramzan Khan Drishak :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether Government intend to provide electricity to D. G. Khan District, if so the time by which electricity will be made available to the said District ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Dera Ghazi Khan Town was lectrified long before Independence of the country by Local Diesal Generation. The capacity of Station was augmented as the demand developed from time to time. Extension of West Pakistan Grid System to Dera Ghazi Khan could not be found economical till the laying of line and Grid stations at Multan, Muzaffargarh and Kot Adu, provided under "Secondry Transmission an Distribution Scheme, were completed. Thes lines and Grid Stations are being laid now and at has therefore, become possible to link up Dera Ghazi Khan District with the Grid System, 66,000 Volts Transmission Line from Kot Adu to Dera Ghazi Khan with a Grid Station of suitable capacity at Dera Ghazi

Khan are under construction. This is expected to be completed by the later part of this year.

ALLOCATION OF FUNDS FOR PROVIDING IRRIGATION FACILITIES IN GADOON AREA (MERGED AREAS), MARDAN DISTRICT

*5635. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no amount has been allocated for providing irrigation facilities in Gadoon Area (Merged Areas), Mardan District, since 1947 to-date ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to provide substantial amount for the development of irrigation facilities in the said area during the next financial year ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) For the merged area of Mardan District no hydrological and other data is as yet available and no investigations have so far been carried out. The Irrigation Department has recently demanded a team for Surveys and Investigations for Peshawar Region, which is under consideration. The Godoon Area will then be reconnoitred for feasable projects.

مخدوم الملک محمد شمس الدین جیلانی - جناب سپیکر - عباسی صاحب اور سلطان محمد اعوان صاحب آپس میں جھگڑ رہے ہیں - ان کو ہدایت فرمائیے -

Mr. Speaker : Order please.

خان اجون خان جدون - وزیر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے - کہ ابھی تک وہاں پر کوئی سکیم نہیں بنائی گئی ہے اور نہ ہی کوئی توجہ دیتے ہیں - تو کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ وہاں پر آبپاشی کی سکیمیں بنانے کے لئے اس علاقے کو Top priority basis پر consider کریں گے ؟

وزیر آبپاشی (ملک قادر بخش) - میں اس وقت کوئی گارنٹی نہیں extend کر سکتا -

Beyond what I have already said in my answer.

خان اجون خان جدون - جناب والا - کیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ حکومت نے development purposes کے لئے اس علاقے کو قبائلی علاقہ تصور کیا ہے اور اب فرماتے ہیں کہ آپ اسے priority نہیں دے سکتے -

Minister of Irrigation and Power : Again stick to the word "priority". But Sir the gentleman requires assurance for priority, which I submit I fail to give under the circumstances as they stand, until I consult my department, until I go into the papers and all that.

خان اجون خان جدون - اسوقت اسکی کی ضرورت ہے۔

Minister of Irrigation and Power: All the same, how can give that assurance.

SCHEME FOR EXTENSION OF CHANDAR BHAN CHANNEL OF MUZAFFARGARH CANAL

***5668. Mian Muhammad Ibrahim Barq**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the scheme for extension of Chandar Bhan Channel of Muzaffargarh Canal has received the administrative approval;

(*b*) whether it is a fact that the said extension is to be carried out by the Chief Engineer, Bahawalpur, during the current year;

(*c*) whether it is a fact that assurance has been given on the floor of the House that extension of the said Chandar Bhan Channel will be completed by the next summer season;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, (*i*) reasons for not starting the said work so far, (*ii*) the time by which the extension will be completed and (*iii*) the action intended to be taken against the Officer responsible for the delay in the execution of the said scheme ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) (*i*) The Regional Officers are investigating for increasing the scope of the scheme for enlarged benefits.

(*ii*) Expected to be completed within one year.

(*iii*) This part is being looked into.

میاں محمد ابراھیم برق - کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ محکمانہ منظوری ہونے کے بعد اس میں کتنی دیر لگ سکتی ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) — جونہی فنڈز مل جائیں کام شروع ہو جاتا ہے۔

میاں محمد ابراھیم برق - کیا اس محکمانہ منظوری کے بعد وھاں کے چیف انجنیئر کی disposal پر کوئی رقم رکھی گئی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - فنڈز تو انکے پاس بھی ہوتے ہیں - مجھے صحیح طور پر یاد نہیں - شاید تقریباً دو لاکھ روپے تک تو چیف انجنیئر خود ھی خرچ کر سکتا ہے۔

It is I think four lakhs; it may be two lakhs and something like that.

اور اگر زیادہ رقم کی ضرورت ہو ۔ تو بالائی محکمے سے منظوری لینی پڑتی ہے ۔

For your information, all these three schemes are being taken up during the next financial year.

اس سال کام شروع ہو رہا ہے

میاں محمد ابراھیم برق ۔ کیا اس سال کے لئے چیف انجنیئر صاحب کے پاس کوئی رقم نہیں ہے کہ وہ کام شروع کر سکیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ کہہ دیا گیا ہے ۔ کہ وہ جہانتک بھی کر سکینگے اس سال کام شروع کر لینگے ۔

میاں محمد ابراھیم برق ۔ لیکن ابھی تک تو کچھ بھی نہیں ہوا ہے ۔

NEW SCALES OF PAY TO WAPDA EMPLOYEES

***5689. Sardar Khalid Umer**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that all Government and Semi-Government Employees have been given new scales of pay;

(*b*) whether it is fact that the staff serving in WAPDA have not so far been given the new scales of pay;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to give the new scales of pay to WAPDA Employees; if so, when ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) All Non-Gazetted Government, servants have been given the new scales of pay. The question of the revision of pay scales in WAPDA is under consideration.

(*b*) WAPDA has in its staff deputationists, re-employed, pensioners and direct recruits. Fixation of pay in respect of deputationists is the concern of the parent departments and the works has been largely completed. The re-employed pensioners are not affected. As for the direct recruits, the revision of scales of pay are under consideration of the Authority.

(*c*) Autonomous bodies are competent to lay down scale of pay for their employees keeping in view the service conditions, in their organization. It is not necessary that new Government scales be enforced in *toto* by WAPDA for its employees.

مسٹر نصر اللہ خان خٹک ۔ ابھی ابھی on the وزیر آبپاشی نے فرمایا تھا ۔ کہ وہ floor of the House

WAPDA کو represent کرتے ہیں ۔ اور ابھی اس سوال کے جواب میں وہ فرماتے ہیں ۔ کہ

"(i) Autonomous bodies are competent to lay down scale of pay for their employees keeping in view the service conditions in their organization".

وزیر آبپاشی (ملک قادر بخش) — میرے جواب میں کوئی تضاد نہیں ہے

University is an autonomous body, they fix scales of pay of their employees. So is WAPDA.

مسٹر نصراللہ خان خٹک—کیا کوئی سیکرٹری یہاں پر واپڈا کو represent کرتا ہے ۔

Minister of Irrigation and Power : Yes Sir, Secretary Irrigation and Power is there.

مسٹر نصراللہ خان خٹک—کوئی نہیں ہے ۔

Is there anybody sitting over there in order to assist you here or to listen to our grievance and note down the things here.

Minister of Irrigation and Power : He is there.

Mr. Nasrullah Khan Khatak : He is Secretary Irrigation.

Minister of Irrigation and Power : And Power.

Major Sultan Ahmed Khan : Sir since the Minister has read in his answer that WAPDA is an autonomous body, how can the Secretary, Irrigation and Power, be their representative?

Mr. Speaker : That is not a supplementary.

Major Sultan Ahmed Khan : I think it was a supplementary Sir. The Minister himself had claimed earlier on the floor of the House that he represented WAPDA. Now he says that WAPDA is entirely an autonomous body. We know that the Secretary, Irrigation and Power, should have represented WAPDA but we know that he does not represent WAPDA here. Someone must represent it here.

Mr. Speaker : This is not a supplementary question.

Minister of Irrigation : I am sorry to interrupt. Since you did not allow the question of Mr. Sultan Ahmad but one thing in it was very pertinent. I had said that it was an autonomous body. Actually, it is not fully autonomous. It is semi-autonomous body and is under our control.

ELECTRIFICATION OF ALIPUR TOWN

***5705. Mian Muhammad Ibrahim Barq :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Alipur Town is being electrified very shortly

and the department concerned has started fixing poles from the Grid Station towards the town;

(*b*) whether it is a fact that only Rs. 3,6000 have been sanctioned for fixing poles and wiring throughout the said town; if so, whether the said amount is sufficient for the purpose; if not, whether Government will see that the work is completed without interruption?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes. It is a fact that Alipur Town is being electrified and the electric supply to the Main Bazar of the Town was switched on before 31st December 1963. The other parts of the town are now getting the poles installed.

(*b*) No, it is not a fact that only 3,6000 has been sanctioned for fixing poles and wiring throughout the said town but an estimate of Rs. 62,660 has been sanctioned for this work. Further extension of lines in the town will be carried out to the extent funds are available and the applications for new connections are received and found economically justified

---

DESILTING OF DHINGSHAH MINOR

***5707. Sardar Khalid Umar**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the acreage of canal irrigated areas in villages Narain Singhwala, Deo Khare and Achalke of Lahore District in 1948, 1956 and 1963;

(*b*) the acreage under raise cultivation in the said villages in 1941, 1956 and 1963;

(*c*) in case there had been any decline in the area under rice cultivation during the said years, therefore;

(*d*) whether it is a fact that Dhingshah Minor, which irrigates lands in the said villages is silted-up and its discharge at the tail is much less than normal; if so, whether Government intend to desilt the said Minor and restore normal dischage before the next season?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔

	۱۹۴۸	۱۹۵۶	۱۹۶۳
(الف) ۱۔ نارائن سنگھ والا	۹۶	۱۴۷	۱۰۴
۲۔ دیوکھارا	۹۹	۱۷۱	۸۴
۳۔ اچل کے	۱۴۷	۲۷۰	۱۰۲

(ب) ۱ نارائن سنگھ والا	۲۲	۳۱	۲۳
۲ اچل کے	۱۷	۲۷	۸
۳ دیو کھارا	۲۰	۳۲	۲۳

(ج) سال ۱۹۶۳ء میں دریا میں پانی کم ہونے اور وقت سے پہلے دیپال پور کی بندی کی وجوہات ہیں -

(د) نہر میں بھل جمع ہونے کی وجہ سے ٹیل پر پانی کی کمی ہو جاتی ہے جب کہ ضرورت زیادہ ہوتی ہے - بھل صفائی کا کام خریف ۱۹۶۴ء سے پہلے ہو جائے گا -

---

DISPARITY IN PAY SCALES OF VERNACULAR CLERK ESTABLISHMENT AND MINISTERIAL STAFF OF IRRIGATION DEPARTMENT.

*5756. **Mr. Abdur Raziq Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased refer to answer to my starred question No. 5168, laid on the Table of the House on 28th December, 1963 and state—

(*a*) whether it is a fact that the new pay scales of Vernacular Clerk Establishments are much less than the new pay scales of Ministerial staff of the Irrigation Department whereas pay scales of both the categories were equal before integration;

(*b*) whether it is a fact that the qualifications prescribed for both the categories are same;

(*c*) whether it is a fact that the duties assigned to Vernacular Clerks establishment are much more than those of the Ministerial staff;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for the disparity in their new pay scales and whether Government intend to bring the new pay scales of Vernacular Clerk Establishment at par with that of Ministeral staff, if so, when, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) The consolidated scales of the posts of H. V. C. S. and V. Cs. prescribed in 1963 have been sanctioned on the basis of the scales of pay sanctioned in 1959 and in accordance with the general scheme of replacement

of the existing scales by the scales adopted for all the departments, Finance Department is not inclined to revise the consolidated pay scales of Vernacular Clerk Establishment. The incumbents have, however, been given the option to retain the old scales if they so desire?

مسٹر عبدالرازق خاں - جناب والا - جواب میں کہا گیا ہے اور یہ مانتے ہیں کہ ورنیکولر کلرک اسٹیبلشمنٹ کی تنخواہیں پہلے منسٹیریئل سٹاف کے برابر تھیں - اب جبکہ pay scales consolidate ہوئے ہیں تو انکی تنخواہیں کم ہو گئی ہیں - یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو نئے pay scale لے لیں - چاہیں تو پرانے لے لیں - اب اگر وہ پرانے scales لیتے ہیں تو حکومت کے تمام محکموں میں تمام اہلکاروں کی تنخواہوں میں جو اضافہ ہوا ہے وہ انہیں کیوں نہیں دیا جاتا

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh): This thing was examined by the Finance Department and decision taken upon. We have to abide by that decision.

مسٹر افتخار احمد خان - سوال جو میں سمجھا ہوں وہ یہ تھا کہ منسٹیریئل سٹاف اور ورنیکار اسٹیبلشمنٹ دونوں کی qualifications ایک ہیں - دونوں میٹرک یا ایف اے لئے جاتے ہیں - نئے سکیل بننے سے پہلے دونوں کی تنخواہیں ایک تھیں - یہ بھی وزیر صاحب کو علم ہے کہ ورنیکلر اسٹیبلشمنٹ کی duties منسٹیریئل سٹاف سے بہت زیادہ ہیں - انہیں field میں بھی کام ہوتا ہے - وہ دورے پر بھی جاتے ہیں اور checking کا کام بھی کرتے ہیں - اب اگر منسٹیریئل سٹاف کی تنخواہوں میں اضافہ ہوگیا ہے تو ان کا بھی لازمی طور پر ہونا چاہئے - اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ والے نہیں مانتے تو ان کو move کیا جائے - کیا وزیر صاحب یقین دلانے کے لئے تیار ہیں کہ وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو move کریں گے -

Minister of Irrigation: No, Sir, because this thing has already been examined. The duties of the ministerial staff are heavier and more varied than those of the vernacular staff.

بار بار بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے -

مسٹر افتخار احمد خان ۔ آخر اسکی وجہ کیا ہے کہ ایک
کی تنخواہوں میں اضافہ ہو اور دوسروں کی تنخواہوں میں نہ ہو

Mr. Speaker: The member may put this question to the Finance Minister.

مسٹر عبدالرازق خان ۔ میں وزیر زراعت سے یہ
پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے محکمہ میں اگر ایک ہی قسم
کے ملازمین کی تنخواہوں میں ایک طرف اضافہ ہوگیا ہے تو دوسری
طرف کیوں نہیں ہوا ۔

یہ discrimination قائم رکھنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

Minister of Irrigation: I have repeatedly said this and will read the note which is with me.

"The duties of ministerial staff are rather heavier and more varied than those of the vernacular staff.

A clerk can be posted as Camp Clerk, Establishment Clerk, Typist, Despatcher, Record Keeper, Head Record Keeper, Accounts Clerk, etc., and his duties would differ from seat to seat as detailed in para such and such of the Manual of Administration.

The vernacular staff works as Head Munshis, Munshis, Ahlmad and Naib Ahlmad. Their duties are basically the same and have been laid down in the Manual of Administration.

The consolidated pay scales of 1963 have been based on the pay scales of 1959. Since the difference exists in the old pay scales of the former Punjab and those of 1959, the corresponding difference exists in the consolidates scales of pay. The matter was referred to the Finance Department for the revision of the consolidated pay scale but they regretted their inability to revise the consolidated pay scale of these posts,

So, it is quite clear that every or possible thing was done by the Department. It was sent there and examined by them and they gave reasons which appeared to be very cogent. Therefore, we cannot re-open this question.

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری)—پوائنٹ آف آرڈر ۔
صاحب صدر ۔ آج صبح امروز اخبار میں میری نظر سے ایک چیز
گزری ہے جسے دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہیں رہی ۔
وہ یہ کہ مجھے مسٹر عبدالطیف دپروی بنا دیا گیا ہے
حالانکہ ان کے اور میرے قد و قامت اور شکل و شباہت میں خاصا فرق ہے ۔

Mr. Speaker: The Press should be vigilent about that and there should be no misreporting.

The Question Hour is now over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE PALODAND AND ITS ADJOINING 'BANDAJATS' IN TEHSIL SAWABI

***5758. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that electricity has not, so far, been provided to village Palodand and its adjoining 'Bandajats' in Tehsil Swabi;

(*b*) whether it is a fact that the people of the said areas have submitted several applications for supply of the same;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative whether Government intend to supply electricity to the above-mentioned area during the current financial year, if so, the date by which action will be taken in this behalf ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) It is not possible to supply electricity to this area during the financial year 1963-64 as funds are not available during the fiscal year. However, a provision for this work will now be made during the year 1964-65 and the work is likely to be completed during the next year provided necessary funds are made available.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGES OF GUNDAF, BEESAK AND MALAKAKADI.

***5761. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that electricity has not so far been provided to any of the villages of Gadoon area in Mardan District;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to supply electricity to the villages of Gandaf, Beesak and Malkakadi of the said area during the next financial year ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) No application was received so far for the supply of electricity to the villages Gandaf, Beesak, and Malkakadi of Gadoon area. Now that the people of area are interested, a proper survey will be carried out and if the load demand available in this area is found to be sufficient to justify economically the extension of supply, it will be done during the next financial year provided the funds are made available.

REMODELLING OF NALA KACHKOTE IN DISTRICT BANNU

***5775. Khan Raza Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that funds were allocated, long ago for the remodelling of Nala Kachkote in District Bannu;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps Government have taken so far in this respect and the time by which the above said work will be completed ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Yes.

(*b*) Remodelling of Kachkote Nallah involves the partial or complete liquidation of established water rights of the people and the re-allocation and distribution of the available supply equitably among the areas having different kinds of established rights. The matter is under the active consideration of the Government to resolve the above issues. As such no steps have so far been taken towards the actual execution of the work.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLAGE SHERWAN, TEHSIL ABBOTABAD

***5783. Mr. Sultan Muhammad Awan:** Will the Minister of Irrigation

and Powwer be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that Tehsil Council Abbottabad, passed a resolution in 1963 urging the Government to provide electricity to village Sherwan

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps so far taken by Government in this behalf;

(*c*) in case no action has, so far been taken on the said resolution; reasons therefor?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) No informaton of the fact is available if Tehsil Council Abbottabad passed the resolution in 1963 urging the Government to providerelectricity to the village Sherwan-as no such resolution has been received by the Electreity Department.

(*b*) and (*c*) In view of the reply given to part (*a*) above the question against Part (*b*) and (*c*) does not arise.

ERADICATION OF MENACE OF WATER-LOGGING IN TEHSIL LUKI MARWAT

***5796. Khan Raza Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that vast tract of land in tehsil Luki Marwat has already been affected by water-logging and the remaining area is being gradurally affected as a result of which the residents of the said are deserting their villages;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps, Government have taken or intend to take to eradicate the said menace?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش):

(الف) لکی مروت تحصیل میں کچھ علاقے سیم سے متاثر ضرور ہیں لیکن یہ کہنا صحیح نہیں کہ اس علاقے کے باشندے اس وجہ سے اپنے گاؤں چھوڑ رہے ہیں۔

(ب) سیم کی روک تھام کے لئے سکیم تیار کرنے کیلئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

PROVIDING OF ALTERNATIVE LANDS TO THOSE CULTIVATORS WHOSE LANDS HAVE BEEN ERODED BY RIVER JHELUM IN ANY BARRAGE AREA

***5838. Chaudhri Gul Nawaz Khan**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that eversince checks were laid along one side of river Jhelum to protect Jhelum City from inundation, the flow of the river water has been diverted to the opposite side;

(*b*) whether the said checks were laid by the Irrigation Department;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether it is a fact that lands of many villages situated on the opposite side of the said river have been eroded; if so, the names of the villages so affected and the approximate area of land so eroded;

(*d*) whether it is a fact that the responsibility for the reclamation of the above said affected land lies with the Irrigation Department, if so, the action so taken by the said Department;

(*c*) in case no action has so far been taken by the said Department reasons therefor and whether Government intend to provide alternative lands to those cultivators whose lands have been eroded in any Barrage area?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) As per information collected the eroded area of the villages is as follows:—

Name of the Villages	*Area eroded in acres*
Mahe Kalan	29
Mahe Khurd	81
Paharwal Gharbi	113
Khadryala	18
Kharka	127
Kherbi	58
Khan pur	49
Gurha Jattan	18
Khohar	137

(*d*) As the river continues to be within its flood banks and such meandering erosion of river is a normal natural phenomenon the question of reclamation of the above-said affected land does not arise.

(*e*) Question does not arise as the areas in the flood plains of the rivers are always subject to the changes in the courses of the river.

PROVISION OF IRRIGATION FACILITIES TO UN-IRRIGATED LAND IN BHAKKAR TEHSIL

***5851. Khan Aman Ullah Khan Shahani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the acreage of irrigated and un-irrigated land in Bhakkar Tehsil alongwith reasons for not providing irrigation water for the area lying un-irrigated,

(*b*) whether it is a fact that more than half of the area of land in Thal is still lying un-irrigated due to the lack of irrigation facilities there, if so, the steps Government intend to take to provide irrigation facilities to the said area?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) ۔

(الف) (۱) ۲,۳۰,۱۹۸ ایکڑ آبپاش ۔

(۲) ۲,۲۰,۱۰۲ ایکڑ غیر آبپاش ۔

رقبے کے کچھ حصے کو ریلوے لائن کے نیچے پلیاں نہ ہونے کی وجہ سے آبپاشی کا پانی نہیں پہنچ رہا ہے ۔

(ب) تھل ایک وسیع رقبہ ہے ۔ کچھ رقبہ ابھی تک غیر آبپاش پڑا ہے لیکن ۶۳-۱۹۶۲ کے آخر تک کل آبپاش رقبہ پہلے ہی ۸,۸۷,۳۶۵ ایکڑ ہے جبکہ ۱۹۵۷ء کی ترمیم شدہ جدول کے مطابق منصوبے میں ۸,۳۹,۰۴ ایکڑ کی توقع رکھی گئی تھی اور اس میں بھی چک بندیوں پر نظرثانی اور نہروں کی ریماڈلنگ کے بعد اضافہ ہونے کی توقع ہے ۔ مزید برآں نہر تھل کی استعداد پر نظرثانی کی جا رہی ہے ۔ جو سیلاب کے موسم کے دوران میں مزید رقبے کو آبپاشی کی سہولتیں مہیا کرنے کا باعث ہو گی ۔

CHAKBANDI AREA OF TEHSIL BHAKKAR

***5853. Khan Aman Ullah Khan Shahani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that certain lands included in the Chakbandi area of tehsil Bhakkar have been declared as uncommanded by the Irrigation Department with the result that the supply of water to the said area has been reduced further;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for taking such steps by the said Department?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش):

(الف) کوئی ایسا رقبہ جو کہ درحقیقت موقع پر قابل آبپاشی ہو اور اندرون حدود آبپاشی واقع ہو ۔ مجوزہ چک بندی میں ناقابل آبپاشی درج نہیں کیا گیا ۔

(ب) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

QUANTITY OF WATER FIXED IN THAL AREA

***5854. Khan Aman Ullah Khan Shahani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the quantity of water fixed per acre in Thal area for irrigation purposes is the same as fixed in other districts such as Lyallpur, etc.;

(*b*) whether it is a fact that Thal area being a sandy tract requires more water for the said purposes as compared to Lyallpur district, if so, reasons for the same quantity of water for Thal area as fixed for hardcrust soil?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) No.

(*b*) Yes, the water allocation in Thal command is 3·18 cusecs per thousand acres while in Lyallpur it is 2·84 cusecs per thousand acres. In view of this, the question of fixing the same quantity of water for Thal area as for harderust soil does not arise.

FLOW OF WATER IN MAIBLE MINOR SITUATED IN KALORKOT (CANAL) SUB-DIVISION

***5855. Khan Aman Ullah Khan Shahani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Maible Minor in Kalorkot (Canal) Sub-Division stretches up to "Burji' No. 40;

(*b*) whether it is a fact that the water in the said Minor flows up to "Buji" No. 10 only as further flow has been blocked by silt;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take steps to ensure flows of water in the said canal up to its tail;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, the time by which action will be taken in this behalf?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) Yes.

(*b*) No. The minor is running up to "Burji" No. 17. The remaining length of the channel is located in sand dune area and is choked up due to blown in sand.

(*c*) Yes.

(*d*) The channel, in the affected reach, is being silt-cleared and the work is expected to be completed by the end of February 1966.

SUB-MINOR 'UMARWALI' TAKEN OUT FROM MAIBLE MINOR

***5856. Khan Aman Ullah Khan Shahani**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Sub-minor 'Umar Wali' taken out from Maible Minor is in a dilapidated condition and is not servic able;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to make the said sub-minor serviceable; if so, when if not, reasons thereof?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش):

(الف) راجباہ کی ابھی تعمیر نہیں ہوئی ہے۔

(ب) حکومت ریلوے لائن کے پار رقبے کے استفادے کے لئے راجباہ "عمروالی" کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے پہلے ہی اس کام کے لئے پل کی تخمینی لاگت ریلوے حکام کے پاس جمع کرا دی ہے۔ اور کام شروع کیا جا رہا ہے۔

CREAGE OF LAND TO BE COMMANDED BY KABUL RIVER IRRIGATION PROJECT

*5861. **Khan Ajoon Khan Jadoon** :Will the Minister of Irrigation and wer be pleased to state the acreage of land estimated to be commanded by bul River Irrigation Project, i.e., Warsak Irrigation Canals ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): The total rea under the command of the Warsak High Level Canals is 115,714 acres.

DESILTING OF HUDIARA NALA IN LAHORE TEHSIL

*5866. **Sardar Khalid Umer**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that the Hudiara Nala from Indo-Pak border to village Dio Sani in Lahore Tehsil and the said drain from the same border to Padhana and Dio Sani village have not yet been desilted; if so, reasons therefor, and the time by which the desilting will be completed?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) ۔ ھڈیارہ نالی ان چار بین‌الاقوامی نالیوں میں سے ایک ہے جو کہ ہند و پاکستان کے مابین دریائے سندھ کے ۱۹۶۰ء کے معاہدہ کے تحت آتی ہیں ۔ ھڈیارہ نالی کے اس حصہ کی مرمت و ترمیم وغیرہ دریائے سندھ کے معاہدہ کے مطابق کی جائے گی ۔ جس کی رو سے دونوں فریق کو اس کا معائنہ کرنا ہے ۔ اور اس کی لاگت میں بھی حصہ لینا ہے ۔ جب تک اس کی باریکیوں پر پوری طرح غور و خوض نہ ہو جائے فی‌الحال کوئی فوری تجویز دیو پڈھانہ نالی کو صاف کرنے کی نہیں ہے ۔

SUPPLY OF ELECTRICITY TO BATGRAM

*5868. **Mr. Abdur Rehman** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that electricity has been supplied to Batal and Ogi villages in District Hazara ;

(*b*) whether it is a fact that Batgram is close to both the above said villages but electricity has not yet been supplied to it;

(*c*) if the answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the date by which electricity will be supplied to Batgram?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): (*a*) Yes.

(*b*) No. Batgram is about 10 miles away from Batal, the nearest point from where the electric supply could be extended to Batgram.

(*c*) The area has been surveyed and the estimated cost for extending the supply to Batgram is found to be Rs. 36,000,00. The revenue return anticipated against this investment is so meagre that the extension is not economically justified, therefore, for the present it would not be possible to extend the supply to Batagram till such time the load demand developes in this area to justify the extension of supply.

ACREAGE OF LAND AFFECTED BY SALINITY AND WATER-LOGGING IN THAL PROJECT COLONY

*5886. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Irrigation and Powers be pleased to state:—

(*a*) the acreage of land affected by salinity and water-logging out of the commanded and uncommanded area in Thal Project Colony;

(*b*) the rate at which the land was affected by water-logging and salinity during the last five years;

(*c*) the steps so far taken to fight the said menace and the future policy of Government in this regard ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): Information is being collected.

YEARLY CLOSURE OF CANAL WATER SUPPLIED IN THE THAL PROJECT COLONY

*5888. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Irrigation and Powers be pleased to state:—

(*a*) the dates and duration of yearly closure of canal water supplied in Thal Project Colony during the current and the last four years;

(*b*) whether it is a fact that the supply of water in the said lands is usually stopped late which adversely affect the standing crops; if so, whether Government intend to revise the dates of yearly closure of the above-mentioned lands;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the time by which actio will be taken in this behalf ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) ۔

(الف) تھل پراجیکٹ کالونی میں نہری پانی کی سپلائی کی سالانہ بندش کی تاریخیں اور مدت موجودہ سال اور گذشتہ چار سالوں کے بارے میں حسب ذیل ہیں —

سال رواں ۱۹۶۴ء ۲ فروری ۱۹۶۴ء تا ۲۲ فروری ۱۹۶۴ء

۱۹۶۳ء ۸ جنوری ۱۹۶۳ء تا ۳۱ جنوری ۱۹۶۳ء

۱۹۶۲ء ۸ جنوری ۱۹۶۲ء تا ۲۸ جنوری ۱۹۶۲ء

۱۹۶۱ء ۹ جنوری ۱۹۶۱ء تا ۹ فروری ۱۹۶۱

۱۹۶۰ء ۷ جنوری ۱۹۶۰ء تا ۲۷ جنوری ۱۹۶۰

(ب) ہندش کی تاریخوں اور مدت کا انحصار مختلف عوامل بشمول دریا میں پانی کے بہاؤ کی مقدار ہیڈ ورکس کے مرمتی کام کی وسعت وغیرہ پر منحصر ہے ۔ ہندشیں ہیڈ ورکس اور نہری نظامات کی حفاظت کے لئے باقاعدہ سالانہ خصوصیت ہے ۔ اس سال کی ہندش میں قدرے تاخیر کر دی گئی تھی تاکہ تھل پراجیکٹ کے رقبے کو پانی کی سپلائی کا پورا فائدہ بہم پہنچایا جا سکے کیونکہ جنوری میں دریائے سندھ میں پانی کی سپلائی بہتر تھی جبکہ دوسرے دریاؤں کی صورت حال اتنی اچھی نہیں تھی ۔ اس سال کی ہندش کی قدرے ترمیم شدہ مدت کے فصلوں پر اثرات کا جائزہ لیا جائے گا ۔

(ج) حسب (ب) بالا ۔

PAYMENT OF BILL TO ONE CHANDOO MAL BHEEMO MAL LAHANA

*5895. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Irrigation and Power, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that one Chandoo Mal Bheemo Mal Lahana was given contract for the excavation of wells in Kohistan Irrigation Division, Mithi, in Nagar Parkar, District Tharparkar in the year 1957 ;

(*b*) whether it is a fact that the said contractor completed the work in 1958 ; but payment of his bill has not so far been made ;

(*c*) whether it is a fact that Mr. N. A. Siddique, Exectuive, Engineer, Thar Division, Nara Circle, in his letter No. BC/G-55(TD)/5628, dated 14th December 1963, assured the said contractor for early payment of his dues ; if so, reasons for not making payment to the said contractor so far ;

(*d*) whether it is a fact that the said contractor has also claimed the interest on the amount payable to him; if so, decision taken on his claim ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): Information is being collected.

CONTROL ON FLOODS IN THE PROVINCE

*5907. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Irrigation and Powers be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that great damage is done by the floods every year in the Province causing loss of life and property;

(b) if answer to (a) above be in affirmative, whether Government have taken any steps to overcome the said menace by remodelling the works on the rivers and providing adequate flood control system ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) :
(الف) جی نہیں - صوبہ میں سیلاب تو ہر سال آتے ہیں - بہت بڑے سیلاب کبھی کبھی آتے ہیں -

(ب) سیلاب کی روک تھام کے کچھ کام بنائے جا چکے ہیں اور نئے کام ضرورت کے مطابق اور روپیہ کی فراہمی پر بنائے جا رہے ہیں حکومت سیلاب کے روکنے کا منصوبہ بنا رہی ہے تاکہ نقصان کم از کم ہو اور سیلاب کمیشن وقتاً فوقتاً ان مسائل کی پڑتال کرتا رہتا ہے -

---

CONSTRUCTION OF CHANNEL MOHMANDZAI IRAB IN PESHAWAR DISTRICT

*5924. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to part (c) of answer to my Starred Question No. 3401 given on the floor of the House on 3rd July, 1963, and state—

(a) whether it is a fact that water supplied by Civil Canals for irrigation purposes in the area is quite insufficient ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to utilize the 'Mohmandzi' Drain to supply water for irrigation purposes to make up the deficiency of water in the area ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) :
(الف) جی نہیں -
(ب) سوال ہی پورا نہیں ہوتا -

METALLING OF CANAL ROAD FROM DALAZAK TO BUNDI IN PESHAWAR DISTRICT

*5925. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the canal road from Dalazak to Bundi in Peshawar District became unserviceable during rainy season ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the said road; if not, reasons therefor ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) -

(الف) جی ہاں - جوئی زردار ایک چھوٹی سی سول نہر ہے - اس کی کل لمبائی تقریباً ۴۳۰۰۰ فٹ میں سے تقریباً ۸۰۰ فٹ لمبائی میں ایک کچی سڑک بنی ہوئی ہے - یہ سڑک بھی باقی سب کچی سڑکوں کی طرح بارش کے دنوں میں قابل آمدورفت نہیں رہتی -

(ب) ٹکڑہ مذکورہ کی پکائی تیسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل کرنے کی تجویز زیر غور ہے -

---

PROVISION OF MORE IRRIGATION FACILITIES TO GUJRANWALA DISTRICT

*5938. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the quantity of water sanctioned for irrigation in District Gujranwala from Upper Chenab Canal and Lower Chenab Canal;

(*b*) whether it is a fact that greater quantity of canal water is supplied to other districts of the former Punjab for irrigation than to Gujranwala District;

(*c*) whether Government are aware of the fact that Gujranwala District is the biggest rice-growing district of the Province and that the rice crop is badly affected by inadequacy of the sanctioned canal water;

(*d*) if answers to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, the measures Government intend to take to provide more irrigation facilities to Gujranwala District?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) -

(الف) پانی کی منظور شدہ مقدار (duty) ضلع گوجرانوالہ کے لئے لوئر چناب اور اپر چناب انہار میں حسب ذیل ہے -

Perennial—			
Lower Chenab Canal	..	1·52—3·77 as per 1000 acres.	
Upper Chenab Canal	..	2·73.	Do.
Non-Perennial—			
Lower Chenab Canal	..	2·83—5·19.	Do.
Upper Chenab Canal	..	2·86—5·00	Do.

(ب) جی نہیں -

(ج) جی ہاں -

(د) آبپاشی کی مناسب سہولتیں ضلع گوجرانوالہ میں موجود ہیں -

HARIA DRAIN IN TEHSIL PHALIA

*5971. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state, whether it is a fact that Haria Drain, Tehsil Phalia

after crossing the Lower Jhelum Canal through a syphon spreads out water in the northern side of the Canal damaging about 50 squares of land which has gone waste, if so, whether Government intend joining this drain with River Jhelum or Malkwal Drain to make the said squares of land again cultivable?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) - هر یه ڈرین کا پانی تحصیل پھالیه میں نہر کے شمالی جانب نہیں پھیلتا ہے - یه ڈرین ,,هریه آؤٹ نال ڈرین،، میں جا گرتی ہے - اور هریه آؤٹ نال ڈرین دریائے جہلم میں جا گرتی ہے - لیکن بعض اوقات آؤٹ نال ڈرین کا پانی کناروں سے باهر پھیل جاتا ہے - نشیبی رقبه سیم زده هوچکا ہے -

اس ڈرین کو دریائے جہلم یا ملکوال ڈرین سے ملانے کی کوئی تجویز نہیں ہے - کیونکه هریه ڈرین پہلے سے دریائے جہلم بذریعه هریه آؤٹ نال ڈرین ملائی جا چکی ہے - بہرحال اس پر کچھ صفائی کی ضرورت ہے اور اس کا انتظام کیا جا رہا ہے -

---

MALAKWAL DRAIN

*5972. **Chaudhri Sai Muhammad :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) the date on which desilting of Malakwal Drain was undertaken for the last time ;

(b) whether it is a fact that due to non-desilting of the said drain water in itremains stationary resulting in the breeding of mosquitoes and spread of malaria in the town;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether Government intend to desilt the drain and also River Jhelum ; if not, reasons therefor ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) :

(الف) ڈرین کی آخری بار سلٹ صفائی ۱۹۵۹-۶۰ میں کی گئی تھی -

(ب) جی نہیں - ڈرین میں پانی کھڑا نہیں رہتا - بلکه پانی اور ڈھلان کی کمی کی وجه سے اس کا بہاؤ کمزور ہے -

(ج) ڈرین کی صفائی کا تخمینه منظور هو چکا ہے - اور کام جلد شروع کر دیا جائیگا -

HARIA MINOR IN GUJRAT DISTRICT

*5973. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power be plessed to state :—

(*a*) whether it is a fact that Haria Minor emerges from Rajbah Sohawah, Gujrat Branch ;

(*b*) whether it is a fact that said minor was extended up to Haria Railway Station for the construction of a Moga, for irrigating the lands lying across the other side of the Railway line ;

(*c*) whether it is a fact that the Railway administration refused to grant permission for the passage of the said minor from beneath the Railway line whereupon the local zamindars submitted applications to the effect that the 'Moga' be constructed temporarily on the northern side of the Railway line ;

(*d*) whether it is a fact that the said proposal was submitted by the local officers to the authorities concerned for approval ; if so, (*i*) the date when the proposal was submitted, (*ii*) the persons responsible for the delay in according approved to the said proposal resulting in the wastage of water of the said moga, damage to zamindars and loss to the Government ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : Information is being collected.

GRANT OF INCREMENTS TO DEPUTY COLLECTORS AND SUB-DIVISIONAL OFFICERS OF IRRIGATION DEPARTMENT

*5974. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power, please refer to answer to my starred question No. 5071 given on the floor of the House on 28th December 1963 and state whether the Deputy Collectors have since been allowed their increments, if not, the time by which the matter is likely to be settled ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) : جی نہیں ۔ معاملہ زیر غور ہے اور بہت جلد پائیہ تکمیل کو پہنچا دیا جائے گا ۔

CONSTRUCTION OF BUND ALONG THE WESTERN BANK OF RIVER RAVI IN TEHSIL NAROWAL

*5979. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the total area of land in a acres acquired for the construction of Bund along the Western bank of river Ravi in Tehsil Narowal and the cost of such land ;

(*b*) the date or dates on which said land was acquired ;

(*c*) the expenditure incurred on the construction of the said Bund on account of (*i*) labour and (*ii*) other items ;

(*d*) the present condition of the land adjoining the said Bund from where the earth was dug out ;

(*e*) whether Government intend to level up the land mentioned in (*d*) above so as to make it fit for cultivation ;

(*f*) whether all of the affected land-owners have since been compensated ;

(*g*) whether the realization of land-revenue for the said acquired lands has been done away with; if so, since when; if not, resaons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : (*a*) Area of land acquired for original Mehndi Dogar Bund .. 10·99 acres.

Area of land being acquired or extension of the bund and spurs	..	6·63 acres.
Cost of the land acquired	..	Rs. 4,474-15-0
Cost of the land being acquired	..	Rs. 2,652 (approximate)

(*b*) 12th September 1955.

		Rs.
(*c*) (*i*) On original bund	..	58,587
On extension of the bund and spurs	..	25,151
(*ii*) On original bund	..	4,586
On extension of the bund and spurs	..	8,597

(*d*) Most of the barrowpits have been filled up with the river silt as the earth was obtained from the river side. At present there is thick Sarkanda and Bela growth there.

(*e*) No.

(*f*) Not at all.

(*g*) Yes, since 1953.

BREACHES IN RAJBAHS OF M. R. LINK CANAL

*6017. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) names of villages in Narowal tehsil together with the area of each village irrigated by different Rajbahs of M. R. Link Canal ;

(*b*) the expenditure incurred on repairs etc., to the banks of each of the said Rajbahs during 1960—63, yearwise ;

(*c*) the amount collected as water rate from each of the said villages, yearwise, during the said period ;

(*d*) the names of the places where breaches occurred on each of the said Rajbahs along with causes thereof and the dates on which the said breaches occurred and were repaired respectively ;

(*e*) the names of villages along with the crop areas of each, which suffered as a result of the said breaches during the said period due to (*i*) resultant flooding; (*ii*) non-availablity of water in lower reaches of the Rajbahs ;

(*f*) whether remissions in water-rate were granted to each of the said villages for the said period; if so, the amount in each case ;

(*g*) the steps Government contemplate taking to prevent recurrence of the breaches on the said Rajbahs ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : Information is being collected.

SUPPLY OF WATER IN RAJBAHS OF M. R. LINK CANAL

*6018. **Chaudhri Muhammad Ibrahim**: Will the Minister of Irrigation

and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Rajbahs of M. R. Link Canal were supplied water for irrigation purposes with the help of particular gates which served to raise the level of water in the said canal to the level necessary for supply ;

(*b*) whether it is a fact that the said arrangement has been dispensed with the result that the Rajbahs of the said canal now fail to get adequate supply of water ;

(*c*) whether it is a fact that full water rate is charged even if the water supply is very meager; if so, reasons therefor ?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh) : Information is being collected.

NON-GRADUATE OVERSEERS OF SUKKUR BARRAGE

***6024. Rais Allan Khan Leghari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of confirmed and officiating non-Graduate Overseers separately in each Irrigation Division of Sukkur Barrage ;

(*b*) the number of non-Graduate Overseers out of those mentioned in (*a*) above who have completed three year's service in Sukkur Barrage ;

(*c*) the date on which the confirmation of Overseers referred to in (*a*) above was last made ;

(*d*) reasons for not confirming non-Graduate Overseers of Sukkur Barrage who have completed three years service ;

(*e*) whether Government intend to confirm all non-Graduate Overseers of Sukkur Barrage who have completed more than three years service ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) : معلومات ذیلی دفاتر سے مہیا کی جا رہی ہیں - اور جس قدر جلد اور ممکن ہوگا جواب فراہم کر دیا جائے گا -

---

NON-GRADUATE AND GRADUATE OVERSEERS ELIGIBLE FOR PROMOTION TO THE POST OF SUB-DIVISIONAL OFFICER

***6025. Rais Allan Khan Leghari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether non-Graduate and graduate Overseers are eligible for promotion to the post of Sub-Divisional Officer ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, whether any percentage has been fixed for non-Graduate Overseers for promotion to Sub-Divisional Officer's post;

(*c*) whether there is any difference in the nature of duties of the Graduate and non-graduate Overseers ;

(*d*) if answers to (*b*) and (*c*) above be in the negative, whether Government intend to fix any percentage of Sub-Divisional Officer's posts for promotion of non-Graduate Overseers ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) :
(الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں -

(ج) جی نہیں -

(د) سردست ایسی کوئی تجویز نہیں-

OVERSEERS OF IRRIGATION DEPARTMENT ELIGIBLE FOR APPOINTMENT TO CLASS II POSTS

*6026. **Rais Allan Khan Leghari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that only Graduate Overseers of Irrigation Department are eligible for appointment to Class II posts in the said Department ;

(*b*) if answer to (*a*) be in the affirmative, reasons for not allowing non-Graduates Overseers similar opportunity when the nature of duties performed by them are similar ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) : معلومات علاقائی چیف انجنیئروں سے فراہم کی جا رہی ہیں -

DUTIES OF OVERSEERS IN IRRIGATION DEPARTMENT

*6027. **Rais Allan Khan Leghari** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Overseers of Irrigation Department of former Punjab and Sind Provinces are of the same status;

(*b*) whether it is a fact that Overseers of former Punjab area make measurements, prepare bills and exercise other powers which functions are not assigned to Overseers of Former Sind Area;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not entrusting the same duties to Overseers in the Former Sind Area which are entrusted to the Overseers in the Former Punjab Area?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) : معلومات ذیلی دفاتر سے مہیا کی جا رہی ہیں اور جس قدر جلد ممکن ہو گا جواب فراہم کر دیا جائے گا -

HEADWORKS ON LOWER JHELUM CANAL

*6040. **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Irrigation and Power please refer to answer to my starred question No. 734 given on the floor of the House on 10th December 1962 and state:—

(*a*) whether it is a fact that the land owners refused to accept money for undertaking the work of levelling their lands themselves and demanded that the said work be taken up by the Government;

(*b*) whether it is a fact that the Rasul Division received the required funds from the Revenue Department for the said purpose ; if so, whether the Irrigation Department has taken any steps for the levelling of lands situated in village Haria Mauza of Gujrat District, if no steps have so far been taken in this behalf, reasons therefor;

(c) the date by which the said land will be levelled ;

(d) whether it is a fact that the said land owners have not been able to cultivate crops on these lands during the last 10 years as the same have been lying unlevelled since 1954 due to the negligence of the said Department, if so, whether Government intend to compensate those zamindars who have suffered due to non-levelling of their lands by Government ; if so, reasons therefor?

Minister of Irrigation and Power (Malik Qadir Bakhsh): Information is being collected.

SADQIA CANAL IN TEHSIL HASILPUR OF BAHAWALNAGAR DISTRICT

*6092. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that "Sadqia" Canal in Tehsil Hasilpur of Bahawalnagar District is closed down during the month of November when wheat and other rabi crops are cultivated ;

(b) whether it is also a fact that the above-mentioned canal closed even during the Kharif crop cultivation period ;

(c) if answer to (a) above be in the affirmtative, reasons therefor and the steps Government intend to take to ensure regular supply of water in the said canal both in Rabi and Kharif ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) :

(الف) جی نہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج) مندرجہ بالا جواب (الف) اور (ب) کے تحت یہ سوال پیدا نہیں ہوتا نہروں میں پانی کی کمی کی وجہ ہے -

---

INSTALLATION OF TUBE-WELL IN THE AREA OF MAHAL IN BAHAWALNAGAR DISTRICT

*6115. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased so state:—

(a) whether it is a fact that no tube-well has so far been installed in the area of Mahal in Bahawalnagar District ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether Government have any scheme to instal tube-wells in the above said area; if so, the details thereof?

Minister of Irrigation and Powar (Malik Qadir Bakhsh): Information is being collected.

REMODELLING OF "HAKRA RIGHT CANAL"

*6116. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that no repairs or remodelling of "Hakra Right Canal" which is a branch of Sadiqia Canal of Sutlej Valley Project have been undertaken since its construction ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to undertake the repairs or remodelling of the said canal ;

(*c*) whether it is also a fact that remodelling of Rajbah 9/R emerging from H/R Canal has been done for the purpose of running full discharge of water through its 'Mogas'; if so, whether it is a fact that after remodelling of the said canal the discharge of water in almost 50 per cent mogas situated towards the Head of the said Rajbah has been reduced as a result of which breaches often occur in the said Rajbah at various points on account of the overflow of water causing considerable damage to the nearby fields ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to make arrangements for proper remodelling of the said Rajbah ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) :
(الف) جی نہیں ۔

(ب) جواب (الف) کے تحت یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) 9/R راجباہ Hakra نہر سے نکلتا ہے کہ نہر Hakra Right سے یہ راجباہ برائے Full Supply Discharge اور کل لمبائی میں پانی کی صحیح تقسیم Remodel کی جا رہی ہے ۔ موگوں کے ڈسچارج میں کوئی کمی نہیں کی جا رہی ہے بلکہ حد سے زیادہ پانی جو ان سے خارج ہوتا تھا کم کیا جا رہا ہے ۔ ماہ جنوری میں دو ناکے پانی کی زیادتی کی وجہ سے نہیں ہوئے ناکے سے کاشتہ فصلوں کا نقصان نہیں ہوا تھا ۔ اس لئے کہ پانی زیادہ فصلوں کے ہی کام آیا ۔

(د) جواب (ج) کے تحت سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ مناسب Remodelling کی جا رہی ہے ۔

ADEQUATE SUPPLY OF WATER IN SADIQIA CANAL AND FORDWAH CANAL

*6117. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Sadiqia Canal and Fordwah Canal of Sutlej Valley Project were constructed to provide irrigation facilities to the Zamindars of Bahawalnagar District ;

(*b*) whether it is a fact that the supply of water in the above said canals is not commensurate with the needs of the areas commanded by them; if so, whether it is a fact that 'Abiana' is being collected from all the landowners despite the fact that they are not receiving the due supply of water for irrigation purposes ;

(*c*) whether it is a fact that the effected landowners of the said district have made several representations to Government in this respect ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmtaive, the steps Government intend to take to redress the grievance s of the said zamindars ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) :
(الف) جی ہاں - بہاولپور ضلع کے ایک حصے کی شمولیت کے ساتھ -

(ب) جی نہیں - علاقوں کو سیراب کرنے کے لئے ان کی ضروریات کے مطابق مہیا کیا جاتا ہے - ماسوائے جب دریا میں پانی کی کمی ہوتی ہے - آبیانہ فصلوں کے پکنے پر وصول کیا جاتا ہے نہ کہ پانی کے مہیا کرنے کی مقدار پر

(ج) جی ہاں -

(د) مالیہ اور آبیانہ میں تخفیف حسب ضابطہ کی گئی ہے -

ACREAGE OF LAND AFFECTED BY WATER-LOGGING AND SALINITY IN THE DISTRICTS OF BAHAWALNAGAR, RAHIMYAR KHAN AND BAHAWALPUR

***6118. Ch. Muhammad Ali** : Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the lands in the Districts of Bahawalnagar, Rahimyar Khan and Bahawalpur has been affected by water-logging and salinity; if so, the acreage of land so affected in each of the said districts along with the measures adopted by Government to reclaim the affected land and the results thereof ;

(*b*) in case no scheme has been formulated by Government for the reclamation of the above-mentioned affected land, reasons therefor ?

وزیر آبپاشی و برقیات (ملک قادر بخش) :
(الف) جی ہاں بمطابق مندرجہ ذیل تفصیل کے :

ضلع بہاول نگر - ۱۰۵,۷۸۱ ایکڑ
ضلع بہاولپور - ۷۰,۲۳۸ ایکڑ
ضلع رحیم یار خاں - ۲۳۸,۹۰۲ ایکڑ

متعدد سکیمیں پانی کی سطح کو نیچا کرنے کے لئے تیار کی گئی ہیں اور منظور بھی ہو چکی ہیں ۔ سکیموں پر عمل درآمد ہونے کے بعد نتیجہ معلوم ہو سکیگا ۔

(ب) جواب مندرجہ بالا (الف) کی رو سے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ANNOUNCEMENT

re : election to a vacancy on the Standing Committee on Home Affairs.

Mr. Speaker : Now, there is an announcement.

The result of the voting.....

مسٹر حمزہ—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے ۔ کہ آپ کے علم میں ہو گا کہ میں نے آج اس الیکشن کے متعلق ایک تحریک التوا کا نوٹس آپ کی خدمت میں وقت پر پیش کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ کل جناب عبدالغفار پاشا نے جبکہ الیکشن ہو رہی تھی ہمارے الیکشن کے رولز کی خلاف ورزی کی ہے ۔ اور میں آپ کو قواعد کا وہ حصہ پڑھ کر سناتا ہوں جس کی خلاف ورزی کی گئی ہے .....

Mr. Speaker : We will take up the adjournment motion .....

مسٹر حمزہ—جب آپ نے announcement کردی تو اس کے بعد اس موضوع کو زیر بحث لانے میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ بہتر یہ ہے ۔ کہ آپ میری معروضات سن لیں اور اس کے بعد آپ فیصلہ دیں ۔

مسٹر سپیکر—حمزہ صاحب—پوزیشن یہ ہے کہ جہاں تک announcement کا تعلق ہے ۔ counting ہوئی ہے ۔ اور counting کی جہاں تک آپ کی announcement should come to the notice of the House that will be taken up and the member will کا تعلق ہے Adjournment Motion be given an opportunity.

مسٹر حمزہ—محترم ۔ عرض یہ ہے کہ آپ کے جو قواعد ہیں ان میں جو طریق کار Section 104 کے تحت مقرر کیا گیا

ہے ۔ اس پر عملدرآمد نہیں ہوا لہذا ہم اس الیکشن کو الیکشن ہی نہیں کہہ سکتے ۔ اس لئے پہلے اس امر کا فیصلہ ہونا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر—حمزہ صاحب ۔ اگر کسی الیکشن میں کوئی irregularity ہو تو declaration of result بھی نہیں ہوتا ۔ تو اس کا declaration of result کے بعد counting جہاں can you quote any precedent بھی نہ ہو ۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے . . . .

مسٹر سپیکر—اگر آپ irregularity ثابت کریں گے اور آپ کی Adjournment Motion in order ہوگی ۔ اور اس کے بعد اگر ہاؤس نے اس کی اجازت دیدی ۔ تو We will discuss it and take it up

مسٹر حمزہ—جناب والا ۔ میں تو یہ معاملہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا ۔ تاکہ پہلے ہم اس پر بحث کر لیں ۔ بشرطیکہ آپ اسے پسند کریں ۔ اگر آپ اس کی اجازت نہیں دیتے تو آپ کی مرضی ۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

The result of the voting in the poll held on 26th February, 1964 to fill a casual vacancy on the Standing Committee on Home Affairs is as follows :—

(1) Mr. Ghulam Rasool secured 59 votes ;

(2) Mr. Hamza secured 22 votes, and

(3) Babu Muhammad Rafiq secured 5 votes.

Mr. Ghulam Rasool having obtained the highest number of votes is *declared elected.*

QUESTION OF PRIVILEGE

INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION No. 5455 (*contd*).

Mr. Speaker : Now, I will give my ruling on the question of privilege sought to be raised by Mr. Hamza.

Mr. Hamza had given notice of a privilege motion that the Parliamentary Secretary (Health) had given an incorrect answer to part (c) of his question No. 5455 dated 9th January, 1964, and as such had committed the breach of the privilege of this House. The Parliamentary Secretary had replied in part (c) that

non-of employees of the Hospital was the member of the Union as Government servants could not form Unions or become their members. He had clarified the position that under the West Pakistan Government Servants (Efficiency and Discipline) Rules, 1960, Government servants could not form a Union and had also produced a copy of the letter from the Secretary to Government, West Pakistan, Health Department wherein the decision of the Government was communicated to Administrator, Mayo Hospital, Lahore, to the effect that no class of Government employees could form Trade Unions as they were subject to Government Servants (Efficiency and Discipline) Rules, 1960. Moreover, the advice of the Law Department to the similar effect was also produced. The different letters produced by Mr. Hamza which are written by different officers of the Health Department to the Secretary of the Employees' Union are previous to the instructions issued by the Secretary Health, on 14th November, 1963. In view of the decision of the Government and the documents produced by the Parliamentary Secretary, the answer to the question put by Mr. Hamza cannot be held to be incorrect and *prima facie* there has been no breach of privilege. The motion is, therefore, ruled out of order.

ADJOURNMENT MOTIONS

WATER SUPPLY SCHEME OF RENALA KHURD, DISTRICT MONTGOMERY

Mr. Speaker : Now, we will take up adjournment motions.

The first one is from Rao Khurshid Ali Khan.

Rao Khurshid Ali Khan : Is it about water supply scheme of Renala Khurd ?

Mr. Speaker : Yes, it is No. 172.

Minister of Law : What about No. 171 ?

Mr. Speaker : It was withdrawn by the mover.

Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of ecent and urgen public importance, namely, the resentment caused by the failure of the Provincial Public Health Department in not executing the Water Supply Scheme of Renala Khurd, District Montgomery, inspite of the fact that the Local Body concerned had deposited Rs. 37,700 with the said Department four years back as reported in the Daily Nawa-i-Waqt dated 21st February 1964. Will Rao Sahib please explain how is the matter recent ?

راؤ خورشید علی خان—جناب والا ۔ اس کے متعلق میں جس statement کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں ۔ یہ کسی معمولی شہری کی statement نہیں بلکہ وہاں کی ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین کی ہے ۔

Mr. Speaker : I do not say that it is not important I say how is it of recent occurrence.

راؤ خورشید علی خان—جناب والا ۔ وہ اس لئے کہ جس روز اس کے متعلق یہ احتجاج اس شدت سے ہوا اور خود چیئرمین صاحب نے بھی کیا ۔ تو ظاہر بات ہے کہ اس کی اہمیت

بڑھ گئی ہے ۔ یہ درست ہے کہ یہ رقم چار سال پہلے جمع کرائی گئی اور اب تک اس کے متعلق خط و کتابت ہوتی رہی ہے ۔ حتیٰ کہ چیئرمین صاحب کو احتجاج کرنا پڑا ہے ۔ کیونکہ اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ لاکھوں کی رقم جمع کرانے کے باوجود آج تک ان کو یہ نہیں بتایا جا رہا کہ آخر یہ کیوں پڑی ہوئی ہے ۔ اور لوگوں کی حالت یہ ہے کہ وہ بیچارے پانی کے مسئلے میں بڑی مصیبت تکلیف اور پریشانی میں مبتلا ہیں ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے یا نہیں ؟

Minister of Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, I believe this adjournment is moved on the report of the Daily Nawa-i-Waqt, dated 21st February, 1964. So f r as the background of this is concerned the work was given by the Municipal Committee to the Public Works Department for the preparation of estimates and carrying on the work with respect to the scheme of water supply of Renala Khurd. The total estimate was Rs. 37,600 and the amount was received from the Municipal Committee on 30th March, 1959, and accordingly we took up the work. The pipes and other materials were asked for from foreign countries and on the arrival of material we completed the project-half of the project in January, 1962. So far the amount spent on the project is Rs. 36,000. Actually when this pipe line was going ahead it was to be passed through the ra lway line and we reached the railway line.....

Mr. Speaker : That would be a discussion on the merits.

Minister of Communications and Works and Railways : I would say that facts given in the paper are quite different.

Mr. Speaker : Then there will be a discussion of the adjournment motion.

Minister of Communications and Works : My point is that whatever amount was given to us by the Municipal Committee was spent on the line. We have asked for the remaining Rs. 10,000 and when w receive the amount from the Committee, we will complete the rest of the line. So far as the Public Works Department is concerned, it is not at fault. It is purely based on the information of the member that the total cost was originally Rs. 37,700. But the amount spent is about Rs. 36,000.

Mr. Speaker : Rao Sahib, do you press it ?

Rao Khurshid Ali Khan : No, Sir.

Mr. Speaker : So this motion is not pressed.

FAILURE OF GOVERNMENT TO PROVIDE RESIDENTIAL ACCOMMODATION TO RESIDENTS OF RENALA KHURD

Mr. Speaker : Next adjournment motion is also from Rao Khurshid Ali Khan. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused by the failure of the Provincial Government in not making adequate residential accommodation available to a large number of the residents of Renala Khurd, District Montgomery, living in huts ments, slump and low-lying areas, i. e., Changar Mohalla, Factory Area, Basti

Adda Larian, Basti Hazoor Sahib, Basti Adda Sakhawat and the insanitary conditions prevailing in the above-mentioned areas are a great danger to the health and well being of the poor residents as reported in the Daily Nawa-i-Waqt, dated 21st February, 1964. Rao S hib there are two matters. How is the matter of recent occurrence.

راؤ خورشید علی خان —جناب وہ دو کون سے ہیں ؟

Mr. Speaker : Rao Sahib, You have mentioned two matters ; (1) making adequate residential accommodation available, and (2) the insanitary conditions prevailing there.

راؤ خورشید علی خاں—جناب والا۔ یہ تو ایک ہی ہے ۔

Mr. Speaker : Making adequate residential accommodation available, is quite different.

راؤ خورشید علی خان—جناب والا ۔ یہ sanitation کا معاملہ ہے .....

مسٹر سپیکر— یہ accommodation کا معاملہ ہے ۔

راؤ خورشید علی خان—جناب والا ۔ ان کو residential accommodation نہیں دی جا رہی ہے ۔ جس کی وجہ سے گندگی پھیل رہی ہے جو sanitation کو خراب کر رہی ہے ۔

Mr. Speaker : How is it recent ?

راؤ خورشید علی خان ۔ جناب میں نے نوائے وقت کی جس خبر کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اس بات کے متعلق ہے ۔ اب آپ کو اس کے دو چار الفاظ سناتا ہوں ۔ اس سے جناب والا خود ہی محسوس کریں گے کہ یہ چیز اتنی شدت اختیار کر چکی ہے کہ وہاں سڑان اور گندگی کے ازار لگے ہوئے ہیں اور وہاں کوئی شخص قدم نہیں رکھ سکتا ۔ کیونکہ وہاں ہر وقت تعفن پھیلا رہتا ہے ۔ وہاں گڑھے ۔ گندگی اور گندا پانی اس زیادہ مقدار میں پیدا ہو چکے ہیں کہ وہاں لوگوں کا چلنا محال ہو گیا ہے ۔ بہر حال لوگ احتجاج کرتے ہیں اور بار بار کرتے ہیں۔ اور جب احتجاج میں زیادہ شدت پیدا ہو جاتی ہے تو پھر اخبارات میں agitation شروع ہو جاتی ہے ۔

Mr. Speaker : Does the Minister of Communications want to make a statement ?

Minister of Communications and Works : (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, so far as the problem is concerned it is definitely an important thing and Government has been giving top priority to it. We had appointed

the Director-General, Housing, to collect data of all the families who are residing in various cities of West Pakistan and who should be accommodated. Accordingly he has made a plan and so far the survey figures given to me are : that there are about two lakhs and twenty-one thousand families for whom accommodation is required. Sir, in the Second Five-Year Plan we have an allocation of about twenty-two crores and twenty nine thousand families have been settled upto 30th June, 1963. For the remaining period of this year and next year we have about eight crores of rupees and we propose to settle twelve thousand more families. The priority given for the settling of families goes to Karachi where sixty thousand families are still to be settled. If you look to Renala Khurd there are 782 (seven hundred and eighty-two) families for whom settlement is to be arranged. For the time being it will not be possible for the Government to make any satellite town or arrange further accommodation for this city during the Second Plan. I may, however, assure the Member that we will do our best to provide them accommodation in the Third Plan.

Mr. Speaker : Does Rao Sahib, want to press his motion ?

Rao Khurshid Ali Khan : No, Sir.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

REJECTION OF A REPRESENTATION MADE BY MAULANA ABUL AALA MAUDOODI

Mr. Speaker : Mr. Hamza wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused by the uncalled for, anti-Islamic and authoritarian action of the Government in rejecting the representation made by Syed Abul Aala Maudoodi, Amir of the defunct Jamaat-i-Islamic, Pakistan, one of the most respected, learned and renowned scholar of international repute, for writing the commentary (تفسیر) of the Holy Quran, three volumes of which have already been published, the greater part of which was written during his previous imprisonment and detention in various Jails as reported in the Press on 21st February, 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : The motion is opposed. The contention of the Member that the request of Maulana Maudoodi has been refused by Government to write تفسیرالقرآن during his detention in jail is denied. It is incorrect.

I have got the original application sent by Maulana Maudoodi available here wherein he has requested the authorities that he should be made available five books which had been secured, seized and sealed by the authorities under the order issued by the Provincial Government banning the Jamaat-i-Islami and sealing the premises where the Jamaat had its office and was holding its meetings. All the movable property lying therein has been seized and it consists of certain books. Maulana Maudoodi wants five of those books which, according to the Government, are 'objectionable literature' and in the garb of writing تفسیرالقرآن as the Member puts it he wants to have access to the literature which has been lawfully and legally seized and impounded by the Government under law—Criminal Law Amendment Act. Therefore, the facts as stated by the Member are not correct.

Mian Muhammad Akbar : Could he name those books ?

(Voices:—Could you name those books?)

Minister of Law : Have some patience. I am still on my feet. Why do you get out of control every now and then ? I was submitting, Sir, that the Government have neither refused nor do they intend to refuse him

permission to write تفسیرالقرآن.He is perfectly free to write the تفسیرالقران or as a matter of fact any unobjectionable writing during his detention in jail, and the necessary stationery including pencils and papers will be made available to him if he wants. But the Government regrets to express its inability to make available objectionable books with which he wants to propagate the ideology of his Jamaat while in jail under the garb of writing تفسیرالقران.

Therefore, my submission is that the facts as alleged in the motion are denied. They have no foundation and therefore the motion may be ruled out.

Khawaja Muhammad Safdar : May I ask from the Minister the names of those books ? (*Interruptions*)

جناب والا - میں یہ دریافت کروں گا کہ وہ پانچ کتابیں کونسی ہیں جنہیں حکومت مولانا مودودی صاحب کو پہنچانا پسند نہیں کرتی اس سے ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ واقعی وہ قابل اعتراض ہیں -

وزیر قانون - ان کے نام دیئے ہوئے ہیں -

تفہیم القرآن حصہ اول دوم و سوم

تفہیم القرآن حصہ چہارم -

so on and so forth. And, as I have said, these are some of the books which have been seized and impounded by the Government and which were sealed by the Government.

Mr. Speaker : Has Mr. Hamza any proof that the Government have prohibited him from writing تفسیرالقران ?

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں پورے حقائق پیش کر سکتا ہوں ان سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ حکومت کا رویہ کیا ہے اور اس تحریک التوا کی کیوں ضرورت محسوس کی گئی ہے -

Mr. Speaker : The member may please answer my question. No lengthy speech.

Mr. Hamza : It is not a speech. I am trying to produce facts before you.

جناب سپیکر - میرے پاس مولانا ابواعلیٰ مودودی کا ایک خط ہے - یہ خط انہوں نے اپنے صاحبزادہ عمر فاروق کو لکھا ہے - میں آپ کی خدمت میں پڑھ کر سناتا ہوں انہوں نے لکھا ہے -

میں آج ہوم سیکرٹری صاحب کو اس غرض کے لئے درخواست بھیج رہا ہوں کہ وہ مجھے اپنے ڈیفنس کا مقدمہ تیار کرنے کے لئے نوشت و خواند کا ضروری سامان اور ضروری کتابیں باہر سے منگوانے کی اجازت دیں یہ اجازت ملنے کے بعد مجھے حسب ذیل چیزیں بھیج دیں :—

کتابیں ۔ سفید کاغذ اور دیگر سٹیشنری وغیرہ

اس کے علاوہ میں ہوم سیکرٹری صاحب کو یہ بھی لکھ رہا ہوں کہ مجھے اپنی تفسیر تفہیم القرآن مکمل کرنے کے لئے باہر سے کتابیں منگوانے کی اجازت دی جائے اور وہاں سے اجازت آ جائے تو حسب ذیل کتابیں بھی فراہم کر دینا :-

(۱) تفہیم القرآن جلد اول دوم و سوم ۔

(۲) تفسیر طبری پارہ ۲۳ سے آخر تک ۔

(۳) تفسیر کبیر جلد ۸۰۷ ۔

(۴) سورہ احزاب ۔

(۵) تفہیم القرآن کے وہ مطبوعہ صفحات جو سورہ لقمان سے سورہ زمر تک ترجمان القرآن میں شائع ہوئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر :- آپ اس کی تفصیل نہ پڑھیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ کتابوں کے نام ہیں ۔ یہ اسلامی کتابیں ہیں اور ان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ جماعت اسلامی کی پبلسٹی کا لٹریچر ہیں ۔

مسٹر سپیکر۔ میں صرف یہ دریافت کرتا ہوں کہ آیا حکومت نے تفسیر لکھنے کے لئے انہیں بند کیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جب کتابیں ان کے پاس نہیں ہوں گی تو وہ کیسے لکھ سکتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس طرح بحث میں وقت ضائع ہو گا ۔ میں ان کتابوں کی تفصیل پڑھ دوں گا تو اس سے آپ کو رولنگ دینے میں آسانی ہوگی ۔ تفسیر ابن کثیر جلد سوم و چہارم ۔ تفسیر کشاف جلد دوم ۔ تفسیر روح المعانی پارہ ۲۳ سے آخر تک ۔ احکام القران ابن عربی ۔ احکام القرآن ابن حصاص ۔ سیرت ابن ہشام ۔ پانچ ترجموں والا قرآن مجید ۔ قرآن مجید کے انگریزی

ترجمے - یکتھال یوسف علی اور محمد علی - انسائیکلو پیڈیا آف اسلام- انسائیکلو پیڈیا آف دی بائیبل- اقرب العوارد- نھایہ ابن اثیر - جناب سپیکر - وزیر صاحب نے جو اعتراض کیا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے پانچ کتابیں طلب کی ھیں - میں نے آپ کے سامنے یہ فہرست پڑھ کر سنائی ہے - اس سے صاف ظاھر ہے کہ میرے بزرگ و محترم وزیر قانون صاحب جو کہ وکیل بھی ھیں انہوں نے اس ایوان میں غلط بیانی کی ہے - کتابوں کی تعداد ۱۸ ہے- اس کے ساتھ ھی ساتھ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جناب مولانا ان کتابوں کے ذریعہ اپنے نظر بندی کے ایام میں اپنی پارٹی کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے کتابیں حاصل کرنا چاھتے تھے - انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ جناب وزیر صاحب نے ان کتابوں کو پارٹی کا لٹریچر قرار دیا ہے اور یہی بات ڈپٹی ھوم سیکرٹری صاحب نے ان کے صاحبزادے سے ٹیلیفون پر کہی جب کہ انہوں نے ڈپٹی سیکرٹری صاحب سے پوچھا کہ آپ نے مولانا کے لیے ان کتابوں کے بہم پہنچانے کے لئے کیوں حکم جاری نہیں کیا- آپ اندازہ لگائیے کہ ایک حکومت جو کہ اسلام کے نام پر حکومت کر رھی ہے . . .

Mr. Speaker : No discussion about that. The member is discussing the merits of the motion.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ جو وہ فرما رہے ھیں کہ وہ ان کتابوں کو حاصل کر کے اپنی پارٹی کا پروپیگنڈا کرتے اور یہ قابل اعتراض تھا اس لئے انہیں یہ کتابیں نہیں بہم پہنچائیں گئیں- یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ اللہ کو اللہ سمجھتے ھیں ایوب کو خدا کہنے کے لئے تیار نہیں ھیں -

Mr. Speaker : No discussion about that. That is not relevant. That should be expung d from the proceedings of the Assembly. The member may please take his seat.

مسٹر حمزہ - عرض یہ ہے کہ مجھے ان اعتراضات کا جواب دینے کا موقع دیا جائے -

مسٹر سپیکر - ان کے جہاں تک facts کا تعلق ہے میں اس کے متعلق عرض کروں میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ

حکومت نے کیا کوئی حکم جاری کیا ہے کہ وہ یہ تفاسیر نہ لکھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے عرض کیا ہے ....

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کے پاس اس حکم کی کاپی ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ میرے پاس کاپی ہے جس میں یہ درج ہے کہ صرف کتابیں مہیا کی جا سکتی ہیں بشرطیکہ ان کتابوں میں کوئی ایسی کتاب نہ ہو جو اس فہرست میں جو ابھی پڑھی گئی ہے شامل ہو اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ تفسیرالقرآن کو وہ جاری رکھ سکیں۔ یہ بالکل سیدھی سی چیز ہے کہ تفسیرالقرآن ایک انتہائی اہم فریضہ ہے اور ایک ایسا علمی ادبی کام ہے جس کو تمام دوسرے علمی اور ادبی کاموں پر فوقیت حاصل ہے اور جس کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ اس براعظم کے اکثر علماء نے قید فرنگ میں بیٹھے ہوئے انتہائی اہم تفسیریں لکھی ہیں ....

مسٹر سپیکر ۔ اب آپ تشریف رکھیے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے آپ ہاؤس کے تمام ممبران کو سنیں کیونکہ یہ حکومت ....

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور ۔ ۲) ۔ جناب صدر ۔ میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں اس وقت صرف زیر بحث یہ ہے کہ جناب نے ارشاد فرمایا کہ کیا مولانا کو تفسیرالقرآن لکھنے سے روک دیا گیا ۔ اس کا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیریں جو اس زمانے میں لکھی جائیں گی وہ سابقہ تفاسیر سے استفادہ کرکے لکھی جائیں گی جب تفسیر لکھنے کے لئے کوئی مواد مولانا کو مہیا نہ کیا جائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ تفسیر لکھنے کے قابل نہ ہوں گے ۔ مجھے مولانا کے جماعتی لٹریچر سے دلچسپی نہیں ہے اس لئے کہ میں مولانا کی جماعت کا رکن نہیں ہوں لیکن تعجب یہ ہے کہ ہمارے قابل احترام

وزرائے کرام کو حکام جو جوابات مہیا کرتے ہیں وہ افسوسناک حد تک غلط ہوتے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیے کہ تفسیر کشاف سیرت ابن ہشام ایسی کتابیں ہیں جن میں سے کوئی آج سے ۸ سو برس پہلے لکھی گئی - کوئی ۹ سو برس پہلے لکھی گئی - کوئی ۷ سو برس پہلے لکھی گئی۔ جماعت اسلامی کا وجود آج سے بیس سال پیشتر یا ۱۵ سال پیشتر ہوا تھا تو ان سے جماعت کے لٹریچر کا مواد کیا مہیا کیا جا سکتا ہے ۔

راؤ خورشید علی خان - جناب ایک منٹ میں بھی عرض کروں گا ۔

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ - ۱) - جناب والا ۔ علامہ صاحب نے اس کی بہت واضح الفاظ میں وضاحت کر دی ہے کہ جو تفسیر لکھنے کے لئے material درکار ہے جن reference books کی ضرورت ہے اگر وہ مہیا نہ کی جائیں تو تفسیر لکھنے کا کام نہیں ہو سکتا ۔ دوسرا اعتراض جو انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ اس طرح سے اپنی اس جماعتی لٹریچر میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں جسکو خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے اور اس میں یہ جان ڈالنا چاہتے ہیں ۔ صدر گرامی وہ جیل کے اندر مقید ہیں کوئی چیز اجازت کے بغیر جیل کے باہر نہیں آ سکتی اس لئے ان کا الزام ہی غلط ہے ۔ اگر وہ پوری تفسیر بھی لکھ لیں اگر وہ اس سے لٹریچر بھی لکھ لیں تب بھی ان کی اجازت کے بغیر باہر نہیں آ سکتا ۔ خدا کے لئے یہ مذہب کا سوال ہے یہ ہمارے دین و ایمان کا سوال ہے ۔ افسوس ہے کہ ہم اسلامی مملکت میں رہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے اگر اس میں رہتے ہوئے یہ تدغن لگائی جائے تو سخت قابل افسوس بات ہے ۔

Mr. Speaker: As stated by the Law Minister.

راؤ خورشید علی خان - جناب آپ نے حمزہ صاحب کو اجازت دی ہے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

اس سلسلے میں میرے پاس بھی بہت کچھ مواد ہے (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat. The motion has not been admitted so far.

رائے خورشید علی خان - جناب آپ نے سب کو اجازت دی ہے مجھے کیوں نہیں اجازت دیتے - (قطع کلامیاں اور شور)

مسٹر سپیکر - میں اس پر بولنے کی اجازت نہیں دوں گا -

I have given an opportunity to Mr. Hamza and I have heard Allam Arshad and Nawabzada Sahib.

As stated by the Law Minister, Government has not issued any order prohibiting Maulana Abul Ala Maudoodi from writing the Tafseer. The motion is, therefore ruled out of order.

میاں محمود اکبر - جناب آپ نے مجھے اجازت نہیں دی -

As a protest we walk out Sir.

(At this stage he along with some other members walked out).

مسٹر حمزہ - جناب میں یہ تحریک التوا اس چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ آپ نے ایک اہم تحریک التوا کو خلاف ضابطہ قرار دیا ہے ....

Mr. Speaker : No discussion about the ruling of the Chair Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ چونکہ آپ نے یہ خلاف ضابطہ قرار دیا ہے اس سے ایک آزاد ملک کی آبادی کو ...

Mr. Speaker : No discussion about that. I again warn the member.

مسٹر حمزہ - میں بطور احتجاج واک آؤٹ کرتا ہوں -

(اس مرحلے پر مسٹر حمزہ ایوان سے باہر چلے گئے) -

THROWING OUT OF A GIRL FROM A RUNNING TRAIN BY A POLICE CONSTABLE

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Haji Abdul Majid Jatoi. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused among the public of the former Sind due to the inhuman and cruel act of the police constable of throwing ten years old girl from the running train merely on the pretext that she had by mistake entered the police compartment which was just adjoining the compartment reserved for ladies.

I would like to know the facts from the Minister.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I will respectfully place the facts before the House. The facts as reported by the S. P., Railway are these —

"Reference this office teleprinter message, dated 23rd February 1963, regarding allegation against Railway Police Constable of throwing out of a girl from the train. Inquiry has revealed that the girl in question and her parents occupied the police compartment when the constable had got down from the train and was strolling on the platform When he (constable) came back and finding un-authorised passengers sitting in the police compartment he asked them why they were there. Seeing a uniformed man the ten years old girl got frightened and jumped out of the compartment when the train had started moving. The train was stopped by pulling the chain by an S.T.E.

This is in brief what happened. The girl is hale and hearty. The dispensary where he lives was also checked and no record of her being treated there was found. However, the constable has also been summoned at Karachi and his rude behaviour is being proceeded departmentally."

So, these are the facts as reported by the S. P., for the time being. I have insisted on more detailed particulars about this incident as to how this actually happened. Till the facts are fully reported and some final shape of things has taken place, I would request the mover of this motion not to press it today. My respectful submission is that this motion may be deferred for about a week so that I may collect the facts. I assure the House that if the Police Constable is really at fault he will definitely be severely dealt with not only departmentally but also even originally under the Civil Criminal Laws.

Mr. Speaker : Does the member still press it ?

Haji Abdul Majid Jatoi : Postponment.

Mr. Speaker : We will take up this motion on Wednesday.

Dacoity on 331 UP Passenger Train running from Hyderabad to Nawabshah

Mr. Speaker : Next adjournment motion is also from Haji Abdul Majid. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Provincial Government to maintain law and order and to safeguard the lives and property of the citizens of the Province, as is apparent from the unfortunate and deplorable dacoity on 331 UP Passenger Train running from Hyderabad to Nawabshah in which armed dacoits robbed the passengers of their valuables at pistol point on the 23rd of February 1964.

Will the Minister of Law be pleased to state whether any dacoity was committed ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I have not received any facts in connection with this motion. Therefore, I respectfully submit that this too may kindly be deferred till Wednesday.

Begum Jahan Ara Shahnawaz : I have also a request to make to the Law Minister. There has been an armed dacoity at 3, Race Course Road, Lahore, in Col. Malik's house. Could the Minister kindly tell me as to what are the facts of this case ?

Minister of Law : I will ascertain the facts and let you know.

Mr. Speaker : That will only be a statement on behalf of the Minister.

Minister of Law : Yes, Sir.

Mr. Speaker : We will take up this adjournment motion on Wednesday.

BEATING OF MALIK AMAN ULLAH JAN AND MUNAWAR KHAN BY POLICEMEN OF HASHTNAGRI, POLICE STATION PESHAWAR.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Maulana Ghulam Ghaus. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the high handedness of two Policemen of Hashtnagri, Police Station, Peshawar on 28th January . in mercilessly beating one Malik Aman Ullah Jan , son of Malik Abdullah Jan Member Jamait. -ul-Ulema and another honourable shop-keeper Munawar Khan as well as manhandling them in the Police Station and conducting raid in their houses without any rhyme or reason.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : The incident, according to Maulana Sahib, took place on the 26th January.....

مولانا غلام غوث - آپ اردو میں ارشاد فرمائیں -

وزیر قانون - میں عرض کر رہا ہوں - کہ آپکی جو تحریک التوا ہے - اسکے مطابق تو یہ واقعہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۴ء کو ہوا ہے - اور....

سید احمد سعید کرمانی - یعنی مدت گذر گئی ہے -

وزیر قانون - جی ہاں - وقت گذر گیا ہے - کیونکہ میرے خیال میں مولانا صاحب نے اسمبلی کے دفتر میں ۲۵ فروری ۱۹۶۴ء کو تحریک التوا دی تھی -

That has not been brought at the earliest opportunity.

مسٹر سپیکر - مولانا صاحب - وزیر قانون صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نے یہ تحریک التوا اسمبلی کے دفتر میں وقت پر نہیں دی ہے -

وزیر قانون - یہ اجلاس بیس فروری کو شروع ہوا ہے - آپ اس تحریک التوا کو بیس فروری کو ہی لے آتے تو یہ وقت کے اندر ہوتی -

مولانا غلام غوث - آپ قانونی وجوہات کو پیش کر کے ملک کی بدنامی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں - یہ غلط طریقہ ہے - تمام پشاور میں دہشت پھیلی ہوئی ہے لوگ کہتے ہیں کہ پاکستانی پولیس

ہندوؤں سے بھی بدتر ہے ۔ میرے پاس اطلاعات دیر سے آئی ہیں ۔ اور پھر تحریک التوا کو پیش کرنے میں بھی وقت لگتا ہے ۔ لیکن جسوقت یہ واقعہ ہوا ہے ۔ اس وقت اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا تھا ۔ یہ ضروری نہیں ہے ۔ کہ اسمبلی کا اجلاس نہ ہو ۔ تو تب بھی یہ اسوقت ہی بھیجی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن آپ کو بیس فروری کو یہ تحریک التوا دینی تھی ۔ آپ نے پچیس فروری کو دی ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ میں نے عرض کیا ہے ۔ کہ مجھے اطلاعات بعد میں موصول ہوئی ہیں ۔

وزیر قانون ۔ اگر آپ کو ۲۶ جنوری کے واقعہ کی اطلاع بیس فروری تک بھی نہیں مل سکتی ۔ تو اسکا کیا علاج ہے ۔

مولانا غلام غوث ۔ اطلاعات تب ہی بھیجی گئیں ۔ جب کہ ان کو موقع ملا ۔ جبکہ وہاں کے D. S. P. نے تھانے کے اندر بند دروازوں کے پیچھے تحقیقات شروع کیں ۔ جبکہ ان لوگوں کے مکانات پر بلا وارنٹ چھاپے مارے گئے ۔ اور انکی تلاشی کی کوشش کی گئی ۔ اور معززین شہر کی عزت پر حملہ کیا گیا ۔ یہ واقعہ کھلے بازار میں سر عام ہوا ہے ۔

Mr. Speaker : As the motion has not been made at the earliest possible opportunity it is, therefore, ruled out of order.

DISSATISFACTION AMONGST COLONIZERS OF HAZARA AND OTHER DISTRICTS SETTLED IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AREA.

Mr. Speaker : Maulana Ghulam Ghaus wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the dissatisfaction prevailing amongst the colonizers of Hazara District settled in Chak Nos. 45, 46 and 47 as well as amongst the colonizers of Sargodha, Mianwali, Mardan, Peshawar, Kohat, Sialkot, Jhelum and Gujranwala settled in Chak Nos. 52, 55, 40. 53, 54, 31, 29, 42, 39, 30, 32, 36 and 28 in Dah Ahmed Rajo, Golarchi District Thatta of Ghulam Muham mad Barrage Area, due to the reason that the said land have been affected with water-logging and salinity is not yielding good crop and that Government has neither arranged for the supply of water for the irrigation of more than half of the said colonized area nor it has advanced tacavi loans grant remission in land revenue and water rate, to the new settlers just as the settlers from East Pakistan in Ghulam Muhammad Barrage have been granted facilities.

مولانا صاحب - میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ تحریک التوا ایک تقریر کی شکل میں نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس میں واقعہ مختصر بیان کیا جانا چاہئے -

مولانا غلام غوث - اگر مختصر کریں تو وہ جواب بھی مختصر دے کر ٹال دیتے ہیں -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) جناب - جہاں تک اصول کا تعلق ہے میں اسکی مخالفت کرتا ہوں - میں نے مولانا صاحب کے جواب مضمون کو (اسے تحریک التوا تو نہیں کہوں گا - جواب مضمون ہی کہوں گا) بڑے غور سے اور بڑی ہمدردی سے سنا ہے - اس میں کچھ ایسا مواد جمع کیا گیا ہے جو رولز کے مطابق ایلجرنمنٹ موشن کا موضوع نہیں بن سکتا - میں نے فائل دیکھی ہے - صرف دو جگہ سے شکایت آئی ہے - کیمبلپور سے اور ایک اور جگہ ہے وہاں سے - باقی کسی اور جگہ سے شکایت نہیں آئی -

Mr. Speaker : Is the Minister considering them sympathetically?
Minister of Revenue : I am considering them.

یہ تو ایلجرنمنٹ موشن ہو ہی نہیں سکتی - کوئی جائز تکالیف ہوئیں تو انہیں دیکھ لیں گے -

مسٹر سپیکر- مولانا صاحب آپ اپنی تحریک press کرتے ہیں ؟

مولانا غلام غوث - جناب انہوں نے کوئی ضمانت تو دی ہی نہیں - جناب سپیکر - یہ ایسا معمولی واقعہ نہیں ہے - ہزاروں آدمی لاکھوں روپیہ خرچ کر چکے ہوں - اب انکے لئے پائے رفتن نہ جائے ماندن والا معاملہ ہے - وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں - یا تو حکومت انہیں معاوضہ دے کر واپس آنے کی اجازت دے یا وزیر صاحب باقاعدہ تسلی دیں کہ وہ اس کا مناسب انتظام کریں گے - انہوں نے دو شکایات کا ذکر کیا ہے اور میں نے بیس شکایات پیش کی ہیں -

امیر حبیب اللہ خان سعدی - جناب صدر - سوال تو یہ ہے کہ وزیر صاحب اس علاقہ کے متاثرہ لوگوں کے متعلق کوئی یقین دہانی کرانے کے لئے تیار ہیں یا نہیں ؟

وزیر مال - کسی یقین دہانی کی نہ میں ضرورت سمجھتا ہوں اور نہ کرا سکتا ہوں - میں نے ان کا کیس دیکھا ہے کہ انکی تکالیف کیا ہیں - اگر Water-logging ہوئی ہے تو یہ نہیں بتایا کہ کس area میں ہوئی ہے - اس کے لئے بھی باقاعدہ محکمہ ہے اگر چہ میرے portfolio میں نہیں ہے - پھر کہتے ہیں تقاوی نہیں دی گئی - لینڈ ریونیو کا remission نہیں ہوا - اتنی مختلف چیزیں جمع کر دی ہیں -

Mr. Speaker : The matter proposed to be discussed in this adjournment motion is not a single specific matter. The motion is, therefore, ruled out of order.

مولانا غلام غوث - پوائنٹ آف آرڈر - ابھی آپ فرما رہے تھے کہ مختصر ہو - وزیر صاحب کہتے ہیں کہ اور زیادہ تفصیل ہونی چاہئے -

Mr. Speaker : Next motion is from Rao Khurshid Ali Khan. He is not present, so the motion lapses.

INDECENT MUSICAL CONCERT AND OBSCENE DANCING PROGRAMME IN WEST END HOTEL.

Mr. Speaker : Next adjournment motion is from Allama Rehmat Ullah Arshad. He wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the restlessness prevailing amongst the religons minded persons as a result of the action of West End Hotel management in organising an indecent musical concert and obscene dancing programme which does not only germinate vulgarity amongst our young generation but also hurts the values of the oriental as well as the Islamic civilization.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, I have not yet been able to collect the facts. But the motion *prima facie* does not satisfy the requirements of the Rules. The motion does not say when this has actually been done and where this has been done. All that it says is 'West End Hotel'. We do not know where it is ?

Voices : Lahore.

Minister of Law : It is not said in the motion. We do not know since when it has been started ; whether it is still continuing; nothing of the sort has been said. What is said is 'organising an indecent musical concert and obscene dancing programme which does not only germinate vulgarity amongst our young generation but also hurts the values of the oriental as well as the Islamic civilisation.'

Mr. Speaker : Would the Minister like to ascertain it ?

Minister of Law : I would like to ascertain it.

سید احمد سید کرمانی - وزیر قانون نے از راہ شرارت انگریزی میں تقریر کی ہے - انہیں پتہ ہے کہ علامہ صاحب انگریزی نہیں سمجھتے انہیں اردو میں تقریر کرنی چاہئے تھی -

وزیر قانون ۔ حاضر ۔ حاضر ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جہاں تک محترم وزیر قانون کے اعتراضات کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ۔۔۔۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو facts کے متعلق تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ واقعہ کب ہوا ہے ۔ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ کب شروع ہوا ہے ۔ انہوں نے میری تحریک کو نہیں پڑھا ۔ میں ان کو آگاہ کئے دیتا ہوں اس ہوٹل میں ناچ گانا ہوتا تھا ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت دو مہینے کے لئے بند کر دیا ۔ دو مہینے کی معیاد دو تین دن ہوئے ختم ہو گئی ۔ اب چونکہ معیاد ختم ہو گئی ہے اس لئے دوبارہ وہی کام شروع ہو گیا ہے ۔ تین ساڑھے تین روپے وہ لیتے ہیں اور نوجوان طالب علموں کے جذبات کو برانگیختہ کرتے ہیں ۔

اگر وزیر صاحب یقین دلائیں کہ وہ اسے بند کر دیں گے تو میں اپنی تحریک پر زور نہیں دوں گا ۔

وزیر قانون ۔ میں یہ یقین دلانے کے لئے تیار ہوں کہ اگر کوئی ایسی ناجائز بات ہو رہی ہے تو قطعاً اس کو بند کر دیا جائے گا اور یقیناً بند کر دیا جائے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

Mr. Speaker : So the motion is not pressed.

DEMANDING OF A SECURITY OF RS. 10,000 FROM THE DAILY 'HILAL-I-PAKISTAN, LAHORE

Mr. Speaker : Mr. Hamza wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused among the general public by the indiscriminate and undemocratic use of the Press and Publication Ordinance 1963 by the Provincial Government and suppressing free expression of public opinion as is evident from the order of the Provincial Government demanding a security of Rs. 10,000 from the Daily Hilal-e-Pakistan, Lahore as published in the said daily on 25th February, 1964.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میری بھی ایک تحریک التوا اس موضوع پر ہے ۔ کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ دونوں کو اکٹھا کر دیا جائے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ہلال پاکستان کے متعلق ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جی ہاں ۔

Mr. Speaker : That is a separate motion.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the facts are admitted. I respectfully submit that the action against Hilal-e Pakistan demanding a security of Rs. 10,000 has been taken by the Government under the Press and Publications Ordinance and that action has been in due process and in due execution of the law of the land and, therefore, the Government cannot be condemned. The articles written by him are there. He has got a right to prefer an appeal as provided under the Ordinance itself. It is not a case where he is without remedy. He can even challenge it. Petitions have been filed in the High Court under this Ordinance. All these remedies are open to him. My submission is that the action has been taken under ordinary law of the land and, therefore, no adjournment motion can be allowed.

مسٹر حمزہ (لائیلپور - ٦) ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ حکومت اس قانون کے تحت اختیارات کسی اخبار کے خلاف استعمال کر سکتی ہے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا حکومت ان اختیارات کو جائز طور پر استعمال کرتی ہے یا جب کسی حلقے کی طرف سے کوئی جائز بات بھی کی جائے تو محض اس کا گلا گھوٹنے کیلئے استعمال کرتی ہے ۔

جناب والا ۔ اس روزنامے کے خلاف جو اقدام کیا گیا ہے ۔ وہ اس اداریے کی بنا پر کیا گیا ہے جو اس میں ۲۵ جنوری ۱۹٦۴ء کو شائع ہوا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ جو کارروائی کی گئی ہے یہ اختیارات کا ناجائز استعمال ہرگز نہیں ۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ آپ نے ان اختیارات کو indiscriminate اور undemocratic manner in an استعمال کیا ہے ۔ اور اس میں ان کی بد نیتی واضح ہے اور ثابت ہوتی ہے ۔ اس اداریے کو پڑھکر یہ چیز عیاں ہو جاتی ہے اگرچہ اس اخبار نے بارہا آپوزیشن کو بھی لمبے ہاتھوں لیا ہے کہ ایک اخبار جب کہ وہ سمجھتا ہے کہ کسی

حلقے میں عوام کی ترجمانی کرنے کے سلسلے میں کوئی نقص ہے - تو اسے اس کی نشاندھی کرنے کا حق حاصل ہے - لیکن اس سے یہ غلطی ہوئی کہ اس نے حزب مخالف پر تنقید کرتے کرتے اس میں یہ الفاظ لکھ دئے ہیں -

لیاقت - دولتانہ - سہروردی - چودھری محمد علی - خواجہ ناظم الدین-فیروز خاں نون - سکندر مرزا اور فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی حکومتوں کو کوئی پاگل ہی عوام کی حکومتیں قرار دے سکتا ہے - ان حالات کے پیش نظر اگر ہم یہ کہیں کہ پچھلے سولہ برس میں پاکستان میں کسی بھی مرحلہ پر ہمیں جمہوری حکومت میسر نہیں رہی ہے - تو غلط نہ ہو گا -ہمیں ان لوگوں سے قطعاً اتفاق نہیں جو کہتے ہیں کہ فیلڈ مارشل ایوب پاکستان کے پہلے غیر جمہوری حکمران ہیں اور یہ کہ انہوں نے بر سراقتدار آنے کے بعد ہماری تاریخ میں پہلی مرتبہ جمہوریت کو تہہ تیغ کیا ہے -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب - آپ کو معلوم ہے کہ اس آرڈر کے خلاف اپیل کرنے کا حق بھی provide کیا گیا ہے - اور اس بورڈ میں ایک Judge of the High Court بھی ہو گا

مسٹر حمزہ - جناب والا - عرض یہ ہے کہ جہانتک اپیل کرنے کی گنجائش کا تعلق ہے .....

Syed Ahmad Saeed Kirmani : Retired Judge.

Mr. Speaker : Judge of the High Court.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Retired Judge of the High Court and two others.

Khawaja Muhammad Safdar : "Retired", "Retired".

Mr. Speaker :That is a Court within the meaning of the Civil Procedure Code.

Minister of Law : The procedure relating to the Civil Code will apply. There will be judicial proceedings.
They have all the powers of the Court.

Mr. Speaker : I think all the rights are not only for that purpose.

Minister of Law : Sir, my submission is that the discussion of this Motion automatically will involve the discussion of the Ordinance itself under which the action has been taken and the vires of the Ordinance has already been questioned before a Court of Law in the matter of ترجمان القرآن in which the same allegations have been made by the **Jamaat-e-Islami**. The allegations are practically the same.

Sir, the matter is also subjudice and I think it would not be wise to discuss this matter on the floor of the Assembly till the High Court has given its decision. The moment the decision is given about the vires of this Ordinance the matter will be settled.

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ کی جو تحریک ہے in as far as the Press and اس میں آپ گورنمنٹ کی پالیسی پر Publication Ordinance is concerned بحث کرنا چاہتے ہیں ۔ تو Press and Publication Ordinance according to the contention of the Law Minister, زیر بحث آئیگا اور وہ Sub-Judice ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے Press and Publication Ordinance کے contents سے کوئی واسطہ نہیں ۔ میں اس کے ناجائز استعمال کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کی Adjournment Motion admit ہو گئی تو جب آپ بحث فرمائینگے تو Press and Publication Ordinance کے contents اور Sections تو خود بخود زیر بحث آئینگے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اور میرے ساتھی اسے بالکل زیر بحث نہیں لائینگے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ اس کے بغیر تو بحث ہی ناممکن ہو جائیگی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب آپ کا خیال ہوگا ۔ لیکن میرا خیال نہیں اور بالخصوص جنہوں نے اس پر بحث کرنا ہے جب وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں کرینگے ۔ تو پھر اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے ۔ ہم نے تو گورنمنٹ کی عام کارروائیوں کو زیر بحث لانا ہے ۔ جو وہ اس قانون کے تحت لوگوں کی زبان بندی کرنے ۔ انہیں اپنے خیالات کے اظہار سے منع کرنے اور روکنے کیلئے کر رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں کہ پرسوں مجھے خوش قسمتی سے یا اسے حسن اتفاق کہہ لیجیئے ۔ نظامی مرحوم کی وفات کے سلسلے میں ایک

اجتماع میں جو B.N.R. Auditorium میں ہوا جانے کا اتفاق ہوا ۔ آپ یقین جانیں وہاں بہت ہی select gathering تھی ۔ وہاں خاص طور پر تمام اہم اخبارات کے مدیر اور ان کے کارکن بھی موجود تھے ۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ اس قانون کی موجودگی میں اپنے آپ کو تکالیف اور مشکلات میں پاتے ہیں ؟ کیا آپ حق بات کہہ سکتے ہیں ؟ تو سب نے یہی کہا کہ تقسیم ملک سے قبل یا اس کے بعد آج تک کبھی ایسے برے حالات اس سر زمین میں پیدا نہ ہوئے تھے جتنے کہ آج ہیں ۔ چنانچہ اب تو حق بات کہنا ہی ناممکن ہو گیا ہے ۔

Mr. Speaker: That is nothing to do with the admissibility of the motion.

مسٹر ھمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس Press and Publication Ordinance کی موجودگی میں پہلے ہی عوام الناس اور اخبارات پر بڑی سختی کی جا رہی ہے ۔ اب اس ناجائز استعمال سے یہ حق بات کہنے کی گنجائش کو قطعی طور پر ختم کرنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Speaker: You are again discussing the merits.

DEMANDING OF A CASH SECURITY OF TEN THOUSAND RUPEES FROM DAILY 'HILAL-I-PAKISTAN'.

Mr. Speaker: There is an other adjournment motion on this subject from Allama Rahmat Ullah Arshad. This is regarding the restlessness prevailing amongst the Journalist Class and democratic minded people as a result of the action of the District Magistrate, Lahore in demanding cash security of ten thousand rupees from Daily Hilal-i-Pakistan.

Has the Minister any additional objection to it ?

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): This is 188. Sir, the two motions are practically the same. My submission is that the action taken by the Government against individual papers is based on certain writings. The Government is the best Judge (to start with) to determine whether a particular writing is or is not objectionable in the sense that it is hit by the provisions of the Ordinance. And then an order is issued which is subject to appeal and which can be challenged in an appeal. My submission is that this Assembly is not the forum to determine the correctness of the action of the Government except when it is established. Mere allegation will not prove that the action taken by the Government is *mala fide* that it has been taken not on merits but on account of certain extraneous considerations.

My submission is that all that is alleged in the writing is that it has taken an exception to an order passed by the Government. Nothing has been established to say that the action of the Government is *mala fide*. Previously a similar motion came before the House and the Chair ruled it out on the ground that ultimately the Ordinance will come under discussion. Moreover it has not been established, as I have already submitted that the action of the Government is *mala fide* and, therefore, this may be ruled out of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۱) - جناب والا - میں نے اس نکتہ نظر سے یہ تحریک التوا پیش کی ہے کہ جناب والا کو یاد ہو گا اور اس ایوان کے معزز ممبران کو بھی یاد ہو گا کہ جب یہ Press Ordinance اس ہاؤس میں زیر بحث آیا تو حکومت نے بار بار اس امر کی یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ آرڈیننس پریس اور پریس والوں کی حالت بہتر اور باقاعدہ بنانے کیلئے نافذ کیا جا رہا ہے - ہم نے جن وساوس اور خدشات کا اظہار اس وقت کیا تھا - یعنی یہ کہ یہ حریت تقریر پر ایک نہایت ہی ناروا قسم کی مکروہ اور معیوب پابندی لگائی جا رہی ہے - آج انہی وساوس اور خدشات کو واقعات نے درست ثابت کر دیا ہے - اور جیسا کہ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے - میں ان کے الفاظ دھرانا نہیں چاہتا - آپ اس ملک کے کسی صحافی یا کارکن سے دریافت کر لیں -

جناب صدر - میں یہ سمجھتا ہوں کہ پریس لا' کی موجودگی میں آزادی تحریر بالکل ختم ہو گئی ہے - ''ہلال پاکستان،، جس کے متعلق تحریک التوا پیش کی گئی ہے اس کا ایک ایڈیٹوریل اس ہاؤس میں پڑھا گیا تھا اور یہی وہ اخبار تھا جس نے پریس آرڈیننس کو حق بجانب قرار دیا تھا -

اب میں نے اصولی طور پر اس معاملہ کو ہاؤس کے سامنے زیر بحث لانے کی کوشش کی ہے کہ ایسا اخبار جو حکومت کا قصیدہ گو تھا اس کی دست برد سے نہیں بچ سکا - اس طرح ان دوسرے اخباروں کا کیا حشر ہو گا جو آزادی فکر سے کچھ لکھنا پڑھنا چاہتے ہیں -

میں نے اس طرف بیٹھنے والے حضرات کی خدمت میں پہلے بھی عرض کیا تھا کہ آپ جو سیفٹی آرڈیننس وغیرہ

یا دوسرے ایسے قوانین بنا رہے ہیں عین ممکن ہے کہ ''چاہ کن را چاہ در پیش،، والا معاملہ ہو جائے اور یہ ہو سکتا ہے کہ آپ پر بھی یہ استعمال کئے جائیں - اس لئے ایسے مستبدانہ قوانین پاس نہ کریں جن سے عوام کی مشکلات بڑھ جائیں -

اس پریس آرڈیننس کے پاس ہونے کے بعد یہ دوسرا یا تیسرا شکار ہے - اس کا مطلب صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کسی اخبار کی آزادی کو برداشت نہیں کر سکتی اور اگر وہ اخبارات کی آزادی کو برداشت کر سکتی ہے تو پھر اسے اس قسم کے گھٹیا ہتھیار استعمال نہیں کرنا چاہئیں - اب وہ بچارا اخبار دس ہزار کی ضمانت کہاں سے لائے گا یہ کہنا کہ اب وہ ہائی کورٹ میں جا سکتا ہے اور دوسری چارہ جوئی کر سکتا ہے درست نہیں -

صاحب صدر - آپ لا گریجوایٹ ہیں، وکیل ہیں - آپ تو بخوبی سمجھتے ہیں کہ آج کل مقدمات کے سلسلے میں فیس وغیرہ اور دوسرے کتنے اخراجات ہوتے ہیں - یہ معاملہ نہایت اہم ہے اور میں درخواست کرتا ہوں کہ اس معاملہ کو زیر بحث لانے کی اجازت دی جائے -

Mr. Speaker: In his adjournment motion Mr. Hamza wants to discuss the general policy of indiscriminate and undemocratic use of the Press & Publications Ordinance, and as for the adjournment motion of Allama Arshad action, as stated by the Law Minister, has been taken against Daily 'Hilal-i-Pakistan' under the Press & Publications Ordinance. As the Press & Publications Ordinance has been challenged in the High Court and the matter is subjudice, I do not think that we would be able to discuss it in this House without discussing the provisions of the Press & Publications Ordinance. The matter is subjudice, so both the motions are ruled out of order.

مسٹر عبدالرازق خاں - جناب سپیکر - آج پرائیویٹ معاملات کا دن تھا - کافی وقت ہو گیا ہے اگر تحریک التوا کا کام کسی اور دن پر اٹھا دیں تو مناسب ہو گا -

Mr. Speaker: Just five minutes more.

ALLOTMENT OF LAND IN SUKKUR DISTRICT TO RETIRED GOVERNMENT SERVANTS.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Haji Abdul Majid Jatoi, who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of

the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely,the allotment of Agricultural Land situated in Village Deh Kamon Shahid, District Sukkur to Retired Government employees which land is in the actual cultivating possession of landless Haris and was broken and brought under cultivation by these Haris and is now being taken away from them and is being given to retired Government Servants which action of the Government has caused great resentment amongst the public of this district.

یہ الاٹ منٹ کب ہوئی تھی ؟

حاجی عبدالمجید جتوئی - مجھے ایک ٹیلیگرام آیا ہے جس کی تاریخ ۲۷ فروری ۱۹۶۴ء ہے -

مسٹر سپیکر - میں صرف یہ دریافت کرتا ہوں کہ الاٹ منٹ کے آرڈرز کب ہوئے تھے -

حاجی عبدالمجید جتوئی - میں وہ ٹیلیگرام پڑھتا ہوں -

Telegram, dated 25th February, 1964 —

"We Small Khatedars and Haries of Deh Kamonshahid Taluka Ubauro, District Sukkur pray and request that the figures of Government Lands available in Deh Kamonshahid was wrongly reported as 1940 acres whereas actually Government land is 1306 acres out of these 1306 acres mostly the area is cultivated by us since fifty years back but at present the authorities are allotting our cultivated land to Government retired employees the same deh has not been released in 1963-64 kindly interest in the matter and help us from this destruction by the least cancelling the allotment orders of the land to Government retired Employees till our rights are satisfied"

مسٹر سپیکر - اس سے الاٹ منٹ کی تاریخ کا پتہ نہیں چلتا -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Allotment is going on.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - آپ غالباً یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا یہ معاملہ قریب الوقوع ہے یا نہیں اس لئے میں نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ یہ واقعہ دو ماہ پیشتر کا ہے یا ۶ ماہ پیشتر کا ہے - اس سے قطع نظر یہ دیکھنا چاہئے کہ کسی ممبر کو اس کا کب علم ہوا - اسی قسم کے ایک واقعہ کے متعلق ایک رولنگ دیا گیا تھا - لہذا اسے قریب الوقوع ہی سمجھ لینا چاہئے کیونکہ معزز ممبر کو ابھی ابھی اطلاع ملی ہے -

Mr. Speaker : I quite agree with Khawaja Sahib.

لیکن یہ ایک مہینہ کا واقعہ ہے - اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ واقعہ ممبر صاحب کے نوٹس میں پہلے نہیں آ سکتا تھا -

خواجہ محمد صفدر — جناب والا ۔ اس کے متعلق میں ایک رولنگ پیش کروں گا اس کے الفاظ یہ ہیں ۔

, I do not wish to give a hard and fast interpretation of the rule but the intention of the rule is that as soon as a matter of this kind is brought to the notice of the member and he wishes to rise discussion thereon, he could at the first available opportunity bring it before the Assembly.

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ممبر صاحب کے نوٹس میں ایک واقعہ ایک سال کے بعد آیا ہے تو آج اس کے متعلق تحریک التوا لائی جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ان کے نوٹس میں یہ واقعہ تار کے ذریعہ سے آیا ہے اور اس لحاظ سے یہ recent واقعہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ فرض کر لیں کہ یہ معاملہ ایک سال کا ہے اور آج تار کے ذریعہ اس کی اطلاع ملی ہے ۔ تو

It should not be a matter of recent occurence.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir according to the telegram, the allotment is going on at the present moment.

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ یہ ایک سال کا واقعہ نہیں ہے ۔ بلکہ الاٹ منٹ تو ابھی ہو رہی ہے ۔ continued ہے اور آج بھی ہو رہی ہے ۔ اس لئے انہوں نے تار بھیجا ہے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ میں اسے oppose کرتا ہوں سب سے پہلے جیسا کہ آپ نے point out کیا کہ یہ الاٹ منٹ کب ہوا ، پھر الاٹ منٹ کی پالیسی کو چیلنج کریں کہ کب وضع ہوئی ۔ وہ بھی انہوں نے نہیں بتایا کہ وہ پالیسی کو چیلنج کر رہے ہیں اور وہ کب وضع ہوئی ۔

اس کے علاوہ الاٹ منٹ کے متعلق جو کچھ انہوں نے بتایا ہے وہ بھی بڑی مبہم اور vague سی بات ہے کہ کتنی الاٹ منٹیں ہوئی ہیں اور کب ہوئی ہیں ۔ اس سے یہ پتہ نہیں لگ سکتا ۔ جیسا کہ خواجہ صاحب نے

رولنگ پیش کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں ان کی خدمت میں رول نمبر ۷۴ اور رول نمبر ۹۴ پیش کرتا ہوں ۔

Rule 47: "A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter."

اب وہ بتا دیں کہ کونسا definite matter ہے اور کونسے آدمی eject کئے جا رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : He has given the name of the village there, and wants to discuss the allotment of Agricultural Land situated in it.

Minister of Revenue : There may be hundreds and thousands of tenants and there might be hundreds of allotments.

Mr. Speaker : He wants to discuss all the allotments.

Minister of Revenue : When were these allotments made? It is vague Sir.

Mr. Speaker : Has the Minister got information about that?

Minister of Revenue: Yes Sir, but they are a continuous process; not recent. Furthermore, Sir, I will draw his attention to rule 49(ii) which says.

"The motion shall relate to a single specific matter of recent occurance."

These rules are mandatory and we must abide by them. Two things have been raised in this adjournment motion; (i) the allotments; and (ii) the land being taken away from them. The motion does not disclose as to when these lands had been taken away or when they are being taken away. These are two important things and on these two grounds I oppose this motion.

Haji Abdul Majid Jatoi : In the telegramme it is said :

"At present the authorities are allotting our cultivated land to Government retired Employees the same deh has not been released in 1963-64".

ابھی تک الاٹ منٹ ہو رہی ہے اور ٹیلیگرام میں لکھا ہے کہ کونسا گاؤں ہے تعلقہ بھی دیا ہے ڈسٹرکٹ بھی دیا ہے ۔

آپ کو معلوم ہے کہ غلام محمد بیراج کی حالت کیسی ہے ۔ وہاں کی ساری زمین سیم کی وجہ سے خراب ہو گئی ہے اور گاؤں کے گاؤں ختم ہو گئے ہیں ۔ اس کی بھی ایسی ہی حالت بنا دیں گے ۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

I hold the motion in order and I would request those Members who are in favour of leave being granted to rise in their places.

(As less than twenty-five Members rose in their places, leave to move the motion was refused)

ARBITRARY AND UNFAIR DELIMITATION OF BASIC DEMOCRACIES WARDS IN WEST PAKISTAN

Mr. Speaker : Mr. Iftikhar Ahmad Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation created by the arbitrary and unfair delimitation of Basic Democracies Wards in the Province of West Pakistan. This situation is bound to create doubts in the minds of the general public that the coming general elections shall not be allowed to be free and fair. This technique of delimitation, without any definite and specific rules on the subject, is calculated to wrangle wards in a secret and stealthy manner to suit the convenience of the proposed candidates of the Government Party. It is an open secret that this type of delimitation is being done to boost the morale of the Government Party candidates. This state of affairs has been brought to light by the press-statement of Syed Ghulam Mustafa Shah Gilani, Vice President, Punjab Zonal Muslim League, as published in the Nawa-i-Waqt of today.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I request that it may be considered on Monday.

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Pasha) : I oppose it.

Mr. Speaker : This motion will be taken up on Monday.

PRIVATE MEMBER'S BUSINESS

PRESENTATION OF THE REPORTS OF STANDING COMMITTEES

Allama Rehmat Ullah Arshad : Sir, I present the report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan National Language Bill, 1963.

Mr. Speaker : The report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan National Language Bill, 1963, stands presented to the House.

Mr. Munawar Khan : I present the report of the Standing Committee on Home Affairs on the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker :, The report of the Standing Committee on Home Affairs on the Pakistan Penal Code (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, stands presented to the House.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : I present the report of the Standing Committee on Local Government on the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker : The report of the Standing Committee Local Government on the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, stands presented to the House.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : I present the report of the Standing Committee on Local Government on the Municipal Committee on Local Government on the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker : The report of the Standing Committee on Local Government on the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, stands presented to the House.

Syed Haziq Ali Shah : I present the report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker : The report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Punjab Agricultural Produce Markets (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, stands presented to the House.

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Mr. Muhammad Ishaq Khan Kundi occupied the Chair)

Mr. Najam-ud-Din Valika : Is there quorum in the House ?

Mr. Senior Deputy Speaker : No there is no quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*).

Mr. Senior Deputy Speaker : The bells have been rung for 5 minutes but there is no quorum. Therefore, I order to record the names of the members present.

(*At this stage more members entered into the chamber*)

The House is in quorum and we proceed with the business.

BILLS

THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN PRIVILEGES BILL, 1964

Mr. Senior Deputy Speaker : Chaudhri Gul Nawaz Khan to ask for leave to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1964.

Voices : He is absent.

Mr. Senior Deputy Speaker : The mover is absent and the motion is therefore, not moved. Yes, Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move—

"That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of West Pakistan Privileges Bill, 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is—

That leave be granted to introduce the Provincial Assembly of West Pakistan Privileges 1964.

Minister of Law : Sir, I oppose it.

Khawaja Muhammad Safdar (Sialkot-I): Very strange.

جناب والا - میں اس مرحلے پر دو چار منٹوں میں ان وجوہات کا ذکر کر دینا چاہتا ہوں جنکی وجہ سے میں نے یہ بل اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا ہے - ایک سال سے زیادہ عرصہ ہوا - جبکہ رولز کمیٹی نے خاص طور پر یہ بل ڈرافٹ کروایا تھا - اس رولز کمیٹی میں محترم ملک قادر بخش صاحب - محترم شیخ مسعود صادق صاحب اور میرے خیال میں دو ایک اور دوست بھی تھے - وزراء صاحبان میں سے بھی اور ہمارے موجودہ وزیر قانون صاحب بھی ایک ممبر کی حیثیت سے (اس زمانے میں وہ وزیر نہیں تھے) اس کمیٹی کے رکن تھے - اس کمیٹی میں حزب اقتدار کی بھاری اکثریت تھی - یہ مسودہ اس غرض سے تیار کروایا گیا تھا کہ قومی اسمبلی اس قسم کے مسودے کو زیر غور لا رہی تھی اور یہ ضروری سمجھا گیا تھا کہ اس ایوان میں معزز اراکین کو اتنی ہی سہولتیں دی جائیں - جو کہ دنیا کے جمہوری اداروں کو حاصل ہیں - مثال کے طور پر اس معزز ایوان کے معزز اراکین اجلاس شروع ہونے سے پندرہ یوم پہلے اور اجلاس ختم ہونے کے پندرہ یوم بعد

تک کسی قسم کی بھی گرفتاری سے مستثنےٰ قرار دیدئے جائیں اس بل کی یہ ایک اہم ترین دفعہ ہے - اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے - تا کہ اس جمہوری ادارے کے اراکین جو کہ اپنے حلقہ ہائے نیابت کے نمائیندے ہیں - وہ ایوان کے اجلاس سے مجبوراً یا انتظامیہ کی مرضی سے کسی طور پر بھی مجبور نہ کئے جائیں کہ وہ غیر حاضر رہیں - اور انکی حاضری میں کوئی چیز مانع نہ ہو - لیکن میں حیران ہوں - کہ میرے محترم دوست وزیر قانون صاحب نے introduction کے مرحلے پر ہی اسکی مخالفت کر دی - میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا جیسا کہ وہ اس کی مخالفت فرما رہے ہیں اسکی وجوہات بھی تو ہونی چاہئیں - کیا اس بل میں کوئی ایسی چیز انکے خیال میں ہے - کہ جو ان معزز ممبران کو نہیں ملنی چاہیئے - ایسی کوئی رعایت ہے - جسکے یہ خلاف ہیں یا کوئی اور سہولت کے وہ مخالف ہیں - یہ رعائتیں اور مراعات قومی اسمبلی کے اراکین کو عرصہ ہوا - کہ حاصل ہو چکی ہیں - میں یہ بل اس ایوان میں پیش کرنے کی جسارت نہ کرتا - میں ایک سال سے زائد عرصے تک گورنمنٹ پارٹی کا منہ دیکھتا رہا کہ یہ اب بھی اس بل کو پیش کرتے ہیں - جو انہوں نے خود draft فرمایا ہے - لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی انہوں نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی - اس لئے میں نے یہ جسارت کی ہے - حالانکہ مجھے یہ معلوم تھا کہ اگر گورنمنٹ پارٹی مخالفت کرے گی تو یہ اس ایوان میں زیر بحث نہیں لایا جا سکے گا - بہر حال مجھے توقع تھی کہ یہ اس قسم کی جسارت نہیں فرمائیں گے - اگر ان کا یہ خیال ہو جیسا کہ میرے بعض دوستوں نے بتایا ہے کہ گورنمنٹ اس قسم کا بل لانا چاہتی ہے اگرچہ میں اس بات کو سخت شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کیوں کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ایک سال کے عرصہ میں اس مسودہ قانون کی طرف کسی نے توجہ نہیں فرمائی - اگر گورنمنٹ کا ایسا خیال ہے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی

یہ کوئی بل اس موضوع پر لائیں گے میں اپنے بل کو واپس لے لونگا - مجھے یہ شوق نہیں ہے کہ یہ بل میرے نام پر پاس ہو - اور بہت سے کام ہیں جو میرے ذمہ ہیں - اگر یہ یقین دلا دیں کہ ہم یہ بل کسی متعین وقت میں پیش کر رہے ہیں تو پھر میں اسے واپس لینے کے لئے تیار ہوں - ان دونوں صورتوں کے علاوہ اور کوئی صورت مجھے قبول نہیں ہے - ویسے یہ reject ہو جائے تو مجھے اس کا افسوس بھی نہیں ہوگا کیوں کہ میں ۱۰۰ ممبروں میں سے ایک ممبر ہوں - مجھے اپنی حفاظت کی زیادہ ضرورت نہیں ہے - اگر ہمارے دوستوں کو اپنی حفاظت یا نمائندگی کا خیال نہیں ہے تو میں کون ہوں جو یہ بات ان کے ذہن نشین کراتا رہوں -

ان الفاظ کے ساتھ میں اراکین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حکومت کو مجبور کریں کہ وہ یہ بل خود پیش کرے یا جس کی طرف سے وہ چاہتی ہے اس کی طرف سے پیش کرائیے - جس وقت یہ بل پیش ہو گا میں اپنا بل واپس لے لونگا - یا اس ایوان میں وعدہ کیا جائے کہ اس قسم کا بل اس ایوان میں فلاں تاریخ تک پیش کر دیا جائے گا تو بھی میں اسے واپس لینے کے لئے تیار ہوں - ورنہ میں press کرتا ہوں -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : I assure the Leader of the Opposition that the Government is equally anxious. I would say even more to give the legal status to the privileges of the Members of this House. I remember I had made a commitment on the floor of the Assembly in this session that I will bring before this session is prorogued, a Bill on the lines indicated by the Leader of the Opposition and I stand by it. He has now called upon me to make a categorical statement and give him an assurance in that behalf. All that I can say on my part is this : that I repeat what I have said before that I will bring a Privileges Bill before this House during the next two weeks at the latest and in any case before the Assembly is prorogued. (hear, hear).

خواجہ محمد صفدر - محترم وزیر قانون نے جو یقین دہانی کرائی ہے اس کے پیش نظر جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ اگر یہ بل لانے کے لئے تیار ہیں تو مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ میں اس کو press کروں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not pressed.

THE DIVORCE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1964

Mr. Senior Deputy Speaker : Maulana Ghulam Ghaus to move that leave be granted to introduce the Divorce (West Pakistan Amendment) Bill, 1964.

مولانا غلام غوث ۔ جناب صدر ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔
کہ مسودہ قانون طلاق (ترمیم مغربی پاکستان) مصدرہ ۱۹۶۴ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is :

That leave be granted to introduce the Divorce (West Pakistan Amendment) Bill, 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : We do not object to the introduction of this Bill but I propose that leave may be granted for the introduction and then this may go to the Council of Islamic Ideology for ascertaining their opinion.

Mr. Senior Deputy Speaker : That will be at the second stage. First of all leave is granted to introduce the Bill. Maulana Sahib to introduce the Divorce Bill.

مولانا غلام غوث ۔ جناب صدر ۔ میں مسودہ قانون طلاق (ترمیم مغربی پاکستان) مصدرہ ۱۹۶۴ء پیش کرتا ہوں

Mr. Senior Deputy Speaker : The Divorce (West Pakistan Amendment) Bill, 1964 stands introduced.

وزیر قانون (مسٹر غلام نبی محمد وریال میمن) ۔ عرض یہ ہے کہ ہمیں اس بل پر اعتراض کوئی نہیں ہے ۔ ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ دوسرے علمائے کرام اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں ۔

میاں محمد اکبر ۔ وزیر قانون نے جو کچھ کہا ہے یہ مولانا کی توہین کے مترادف ہے کیوں کہ وہ خود بڑے بڑے عالم ہیں ۔

وزیر قانون ۔ میری عرض یہ ہے کہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کے پاس اسے بھیجا جائے تا کہ شرع کے نقطہ نگاہ سے رائے مل جائے ۔

THE MOTOR VEHICLES (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1963

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Abdur Raziq Khan to ask for leave to introduce the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill.

Mr. Abdur Raziq Khan : Sir, I beg to move :

That leave be granted to introduce the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is :

That leave be granted to introduce the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Any opposition ? (*Voices*—No.) Leave is granted.

Mr. Abdur Raziq Khan : I beg to introduce the Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Motor Vehicles (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 stands introduced.

THE WEST PAKISTAN (UNIVERSITIES) REMOVAL OF UNDESIRABLE GOVERNMENT SERVANTS (AMENDMEET) BILL, 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Saadi to move his Bill.

Amir Habibullah Khan Saadi (Lyallpur-VII) : Sir, I move :

That leave be granted to introduce the West Pakistan (Universities) Removal of Undesirable Government Servants (Amendment) Bill 1963.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is :

That leave be granted to introduce the West Pakistan (Universities) Removal of Undesirable Government Servants (Amendment) Bill 1963.

Minister of Education : Opposed.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - صاحب صدر - میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم کی خدمت میں مختصراً عرض کروں گا کہ چونکہ یونیورسٹی کا نام آگیا ہے اس لئے وہ اس کو ہوا نہ سمجھیں بلکہ اس بل کے ذریعہ حقیقتاً ۱۹۶۲ء کے آرڈیننس میں ایک نہایت معقول ترمیم کی گئی ہے -

جناب والا ! جس آرڈیننس میں میں ترمیم پیش کر رہا ہوں اس میں اس قدر بے پناہ اختیارات انتظامیہ کو دے دیئے گئے ہیں کہ وہاں کسی کی شنوائی نہیں ہو سکتی اور بغیر وجہ بتائے سرکاری ملازمین کو علیحدہ کیا جا سکتا ہے - لیکن اس کے مقابلہ میں دوسرے قواعد حکومت کے پاس موجود ہیں جن میں معقول تحفظ دیا گیا ہے - اپیل کا حق ہے - حالات کی وضاحت کا حق ہے - اگر الزام ہے تو اس کا جواب دینے کا حق ہے - میں نے صرف یہ ترمیم اس لئے پیش کی ہے کہ سرکاری ملازمین یا کسی یونیورسٹی یا دیگر تعلیمی اداروں کے ملازمین کے سلسلہ میں قابل اطلاق قواعد کارکردگی اور نظم و نسق جو پہلے ہی موجود ہیں کی رو سے ایسے ملازمین کو متعدد وجوہ کی بنا پر ملازمت سے بر طرف کیا جا سکتا ہے لیکن ۱۹۶۲ء کے ہنگامی قانون کی دفعہ ۲ کے تحت انتظامیہ کو غیر محدود اختیارات تفویض کئے گئے ہیں اور ان احکامات کی موجودگی میں سرکاری ملازمین کو حقیقی وجوہ کے بغیر بھی ملازمت سے بر طرف کیا جا سکتا ہے - ترمیم کا منشا یہ ہے کہ اس

امر کا امکان نہ رہے کہ انتظامیہ کسی قسم کا امتیازی سلوک روا رکھے -

اب مختصراً گذارش کر دوں کہ اس میں دفعہ ۲ میں میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ ''گورنر کی رائے میں ،، کے الفاظ حذف کر دیئے جائیں - جیسا کہ ہمیں رجحان روز بروز نظر آرہا ہے کہ ایک ہی شخص کو اختیارات منتقل ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس ایک شخص کی مصروفیات اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ ان کی طرف توجہ نہیں دے سکتا - اس لئے یہ اختیار کسی body کو ملنے چاہئیے - شق ۲ (ب) میں الفاظ ''غیر پسندیدہ ہے اور مفاد عامہ کے پیش نظر یہ امر قرین مصلحت ہے کہ اس کی ملازمت ختم کر دی جائے،، کو میں نے مندرجہ ذیل الفاظ سے بدلنے کی کوشش کی ہے :-

''اسے یونیورسٹی یا تعلیمی ادارہ کے مفاد کے منافی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے غیر پسندیدہ متصور کیا جاتا ہے اور یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ یا تعلیمی ادارے کی گورننگ باڈی اس کی ملازمت کے ختم کرنے کی سفارش کرتی ہے نیز ایسی کارروائی کرنے کی وجوہ بھی بیان کی جائیں گی ،، -

یہ الفاظ اس کی جگہ رکھے جائیں -

تو جناب والا - مختصراً عرض یہ ہے کہ یہ کوئی ایسا بل نہیں جس سے حکومت کو زیادہ تشویش ہو - وہ قواعد اور قانون جو حکومت کے پاس دیگر معاملات کیلئے موجود ہیں - ہم انہیں کا اطلاق یونیورسٹیوں پر بھی چاہتے ہیں -

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) - جناب والا ! میرے فاضل دوست نے اس بل میں آمرانہ اختیارات کا ذکر فرمایا ہے - جن کے متعلق ہمیں اعتراض ہے - اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہے کہ یونیورسٹیاں اور دیگر

تعلیمی ادارے جو تعلیم کا سرچشمہ ہیں - ان کی sanctity اور تقدس ہر لحاظ سے بے پناہ ضروری ہے - کیونکہ وہاں ہماری قوم کے ان نوجوانوں کو تعلیم دی جاتی ہے جنہوں نے کل اس ملک کا نہ صرف شہری بننا ہے - بلکہ اس ملک کا مستقبل اور حقیقت میں اس کا محافظ بننا ہے - تو اگر کوئی گورنمنٹ ملازم اس forum اور اس مقام کو جہاں سے اس نے دراصل ہماری آنے والی نسل اور پود کی حفاظت اور تعمیر کرنا ہے - اپنی undesirable activity کا مقام بنالیگا تو اس سے قوم اور ملک کو بے پناہ نقصان پہنچیگا - اور جیسا کہ میں ابھی عرض کرونگا یہ قانون کن کن معاملات پر لاگو کیا جائیگا - وہ معاملات ایسے ہیں جن پر check رکھنا قوم ، ملک ، عوام اور ہماری آئندہ نسلوں کے مفاد کیلئے از بس ضروری ہے - اس check کیلئے بہر صورت حکومت کے کسی شخص کو اختیار دینا ضروری ہو گا - اور وہ شخص صوبے کا سب سے بڑا صاحب اقتدار ہی ہونا چاہیئے جسے یہ اختیار دیا جانا ضروری ہے - مقصد یہ کہ جو شخص سارے صوبے کا نظم و نسق سنبھالے گا اسے یہ اختیارات دینا پڑینگے - اب ہر شخص کی نیت پر شبہ کرنا اور اس شک کا اظہار کرنا کہ ان چیزوں کو غلط اور آمرانہ طور پر استعمال کیا جائیگا - مناسب معلوم نہیں ہوتا -

جناب والا - اس سلسلے میں میں یہ عرض کرونگا کہ اگر سب معاملات کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ شک و شبے کا سمندر اتنا گہرا ہے جس کی گہرائی ماپنا ناممکن ہے - تو اس سلسلے میں پہلی بات یہ ہے کہ گورنر کی رائے میں کوئی ملازم جو کسی یونیورسٹی یا تعلیمی ادارے میں کام کر رہا ہو undesirable ہو - دوسرے It is expedient in the public interest - یعنی وہ مفاد عامہ میں ہو - اور پھر تیسری بات یہ ہے کہ گورنر صاحب اسے ایسے ہی نہ نکال دینگے بلکہ اسے

"After giving him a reasonable opportunity of showing cause against the action proposed to be taken against him, terminate his services."

ان ساری باتوں کے باوجود وہ اسے اس چیز کا موقع دینگے کہ وہ proposed action کے خلاف representation کر سکے -

تو اسے reasonable opportunity دی جائیگی - اور اس کے بعد یہ کارروائی کی جائیگی -

پھر جناب والا - اس بل کی introduction پر ایک قانونی اعتراض بھی ہے - میرے فاضل دوست نے یہ تجویز فرمائی ہے کہ -

"(c) in clause (i) the full-stop appearing at the end shall be replaced by a semi-colon and thereafter the following proviso shall be added, namely:—

کلاز نمبر ۲ یہ ہے :-

"Clause (ii) Direct that pension or Provident Fund as may be specified in the order be paid to him."

But he wants that there should be the following proviso after this :

"Provided that the amount of such pension or Provident Fund shall not be less than the amount of pension or Provident Fund payable to such Government Servant if he were invalided out of service."

اس پر جناب میری submission یہ ہے کہ آئین کے Article 47 کے تحت اس بل کے ساتھ گورنر کی recommendation ضروری ہے - وہ Article 47 یہ ہے -

"(1) Except on the recommendation of the Governor, no bill or amendment shall be introduced or moved in the Provincial Assembly if—

(a) it would if enacted and brought into operation, involve expenditure from the revenues or other moneys of the Provincial Government."

کیونکہ اس صورت میں وہ pension اور Provident Fund کی میعاد جو Provincial Consolidated Fund سے expenditure involve کریگا - اس طرح کرتے ہیں - اور اس کے ساتھ گورنر کی consent نہیں ہے - تو قانونی لحاظ سے جب تک اس کے ساتھ گورنر کی recommendation نہ ہو - یہ بل introduce نہیں کیا جا سکتا -

جناب والا - اس کے علاوہ میں ایک اور بات کی وضاحت کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں - جہاں تک حکومت کا تعلق ہے - وہ ایسے قوانین جن میں وقت کی ضرورت کے مطابق ایسے اختیارات جو عام اختیارات سے زیادہ ہوں - اور جن کا دیا جانا ضروری ہو - یا ان کا حاصل کیا جانا ضروری ہو - انہیں حکومت صرف اس وقت استعمال کریگی جب ان کا استعمال کیا جانا بالکل ضروری ہو گا - میں حکومت کی طرف سے اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں

کہ ایسے exceptional قوانین کو صرف اس وقت استعمال کیا جائیگا جب کہ مفاد عامہ - قومی مفاد - ہماری آئندہ نسلوں کے مفاد - یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کیلئے ایسا کیا جانا ضروری ہو گا - ان الفاظ کے ساتھ میں استدعا کرتا ہوں کہ اس بل کو introduce کرنے کی اجازت نہ دی جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker: Now I put the question the question is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan (Universities) Removal of Undesirable Government Servants (Amendment) Bill, 1963.

(The motion was lost)

Mr. Senior Deputy Speaker : Next bill is of Babu Muhammad Rafiq. He is not present and it lapses.

Mr. Abdur Raziq Khan to move his bill.

THE MEDICAL COUNCIL (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1964.

Mr. Abdur Raziq Khan : Sir I beg to move —

That leave be granted to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is —

That leave be granted to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill 1964.

Minister of Law : Not opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker : Leave is granted to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1964.

Mr. Abdur Raziq Khan : Sir, I beg to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker : The bill stands introduced.

THE WEST PAKISTAN SECTARIAN DISTURBANCES (PUBLIC INQUIRY) BILL, 1963

Mr. Senior Deputy Speaker : Rao Khurshid Ali Khan to move for leave to introduce the West Pakistan Sectarian Disturbances (Public Inquiry) Bill, 1963.

راؤ خورشید علی خان - جناب والا - میں احتجاج کے طور پر اسے move نہیں کرتا - کیونکہ اس سے زیادہ اہم معاملات پر حزب مخالف کے ممبران کو اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت نہیں دی گئی - افسوس کہ جو معاملہ قرآن سے متعلق تھا اس کے متعلق بھی بات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی - اور جو معاملات معمولی اہمیت کے ہیں - ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بولو - میرا اشارہ تفسیر قرآن کی طرف ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The member may please take his seatk. Motion for leave is not pressed. So it is dropped. Rai Mansab Ali Khan to ask for leave to introduce his bill.

THE MEDICAL COUNCIL (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1964

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Sir I move—

That leave be granted to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is—

That leave be granted to introduce the Medical Council (West Pakistan Amendment) Bill, 1964.

Minister of Law : Not opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker : Two bills of the same type ; how can they be ? Does Rai Sahib, want to press for leave ?

Rai Mansab Ali Khan Kharal : Yes Sir. As I have requested, let it be introduced and this bill should be considered at the same stage.

Mr. Senior Deputy Speaker : The same bill is already before the House. How can the member move his bill ?

Rai Mansab Ali Khan Kharal : In that case I don't press it.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion for the bill is not pressed. The bill is dropped.

میاں محمد اکبر ۔ جناب والا ۔ میں گذارش کرونگا کہ پہلے بل کو کھرل صاحب کے نام لکھ دیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : That matter is settled.

THE WEST PAKISTAN NATIONAL LANGUAGE BILL, 1963

Mr. Senior Deputy Speaker : Allama Arshad to move his motion now.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون قومی زبان مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۳ء جیسا کہ اس کے بارہ میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is : —

That the West Pakistan National Language Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once.

Minister for Education (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Opposed.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاولپور - ۲) ۔ جناب صدر ۔ میں اس بل کے متعلق طول و طویل گزارشات پیش نہیں کروں گا ۔

جناب صدر ۔ ایک آزاد خود مختار با غیرت اور باہمت قوم کا سب سے پہلا فرض اور سب سے اہم فرض

یہ ہے کہ اس کی اپنی قومی زبان ہو اور وہ قومی زبان تمام عوامل کی حامل ہو۔

میں اس حکومت کو مورد الزام ٹھہرانے کو تیار نہیں ہوں کہ انہوں نے اس معاملہ میں کوئی کام نہیں کیا۔ بلکہ نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جو بل آج پیش ہو رہا ہے اور جن اغراض و مقاصد کے لئے پیش کر رہے ہیں، اس سے پہلے کی حکومتوں نے ان ہی اغراض و مقاصد کے پیش نظر ایک قانون منظور کیا تھا کہ قومی زبان کو اپنانا چاہئے۔ اب جن وجوہ کی بنا پر محترم وزیر تعلیم نے اسے oppose کیا ہے وہ میں نہیں جانتا کہ وہ کونسی وجوہ کی بنا پر اس کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔

میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ با غیرت، باہمت اور آزاد خود مختار حقیقت پسند اور فرض شناس قوموں کا انداز کیا ہوتا ہے اور وہ کیسے قومی زبان کو اپناتے ہیں۔

آپ کے سب سے بڑے حلیف ملک ترکیہ کا ذکر کروں گا کہ اتاترک نے جب عنان حکومت سنبھالی تو انہوں نے سب سے پہلا حکم یہ دیا تھا کہ کل سورج نکلنے سے پہلے تمام دفاتر کی زبان۔ تمام تجارتی اداروں کی زبان اور تمام ملک کی زبان ترکی ہو گی۔ صرف ۲۴ گھنٹے کا نوٹس تھا اور اتنے کم وقفہ میں تمام ملک کی زبان ترکی بنا دی۔ یہ تو ایک پرانا واقعہ ہے۔ اس کے بعد جب انڈونیشیا نے آزادی حاصل کی تو انہوں نے صرف ۷ دن کی مہلت دی کہ حکومت کے تمام اہل کار۔ یونیورسٹی تعلیمی ادارے اور دانش گاہیں ایک ہفتہ کے اندر قومی زبان اپنا لیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ایک ہفتہ کے اندر وہاں انڈونیشی زبان ہو گئی۔

سب سے چھوٹا ملک سیلون (لنکا) ہے۔ جس نے یہ طے کیا کہ یکم جنوری ۱۹۶۴ء کے بعد ملک کی قومی زبان سیلونی ہو جائے گی۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ اس کے

بعد وہاں نہ صرف دفتر کی زبان سیلونی ہو گئی تھی بلکہ تجارتی اداروں اور دکانوں پر جو تختے آویزاں تھے سب کی زبان سیلونی ہو گئی ۔

اگر میرے دوست وزیر تعلیم اور ان بینچوں پر بیٹھنے والے محترم بھائی اس واقعہ سے سبق حاصل کریں تو اچھا ہے ۔ اس کے علاوہ ایک نہایت ہی چھوٹی سی سلطنت ہے ۔ جو کچھ عرصہ پہلے معرض وجود میں آئی ہے ۔ جس کی آبادی ۱۰ یا ۱۵ لاکھ سے زیادہ نہیں ۔ انہوں نے یہ طے کیا تھا کہ مردہ عبرانی زبان کو جو صدیوں سے نہیں بلکہ ہزاروں سال سے مردہ ہے سرکاری طور پر اپنایا جائے جس کے جاننے والے اس ملک میں صرف ۱۲ نفوس ہیں ۔ جب انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اسرائیل کی قومی زبان عبرانی ہو تو آپ سن کر حیران ہوں گے کہ ۱۲ سال سے حکومت کی زبان ۔ وہاں کے دفاتر کی زبان ۔ یونیورسٹی کی زبان عبرانی ہو گئی ہے ۔ لیکن یہاں جو صورت حال ہے وہ بعض اوقات نہایت ہی افسوس ناک اور شرمناک ہوتی ہے ۔

ایک ڈپٹی کمشنر نے کسی Basic Democrat کو انگریزی میں چٹھی لکھی ۔ وسائل کے اعتبار سے یہ مواصلات کے اعتبار سے بعض علاقے تیس تیس میل دور ہوتے ہیں اور ان دور افتادہ علاقوں میں انگریزی پڑھنے والا کوئی نہیں ہوتا ۔ ہمارے واجب الاحترام احمد نواز شاہ صاحب گردیزی کے علاقہ میں ایسی دو تین یونین کونسل ہیں ۔ مسانی اور رنگ پور وغیرہ ۔ ایسے علاقوں میں انگریزی پڑھنے والا چونکہ کوئی نہیں ہوتا اور جو چٹھی لکھی گئی تھی وہ انگریزی میں تھی ۔ اس لئے وہ شخص وہاں سے چٹھی لے کر روانہ ہوتا ہے اور شہر میں وارد ہوتا ہے ۔ کسی نے پڑھ کر یہ بتایا کہ ڈپٹی کمشنر نے فلاں تاریخ کو پڑتال کے لئے تمہارے ہاں آنا ہے ۔ اس نے یہ سمجھ لیا کہ شاید ڈپٹی کمشنر نے مجھے حاضری کے لئے بلایا ہے ۔ اب

تو یہ روز مرہ کی بات ہے ۔ آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ اردو زبان کو رائج کرنے کی کتنی ضرورت ہے ۔

جناب صدر ! یہ معاملہ بہت اہم ہے اور اسی مقصد کے لئے اس بل کو مرتب کیا گیا ہے ۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ پرائمری پاس ٹریفک کا سپاہی انگریزی کے عدد اور ہندسے بمشکل پڑھ سکتا ہے لیکن اگر موٹر پلیٹ پر اردو میں حروف ہوں تو وہ موٹر کار کے ڈرائیور کا چالان کر دیتا ہے ۔ کتنی برالعجبی ہے کہ ابھی تک انگریزی زبان اور تعلیم کے لئے ذہنی غلامی ہے اور اپنی قومی زبان سے دلچسپی پیدا نہیں ہوتی ۔

میں اس بل کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ میرے دوست فاضل وزیر تعلیم تو اس مرحلے پر اسکی مخالفت نہ کرنی چاہیئے تھی ۔ یہ بل تقریباً ایک سال سے اس ہاؤس میں زیر غور چلا آرہا ہے ۔ یہ مجلس قائمہ کے سپرد ہوا ۔ پانچ پانچ سات سات اجلاس ہوئے تھے ۔ اسکی تفاصیل مرتب کیگئی تھیں اور اس بل کو ملک کے عمائدین کے پاس رائے معلوم کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا ——— پشاور یونیورسٹی ۔ حیدرآباد یونیورسٹی ۔ کراچی یونیورسٹی ۔ پنجاب یونیورسٹی اس کے علاوہ تمام ڈویژن کے کمشنروں— عام المہندمہ کے ماہرین پروفیسروں اور دانشوروں کی آرا بھی میرے پاس محفوظ ہے ۔ جنہوں نے اسکے ساتھ اصولاً اتفاق کیا ۔ میں صرف انکی اطلاع کیلئے عرض کرتا ہوں کہ پشاور یونیورسٹی نے اسکے متعلق یہ لکھا تھا کہ ایک دن کی تاخیر کے بغیر اردو کو رائج کرنا چاہیئے کوئی باغیرت قوم اپنی قومی زبان کی ترویج میں تاخیر کی روادار نہیں ہے ۔ سرکاری آفیشل Language Committee Government of West Pakistan نے ۷—صفحوں کے طویل خط میں اس رائے کا اظہار کیا کہ اردو زبان بغیر کسی تکلیف کے انگریزی کی جگہ لے سکتی ہے ۔

پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور ڈاکٹر سید عبداللہ نے ایک ایسی ہی معلومات افزا ٹھوس حقائق پر مبنی چٹھی لکھی اور ڈاکٹر

صاحب نے بتایا کہ ۱۹۳۹ء تک پنجاب کا گزٹ اور اسمبلی کا بجٹ دونوں ہی اردو میں شائع ہوتے تھے ۔ سر سنوھر لال وزیر ہوئے وہ صوبے میں ہندی تو رائج کر نہیں سکتے تھے ۔ انہوں نے تعصب کی بنا پر یہ کہہ کر کہ اردو زبان غیر اقتصادی ہے ۔ اسمیں خرچ زیادہ ہوتا ہے ۔ انہوں نے یہ دونوں چیزیں انگریزی میں کر دیں اور شاید فاضل وزیر تعلیم کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ انگریزی کے عہد میں بھی ۱۹۱۸ء تک مختلف ضلعوں کے جو gazetteer لکھے جاتے تھے ۔ وہ اردو میں لکھے جاتے تھے ۔

ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کی رائے یہ ہے کہ سر سنوھر لال کی ان متعصبانہ حرکات کے بعد بھی اردو کم و بیش پورے شمالی ہند میں درسی زبان رہی ۔ لیکن انگریز کی غلامی سے نجات کے بعد انگریزی نے اپنے قدم جمانا شروع کئے اور اینگلو امریکن اثر و نفوذ اور سیاسی وجوہات کی بناء پر اسکو پھر ایک مقام مل گیا ۔

رجسٹرار یونیورسٹی آف دی پنجاب نے لکھا کہ وائس چانسلر صاحب نے ماہرین کی ایک کمیٹی مرتب کی انہوں نے بڑی تحقیق اور چھان بین کے بعد اس بل کیساتھ پورا پورا اتفاق کیا تھا ۔ رجسٹرار سندھ یونیورسٹی نے بھی اصولاً اس بل کیساتھ اتفاق کیا ۔ سب سے اہم اور سب سے بڑی مشکل ہمیں یہ بتائی جاتی ہے ۔ کہ اردو میں ٹکنیکل اور فنی اور اصطلاحی تعلیم نہیں ہو سکتی اسکے لئے جناب میں عرض کردوں کہ رجسٹرار ویسٹ پاکستان انجینیرنگ ٹیکنالوجی نے لکھا ہے کہ یونیورسٹی کے تمام ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹس کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی اور انکے تمام سربراہوں نے غور کر کے اصولاً یہ فیصلہ کیا کہ اردو زبان میں فنی اور اصطلاحی تعلیم دیجا سکتی ہے ۔

رجسٹرار کراچی یونیورسٹی نے جو کچھ لکھا اسکا ملخص یہ ہے ۔ کہ یونیورسٹی کے تمام ارباب حل و عقد اور

اساتذہ نے بے پایاں مسرت کیساتھ اس بل کا خیر مقدم کیا ہے - اور انہوں نے اس وضاحت کیساتھ ہمیں مطلع کیا کہ اردو زبان انگریز کے عہد میں بھی یوپی - بہار - حیدرآباد دکن بہاولپور میں سرکاری زبان کے طور پر استعمال ہوتی تھی - اس یونیورسٹی کے باہمیت اور باغیرت ارباب بست و کشاد نے کسی قانون کا سہارا لئے بغیر جرآت رندانہ سے اردو زبان کو اپنایا اور اپنے اس فیصلے کو تاریخی اور انقلابی جرآت مندانہ قرار دیا اسکے علاوہ بجز ایک کمشنر صاحب جو میرے خیال میں پرانے آئی - سی - ایس ہونگے جنکے دل میں انگریز کی سخت محبت ہوگی تمام ڈویژنل کمشنروں نے اسکا خیر مقدم کیا اور بل کے اغراض و مقاصد کیساتھ اتفاق کیا -

دوسری جناب اس سلسلے میں یہ سب سے بڑی دلیل دیجاتی ہے کہ یہ زبان عدالتوں کی زبان نہیں بن سکتی اس سلسلے میں جناب کی خدمت میں ملک کے سب سے بڑے جورسٹ او ملک کی سب سے بڑی عدالت کے عہدے دار جسٹس کارنیلیس کے تاثرات پیش کرتا ہوں انہوں نے اردو ڈائجسٹ لاہور کے نامہ نگار کو انٹرویو دیا تھا اسمیں وہ فرماتے ہیں کہ آپ کے نظام تعلیم میں بنیادی نقص یہ ہے - کہ اب بھی اردو زبان کو صرف ثانوی حیثیت حاصل ہے - کسی زبان میں چند جگہ مضامین لکھ دئیے جانے سے وہ زبان زبان کہی جانے کی مستحق نہیں ہو سکتی جبتک اسمیں اور مضامین بھی یہ پڑھائے جائیں - جبتک اردو زبان ذریعہ تعلیم نہیں بنائی جائیگی موجودہ صورت حال میں تبدیلی نہیں آئے گی - میں سمجھتا ہوں کہ علوم انسانی اردو زبان میں پڑھائے جاسکتے ہیں - پھر اسکے بعد وہ خود فرماتے ہیں - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم ابھی تک انگریزی زبان سے کیوں چمٹے ہوئے ہیں - پھر ان سے یہی نامہ نگار دریافت کرتا ہے کہ کیا اعلیٰ عدالتوں میں اردو زبان کو رائج کیا جاسکتا ہے - کارنیلیس صاحب نے بیساختہ جواب دیا ''کیوں نہیں'' پھر اسکی دلیل میں فرمایا کہ زبان

کا خیالات کی تشکیل میں ایسا کوئی حصہ نہیں لیکن ہر زبان کا ہر حرف اپنا تاریخی و تحریری پس منظر رکھتا ہے جب بھی کسی زبان کا کوئی لفظ استعمال ہوتا ہے۔ تو غیر شعوری طور پر اس لفظ کا پس منظر بھی ہوتا ہے یہ پس منظر آپ کے ذہن کو خاص خطوط پر ڈھالتا رہتا ہے اور بالاخر آپ اسی رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔ جو اس زبان کا تحریری اور تقریری رنگ ہے۔

ان شواہد کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ میں نے رائے عامہ کیساتھ اپنی گزارشات کو بڑی حد تک اس ہاؤس کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اب مجھے صرف ایک غلط فہمی دور کرنا ہے آپ کی وساطت سے بعض وہ اصحاب جو سندھ یا سابق صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں انکی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ انگریزی کے بجائے اردو کا نفاذ کرنیکا مقصد یہ نہیں ہے۔ کہ ان کی علاقائی زبان کو نقصان پہونچے گا۔ یہ اردو زبان صرف انگریزی کی جگہ ہوگی۔ نہ یہ پشتو کی جگہ ہوگی نہ یہ سندھی کی جگہ ہوگی انکی علاقائی زبانوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ ان تھوڑی تھوڑی تفصیلات کے بعد جو میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ اس ملک کا کوئی آدمی جسکو اپنے ملک کی آزادی سے محبت ہو اور اپنی خود داری پر فخر ہو اور عقل و دانش سے بہرہ ور ہو میں سمجھتا ہوں کہ اسمیں کوئی مقصد پوشیدہ نہیں ہے کہ جس سے اس بل سے اختلاف کی ضرورت پڑے۔ میں آپ کی اجازت سے اب بیٹھتا ہوں وزیر صاحب جو کچھ ارشاد فرمائیں گے تو مجھے اجازت ہوگی کہ میں انکا جواب دے لوں۔

سردار عنایت الرحمن خان عباسی(ہزارہ—۱) - صاحب صدر- قبل اسکے کہ میں اس بل کی حمایت میں کچھ کہوں میں ایک ضروری گذارش آپ کی وساطت سے کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ میرے ذہن میں اس بل کی مخالفت کا صرف

ایک جواز ہے - جسے میں سامنے رکھکر اس پر غور کر سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر آئینی طور پر ہم پر کچھ ایسی پابندیاں ہیں کہ جن میں یہ کہا گیا ہے یہ بتلایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۷۲ تک ہم اردو رائج کر سکتے ہیں تو اسکا ہم اثر یہ لیں گے کہ یہ ہماری ملکی حکومت کا کام ہے - اگر یہ بات ہے تو میں mover سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ آئینی جواز پیدا نہ کر سکیں تو اس بل کو move نہ کریں اور اگر یہ بات نہیں ہے - آئینی طور پر یہ صوبائی اسمبلی اور یہ ادارہ حق رکھتا ہے - کہ اس قسم کا بل لا کر اردو کو قومی زبان بنالیں تو میں اسکی حمایت کرتا ہوں اور اس پر فخر محسوس کرتا ہوں -

صاحب صدر - کسی قومی بات کو اپنانا میں یہ بات کہنی مناسب سمجھتا ہوں کہ آج ہم شراب اس لئے بند نہ کریں شراب پینا اس لئے نہ چھوڑیں کہ یہ ہماری سوسائٹی میں رائج ہے جھوٹ سے اس لئے دور نہ رہیں کہ ہماری سوسائٹی جھوٹوں کا ایک ادارہ ہے ہم دیگر ہمچو قسم برائیوں کی اس لئے اصلاح نہ کریں کہ ہماری سوسائٹی میں یہ بدرجہ اتم موجود ہیں - کہ یہ قومی کردار کا مظاہرہ نہیں ہے -

صدر گرامی - اس میں کچھ شک نہیں کہ اردو کو رائج کرنے یا اسے قومی زبان بنانے میں ہمارے لئے مشکلات بھی ہونگی - ہمارے لئے ضروریات بھی ہونگی - ہمارے لئے اور دقتیں بھی ہونگی - لیکن آپ اس بات پر غور فرمائیں کہ سولہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور ان سولہ سالوں میں ان دقتوں پر عبور حاصل کرنا بھی آپ کے فرائض میں شامل تھا آج آپ کو اس بات پر جھجھک محسوس کرنا چاہیے کہ آپ آج دن تک ایک غیر ملکی زبان کو اپنائے ہوئے ہیں اور غیر ملکی بھی کون کہ جنہوں نے ہمارے معاشرے کے اندر ایک سے لے کر آخیر تک انتہائی خرابیاں پیدا کی ہیں اور انہوں نے آخر میں جاتے وقت ہمیں جو زک پہنچائی ہے کہ تاریخ دان جب اسے لکھے گا تو اس کے قلم میں

لرزش پیدا ہو جائیگی - میں نے اپنے وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں بھی گذارش کی تھی اور یہ ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں - ہمارے وزیر تعلیم نہایت بیدار مغز اور انتہائی عوامی قسم کے آدمی ہیں اس لئے میں ان کی خدمت میں پہنچا اور ان کی خدمت میں عرض کی - کہ اگر اس کے راستے میں کوئی آئینی رکاوٹ ہو تو آپ بے شک اس کی مخالفت کریں اور اگر کوئی آئینی رکاوٹ اس کی راہ میں حائل نہیں ہے تو آپ کی زبان سے اس کی admissibility کے موقع پر کوئی مخالفت نہ ہو گی اس لئے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز وہ اس بل کو admit ہونے دیں گے - اس ہاؤس کے ممبران کے لئے موقع بہم پہنچائیں گے کہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں اور کمیٹی کو موقع دیں گے کہ وہ اس پر غور کر سکے جس طرح کہ ایک مثال علامہ ارشد صاحب نے دی ہے - اس میں کوئی شک نہیں کہ انگریزی کو بہت بڑا مقام حاصل ہے لیکن ایک مخصوص اور اونچے طبقے میں - لیکن آپ اس معاشرے میں جائیے جس کا اس اونچے طبقے سے کوئی رابطہ نہیں ہے تو آپ اردو کو ہی وہاں بدرجہ اتم موجود پائیں گے ہم پٹھان ہیں - پشاور کے رہنے والوں کی اپنی زبان پشتو ہے - اور سندھ میں سندھی علاقائی زبان ہے - لیکن آپ کو اس ہاؤس میں دیکھ کر خوشی ہو گی - کہ نوے فی صد ممبران صاحبان جنکی اپنی علاقائی زبانیں موجود ہیں - انہوں نے اردو ہی کو ذریعہ تقریر بنایا ہوا ہے - ہم خود انگریزی لکھ بھی سکتے ہیں بول بھی سکتے ہیں لیکن ہم نے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ ہم اپنی قومی زبان ہی کو ترقی دیں لکھیں بھی اردو - بولیں بھی اردو اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں - کہ وہ اردو میں بات چیت کریں - اس لئے نوے فی صد آبادی کی یہ انتہائی مشکلات ہیں - جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ ڈپٹی کمشنر دورے پر آ رہے تھے تو دیہات والوں نے یہ مفہوم ان کی بھیجی ہوئی چٹھی کا لیا کہ چونکہ یہ ڈپٹی کمشنر کی دستخط شدہ چٹھی ہے - تو وہ شائد مجھے بلانا چاہتے ہیں - میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا

چاہتا ہوں - اور انتہائی مودبانہ طور پر اپنے بیدار مغز وزیر تعلیم سے درخواست کروں گا کہ وہ اس نقطہ نظر سے اس بل کی اس مرحلے پر مخالفت نہ کریں -

صاحبزادی محمودہ بیگم (راولپنڈی - سرگودھا ڈویژن)- صدر محترم - سب سے پہلے تو میں آپکی اجازت سے علامہ صاحب کو اس بل کے پیش کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں - یہ قوم کا زبردست مطالبہ تھا اور میں بے حد خوش ہوں کہ علامہ صاحب نے اس پر توجہ فرمائی - کیونکہ کوئی قوم کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کی اپنی قومی زبان نہ ہو - انگریز کے ایک طویل عرصے تک حکمران رہنے کی وجہ سے ہم لوگوں میں اس درجہ احساس کمتری پیدا ہو گیا ہے کہ جب بھی اردو کی ترویج و ترقی کا معاملہ آتا ہے تو ہم اس احساس کمتری کو مدنظر رکھ کر یہ کہتے ہیں - کہ فلاں جگہ اردو رائج نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کی technicalities بہت ہیں - سولہ سال کا طویل عرصہ میں سمجھتی ہوں کہ ان شکایت کو رفع کرنے کے لئے بہت کافی تھا - حکومتیں آتی اور جاتی رہتی ہیں - کاش کہ کوئی حکومت یہ کام ہم سے پہلے کر لیتی - لیکن ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے عہد میں یہ معاملہ اس معزز ایوان میں پیش ہوا ہے -

صدر محترم - ابھی آپ نے حال ہی میں دیکھا ہوگا کہ چین کے وزیر اعظم جب یہاں تشریف لائے تو میری ذاتی رائے ہے اور میں نے لوگوں سے بھی معلوم کیا ہے کہ وہ اچھی خاصی انگریزی جانتے ہیں لیکن انہوں نے پاکستان کے قیام کے تمام عرصہ میں ایک لفظ بھی انگریزی کا استعمال نہیں کیا اور میں سمجھتی ہوں کہ یہی زندہ قوموں کی دلیل ہے - انہوں نے یہ اثبت کیا ہے کہ وہ اپنی زبان میں ہی اپنے خیالات کا اظہار کریں گے اور ہمیں انہوں نے یہ بتا دیا کہ یہ ضروری نہیں کہ دنیا کا ہر آدمی انگریزی ضروری

جانتا ہو ۔ تو صدر محترم یہ بل اتنا اہم ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ حزب اقتدار اور حزب مخالف کے تمام اراکین کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بل کی حمایت کریں ہندوستان جس کی مثال ہمارے لئے کوئی فخر کی بات نہیں ہے لیکن اس میں کئی ایک باتیں ایسی ہیں جن کو مثال کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ ہندی کوئی زبان نہ تھی لیکن سولہ سال کے عرصہ میں انہوں نے اسے اپنے ملک پر ٹھونس ہی دیا اور وہ اس زبان میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کو ان کے اپنے لوگ نہیں سمجھتے ۔ اور اس کے باوجود کہ وہ اتنا بڑا ملک ہے وہ اسی زبان کو جس کے پاس کوئی خاص مواد نہ تھا اسے وہ ایک قومی زبان بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں ۔

صدر محترم ۔ جس کی بناء پر ہم نے تقسیم کرائی تھی کہ ہمارا معاشرہ الگ ہے ۔ ہماری زبان الگ ہے ۔ ہماری ہر چیز الگ ہے ۔ لیکن ہم اس سولہ سال کے طویل عرصے میں بھی اپنی قومی زبان اس ملک میں رائج نہ کر سکے ۔ یہ ایک انتہائی شرم کا مقام ہے کہ ایک آزاد ملک کے لوگ اپنے آپ کو آزاد تو کہیں لیکن زبان وہ دوسری استعمال کریں اور وہ اپنے خیالات کا اظہار بھی اپنی زبان میں نہ کرسکیں ۔ اس جھجک کی وجہ سے کہ لوگ یہ سمجھینگے کہ اسے انگریزی نہیں آتی ۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں یہ احساس کمتری ضرور دور کرنا چاہئیے ۔ اگر یہ بل اس ہاؤس میں پاس ہو گیا تو یہ ہاؤس بہت بڑی اہمیت کا حامل ہو گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اور تاریخ میں لکھے جانے کے قابل بات ہو گی ۔ کہ اس اسمبلی نے اس اہم بل کو پاس کیا ہے ۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی (لائل پور - ۷) ۔ صاحب صدر ۔ محترم محرک نے اور ان کے بعد عباسی

صاحب اور صاحبزادی صاحبہ نے جو دلائل پیش کئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے محترم وزیر تعلیم کا یہ ارشاد کہ ''میں اس کی مخالفت کرتا ہوں،، مجھے کچھ عجیب سا نظر آتا ہے ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر قومی زبان کو سولہ سال سے اپنے ملک میں جگہ نہیں مل رہی ۔ اور اس کی ترویج و ترقی کے راستے میں حیلے بہانے تراشے جا رہے ہیں تو کیا اس ملک میں انگریز کی حکومت ہے ۔ یا امریکہ کی حکومت ؟ یا اس کے ایجنٹوں کی حکومت ؟ میں سمجھتا ہوں کہ میرا یہ اعتراض یا یہ سوال کہ اگر ان مصنوعی روکاوٹوں پر غور کیا جائے جو اس مسودہ قانون کے راستے میں پیش کی جا رہی ہیں ۔ تو یہ ایک نہایت ہی اہم چیز ہے اور یہ مسئلہ محض زبان کا مسئلہ بن کر نہیں رہ جاتا بلکہ وہ حقیقتاً ایک سیاسی مسئلہ بھی بن جاتا ہے ۔

اگرچہ بظاہر یہ کہا جائے گا کہ زبان کے مسئلہ میں سیاست کو نہیں لانا چاہیئے جیسا کہ ہمارے حکمرانوں کے دماغوں کے خانے الگ الگ ہیں اور وہ ایک بات سوچتے وقت دوسری بات نہیں سوچ سکتے ۔ لیکن آپ اس چیز کا اندازہ کریں کہ انگریز نے اپنی حکومت کے دوران اس ملک کی زبان اور ثقافت کو آہستہ آہستہ کس طرح تباہ کیا ۔ عہدوں کے لالچ سے ۔ انعامات کے طفیل اور اپنی حکومت کے بل بوتے پر ۔ اس نے یہاں تک نوبت پہنچا دی کہ ۱۹۱۸ء کے بعد ۱۹۴۷ء تک ہم اور ہمارا اکثر بر سراقتدار طبقہ ذہناً انگریز بن چکا تھا لیکن اس قسم کا انگریز کہ جو صرف انگریزوں کے مصرف کا تھا اور اس کی غلامی کا حق ادا کر سکتا تھا قیام پاکستان کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ کوئی خدا کا بندہ ایسی جماعت پیدا کرتا ۔ ایسے گروہ کو اس ملک میں کھڑا کرتا جو غلامی کے تمام نشانات کو مٹا دیتا ۔ لیکن ہوا یہ کہ یکے بعد دیگرے جو بھی آتا رہا اس کے لئے ایسے ہی ہوتا رہا جیسے بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹتا ہے ۔ جو انگریز کے ادنیٰ ملازموں کی حیثیت سے ابھرا تھا اس بات کا گمان بھی نہ ہوتا تھا کہ اتنے

بڑے ملک کی حکومت ہاتھ میں آ جائے گی - اس نے بھی اس میں مگن رہنے پر اکتفا کیا اور قومی ضروریات اور بنیادی مسائل کی طرف کوئی توجہ نہ دی - بڑے شوق سے حکمران اس ملک میں عیش کریں - کھائیں پئیں - اپنے رشتہ داروں کو نوازیں - اپنے دوستوں کو جاگیریں بخشیں لیکن خدا کے لئے وہ اس ملک کے بنیادی مسائل کی طرف بھی تو دیانتداری سے توجہ کریں - آپ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ ملک حاصل کرتے وقت اس قوم کا مطالبہ یہ تھا کہ اس کی اپنی زبان ہے اور اپنی ثقافت ہے - میں دونوں کا ذکر یکجا اس لئے کر رہا ہوں کہ ان کا تعلق اس قدر گہرا ہے کہ ایک دوسرے سے یہ الگ نہیں ہو سکتیں - اور ہمیں یہ ملک اس لئے درکار تھا کہ ہم اپنی زبان اور ثقافت کی حفاظت کر سکیں - ۱۶ سال میں جس طریقے سے ہم نے ان دونوں چیزوں کی حفاظت کی ہے وہ آپ کے سامنے ہے - میں بلا خوف تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم ۱۹۴۷ء سے پہلے اس قدر انگریزی کے دلدادہ نہیں تھے - تعداد کے لحاظ سے بھی اور ہر روز گفتگو اور تحریر و تقریر کے لحاظ سے بھی - جس قدر اب ہو چکے ہیں - انگریزی بولنے والوں کی تعداد اب بڑھ گئی ہے اور اس کے ساتھ چونکہ زبان کا تعلق ثقافت سے بھی ہے اس لئے جب آپ انگریزی بولتے ہیں تو اس کے ساتھ انگریزوں کی روایات اور تہذیب آتی ہیں - آپ ان سے متاثر ہوتے ہیں - آپ یہ دیکھئے کہ اس اسمبلی میں انتخابات ہونے کے بعد ہم جب نئے نئے ممبر بن کر آئے تو ہمارے بہت سے دوست اپنے قومی لباس میں آتے تھے - لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا ان کا لباس تبدیل ہوتا چلا گیا - اب طرے کم ہو گئے ہیں - اچکنیں کم ہو گئی ہیں اور یہ سوٹ اور یہ نکٹائیاں یہ تمام غلامی کی نشانیاں بڑھ گئی ہیں - میرا گذارش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ . . .

وزیر تعلیم - دونوں طرف دیکھ کر فرمائیں -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - میں سب کے

متعلق عرض کر رہا ہوں - اپنے متعلق بھی - اپنے آپ کو بھی شامل کر رہا ہوں -

میاں محمد اکبر - زیر بحث مسئلہ کسی پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے - یہ تمام ایوان کا مسئلہ ہے -

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - میرے گذارش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ زبان کے ساتھ ثقافتی اور تہذیبی اثرات غیر محسوس طور پر زندگی میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں - ۱۶ سال سے ہو رہے ہیں - اور ۱۶ سال کے بعد ہم اس منزل پر کھڑے ہیں کہ اپنے ملک میں خود اپنے آپ کو اجنبی محسوس کر رہے ہیں -

میں محترم وزیر تعلیم کی خدمت میں ایک حقیقت عرض کرنا چاہتا ہوں جس کا ثبوت شاید عدالت کی زبان یا قانونی طریقہ پر میرے پاس نہ ہو اور شاید وہ خود بھی مہیا نہ کر سکیں لیکن یہ واضح حقیقت ہے کہ انگریز اور امریکہ اس ملک میں (aids کے علاوہ یا دوسرے طوق جو ہمارے گلے میں پڑے ہیں ان کے علاوہ) وہ اپنی گرہ سے اس بات پر بے انتہا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تاکہ ہماری زبان اور ثقافت بدلتی چلی جائے وہ زبان کو انگزیزی رکھنے پر مصر ہیں - غیر محسوس طور پر ہمارے حکمرانوں کو اور بڑے بڑے افسروں کو اور محکموں کے سربراہوں کو انہوں نے لگا رکھا ہے - انہیں مختلف قسم کی چاٹیں لگائی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے اس کی مخالفت کی جا رہی ہے کہ اردو رائج ہو - خدا کے لئے اس غلامی کے طوق کو اپنے گلے سے اتار پھینکئے - اردو زبان کو اپنانے سے ہی ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں - یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جب تک آپ اپنی زبان کو اختیار نہیں کریں گے اور غیر زبان کو دشمن کی زبان سمجھ کر اس ملک سے نہیں نکالیں گے آپ اپنے پاؤں پر نہیں کھڑے ہو سکتے - یا خود اپنی بناء پر ترقی نہیں کر سکتے -

مولانا غلام غوث (ہزارہ - م) - جناب سپیکر - اس مسئلہ پر علامہ ارشد نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس پر

اضافہ کرنا بے سود ہے ۔ آپ نے بڑی وضاحت سے اپنے بل کے حق میں دلائل پیش کئے ہیں ۔ دوسرے دوستوں نے بھی بہت کچھ فرمایا ہے ۔ میں مختصراً دو باتیں عرض کرتا ہوں ۔

غلامی کا برا ہو ۔ جب یہ آتی ہے تو پہلے ہاتھ پاؤں جکڑے جاتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ معاشرہ بدل جاتا ہے ۔ ذہن غلام ہو جاتا ہے ۔ خیالات غلام ہو جاتے ہیں ۔ زبان غلام ہو جاتی ہے ۔ انگریز بڑا عیار تھا اور عام طور سے اہل کفر اور دنیائے کفر نے جو کچھ سیکھا ہے اسلام کے ابتدائی دور سے سیکھا ہے ۔ چاہے وہ نقل غلط سہی لیکن نقل کرنے کی کوشش وہ کرتے رہے ۔ عرب جب عرب سے باہر آئے اور عراق میں پہنچے تو عراق کی زبان عربی ہو گئی ۔ شام میں پہنچے تو شام کی زبان عربی ہو گئی ۔ مصر میں پہنچے تو مصر کی زبان عربی ہو گئی ۔ جہاں گئے انہوں نے صلابت قومی کا ثبوت دیا اور صلابت دینی کا ثبوت دیا ۔ انگریز نے اس کی نقل کی ۔ یہاں آہستہ آہستہ ہماری زبان تبدیل کر دی ۔ آج کتنے افسوس کی بات ہے کہ انگریزی پر یہاں فخر محسوس کیا جا رہا ہے حالانکہ یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے ۔ یہ ذہنی غلامی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ کس زبان کے ساتھ اس کی تہذیب لازمی ہوتی ہے ۔ جب عربی زبان تھی تو عربی تہذیب ترقی کرتی تھی اور اس کو اتنی فتح حاصل ہوئی تھی کہ انگریز کے زمانے میں بھی نصف الفاظ عربی اور فارسی کے یہاں رائج تھے ۔ بعد میں انگریز کامیاب ہوا ۔ انگریزی رائج کرنے میں تو میں یہ عرض کروں گا کہ جب تک انگریز تھا ہم بڑے پرجوش طریقے سے اردو کی حمایت کرتے تھے اور ایک بات مشہور ہو گئی تھی کہ گاؤ زبان کا مسئلہ ہے ۔ یعنی گائے پر ہماری لڑائی ہوتی تھی یا زبان پر ۔ ہندی اردو یا گائے کی قربانی ۔ گاؤ زبان کا مسئلہ زبان زد خاص و عام تھا ۔ انگریز گیا تو ہم اپنی ان تمام باتوں کو بھول گئے ۔ اب زبان کا مسئلہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے ۔

علامہ صاحب نے دوستوں کے مشورہ سے یہ بل پیش کیا - بلکہ بہت سے دوستوں نے - معزز ممبروں نے نوٹس دیئے تھے جن میں سے قرعہ علامہ صاحب کا نکلا - میں خیال کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ اور یہ بل حزب اقتدار کی دیانت—امانت—سچائی—قوم پروری حریت اور آزادی کے کے امتحان کا بل ہے - (تحسین و آفرین) اس وقت جب کہ Standing Committee نے بھی اس کی سفارش کر دی ہے - تو اب اسے اسی اجلاس میں منظور ہونا چاہئے - کیا اس کے بعد اسے سمجھانے کے لئے بھی کسی مزید دلیل کی ضرورت ہے ؟

جناب صدر - آخر میں میں ایک بات کہہ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

جناب صدر - جامعہ عثمانیہ یعنی عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد اردو میں تھی - یہ بالکل غلط ہے کہ اردو میں فنون سکھائے نہیں جا سکتے اور اردو ذریعہ تعلیم نہیں بن سکتی - یہ سب چیزیں غلط ہیں - دراصل ہماری ذہنیت ہی غلامانہ ہو چکی ہے - مجھے یاد ہے کہ رولز کمیٹی نے پاس کیا تھا کہ اسمبلی کی کارروائی اردو میں ہونی چاہئے اور انہوں نے اس بات میں سنٹرل اسمبلی کی تقلید کی ہے - کیونکہ قومی اسمبلی نے بھی یہ پاس کیا تھا کہ اسمبلی کی کارروائی اردو میں ہونی چاہئے - تو وہ رولز پاس کرنے کے بعد بھی وہ رپورٹ باقاعدہ طور پر اس ایوان کے سامنے منظوری کیلئے پیش نہیں کی گئی - ممکن ہے اس ڈر سے نہ کی ہو کہ اس کے پاس ہو جانے سے ہمیں یہاں اردو بولنا پڑیگا - یہ نہایت افسوس ناک بات ہے - در اصل یہ حزب اقتدار کے امتحان کا وقت ہے - مجھے یقین ہے کہ ایوان اسے ٹھکرائی میں نہ ڈالیگا اور اسے پاس کر دیگا -

مسٹر منور خاں (بنوں-۱) - جناب والا - مجھے معرک صاحب کے دلائل سے مکمل طور پر اتفاق ہے - لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اردو زبان کو National Language قرار دے دیا جائے تو ہمارے راستے میں کیا کیا تکالیف ہونگی - ویسے تو اس ملک میں تین چار زبانیں رائج ہیں - ادھر ہمارے بنگالی بھائی ہیں جو بنگالی پڑھتے اور بولتے ہیں - ادھر پشتو ہے اور یہاں پنجابی ہے -

میاں محمد اکبر On a point of order Sir. جناب والا - میں معزز ممبر کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہم قومی زبان کا مطالبہ صرف مغربی پاکستان کے لئے کر رہے ہیں - یہاں کوئی بنگالی نہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker: This is no point of order. The Member may please take his seat.

مسٹر منور خاں - جناب یہ درست سہی - لیکن اس وقت مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سوال ہی کیوں پیدا ہو - سوال تو یہ ہے کہ دونوں مل کر پاکستان ہیں اور ان کے لئے ایک National Language ہونی چاہیئے - اور وہ اردو ہی ہونی چاہیئے - لیکن کیا موجودہ دور میں ہم اسے کامیاب بنا سکیں گے - یا یہ چیز کامیاب ہو سکے گی جب کہ صدیوں سے ہمارے ہاں تعلیم انگریزی میں چلی آ رہی ہے جو کہ ہماری بد قسمتی ہے - میں اسے خوش قسمتی ہر گز نہیں کہونگا - اگر ۱۶ سال پہلے ہمارے لیڈروں نے اس چیز کی طرف توجہ دی ہوتی تو آج ہمیں کوئی تکلیف نہ ہوتی -

جناب والا - دیکھنا یہ ہے کہ جو طلبا medicine کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں - کیا ان کے پاس اردو میں کتابیں ہیں جن کی مدد سے وہ اسی طرح اور اسی معیار سے اپنی پڑھائی جاری رکھ سکیں - اسی طرح Engineering کے طلبا ہیں تو پہلے یہ ہونا چاہیئے کہ ان تمام کتابوں کے ترجمے کئے جائیں اور ان کے لئے وہ حالات پیدا کئے جائیں اور ان کے لئے مناسب ماحول پیدا کیا جائے اور پھر اردو زبان رائج کی جائے -

جناب On a point of order Sir, - **مولانا غلام غوث**
معزز رکن وہ طریقہ بتلا رہے ہیں جس سے اردو رائج ہونا چاہیئے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - مولانا صاحب یہ کوئی Point of Order نہیں آپ تشریف رکھیں -

مسٹر منور خاں - صاحب صدر - اس چیز کے لئے کوئی وقت مقرر کیا جانا چاہیئے جس کے دوران کتابوں کے ترجمے کئے جائیں - اگر ایسا نہ ہو گا تو میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم فرقی کی بجائے تنزل کی طرف جائینگے - اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمیں پڑھنے کے لئے کوئی کتاب نہ ملے گی - تو میری گذارش یہ ہے کہ میں محرک کی اس حد تک تائید کرتا ہوں کہ اردو کو National Language ہونا چاہیئے - لیکن فی الحال جب تک اسے رائج کرنے کے لئے حالات ساز گار نہ ہوں اسے ملتوی ہی رکھا جائے -

Minister of Education : Sir, I want to say something.

Mr. Senior Deputy Speaker : But this debate is not going to be finished today.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) - جناب والا - میرے خیال میں اس مرحلے پر اگر میں چند ایک چیزیں اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کروں تو ممکن ہے اس کے بعد مزید بحث کی ضرورت ہی نہ رہے -

بیگم جہاں آرا شاہنواز - جناب والا - اس وقت ایک نہایت اہم اور ضروری بل پر بحث ہو رہی ہے - کل کے بل پر جو نہایت ہی اہم بل تھا - مجھے عورتوں کے نکتہ نگاہ سے اس پر بحث کرنے کی اجازت نہیں دی گئی - آج بھی کوشش یہی کی جا رہی ہے کہ اس بحث کو out short کیا جائے - اگرچہ بہت سے معزز ممبران تقاریر کرنا چاہتے ہیں - لہذا میری یہ درخواست ہے کہ اس بحث کو ختم نہ کیا جائے - یہ Bills ہیں - ان پر تو دنوں تک بحث چلتی ہے اور ایسے اس طرح cutshort کرنا کسی طرح بھی درست نہ ہو گا اور نہ ہی یہ مناسب معلوم ہوتا ہے -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں بھی آپ کی اجازت سے وضاحتی طور پر بیگم صاحبہ کے ارشاد کا جواب دینا چاہونگا -

جناب والا - کل آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس بل پر کتنا عرصہ لگا - ذاتی طور پر میں خود ان لوگوں میں سے ہوں جو یہ چاہتے ہیں کہ اس ایوان میں قانون سازی آرڈیننسوں کے ذریعے نہ ہو بلکہ جو قانون بھی آئے وہ بل کی صورت میں پیش ہو - جس بل پر کل ڈیڑھ گھنٹہ بحث ہوئی - اس کی اگر آپ ترمیم ملاحظہ فرمائیں تو وہ صرف یہ تھی کہ اس کمیٹی میں تین کی بجائے چار ممبر کرنا ہیں - صرف اتنی سی ترمیم تھی جس پر اتنی بحث ہونے کے باوجود ابھی بحث کا موقع آتا ہے - ابھی اس پر بحث کا موقع ملے گا - اور اس کے باوجود بھی اگر وہ مطمئن نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو تعاون کا صحیح تقاضا ہے - ہمارے ہاں وہ جذبہ ہی نہیں ہے - اس معاملے میں جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اس میں Closure Motion قطعاً move نہیں کی گئی - اور نہ ہی یہ کہا گیا ہے کہ کوئی اور صاحب بحث میں حصہ نہ لیں - لیکن جناب ایک چیز میں اس ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں - اس کے بعد عین ممکن ہے کہ ہاؤس مجھ سے متفق ہو جائے اور مزید بحث کی ضرورت ہی نہ رہے - اسی لئے میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے وقت دیا جائے - ویسے جناب صدر جیسے آپ کا ارشاد ہو -

میاں محمد اکبر - On a point of order Sir جناب والا - یہ کوئی ضروری نہیں کہ معزز وزیر کی تقریر کے بعد سب لوگ اپنے دماغ اسی طرف لے جائیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : Why is the member presuming that I have not said that.

وزیر تعلیم جناب والا - میں نے امکان کا ذکر کیا ہے میں نے یہ کہا ہے - ممکن ہے کہ آپ اس بات سے متفق ہو جائیں - آپ امکان کو کیوں نکالتے ہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : He wants to disclose his point of view so that other members may also speak in the light of that.

وزیر تعلیم - جناب والا - سب سے پہلے میں اس بات کی تردید کرنا چاہتا ہوں کہ میری اس بل کی مخالفت کو اردو زبان کی مخالفت سمجھا گیا ہے - یہ قطعاً غلط ہے اور میں پرزور الفاظ میں اس کی تردید کرتا ہوں - بلکہ جناب والا - عملاً تو یہ ہے کہ میں نے انگریزی جانتے ہوئے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ تقریر اردو میں کروں - سوچوں اردو میں اور اردو ہی پڑھوں - یہ چیز میں معزز ممبران کے اعتراض کے جواب میں عرض کر رہا ہوں -

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص پاکستان میں رہتے ہوئے اردو سے نفرت کرتا ہے تو اسے صحیح طور پر پاکستانی ہونے کا کوئی حق نہیں - اس وقت تک جتنی تقریریں کی گئی ہیں ان میں تو یہی بات ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حکومت یا وزیر تعلیم اردو سے نفرت کرتے ہیں اور انگریزی سے محبت کرتے ہیں - یہ بات یوں نہیں ہے -

جناب والا - بات تو حقائق کی ہے - اس لئے اس وقت یہ ضروری ہے کہ کم از کم دوسرے شخص کو حق دیا جائے تا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکے - اور جب میں اپنی بات بیان کر چکا ہونگا تو اس کے بعد بھی معزز ممبران کو اختیار ہو گا کہ وہ میری بات سے اتفاق کریں یا نہ کریں -

جناب صدر - مجھے ان کی کئی باتوں سے اتفاق ہے اور کئی سے اختلاف - لیکن انہیں چاہیئے کہ وہ مجھے یہ حق دیں - تا کہ میں اپنی بات صحیح طریقے سے بیان کر سکوں -

جناب والا - اردو کے بارے میں ایک بات تسلیم ہو چکی ہے کہ یہ ہماری قومی زبان ہے - اور اس کے لئے اب مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں کہ وہ ہماری قومی زبان ہونی چاہیئے -

دوسری بات یہ ہے کہ کسی قوم کی زبان کی اہمیت کیا ہونی چاہیئے اور اس کا احترام کیا ہونا چاہیئے ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کر دوں کہ میں ہر جگہ اسی بات پر زور دے رہا ہوں کہ یونیورسٹیوں اور دیگر جگہوں پر اردو زبان کی اہمیت ہمارے لئے اس لئے بھی زیادہ ہے کہ ہم جو وقت غیر زبان سیکھنے میں صرف کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد جا کر مطلوبہ علوم حاصل کرتے ہیں ۔ تو جو وقت اور energy اس طرح ضائع ہوتی ہے ۔ وہی ہم اردو زبان سیکھ کر علوم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیوں نہ صرف کریں ۔ لہذا اس Point of view سے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنی زبان کی ترویج کے لئے ہر ممکن کوشش کریں ۔

جناب والا ۔ میں نے اس وقت جو مخالفت کی ہے وہ بل کی مخالفت ہے زبان کی مخالفت نہیں ۔ آج جس صورت میں یہ بل پیش ہوا ہے اس کے لئے مجھے دو اعتراضات ہیں جو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ پہلا اعتراض اس کے قانونی طور پر wording کے متعلق ہے ۔ اس بل میں کہا گیا ہے ۔

"Urdu shall replace English for the transaction of all official business in all offices under the control of the Provincial Government and the offices of the Statutory Bodies set up by the Provincial Government, and the offices of Local Bodies, Courts and the Provincial Assembly.,,

اور دوسرے آئینی اعتراض کے سلسلہ میں میں یہ عرض کروں گا کہ آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۱۰ میں لکھا ہے ۔

"The national languages of Pakistan are Bengali and Urdu, but this Article shall not be construed as preventing the use of any other language and, in particular, the English language may be used for official and other purpose until arrangement for its replacement are made."

اب جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کے معزز ممبران کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراؤنگا کہ آئین کے آرٹیکل ۲۱۰ میں یہ اجازت دی ہے کہ اگر ضرورت ہو تو انگریزی زبان میں اظہار خیال کیا جائے یا انگریزی زبان کو استعمال کیا جائے ۔ اس کی اجازت ہے ۔ اب

آئین تو یہ کہتا ہے کہ May be used اور صوبائی اسمبلی کا ایک ایکٹ یہ ہے کہ It shall not be used یعنی اس کے استعمال کی اجازت نہ دے ۔ تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ By a provincial act وہ اجازت واپس لے لی جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Is the Minister raising a point of order or merely putting an argument before the House ?

وزیر تعلیم - میں دونوں چیزوں پر اعتراض کر رہا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : If the Minister is raising a point of order, then the Chair has to decide it. But if it is an argument, I need not take any notice of it.

وزیر تعلیم - میں یہ عرض کروں گا کہ مناسب یہی ہو گا کہ آپ ہوائنٹ آف آرڈر کی حیثیت سے اس کا فیصلہ کریں ۔ پھر بہت سی دوسری باتوں کی ضرورت نہیں رہے گی ۔ (قطع کلامیاں) . . .

جناب والا ۔ آئینی طور پر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ہماری صوبائی اسمبلی ایک عام ایکٹ کے ذریعہ وہ اجازت جو آئین نے دی ہے واپس لے سکتی ہے ۔ دراصل اسکے واپس لینے کا اختیار قومی اسمبلی کو ہے جہاں دوتہائی مجارٹی سے اجازت لے سکتے ہیں اور shall کے استعمال سے یہ ہو گا کہ اگر ہم نے آئین میں ترمیم کی . . .

خواجہ محمد صفدر - اس کی دوسری لائین پڑھیں جہاں یہ لکھا ہے ۔

"Until arrangements for its replacement are made."

وزیر تعلیم - میں عرض کروں گا کہ جن الفاظ کی طرف میرے دوست نے اشارہ کیا ہے ۔ وہ میں نے پڑھے ہیں ۔ وہ یہ ہیں ۔

"English language may be used for official and other purpose until arrangements for its replacement are made."

or, when the arrangements are supposed or presumed or found to have been made for its replacement.

اب میں اس کے سب آرٹیکل نمبر ۲ کی وضاحت کرتا ہوں ۔

جناب والا - آرٹیکل ۲۱۵ کے سب آرٹیکل ۲ میں کہا گیا ہے کہ پہلے یہ determine کرنا ہے - آپ ان الفاظ پر غور کریں -

Sub-article (2) of Article 215 says :—

"In the year one thousand nine hundred and seventy-two, the President shall constitute a Commission to examine and report on the question of the replacement of the English language for official purposes.

۱۹۷۲ میں صدر صاحب اس بات کے لئے کہ آیا

Arrangements for the replacement of the English language have been made or not.

ایک کمشن مقرر کریں گے اور پھر اس کمشن کی تحقیقات کی بنا پر ترمیم کی جائیگی قانونی طور آئین کے متعلق صوبائی اسمبلی کوئی ایسا قانون پاس نہیں کر سکتی جو آئین کے خلاف ہو - اب میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا قانون جو واضح طور پر آئین کے خلاف ہو پاس کر دیا جائے تو اس کی کوئی قانونی اہمیت یا قانونی حیثیت نہیں ہو گی - میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوست اس بات میں مجھ سے متفق ہوں گے -

خواجہ محمد صفدر - بالکل نہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : My difficulty is that the point of order must be decided then and there. So I will have to hear on the point of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر جناب صدر محترم وزیر صاحب نے اس میں آئینی رکاوٹ کا ذکر فرمایا ہے - میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے ایسا کوئی بات پیدا کی ہے - کیونکہ اس سے نہ تو انہوں نے آئین کی کوئی خدمت کی ہے نہ ہی اپنے آقاؤں کی کوئی خدمت انجام دی ہے -

وزیر تعلیم - کیا آپ آئین پر تنقید کر رہے ہیں - آپ ایسا نہیں کر سکتے -

خواجہ محمد صفدر - کیوں ہم کیوں نہیں ایسا کر سکتے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - اگر آئین میں اردو رائج کرنے کی اجازت ہے اور آپ اعتراض کر رہے ہیں تو اس سے آپ آئین کی کوئی خدمت انجام نہیں دے رہے -

وزیر تعلیم - میرے فاضل دوست نے شاید آئین کے الفاظ نہیں پڑھے - آئین کے مطابق تبدیلی کرنے کی گنجائیش ہے - جس کے یہ الفاظ ہیں -

"The National languages of Pakistan are Bengali and Urdu, but this article shall not be construed as preventing the use of any other language and, in particular, the English language may be used.

تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے یقینا ہم نے آئین کی خدمت کی ہے -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - اس لحاظ سے

the Minister will have to defend the Constitution.

علامہ رحمت اللہ ارشد - اس کی تعبیر جو آپ نے لی ہے اور اس کی تشریح جو آپ نے فرمائی ہے وہ غلط ہے - آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۱۵ کو ملاحظہ فرمائیں اس میں کہیں نہیں لکھا کہ اردو کو قومی زبان بنانے سے صوبائی لیجسلیچر کو منع کر دیا ہے

Article 215 says:—

"The national languages of Pakistan are Bengali and Urdu, but this article shall not be construed as preventing the use of any other language and, in particular, the English language may be used for ....."

پاکستان کی قومی زبان اردو ہے لیکن اگر ضرورت ہو تو انگریزی استعمال کی جا سکتی ہے مجلس قائمہ کی رپورٹ آپ ملاحظہ فرمائیں ایسی تمام دفتوں کو سامنے رکھتے ہوئے کہ جن سکولوں میں انگریزی ابھی تک چل رہی ہے یا جنہیں کوئی بیرونی ملک یا بیرونی مذہبی ادارے کی طرف سے جاری کیا گیا ہے باوجود اس کے کہ اس میں پاکستانی بچے پڑھتے ہوں ان میں انگریزی جاری رہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں -

دوسری بات یہ ہے کہ آپ ان الفاظ کو ملاحظہ فرمائیں "until arrangements for its replacement are made." اس کے پیش نظر یعنی انگریزی کی replacement کے لئے آپ ہی بتائیں کہ کیا

یہ بل نہیں - یہ بل انگریزی زبان کی replacement کے لئے ہی ہے اور اس کے اہتمام اور arrangement کے لئے یہ بل لایا گیا ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The House now stands adjourned till 9-00 a.m. tomorrow.

(*The Assembly then adjourned till* 9-00 *a.m. on Friday, the* 28*th February*, 1964)

2891 PLA —585—23-4-66—SGP,WP, Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Friday, the 28th February, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9.25 a.m. of the clock Mr. Speaker, Chowdhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

پ ۳۔ س ۲۔ ع ۱ و ۲۔ آیات ۲۵۷ تا ۲۵۸

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو ان کے دوست سرکش شیطین ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

(اے پیغمبر) کیا تم نے اس شخص کی حالت نہیں دیکھی کہ جس نے ابراہیم سے اس کے پروردگار کے بارے میں حجت کی تھی جس کو اللہ نے سلطنت دے رکھی تھی جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو مخلوقات کو جلاتا ہے اور مارتا ہے تو اس نے کہا کہ جلانے اور مارنے والا تو میں ہوں۔ اس بات پر ابراہیم نے کہا کہ اللہ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تم ذرا اس کو مغرب سے تو نکال دیکھیں کر وہ کافر بادشاہ ہکا بکا ہو کر رہ گیا۔ اور اللہ کا قانون یہ ہے کہ وہ ظالموں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

مسٹر سلطان محمد اعوان — پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آج کے ایجنڈے پر پانچ قرار دادیں ہیں ۔ ہمارا اجلاس بھی بد قسمتی سے ایک گھنٹہ لیٹ شروع ہوا ہے ۔ پھر جمعہ کی وجہ سے ۱۲ بجے ختم ہو جائے گا ۔ اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ وقفہ سوالات کو ملتوی کر دیا جائے ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: We oppose that.

Mr. Speaker: Since it is opposed, the Question Hour will continue. Now the Question Hour. Haji Mir Muhammad Bux Talpur.

SINKING OF WELLS IN DESERT AREA OF THARPARKAR

***1223. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that water shortage is the main problem of the Desert Area of Tharparkar;

(*b*) whether it is a fact that digging of wells is very difficult in this area due to Rockey Soil which exists in some places up to 250 feet below surface;

(*c*) whether there is any policy for the grant of loans for the sinking of wells in this area, if so, (*i*) the policy (*ii*) the office who made it, (*iii*) the year in which it was made;

(*d*) the number of applications pending in each of the Taluka Offices of Mithi, Nagarparker, Diplo and Umerkot, for the grant of loans alongwith the date of the applications, names of the applicants and reasons for the delay in the disposal of applications?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes; it is one of the problems of the area.

(*b*) It is a fact that digging of wells is difficult in Chachro as well as in desert portion of Umerkot Taluka, where rockey soil exists in some places upto 250 feet below soil surface.

(*c*) No separate specific policy has been framed. But taccavi loans are granted by the Revenue Department for sinking wells for irrigation purposes.

(*d*) No such application is pending.

حاجی میر محمد بخش تالپور — ضمنی سوال پوچھنے سے پہلے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میاں محمد شریف صاحب اردو نہیں جانتے جو انگریزی میں جواب دیتے ہیں ؟

Mr. Speaker: This is not a supplementary but Mian Sahib may reply if he likes.

حاجی میر محمد بخش تالپور — جواب میں بتایا گیا ہے کہ تقاوی loans دیئے گئے ہیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمیں سنانے کے لئے ہے یا واقعی دیئے بھی جاتے ہیں ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے Sinking of wells for drinking purposes کے لئے تقاوی نہیں دی جاتی ۔ تقاوی irrigation purposes کے لئے دی جاتی ہے ۔ اگر یہ ہمیں بتائیں کہ irrigation purposes کے لئے تقاوی نہیں دی گئی تو میں اس کے متعلق دیکھ لوں گا ۔

REVENUE APPEALS OF THE UN-SURVEYED BACKWARD AREA OF DESERT SUB-DIVISION OF DISTRICT THARPARKAR.

*1224. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that revenue appeals of the un-surveyed backward area of Desert Sub-Division of District Tharparkar are decided upon the basis if the maps prepared by local staff;

(*b*) whether it is also a fact that maps prepared by different revenue officials do not tally with each other;

(*c*) whether any Revenue Officer, Mukhtiarkar or Deputy Collector has after inspection of the site found any such map incorrect;

(*d*) whether any action has been taken against any person responsible for preparing incorrect maps; if so, taluka-wise details from 1947 to 1962?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes.

حاجی میر محمد بخش تالپور — پھر انگریزی میں پڑھ رہے ہیں ۔ اردو میں بتائیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اردو ترجمہ جو اس جواب کے ساتھ آیا ہے اس میں اور انگریزی جواب میں تھوڑا سا تفاوت ہے ۔ اس لئے انگریزی میں پڑھ رہا ہوں ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور — تفاوت کی کوئی بات نہیں ۔ آپ اردو میں پڑھیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری — حاجی صاحب جب انگریزی جانتے ہیں تو پھر کیا ہے ۔

(*a*) Yes.

(*b*) In cases where the site sketches prepared by different revenue officials do not tally, the next higher officer has to visit the site and prepare his own site sketch. Some times discrepancies occur due to the fact that the Desert area has not been surveyed.

(*c*) Yes, but in very few cases.

(*d*) Yes, where it is found that a wrong sketch has been deliberately prepared. One increment with no effect on future increments of Anjimal, Supervising

Tapedar, Taluka Diplo was stopped during 1962 for preparing an incorrect site sketch. During the same year inquires were also initiated against Muhammad Sumar, Supervising Tapedar, Taluka Nagarparkar, and they are pending with the Deputy Collector Desert who has been appointed as Enquiry Officer. Neither case of enquiry and departmental proceedings has, in this connection, been reported.

حاجی میر محمد بخش تالپور — جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ محمد سمر سپروائزنگ ٹپے دار کے خلاف انکوائری ہو رہی ہے - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے خلاف کیا allegations نہیں ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - میرے پاس جو material ہے اس میں یہ چیز نہیں ہے - اگر ممبر صاحب چاہیں تو میں اس کے متعلق انکوائری کر سکتا ہوں -

And I can give him the details within a reasonable time.

حاجی میر محمد بخش تالپور — مہربانی ہو گی -

IRREGULAR TRANSFER OF SURVEY NOS. 800, 815 AND 1012 IN NAGARPARKAR TALUKA, DISTRICT THARPARKAR

***1225. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that one Khano, son of Ratno Kolhi, resident of Khanpur Makan Nagarparkar, Taluka Nagarparkar, District Tharparkar made complaint to Deputy Commissioner, Tharparkar and D. F. O. Mirpurkhas that his Survey Nos. 800 to 815 and 1012 were irregularly taken over by the Forest Department, if so, the action taken on the complaint;

(*b*) whether it is also a fact that the Revenue Department have transferred this land to the Forest Department on the ground that this land belongs to Government;

(*c*) if answer to (*b*) above be in affirmative; (*i*) whether the said land belongs to Government or to Khano, and (*ii*) in case the land does not belong to Government the name of officials who had reported it was a Government land and got it transferred to Forest Department ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes. It is a fact that Khano, son of Ratno Kalhi made a representation to the Deputy Commissioner and Divisional Forest Officer that his area has been taken over by the Forest Department. The Forest Department took possession of an area of 2—6 acres and 1—14 acres from Rs. 809 and 810, respectively belonging to Khano Kolhi through mistake. This area has since been restored to the owner.

(*b*) At the time when the Forest Department demarcated their lot measuring 40 acres on the site in June, 1961, they were not aware that Serial No. 809 and 810 belonged to Khano Kolhi as the same were lying waste. Nor did the owner Khano who resides near the said land bring this fact of inclusion of his land in the forest plot, to the notice if the Revenue/Forest Department.

(c) It was though a genuine mistake that the Forest Department included in their plot some area out of Khano's land treating it as Government land. Evidently no officer did it deliberately.

حاجی میر محمد بخش تالپور ۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ Forest Department والے جب survey کرتے ہیں تو کیا وہ محکمہ مال سے پوچھ کر کرتے ہیں ؟ یا وہ اپنے طور پر کرتے ہیں ؟ کیا وہ آپ سے بھی کوئی صلاح مشورہ کرتے ہیں یا نہیں ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ انہیں کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ جہاں تک land کی measurement اور demarcation کا تعلق ہے ۔ اس کا ریکارڈ ہمارے پاس ہوتا ہے ۔ اور Forest والے They are not supposed to keep the record as far as land and their proprietors are concerned. تو میری presumption یہ ہے کہ they should consult them لیکن difficulty یہاں یہ ہے کہ یہ area surveyed نہیں ہے ۔ اور کبھی کبھی ایسی غلطی ہو جاتی ہے کوئی area unsurveyed رہ جائے اور یہ *bona fide* mistake ہو اور انہوں نے غلطی سے forest میں شامل کر لیا ہو ۔ لیکن جب انہیں پتہ چلا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے تو انہوں نے واپس کر دیا ہو ۔ یہ deliberate action نہ Forestوالوں کی طرف سے تھا اور نہ محکمہ مال والوں کی طرف سے ۔ The wrong if any has been rectified.

حاجی میر محمد بخش تالپور ۔ جناب والا ۔ میں محترم وزیر کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس زمین کا survey ابھی ہوا ہے ۔ اس کے متعلق ایک سوال کے جواب میں یہ information ملی تھی ۔ اور مجھے معلوم ہے کہ محکمہ مال والوں سے پوچھا گیا تھا اور انہوں نے جان بوجھ کر غلط information دی تھی ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اگر معزز ممبر ثبوت پیش کریں کہ کسی افسر نے دیدہ دانستہ ۔ deliberate اور جان بوجھ کر غلط information دی ہے اور کسی کے ساتھ زیادتی کی ہے تو we will look into the matter.

TAQAVI LOAN TO CULTIVATOR FOR DIGGING WELLS IN THAR SUB-DIVISION OF THARPARKAR DISTRICT.

***1226. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Tacavi loan was sanctioned to cultivators for digging wells in their lands in the year 1960-61 in Thar Sub-Division of Tharparkar District; if so, the amount of loan for each taluka in the Sub-Division ;

(*b*) whether it is a fact that Chairman of Union Committee, Achar Khan and Darya Khan requested for the grant of taqavi loan for digging wells in their lands but their applications were rejected by the Mukhtiarkar Mithi; if so, the reasons therefor;

(*c*) whether it is a fact that the Mukhtiarkar of Diplo Taluka rejected the similar application of Hotchand Lohana Member District Council, if so, reasons therefor;

(*d*) the amount of taqavi applied for by the cultivators in each taluka and the amount sanctioned alongwith the names of the cultivators who were not given the taccavi alongwith the reasons therefor;

(*e*) the unspent amount surrendered to Government treasury?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) No such taccavi loans were sanctioned.

(*b*) No. Achar Khan, Chairman, Union, Council, Mithi, applied for the grant of a taccavi loan of Rs. 200 for levelling of his lands and weeding purpose on the 6th July 1961, and not for digging a well. His request for this loan had to be refused by the Mukhtiarkar, Mithi as that financial year (1960-61) had expired and the funds allowed had lapsed as unspent balance.

(*c*) No. No such application is available in the office records of the Diplo Taluka.

(*d*) No cultivator applied for grant of a taccavi loan for digging wells in this area during 1930-61.

(*e*) An amount of Rs. 500 lapsed to Government at the close of the year 1960-61 under Land Improvement Loans Act, 1883, as unspent balance.

INSTALMENTS OF THE GRANT OF LAND IN DEH DADHORO, TALUKA UMERKOT DISTRICT THARPARKAR.

*1227. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the instalments for 1960-61 in respect of the grant of land bearing Nos. A/131/4123, and 4124 in Deh Dadhro, Taluka Umerkot, District Tharparkar were paid by the grantees by Cheque Nos. CA-045910, dated 27th December 1960 by No. MPS-2548, dated 9th December 1961 and No. MPS-56635, dated 10th October 1962, respectively;

(*b*) whether it is a fact that the said grants were running grants made by the Sukkur Barrage Department;

(*c*) whether Taluka Revenue Authorities have treated the said grants as cancelled and have recovered fine on the crop raised on the land; if so, reasons therefor;

(*d*) whether Government intend to refund the fine recovered from the grantees?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes, it was due to misplacement of challan. The grants have been excluded from final cancellation list.

(*d*) Yes, orders for refund of fine recovered, if any, have been issued by the local officer.

Major Abdul Majid Khan: In his answer the Minister has not denied the fact that the grantees were put to mental torture for any fault of theirs but because their challan were misplaced. May I know what action the Government have taken against those held responsible for the misplacement of these documents?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ To err is human Sir ۔ یہ تو موٹی بات ہے کہ انسان سے غلطی ہو جاتی ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ غلطی دیدہ دانستہ ہے یا نہیں ۔ اگر دیدہ دانستہ ہو تو متعلقہ لوگوں کے خلاف مناسب کارروائی کی جاتی ہے لیکن اگر کوئی *bonafide* mistake ہو جائے تو میرے خیال میں کسی کے خلاف action لینا مناسب نہیں ہوتا ۔ ویسے اگر معزز ممبر بتائیں کہ کسی نے دیدہ دانستہ غلطی کی ہے تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: He wants to know if any action has been taken by Government.

وزیر مال ۔ میرے خیال میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔ بہر حال میں enquire کروں گا ۔ لیکن میرے خیال میں جہاں تک اس material کا تعلق ہے No action has been taken ۔

حاجی میر محمد بخش تالپور ۔ جناب والا ۔ ذاتی طور پر مجھے معلوم ہے کہ دو تین درخواستیں دی گئی تھیں کہ آپ نے غلطی کی ہے ۔ پھر بھی کچھ نہیں ہوا ۔ لیکن جب میں نے یہ سوال کیا ہے تو اب اس کا فیصلہ ہوا ہے ۔ کیا جناب وزیر اس کی انکوائری فرمائیں گے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ اگر یہ دیدہ دانستہ ہو رہا ہے تو یقیناً ہم اس کے متعلق انکوائری کریں گے ۔

مولانا غلام غوث ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر نے دو دفعہ دیدہ دانستہ اور بالارادہ فرمایا ہے ۔ یہ دیدہ دانستہ اور بالارادہ تو دل کی بات ہوتی ہے ۔ ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ جو چیز غلط ہو ۔ آپ اس کے متعلق نوٹس دیں اور جواب طلب کریں ۔

Mr. Speaker: This is not a supplementary.

Haji Gul Hassan Manghi: It is a general fact that instalment challans are not passed unless and until something is paid to the Patwaris as bribe. What steps Government intend to take to check up this mal-practice so that there should be no cancellation of the grants ?

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ کیا اس کا جواب دینے کی ضرورت ہے ؟

Mr. Speaker: This is up to the Minister.

وزیر مال ۔ میں تو صاحب صدر سے دریافت کرتا ہوں ۔ کیوں کہ جہاں تک اصول کا تعلق ہے ۔ میں معزز ممبر سے اتفاق

کرتا ہوں ۔ یہ فرض ہم سب پر عائد ہوتا ہے اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہر معزز ممبر اور اس ملک کے ہر شہری پر عائد ہوتا ہے کہ رشوت کو خواہ وہ کسی شکل میں ہو روکا جائے ۔ یا پھر معزز ممبر ہمیں اس کا کوئی حل بتائیں ۔ اگر کسی کے خلاف کوئی allegations ہیں تو I will welcome it آپ مجھے یہ لکھ کر دے دیں کہ فلاں پٹواری نے رشوت لی ہے ۔ ثبوت دینا ان کا کام ہے اور اس کے بعد کارروائی کرنا ہمارا کام ہے ۔ ویسے یہ ہم سب کا اخلاقی فرض بھی ہے اور قانونی فرض بھی کہ ہم corruption کو روکیں ۔

خان اجون خان جدون —جناب والا ۔ اس سوال کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ documents گم ہوئے ہیں اور دیدہ دانستہ طور پر ہوئے ہیں ۔ کیا آپ خود initiative لے کر یہ معلومات حاصل کر کے اس ایوان کو بتائیں گے کہ اگر کسی نے دیدہ دانستہ کیا ہے تو اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر مال — جناب والا ۔ میں معزز ممبر کی معلومات کے لئے بتا دوں کہ جہاں تک میں نے اس سوال اور اس کے جواب کو پڑھا ہے ۔ اس میں کہیں یہ نہیں پایا جاتا کہ یہ دیدہ دانستہ ہوا ہے ۔ یا ہم اس کے کسی حصہ سے یہ اخذ کریں کہ یہ واقعہ دیدہ دانستہ ہوا ہے ۔

Haji Mir Muhammad Bux Talpur: I say that this has happened.

جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر ہوا ہے ۔ اگر آپ اس ہاؤس کے ایک ممبر پر اعتبار کرتے ہیں تو کیا آپ اس کے متعلق کوئی کارروائی کریں گے ؟

وزیر مال — جناب والا ۔ معزز ممبر مجھے لکھ کر دے دیں کہ فلاں افسر نے دیدہ دانستہ طور پر کیا ہے ۔ میں یقیناً اس پر action لوں گا ۔

———

PLOT IN PEOPLES COLONY, LYALLPUR ALLOTTED TO DOCTOR MUHAMMAD ANWAR

***4658. Mr. Hamza**: Will the Minister of Revenue and Rehabilitation be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that plot No. 24-A consisting of 4 acres of land in Peoples Colony, Lyallpur lying on the side of Lyallpur/Lahore Road initially reserved for public utility purposes has now been allotted to Doctor Muhammad Anwar, Orthopaedic Surgeon for his private use;

(*b*) if naswer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor, alongwith the terms and conditions on which the said plot has been allotted to the above said Doctor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) ۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) ابتدا میں پیپلز کالونی سکیم لائلپور کا قطعہ نمبر اے ۔ ۲۴ رفاہ عامہ کی عمارت کے لئے مخصوص کیا گیا تھا ۔ اور اس کا رقبہ ۱۰ ایکڑ تھا بعد ازاں اس قطعہ کو 7½ ایکڑ ، 4½ ایکڑ اور ۳ ایکڑ کے چھوٹے قطعات میں تقسیم کر دیا گیا ۔ ان میں سے 4½ ایکڑ والا قطعہ ڈاکٹر محمد انور کو آرتھو پیڈک کلینک کھولنے کے لئے ۲ جون ۱۹۶۲ء کو فروخت کر دیا گیا ۔ یہ فروختگی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز حکومت مغربی پاکستان اور پرونشل ٹاؤن پلانر کی سفارش پر کی گئی تھی ۔ یہ الاٹمنٹ مندرجہ ذیل شرائط و قیود کے تحت کی گئی :—

(۱) اسے حصول اراضی اور ترقیاتی کام کی اصل لاگت کے حساب سے زمین کی قیمت ادا کرنا پڑے گی ۔

(۲) یہ قطعہ مستقل طور پر ہسپتال استعمال کیا جائے گا اور قبضہ حاصل کرنے سے ۱۸ ماہ کے اندر عمارت تعمیر کرنا ہوگی ۔

(۳) تعمیر شروع کرنے سے قبل عمارت کا نقشہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز اور محکمہ تعمیرات عامہ سے منظور کروانا پڑے گا ۔

(۴) تعمیر شدہ رقبہ کا کم از کم ۵۰ فیصد حصہ ہسپتال کے لئے استعمال کیا جائے گا ۔

(۵) ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز یا اس کے نمائندہ کو اجازت ہو گی کہ وہ وقتاً فوقتاً ہسپتال کا معائنہ کرتا رہے اور دیکھے کہ عمارت مذکورہ کو مستقل طور پر برائے آرتھو پیڈک کلینک استعمال کیا جا رہا ہے ۔

LANDS SOLD TO RETIRED OFFICERS OF WEST PAKISTAN GOVERNMENT BELONGING TO BAHAWALPUR DIVISION

*4711. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government have sold some lands to some retired Officers of West Pakistan Government belonging to Bahawalpur Division on concessional rates;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative the names of such Officers, and the area of land sold to each of them, separately along with its location ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) From the address of the retired officers who have been sanctioned the grant of land, none seems to come from the Bahawalpur Division.

(*b*) Does not arise.

Major Abdul Majid Khan: The Member wants to know the names of the retired officers of the West Pakistan Government who have been given lands belonging to Bahawalpur on concessional rates. Will the Minister name those officers?

Mr. Speaker: He has already replied that from the addresses of the retired officers who have been sanctioned.....

Major Abdul Majid Khan: But the answer is vague.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): I will read out the question. I will give the names from Bahawalpur area. That was what was my presumption. The question is:—

> "Whether it is a fact that Government have sold some lands to some retired Officers of West Pakistan Government belonging to Bahawalpur Division,...."

Our presumption was that the member wants to know about those officers who belong to Bahawalpur Division. It is also not clear whether he wants to know about those who are permanent residents of that division, or whether posted there. But for his facility I have got a list from Bahawalpur Division. I will read it out to him.

Mr. Speaker: That is the list of the officers belonging to Bahawalpur Division.

Minister of Revenue: That is the list of officers from Bahawalpur Division, who belong to that Division, and who had applied for the lands under this scheme. The list is:—

(1) Mr. Muhammad Ibrahim, Retired Second Master, Government High School, Khanpur. He is a retired officer. He had served for 34 years and the report about his work has been received for four years only. The Secretary, Education, Government of West Pakistan has been asked to send rest of the report.

(2) Mr. Ahmed Bakhsh, Head Clerk, Irrigation Department, Rahimyar Khan. His aplication was received on 23rd February, 1963, about a year ago. His personal Register has been called back by the Department in connection with his further usefulness in public service.

(3) Mr. Ata Muhammad Chishti, Assistant Commissioner, Bahawalpur. His application was not received through the Administrative Secretary, as laid down under the Rules and it has been sent back for being forwarded through proper channel.

(4) Mr. Bashir Hussain, Senior Superintendent of Commissioner's Office, Bahawalpur. He is not eligible under the Rules as he has not completed fifty-five years as yet.

(5) Sheikh Mujib-ud-Din, retired Laboratory Assistant. He has already received land grant from the Bahawalpur Government. His case is under consideration.

Mr. Speaker : This is the list of those retired officers whose cases are pending.

Minister of Revenue : Yes, Sir, they are pending before the Committee.

Mr. Speaker : That has got nothing to do with the question. In the question Chaudhri Muhammad Ali has asked for the list of those Government officials to whom land has been sold.

Minister of Revenue : Belonging to Bahawalpur Division.

Mr. Speaker : Yes, land has been sold to them.

Minister of Revenue : Land sold to those persons who belong to Bahawalpur Division. So far as our information goes, land has been sold to nobody from Bahawalpur Division.

Mr. Speaker : He does not want to know the list of those retired Government officials whose cases are pending.

Minister of Revenue : I quite agree. It was for his information only. But the required information is about the lands sold to those persons who belong to that division. This is our information that nobody from that division, has been sold any land so far.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ تو کیا ہم تسلیم کر لیں کہ ان کو اراضیات رعایتی ریٹ پر دی گئی ہیں ۔

وزیر مال ۔ رولز سب کے لئے یکساں ہیں ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ زمینیں جو بہاولپور کے علاوہ دی گئی ہیں آیا وہ رعایتی ریٹ پر دی گئی ہیں ۔

وزیر مال ۔ اس سے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ پھر بھی میں یہ عرض کروں گا کہ رعایتی ریٹ پر دی گئی ہیں اور یہ رولز سب کے لئے یکساں ہیں ۔

AREA OF STATE LAND AUCTIONED IN BAHAWALPUR DIVISION

*4712. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the area of State land in Bahawalpur Division auctioned during the year from 1961-62 to 31st July 1963 and the sale-proceeds thereof;

(*b*) the amount of Land Revenue, Local Rate, Mosque Fund and Development fund, separately, realized during 1962-63 by the Government from each tehsil of Bahawalpur District;

(*c*) the purpose for which the amount realized as Local rate, Mosque Fund and Development Fund was spent and the amount which remains to be utilized along with the head under which it is deposited ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (a)

Year	*Total area sold by auction*			*Total price fetched*
	A.	K.	M.	Rs.
1961-62 ..	2,729	0	7	16,20,152·00
1962-63 ..	8,074	7	10	70,02,377·87

(b) A statemet showing the amount of Land Revenue, Local Rate, Mosque Fund, and Development Fund realized in each tehsil of Bahawalpur district during the 1962-63, is placed on the table of the House.

(c) the amount realized as Local is spent by the District Councils, that realized as Mosque Fund is utilized towards implementing schemes for repairs and maintenance of Historical Mosques, while the amount of Development Fund is utilized towards meeting the general expenditure of the Province as a whole.

The realization of Local and Rate Mosque Fund are credited to the head "Deposits and Advances—Deposits not bearing interest" while those of Development Fund are credited to the head "VII—Land Revenue—G—Rates and Cesses on Lands."

It is thus not possible to supply the figures of expenditure and blances of these funds.

STATEMENT SHOWING THE REALIZATION OF LAND REVENUE, LOCAL RATES, MOSQUE AND DEVELOPMENT FUND IN EACH TEHSIL OF BAHAWALNAGAR DISTRICT DURING THE YEAR 1962-63

Serial No.	Name of head	Minchinabad	Bahawalnagar	Fortabbas	Chishtian	Total of District
1	Land Revenue ...	Rs. 7,80,611	Rs. 13,22,759	Rs. 13,03,158	Rs. 9,57,470	Rs. 43,63,998
2	Local Rate ...	2,42,839	3,82,835	4,11,737	3,04,142	13,41,243
3	Development Fund	1,97,136	3,26,901	3,22,048	2,37,903	10,83,988
4	Mosque Fund ...	15,921	25,586	25,868	19,165	86,540

چودھری محمد علی - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ تاریخی مسجد ہے جس پر یہ رقم خرچ کی جا رہی ہے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو ہم محکمہ اوقاف سے تاریخی مسجدوں کی فہرست منگا کر سنا دیں گے -

چودھری محمد علی - کیا بہاولپور ڈویژن کے علاوہ باقی مغربی پاکستان کے کسی حصہ میں زمینداروں سے مسجدانہ لیا جاتا ہے -

وزیر مال - صوبہ مغربی پاکستان میں ہر جگہ یکساں ہے - بہاولپور کے لئے خاص نہیں ہے -

چودھری محمد علی - کون کون سے ایسے ضلعے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) - یہاں لاہور میں ہی شاہی مسجد کے لئے جو فنڈ جمع کیا گیا ہے وہ معاملہ زمین کے ساتھ ہی لیا جاتا ہے -

---

ISSUANCE OF LEASE SEEDS TO COLONIES OF BAHAWALNAGAR DISTRICT

*4851. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government has issued instructions that lease deeds should not be issued to colonists of Bahawalnagar District in Bahawalpur Division, unless they produce receipts in token of having deposited the Malikana (Purchase Money) in the Government treasury ;

(*b*) whether it is also a fact that the colonization scheme was first introduced in the year 1927-28 in the former Bahawalpur State and the early colonists under the said scheme, led a life of nomades by moving about from one place to another with the result that they could not keep their old documents save with them;

(*c*) whether it is a fact that every instalment paid by such colonists was entered in the Siaha of the Tehsil Officers concerned and separate khatas in respect of each colonist exist in the Tehsil and District Offices ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) be in the affirmative, reasons for pressing the colonists who have lost their receipts to produce the receipts and not getting the payment made by them verified from Government records ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) No.

(*b*) Early colonists of the said area have never led a nomadic life, They either purchased land or were allotted some land in a chak and they resided there. As such, they should have kept record of payment with them carefully.

(*c*) It is correct that all the payments have been recorded in the Registers of Accounts Branch and those paid at Tehsils are also on the Tehsil records.

(*d*) Difficulties standing in way of issuing the deed of conveyance is not the record of the payment of instalments but that of lump-sum payments made by the colonies for the acquisition of propreitary rights for their lands. Entries of these payments do exist in the registers of Siab Nawis in Accounts Branch but these entries have to be verified the Treasury records also at the time of granting proprietary rights. Unfortunately the records of the Treasury prior to the Integration are not available and only for this reasons the colonists were requested to show the challans or receipts of the amount paid by them in lump-sum. Receipts of money paid as regular six monthly instalments were never demanded. The matter is, however, being persued at District and Divisional level and efforts are being made to search the Bahawalpur Treasury records in the Accountant-General's Office as well as other Record Offices. As soon as registers in question are traced necessary verification will be made on Pattas Malkiat issued.

حاجی میر محمد بخش تالپور - پوائنٹ آف آرڈر - میرے سوالات کے سلسلے میں تو اردو اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے تھے اب تو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فر فر پڑھ رہے ہیں -

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ۔

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ یہ تو بالکل ایسی بات ہے کہ کسی نے کہا لاٹری کا ٹکٹ لے لو ۔ اس نے کہا مجھے جلاب آ رہا ہے ۔

اس سوال کے سلسلہ میں یہ دریافت کیا گیا ہے کہ جو پیسے دئیے گئے ہیں اس کا ریکارڈ ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ خزانہ میں رقم نہیں ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ تحصیل میں جو پیسہ جمع ہوتا ہے اس کو کھاتہ میں دو جگہ جمع کیا جاتا ہے ۔ تحصیل میں الگ ہوتا ہے اور خزانہ میں علیحدہ ہوتا ہے ۔ Integration سے پہلے جو رقم داخل ہو گی اس کے متعلق بہاول پور کا ریکارڈ سر دست available نہیں ۔ ہمارے ریکارڈ میں entry موجود ہے ۔ اب جو رقوم دی گئی ہیں اس کے لئے خزانہ کے ریکارڈ میں دیکھ کر verify کیا جائے گا ۔ وہ لوگ ابھی تک بدستور قابض ہیں اور انہیں کوئی تکلیف نہیں دی گئی ۔ جب دونوں جگہ رقوم کی entries مل جائیں گی ۔ تو پھر ان کو پٹہ پر زمین دے دی جائے گی ۔ آپ اس جواب کا آخری حصہ دیکھیں ۔

"Unfortunately the records of the Treasury prior to the integration are not available and only for this reason the colonists were requested to show challans or receipts of the amount paid by them in lump sum."

یہ سب اس لئے ہے تاکہ چالان بنانے اور trace out کرنے میں آسانی ہو ۔

".....receipts of money paid as regular six-monthly instalments were never demaned.

جہاں تک اقساط کا تعلق ہے ہم نے ان کے چالان نہیں مانگے اس کا ریکارڈ موجود ہے اور یہ Relevant Portion میں پڑھتا ہوں ۔

"the matter is, however, being pursued on District and Division level and efforts are being made to search the Bahawalpur Treasury records in the Accountant General's office as well as other Record Offices. As soon as the registers in question are traced necessary verification will be made and Patta Milkiat issued.

ہم اس سے غافل نہیں ہیں ۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی ۔ گذارش ہے کہ اس سوال ۔ کا جواب جو اس کاپی میں دیا گیا ہے وہ اور جو پارلیمنٹری

سیکریٹری صاحب نے اردو میں پڑھا ہے دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں - میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ جواب اردو کاپی سے پڑھا گیا ہے میرے خیال میں ایک کاپی پہلے چھپی تھی - اگر وہ دوسری کاپی دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائے گا -

Minister of Revenue : یہ میرے متعلق ہے I will see that the translation is correctly done.

RESTORATION TO LANDS GIVEN AS JAGIR TO KHANS OF VILLAGE PILLAI TO THE LAND-OWNERS.

***5575. Khan Sarfraz Khan :** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that certain cultivable lands in Mohal Sarabi of Circle Baizai, District Mardan belonging to residents of the area were seized by Government and given as Jagir to Khans to village Pillai, Malakand Agency, by the British Government ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to restore the said lands to their original owners ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : It is correct that certain State cultivated lands in Mahal Sarabi Circle, Bai Zai were granted as Inam to Amir Ullah Khan of Pallai in 1874 the British Government, which was resumed in 1908.

(*b*) No.

خان سرفراز خان - کیا یہ زمین ان مالکوں کو واپس کر دی جائے گی جن سے لی گئی ہے ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - اس کا سپلیمنٹری Material بھی ہم نے اس سے پہلے منگایا تھا تا کہ trace out کر لیں ۱۸۷۴ء میں گورنمنٹ نے انعام کے طور پر اس خان کو جس کا نام انہوں نے لیا ہے یہ زمین دی تھی ۱۹۰۸ء میں وہ resume ہوئی ہم اس کا ریکارڈ trace کر رہے ہیں جب ریکارڈ مل جائے گا تو دیکھیں گے کہ یہ زمین سرکاری تھی یا اس کی تھی - جہاں تک سرکاری زمین کا تعلق ہے ایک کمیٹی اس کے لئے بیٹھی ہے اور وہ دیکھ رہی ہے کہ سارے فرنٹیئر میں جتنی زمینیں ہیں ان کے disposal کے لئے ایک پالیسی وضع کر دی جائے جو پالیسی ہوگی ہم معزز کو اطلاع دے دیں گے کہ اس کی کیا پوزیشن ہے -

LAND ALLOTTED NEAR PAK INDIAN BORDERS TO *ex*-SERVICEMEN

***5617. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some *ex*-servicemen have been allotted lands near Pak-Indian borders; if so, the conditions governing the allotment of these lands ;

(*b*) whether proprietary rights in respect of the above said lands have been granted to these allottees who have paid the price of the lands;

(*c*) whether the allottees mentioned in (*b*) above are entitled to sell, mortgage or lease out their lands ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the negative, reasons therefor and whether Government intend to grant them such rights, if so, when;

(*e*) whether on the death of an allottee, the land so allotted to him is transferred to his heirs ;

(*f*) whether the abovesaid allotment of lands are subject to cancellation even after the grant of proprietary rights; if so, the conditions under which such allotment can be cancelled ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) : (*a*) Yes. The terms and conditions are embodied in Martial Law Regulation No. 9 (Border Area Act, 1959), laid down on the table of the House.*

(*b*) Yes.

(*c*) The allottees may only mortgage land during the first five years for the purpose of obtaining loans for development of land. After five years they may alienate it with the permission of the Deputy Commissioner under certain prescribed conditions.

(*d*) Border Area allotments have been made primarily in the interest of the security of the border area and to prevent smuggling and other undersirable anti-social activities. The Government, therefore, does not intend to encourage unrestricted transfer of the allotted land.

(*e*) Yes. Subject to the prescribed conditions.

(*f*) Yes. For breach of conditions,—*vide* Para 10 of Schedule III of the Martial Law Regulation No. 9 (Zone 'B') read with paragraph 6 (*b*) of the Scheme framed under the Regulation.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - کیا محترم وزیر صاحب یہ وضاحت کریں گے کہ سیکورٹی کے خیال سے بارڈر ایریا میں جو سابقہ فوجیوں کو زمینیں دی گئی ہیں تو وہ خود تو وہاں رہتے نہیں ہیں بلکہ دور دراز مقامات پر بیٹھے رہتے ہیں - صرف وہاں کبھی آتے ہیں اور ٹھیکے وصول کر کے چلے جاتے ہیں - کیا یہ درست ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ایک نیا سوال ہے لیکن جہاں تک حقائق کا تعلق ہے اگر زمینیں سابقہ فوجیوں کو الاٹ کی گئی ہیں اور وہ reliable ہیں سیکورٹی کے خیال سے measur ہماری پالیسی یہ ہے کہ غیر محب الوطن عناصر کو زمین الاٹ نہ کی جائیں اس لئے بعض حالات میں ایسے لوگوں کو زمینیں الاٹ کی گئی ہیں جو وہاں نہیں رہ سکتے لیکن ان کے مزارعین وہاں موجود ہیں اور وہ قابل اعتماد ہیں -

*Please *see* Appendix I at the end.

امیر حبیب اللہ خان سعدی — میرا جو ضمنی سوال تھا وہ سیکورٹی کے متعلق تھا وہ آپ کے جواب سے سوال پیدا ہوا تھا نیا نہیں تھا تاہم میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو سابقہ فوجی سرحدوں پر رہتے ہیں وہ خود تو وہاں موجود نہیں رہتے بلکہ ان کے مزارعین وہاں رہتے ہیں تو کیا وہ خود سمگلنگ میں حصہ دار نہیں ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری - جی نہیں وہاں سمگلنگ نہیں ہو رہی ہے لیکن اگر specifically ایسا کوئی case آپ بتائیں تو حکومت اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے ۔

میجر سلطان احمد خان - معزز پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ بارڈر ایریا پر محب الوطنوں کو زمین الاٹ کی گئی ہیں اور ہمارے سعدی صاحب کے بقول Large Scale پر وہاں سمگلنگ ہو رہی ہے ۔ تو کیا آپ فرمائیں گے کہ محب الوطنی کی آپ کے نقطہ نظر سے سب سے بڑی qualification یہی ہے کہ وہاں Large Scale پر سمگلنگ ہو ۔

Minister of Revenue: Has it got anything to do with the original question ?

میجر سلطان احمد خان - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ محب الوطن ہیں لیکن وہاں

everybody on the border area is indulging in smuggling now-a-days.

مسٹر حمزہ - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ بارڈر سکیم کے تحت یہ زمینیں دی گئی ہیں اور جو الاٹیز خود کاشت نہیں کرتے وہ مزارعین سے کاشت کرواتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے خیال میں وہ مزارعین جن کو یہ زمینیں بٹائی پر دی گئی ہیں وہ محب الوطن ہیں اور کسی قسم کی ملک دشمن کارروائیوں میں حصہ نہیں لیتے ۔ اب میں ان سے Supplementary سوال یہ کرتا ہوں کہ کیا جب مزارعین کو یہ زمینیں پٹے پر دی جاتی ہیں تو اس کے بارے میں محکمہ سے اجازت لی جاتی ہے ۔ یا نہیں ۔

Mr. Speaker: First let him reply to this supplementary.

وزیر مال - جیسا کہ سعدی صاحب نے rightly فرمایا ہے وہ میں عرض کرتا ہوں ۔

I would state the conditions with your permission. "The allotee must be able-bodied and between the age of 18 to 35 years.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب ان کو جواب تو دے لینے دیں -

وزیر مال - لاتقربو الصلواۃ کے آگے انتم سکاریٰ آتا ہے -

The allottee must reside in the estate in which he holds allotment except.....

وہ جواب ان کا آگیا -

"where the allottee is an serving officer his personal attendance in the estate may be dispensed with during the period of service under the Government'

Provided at least one of his able-bodied relatives or an ex servicemen of the prescribed age resides therein.

Where the allottee is a serviceman other than an officer his personal attendance in the estate will be dispensed with if an able-bodied representative of the prescribed age resides there. The allottee or his representative must cultivate land himself.

باقی بھی کئی چیزیں ہیں میں ہاؤس کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا لیکن جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے

I think I have satisfied him.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ اگر خود کاشت کرنے والوں کو زمین دی جائے - تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ وہاں پر موجود رہیں گے جب آپ نے الاٹیوں کو یہ رعایت دے دی کہ وہ زمین مزارعین کو بھی دے سکتے ہیں - تو اس سلسلے میں رواج بنانے سے یہ بد عنوانیاں قطعاً ختم نہیں ہو سکتیں -

Mr. Speaker : This is not a supplementary.

مسٹر حمزہ - میں ان کا جواب دے رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - جواب کا جواب نہیں دیا جا سکتا - آپ ضمنی سوال کیجئے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے یہ فرمایا ہے - کہ جن مزارعین کو زمین کاشت کرنے کے لئے دی جاتی ہے وہ محب الوطن بھی ہیں اور ان کی کارروائیاں ملک کے لئے نقصان دہ بھی نہیں ہیں - میری سمجھ میں نہیں آتا جب خود کاشت کرنے والے مزارعین موجود ہیں اور جو ان کے کہنے کے مطابق تمام شرائط بھی پوری کرتے ہیں - جن کے لئے یہ سکیم بنائی گئی

ہے - تو کیا یہ موزوں نہیں ہوگا کہ بلا واسطہ خود کاشت کرنے والوں کو ہی وہ زمینیں دی جائیں -

وزیر مال - جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے - میں نے شرائط بتلا دی ہیں کہ مزارعین کو زمین وغیرہ مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۹ کے تحت دی جاتی ہیں - ہمارے محکمے کو صرف ان کی الاٹمنٹ سے تعلق ہے - جہاں تک پالیسی وضع کرنے کا تعلق ہے - وہ سب کچھ مارشل لاء ریگولیشن کے تحت ہو چکا ہے - وہ ہمارا کام نہیں ہے -

خان اجون خان جدون - کیا وزیر مال صاحب یہ بتائیں گے کہ بارڈر ایریا میں سابق فوجیوں کو کتنی زمین الاٹ کی گئی ہے اور کتنے فوجیوں کو وہاں پر بسایا گیا ہے -

وزیر مال - یہ نیا سوال ہے آپ اس کے لئے وقت دیں تو جواب دے دوں گا -

Mr. Speaker : You may give a fresh notice.

سردار محمد حسین - کیا وزیر مال صاحب یہ فرمائیں گے کہ بارڈر پر جن فوجیوں کو زمینیں دی گئی تھیں - وہ اس لئے دی گئی تھیں کہ وہ وہاں پر رہیں گے اور بارڈر کی حفاظت کریں گے یا اس لئے دی گئی تھیں کہ وہ وہاں سے چلے جائیں اور زمینیں مزارعین کو ٹھیکے پر دے دیں کہ وہاں پر زمینیں بنجر ہو کر خراب ہوجائیں -

وزیر مال - شرائط تو وہی ہیں جو کہ میں نے جواب میں عرض کی ہیں - کہ یا تو وہ خود کاشت کریں یا وہاں ان کا کوئی اپنا آدمی رہے اگر وہ کوئی ایسی مثال بتا دیں تو میں اس کو ضروری کارروائی کے لئے بھیج دوں گا -

مسٹر حمزہ - جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ مرکزی حکومت یا مارشل لاء کا یہ حکم تھا اور اس کے تابع ہی انہوں نے یہ سب کچھ کیا ہے - میں ان سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ صوبائی حکومت زندہ ہے - وہ کسی پالیسی کے بارے میں اپنی کوئی رائے رکھتی ہے یا نہیں خصوصاً جس پالیسی پر عملدرآمد کرنا صوبائی حکومت کے ذمہ ہو آپ یہ بتائیں کہ اس پالیسی پر عملدرآمد کے بعد کیا حکومت نے

یہ محسوس نہیں کیا کہ ملکی مفاد اس چیز میں ہے کہ یہ زمینیں ان مزارعین کو دی جائیں جو ان کو بذات خود کاشت کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔

LAND ALLOTTED TO EX-SERVICE-MEN OF INDO-PAKISTAN BORDERS OF HINDU OR SIKH OCCUPANCY TENANTS

***5618. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some of the land situated on Indo-Pakistan Borders which have been allotted to *ex*-servicemen were actually owned by Muslim Zamindars, although they were under the occupation of Hindu or Sikh occupancy tenants :

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the *ex*-servicemen allottees of the said land, on payment of the prescribed amount, are given full proprietary rights over the said land or only those rights which are enjoyable by occupancy tenants;

(*c*) in case the said allottees have been given the rights of occupancy in respect of the said holdings whether they will have to pay more amount to secure full proprietary rights if so,(*i*) reasons therefor: (*ii*) conditions on which these rights are proposed to be conferred upon the said allottees, and (*iii*) the time by which these rights will be conferred ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif) :

(*a*) Yes.

(*b*) The allottees step into the shoes of the evacuees and enjoy only those rights which are exercised by the evacuee occupancy tenants.

(*c*) The land held by the occupancy tenants could be allotted to those of the claimants, who were prepared to accept the position of the occupancy tenants on the same conditons as the out going evacuee occupancy tenant was holding under the Muslim landlord. Where rent was payable by an evacuee occupancy tenants, additional area was allotable to such claimants under the provisions of the West Pakistan Rehabilitation Settlement Scheme. Procedure has been prescribed for incorporation of the name of the allottees in the Record of Rights in place of evacuee and necessary amendment of the Rule 7 of the Rules framed under the Displaced Persons (Land Settlement) Act, is being made. Thereafter the normal laws of the land will become applicable to the allottees.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - کیا وزیر مال صاحب کے علم میں یہ بات ہے کہ بعض جگہ جہاں ہندو تارکین وطن کی موروثیت تھی - وہاں جس طریقے پر یہ موروثیت ایکٹ واپس لے لیا گیا ہے - اس سے موروثیت ملکیت میں تبدیل کی گئی ہے ۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - جیسا کہ جواب میں عرض کیا گیا ہے - قانون سب کے لئے یکساں ہے - جہاں مالکان مسلمان تھے - ان کے موروثی ہندو تھے تو ان کے موروثیت کے حقوق منتقل کر دئیے گئے ہیں اور ان لوگوں نے جنہوں نے اسے بخوشی قبول کر لیا ۔

They stepped into the shoes of other occupancy tenants.

جو تارکان وطن تھے اب ان کا نام خانہ کاشت میں آ جائے گا - بحیثیت موروثی زمیندار کے- خواہ وہ کسی بھی دفعہ کے تحت آئیں - دفعہ نمبر ۵ یا دفعہ نمبر ۸ یا کسی اور دفعہ کے تحت - تو جو قانون سارے صوبے میں اور لوگوں کے لئے ہو گا - وہی ان کے لئے بھی ہوگا -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - اگر ان کو اپنا سابقہ جواب یاد ہو تو وہ یہ تھا کہ یہ Tenancy ایکٹ غیر مسلم اراضیات پر اسی طرح حاوی رہے گا اور وہ مالک نہیں ہو سکیں گے تو میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کے بیان کے بعد اس پر بعض جگہ ویسا ہی عمل ہوا ہے کہ وہ allottees اسی طرح خانہ کاشت میں ہیں - لیکن بعض جگہ یہ عمل ہو چکا ہے کہ الاٹیز کو خانہ ملکیت میں لے جایا گیا ہے - اب ان دونوں میں سے کونسا درست ہے -

وزیر مال - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جن کو حقوق ملکیت مل سکتے ہیں - انہیں مل جائیں گے اور جن کو نہیں مل سکتے ان کو نہیں ملیں گے - اب ہر ایک case الگ الگ ہو گیا ہے - اگر وہ یہ بتائیں کہ کہیں کوئی discrimination ہو گئی ہے تو میں اس کو دیکھوں گا -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - اگر محترم وزیر مال صاحب میرے سوال پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں تو میں نے یہ گذارش کی ہے کہ غیر مسلم جائیداد کا جہاں تک تعلق ہے آپ کے ارشاد کے مطابق اس پر Tenancy Act حاوی ہے اور اسے واپس نہیں لیا گیا اور دوسری گذارش یہ کی ہے کہ بعض cases میں Tenancy Act واپس لے لیا گیا ہے اور خانہ ملکیت میں بھی ان کا نام لکھا گیا ہے اور ہزارہ میں ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں - بعض cases میں وہ اسی طرح خانہ کاشت میں موجود ہیں اور ان کو وہی حقوق حاصل ہیں جو غیر مسلم مزارعین کو حاصل تھے - ان دونوں صورتوں میں جو بھی درست ہو اس میں یک عملی ہونی چاہئیے -

Mr. Speaker: This is a suggestion and not a supplementary.

REVERSION OF THE ORDERS OF PIR AHSAN-UD-DIN *EX*-CHIEF LAND COMMISSIONER BY HIS SUCCESSOR MR. I. U. KHAN

*5620. **Mr. Ahmad Mian Soomro:** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the number of cases in which the orders of Pir Ahsanuddin, *Ex* Chief Land Commissioner were reversed in review by his successor, Mr. I. U Khan;

(*b*) the number of cases, out of those mentioned in (*a*) above, in which applications for review were entertained after the expiry of ten days from the date on which the orders sought to be reviewed were issued ;

(*c*) the number of cases, out of those mentioned in (*a*) above, in which show-cause notices for *Suo-moto* review were issued to the parties after 3 months, 6 months and 1 year of the original orders?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) -

(الف) ایسی نظر ثانی ہائے کی کل تعداد ۹ ہے -

(ب) ان میں سے ۵ درخواستیں جو فریقین کی طرف سے تھیں اندر میعاد تھیں -

(ج) بقیہ ۴ نظر ثانی ہائے بطور خود بلا تحریک فریقین (یعنی *Suo moto*) بعد اجرائے نوٹس طلبی متعلقین فیصلہ ہوئیں - اسبارہ میں صاحب چیف لینڈ کمشنر بروئے فقرہ ۱۱ پنجاب اینڈ ریفارمز رولز مجریہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۹ء مجاز ہے کہ جب بھی وہ از خود چاہیں اپنے یا اپنے متقدم جانشین کے سابقہ احکام کو بعد سماعت متعلقین نظر ثانی فرما دیں - اس لئے (*Suo moto*) کی صورت میں فریقین کی ۳ ماہ-چھ ماہ یا ایک سال کے بعد طلبی قواعد کے خلاف نہیں ہے -

مسٹر عبد الرازق خان - جناب والا - جزو (A) اور (B) کا جواب تو درست ہے - لیکن (C) میں تین ماہ ، چھ ماہ اور ایک سال کی میعاد کے اندر جو cases لئے گئے ہیں - ان کی تعداد پوچھی گئی ہے - وہ نہیں بتائی گئی -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - میں نے بھی یہ محسوس کیا تھا کہ جواب یقیناً مکمل نہ تھا میں اس کے لئے معافی چاہتا

ھوں ۔ جواب تیار تو ھے ۔ لیکن یہ چھپ نہیں سکا ۔ جس کے لئے معذرت چاھتا ھوں ۔ میں ان کا نام بھی بتا سکتا ھوں ۔ ان کی تعداد چار ھے ۔ تین ماہ کے بعد *Suo Moto* ایک لیا گیا ۔ چھ ماہ کے بعد ایک اور ایک سال کے بعد دو اور اگر نئے چاھیں تو وہ بھی آپ کو بتا سکتا ھوں ۔

POSTS OF SUPERINTENDENTS AND HEAD VERNACULAR CLERKS

***5651. Haji Abdul Majid Jatoi**: Will the Minister of Revenue, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Commissioners are the appointing authorities in respect of posts of Superintendents and Head Vernacular Clerks in District Offices in their jurisdiction in Khairpur and Hyderabad Divisions, if so, whether any specific policy has been framed for making appointment to these posts;

(*b*) whether it is a fact that the Commissioner, Khairpur Division has prepared a select list (on seniority basis) for filling in the said posts on Divisional level, whereas no such list has been prepared in Hyderabad Division ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons for making appointments against these posts on different policies and whether Government intend to make a uniform policy for filling in these posts on Divisional seniority in both the Divisions ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) ۔

(الف) جی ھاں ۔ مجوزہ قواعد کی جانچ پڑتال ھو رھی ھے ۔

(ب) جی ھاں ۔ کمشنر صاحب خیر پور ڈویژن نے ایک سلیکٹ لسٹ ڈویژنل سطح پر تیار کی ھے ۔ کمشنر صاحب حیدآباد نے ایسی ھی لسٹ ضلعی سطح پر بنائی ھے ۔

(ج) سپرنٹنڈنٹوں اور ھیڈ ورنیکولر کلرکوں کی آسامیاں مورخہ ۱-۹-۶۱ سے منظور کی گئی تھیں ۔ مگر ان آسامیوں کو پر کرنے کے قواعد ان دونوں ڈویژنوں میں نہیں بنائے گئے تھے ۔ جن کی اب جانچ پڑتال ھو رھی ھے جب یہ قواعد نافذ کر دئیے جائیں گے تو سلیکٹ لسٹ کی کوئی قانونی اھمیت نہیں رھے گی ۔ تمام صوبہ میں ایک ھی قسم کے قوانین پر عمل شروع ھو جائے گا ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی— کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ حیدرآباد ڈویژن ایک یونٹ میں شامل ھے یا اس سے الگ ھے ۔

Mr. Speaker: That is already known to the member.

حاجی عبدالمجید جتوئی - حیدرآباد کے کمشنر اسے district-wise کر رہے ہیں لیکن خیر پور کے کمشنر اسے division-wise کر رہے ہیں کیا وہاں یہ division-wise نہیں کر سکتے ؟ وہاں بھی division-wise ہونا چاہیے -

وزیر مال - S. & G.A.D. نے یہ سوال take up کیا ہوا ہے - اور جہاں تک ڈویژن کا تعلق ہے - یہ under scrutiny ہے - وہ عنقریب شائع ہو جائیں گے - جہاں تک ڈسٹرکٹ کا تعلق ہے - وہ پہلے سروس کمیشن کے پاس اس کی منظوری کے لئے جائیگا اور جب وہاں سے vhet ہو کر آئے گا - تو یہ سارے صوبے کے لئے یکساں ہوگا -

حاجی عبدالمجید جتوئی - میری عرض ہے کہ دوسرے کمشنر divisional basis پر بنا رہے ہیں - اور حیدرآباد والا district basis پر بنا رہا ہے - کیا آپ اس کو کہیں گے کہ وہ بھی divisional basis پر بنائے ؟

وزیر مال - صرف خیرپور والے نے غلطی سے بنایا ہے - پنجاب کے pattern پر - اب سب یکساں ہوں گے -

---

LAND LEASED TO MALIK NADIR KHAN AND MALIK FAZAL ELAHI, SONS OF RAB NAWAZ KHAN IN CHAK NO. 242/GB., TEHSIL TOBA TEK SINGH

***5681. Mr. Hamza**: Will the Minister of Revenue, be pleased to state:—

(*a*) the terms and conditions on which agricultural lands have been leased out to Malik Nadir Khan and Malik Fazal Elahi, sons of Rab Nawaz Khan in Chak No. 242/GB, Tehsil Toba Tek Singh, District Lyallpur ;

(*b*) whether it is a fact that the above-mentioned lessees are not cultivating the above-mentioned lands themselves but they have leased the lands to their tenants ;

(*c*) if answer to (*b*)be in the affirmative, whether the said lessees have contravened any of the terms and conditions laid down by the Government; if so, whether Government have taken or intend to take any action against them ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) -

(الف) اراضی چناب کالونی میں گھوڑی پال سکیم کے تحت الاٹ کی گئی تھی -

(پ) کل رقبہ ۵۱۳ ایکڑ جو کہ نادر خان کو دیا گیا ۔ اس میں ۵۵ ایکڑ اس کے خود زیر کاشت ہے اور دیگر رقبہ مزارعان کو کاشت کے لئے پٹہ پر دیا گیا ۔

(ii) اسی طرح ۳۰۰ ایکڑ رقبہ جو ملک فضل الٰہی کو الاٹ کیا گیا ۔ اس میں سے ۱۳۳ ایکڑ زیر خود کاشت ہے ۔ اور بقایا مزارعان کے ذریعہ کاشت کیا جاتا ہے ۔

(ج) پٹہ کی شرائط نمبر ۲۸ کے تحت پٹہ داران مزارعان کو کاشت کے لئے دے سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ مزارعان شرائط کو پورا کریں ۔ پٹہ داران نے شرائط کی خلاف ورزی نہیں کی ۔ اس لئے ان کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ حکومت اس بات پر فخر کرتی ہے کہ اس نے land reforms کی ہیں اور مزارعین کے ساتھ انتہائی ہمدردی کی ہے ۔ میں اس حکومت سے سوال کرتا ہوں کہ ۵۱۳ ایکڑ زمین خچر پال سکیم کے تحت دی گئی جس میں سے الاٹی نے ۱۰۰ ایکڑ خود کاشت کے لئے رکھے اور بقایا مزارعین کو دے دئیے ۔ دوسرے کیس میں ۳۰۰ ایکڑ میں سے ۱۳۳ ایکڑ خود کاشت کے لئے رکھے اور بقایا مزارعین کو دئیے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے

- - - - - -

Parliamentary Secretary: Is it a supplementary, Sir?

Mr. Speaker: Mr. Hamza may please repeat his supplementary.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ مزارعین شرائط کو پورا کریں گے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا یہ مناسب نہیں کہ یہ خچر پال سکیمیں خچر پال ۔ انسان پال اور ملک پال بنیں کیا اس کا زیادہ مناسب طریقہ یہ نہ ہوگا کہ یہ زمین مزارعین ہی کو دی جائے ؟

Mr. Speaker: This is not a supplementary question. The member may please take his seat.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ جب اس دور میں transport اور cavalry وغیرہ سب mechanised ہو چکی ہیں تو یہ خچر پال اور گھوڑی پال سکیمیں جاری رکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - اس بات کا تعلق سوال سے نہیں ہے کہ اس کی ضرورت کیا ہے کیوں کہ یہ ڈیفنس کا معاملہ ہے - لیکن ان کی اطلاع کے لیے کہہ دوں اور وہ خود بھی بڑے سمجھدار آدمی ہیں اور سیاستدان ہیں کہ اب بھی بعض بعض مقامات پر خچر اور گھوڑی کی ضرورت ہے - اگر وہ کاغان جائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ وہاں صرف خچر ہی بعض مقامات پر کام دے سکتی ہے - لاری بھی نہیں جا سکتی - جیپ بھی نہیں جا سکتی - ایسے ہی اور بھی کئی جگہ ضرورت ہو سکتی ہے -

We should be prepared for all eventualities.

یہ بڑا ضروری ہے جناب -

امیر حبیب اللہ خان سعدی — میں پوچھتا ہوں

*X X X X X X X X X X X X X X X X X X X X

Mr. Speaker: This is not a supplementary. These remarks are uncalled for. The member should withdraw them.

Amir Habibullah Khan Saadi: I withdraw.

Mr. Speaker: These words are expunged from the proceedings of the Assembly.

راؤ خورشید علی خاں — کیا وزیر متعلقہ یہ بتائیں گے کہ آیا یہ بات اس سکیم کے منشاء کے منافی نہیں ہے کہ خچر پال سکیموں کے تحت جو زمین دی جائے اس کو آگے sub-let نہ کیا جائے ؟

وزیر مال — میں نے رولز کا حوالہ دے دیا ہے - ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ ہم سے زمین لیتا ہے - conditions وہ خود lay down کرتا ہے - ہم ان conditions کو observe کرواتے ہیں - زمین sub-lease ہو سکتی ہے under the rules -

*Expunged as ordered by the Speaker.

Mr. Speaker: Next question Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میرے سابقہ سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے :۔

The lands were allotted.....

Mr. Speaker: I have called for the next question now.

Parliamentary Secretary: How can the member discuss it when the Chair has called for the next question ?

مسٹر حمزہ ۔ عرض یہ ہے کہ اس کی جو شرائط ہیں . . .

Mr. Speaker: Now I have called the next question.

مسٹر حمزہ ۔ میرے پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ کیجئے ۔

Mr. Speaker: I over-rule that because I have called for the next question.

CANCELLATION OF ALLOTMENT OF 62-PLOTS OF AGRICULTURAL LAND IN CHAK NO. 405/J-B., TEHSIL TOBA TEK SINGH

***5682. Mr. Hamza**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Sub-Divisional Officer, Toba Tek Singh, District Lyallpur, acting in the capacity of Collector cancelled the allotment of 62-Plots of Agricultural land in Chak No. 405/J.B. Tehsil Toba Tek Singh, leased under the Grow More Food Scheme, as none of the allottees was fulfilling the conditions laid down by the Government and had fraudulently got the land allotted;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government intend to take against the persons who got the land allotted fraudulantly and against the Government Officials responsible directly or indirectly for the allotment of the said land ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) ۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) پٹہ داران اور متعلقہ سرکاری اہلکاروں کے خلاف کارروائی تجویز کی گئی تھی لیکن پٹہ داران نے ایڈیشنل کمشنر ریونیو سرگودھا کی عدالت میں اپیل کر کے حکم امتناعی حاصل کر لیا متعلقہ امثلہ عدالت میں بھیجی جا چکی ہیں ۔ اور اپیل کے فیصلے کے بعد کارروائی عمل میں لائی جائے گی ۔

DECLARATION OF HAVELLIAN CITY OF HAZARA DISTRICT A RURAL AREA

*5704. **Mr. Sultan Muhammad Awan**: Will the Minister of Revenue and Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Havellian City of Hazara District has been declared a rural area ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the practical steps taken by Government in this behalf, if none; reasons therefor and whether Government intend to expedite the matter ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes.

(*b*) A copy of the orders issued to the Deputy Commissioner, Hazara at Abbotabad on the 27th July 1963 is laid on the table of the House. Further necessary action is being taken by the local authorities accordingly.

Office of the Settlement and Rehabilitation Commissioner Pakistan 11-Egerton Road, from Mr. Bashir Ahmad, Lahore Settlement Commissioner (Policy), to the Deputy Commissioner, Hazara at Abbotabad.

No. 1935-*Pol.*/63, *dated the* 27*th July* 1963.

Subject—DECLARATION OF HAVELIAN TOWN AS A RURAL AREA.

The Chief Settlement Commissioner, Pakistan has been pleased to decide under paragraph (4) of Chapter of Settlement Scheme No. VII that Havelian Town will be treated as a rural area for the purpose of disposal of evacuee properties acquired under Section 3 of the Displaced Persons (Compensation and Rehabilitation Act, 1958. The Assessment formula applicable to Havelian to determine the evaluation price of the properties will be the same as for other rural area in Hazara district, namely:—

A Class	Rs. 1·50 (Monthly) per room of a house.
	Rs. 3·00 (Monthly) per room of a shop.
B Class	Re. 1·00 (Monthly) per room of a house.
	Rs. 2·00 (Monthly) per room of a shop.
C Class	Re. ·70 (Monthly) per room of a house.
	Rs. 1·50 (Monthly) per room of a shop.

Properties which are less than Rs. 10,000 in value will be disposed of as "rural building" under Settlement Scheme No. VII and those which are of the value of Rs. 10,000 and above will be treated as urban properties and disposed of accordingly.

A COPY is forwarded, to—

(1) Additional Settlement Commissioner, Peshawar.

(2) Deputy Settlement Commissioner, Abbotabad.

(3) Rehabilitation and Works Division, Rawalpindi.

(4) Rehabilitation and Works Division, Karachi.

(5) Private Secretary to Minister for Revenue and Rehabilitation Government of West Pakistan, Lahore.

LAND SETTLEMENT WORK IN BORI TEHSIL OF LORALAI DISTRICT

*5710. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that settlement work has not yet been started in Bori Tehsil of Loralai District; if so, the date by which the said is likely to start in the said Tehsil ?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): Yes. Settlement operations in Bori Tehsil of Loralai district are likely to be started in beginning of the next financial year.

LAND REVENUE REALISED IN QUETTA/KALAT DIVISIONS

*5729. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Revenue be pleased to state the total District-wise amount of land revenue realised in Quetta/Kalat Divisions from 1958 to June 1963?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif):

Divisions	Districts	Total amount of land revenue realized in the district from July 1958 to June 1963
		Rs.
Kalat ..	Kalat ..	50,59,529·56
	Mekran ..	7,77,131·00
	Kharan ..	5,20,883·00
Quetta ..	Quetta ..	16,01,542·00
	Sibi ..	15,10,118·00
	Loralai ..	33,67,990·00
	Zhob ..	6,88,361·00
	Chagai ..	6,01,933·00

SELF CULTIVATED LAND OWNED BY NAWAB FARID KHAN OF TANAWAL

*5793. **Maulana Ghulam Ghaus**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that at the time of promulgation of Martial Law Regulation No. 64, Nawab Farid Khan of Tanawal owned more than 36,000 units self cultivated land;

(*b*) whether it is a fact that instead of allowing him to retain 36,000 units of land out of this self cultivated land he was allowed to retain 36,000 units of the holdings occupied by his tenants which are scattered in different places;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative the reasons therefor;

(*d*) whether it is a fact that the self cultivated lands belonging to the said Nawab after being declared as surplus land was given to the employees of the Nawab;

(*e*) whether it is a fact that 150,000 units of the land was given by the said Nawab as gift heirs and dependents although only 18,000 units of lands could have been given by him as gift; if so, reasons therefor?

(*f*) whether according to entries in revenue record for 1952-53 Nawab Farid Khan had given any land by way of gift;

(*g*) whether it is a fact that Rehmatun-Nisa, wife of the said Nawab has filed suits in the court of Revenue Officer, Hazara for ejectment of 13 tenants from the land gifted to her by the said Nawab and this action has caused serious unrest among the cultivators in the said area; if so, whether the Government intend to take appropriate steps in the matter?

Parliamentary Secretary (Mian Muhammad Sharif): (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) The Nawab of Amb retained land equal to 36,000 P. I. Units out of his self-cultivated land and not the land occupied by his tenants. All 'existing owners' were allowed under paragraph 14 of Land Reforms Regulation to exercise free choice in the matter of selection of the land to be retained by them and the Land Commission authorities could not therefore, force the Nawab to retain only the untenanted land.

(*d*) No.

(*e*) Yes. These gifts were made by the Nawab before the imposition of the Martial Law, which, after due scrutiny, were found to be genuine. The Land Commission authorities, therefore, validated these gifts. The provisions of paragraph 9 (2) of the West Pakistan Land Reforms Regulation of 1959, which fixed the maximum limit in cases of gifts, operated only in the case of gifts made after the promulgation of the said Regulation or such gifts which were made by a landowner on or after the 14th day of August 1947 taken together with the gifts made under the Land Reforms. The Nawab's case fell under neither of these categories and the maximum limit of '18,000 P. I. Units', therefore, did not apply to him.

(*f*) No.

(*g*) Yes. Mst. Rehmatun-Nisa, wife of the Nawab has filed suits in the revenue courts in the Hazara district for ejectment of 13 tenants from the land gifted to hereby the Nawab. This has caused no serious unrest amongst the cultivators of the area. It is the legal right of every landowner to eject his or her tenants if they have failed to cultivate the land without sufficient cause, or have failed to pay rent or have used the land in a manner which renders it unfit for the purpose for which it was let, etc., and relief cannot be refused by the revenue courts merely because it will cause unrest among the tenants.

خواجہ محمد صفدر - نواب صاحب نے کس کس سال میں یہ ہبہ جات کئے تھے - جن کا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ذکر فرمایا ہے ؟

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - وہ مارشل لا' ریگولیشن سے پہلے کے تھے - سال کے متعلق معلوم نہیں ہے -

But they were before Martial Law Regulation 64.

خواجہ محمد صفدر - میں یہ درخواست کروں گا کہ جب انہوں نے اس سوال کے لئے اتنی کاوش کے بعد اتنا لمبا چوڑا جواب عطا فرمایا ہے - تو کم از کم ان ہبہ جات کی تاریخ تو بتا دیں - ان کے دیکھنے کے بعد ہی یہ جواب تیار ہوا ہو گا - انہیں خفیہ رکھنے کی کونسی بات ہے ؟

وزیر مال - اگر معزز ممبر سوال کو دیکھیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ یہ ہبہ جات کے جواز کے متعلق تھا - یہ نہیں پوچھا گیا کہ کس سال میں ہوئے تھے - ہم نے جواب دے دیا ہے کہ ان کا جواز ٹھیک تھا کیونکہ وہ مارشل لا' ریگولیشن سے پہلے کے تھے اسلئے ان پر مارشل لا' ریگولیشن ۶۴ کا اطلاق نہیں ہوتا - اگر ممبر صاحب سال پوچھنا چاہتے ہیں تو ہم وہ بھی دے سکتے ہیں - وہ سوال کا نوٹس دے دیں - ہم کچھ چھپا نہیں رہے ہیں -

مولانا غلام غوث - جناب والا - انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ ڈیڑھ لاکھ یونٹ اراضی کے ہبہ جات انہوں نے کئے ہیں - جبکہ حالت یہ ہے کہ وہ اپنے کسی خاص آدمی کو ایک مرلہ زمین دینے کلیئے تیار نہیں - اور یہ ڈیڑھ لاکھ یونٹ کے ہبہ جات اس قانون سے پہلے کئے تھے جس پر معزز دوست نے سوال کیا ہے - آپ نے یہ فرمایا ہے کہ باضابطہ پڑتال کرنے پر یہ بات صحیح ثابت ہوئی کہ یہ ہبے انہوں نے پہلے سے کئے ہوئے تھے - آپ مہربانی فرما کر یہ بتا دیں کہ وہ باضابطہ پڑتال کیا تھی -

وزیر مال - جناب والا - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ وہ ہمیں material مہیا کریں - بہر حال سوال صرف یہ تھا کہ باضابطہ پڑتال کے متعلق ہمیں بتایا جائے کہ وہ کب ہوئی

اور انہوں نے جو معافیاں اور gifts دئے تھے آیا وہ مارشل لاء Regulation No. 64 کی زد میں آتے تھے یا نہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اس کے مطابق نہیں دیئے گئے تھے - کیونکہ وہ اس سے پہلے کے تھے - اب اگر وہ چاہیں کہ وہ پڑتال کیسی تھی - کس نے کی اور وہ gifts کب ہوئے تو وہ fresh question دیدیں - میں اسکا مکمل طور پر جواب دے دونگا -

میجر سلطان احمد خان - جناب والا - کیا وزیر متعلقہ فرمائیں گے کہ یہ ہبہ جات جو مارشل لاء سے پہلے ہوئے جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے - کیا ان کو معلوم ہے کہ مارشل لاء سے پہلے Nawab of Amb کی اس علاقے میں قطعی طور پر کوئی ملکیت نہ تھی -

وزیر مال - جناب والا — اگر وہ مالک نہ تھے تو resumption کیسے ہوئی ؟

میجر سلطان احمد خان - جناب والا - اگر وہ مالک تھے تو کیا آپ اس کی تحقیقات کسی کمیشن کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر مال - جناب والا - جہاں تک Revenue records کا تعلق ہے - وہ قطعی مالک ہیں اور جب تک کسی competent authority سے set aside نہ ہو جائیں - ہم انہیں مالک تصور کرینگے -

میجر سلطان احمد خان - جناب والا - میں واقعات اور قانون کی مدد سے اس کی وضاحت کرسکتا ہوں - اگر مارشل لاء سے پہلے Nawab of Amb اس علاقے کا قطعی مالک نہ تھا تو اس صورت میں آپ دوبارہ اپنے اس قانون کی تعریف کرنے کو تیار ہیں ؟

Minister of Revenue : Sir, we are to be led by the record and the record is there.

میجر سلطان احمد خان - He is not answering my question Sir. My question is—

جناب والا - وہ تاریخ کے کسی دور کی بات کرتے ہیں ؟ ذرا وہ وقت تو بتائیں - اگر مارشل لاء سے پہلے تاریخ کے کسی دور میں Nawab of Amb کاغذات کے لحاظ سے اس علاقے کا مالک قرار نہیں

دیا گیا ۔ تو اس صورت میں آپ اسکی دوبارہ تفتیش کرانے کیلئے تیار ہیں ؟ کیا وہ سو سال پہلے تھا یا دو سو سال ؟ یا ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۵۸ء کے دوران ۔ جناب یہ بڑا ضروری سوال ہے ۔ اسکا جواب دینا ہی پڑیگا ۔

وزیر مال ۔ جناب ۔ میں اسکا جواب نہیں دے سکتا ۔

Major Sultan Ahmed Khan : Sir, you must protect us. He is not replying to our questions.

Minister of Revenue : I also deserve protection.

Major Sultan Ahmed Khan : He is not answering my question.

مسٹر سلطان محمد اعوان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ سابقہ صوبہ سرحد میں جب یہ زرعی اصلاحات نافذ ہوئیں تو نواب صاحب کا کافی علاقہ مزارعین کو دے دیا گیا تھا ؟ اور اس کے بعد ایک باغ کے بدلے وہ تمام علاقہ اسے واپس کر دیا گیا ہے ؟

وزیر مال ۔ یہ fresh question ہے جناب ۔ اس کے متعلق معزز ممبر نوٹس دیں ۔ میں اس کا جواب بھی دے دونگا اور اس کی details بھی بتا دونگا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر یہ ارشاد فرمائیں کہ ۵۳ - ۱۹۵۲ء کے بندوبست (جس کا ذکر انہوں نے سوال کے حصہ (ایف) میں کیا ہے ۔) سے پہلے کب بندوبست ہوا تھا ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے معزز ممبر سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا بندوبست کا سوال اس سے arise ہوتا ہے ؟ تاکہ میں اسکا جواب دے سکوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جی ہاں یہ admit ہو چکا ہے اب آپ یہ اعتراض نہیں کر سکتے ۔ میں یہ سوال پڑھتا ہوں ۔

"(f) Whether according to entries in revenue records for 1952-53 Nawab Farid Khan had given any land by way of gift.

اب اس سے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۱۹۵۲-۵۳ کے متعلق تو یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ بندوبست ہوا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کب بندوبست ہوا تھا ؟

مسٹر سپیکر - وہ پوچھتے ہیں کہ اس سے پہلے کب بندوبست ہوا تھا ؟

وزیر مال - جناب والا - میں آپ کے توسط سے معزز ممبر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ

does it arise out of this portion of the question.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - یہ تو admit ہو چکا ہے - اب جناب وزیر اس پر اعتراض نہیں کر سکتے - بلکہ اس سے یہ arise ہوتا ہے ؟

Minister of Revenue: You are not to dictate like that. You cannot dictate.

مسٹر سپیکر - خان صاحب وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں ۱۹۵۲-۵۳ء کے متعلق تو آپ نے بتا دیا ہے - اس سے پہلے کب بندوبست ہوا تھا ؟ کیا اسکے متعلق آپ جواب دے سکتے ہیں -

Minister of Revenue: Should I give the reply?
Mr. Speker: Yes, the Minister should give the reply.
Minister of Revenue: Then time may be given.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - کیا جناب وزیر اس امر سے انکار کرینگے کہ ۱۹۵۲-۵۳ء سے پہلے اس علاقے میں کبھی کوئی بندوبست نہیں ہوا ؟

مسٹر سپیکر - اس سے پہلے آپ نے جو ضمنی سوال کیا تھا - اس کے لئے انہوں نے وقت مانگا ہے اس لئے

This supplementary question does not arise.

مولانا غلام غوث - جناب والا - یہ تو نواب صاحب کے متعلق بڑا سخت سوال ہے - (قہقہہ) آج کے زمانے میں نوابوں کے متعلق کوئی سچی بات کہی نہیں جا سکتی - یہ تو ساٹھ ہزار انسانوں کا سوال ہے - تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ

آپ نے جزو (ب) (د) اور (و) کے جو جوابات دئیے ہیں - میری معلومات کے مطابق یہ تینوں جوابات غلط ہیں - صحیح نہیں ہیں - تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں - کیا آپ اسکی باقاعدہ تفتیش کرانے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر مال - جناب والا - اگر ان کے جوابات غلط دئے گئے ہیں - تو ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ Privilege Motion پیش کریں -

مولانا غلام غوث - جناب والا - انہوں نے جزو (ب) کے جواب کے بعد جزو (ج) کا جواب فرمایا ہے - جزو (ب) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے - جی نہیں - یعنی مقبوضہ اراضی جو ان کی خود کاشت تھی وہ دی گئی ہے - اس کے سوا اور نہیں دی گئی - میں نے یہ پوچھا تھا کہ اس کو چھوڑ کر ریاست میں ان کو اور کوئی متفرق زمین دی گئی تھی تو انہوں نے جواب دیا ہے - جی نہیں - یعنی جزو (ب) کا جواب دے رہے ہیں جی نہیں اور جزو (ج) میں یہ صفائی بیان کر رہے ہیں کہ ان کو متفرق زمین لینے کا حق حاصل ہے - تو اس طرح جزو (ب) اور جزو (ج) کے جوابات میں تضاد ہے - جزو (ب) کے جوابات میں انہوں نے کہا ہے جی نہیں یعنی انہوں نے ساری ریاست کی زمینیں منتخب نہیں کیں اور پھر جزو (ج) کے جواب میں صفائی بیان کرتے ہیں کہ ان کی تمام ریاست میں اپنی زمینوں میں سے لینے کا حکومت کو حق حاصل ہے - تو یہ جزو (ب) اور جزو (ج) کے جوابات میں صریحاً تضاد ہے -

Minister of Revenue: Part (*b*) of the question is :—

"whether it is a fact that instead of allowing him to retain 36,000 units of land out of his self-cultivated land he was allowed to retain 36,000 units of the holdings occupied by his tenants which are scattered in different places."

The answer to it is "No."

کہ ہم نے کسی مزارع سے زمین لے کر ان کو نہیں دی - اسکی جو خود کاشت تھی - وہی اسے واپس کی ہے - جو اراضی مزارعین کے پاس تھی اس میں سے لے کر ان کو نہیں دی گئی - جواب میں یہی ہے -

دوسرا کونسا سوال پوچھتے ہیں - تو جزو (ج) کا جواب یہ ہے -

"The Nawab of Amb retained land equal to 36,000 P.I. units out of his self-cultivated land and not the land occupied by his tenants....."

اس کی تشریح ہم نے اور بھی زیادہ کر دی ہے -

"All 'existig owners' were allowed under paragraph 14 of Land Reforms Regulation to exercise free choice in the matter of selection of the Land to be retained by them and the Land Commission authorities could not, therefore, force the Nawab to retain only the untenanted land."

سوال یہ تھا کہ انہوں نے مزارعین سے زمینیں لے لی ہیں - اس کا ہم نے جواب دیا ہے - نہیں - اب اگر وہی زمین یہاں غیر متعلق ہو - یا کچھ ایسی زمین جو خود کاشت ہو - تو وہ لے لی - منشا تو صرف یہ تھا کہ کسی مزارع سے زمین لے کر ہم نے نواب کو دی ہے - تو اس کا جواب آ گیا ہے - کہ نہیں -

Mr. Speaker: The Question Hour is over.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, the question hour is over but the question is not over.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

WELFARE AND BETTERMENT OF TEHSILS OF D. G. KHAN DISTRICT

***5806. Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the Tehsil-wise population of District D. G. Khan;

(*b*) the total area of the said District alongwith its length and width;

(*c*) the annual income derived from each tehsil of the said District from Land Revenue, Taxes, etc., separately;

(*d*) the area of (*i*) canal irrigated, (ii) well irrigated, (iii) barani, (iv) hill torrent irigated (v) banjar (fallow), and (vi) Banjar Qadeem in each tehsil of the said District;

(*e*) the amount spent by Government on the welfare and betterment of these tehsils since Independence?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): It is regretted that the desired information is not readily available. It is being collected from the various Departments concerned and will be supplied when received.

REMISSION IN LAND REVENUE TO ZAMINDARS FOR INSTALLING TUBE-WELLS IN THEIR LANDS

***5807. Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that according to a recent decision of the Government 25 per cent remission in land revenue is allowed to the Zamindars who install tube-wells in their lands;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number of tube-wells so far installed in each tehsil of D. G. Khan District along with the names of zamindars who have installed these tube-wells and the amount of remission in land revenue allowed to the each of them; if no such remission has been granted reasons thereof?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) No. Government's decision was to allow 25 per cent rebate in abiana for the first 5 years after a tubewell has been installed.

(*b*) The question does not arise.

LAND SURRENDERED IN FORMER SIND UNDER LAND REFORMS

***5817. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the acreage of land surrendered in former Sind under the Land Reforms and the acreage out of that (1) allotted to local haris; (ii) still to be allotted;

(*b*) whether it is a fact that orders have been issued for disposal of the land referred to in (ii) above by auction;

(*c*) whether it is a fact that there are still several lacs of landless haris in former Sind, if so, reasons for not setting them on the undisposed land of mentioned in (ii) above;

(*d*) whether it is a fact that there are laces of landless haris in other parts of the Province also, if so, reasons for auctioning the said land instead of allotting them to local and non-local haris?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - (الف) دفتر میں دستیاب مطلوبہ معلومات پر مشتمل کیفیت نامہ ایوان کے رو برو پیش ہے -

(ب) احکام جاری کر دئیے گئے ہیں کہ بقیہ حاصل کردہ مالکان اراضی کو لینڈ کمیشن کی منظور کردہ سکیموں کے مطابق فروخت کر دیا جائے جن میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ زمین مقامی ہاریوں کے علاوہ چھوٹے مالکان اراضی کو ان کی ملکیت کا درجہ بلند کرنے کی غرض سے بھی فروخت ہو - چونکہ نہ تو ہاری اور نہ چھوٹے مالکان اراضی ان زمینوں کی خریداری کے لئے آگے بڑھے ہیں - اس لئے باقی ماندہ رقبے کو عام نیلام سے فروخت کرنا پڑے گا - تاکہ مالکان اراضی کو معاوضے کی ادائیگی کے لئے رقوم حاصل ہو سکیں -

(ج) و (د) جی ہاں - سابقہ سندھ اور صوبے کے دیگر حصوں میں کئی بے زمین مزارعے ہیں - اراضی جو اب فروخت کے لئے دستیاب ہے زیادہ زرخیز نہیں ہے اور مزارعین بالعموم ایسے رقبے لینے سے ہچکچاتے ہیں - بے زمین مزارعین بھی کھلے نیلام میں بولی دے سکتے ہیں -

سابق سندھ (حیدرآباد اور خیر پور ڈویژن) میں اصلاحات اراضی کے تحت حاصل کردہ اراضی کی فروخت کا کیفیت نامہ

ڈویژن کا نام	اصلاحات اراضی کے تحت کل حوالے کردہ رقبہ	فروخت اور آپ گریڈنگ سکیم کے تحت ہاریوں کو فروخت کردہ رقبہ	دوسروں کو فروخت کردہ رقبہ	محکمہ جنگلات کو منتقل کردہ رقبہ	نیلام کردہ رقبہ	پٹے پر رقبہ	خانہ ہائے ۳ سے ۷ تک میزان	فروخت کے لئے بقایا رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
حیدر آباد	ایکڑ ۴۰۹،۷۵۲	ایکڑ ۲۴،۵۱۶	ایکڑ ۴۳،۷۲۸	ایکڑ ۲،۹۷۷	ایکڑ —	ایکڑ ۱،۹۱۴	ایکڑ ۲۹۱،۱۳۵	ایکڑ ۱۶۸،۶۱۷
خیر پور	۴۹۱،۱۷۹	۱۲۰،۹۷۳	۵،۳۸۶	۱۸۰،۹۳۶	۲۰،۷۷۳	۴،۰۷۰	۳۳۲،۱۳۸	۱۵۹،۰۴۱
میزان	۹۰۰،۹۳۱	۳۶۲،۴۸۹	۵۰،۱۱۴	۱۸۳،۹۱۳	۲۰،۷۷۳	۵۹،۸۴	۶۲۳،۲۷۳	۳۲۷،۶۵۸

ISSUANCE OF ASSESSMENT BILLS IN TIME

*5820. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi**: Will the Minister of Revenue be pleased to state—

(a) whether it is a fact that Union Council Muradi, Taluka Nasirabad District Larkana passed, a resolution recently complaining that Tapedars, were not issuing assessment bills in time;

(b) whether Government intend to issue orders that assessment bills be issued in time and direct the Deputy Commissioners to enforce Government orders vigorously?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — (الف) نہیں۔
(ب) گورنمنٹ کی جانب سے پہلے ہی ہدایات جاری شدہ ہیں کہ پرچہ ہائے جات مطالبہ پر وقت دئے جائیں۔ کمشنر نے احکام جاری کر دئے ہیں کہ ان ہدایات پر سختی سے عمل کیا جائے۔

RETRENCHMENT IN LAND CONSOLIDATION STAFF IN DISTRICT GUJRAT

*5841. **Chaudhri Gul Nawaz Khan**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the number of land consolidation staff retrenched in District Gujrat resulting in the stoppage of the land consolidation operation in the said District and reasons therefor;

(b) the names of other districts of Rawalpindi Division where retrenchment in the land consolidation staff has been made alongwith the number of staff retrenched in each of the said districts and the reasons for the said retrenchment;

(c) reasons for keeping more staff in Campbellpur District;

(d) whether it is a fact that the District Authorities concerned have recommended increase in the staff of for lands consolidation in District Gujrat;

(e) if answer to (d) above be in the affirmative, whether Government in end to take any action on the said recommendation; if not, the steps Government intend to take complete the land consolidation work in the said District alongwith the time by which such steps will be taken?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - (الف) اشتمال اراضی کا کام ضلع گجرات میں بند نہیں کیا گیا تھا۔ حکومت کی بدلتی ہوئی پالیسی اور گنجائش میزانیہ میں کمی کے تحت مندرجہ ذیل ملازمین کی تخفیف از یکم جون ۱۹۶۳ء عمل میں لائی گئی تھی۔

افسر اشتمال .. ۱
نائب افسر اشتمال .. ۶

پیش قانونگو .. ۱
اشتمال قانونگو .. ۲۳
اشتمال پٹواری .. ۱۱۳
پٹواری محرر .. ۷
چپڑاسی .. ۷
عدالتی پیادہ .. ۲۳

(ب) راولپنڈی ڈویژن کے ہر ضلع کے تخفیف شدہ ملازمان کی فہرست الف ہذا ہے ۔ یہ تخفیف بوجہ بیان کردہ مندرجہ بالا (الف) از یکم جون ۱۹۶۳ء کی گئی تھی ۔

(ج) موقع پر مقامی افسران کے ساتھ بحث و تمحیص کے بعد ضلع جہلم پور میں خصوصی حالات کے پیش نظر عملہ اشتمال بدستور رہنے دیا گیا تھا ۔

(د) جی نہیں ۔

(ہ) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ ضلع گجرات میں اشتمال اراضی کا کام دوسرے اضلاع کے مطابق حسب پروگرام آئندہ دس سال کی مدت میں مکمل ہو جائے گا ۔

فہرست منظور شدہ عملہ اشتمال برائے اضلاع راولپنڈی ڈویژن سال ۶۳-۱۹۶۲ء و ۶۴-۱۹۶۳ء ۔

ضلع	تفصیل عملہ	منظور شدہ عملہ اشتمال ۱۹۶۲-۶۳ء	منظور شدہ عملہ ۱۹۶۳-۶۴ء	تفصیل تخفیف شدہ عملہ
جہلم پور	افسر اشتمال ..	۱	۱	—
	نائب افسر اشتمال ..	۵	۵	—
	پیشی قانونگو ..	۱	۱	—

اشتمال قانونگو	..	۲۰	۲۰	—
اشتمال پٹواری	..	۱۰۰	۱۰۰	—
پٹواری محرر	..	٦	٦	—
چپڑاسی	..	٦	٦	—
عدالتی پیادہ	..	۲۰	۲۰	—
راولپنڈی—				
افسر اشتمال	..	—	—	—
نائب افسر اشتمال	..	—	—	—
پیشی قانونگو	..	—	—	—
اشتمال قانونگو	..	۱	—	۱
اشتمال پٹواری	..	٥	—	٥
پٹواری محرر	..	—	—	—
چپڑاسی	..	—	—	—
عدالتی پیادہ	..	۱	—	۱
جہلم—				
افسر اشتمال	..	۱	—	۱
نائب افسر اشتمال	..	٥	۱	۴
پیشی قانونگو	..	۱	—	۱
اشتمال قانونگو	..	۲۰	۳	۱۷
اشتمال پٹواری	..	۱۰۰	۱۴	۸٦
پٹواری محرر	..	٦	۱	٥
چپڑاسی	..	٦	۱	٥
عدالتی پیادہ	..	۲۰	۳	۷
گجرات—				
افسر اشتمال	..	۲	۱	۱
نائب افسر اشتمال	..	۱۰	۴	٦
پیشی قانونگو	..	۲	۱	۱
اشتمال قانونگو	..	۳۰	۱۷	۲۳
اشتمال پٹواری	..	۲۰۰	۸٦	۱۱۴
پٹواری محرر	..	۱۲	٥	۷
چپڑاسی	..	۱۲	٥	۷
عدالتی پیادہ	..	۳۰	۱۷	۲۳

THAL DEVELOPMENT TAX

*5852. **Khan Amanullah Khan Shahani** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the "Thal Development Tax" has been levied on the irrigated as well as unirrigated areas; if so, whether Government intend to exempt the unirrigated areas from the said tax;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to realise the said tax levied on the unirrigated area in easy instalments ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) : (الف) تھل کے علاقہ میں Thal Increase in Value Act 1940 کے تحت ساٹھ روپے فی ایکڑ کے حساب سے ایسی زمینوں پر ٹیکس لگایا گیا ہے ۔ جن کے متعلق وقتاً فوقتاً اس امر کی تشہیر کر دی گئی ہے ۔ کہ وہ تھل کی نہروں سے آبپاشی حاصل کرنے کی اہل ہیں یا ہو رہی ہیں یا ان کی قیمتیں نہری آبپاشی کی وجہ سے بڑھ گئی ہیں ۔

اراضی کے مندرجہ ذیل اقسام کو اس ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے ۔

(۱) ایسے دیہاتی علاقے یا آبادیاں جنہیں تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے بستیاں بنانے کے لئے چنا ہو ۔

(۲) سرکاری اراضی جہاں اب تک کوئی نئی بستی نہ بنی ہو ۔

(۳) ایسی جگہیں جنہیں ان کے مقامی یا مہاجر مالکوں نے اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے رہائشی مقصد کے لئے تعمیر کر لیا ہو ۔

(۴) ایسی جگہیں جو اس ایکٹ کے نفاذ پر آبادیوں سے باہر عبادت گاہوں ۔ مزاروں ۔ مقبروں ۔ قبرستانوں ۔ تعلیمی اداروں ۔ شفاخانوں یا تفریحی میدانوں کے ساتھ ملحقہ تھیں ۔

(۵) سڑکیں ۔ ریلوے لائنیں ۔ ذرائع آبپاشی اور دیہی پگڈنڈیاں ۔

(۶) ایسی اراضی جو تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی یا کلکٹر کی طرف سے عام مقاصد کے لئے مختص کی گئی ہو مثلاً سبزہ زار ۔ مساجد ۔ قبرستان ۔ نئی بستیوں کی جگہیں جنگلات اور پناہ گاہوں کے لئے محفوظ شدہ رقبہ ۔

(۷) ریت کے غیر ممکن ٹیلوں کے بے قابو اور ناقابل کاشت قطعات ۔

(ب) یہ ٹیکس دس سالوں میں مساوی اقساط میں وصول ہوگا ۔ لیکن کلکٹر بعض جائز اور مستحق صورتوں میں اقساط کی تعداد کو بڑھا کر تیس بھی کر سکتا ہے ۔

PRICE OF LANDS IN KABUL RIVER IRRIGATION PROJECT AREA

***5862. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the average price per acre of land in the Kabul River Irrigation Project Area during the years, 1934 to 1938 ;

(*b*) the average price per acre of land sold in the Kabul River Irrigation Project Area during the period 1958 to 1962 ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) :

	Classification of land	(*a*) *Average price per acre of land sold during* 1934 to 1938.	(*b*) *Average price per acre of land sold during* 1958 to 1962.
1.	Chahi	434·07	9450·00
2.	Nehri Awal	848·61	4503·62
3.	Nehri Doim	522·67	2018·35
4.	Shah Nehri	917·79	3318·07
5.	Abi Ekfasli	660·81	2310·00
6.	Abi Do Fasli	696·60	2190·00
7.	Dagoba	151·46	110·00
8.	Maira	69·97	*Nil* (no land sold)
9.	Sailaba	468·33	1600·00
10.	Barani	136·21	636·87
11.	Banjar Jadid	149·57	181·37
12.	Banjar Qadim	157·71	2623·40

Average price has been based on the mutations effected during the periods under question.

REMISSION OF LAND REVENUE TO CULTIVATORS OF DISTRICTS OF THARPARKAR AND HYDERABAD

***5864. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that present Turio crop in the Districts of Tharparkar and Hyderabad has been severely damaged ;

(*b*) whether it is a fact that the District Council Tharparkar has demanded general remission of land revenue to the cultivators of the said District ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the orders passed by Government in this connection ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) (*a*) : Yes.

(*b*) No.

(*c*) The position will be examined on receipt of recommendation by the local officers. No such recommendation has yet been received.

EXACTING OF KARIA KHARCH BY ZAMINDARS AND PETTY REVENUE OFFICERS.

*5865. **Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Revenue be pleased to state ;—

(*a*) whether zamindars and Petty Revenue Officers are exacting Karia Kharach (expenses for excavation of water courses in Sind) in Hyderabad and Khairpur Divisions ;

(*b*) whether Government have issued instructions for stoppage of this pernicious custom ;

(*c*) if not, will Government take steps to put a step to this practice immediately ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - (الف) جی ہاں -
(ب) جی نہیں - ایسی کوئی بری رسم رائج نہیں ہے - کھال کا خرچ بذمہ مالکان اراضی ہوتا ہے - جن کی زمین یہ سیراب کرتے ہیں -
(ج) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا -

SALABA BARANI, SALABA ABI AND CANAL IRRIGATED LAND UNDER CULTIVATION IN QUETTA/KALAT DIVISIONS.

*5870. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 1635 given on the floor of the House on 12th March 1963 and give the required information if it has been collected; and in case it has not so far been collected, reasons therefor ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - حکومت کا خیال ہے کہ معلومات فراہم کرنے میں جو وقت اور محنت صرف ہوگی وہ ان سے حاصل شدہ فائدے کے متناسب نہیں -

---

ACREAGE OF COMMANDED LAND IN THAL PROJECT COLONY

*5885. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) the total acreage of commanded land in Thal Project Colony ;

(*b*) the acreage of State land out of the commanded area mentioned in (*a*) above ;

(*c*) the acreage of land out of that mentioned in (*b*) above, so far distributed under various schemes of that still lying undistributed alongwith the reasons for non-distribution of the said land and the policy of the Government in this regard ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) 18,55,285 acres.

(*b*) 2,03,591 acres.

(*c*) 2,63,192 acres have already been allotted.

The remaining area of 30,399 acres consists of scattered lots out of which a scheme for the allotment of 12,375 acres has recently been approved.

ABOLITION OF PENAL INTEREST LEVIED BY THAL DEVELOPMENT AUTHORITY

*5887. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total interest accrued to the Thal Development Authority from the sale of State lands under various schemes ;

(*b*) the rate of 'penal interest' chargeable from the defaulters who do not pay the price of lands in time alongwith the total amount of the said interest collected and outstanding so far ;

(*c*) whether Government intend to abolish the penal interest ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : Rs. 10,69,278.53

(*b*) Rate of penal interest is 9%. Total penel interest recovered upto December, 1963 is Rs. 1,32,943.35.

Information regarding amount outstanding is not readily available as it will have to be calculated in each and every case. The collection of this inform a tion will not be commensurate with the time and labour involved.

(*c*) No.

ARREARS OF LAND REVENUE PAYABLE BY CENTRAL ABADGARS FOR 1882 TO 1905.

*5896. **Haji Mir Khuda Bux Talpur** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 5105 given on the floor of the House on 8th January 1964 and state :—

(*a*) whether the promised inquiries have been made; if so, the detail thereof ;

(*b*) whether it is a fact that the realization of the arrears of land revenue was started during Martial Law regime, whereas all the dues of land revenue and 'Karia Kharchi' were waived cleared in 1952 after the construction of the Barrage;

(*c*) whether it is a fact that the above recoveries which are being made now, have already been made ;

(*d*) whether it is a fact that the said recoveries are being made without stating any reasons and the receipts are being issued without mentioning the year to which the recoveries relate ;

(*e*) if answer to (*b*) to (*d*) above be in the affirmative, whether Government intend to stop the recoveries till they are fully apprised of the facts of the case as a result of the enquiry being held into the matter?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Inquiries made revealed that no arrears of land revenue payable by Abadgars in the Hyderabad and Khairpur Divisions for the years 1882 to 1905 have recently been dug out from old records. The replies Annexure to starred question No. 5105 as a result of the inquiries are placed on the Table of the House.

(*b*) No.

(*c*) and (*d*) No such recoveries are being made.

(*e*) Does not arise.

ALLOTMENT OF GOVERNMENT LAND IN GHULAM MUHAMMAD BARRAGE, GUDDU BARRAGE AND TAUNSA BARRAGE

*5909. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total acreage of Government land so far allotted in Ghulam Muhammad Barrage, Guddu Barrage and Taunsa Barrage areas separately ;

(*b*) the total acreage of land allotted to the landless peasants; in the above said areas;

(*c*) the total acres of land in the above said area which has not so far been allotted and whether Government intend to allot the said land to the landless peasants;

(*d*) the policy adopted by Government for the allotment of the above said land?

Statement not placed on the Table.

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—

	غلام محمد بیراج	گدو بیراج	تونسہ بیراج
(الف)	۱،۱۹۵،۴۴۷ ایکڑ	۱۱۵،۴۴۰ ایکڑ	—
(ب)	۵۳۱،۸۵۹ ایکڑ	۵۳،۲۷۸ ایکڑ	—
(ج)	۳۶،۶۰۵ ایکڑ		

ان میں سے ابھی ۲۲،۱۴۱ ایکڑ بے زمین مزارعین کو الاٹ کئے جانے ہیں - باقی رقبہ مختلف زمروں کے لئے رکھ لیا گیا ہے - مثلاً سپاہ کردار دفاعی افواج محکمانی سکیمیں وغیرہ -

۴۸۳،۸۵ ایکڑ ہاریوں (بے زمین مزارعین) کو واگزاشت شدہ رقبے سے جو رقبہ تقسیم کیا گیا ہے وہ ان کے حصہ سے زائد ہے یعنی ۲۳۴۷ فیصد باقی ماندہ رقبہ ۸۴،۴۰۰ ایکڑ ان کو اس وقت دیا جائے گا جب اس رقبے کر محکمہ تعمیرات عامہ واگذاشت کرے گا -

تونسہ بیراج پراجیکٹ میں اراضی کی کرنٹ پالیسی کا ابھی قطعی طور پر فیصلہ نہیں کیا گیا -

(د) حکومت کی پالیسی کے مطابق کل رقبے کا ۲۰ فی صد چھوٹی چھوٹی گرانٹوں کے لئے مخصوص ہے یعنی بے زمین مزارعین قابض مالک چھوٹے کاشتکار جن کی زمین کاشت کے لئے ناموزوں ہو چکی ہوں اور شمالی اضلاع سے ہے - جن سے قومی مقامی ہاریوں اور سیاسی کارکنوں کی پراصرار مانگ کو پورا کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے تخصیص کی نظر ثانی کر دی ہے تاکہ انہیں اس رقبے کو خارج کرتے ہوئے جو دفاعی افواج منڈی ٹاؤنوں اور ایسی محکمانہ سکیموں کے لئے درکار ہے - جن سے قومی

آنے والے آباد کاروں کے لئے اس رقبے کا حصہ بڑی گرانٹوں یعنی سنڈیکیٹوں حکومت کی منظور کردہ سکیموں کے تحت یا مجلس اراضی کی جانب سے اور اوسط درجے کی گرانٹوں کے لئے محفوظ ہے۔

مفادات وابستہ ہوں اس مجموعی رقبے کا ۵۰ فیصد دیا جا سکے جو گدو بیراج منصوبے کے رقبہ آب رس میں واقع ہے۔

باقی ماندہ ۲۰ فیصد رقبہ محکمانہ سکیموں دفاعی افواج سرحدی قبائلیوں قومی اہمیت کے مطالبات کے لئے محفوظ ہے۔

RESTRICTIONS IMPOSED DURING MATRIAL LAW REGIME ON SALE PURCHASE AND GIFT OF AGRICULTURAL LANDS.

*5915. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that land consolidation is adversely affected by the restrictions imposed during the Martial Law Regime on the sale, purchase and gift of agricultural lands ;

(b) if answer to (a) be in the affirmative whether Government intend to withdraw the said restrictions ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - (الف) مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۶۴ میں تقسیم زمین وغیرہ کے متعلق جو پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ اشتمال اراضی کے لئے خاص طور پر ہٹا لی گئی ہیں ان حالات میں اشتمال اراضی کی رفتار پر ان کے برے اثرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

PROTECTION OF AREA OF POLICE STATION WAHNDO, DISTRICT GUJRNWALA FROM FLOODS.

*5929. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar**: Will the Miniser of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether Government are aware of the fact that the area of Police Station Wahndo, District Gujranwala is hit by floods every year ;

(*b*) whether Government are aware also of the fact that the said area is known for rice cultivation and that the rice crops in that area is devastated by floods every year with the result that the Rice-growers have to suffer a good deal of loss;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the steps Government have so far taken to save the above-mentioned area from floods ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) No. The area is not hit by floods every year.

(*b*) Most of the area is under rice cultivation. Rice crops are not damaged by floods every year.

(*c*) Syphons and Supper Passage on the B. R. B. D. Link have been constructed. Other schemes are under investigations.

PATWARKHANA IN CHAK NO. 2 SOUTH, TEHSIL BHALWAL

*5949. **Malik Sarfraz Khan**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there was a Patwarkhana in Chak No. 2 South, Tehsil Bhalwal, District Sargodha which has now been demolished ;

(*b*) whether the plot of land on which the said Patwarkhana stood was state agricultural land, formed a part of a pasture, was a part of land of a residential area or was exclusively reserved for constructing the said Patwarkhana ;

(*c*) whether it is a fact that the Lambardar of the said Chak has now raised a house on the said plot; if so, whether he obtained permission of the authorities to do so, if not, whether Government intend to take any action against him ?

وزیر مال (خان پیر محمد خاں) - (الف) جی نہیں - چک نمبر ۲ جنوبی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں کوئی پٹوار خانہ برائے محکمہ مال نہ تھا -

(ب) تاہم ایک پٹوار خانہ محکمہ نہر کا اس چک میں احاطہ نمبر ۱ میں واقع ہے - جس کا رقبہ ۳۶ مرلے ہے - اس رقبہ میں سے ۱۷ مرلے پٹوار خانہ محکمہ نہر کے لئے مختص ہیں - ان ۱۷ مرلوں میں سے ۹ مرلے خالی ہیں - اور باقی ۸ مرلے پر عمارت ہے -

(ج) جی نہیں -

CONSTRUCTION OF BUILDING OF SUB-TEHSIL OFFICE OUTSIDE JALALPUR PIRWALA IN MULTAN DISTRICT.

*6009. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bukhari**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the buildings of new Sub-Tehsil Office covering an area of 2 acres is under construction on a site outside Jalalpur Pirwala in Multan District;

(*b*) whether it is also a fact that according to the approved blue prints, the building will consist of three rooms and a Verandah but will have no boundary wall and residential quarters for the officer incharge and his peon;

(*c*) whether it is a fact that in absence of abovesaid boundary wall and quarters the office building will remain insecure ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affimative, whether Government intend to sanction the construction of quarters and boundary walls for the above said office so as to make it complete and secure?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) No.

(*d*) The proposal for the construction of a boundary wall and residential quarters is under consideration for inclusion in the 3rd plan.

GRANT OF LAND TO CIVIL SERVANTS

***6011. Begum Mumtaz Safdar** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that ex-servicemen pensioners are granted by the Provincial Government lands free of cost or at reduced rates as reward for the services rendered by them ;

(*b*) whether it is a fact that the civil servants are not given any such land as reward;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons for this discrimination and whether the Government intend to grant lands, free of cost or at reduce rates to the civil servants on their retirement form their service ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (*a*) No. They are not granted land free of cost.

They are charged a price equal to the upset price, as a special case.

(*b*) The same concession also applies to the civilian Government servant

(*c*) In view of the reply given to (*a*) and (*b*), the question does not arise.

ALLOWANCES OF LAMBARDARS

***6042. Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Revenue please refer to answer to my starred question No. 680 given on the floor of the House on 12th December 1962 and state:—

(*a*) whether any press-note has since been released by Government promising to allow Lambardar Commission at 7 per cent instead of 5 per cent of the amount of land revenue collected by them; if so, whether the said increase has been allowed to thom ;

(b) in case, no increase has far so been given reasons therefor, and the time by which Government intend to do so ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - (الف) نہیں - گورنمنٹ نے ابھی تک ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا -

(ب) بحوالہ (الف) اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

GRANT OF LANDS TO LAMBARDARS

***6044. Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that Government have decided to grant lands to Lambardars; if so, the number of lambardars in the Province who have so far been granted lands along with the names of places where these lands are situated?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): The Government have decided to grant lands to Lambardars under the Pedigree Livestock Breeding Scheme in the former Province of Punjab and Bahawalpur State. Cases of such grants are under preparation and have not been finalized so far.

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF LAMBARDARS AND PLACES GRANTED LAND UNDER PEDIGREE LIVESTOCK BREEDING SCHEMES IN THE OLD COLONIES DISTRICTS OF FORMER PUNJAB AND BAHAWALPUR STATE

Serial No.	Name of district	Number of Lambardars	Name of places
1	Rahimyar Khan ...	16	Sadiqabad tehsil (I) grant one lambardar in each of the following places- Chak Nos. 1332/P, 151/P, 153/P, 157/P, 164/P, 194/P Rahimyar Khan (b) grant of two lambardars in Chak 53/P and 51/P, it may be added that land has so for been granted to temporary lambardars.
2	Mianwali ...	..	An interim reply has been received.
3	Gujranwala ..	*Nil*	*Nil*
4	Muzaffargarh ...	*Nil*	*Nil*
5	Gujrat ...	13	Chak Nos. 202, 5 , 33, 46, 16, 25, 10, 17 11, 34 in Phalia tehsil.
6	Bahawalpur ..	3	Chak Nos. 110, 45/DNB and 42 DB.
7	Sialkot ..	*Nil*	*Nil*
8	Sargodha ..	11	Chak Nos. 14/S, 45/S, 104/ S, 108/S, 109/3 133/S, 136/S, 48/ N, 119/N, 117/N, and 89/N. No areas yet allotted under the new Scheme of March 1963.
9	Campbellpur ...	*Nil*	*Nil*
10	Bahawalnagar ..	*Nil*	*Nil*
11	Sheikhupura ..	94	In Tehsil Sheikhupura .. 75 Chaks, In Tehsil Erozewala .. 9 Chaks In Tehsil Nanka Sahib .. 11 Chaks Total .. 94 Chaks

LAND IN GUDU BARRAGE

*6145. **Chaudhri Sai Muhammad:** Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total area of land in Gudu Barrage (*i*) sold out through auction, (*ii*) given to the tenants from West Pakistan alongwith District-wise number of such tenants and the names of the places where they resided previously ;

(*b*) whether Government intend to grant all the remaining lands in Guddu Barrage to the poor cultivators whose land holdings were affected by water-logging, salinity and river action;

(*c*) whether Government intend to stop the practice of auctioning the lands in the said area; if not, reasons therefor?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) (*i*) 26,456 acres.

(*ii*) *No. of Tenants*	*Area in acres*	*District*
1128	.. 19,052	Jaco'abad.
1823	.. 34,226	Sukkur.
Total 2951	53,278	

Land has been allowed to the Haris of Jacobabad and Sukkur districts in their own dehs or adjoining dehs on the basis of the percentage fixed for them in the Land Grant Policy of Gudu Barrage Project. The lists of such persons with places of their previous residence are under preparation and will be supplied later.

(*b*) No. The allocations are being made in accordance with the land grant policy of the Government.

(*c*) No. The project has cost the Public Exchequer 47·48 crors and the economics of the project will be severly affected. if auctions are stopped.

SCHEME FOR GRANTING LANDS TO LAND OWNERS WHOSE LANDS WERE AFFECTED BY WATER-LOGGING AND RIVER ACTION.

*6046. **Chaudhri Sai Muhammad**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether any scheme was prepared in 1962-63 for Gujrat District for granting lands to such land-owners whose lands were affected by water-logging and river action; if so, whether applications were invited from the affected people for the said purpose;

(*b*) the number of such applications received in the office concerned at Gujrat from Tehsil Phalia alongwith the number of applicants whose holding had been reduced to two acres only on account of water logging and river action?

(*c*) whether Government intend to grant lands to the land-owners mentioned in (*b*) above; if not, reasons, therefor?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (*a*) Yes.

(*b*) 320, out of which 40 applications were from persons whose land was reduced to 2 acres or less due to water-logging and river action.

(*c*) Under the scheme land is to be alloted only to 85 *ex*-Servicemen of Gujrat District. Deputy Commissioner Gujrat is making selection for allotment of land in Thal to 85 *ex*-Servicemen referred to in (*a*) above. The cases such persons, out of 40 applicants from Phalia Tehsil referred to in (*b*) above, who qualify under the scheme, would doubtlessly be considered by the Deputy Commissioner, alongwith others, on merits.

GRANT OF LANDS TO UNEMPLOYED GRADUATES

*6047. **Chaudhri Sai Muhammad**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that lands were granted to certain graduates before Independence—

(*b*) whether Government still grants lands to the unemployed graduates if not, reasons therefor?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - کیونکہ پرانی آبادیوں میں اس مقصد کے لئے زمین میسر نہیں ہے -

RAISING OF THE STATUS OF TEHSIL MAILSI TO THAT OF A DISTRICT

*6072. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Tehsil Council, Mailsi, passed a resolution sometime before 15th October 1963 urging the Government to raise the status of Tehsil Mailsi, to that of a District and forwarded copies thereof to District Council Multan and Commissioner, Multan Division for appropriate action ;

(*b*) whether it is a fact that the District Council, Multan at its meeting held on 15th October 1963 also recommended the above said resolution to Government;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to raise the status of Tehsil Mailsi to that of a District; if so, the time by which action will be taken in this behalf?

وزیر مال (خان پیر محمد خاں) - (الف) جی ہاں -
(ب) جی ہاں -
(ج) اس بارے میں جب کوئی تجویز موصول ہوگی - اس تجویز پر غور کیا جائے گا - تاہم یہ بیان کیا جاتا ہے - کہ مالی وجوہ کی بنا پر ضلع ملتان کو تقسیم کرنے اور ایک اور ضلع بنانے جس کا صدر مقام وہاڑی ہو - کی تجویز معرض التوا میں رکھی گئی ہے -

---

REHABILITATION OF EJECTED TENANTS IN THE PROVINCE ON PERMANENT BASIS.

*6086. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that Government formulated a scheme to rehabilitate the ejected tenants in the Province on permanent basis by granting them state lands; if so, the date on which the said scheme was put into operation;

(b) the tehsil-wise number of ejected tenants in Bahawalnagar District alongwith the number of those, rehabilitated so far since the implementation of the above said scheme ;

(c) whether it is a fact that Government assured the ejected tenants of the said District that the state land would be granted to them at the rate of 12½ acres per family on favourable terms; if so, the number of the ejected tenants, so far given proprietory rights in respect of the lands granted to them;

(d) the acreage of state land given to persons other than ejected tenants of the said district during the period from 1957 to December 1959, alongwith the acreage of such land will available for distribution amongst the people other than the ejected tenants;

(e) the number of tenants in Tehsil Fort Abbas who were granted state land at the rate of 12½ acres per family in 1958-59, but have not been given proprietory rights so far despite the fact that each of them had already deposited Rs. 125 as Nazrana money in Government treasury before the allotment of lands to them ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): (a) Yes. In July, 1952.

(b) The information is being collected.

(c) Government did not give them any assurance.

(d) Information is being collected.

(e) As above.

P. C. S. OFFICERS IN THE BOARD OF REVENUE, WEST PAKISTAN

*6087. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(a) the number of directly recruited P.C.S. Officers in the Board of Revenue West Pakistan, from each integrating unit;

(b) the number of promoted P.C.S. Officers in the said Board from each integrating unit;

(c) whether it is a fact that no directly recruited P.C.S. Officers from Bahawalpur Division is posted in the above said Board if so, reasons therefor.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - (الف) تین—یہ سب سابقہ پنجاب کے ہیں -

(ب) کل گیارہ ترقی یافتہ پی - سی - ایس افسران ہیں - ان میں سے ایک سابق سندھ اور دس سابق پنجاب سے ہیں -

(ج) جی ہاں - بورڈ آف ریونیو کے دفتر میں تعیناتیاں بورڈ کے مشورے کے ساتھ ان افسران میں سے کی جاتی ہیں جو مطلوبہ تجربہ اور اہلیت کے حامل ہوتے ہیں - یہ ضروری نہیں کہ یہ تعیناتیاں ریجنل نمائندگی کی اساس پر کی جائیں بلکہ موزوں قابلیت کی بنا پر کی جاتی ہیں -

---

APPROVAL OF THE REPORT SUBMITTED BY DISTRICT COUNCIL, MULTAN REGARDING USAGE OF GOVERNMENT BASE LINE.

*6141. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Minister of Revenue be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the District Council, Multan at its meeting held on 4th January 1963 appointed a Committee to consider the matter of using Governments Base line ;

(b) whether it is a fact that the above said Committee submitted its report to the District Council, Multan, on 13th May 1963 ;

(c) whether it is also a fact that the District Council, Multan forwarded a copy thereof to Government through the Divisional Council, Multan, for approving the recommendations contained in the reports;

(d) if answers to (a) to (b) above be in the affirmative whether Government intend to approve the said recommendations, if not, reasons therefor ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): The required information is being collected.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

SUPPLY OF WARM COATS TO KOTWARS OF TAPEDARS AND SUPERVISING TAPADARS.

151. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Revenue be pleased to state whether it is a fact that Warm Coats were provided to Kotwas of Tapedars and Supervising Tapedars after every three years before integration but the practice has now been discontinued, if so, reasons therefor?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ وحدت مغربی پاکستان کے وجود میں آنے سے قبل سابقہ صوبہ سندھ میں تپہ دار اور سپروائزنگ تپہ دار کے ماتحت درکوٹار کو پانچ سال کے عرصہ میں ایک دفعہ ایک گرم کوٹ دیا جاتا تھا ۔ یہ طریقہ اب بھی جاری ہے ۔

REMITTANCE OF LAND REVENUE TO CULTIVATORS WHOSE CROP HAD BEEN AFFECTED DUE TO FAMINE IN DISTRICT THARPARKAR.

154. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government after declaring desert, Tharparkar district as a famine affected area this year set up certain centres for the distribution of foodgrains to the dealers for sale to the public, if so, whether such a centre was also set up at Dano Dhan Dhal;

(*b*) whether it is a fact that the Union Council Mir Wah, taluka Nagarparkar through its Resolution No. 6, dated 22nd November 1963, demanded that the arrangements for the supply of food-grains to Dano Dhan Dhal be made as it had not received any such supply for proceeding two months;

(*c*) whether it is a fact that the above said Union Council further deemanded through the same Resolution that the land Revenue due from the cultivators whose crops had been affecteed adversely be remitted;

(*d*) if answers to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative the steps taken by Government in this behalf ?

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ (الف) ضلع تھرپارکر کے صحرائی علاقے کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا تھا اور کمشنر حیدر آباد ڈویژن کو ریلیف کمشنر مقرر کر دیا گیا تھا ۔ جنہوں نے اپنے اختیارات مقامی ڈپٹی کمشنر کو تفویض کر دئے تھے ۔ دانو ڈھنڈال کے مقام پر ریلیف کمشنر کی طرف سے ڈیلروں میں غذائی اجناس کی تقسیم کے لئے مرکز قائم کر دیا گیا ۔ تاکہ وہ انھیں عوام کو فروخت کر سکیں ۔

(ب) یونین کونسل نے واقعی ایک قرارداد منظور کی تھی جیسے کہ سوال میں بیان کیا گیا ہے لیکن اس مرکز کو غذائی اجناس پہلے ہی ریلیف کمشنر (یعنی ڈپٹی کمشنر) کی طرف سے مہیا کی جا رہی تھیں ۔

ستمبر ۱۹۶۳ء کے دوران میں مرکزی گوداموں سے ۱۰۰ من گندم کمیشن ایجنٹ کو جاری کی گئی اور ۲۰۰ من مقامی گندم کے لئے نقل و حرکت کے پرمٹ ڈیلروں کو دئے گئے تاکہ وہ اس امدادی مرکز کے ذخیرے کو پورا رکھ سکیں - اکتوبر ۱۹۶۳ء میں کوئی کمیشن ایجنٹ سرکاری گوداموں سے گندم لینے کے لئے نہیں آیا - لیکن اس مرکز کے لئے ۱۰۰ من مقامی گندم کے لئے نقل و حمل کے پرمٹ ڈیلروں کو جاری کئے گئے - نومبر ۱۹۶۳ء میں ۱۰۰ من گندم سرکاری گوداموں سے جاری کی گئی اور ۱۰۰ من مقامی گندم کے لئے نقل و حرکت کے پرمٹ جاری کئے گئے -

(ج) جی ہاں - مالیہ اراضی کی معافی کا سوال مقامی حکام کے زیر غور ہے -

---

NOTICES ISSUED TO LANDLORDS AND LAND CONTRACTORS OF SAMARO TALUKA NOT TO REMOVE CROPS TILL PAYMENT OF LAND REVENUE.

156. Mir Haji Muhammad Bux Talpur: Will the Minister of **Revenue** be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that during 1962-63 the Mukhtiarkar of Taluka Samaro, District Tharparkar issued notices under section 141 B of the Land Revenue Code to certain Land lords and Land Contractors of the said Taluka directing them not to remove their crops from the fields till they make payment of land revenue ; if so,

(*i*) the name of the said Mukhtiarkar,

(*ii*) the names of the said Landlords along with the names of Deha onwned by them, and

(*iii*) the dates on which the above said notices were received by the said Landlords ·

(*b*) whether it is a fact that certain Landlords out of those mentioned in (*a*) above, produced sureties that they would pay their land revenue; if so, whether the status of the sureties produced was examined ;

(*c*) the number and names of the landlords who produced sureties ;

(*d*) whether it is a fact that certain landlords, out of those mentioned in (*a*) above, removed their crops from the fields without paying the land revenue ; if so, the action taken against them;

(*e*) in case no action has been taken against the landlords mentioned in (*a*) above, reasons thereof ?

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : (a) Yes.

(i) Mr. Ghulam Nabi Memon.

(ii) and (iii) A statement containing the requisite particulars is placed on the table.

(*b*) Yes.

(*c*) The number of such landlords is ten. A list of their names is placed on the table.

(*d*) The answer is in the negative. Hence, no action was required to be taken.

(*e*) The question does not arise.

LIST SHOWING THE NAMES OF THE KHATEDARS ALONGWITH DEHS AGAINST WHOM THE NOTICES UNDER SECTION 141-F. L. R. CODE WERE ISSUED DURING 1962-63.

Serial No.	Name of Landlord	Dehs	Date on which the notices served on landlord
1	Hamzo Muhammad Saleh Banglani.	Shakh Samaro ..	2nd September 1962.
2	Muhammad Hanif ..	Bhambhro ..	Ditto.
3	Bhadur Sultan Sail ..	Do. ..	Ditto.
4	Ali Muhammad Haji Haroon ..	Do. ..	Ditto.
5	Mukri Matharam Dhankar ..	Wilaso ..	25th August 1962.
6	Haji Dhani Bux Dhonkeri ..	Garho Bhiro ..	Ditto.
7	Wahid Ali ..	Wilaso	27th August 1962.
8	Chamiram ..	Gordand ..	28th August 1962.
9	Rano Allahyar Banglani ..	21 Hiral ..	2nd September 1962.
10	Jamal Khan Dhonkei ..	20/21 Hiral ..	Ditto.
11	Lukman Dhonkei ..	Do. ..	Ditto.
12	Abdul Wali Rahigodino ..	20 Hiral ..	Ditto.
13	Muhammad Rahim Sanjrani ..	21 Hiral ..	--
14	Ramzan Kalru ..	Do. ..	--
15	Ramsingh Thakur ..	19 Hiral ..	2nd September 1962.
16	Azam Akbar Muhajir ..	Kheehelo ..	29th August 1962.
17	Hassan Khan Rind ..	Rindki ..	30th August 1962.
18	Muhammad Unis Diwan Ali ..	Shakhtarelo ..	27th September 1962.
19	Din Muhammad Lashari ..	Do. ..	Ditto.
20	Lakhano Habib ..	Do. ..	29th August 1962.

Serial No.	Name of Landlord	Deha	Date on which the notices served on andlord
21	Budho Mirasi ..	Lolan ..	..
22	Murad Tamachi ..	Do. ..	26th August 1962.
23	Kirato Halhi ..	Jhiluri ..	26th June 1962.
24	Porho Abadur ..	Do. ..	Ditto.
25	Wassram Kolhi ..	Do. ..	Ditto.
26	Khaino Malhi ..	Do. ..	26th August 1962.
27	Dano Moban ..	Do. ..	27th August 1962.
28	Sarang Kapri ..	Do. ..	23rd August 1962.
29	Jurio Dino ..	Lolan ..	24th August 1962.
30	Nando Khairo ..	Do. ..	25th August 1962.
31	Mohan Ojmo ..	Do. ..	26th August 1962
32	Khair Muhammad Subral ..	Do. ..	Ditto.
33	Moro Manghwar ..	Do. ..	Ditto.
34	Sulleman Kapri ..	Do. ..	25th August 1962.
35	Lakho Dano ..	Do. ..	26th August 1962.
36	Haji Wali Muhammad ..	10 Hiral ..	2nd September 1962.
37	Kombho Malhi ..	11 Hiral ..	Ditto.
38	Mst. Sabiban ..	Sirkhi ..	6th September 1962.
39	Kazi Sultan ..	Kharchelo ..	17th September 1962.
40	Daryakhan ..	Rindki ..	Unserved.
41	Yaseen Khan ..	Shakhdarelo ..	16th September 1962.
42	Kassim Shidi ..	Khamno ..	30th August 1962.
43	Abdul Wahid Muhajir ..	Do.	Ditto.
44	Wazir Ali ..	Bustan ..	Ditto.
45	Muhammad Umer ..	Khamno ..	29th August 1962.
46	Darya Khan ..	Kangni ..	Ditto.
47	Lukman Piro ..	Do. ..	Ditto.
48	Sajndad Hashim ..	Timo Kharo ..	Ditto.
49	Sahdi Khan Kapri ..	Do. ..	30th August 1962.
50	Walidino Halopoto ..	23 Hiral ..	Ditto.
51	Abdullah Shah ..	Do. ..	Ditto.
52	Mushtak Ahmad ..	Do. ..	Ditto.

Serial No.	Name of Landlord	Dehs	Date on which the notice served on landlord
53	Mushtak Ahmad ..	25-Hiral ..	30th August 1962
54	Anayat Ali ..	Do. ..	Ditto.
55	Ali Hassan Machi ..	Kangni ..	21st August 1962.
56	Nizam-ud-Din ..	Darelo ..	Ditto.
57	Diyaldas ..	Sirkhi ..	Ditto.
58	Ahmed Shahbas ..	Do. ..	Ditto.
59	Farooki ..	Do. ..	Ditto.
60	Mst. Sahab Ali ..	Kandiari ..	Ditto.
61	Chato ..	Do. ..	Ditto.
62	Dr. Shah Muhammad ..	Do. ..	Ditto.
63	Tahiruddin ..	Do. ..	Ditto.
64	Masoo Khan ..	Darelo ..	Ditto.
65	Bachal Khan ..	Do. ..	Ditto.
66	Muhammad Hashim ..	Lolan	24th August 1962.
67	Sadruddin ..	16-Hiral ..	6th September 1962.
68	Muhammad Hashim ..	7-Hiral ..	..
69	Muhammad Sher Muhammad ..	1-Hiral ..	..
70	Abdul Wahid Arisar ..	3-Hiral ..	2nd September 1962.
71	Fakir Muhammad ..	28-Hiral ..	Ditto.
72	Ghulam Hussain ..	Chuch ..	25th September 1962.
73	Haji Darya Khan ..	Do. ..	Ditto.
74	Muhammad Unis ..	Shah Hassan ..	25th August 1962.
75	Dayo Kheto ..	Gerhadi ..	..
76	Hashim Lukman ..	Lanero ..	..
77	Muhammad Hassan ..	Changal ..	..
78	Muhammad Hashim Pali ..	Jhirkiari ..	..
79	Usman Allahdino ..	Changal ..	..
80	Phatan Long ..	Do. ..	..
81	Muhammad Bux Banglani ..	21-Hiral ..	2nd September 1962.
82	Ghulam Hyder ..	Do. ..	Ditto.

Serial No.	Name of Landlord	Dehs	Date on which the notice served on landlord
83	Ahmed Ali ..	21-Hirel ..	2nd September 1962.
84	Khamiso ..	Soonthi ..	30th August 1962.
85	Budho Khan ..	Khosanjiwai ..	Ditto.
86	Jumo Khairo ..	Do. ..	Ditto.
87	Balo Shah Muhammad ..	Do. ..	Ditto.
88	Pano Malhi ..	Do. ..	Ditto.
89	Muhammad Kasim Lessee ..	Tobhanwari ..	29th August 1962.
90	Wali Muhammad Hassan ..	Do. ..	30th August 1962.
91	Muhammad Rahim Achar ..	Do. ..	Ditto.
92	Kanji Devraj ..	Jhinjhi ..	27th August 1962.
93	Hassan Janjhi ..	Do. ..	Ditto.
94	Wali Muhammad Bharduri ..	Tobhanwari ..	26th August 1962.
95	Sono Allahdino Pali ..	Samaro Old ..	2nd September 1962.
96	Kako ..	Goraband ..	Ditto.
97	Muhammad Usif Rind ..	New Khipro ..	Ditto.
98	Iqbal Ahmad ..	Dhandhi ..	Ditto.
99	Khalid Ali ..	Shah Muhammad Pali	Ditto.
100	Sultan ..	Shadi Pali ..	Ditto.
101	Chuto Mohajir ..	Dengan Pali ..	Ditto.
102	Somji ..	Piror ..	Ditto.
103	Darhun ..	Do. ..	31st August 1962.
104	Umed Ali and others ..	Do. ..	Ditto.
105	Ghulam Hussain ..	Do. ..	Ditto.
106	Muhammad Lakhi ..	Do. ..	Ditto.
107	Allahdino and other ..	Gurki ..	Ditto.
108	Chaker Shar ..	Do. ..	1st September 1962.
109	Wali Muhammad Mohajir ..	Bareji ..	2nd September 1962.
110	Ghulam Hussain Khwajo ..	Do. ..	28th September 1962.
111	Choudhri Umed Din ..	Shakhsmaro ..	2nd September 1962
112	Ghulam Hussain ..	Barjejho ..	28th September 1962.
113	Muhammad Ali Umed Din ..	Shakh Samaro ..	6th September 1962.
114	Madad Ali Pali ..	Pali ..	Ditto.

Serial No.	Name of Landlord	Dehs	Date on which the notice served on landlord
115	Ali Ghulam Shah ..	Akri ..	6 th September 1962
116	Ghulan Muhammad Gulan ..	Araro Bhurgari ..	Ditto.
117	Haji Ghulam Hassan ..	Bhurgari ..	Ditto.
118	Noor Nabi Ghulan Nabi ..	Do. ..	Ditto.
119	Muhammad Hassan ..	Do. ..	Ditto.
120	Muhammad Sidik, son of Hussain	Do. ..	Ditto.
121	Mirza Khan ..	Chan Kabul ..	Ditto.
122	Haji Ali Muhammad ..	Bhurgari ..	Ditto.
123	Ghulam Muhammad Pali ..	Ditto ..	Ditto.
124	Bhai Khan ..	Jago ..	Ditto.
125	Ghulam Muhammad Arisar ..	Pali ..	Ditto.
126	Muhammad Khan Umerdino ..	Manuiharkar ..	5th September 1962.
127	Long ..	Char ..	Ditto.
128	Pir Ghulam Hassan Shah ..	Pali ..	Ditto.
129	Ali Ghulan Shah ..	Khambri ..	Ditto.
130	Qazi Kassim and other ..	Do. ..	Ditto.
131	Mir Din Muhammad Karan Ali	27-Hiral ..	8th September 1962.
132	Odhavdas ..	Pithoro ..	5th September 1962.
133	Abdul Kadir Lessee ..	29-Hiral ..	8th September 1962.
134	Mir Ali Bux ..	Do. ..	Ditto.
135	Haji Dhani Bux ..	Shakhsamaro ..	Ditto.
136	Haji Alam Ghahlro ..	Ranjago ..	Ditto.
137	Muhammad Shabir ..	Do. ..	Ditto.
138	Mola Bux ..	Do. ..	Ditto.
139	Muhammad Khan ..	Char ..	15th September 1962.
140	Khamno Soomar ..	Khamno ..	Ditto.
141	Mst. Bhudhi ..	Kandiari ..	19th September 1962.
142	Gopal Kolhi ..	Moraso ..	Ditto.
143	Haji Mubarik Yaqoob Khan ..	Khudabux ..	22nd September 1962.
144	Ali Khan ..	Mohari ..	Ditto.
145	Razi Muhammad Bachahl ..	Chuch ..	Ditto.

Serial No.	Name of Landlord	Dehs	Date on which the notice served on landlord
146	Kishordas ..	Chachro ..	28th September 1962.
147	Gullon and others ..	Chara ..	29th September 1962.
148	Ghulam Mustifa ..	Kandiari ..	1st October 1962.
149	Muhammad Dabri ..	10-Hiral ..	22nd October 1962.
150	Pir Hanif Jan Sarhandi ..	Golarki ..	4th January 1963.
151	Jhando ..	Manyjhkar ..	8th January 1963.
152	Khabar Hasha ..	Chuch ..	31st January 1963.
153	Ghulam Hussain ..	Do. ..	Ditto.
154	Yasin Khan and other ..	Shakhdarelo ..	2nd February 1963.
155	Yusif Diwanwali ..	Do. ..	Ditto.
156	Ali Bux Lashari ..	Sirkhi ..	Ditto.
157	Rahim Khan ..	Fatehdandh ..	Ditto.
158	Jurio Khan Taj Muhammad ..	Do. ..	Ditto.
159	Briawal Soomar ..	Kharchelo ..	Ditto.
160	Khair Muhammad Sohrab ..	Lolan ..	5th February 1963.
161	Ghulam Muhammad Arisar ..	Pali ..	12th February 1963.
162	Jamil Shah ..	Mohari ..	13th February 1963.
163	Muhammad Rahim ..	21-Hiral ..	Ditto.
164	Mst. Saliban ..	Mojan ..	20th February 1963.
165	Haji Ali Muhammad ..	17-Hiral ..	Ditto.
166	Abdul Rahim ..	18-Hiral ..	1st March 1963.
167	Adbi Machi ..	10-Hiral ..	Ditto.
168	Lukman ..	21-Hiral ..	Ditto.
169	Jamal ..	Do. ..	Ditto.
170	Rano Bangiani ..	Do. ..	Ditto.
171	Muhammad Ibrahim ..	Do. ..	Ditto.
172	Mool Chand ..	Chuch ..	Ditto.
173	Haji Muhammad Alam ..	Do. ..	Ditto.
174	Ismail Beg ..	Do. ..	Ditto.
175	Dayaram ..	Bambhra ..	Ditto.

Serial No.	Name of landlord	Dehs	Date on which the notice served on landlord
176	Mahboob Ahmed ..	Bambhra	1st March 1963.
177	Muhammad Ali ..	Shakssamaro ..	Ditto.
178	Kassim Ali ..	Bhumh hra ..	Ditto.
179	Long Mal ..	Lolan ..	Ditto.
180	Nehal ..	Do. ..	Ditto.
181	Dharno ..	Do. ..	Ditto.
182	Nando ..	Do. ..	Ditto.
183	Sher Khan ..	Do. ..	Ditto.
184	Rahimdino ..	Jhiluri ..	1st March 1963
185	Tilo Kahri ..	Do. ..	Ditto.
186	Kanho Kolsi ..	Do. ..	Ditto.
187	Adli Machi ..	Do. ..	27th March 1963.
188	Popal B ahadi ..	Do. ..	26th March 1963.
189	Porha Bahadi ..	Do. ..	Ditto.
190	Khair Muhammad ..	Do. ..	Ditto.
191	Makoro Sadik ..	Do. ..	27th March 1963.
192	Maroo Murid ..	Do. ..	24th March 1964.
193	Mirza Khan ..	Chan Kabul ..	8th March 1963.
194	Adil Faral ..	Toban ..	12th March 1963.
195	Mir Fateh Khan ..	Araro ..	Ditto.
196	Fakir Muhammad Ameen ..	Sonthi ..	Ditto.
197	Chandiram ..	Goraband ..	Ditto.
198	Mst. Zennab ..	Samaro Old ..	Ditto.
199	Abdul Rahman ..	Khamno ..	Ditto.
200	Munchi Amanullah ..	Wallaso ..	Ditto.
201	Hidayat Khan ..	Village ..	Ditto.
202	Ghulam Nabi ..	Araro Bhurgari ..	Ditto.
203	Rijhomal ..	Akriwadi ..	Ditto.
204	Muhammad Sidiq ..	Khudabux Mari ..	13th March 1963.
205	Haji Bachal ..	Ditto ..	Ditto.
206	Haji Hussain ..	Dhandhfi ..	Ditto.

Serial No.	Name of Landlords	Dehs	Date on which the notice served on landlord
207	Muhammad Yaqoob ..	Dhandhi ..	13th March 1963.
208	Fakir Muhammad ..	Khudabux Mari ..	Ditto.
209	Madad Ali ..	Shadipali ..	Ditto.
210	Allahdino Pali ..	Do. ..	Ditto.
211	Ghulam Kadir ..	Do. ..	Ditto.
212	Yaseen Khan ..	Maroso ..	Ditto.
213	Abdul Rahman ..	Garho Bhiro ..	Ditto.
214	Choudhri Nasir ..	Karoo ..	Ditto.
215	Allahdino Pali ..	Lanero ..	Ditto.
216	Muhammad Hashin ..	Jhirkiari ..	Ditto.
217	Fateh Muhammad ..	Khambhri ..	Ditto.
218	Allahdino Khair Muhammad ..	Do. ..	Ditto.
219	Khandero ..	Janbh Kandi ..	Ditto.
220	Sardar Shah ..	Khanbri ..	Ditto.
221	Aijaz Ahmed ..	Golarki ..	Dtto.
222	Sidik Halepoto ..	Mohari ..	Ditto.
223	Aban Sohrab ..	Lolan ..	Ditto.
224	Sarang Somuro ..	Jhiluri ..	Ditto.
225	Moro ..	Lolan ..	Ditto.
226	Jiwraj ..	Do. ..	Ditto.
227	Saidad Hashim Pali ..	Kandiari ..	Ditto.
228	Mubarik Ali Shah ..	Chaudhal ..	14th March 1963.
229	Muhammad Sulleman ..	Do. ..	Ditto.
230	Poonjo Mano ..	Bareji ..	26th March 1963.
231	Haji Muhammad ..	Piror ..	Ditto.
232	Hashim Lal Khan ..	Gurki ..	Ditto.
233	Dhani Bux ..	Do. ..	Dtito.
234	Haji Ali Muhammad ..	Bareji ..	Ditto.
235	Umed Ali Khan ..	Do. ..	Ditto.
236	Muhammad Sidik ..	Piror ..	Ditto.
237	Tufail Muhammad ..	Gurki ..	Di tto.

Serial No.	Name of Landlord	Deha	Date on which the notice served on landlord
238	Gulam Muhammad ..	Cheek ..	26th March 1963.
239	Kazi Muhammad Bachal ..	Do. ..	Ditto.
240	Abdullah Khan Kapri ..	Tobwanwari ..	5th April 1963.
241	Muhammad Ishaq Abdullah ..	Do ..	Ditto.
242	Hakim Ali ..	Villaso ..	Ditto'
243	Muhammad Din ..	Do. ..	Ditto.
244	Pir Hanif Jan Sarhindi ..	Golarki ..	Ditto.
245	Allahdad ..	Bhambhro ..	Ditto.
246	Mir Hyder Ali ..	Jhiluri ..	Ditto.
247	Ghulam Hyder ..	Chan Kabul ..	Ditto.
248	Wali Muhammad Kolachi ..	Kuria ..	6th April 1963.

LIST SHOWING NAMES OF KHATEDARS WHO PRODUCED SANCTION FOR REMOVAL OF THEIR CROPS

Serial No.	Name of landlord
1	Sulleman, son of Muhammad Hassan Kapri.
2	Mushtak Ahmad, Deh 23, Hiral.
3	Dr. Shah Muhammad, Deh Kandiari.
4	Sadruddin Allahyar Arisar 10-Hiral.
5	Ghulam Hussain Khowaja Shakh Samaro.
6	Choudhri Kamaldin Shakh Samaro.
7	Pir Gul Hussan Shah Mahjharker.
8	Molabux, Rajoro.
9	Mahmood Shah Ali Darir, resident of Deh 10-Hiral.
10	Kazi Muhammad Bhachal, Deh Chuch.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Speaker : Now adjournment motions. The first adjournment motion is from Haji Abdul Majid Jatoi.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, I would like to make an announcement. Last time an adjournment motion was moved by Haji Abdul Majid Jatoi regarding the supply of wagons at Radhan Station and I had promised that I will give details about wagons on the next Friday. So I had deputed an officer who had gone to Radhan and he has collected some material and details which I would lay on the Table on the House.

I had made a statement that 115 wagons were supplied during the period Ist February to 19th February and the Member had said that the facts are not correct. Sir, here are the number of wagons and the dates and the names of the consignors and consignees and the dates on which the wagons were despatched from the Radhan Station. I am laying this information on the Table of the House.*

Mr. Speaker : If the Minister has a spare copy it may be handed over to Mr. Jatoi.

Minister of Railways : I may further submit that during the period of last four months we have been able to supply eight thousand wagons to carry the load to Karachi from various stations of Khairpur Division. As we have calculated we would require 7,105 wagons which, I may promise, we will be able to give them before May. We have contacted the local dealers and they are satisfied with the present arrangement. I hope the Member too, will be satisfied with the list I have supplied.

LOOTING OF CASH FROM BHEEGABI RAILWAY STATION IN LARKANA DISTRICT

Mr. Speaker : First adjournment motion is from Mr. Jatoi.

حاجی عبدالمجید جتوئی—کونسی تحریک التوا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری سلطان محمود) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ صاحب صدر ۔ تحریک التوا بہت اہم ہوتی ہے ۔ لیکن concerned ممبر کو یہ بھی پتہ نہیں کہ کونسی Adjournment Motion ہے۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—بھئی اس کا نمبر سپیکر صاحب کے پاس ہے میرے پاس نہیں ۔

مسٹر ھوزہ—چودھری صاحب آپ نے کبھی تحریک التوا پیش کی ہو تو آپ کو معلوم ہو کہ کیسے پیش کی جاتی ہے۔

Mr. Speaker : The position is that I call the number and they have not got the number. Haji Abdul Majid Jatoi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite

*Please see Appendix II at the end.

matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to protect the lives and property of the people of Shahdad Kot line in District Larkana where eight armed dacoits looted cash from Bhurgari Railway Station and from other passengers present at the Station on 26th February 1964 as reported in "Daily Jang" Karachi, dated 26th February 1964.

حاجی عبدالمجید جتوئی—یہ خبر روز نامہ جنگ کراچی میں ۲۶ فروری ۱۹۶۴ء کو چھپی تھی -

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)—میں اسے oppose کرتا ہوں - میں اسے اس بات پر oppose کرتا ہوں کہ یہ recent occuren نہیں ہے - اس سے پہلے ایسی ہی ایک تحریک التوا نمبر ۱۷۱ مسٹر حنیف صدیقی صاحب نے پیش کی تھی -

Mr. Speaker: That was withdrawn, I think.

وزیر تعلیم—اس کے بعد یہ معاملہ اسمبلی میں آچکا ہے اور اس کا فیصلہ ہو چکا ہے - اب پھر اس معاملہ کو ۶ دن کے بعد لانا بنیادی قانون کے خلاف ہے -

پھر جناب والا - جہاں تک معزز ممبر نے اپنی تحریک التوا میں ذکر کیا ہے یہ ۲۶ فروری ۱۹۶۴ کا واقعہ ہے - یہ غلط ہے - یہ واقعہ ۲۷ فروری ۱۹۶۴ء کا ہے - جیسا کہ مسٹر حنیف صدیقی کی تحریک التوا نمبر ۱۷۱ سے ظاہر ہے اور پھر یہ معاملہ ۲۰ فروری ۱۹۶۴ء کو اخبار میں آیا - اب جو تحریک التوا پیش ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۲۶ فروری ۱۹۶۴ء کا واقعہ ہے اور اسی دن اخبار میں چھپا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ جس دن واقعہ ہو اسی دن اخبار میں چھپ جائے - یہ واقعہ یقیناً پہلے کا ہوگا - معزز ممبر کو یہ معلوم نہیں کہ حقیقت کیا ہے اور اصل واقعہ کب کا ہے -

مسٹر سپیکر—جتوئی صاحب یہ واقعہ ۲۷ تاریخ کا تھا یا ۲۶ کا تھا -

حاجی عبدالمجید جتوئی—۲۶ کی رپورٹ ہے اور اخبار جنگ کراچی میں ۲۶ کو چھپی ہے - اس میں لکھا ہے -

"لاڑکانہ شہداد کوٹ لائن پر واقع ایک ریلوے سٹیشن بھرگری کو لوٹ لینے کی اطلاع موصول

ہوئی ہے - بتایا گیا ہے کہ جب شام کو
پسنجر ٹرین روانہ ہوئی تو آٹھ افراد نے جو
بندوقوں سے مسلح تھے سٹیشن کی عمارت کو
گھیر لیا - بکنگ آفس پہنچ کر انہوں نے
سٹیشن ماسٹر اور مسافروں کو دھمکی دی کہ
وہ اپنی نقدی ان کے حوالے کر دیں - اس
کے بعد انہوں نے مبینہ طور پر سٹیشن ماسٹر
سے زبردستی چابی لے لی اور بکنگ کا
سوا سو روپیہ اور مسافروں کا روپیہ لوٹ لیا
اور پھر وہ بمعہ چابی فرار ہو گئے - بتایا
گیا ہے کہ جاتے ہوئے انہوں نے ہوائی
فائرنگ بھی کی - ریلوے پولیس تفتیش کر رہی
ہے -''

مسٹر علی گوہر کھوڑو—پوائنٹ آف آرڈر - سپیکر صاحب - جیسا کہ اس معزز ایوان میں دیکھا گیا ہے یہاں کثیر تعداد میں لا اینڈ آرڈر کے متعلق تحریک التوا پیش ہو رہی ہیں - اور جیسا کہ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے Southern Regions میں لا اینڈ آرڈر کی پوزیشن بڑی خراب ہے - اس کے لئے میری تجویز ہے کہ آپ ایک دن مقرر کریں اور اسمبلی کا Secret Session بلائیں - تاکہ تمام معزز ممبران صوبہ کے حالات سے واقف ہوں - اور کوئی موثر قدم اٹھایا جائے - نیز یہ تحریک التوا کا معاملہ ختم ہو جائے -

Mr. Speaker : The Member will have that opportunity in the Budget Session.

مسٹر علی گوہر کھوڑو—بجٹ سیشن میں صرف دس پندرہ منٹ ملتے ہیں اس میں کوئی کیا کہہ سکے گا - میں تو request کرتا ہوں کہ ایک Secret Session بلایا جائے -

خواجہ محمد صفدر—میں وزراء کرام سے درخواست کروں گا کہ یہاں سابقہ صوبہ سندھ کے علاقوں کے اندر

ایک اندھیر نگری مچی ہوئی ہے - جب یہاں کوئی تحریک التوا آتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی توجہ اس طرف لائی جائے لیکن بجائے اس کے کہ آپ اس کا سد باب کریں آپ اس میں قانونی موشگافیاں نکالتے ہیں اور تحریک التوا کو ہر لحاظ سے رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اس لئے میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ یہاں لا اینڈ آرڈر کے لئے پولیس ہے فوج ہے ان کے ہوتے ہوئے بھی ایک ریلوے سٹیشن کو لوٹ لیا جاتا ہے - آپ اس قسم کے معاملات کی اہمیت اور gravity کو دیکھیں لیکن آپ کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی -

آج ایک ریلوے سٹیشن کو لوٹا گیا ہے کل کو آپ کا خزانہ لوٹ لیا جائے گا اور ہو سکتا کسی وزیر صاحب کی کار پر ہی ہاتھ صاف کیا جائے - اس لئے اس قسم کی تحریک التوا کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے -

وزیر تعلیم - میں اس ایوان کی خدمت میں عرض کر دوں کہ یہ حکومت اپنے فرائض صحیح طور پر سر انجام دے رہی ہے -

خواجہ محمد صفدر - بالکل نہیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - اس سلسلہ میں پوری طرح تفتیش کی جا رہی ہے تاکہ ملزموں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے - میں معزز ممبران کی اطلاع کے لئے واقعات عرض کروں گا -

وہ ایسا سٹیشن ہے کہ وہاں سے کوئی اطلاع دو دن میں باہر جا سکتی ہے - اس کے علاوہ وہاں اس واقعہ کے بعد کوئی ایسی گاڑی نہیں گذری تھی کہ فوراً پولیس کو اطلاع دی جا سکتی - جس وقت سٹیشن ماسٹر کو گاڑی ملی اس نے خود جا کر پولیس کو اطلاع دی - اس معاملہ کی پوری طرح تفتیش کی جا رہی ہے - انشاء اللہ ہر ممکن کوشش کی جائے گی اور جن لوگوں نے زبردستی کی ہے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی -

آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس قسم کے واقعہ کی اطلاع حکومت کو کیسے مل سکتی ہے اور یہ بات کسی کے علم میں پہلے ہی کیسے آ سکتی ہے کہ فلاں جگہ imminent danger ہے اور فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی جائے - تاکہ وہ imminent danger کا انتظام

کرے یہ درست نہیں کہ پولیس نے کسی کوتاہی یا عدم توجہی کا مظاہرہ کیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی باتیں کسی کے بس میں نہیں ہیں اور نہ کوئی پہلے سے جان سکتا ہے کہ فلاں جگہ کیا ہوگا ۔ اس ملک میں آٹھ کروڑ انسان بستے ہیں ۔ ہر ایک کے ساتھ کس طرح دو دو چار چار سپاہی حفاظت کے لئے لگائے جا سکتے ہیں ۔ کئی قسم کی عملی مشکلات ہوتی ہیں جو کسی کے بس میں نہیں ہوتیں ۔ یہ معاملہ رجسٹر ہو چکا ہے اور اس کی صحیح طور پر تفتیش ہو رہی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب وٹو صاحب کی لفظ بہ لفظ تائید کرتا ہوں کیونکہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے یہاں کوئی غیر معمولی حالات پیدا نہیں ہوئے ۔

Mr. Speaker: This is no point of order. The member may please take his seat. (interruptions) I will not allow any more discussion.

حاجی عبدالمجید جتوئی — پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب ۔ یہاں اتنے آدمی مر رہے ہیں ۔ اتنی ڈکیتیاں ہوتی ہیں مگر ہماری حکومت کو ان کا علم نہیں ہوتا ہے ۔ یہ غلط بات ہے ۔

Mr. Speaker: This is also no point of order. As stated by the Minister of Education the incident took place on 17th February 1964 and Mr. Muhammad Hanif Siddiqi had already given notice of this motion earlier. Mr. Jatoi has given notice of this adjournment motion on 26th February 1964. The matter has not been raised at the earliest opportunity. The motion is ruled out of order.

RETRENCHMENT OF CLERKS OF THE SUKKUR COLONIZATION DEPARTMENT.

Mr. Speaker: Next motion of Haji Abdul Majid Jatoi.

مسٹر عبدالرازق خان—میں جناب سے ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ سوا گھنٹہ رہ گیا ہے ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ریزولیوشن پر غور کرنا ہے ۔ یہ ریزولیوشن برائے مہربانی دوسرے دن پر ملتوی کر دیں ۔

Mr. Speaker: Shouldn't we take up the adjournment motion of Mr. Jatoi ! We will be able to dispose it of.

مسٹر عبدالرازق خان—پھر آدھ گھنٹہ رہ جائے گا ۔

Mr. Speaker : Haji Abdul Majid Jatoi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the wholesale retrenchment of the clerks of the Sukkur Colonization Department, an action which will expose to starvation a large number of employees.

حاجی صاحب retrenchment کب ہوا ہے۔

حاجی عبدالمجید جتوئی— retrenchment شروع ہے جناب۔

مسٹر سپیکر— retrenchment کا آرڈر کب ہوا تھا

Haji Abdul Majid : Sir I will read out the telegram :

"RETRENCHMENT IN SUKKUR BARRAGE DEPARTMENT UNWARRANTED AND ILLEGAL (.) KINDLY HOLD INQUIRY AND SAVE US FROM STARVATION (.) APPLICATION FOLLOWS KINDLY STAY EXECUTION TILL FINAL DECISION."

مسٹر سپیکر—سعدی صاحب آپ کا ایڈ جورنمنٹ موشن بھی اسی موضوع پر ہے۔

حاجی عبدالمجید جتوئی—یہ حیدر آباد سندھ کے ۲۴ مزدوروں کے متعلق ہے۔

مسٹر سپیکر—سعدی صاحب آپ کا ایڈجورنمنٹ موشن سکھر کالونائیزیشن کے متعلق ہے۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جی ہاں۔

Mr. Speaker : Let me read out this motion also.

REMOVAL OF LOW-PAID EMPLOYEES OF COLONIZATION OFFICE, SUKKUR

Mr. Speaker : Amir Habibullah Khan Saadi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the general discontentment and consternation prevalent among the low-paid Government servants due to the removal of 41 low-paid employees (31 Junior Clerks and 10 Peons) of the Colonization Office Sukkur without serving them any notice as previously the Government had terminated the services of 72 low-paid employees of the same Office and the same office and thus 113 families have suddenly been reduced to peury on account of unemployment.

خان صاحب آپ کچھ فرمائیں گے۔

وزیر مال (خان پیر محمد خان)—میں وہ نوٹ پڑھ کر سناتا ہوں۔ کہ سی۔ او۔ نے اگست سن ۱۹۶۳ میں represent کیا تھا وہ نہیں مانا گیا۔

The Colonization Officer, Sukkur Barrage, made a representation in August 1963 for the continuance of the staff of 31 Junior Clerks and ten Peons. It was not sanctioned by Finance Department.

re·ent occurence نومبر سن ۶۳ میں نہیں مانا ۔ تو یہ
کا معاملہ نہیں ہے ۔ لیکن ہمیں ان کے ساتھ ہمدردی ہے
مگر جہاں تک remo val کا تعلق ہے جب ورک لوڈ نہیں
ہوتا تو ان کو نکال دیا جاتا ہے اور پھر یہ بھی
دیکھا جاتا ہے کہ کتنے retrenchment کرنے ہیں اور کتنے
retain کرنے ہیں ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی— یہ لاڑکانہ کا ۲۰ فروری
کا تار ہے جس میں لکھا ہے . . . . .

مسٹر سپیکر—کیا تار میں یہ بھی دیا ہے کہ آرڈر کب
پاس ہوا تھا ۔

The telegrame says :—

Amir Habibullah Khan Saddi : "WE 31 JUNIOR CLERKS AND 10 PEONS BARRAGE DEPARTMENT SERVING UNDER COLONIZATION OFFICER SUKKUR BARRAGE HYDERABAD HAVE BEEN DISPLACED FROM GOVT SERVICE ON 24TH FEBRUARY 1964 WITHOUT GIVING ANY NOTICE AS 72 MEMBERS HAVE ALREADY BEEN DISPLACED IN JULY 1963 TOTAL 113 FAMILIES WRETCHED GOD SAKE MOVE OUR MATTER IN THE SESSION OF PROVINCIAL ASSEMBLY ENSURE JUSTICE ANY HOPE."

وزیر مال— میں یہ چٹھی ہاؤس میں پڑھ کر سناتا
ہوں ۔

I will place before the House letter No. 1718-63-64, dated 25th of November, 1963, to discontinue the staff Junior—Clerks 31 and Peons 10.

ہو سکتا کہ اس کی implementation میں انہوں نے
تاخیر کی ہو لیکن آرڈر ہم نے پاس کیا تھا ۲۵ نومبر
۱۹۶۳ء کو ۔

مسٹر سپیکر—لیکن خان صاحب اس کی Communication
تو اسی وقت ہو سکتی تھی جب کہ ان پر آرڈر serve
کیا جائے ۔ اگر ان کو ۲۴ فروری کو serve کیا گیا
ہے تو ۔

وزیر مال—اس کے متعلق مجھے علم نہیں ہے میں پوچھ
لونگا ۔

Mr. Speaker : I hold the motion of Mr. Jatoi in order and now I will request those Members who are in favour of leave being granted to rise in their places.

(As less than twenty-five Members rose in their places, leave to move the motion was refused)

Mr. Speaker As leave has not been granted, the motion sought to be moved by Amir Habibullah Khan Saadi is also ruled out of order. Mr. Hamza to make his motion.

حاجی عبدالمجید جتوئی—پوائنٹ آف آرڈر - میری یہ عرض ہے کہ retrenchament سارے سندھ میں کلرک سے لے کر چپڑاسی تک . . . .

Mr. Speaker : This is no point of order. The member may please take his seat.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر—عرض یہ ہے کہ یہ غفار پاشا صاحب سے متعلق ہے اور وہ ڈاکٹر صاحب سے کچھ طبی مشورہ لینے کے لئے چلے گئے ہیں -

Mr. Speaker : Next motion of Khawaja Muhammad Safdar, No. 191.

مسٹر حمزہ—جناب وہ کب لیا جائے گا -

Mr. Speaker: This is still pending.

اگر ہوا تو آخر میں آ جائے گا ورنہ onday کو -

SEARCH OF THE BUNGALOW OF MIR JAFAR KHAN JAMALI AT SIBI BY THE LOCAL POLICE

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unauthorised and illegal search carried out by the local police for several hours on the 24th February 1964 of the baungalow at Sibi of Mir Jafar Khan Jamali, President Sind Zonal Muslim Leagure in his absence as well as his guests staying in the Bungalow at that time which high handed and illegal act of the local police to intimidate and disgrace a prominent leader of an Opposition Party and a very respectable Sardar of Jamali tribe has caused widespread resentment against the Government.

Was any search made ?

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو)—جناب والا — میں اس سلسلے میں یہ عرض کرونگا کہ ابھی مجھے اس کی اطلاع موصول ہوئی ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ ایڈجورنمنٹ موشن نمبر ۱۹۱ اور ۱۹۲، سوموار یا کسی اور دن پر ملتوی کر دیا جائے -

Mr. Speaker : Both the motions are postponed for Monday. Next is of Mr. Jatoi.

UNLAWFUL ASSESSMENT OF LAND BY TAPEDARS IN DADU DISTRICT AND KHAIRPUR DIVISION.

Mr. Speaker : Haji Abdul Majid Jatoi wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely widespread resentment caused by the illegal and unlawful assessment by the Tapedars of Dadu District and Khairpur Division in as such as they have assessed the lands sown with crops at the different highest rate of assessment ignoring the fact that crops carrying lesser rates of revenue assessment are also sown in some parts of the land bearing the same number.

As the matter proposed to be discussed in this adjournment motion is prima facie neither urgent norof recent occurrence. I withhold my consent.

خواجہ محمد صفدر—جناب معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت جلدی میں ہیں ۔

Mr. Speaker : No. No.

REFUSAL OF JAIL AUTHORITIES TO ALLOW THE RELATIVES OF JAMAAT-I-ISLAMI DETENUS TO INTERVIEW THE LATTER IN JAIL.

Mr. Speaker : Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the high-handed and stone -hearted attitude of the Jail authorities of District Sialkot in not allowing even the closest relatives to meet the detenus of the defunct Jamaat-i-Islami, namely, Ch. Nazir Ahmad, M. A. and Ch. Bahawal Khan Nagra, B. A. detained in the District Jail. Sialkot despite the fact that the Director of Prsions, Bahawalpur Region, had issued letter No. S-140/250-GR. dated 7th February, 1964 to the Superintendent Jail, Sialkot conveying thereby the approved lists of relatives of the detenus concerned which attitude has not only deprived the relatives of the detenus and the detenus themselves of the right of seeing each other but has also indirectly resulted in the death of the wife of Ch. Bahawal Khan Nagra, one of the detenus in the District Jail, Sialkot thereby causing great resentment in a large section of the public.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)—Opposed ۔

میں اس سلسلے میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ مجھے اس کا نوٹس آج صبح ہی ملا ہے ۔ چونکہ اس کے متعلق تمام معلومات جمع کی جا رہی ہیں ۔ اس لئے میں درخواست کروں گا ۔ کہ اسے ملتوی کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : The motion is postponed for Tuesday. Has Rao Sahib, any objection?

Rao Khurshid Ali Khan : No objection , Sir.

وزیر تعلیم—راؤ صاحب کی دوسری تحریک التوا بھی ملی ہے ۔ میں نے اس کے متعلق بھی معلومات بہم پہنچانے

کی غرض سے کارروائی شروع کر دی ہے - بہتر ہوگا - کہ اس کے بعد سارے motions آپ منگل کو ہی رکھیں - کیونکہ لنکا نوٹس مجھے آج صبح ہی ملا ہے -

Mr. Speaker : This will also be taken up on Tuesday.

FAILURE OF CANAL PATWARI TO ISSUE GIRDAWARI CHITS TO LAND OWNERS OF TEHSIL RAJAN PUR.

Mr. Speaker : Mr. Muhammad Ramzan Drishak wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the great restlessness prevailing amongst the landowners and cultivators especially petty landowners of Daiku area of Tehsil Rajan Pur, District Dera Ghazi Khan as a result of the failure of the Patwari (Canal Department) concerned in issuing Girdawari Chits to them, which fact has not only been telegraphically communicated to the mover but has also been reported to the authorities concerned.

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh) In this connection I admit to this extent, that there is a general complaint in the Province that Patwaris do not give these 'Parchees" as they normally should and I have telegraphically sent for that Patwari alongwith the relevant record. I want to be satisfied myself and to give satisfaction to the House as to how far the allegation brought by the Member is correct. And if it is found to be correct, severe action will be taken against that man,. I request that this motion may kindly be deferred for a few days so that I could look into the papers myself.

Mr. Speaker: After the assurance given by the Minister, I think, there is no need for postponment.

وزیر زراعت و خوراک—میں نے پٹواری کو بذریعہ تار بلا لیا ہے - وہ ریکارڈ لے آئے گا - اور اگر یہ پایا گیا - تو اس کی سخت سزا دی جائے گی - اس لئے آپ یہ تحریک التوا واپس لے لیں -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

خواجہ محمد صفدر—محترم جناب ملک قادر بخش صاحب نے ایک بات ارشاد فرمائی ہے - کہ صوبے سے اس قسم کی شکایات اکثر ان کے پاس آ رہی ہیں - کہ پٹواری ایسا نہیں کر رہے ہیں - تو میں اف کی خدمت میں عرض کرونگا - کہ یہ تو ایک خاص واقعہ کے متعلق ہے - عمومی شکایات کا بھی وہ انتظام فرماویں -

---

CORRUPTION IN THE SUB-REGISTRATION OFFICE AT TOBA TEK SINGH

Mr. Speaker : Mr. Hamza wants to ask for leave to mae a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, widespread resentment caused by

the horribly high rate of well-organised corruption prevalent in the sub registration office Toba Tek Singh, District Lyallpur as revealed through a letter received on 27th February, 1964.

How is the matter of recent occurrence? It is a continuing process as mentioned in the motion itself.

خواجہ محمد صفدر—وہ شاید آج کل ہی کہیں رجسٹری کرانے گئے ہوں گے ۔ اس لئے یہ حالیہ ہو گیا ہے ۔

Mr. Speaker : Order please. Let us see.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ آپ نے کیا خوب کہا ۔ کہ یہ تو جاری ہے ۔ اور جناب وزیر صاحب بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں ۔ کہ روز مرہ ایسا ہی ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker : I have said, as it is mentioned.

مسٹر حمزہ—آخر آپ بھی ہمارے جیسے انسان ہیں ۔ اور ایک وکیل بھی رہے ہیں ۔ آپ کو علم ہے ۔ کہ رجسٹریشن کے دفاتر میں کیا ہوتا ہے ۔ لیکن اس تحریک التوا کے ذریعے سے اس ایوان میں یہ بات زیر بحث لانا چاہتا ہوں ۔ کہ وہاں رشوت کی شرح انتہائی زیادہ ہے ۔ (قطع کلامیاں) جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے ۔ کہ مجھے یہ چٹھی موصول ہوئی ہے ۔ اس میں تحریر ہے ۔ کہ ۱۳۵ روپے کا سٹیمپ خریدا گیا ۔ تیس روپے ایک کلرک کو ۔ ساٹھ روپے دوسرے کلرک کو دیئے گئے ۔ اور . . . . . .

Minister of Education : Point of order.

The Member is discussing merits and facts. He should speak on the admissibility.

مسٹر سپیکر— حمزہ صاحب ۔ آپ واقعات میں نہ جائیں ۔ آپ یہ فرمائیں ۔ کہ یہ کس طرح کا recent occurrence کا case ہے ۔

مسٹر حمزہ—یہ اس لئے recent occurrence کا معاملہ ہے ۔ چونکہ حال میں رشوت کی شرح میں انتہائی اضافہ ہوا ہے جیسا کہ حال ہی میں موصول شدہ خط سے ظاہر ہے ۔

وزیر تعلیم—آپ اس قانون کا حوالہ دیں - کہ جس میں یہ درج ہو - کہ یہ شرح رشوت کی وصول کی جائے -

مسٹر حمزہ—یہ شرح کتابوں میں موجود نہیں ہے - شرمناک بات یہ ہے - کہ - - - - - - (قطع کلامیاں) -

Minister of Education: Point of order.

The matter is not at issue which the member is discussing. He is irrelevant.

مسٹر حمزہ—آپ نے سوال کیا تھا - میں اس کا جواب دیتا ہوں - (قطع کلامی) -

Mr. Speaker: The member may please be relevant and address the Chair.

مسٹر حمزہ—مجھے یہ خط کل موصول ہوا ہے - اور انہوں نے یہ رجسٹریشن ۲۵ فروری ۱۹۶۴ء کو کروائی ہے -

مسٹر سپیکر—رجسٹری ایک آدمی نے کروائی ہے -

مسٹر حمزہ—ان کے علاوہ جن دوسرے لوگوں نے رجسٹریاں کرائی ہیں - ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا گیا ہے -

Mr. Speaker: Then this is a matter of individual grievance and the motion is ruled out of order.

MISBEHAVIOUR OF A LAHORE MAGISTRATE WITH ADVOCATE

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Chaudhri Muhammad Ibrahim who wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a difinite matter of recent and urgent public importance, namely, the misbehaviour of Miss Surraya Azim, Lawyer Magistrate, Lahore, with Advocates attending her Court with the result that the District Bar Association, Lahore, has decided on 26th February 1964 as published in today's Pakistan Times, that no member of the Bar should appear in her Court in any case in future.

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری) — جناب والا - میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں - کہ حکومت اس معاملے کی تحقیقات کرے گی - اور اگر اس لیڈی میجسٹریٹ کا قصور ہوا - تو اس کے خلاف action لیا جائے گا -

Mr. Speaker: Does the Member still press it ?

بیگم جہاں آرا شاہنواز—مجھے یہ عرض کرنا ہے - وہ بیچاری ثریا بیگم کئی بار کہہ چکی ہے - کہ مجھے سیکشن افسر بنا دیا جائے - اگر ہماری شریف خواتین کو

اس طرح تنگ کیا جائے گا ۔ تو کیا ہوگا ۔ وہ بیچاری تو شریف خاتون ہیں ۔ (قطع کلامی) آپ اس کے خلاف ایک الزام تو بتائیں ۔

مسٹر سپیکر—بیگم صاحبہ ۔ آپ نے یہ الفاظ تحریک التوا کے سلسلے میں استعمال کئے ہیں ۔ کہ اس کو تنگ کیا جائے گا ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز—تنگ کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر—آپ کا خیال ہے ۔ کہ تحریک التوا کے ذریعے اسے تنگ کیا جا رہا ہے ۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز—میرا مطلب ہے ۔ کہ بار ایسوسی ایشن نے ان پر جو الزام لگایا ہے ۔ وہ بے بنیاد ہے ۔

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری) — کوئی بنیاد نہ ہوئی ۔ تو اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی ۔ تحقیقات کا مطلب یہی ہے ۔ کہ صحیح حالات دریافت کئے جائیں گے (قطع کلامیاں) ۔

(At this stage Rao Khurshid Ali Khan stood up to speak)

Mr. Speaker : Order, order. Rao. Sahib should let the House be in order first.

راؤ خورشید علی خان—یہاں در اصل عورت مرد کا کوئی معاملہ نہیں ہے ۔ ہم نے تو سب کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے ۔ اگر کوئی ظلم کرتا ہو ۔ تو چاہے وہ عورت ہو ۔ یا مرد ہو ۔ اس کے خلاف کارروائی کرنی ہی چاہئے ۔ میں اس کے خلاف احتجاج کرتا ہوں ۔ کہ بار ایسوسی ایشن کی تو کوئی رائے نہیں ہے ۔ لیکن ایک فرد واحد کہتا ہے ۔ تو اس کی رائے وزنی ہو گئی ۔ یہ غلط ہے ۔ یہ غیر جمہوری ہے ۔ اور ایک ایسوسی ایشن جو بات کہتی ہے ۔ اس کا زیادہ وزن ہوگا ۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو)—پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے اس ارشاد کے بعد اسے press کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ حکومت پورے طور پر غور کر رہی ہے اور دیکھے گی کہ اگر اس کا قصور ہوگا تو کارروائی کی

جائے گی ۔ قصور نہیں ہوگا تو کوئی کاروائی نہیں کی جائے گی ۔

چودھری محمد ابراھیم—پارلیمنٹری سیکرٹری کی یقین دھانی کے بعد میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ اس کو press کروں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

مسٹر حمزہ—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ مودبانہ عرض یہ ہے کہ میرے ایڈجرنمنٹ موشن کے متعلق رولنگ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے ۔

That the matter concerns a single individual.

آپ اسمبلی کا ریکارڈ دیکھ لیں ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ اس سے پہلے اس گاؤں کے لوگ جو کہ اس سلسلہ میں . . . . . .

Mr. Speaker : I have given my ruling. The member may please take his seat. His point of order is ruled out of order.

RESOLUTIONS

RE-TRANSFER OF THE REHABILITATION DEPARTMENT TO THE PROVINCIAL GOVERNMENT

Mr. Speaker : Now the Resolutions.

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب سپیکر ۔ ایجنڈے پر اس وقت پانچ قرار دادیں ہیں اور ایک گھنٹہ باقی رہ گیا ہے ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ ان قرار دادوں کے لئے وقت مقرر کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker : That cannot be done, under the Rules. Mr. Muhammad Amin to move his resolution.

مسٹر محمد امین خان کانجون (ملتان ۔ ٦)— جناب سپیکر ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ:—

اس ایوان کی رائے یہ ہے ۔ کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ محکمہ آبادکاری و بحالیات کو صوبائی حکومت کی تحویل میں دے دیا جائے تاکہ آباد کاری کا کام بعجلت سر انجام دیا جا سکے ۔

Mr. Speaker: The resolution moved is—

"That this Assembly is of the opinion that the Provincial Government should recommend to the Central Government that in order to finish the work of rural settlement at an early date the Settlement and Rehabilitation Department should be transferred to the control of the Provincial Government"

Minister of Revenue: Sir, I am opposing it.

مسٹر محمد امین خان کانجون—جناب سپیکر - پاکستان کو بنے ہوئے سترہ اٹھارہ سال ہو گئے ہیں اور تقسیم ملک کے بعد ہمارے پاس ایک کروڑ بھائی ہندوستان سے ترک سکونت کرکے پاکستان میں آئے ہیں - سترہ سال کے عرصے میں حکومت نے کوشش کی ہے کہ ان کو آباد کیا جائے لیکن اس کام کے لئے جو مشینری ہمارے ہاں کار فرما ہے - اس کی حالت آپ سے پوشیدہ نہیں ہے - اس وجہ سے یہ مسئلہ اٹھارہ سال میں پورے اور مکمل طور سے حل نہیں ہو سکا - ابھی تک ان لوگوں کو وہ حقوق حاصل نہیں ہیں جو مقامی لوگوں کو حاصل ہیں - میری گذارش یہ ہے کہ مرکزی حکومت سے یہ محکمہ صوبائی حکومت کی تحویل میں آ جائے تاکہ بعجلت اس کے کام کو ختم کیا جا سکے اور ان لوگوں کو پورے حقوق مل جائیں اور جو حقوق ہمیں اس ملک میں حاصل ہیں وہ ان کو بھی مل جائیں - اس غرض کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت سے یہ محکمہ صوبائی حکومت کے پاس آ جائے -

صاحبزادی محمودہ بیگم—جناب اس ریزولیوشن میں میری ایک ترمیم ہے -

مسٹر سپیکر—صاحبزادی صاحبہ آپ اپنی ترمیم پیش کریں -

صاحبزادی محمودہ بیگم (راولپنڈی - سرگودھا ڈویژن)—جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ یہ ایوان بجائے اس کے کہ یہ سفارش کرے کہ اس وقت سنٹرل گورنمنٹ سے اس محکمہ کو صوبہ میں منتقل کر دیا جائے جو شاید مناسب نہ ہوگا یہ سفارش کرے جو میں نے اپنی ترمیم میں دی ہے - ترمیم میری یہ ہے :—

اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ صوبائی گورنمنٹ مرکزی گورنمنٹ سے یہ سفارش کرے کہ وزیر مہاجرین

اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی امداد اور مشورے کے لئے ایک بحالیاتی مشاورتی کمیٹی مشتمل مہاجر ممبران نیشنل اسمبلی اور مہاجر ممبران صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان بنائی جائے تاکہ مہاجرین کی آبادکاری کو جلد از جلد اور مناسب طریقے پر مکمل کرنے کے لئے تجاویز وضع کر سکے -

اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ آباد کاری کے کام کو جلد از جلد سر انجام دینے کے لئے یہ کمیٹی مناسب تجاویز وزیر مہاجرین اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کو دے سکے اور وقتاً فوقتاً یہ بھی کر سکے کہ یہ کام جلدی اور سہولت سے مکمل کیا جائے - نہ کہ ختم کیا جائے کیوں کہ فوراً ختم کرنے میں بعض بڑی مشکلات ہیں جیسا کہ پہلے ہو چکا ہے کہ ایک دم غلط سلط فیصلے کام کو ختم کرنے کی وجہ سے ہو گئے ہیں - میری رائے یہ ہے کہ یہ کمیٹی وقتاً فوقتاً ان کا ہاتھ بٹائے کیوں کہ یہ اتنا لمبا معاملہ ہے کہ اس مشاورتی کمیٹی کے بغیر وزیر مہاجرین اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس کام کو پورا نہیں کر سکتے -

Minister of Education : On a point of order. This is beyond the scope of the resolution. If at all she presses for it, she should bring a sparate resolution.

مسٹر سپیکر — میں وزیر تعلیم سے متفق ہوں - یہ علیحدہ ریزولیوشن ہے - اسے ترمیم کی صورت میں پیش نہیں کیا جا سکتا - اس لئے یہ ترمیم خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے -

Mian Abdul Latif : Sir, before you give your finding I would say a few words.

Mr. Speaker : I have given my finding.

Mian Abdul Latif : After hearing me, it may be possible to reconsider your finding.

Mr. Speaker : Alright.

Mian Abdul Latif (Sheikhupura-I): Sir, the original resolution is :

> "In order to finish the work of re-settlement at an early date the Settlement and Rehabilitation Department should be transferred to the control of the Provincial Government."

Minister of Education : On a point of order. Since you have given your ruling, there should be no debate on the ruling of the Chair.

Mr. Speaker: The position is that on his request I allowed him to speak. In case I am convinced by his speech I may review my previous ruling and, therefore, on account of this he is addressing the House.

Mian Abdul Latif: Sir, the amending resolution is that in order to expeditiously and speedily complete the re-settlement work, a consultative committee be appointed to assist the Rehabilitation Minister and the Chief Settlement Commissioner to devise ways and means for the same. There is no contradiction. This supports the idea underlying the original resolution. The object is to finish the re-settlement operations of the refugees in the province at a very early date. The scope of the proposed amendment is just the same because the object is the same. It is only in an amended form and is moved in the form of an amendment.

Mr. Speaker: I see no reason to review my ruling.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی—پوائنٹ آف آرڈر -

مسٹر سپیکر - موجودہ اسمبلی کی روایات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ کی رولنگ کے بعد ہم اگر مصر ہو جائیں کسی بات کو کرنے کے لئے تو ہم کر سکتے ہیں - کیا یہ ہمارا حق ہوگا ؟

Mr. Speaker: If the Chair permits.

Would anybody like to speak on this?

Minister of Revenue: I have opposed it.

مسٹر سپیکر—صاحبزادی صاحبہ - آپ بولنا چاہتی ہیں -

صاحبزادی محمودہ بیگم (راولپنڈی — سرگودھا ڈویژن) -

صدر محترم - یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ پورے سال بھر کی جد و جہد کے بعد جب یہ ریزولیوشن آیا تو بدستور اس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس کی مخالفت اب بھی کی جا رہی ہے - ایک کروڑ مہاجرین کا معاملہ کسی قوم کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہونا چاہئے - گذشتہ سولہ سال کے عرصہ میں اس محکمہ میں جو کام کیا گیا ہے اس میں بہت سی خامیاں ایسی ہیں جن کی روشنی میں یہ سمجھنا چاہئے کہ دس یا پندرہ فی صدی کام کیا گیا ہے - اس ریزولیوشن کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کو یہ یاد دلائیں کہ ایک کروڑ آدمی جو تقسیم ملک کے وقت اپنے وطن کو چھوڑ کر اور بے شمار قربانیاں دے کر اس ملک میں آئے تھے کہ یہ ملک بنایا جا سکے وہ ابھی تک پورے طور پر آباد نہیں ہو سکے -

مجھے بہت افسوس ہے کہ اس محکمہ کا کام اس طرح نہیں کیا گیا جس طرح کہ ہونا چاہئے تھا ۔ وقتاً فوقتاً سیاسی مصلحتوں یا کچھ اور وجوہات کی بناء پر اتنے غلط ملط کام ہو ئے کہ میں بیان نہیں کر سکتی اور میں سمجھتی ہوں کہ سب ممبران اس صورت حال سے واقف ہیں لیکن میں چونکہ ریفیوجی ہوں اور بے شمار ریفیوجی معاملات میرے پاس آتے رہتے ہیں اس لئے میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ پچاس فیصدی کے قریب کام اب بھی باقی ہے ۔

ابھی تک بے شمار لوگوں کو permanent deeds نہیں ملے ۔ اور یہ کام ایسا ہے جس کے لئے قوم کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیئے ۔ تاکہ ہمارے ان مہاجر بھائیوں کو جو اس وقت بھی بد حال فرید کوٹ ہاؤس ۔ ایجرٹن روڈ اور دوسرے اضلاع میں سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں یاد کیا جا سکے ۔ لیکن چونکہ یہ محکمہ ۱۶ سال تک مرکزی حکومت کی تحویل میں رہا ہے ۔ اس لئے صوبے والے اور چند مہاجرین ہمیشہ یہی دھاڑ دھاڑ کرتے رہے ہیں کہ اس محکمے کو صوبے کے حوالے کر دیا جائے تاکہ یہ کام زیادہ سہولت سے انجام پائے ۔ اس ریزولیشن کا یہی مطلب ہے ۔ لیکن میں نے یہ ترمیم اس لئے پیش کی کہ میں سمجھتی تھی کہ اگر ہم نے یہ جھگڑا اس وقت شروع کر دیا کہ اسے مرکز سے صوبے میں لایا جائے تو ہمارے بہت سے علاقوں کے لوگ اور ہم خود اپنے اصل مقصد سے بھٹک جائیں گے ۔ تو یہ ترمیم جو میں نے اس وقت پیش کی ہے ۔ یہ ایک بہت ہی معمولی سی ترمیم ہے ۔ لہذا وزیر مہاجرین ۔ صوبائی حکومت اور اس معزز ایوان کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے ۔ کہ چند مہاجر ممبران (جو اس ہاؤس میں موجود ہیں) پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے جو اس صوبے میں مہاجرین کے مسئلے کو حل کرے ۔

مسٹر سپیکر—صاحبزادی صاحبہ ۔ آپ اپنی ترمیم پر تقریر نہ فرمائیں کیونکہ اسے تو میں نے out of order قرار دے دیا ہے ۔ آپ اس ریزولیشن پر تقریر فرمائیں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم—جناب والا ۔ مہاجرین کا معاملہ بہت ہی اہم معاملہ ہے ۔ آج بھی بے شمار خواتین اور بیبیاں ننھے ننھے بچوں کو لئے فرید کوٹ ہاؤس میں دن بھر ماری ماری پھرتی ہیں ۔ اور یہ منظر اس ہاؤس کا کوئی معزز ممبر وہاں جا کر دیکھ سکتا ہے ۔ لیکن کہیں ان کی شنوائی نہیں ہوتی ۔ اس وقت Settlement Department کی حالت یہ ہے کہ جیسے ہم نے خود ہی رشوت کا ایک اکھاڑہ قائم کر دیا ہو ۔ اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس محکمے پر زیادہ سے زیادہ توجہ دیکر ایک کروڑ مہاجرین کی آباد کاری کے کام کو اہم اور emergency کا کام سمجھکر انجام دیں ۔ جناب والا ۔ ایک موقع پر یہ کام اسی صورت سے شروع ہوا تھا ۔ لیکن چند مہینوں کے بعد اسے بند کر دیا گیا ۔ اور یہ کہا کہ یہ کام ختم ہو چکا ہے ۔ حالانکہ اس وقت صرف بیس فیصد کے قریب کام ختم ہوا تھا ۔ تو میں جناب پیر محمد خان صاحب کی خدمت میں خاص طور سے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اگرچہ ان کے پاس زیادہ اختیارات نہیں ۔ تاہم انہیں وزیر مہاجرین کہا جاتا ہے ۔ لیکن وہ اس قسم کی قرار دادوں کی پر زور مخالفت کرتے ہیں ۔

میاں عبداللطیف—جناب والا ۔ میں اپنی بہن کی خدمت میں عرض کر دوں کہ یہ وزیر مہاجرین نہیں ۔ وزیر آبادکاری ہیں ۔

صاحبزادی محمودہ بیگم—جناب والا ۔ وہ اس قسم کی قرار دادوں کی پر زور مخالفت بغیر یہ سمجھتے ہوئے کرتے ہیں کہ ہم کیا کہتے ہیں ۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس اختیارات نہیں تو ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختیارات آپ کو ملیں تاکہ آپ بیوہ خواتین ۔ یتیم بچوں اور بوڑھے لوگوں کی امداد کا یہ مقدس فرض انجام دے سکیں ۔ لیکن بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب یہ معاملہ زیر بحث آتا ہے تو خان صاحب بے حد پریشان ہو جاتے ہیں ۔ اور ہم

آج تک یہ نہیں سمجھ سکے کہ آخر ان کی پریشانی کا مطلب کیا ہے - ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ وہ اب بھی وزیر آباد کاری ہیں - اور لکھا ایسے ہی جاتا ہے - ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کے اختیارات کیا ہیں - اس لئے ہماری کوشش یہی ہے کہ اس محکمے کے لئے اس معزز ایوان کی طرف سے سفارش کی جائے کہ اگر ممکن ہو سکے تو اس کام کو جلدی ختم ہی نہ کیا جائے بلکہ اسے مکمل کروایا جائے - اور جو خامیاں رہ گئی ہیں یا آئندہ پیدا ہو رہی ہیں اور جن کے متعلق کوئی شنوائی نہیں ان کو دور کیا جائے -

جناب والا - میں تو سمجھتی ہوں کہ یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ یہ اسمبلی بن گئی - مگر افسوس کہ جب ہم اس معاملے کے لئے یہاں دھاڑ دھاڑ کرتے ہیں تو ہماری زبان بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے - یہ نہایت ہی اہم معاملہ ہے - اور یہ ان ایک کروڑ انسانوں کا معاملہ ہے جو اس ملک کے لئے برباد ہو کر آئے - ہزاروں آدمی اس سلسلے میں قتل ہوئے - ہزاروں بچیوں کی عصمتیں برباد ہوئیں - اور ہزاروں بچے یتیم ہوئے - پھر کیا وجہ ہے کہ دیگر معاملات کی طرف تو پوری توجہ دی جاتی ہے اور ان کی اہمیت محسوس کی جاتی ہے - لیکن جب مہاجرین کا معاملہ آتا ہے تو اسے نہایت ہی غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنے کی کوشش کی جاتی ہے - جو بڑی افسوس ناک بات ہے - اس کے باوجود میں ہمیشہ اس معزز ایوان کی توجہ اس کی طرف دلانے کی کوشش کرتی رہی ہوں اور وقت بے وقت خواہ موقع ہو یا نہ ہو - اس ایوان میں چلاتی رہی ہوں کہ ہمارے ہاں اب بھی ایک کروڑ آدمی ایسے ہیں جو غیر مطمئن ہیں اور میں یہ واضح کر دوں کہ وہ قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی جس کے ایک کروڑ آدمی ہر وقت غیر مطمئن ہوں - اس صورت حال کے پیش نظر میں اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ چونکہ یہاں مہاجرین کی نمائندگی بہت ہی کم ہے - اس لئے ہمارے مقامی بھائی جو نہایت ہی ہمدرد قسم کے ہیں - اس معاملے کی طرف پوری طرح توجہ نہیں دیتے اور اسے ہمیشہ ایک مضحکہ خیز

معاملہ تصور کرتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ عرض کرتی ہوں کہ یہ معزز ایوان جس طرح بھی ممکن ہو کوشش کرے تاکہ اس محکمے کی سفارش کے لئے حکام بالا سے بھی کہا جائے اور جناب خان صاحب بھی ہماری امداد فرمائیں ۔ اگرچہ وہ چنداں اس کے حق میں نہیں ۔ تاہم یہ میری درخواست ہے کہ وہ ایک دفعہ فرید کوٹ ہاؤس ضرور تشریف لے جائیں اور دیکھیں کہ وہاں رشوت کس طرح چلتی ہے ۔ ایک تو چھپ کر رشوت لینے کا طریقہ ہوتا ہے ۔ لیکن فرید کوٹ ہاؤس میں باقاعدہ طور پر سودے کئے جاتے ہیں ۔ خود مجھے اپنے گھر کا Permanent Deed حاصل کرنے کے لئے رشوت دینا پڑی ۔ جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ بہت بڑا گناہ ہے ۔ لیکن اس وقت میں مجبور تھی ۔ کیونکہ اس کے بغیر میرے لئے اپنا deed حاصل کرنا ناممکن ہوتا ۔ چنانچہ دو سال گھومنے کے بعد میں نے خود رشوت دی اور یہ deed حاصل کیا ۔ لیکن میں پھر یہ کہوں گی کہ فرید کوٹ ہاؤس کا منظر دیکھنے کے قابل ہے ۔ وہاں بیچاری غریب عورتیں اپنے بچوں کو لئے دن بھر ماری ماری پھرتی ہیں ۔ رشوت کا یہ عالم ہے کہ ایک آدمی رشوت لیتا ہے تو وہ تبدیل ہو جاتا ہے ۔ اس کی جگہ دوسرا آدمی آ جاتا ہے ۔ اور پھر تیسرا آدمی رشوت لیتا ہے ۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے ۔ بہر صورت اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مہاجرین کی آباد کاری کا کام ایک نہایت ہی اہم کام ہے ۔ لیکن چونکہ اس ہاؤس کے بہت کم ممبران اس کام میں involved ہیں ۔ اس لئے اس کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا رہی ۔ جو نہایت افسوس ناک بات ہے ۔ بلکہ جو لوگ اس کے متعلق اظہار خیال کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی مخالفت کی جاتی ہے ۔ اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے ۔ چونکہ یہ نہایت اہم معاملہ ہے ۔ اس لئے میں دوبارہ عرض کرتی ہوں کہ اس معزز ایوان کو اس پر نہایت سنجیدگی سے غور و خوض اور تنقید کرنا چاہئے ۔ ورنہ متعلقہ لوگوں کی مشکلات کو دور کرنا ناممکن ہو جائے گا ۔

جناب والا ۔ آخر میں میری گذارش یہی ہے کہ اگر اس وقت یہ ایوان اور کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم اسے ایک بحالیاتی کمیٹی ضرور مقرر کروانی چاہیئے ۔ اور اس

ریزولیوشن کو اسی طرح پھینک نہ دینا چاہیئے - ویسے تو یہ ایک معمولی سی بات ہے اور میرے نزدیک اس میں ممبران کا کوئی نقصان بھی نہیں کہ صوبائی اور نیشنل اسمبلیوں کے ممبران کی ایک کمیٹی بنانے کی غرض سے حکومت سے سفارش کی جائے -

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ—۱) جناب صدر - اس وقت اس ہاؤس کے سامنے جو ریزولیوشن ہے اس کی مخالفت technical grounds پر تو کی جا سکتی ہے - لیکن جہاں تک اس کی substance کا تعلق ہے اور جو اس کی غرض و غایت ہے اس کے متعلق میرے خیال میں ہاؤس کے کسی حصے میں اختلاف کی گنجائش نہیں - کیونکہ اس میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ مہاجرین کی آباد کاری کے کام کو جلد از جلد اور احسن طریق سے مکمل کرنے کے لئے کچھ کیا جائے - اس وقت جو کچھ تجویز کیا گیا ہے اس کی راہ میں ممکن ہے کچھ مشکلات ہوں - اس میں کچھ قانونی تکالیف اور رکاوٹیں ہوں - لیکن اس کی غرض و غایت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا - میرے خیال میں میرے فاضل دوست وزیر آبادکاری کو بھی اس سے اختلاف نہیں ہوگا - ویسے اختلاف تو انسان کو ہر چیز سے ہو سکتا ہے - لیکن اس کی غرض و غایت سے ان کو بھی اختلاف نہیں ہو گا۔

جناب والا - میں اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے ایک غلط فہمی رفع کرنا چاہتا ہوں - میری بہن کا خیال ہے کہ یہ وزیر بحالیات ہیں - یہ غلط ہے - مہاجرین کی بحالی سے اب صوبائی حکومت کا کوئی تعلق واسطہ نہیں - یہ تو آبادکاری کے وزیر ہیں - یعنی سرکاری زمینوں پر لوگوں کو آباد کرنے کے مسائل ان کے پاس آتے ہیں - مہاجرین کی آباد کاری سے ان کا کوئی واسطہ نہیں - اس کا تعلق تو براہ راست مرکزی حکومت سے ہے - اور اس کام کے لئے ان کے نمائندے چیف سیٹلمنٹ کمشنر ہیں -

جہاں تک اس کی technicality کا تعلق ہے مجھے اس ریزولیشن کی constitutional difficulty سے اتفاق ہے کہ یہ محکمہ مرکزی حکومت صوبائی حکومت کے حوالے نہیں کر سکتی ۔ نیشنل اسمبلی اسے صوبائی حکومت کے حوالے نہیں کر سکتی ۔ صدر ایوب اسے ہمارے حوالے نہیں کر سکتے ۔ پہلے تو نیشنل اسمبلی کی دو تہائی اکثریت اسے پاس کرے اس کے بعد صدر ایوب صاحب اس سے مکمل اتفاق کریں ۔ تب اس میں ترمیم ممکن ہو سکتی ہے ۔ اور پھر یہ محکمہ ہمارے حوالے ہو سکتا ہے ۔ لیکن اس تریاق کے آنے سے پہلے ہمارا تیا پانچا ہو جائے گا ۔ چنانچہ ہم اس وقت اس بحث میں نہیں پڑتے ۔ اس سلسلہ میں ایوان کی توجہ اور جناب کی توجہ چند ضروری مسائل کی طرف دلاؤں گا اور عرض کروں گا کہ اس کی غرض و غایت کیا ہے ۔ اور یہ ایوان اس سلسلہ میں کیا کر سکتا ہے ۔

عالی جاہ ۔ جناب کو یاد ہو گا کہ جب قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ بقید حیات تھے تو وہ اس معاملہ کو اتنی اہمیت دیتے تھے جتنی اہمیت کہ یہ معاملہ مانگتا تھا ۔ اس کے بعد قائد ملت لیاقت علی خان نے بارہا یہ فرمایا تھا کہ ملک کی سالمیت کے لئے اور ملک کی حفاظت کے لئے یہ معاملہ سب سے زیادہ اہم ہے اور یہ اہمیت تھی مہاجرین کی آباد کاری کے لئے ۔ لیکن جناب اس معاملہ کو اس زاویہ نگاہ سے نہیں دیکھا گیا جس کا یہ حق دار تھا ۔

یہاں اس صوبہ کا ایک چوتھائی حصہ مہاجرین کا ہے ۔ اور تقریباً ایک کروڑ مہاجرین کی آبادی ہے اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ کافی حصہ آباد ہو چکا ہے ۔ جہاں تک آباد کاری کا تعلق ہے ہم مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کے ممنون ہیں کہ ان کو مہاجرین سے ہمدردی ہے کہ وہ suitably settle ہو جائیں لیکن اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ابھی کافی حصہ مہاجرین کا suitably settle نہیں ہو سکا ۔ اور اب یہ معاملہ ایک سر درد

بن گیا ہے - ہم جانتے ہیں کہ کچھ محکمے بھی اس قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں - میرے پاس صحیح اعداد و شمار تو نہیں لیکن سرسری اندازہ کے مطابق ابھی دو کروڑ یونٹ دیہاتی زمین مہاجرین کے لئے درکار ہے تاکہ ان کے کلیم پورے کئے جائیں - ستر پچتر ہزار مہاجرین ایسے ہیں جن کی partial claims ابھی تک pending ہیں - ان کو پورا کرنے کے لئے دو کروڑ یونٹ زمین کی ضرورت ہے - یہ بوجھ حکومت کے سر پر ہے - اب بجائے اس کے کہ ہماری حکومت اس بوجھ کو ہلکا کرے اور مہاجرین کی امداد کرے - کچھ اس قسم کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ مہاجرین زیادہ تکالیف میں مبتلا ہو گئے ہیں - اور ان کے راستہ میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے اور مشکلات پیدا کر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کو ختم کرو kill کر دو - یعنی اگر دانت میں درد ہو تو اس کا علاج نہ کرو اس کو نکال کر پھینک دو - اگر آنکھ میں تکلیف ہے اس کا علاج نہ کرو بلکہ آنکھ نکال دو - یہ غلط طریقہ ہے -

خیر پور میں بیٹھے ہوئے اگر کسی کا کلیم پورا نہیں ہوتا اور وہ چاہتا ہے جس طرح بھی ہو تھوڑا بہت شیخوپورہ میں پورا کیا جائے - جب وہ درخواست دیتا ہے کہ اس کا کلیم ٹرانسفر کر دیا جائے تو اس کو اجازت نہیں ملتی - ٹرانسفر کی اجازت اب صرف چیف سیٹلمنٹ کمشنر ہی دے سکتا ہے - ہر آدمی کے لئے ایسی اجازت حاصل کرنا مشکل ہے - میں یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کی رکاوٹوں سے معاملہ حل نہیں ہو سکتا - اگر کسی شہر میں زرعی زمین ختم ہو گئی ہے اور کسی مہاجر کا کلیم پورا نہیں ہوا اور اس کو راوی کے کنارے زمین مل سکتی ہے تو اس کو کلیم ٹرانسفر کرنے کی اجازت نہیں ملتی -

پھر ایک آدمی کو جہاں اس نے کلیم دیا ہے اگر وہاں گاؤں میں زمین مل جائے مگر ...ہ ہزار یونٹ باقی

ہوں تو اس کے لئے حکم جاری ہو جاتے ہیں کہ وہ اس کلیم کا مشنلی داخل نہیں کر سکتا - پٹواری کو اس چیز کا پتہ ہے کہ مشنلی داخل نہیں ہو سکتا - وہ کام اٹھاتا ہے اور اس کو دیا سلائی لگا دیتا ہے - اس کے بعد اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ چودھری صاحب کا کلیم نہیں ہے تم اپیل کر دو - حکم یہ ہوتا ہے کہ یہ اکیلی فرد ملکیت پر رقبہ الاٹ ہوا ہے اس لئے that must be cancelled - نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو پہلے ملا تھا وہ cancel ہو گیا - آئندہ کے لئے مشنلی دے نہیں سکتے - اب مجھے کوئی صاحب بتائیں کہ اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے - محکمہ نے مکمل bar کر دیا ہے کہ مشنلی کلیم کوئی شخص کسی شکل میں نہیں دے سکتا - ہم التجا کرتے ہیں - بار بار التجا کرتے ہیں کہ اس پر نظرثانی کریں - اس سسٹم کو اتنا سخت نہ بنائیں - بلکہ اس سیلاب کو ختم کرنے کے لئے آپ امداد کریں -

Ma. Speaker : Mian Sahib may please finish within two minutes.

میاں عبداللطیف—میں نے تو ابھی شروع بھی نہیں کیا -

Mr. Speaker : There are four resolutions more and the Members are very keen to take them up.

میاں عبداللطیف—میں brief کر دوں گا - اس وقت جو کام ہمارے باقی ہیں وہ یہ کہ دو کروڑ کے پونٹ پڑے ہیں شہری زمین کے تقریباً ۳،۰۰۰ کلیمنٹ ہیں جن کا معاملہ پورا نہیں ہوا - اور پی - ٹی - ڈی کے سلسلہ میں یہ حقیقت ہے کہ صرف ۱۰ فی صدی لوگوں کو پی - ٹی - ڈی ملے ہیں - اور ۹۰ فی صدی محروم ہیں - میں خود اس کے لئے مارا مارا پھرتا ہوں مجھ کو نہیں ملا - میری بہن کی بات درست ہے - اس وقت عدالتوں میں پانچ چھ ہزار اپیلیں pending ہیں اور ان غلط کارروائیوں کے لئے جو کارروائیاں ہوئی ہیں اس معاملہ میں تقریباً چھ سات ہزار perding writ ہیں - ہماری گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ اس کو ختم کر دو - اس کو kill کر دو - میں التجا کرتا ہوں کہ اسے kill نہ کرو بلکہ آسانیوں کے ساتھ حل

کرنے کی کوشش کرو ۔ سکھوں کے زمانے میں ایک عدالت میں کام بڑھ گیا ۔ مسلمان ریڈر ریاست علی تھا ۔ اس نے کہا سرکار مسل بہت بڑھ گئی ہے ۔ حاکم نے کہا کہ تم ہر روز چلاتے ہو کہ مسل بڑھ گئی ہے ۔ لاؤ تو میں دیکھوں کہ کونسی مسلیں ہوں ۔ چنانچہ وہ ریڈر دو تین بستے لے کر اس کے گھر گیا ۔ حاکم نے ان کے دو حصے کئے ۔ اور کہا لو یہ منظور اور یہ نامنظور کام ختم ہو گیا ۔ اب تو نہیں کہو گے کہ کام بہت بڑھ گیا ہے ۔

میں کہتا ہوں کہ جو معاملات ہیں ان کے لئے کوئی sensible اور انصاف پر مبنی سدباب کیا جائے اگر ہم کوئی تھوڑی بہت خدمت کر سکتے ہیں تو ہم ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں ۔ ایک دو باتیں recently دیکھی ہیں ۔ ایک حکم جاری ہوتا ہے کہ کسی کے پاس زمین زیادہ ہے تو اسے کچھ مت کہو ۔ اگر کسی نے پٹواری سے مل کر اپنے یونٹ بڑھا لئے ہیں تو اسے کچھ مت کہو ۔ میں پوچھتا ہوں کہ آخر فراڈ کو کس حد تک بڑھائیں گے ۔ ایک طرف تو اتنے کلیمنٹ ہیں جن کو زمین دینی ہے ۔ اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ جن کے پاس ناجائز زمین ہے انہیں کچھ مت کہو ۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ ایک دھاندلی مچی ہے ۔ ایک ڈی ۔ آر ۔ سی ۔ کا اہلمد مجھے شیخوپورہ جاتے ہوئے راستہ میں ملا ۔ تو اس نے اس نئے حکم کے متعلق پوچھا ۔ میں نے کہا کہ میں تو نہیں سمجھ سکا یہ لکھا ہوا ہے کہ اسے مت چھیڑو ۔ اس نے کہا میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا ۔ کہ پیچھے کسی کی بنجر زمین تھی اسے نہری کر لیں ۔ میں نے کہا بے شک جس نے کر لی کر لی ۔ یہاں جس کی نہری تھی اب اسے بنجر کر لے اس نے کہا اس حکم میں لکھا ہے کہ کچھ نہیں ہو سکتا ۔ کہنے لگا ہم تو یہ کرتے ہیں کہ پٹواری سے ملتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ ہماری ادھر کی زمین بنجر تھی اسے نہری کر دو ۔ اور جو یہاں ہمیں نہری ملی ہے اسے بنجر کر دو اس کا نتیجہ سوچنے کی بات ہے ۔ جس کے ۱۰ کلہ زمین تھی ۔

اس کی ایک ہزار کلہ ہو گئی - اور اس فراڈ کے بنا پر ہمارا محکمہ ہر روز دن دھاڑے کوشش کرتا ہے کہ فراڈ ہو - جو لوگ حق بجانب ہیں راستی پر ہیں ان کو تو کلیم بدلنے کی اجازت نہیں اور جو آدمی بد دیانتی کرتا ہے اس کے لئے ہمارا محکمہ کہتا ہے کہ جو کچھ کر لیا ٹھیک تھا -

خان اجون خان جدون—چونکہ ابھی اور بھی کام ہے اس لئے میں closure move کرتا ہوں -

میاں عبداللطیف—بس جناب اب میں ختم کرتا ہوں - میں گورنمنٹ سے التجا کرتا ہوں کہ جو کچھ ایگزیکٹو طور پر وہ کر سکتے ہیں وہ تو کم از کم کر دیں - جیسا کہ میری بہن نے suggest کیا ہے کہ آپ منسٹری سے مل کر request کریں کہ اس معاملہ کو جلدی جلدی ختم کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ چند آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کر دیں جیسا کہ ۱۹۴۹ سے ۱۹۵۶ تک رہی ہے - وہ اس محکمہ کو assist کرے -

and to give them problems and their solutions.

Minister of Revenue: Sir I should be given time to say something regarding this resolution.

Mr. Speaker: Now I put the question. The question is—
That the question be now put.

(The motion was carried)

بیگم جہان آرا شاہ نواز (لاہور - ملتان ڈویژن) - صدر محترم - پہلی قرار داد پر جب غور ہو رہا تھا تو اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ آپ تھوڑی دیر کے لئے یہ سوچئے کہ وہ کتنی اہم قرارداد تھی اور ہمیں اس کے متعلق بتانا تھا کہ کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے سیٹلمنٹ کا کام رکا ہوا ہے - لیکن ہمیں اس قرار داد پر بولنے کا موقع نہیں دیا گیا تاکہ اپنے خیالات کے اظہار کر سکیں تو پھر اس پرائیویٹ ممبرز ڈے کا مقصد کیا ہے - بہتر یہ ہے کہ ریزولیوشن یونہی پاس ہو جایا کرے اور یہاں کوئی اور کارروائی نہ ہو -

Mr. Speaker: Closure motion has already been carried.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) - ریزولیوشن جس فارم میں دیا گیا ہے میں اسے ہاؤس کے ملاحظہ کے لئے عرض کروں -

"This Assembly is of the opinion that the Provincial Government should recommend to the Central Government that in order to finish the work of re-settlement at an early date the Settelment and Rehabilitation Department should be transferred to the control of the Provincial Goevrnment."

اس کا منشا یہ ہے کہ یہاں سے سفارش کی جائے اور ان کی خدمت میں کہا جائے کہ یہ سارا محکمہ پراونشل گورنمنٹ کے حوالے کر دیا جائے - ابھی ابھی دو معزز ارکان جناب صاحبزادہ صاحبہ اور میاں عبداللطیف صاحب نے پوری تکالیف بیان کیں جو مہاجرین کو آباد کرنے اور بسانے میں پیش آئی ہیں - ۱۶ سال سے زیادہ عرصہ ہوا ابھی یہ کام ان کے کہنے کے مطابق بھی اور واقعات کے مطابق بھی کافی حد تک ختم ہو چکا ہے اور تھوڑا رہ گیا ہے اگر ان کا ریزولیوشن منظور کیا جائے - - - - -

Haji Gul Hassan Manghi: Point of order. This resolution has already been passed.

Mr. Speaker: No, it has not been passed so far. That was a closure motion.

وزیر مال - جناب میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ یہ ایک مسلمہ امر ہے - کہ جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے وہ سنٹرل سبجکٹ ہے شیڈول (۳) آرٹیکل ۱۴۲ کے تحت - یہ constitution کا ایک حصہ ہے اور جیسا میاں صاحب نے آپ کی خدمت میں فرمایا ہے کہ اس کا proper forum نیشنل اسمبلی ہے یہ ہاؤس نہیں ہے - دوسرا یہ ہے کہ اس کے لئے بھی جیسا کہ انہوں نے کہا ہے دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہوگی جب یہ فیصلہ ہوگا کہ وہاں سے منتقل ہو کر پراونشل حکومت میں آجائے وہ بھی ایسی صورت میں اگر پریزیڈنٹ صاحب اتفاق کریں - difficulties ہیں - لیکن جناب تصویر کا ہمیں دوسرا رخ بھی دیکھنا چاہیے اور اگر فرض کر لیجئے کہ ریزولیوشن کسی شکل میں پاس بھی ہو جائے اور نیشنل اسمبلی بھی اتفاق کرے - پریزیڈنٹ صاحب بھی مہربانی کریں اور وہ پاس بھی ہو جائے تو کیا پوزیشن ہوگی اس کے لئے میں عرض کرتا ہوں کہ کئی کلیم ایسے ہیں جیسا کہ میرے بعض دوستوں نے کہا ہے جن پر ابھی تک کارروائیوں کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ۵۰ سال کی ضرورت ہے جب ہم میں سے کئی گزر گئے

ہوں گے ۔ میں یہ بھی مانتا ہوں جیسا کہ انہوں نے rightly کہا ہے نہ اس حکومت کا نہ میرا بحیثیت Rehabilitation منسٹر کے اس سے تعلق ہے جیسا کہ صاحبزادی صاحبہ نے اس سے پہلے ریزولیوشن میں clarification کی ہے ۔ ان کے ساتھ اور تمام مہاجرین کے ساتھ ہماری دلی ہمدردیاں ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم میں وہ جذبہ پیدا ہو جائے جو سابق انصار میں تھا اور اسی جذبہ سے اس کو tackle کریں ۔ لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ وہ افراد موجود نہیں ہیں ۔ لیکن جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میری دلی ہمدردی ان کے ساتھ ہے ۔ لیکن میں کیا کروں یہ اسمبلی اس کا forum نہیں ہے ۔ ہم صرف اس کو refer کر سکتے ہیں ہم کوئی آرڈر نہیں دے سکتے ۔

حاجی عبدالمجید چتوئی ۔ کورم نہیں ہے ۔

Mr. Speaker: Yes, the House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung for two minutes*). The House is in quorum now.

وزیر مال ۔ صاحب صدر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک مہاجروں کے ساتھ ہمدردی کا تعلق ہے اس سے کسی پاکستانی کو انکار نہیں ہو سکتا ۔ یہ بات میں عرض کروں کہ جہاں تک صاحبزادی صاحبہ نے فرمایا کہ فرید کوٹ ہاؤس میں جو مظالم ہو رہے ہیں ۔ میرا اس سے بھی اتفاق ہے ۔ کہ جو assertions ہیں ۔ وہ ٹھیک ہیں ۔ لیکن میں بحیثیت وزیر آباد کاری کے کس capacity میں جا کر order دے سکتا ہوں ۔ میں اپنی مجبوریوں کو دیکھتا ہوں ۔ میں اگر ایک ایسا آرڈر دوں ۔ جسے میں enforce نہ کر سکوں ۔ تو I will be making a fool of mys lf. اس کے متعلق جو تکلیف ہے اور صاحبزادی صاحبہ نے ترمیم کی شکل میں اس کا جو حل پیش کیا تھا ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ موجودہ شکل میں جو ریزولیوشن ہے ۔ میں بحیثیت وزیر آباد کاری اس کی مخالفت کرتا ہوں اور ممبران سے بھی درخواست کرتا ہوں ۔ کہ میں نے اس کی جو practical شکل ہاؤس کے سامنے پیش کی ہے ۔ اس کی بناء پر یہ مزید تکالیف کا باعث ہوں گی اور غیر معین وقت تک بدستور جاری رہیں گی ۔ اگر اس ریزولیوشن پر وہاں

عملدرآمد کر دیا گیا - تو اس کے لئے اور بھی کافی عرصہ درکار ہوگا - اس لئے میں یہ تجویز کروں گا - کہ اس موجودہ ریزولیوشن کو یا تو واپس لے لیا جائے - یا یہ معزز ایوان اسے مسترد کر دے - ہاں - میں اس کے لئے تیار ہوں - کہ مرکزی وزیر متعلقہ سے کہا جائے - اور ہم بغیر کسی ریزولیوشن کے اس چیز کو move کریں اور اس کی تکالیف کو بیان کریں اور ایک کمیٹی مقرر کریں - تاکہ ہم اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں - میں اس بات کے لئے تیار ہوں -

Mr. Speaker : Does the member press this re solution ?

مسٹر محمد امین خان گاذیوں — میرے ریزولیوشن کا منشاء بلکل سیدھا سادہ تھا - اس اصول کو سب ہی مانتے ہیں - کہ جو صاحبان ہندوستان سے یہاں آئے ہیں - وہ اس ملک میں ہم سے زیادہ حصہ دار ہیں اور یہ خیال تھا - کہ ہمیں جو حقوق حاصل ہیں اور انہیں ان اٹھارہ سالوں میں میسر نہیں آ سکے - وہ انہیں مل جائیں گے - لیکن پیر محمد خان صاحب اور خاص طور پر میاں عبداللطیف صاحب کی technical وضاحت کے بعد میں اس ریزولیوشن کو واپس لیتا ہوں -

Mr. Speaker: Has the member leave of the House to withdraw his resolution?

(The resolution was by leave withdrawn.)

REPRESENTATION FOR M.P. AS IN PARLIAMENTARY DELEGATIONS SENT ABROAD

Mr. Speaker : The next resolution is by Mr. Soomro. He is absent and it is to be moved by Sardar Inayatur Rahman Abbasi.

Sardar Inayatur Rahman Abbasi : Sir, I move :

This Assembly is of the opinion that the Provincial Government should recommend to the Central Government that due representation should be given to Members of the Provincial Assemblies in the Parliamentary delegations sent abroad.

Mr. Speaker : Resolution moved is :

This Assembly is of the opinion that the Provincial Government should recommend to the Central Government that due representation should be given to Members of the Provincial Assemblies in the Parliamentary delegations sent abroad.

وزیر تعلیم - اس کی مخالفت نہیں کی جاتی -

Mr. Speaker : There is an amendment in the name of Mr. Ajoon Khan Jadoon. He may move it.

Mr. Ajoon Khan Jadoon : Sir, I beg to move—

That in the resolution to be moved by Mr. Ahmed Mian Soomro, between the words 'Parliamentary' and 'delegations, occurring in line 4, the words "and others" be inserted.

Mr. Speaker : Resolution under consideration amendment moved is—

That in the resolution to be moved by Mr. Ahmed Mian Soomro, between the words 'Parliamentary' and delegations', occurring in line 4, the words "and other" be inserted.

Mr. Ajoon Khan Jadoon : Sir, I have moved this amendment because M.P.As, are ignored when other delegations are sent abroad by the Central Government.

Mr. Speaker : The question is—

That in the resolution moved by Mr. Ahmad Mian Soomro, between the words 'Parliamentary' and 'delegation', occurring in line 4., the words 'and other' be inserted.

(*The motion was carried.*)

Mr. Speaker : The question is—

That this Assembly is of the opinion that the Provincial Government should recommend to the Central Government that due representation should be given to Members of the Provincial Assemblies in the Parliamentary and other delegations sent abroad.

(*The motion was carried.*)

COMPLETION OF ROAD BETWEEN LAHORE AND ADINA IN MARDAN DISTRICT

Mr. Speaker : The next resolution is by Babu Muhammad Rafiq. It is to be moved by Mr. Abdur Raziq Khan. As he is also absent, the resolution lapses.

DECLARATION OF TANAWAL AREA OF TEHSIL ABBOTABAD AS A BACKWARD AREA

Mr. Speaker : Mr. Sultan Muhammad Awan may move his resolution now.

Mr. Sultan Muhammad Awan (Hazara-II) : Sir, I move :

This Assembly is of the opinion that the Tanawal area of Tehsil Abbottabad should be declared a backward area.

Mr. Speaker : The resolution moved is—

That this Assembly is of the opinion that the Tanawal area of Tehsil Abbottabad should be declared a backward area.

Chaudhri Sultan Mahmud (Parliamentary Secretary) : It is opposed.

مسٹر سلطان محمد اعوان - جناب سپیکر - ویسے تو ہمارا تمام ملک پسماندہ ہے - لیکن ضلع ہزارہ بالعموم اور علاقہ تناول بالخصوص اتنا پسماندہ ہے - کہ اتنا پسماندہ حصہ شاید ہی اس ملک میں کوئی اور ہو -

جناب سپیکر - علاقہ تناول کے ساتھ علاقہ اپر تناول (ضلع ہزارہ) بٹگرام - Merged Areas (ضلع ہزارہ) جدون (ضلع مردان) اور گلیات کے علاقے جو ہیں - اس سے پہلے پسماندہ علاقے قرار دئیے جا چکے ہیں - اس علاقے کے حالات ان علاقہ جات سے بالکل ملتے جلتے ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آتی - کہ اس کی مخالفت کس بناء پر کی جا رہی ہے - اس علاقے کی تین لاکھ کی آبادی کے لئے صرف دو ہائی سکول (ایک شیروان اور ایک سرائے نعمت خان میں) ہیں اور ان کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے - کہ وہاں کے لڑکے ان میں شامل نہیں ہو سکتے -

جناب سپیکر ۔ اس تمام علاقے میں صرف دو ڈسپنسریاں ہیں ۔ جو کہ اس علاقے کی آبادی کے لئے بالکل ناکافی ہیں ۔ اس کے علاوہ صرف ایک سڑک ہے ۔ جو کہ ایبٹ آباد سے شیروان تک جاتی ہے اور وہ بھی قیوم وزارت کے دوران بنائی گئی تھی ۔ لیکن اب بالکل تباہ ہوگئی ہے پینے کے پانی کا یہ حال ہے ۔ کہ لوگ دس پندرہ میل کے فاصلے سے جا کر پینے کا پانی لاتے ہیں ۔ ان حالات میں میں نہیں سمجھتا کہ اسے کیوں پسماندہ علاقہ نہ قرار دیا جائے ۔ زراعت کا یہ حال ہے ۔ کہ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے کسی کے پاس بھی کھیتی باڑی کرنے کے لئے زمین نہیں ہے اور گزر اوقات محض مزدوری اور ملازمت سے ہی کیا جا سکتا ہے ۔ اس لئے میں حکومت سے یہ التجا کرتا ہوں ۔ کہ اس کی مخالفت کرنے کی بجائے اس کو support کریں ۔ تاکہ جو لوگ ان کے پڑوس میں ہیں ۔ وہ ان کے دوش بدوش چل کر اپنی زندگی کو خوشحال بنا سکیں ۔

Mr. Ajoon Khan Jadoon : Sir, I want to speak on this.

Mr. Speaker : The Member has to move his amendment.

Mr. Ajoon Khan Jadoon (Mardan-IV) : Sir, I beg to move —

That in the resolution moved by Mr. Sultan Muhammad Awan—

(a) between the words "Tehsil Abbottabad" and 'should' in line 2, the words "and" Amazai and Utmanzai areas of Tehsil Haripur,' be inserted, and

(b) for the words 'declared' backward area in line 2 the words, 'included in the development progr amme of 1964-65 for construction of roads, Middle and High Schools and dispensaries whe e necessary' be substituted.

Mr. Speaker: Resolution under consideration, amendment moved is—

That in the resolution moved by Mr. Sultan Muhammad Awan—

(a) between the words 'Tehsil Abbottabad' and 'should' in line 2, the words' and Amazai and Utmanzai areas of Tehsil Haripur' be inserted, and

(b) for the words 'declared a backward area', in line 2, the words 'included in development programme of 1964-65 for construction of roads, Middle and High Schools and dispensaries where necessary' be substituted.

Chaudhri Sultan Mahmood : It is opposed.

خان اجون خان جدون — جناب والا ۔ اس ترمیم کو پیش کرنے کا مقصد یہ تھا ۔ کہ جو ریزولیوشن سلطان محمد اعوان صاحب کا ہے ۔ وہ علاقہ تناول سے تعلق رکھتا ہے ۔ آقازئی ۔ اتمانزئی ۔ بٹگرام اور کوہستان کا جو علاقہ ہے ۔ یہ سب قبائلی علاقہ ہے ۔ یہ علاقہ ۱۹۵۳ء میں اس غرض سے پاکستان میں شامل ہوگیا تھا ۔ کہ اس کی ترقی ہو ۔ لیکن بد قسمتی سے اس کی کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی ۔ بٹگرام میں تو پھر بھی کوئی ترقی ہوئی ہے کہ وہاں کے ایک ممبر خان ملنگ خان پہلے بھی یہاں ممبر

تھے اور اب بھی ھیں - جدون کا علاقہ بھی اسی قسم کا ھے - وھاں بھی حکومت کچھ توجہ دے رھی ھے - اس لئے کہ اس علاقے کا ایک نمائندہ آج اس ایوان میں موجود ھے - لیکن جناب سپیکر - امازئی اور اتمانزئی کا جو علاقہ ھے اور تناول جو کہ سلطان محمد اعوان صاحب کے حلقہ نیابت کا کچھ حصہ ھے - اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی - (قطع کلامی) میجر سلطان احمد خان تو تمازئی اور اقانزئی کے بھی نمائیندے ھیں - لیکن وہ اپنے علاقے کی جانب کچھ زیادہ توجہ نہیں دیتے - بلکہ وہ سیاسی معاملات کی طرف زیادہ توجہ دیتے ھیں -

جناب سپیکر - اس Resolution میں - میں جو ترمیم لایا ھوں - میں نے اس کے ذریعے حکومت کو یہ پابند کرنے کی کوشش نہیں کی ھے - کہ وہ کسی خاص معینہ مدت میں کوئی خاص رقم وھاں پر خرچ کریں - میرا مقصد یہ ھے - کہ یہ علاقے جو سبھی ایک قسم کے علاقے ھیں - اور سالہا سال سے انگریزوں کے زمانے سے پسماندہ چلا آ رھا ھے - ان کے لئے اگلے سال سے کچھ نہ کچھ مناسب ترقیاتی منصوبے مثلاً سڑکیں ، مڈل اور ھائی سکول اور ڈسپنسریاں وغیرہ بنائے جائیں - جبکہ ھماری حکومت کی بنیادی پالیسی بھی یہی ھے - تو اس میں میرے خیال میں مخالفت کی گنجائش نہیں ھے - اور مجھے امید ھے - کہ اس کی مخالفت نہیں کی جائے گی -

چودھری سلطان محمود (پارلیمنٹری سیکرٹری)—صاحب صدر - اس وقت پسماندہ علاقوں میں کوئٹہ قلات ڈویژن پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژنوں کے قبائلی علاقے ، امب ، چترال ، دیر ، سوات کی ریاستیں ڈی - جی - خان کے سابقہ خارجی علاقے اور ضلع ھزارہ کے تناول کا اوپر کا حصہ شامل ھے - چونکہ اپر تناول کا حصہ ضلع ھزارہ آگے ھی پسماندہ قرار دیا جا چکا ھے اس لئے قیاس یہ ھے کہ معزز ممبر کا مقصد تناول کے نچلے حصے کو پسماندہ علاقہ قرار دئے جانے کے متعلق ھے - لوئر تناول کے علاقہ میں ۱۴۳ گاؤں ھیں - ۹۶۴۸۱ ایکڑ رقبہ ھے اور ۶۳۱۰۷ کی آبادی ھے - یہ علاقہ ضلع

ہزار کے باقی علاقوں کے مطابق ہے - اور ضلع ہزارہ کے باقی علاقوں کے ساتھ اس ترقی کے لئے ضروری اقدامات کئے جاتے ہیں -

مسٹر سلطان محمد اخوان—میں چیلنج کرتا ہوں - کہ یہ علاقہ باقی علاقہ کی حالت کے مطابق نہیں ہے - اور نہ اس کی ڈویلپمنٹ کی گئی ہے -

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

چودھری سلطان محمود—اگر اس علاقے کی حالت اپر تناول کے مطابق ہوتی تو جب اپر تناول کو پسماندہ قرار دیا گیا تھا تو اسکو بھی پس ماندہ قرار دیا جاتا -

مسٹر سپیکر — چودھری صاحب آپ original ریزولیشن کا جواب دے رہے ہیں یا اس ترمیم کی مخالفت میں بول رہے ہیں - اس وقت جو ترمیم پیش کی گئی ہے اس کا جواب دیں -

چودھری سلطان محمود — میں دونوں کے متعلق عرض کر رہا تھا -

جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ علاقائی قسم کے ریزولیوشن اسمبلی میں نہیں آنے چاہئیں - میں کسی خاص علاقہ کے متعلق ریزولیوشن لانے کے خلاف ہوں میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو ریزولیوشنوں کے ذریعہ سارے مغربی پاکستان کو آہستہ آہستہ پسماندہ علاقہ قرار دے دیا جائے گا - اور پسماندہ علاقہ قرار دئے جانے کا جو مطلب ہے وہ فوت ہو جائے گا اور جو فوائد کسی فی الواقع پسماندہ علاقہ کو پہنچنے چاہئیں وہ نہیں پہنچیں گے - اس لئے میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں -

Mr. Speaker : Now I will put the question.

ماسٹر خان گل — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جب علاقے پسماندہ قرار دئے گئے ہیں - اس وقت ان لوگوں کے نمائندے نہیں تھے - اس لئے جو رہ گئے ہیں انہیں پسماندہ قرار دینا چاہیئے -

خان اجون خان جدون—میں حکومت کے کسی نمائندے سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اسی پر کچھ روشنی ڈالیں ۔ ممکن ہے وہ ہمیں کوئی تسلی دیں جس کے بعد ہم واپس لے لیں ۔ انہوں نے کوئی تسلی نہیں دی ہے ۔ وہ تو کہتے ہیں ۔ کہ یہ علاقہ پسماندہ ہی نہیں ہے ۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خاں وٹو) ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ جہاں تک پاکستان میں کسی علاقہ کے پسماندہ قرار دئے جانے کا تعلق ہے ۔ پسماندگی کا لفظ یا پسماندہ حیثیت ایک relative term ہے ۔ ہمارا ملک باقی ممالک کے مقابلہ میں ، ہو سکتا ہے کہ سارا ہی پسماندہ ہو ۔ اس لئے ہم نے اپنے ملک کے اندر یہ دیکھنا ہے کہ کون سے علاقے عام حالات کے مطابق پسماندہ ہیں اور اس لئے ان کی طرف ہمیں زیادہ توجہ دینی چاہئے ۔ باقی جیسا کہ میرے فاضل دوست پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے کہا ہے ۔ اگر ریزولیوشنز کے ذریعہ مختلف علاقوں کو اس طرح پسماندہ قرار دیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ علاقے جو واقعی زیادہ توجہ کے قابل ہیں انہیں خاص توجہ نہیں مل سکے گی ۔

عام طور پر جن تکالیف کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ وہ تکالیف کسی خاص علاقے کے ساتھ مخصوص نہیں ۔ سارے ملک میں ہسپتالوں کی ضرورت ہے ۔ سکولوں کی ضرورت ہے ۔ حکومت دیکھ رہی ہے ۔ کہ جہاں زیادہ ضرورت ہو وہاں زیادہ توجہ دی جائے ۔ مجھے اس امر کا احساس ہے کہ جن علاقوں کے متعلق ممبران نے فرمایا ہے وہاں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت اپنے مالی وسائل کے مطابق کوشش کرے گی اور پوری پوری توجہ دے گی ۔

ان گذارشات کے ساتھ میں استدعا کروں گا کہ وہ اسے واپس لیں ۔

Mr. Speaker: Does Mr. Jadoon, press his Amendment?

Mr. Ajoon Khan Jadoon: In view of the assurance given by the Minister of Education that these areas will be given due consideration in the development programme for next year I do not press my amendment.

Mr. Speaker: Has the Member leave of the House to withdraw his amendment?

(*The Amendment was by leave withdrawn*)

Next amendment is from Mr. Abbasi. He may please move it.

Sardar Inayatur Rehman Abbasi Sir, I move :

That in the Resolution moved by Mr. Sultan Muhammed Awan between the words Tehsil Abbottabad nad 'should' occurring in line 2, the following words be inserted namely :

"and Lore Nara Bakot, Boi (Hazara, Swabi, Bai Zai (Mardan) and Nizampur (Peshawar)

Mr. Speaker: Resolution under consideration amendment moved is :

That in the Resolution moved by Mr. Sultan Muhammad Awan between the words 'Tehsil Abbottabad' and 'should', occurring in line 2, the following words be inserted namely :

"and Lora Nara, Bakot Boi (Hazara, Swabi, Bai Zai (Mardan) and Nizampur (Peshawar)

Minister of Education : Opposed.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - جناب والا . . . . .

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - مجھے اپنے دوستوں کی ان تجاویز سے پوری ہمدردی ہے - ان علاقہ جات سے بھی پوری پوری ہمدردی ہے - جن کے متعلق یہ قرار داد پیش کی گئی ہے اور جن کے متعلق یہ ترمیم میرے محترم دوست عباسی صاحب نے پیش کی ہے - لیکن اس خیال سے کہ اس ایوان کی کارروائی ضابطہ کے مطابق ہو میں یہ اعتراض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ترمیم کو جائز تصور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ ریزولیشن کے scope سے بہت باہر ہے - ریزولیشن کا scope یہ ہے کہ ضلع ہزارہ کے ایک مخصوص علاقے . . . .

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی—پوائنٹ آف آرڈر . . . .

Mr. Speaker : No interruption, please.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - باوجود اس بات کے کہ میرے دل میں اپنے دوست کے لئے بڑا احترام ہے اور ان علاقوں کے لئے بڑی ہمدردی ہے جن کے متعلق یہ ترمیم پیش کی جا رہی ہے - میں جناب کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم ریزولیشن کے scope سے بہت باہر ہے - ریزولیشن کا scope نہایت محدود ہے - اس طرح تو ترمیم آ سکتی ہے کہ فلاں فلاں علاقے بہاولپور کے - فلاں فلاں علاقے سیالکوٹ کے - فلاں فلاں علاقے لاہور کے - فلاں فلاں دادو کے اور فلاں فلاں علاقے ڈیرہ غازی خاں کے اس میں شامل کئے جائیں - میری گذارش یہ ہے کہ ان علاقوں کے لئے عباسی صاحب کو علیحدہ ریزولیشن لانا چاہئے -

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی—جناب والا - دس منٹ لائم بڑھا دیجئے -

مسٹر سپیکر - جہاں تک خواجہ صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے original ریزولیوشن جو پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے -

"اس ایوان کی رائے میں تحصیل ایبٹ آباد کے تناول کے علاقہ کو پس افتادہ قرار دے دینا چاہئے"۔

جو چیز ہم discuss کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک علاقہ کو پسماندہ قرار دیا جائے - یہی تحریک سردار عنایت الرحمٰن عباسی کی ہے -

....that is covered by the resolution and the point of order is ruled out of order

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - جناب والا - سب سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ وقت دس منٹ کے لئے بڑھا دیا جائے -

Mr. Speaker : The time is extended by ten minutes.

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی (ہزارہ - ۱) - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کے اس جواب کے بعد میں حیران ہوا ہوں کہ انہوں نے تو پسماندہ علاقوں کی فہرست پیش کر دی جس میں ضلع ہزارہ کا علاقہ بھی ہے - چترال کا بھی ہے - دیر کا بھی ہے - اس قسم کے بہت سے نام انہوں نے گنوائے ہیں - اس سے پہلے حالانکہ on the floor of the House ان کی طرف سے اور گورنمنٹ کی طرف سے اس بات کی تردید ہوئی ہے کہ حکومت نے اس وقت تک کسی علاقہ کو پسماندہ علاقہ قرار نہیں دیا - بہرکیف وہ الگ بات ہے -

میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر حکومت کے سامنے پسماندگی کا کوئی معیار موجود ہے اور پسماندگی سے مطلب ڈولپمنٹ کی کمی ہے تو میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی ترمیم میں جن علاقوں کا ذکر کیا ہے اگر اس معزز ایوان کی ایک سب کمیٹی یا کمشن ان علاقوں میں جائے اور وہاں کے مقامی حالات دیکھے تو وہاں انسانیت دم توڑتی ہوئی نظر آئے گی -

میں آخر میں جناب وزیر تعلیم صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ ایسے مواقع ہمارے لئے فراہم کریں کہ آپ کے

سیکرٹریٹ میں بیٹھ کر جو لوگ پلاننگ کرتے ہیں یا جو لوگ منصوبہ جات بناتے ہیں جن سے ان علاقوں کو ترقی دی جاتی ہے وہ ان علاقوں کو دیکھیں - یہ حقیقت ہے کہ ان علاقوں کو قطعاً ignore کر دیا گیا ہے - ہمارے لئے کیا ذرائع ہیں یا کیا وسائل ہیں آپ بجٹ پر discussion دیکھ لیں - کئی کئی صفحے اس بات پر مشتمل ملیں گے کہ ہم نے چیخ چیخ کر کہا ہے کہ ہمارے ان علاقوں میں کوئی ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی -

مسٹر سپیکر - وزیر تعلیم کی یقین دہانی کے بعد آپ اسے press کر رہے ہیں ؟

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbassi : No Sir.

Mr. Speaker : The amendment is not pressed.

Amir Habibullah Khan Saadi : There is no quorum.

Voices : There is no quorum.

Mr.Speaker : Let there be a count.

Voices : The time is up.

Mr. Speaker : I have extended the time by ten minutes.

The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung for five minutes*) Five minutes are over. Let the names of the members, who are present, be recorded.

The following members were present :—

(1) Abdul Haq, Mian
(2) Abdul Latif Khan, Mr.
(3) Abdul Majid Khan, Major
(4) Abdur Raziq Khan, Mr.
(5) Ajoon Khan Jadoon, Mr.
(6) Ali Gohar Khuhro, Mr.
(7) Atta Hussain Khan, Mr.
(8) Basir Ahmad Shah, Mr.
(9) Ghulam Qasim Khan Khakwani, Nawabzada
(10) Gul Hassan Mangi, Haji
(11) Gul Muhammad, Mr.
(12) Habibullah Khan Saadi, Amir
(13) Imtiaz Ahmad Gill, Chaudhri
(14) Inayat-ur-Rehman Khan Abbasi, Sardar
(15) Khan Gul Master
(16) Khurshid Ali Khan, Rao
(17) Lachman Singh, Mr.
(18) Manzur Hussain, Chaudhri
(19) Mazhar Hussain, Mirza
(20) Mehraj-ud-Din, Mian

(21) Muhammad Akbar Khan, Mr.
(22) Muhammad Ali, Chaudhri
(23) Muhammad Ashraf Khan, Sardar
(24) Muhammad Ibrahim Barq, Mr.
(25) Muhammad Iqbal, Mr.
(26) Muhammad Ishaq Khan, Khundi, Mr.
(27) Muhammad Ramzan Drishak, Sardar
(28) Muhammad Safdar Khawaja
(29) Muhammad Sharif, Mian
(30) Mumtaz Safdar, Bagum
(31) Pir Rakhman Khan, Haji Malik
(32) Raza Khan, Mr.
(33) Sai Muhammad Chaudhri
(34) Sarfraz Khan, Khan
(35) Sultan Ahmad, Chaudhri
(36) Sultan Mahmood, Chaudhri
(37) Sultan Muhammad Awan Mr.
(38) Yaqub Khan Mr.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again on Monday, the 2nd March, 1964, at 9 00 a. m.

(The Assembly then adjourned till 9·00 a. m. on Monday, the 2nd March, 1964)

APPENDIX

(REFERENCE STARRED QUESTION NO. 5617)

SCHEDULE III TO ZONE 'B' MARTIAL LAW REGULATION No. 9.

Conditions of allotment of land/Property under the Border Scheme :—

1. Allottees must be able bodied and between the age of 18 to 55 years ;

2. An allottee must reside in the estate in which he holds allotment except that :—

(*a*) where the allottee is a serving officer his personal residence in the estate may be dispensed with, during the period of his service under the Government, provided at least one of his able-bodied relatives or an *ex*-servicemen of the prescribed age resides therein.

(*b*) where the allottee is a serviceman other than an officer, his personal residence in the estate will be dispensed with if an able-bodied representative of the prescribed age resides therein.

3. Allottee or his representative must cultivate the land himself.

4. (*a*) Allottee or his representative will readily response to the call from appropriate army or civil authorities in case of an emergency.

(*b*) in the case of an alarm raised in the locality indicating a raid or similar incident the allottee or his representative shall be bound to render immediate help for the protection of the life and security of the persons affected.

5. The allottee or his representative shall not communicate with non-Pakistani Nationals on any matter that may be prejudicial to the interests of Pakistan or objectionable on any other ground.

6. The allottee shall not cross the border without proper authority from the District Magistrate.

7. The allottee shall not allow the land allotted to him to remain uncultivated for more than two successive harvests.

8. If the allottee fails to acquire a house in the village abadi, should build one within a year of the allotment of a plot of land for the purpose.

9. The allotment will be subject to the payment of such price, terms and conditions as may be determined by the Central Government in this respect.

Paragraph 6 of the Scheme framed under the Martial Law Regulation No. 9, Zone 'B'.

The allottee shall—

(*a*) not transfer the land before requiring the proprietary rights except through mortgage for the purpose of obtaining a loan for the development of the land from :—

(*i*) The Provincial Government ;

(*ii*) Any Government sponsored institution ; or

(*iii*) a Co-operative Society.

(*b*) not alienate the land by sale, gift, exchange, mortgage after acquiring the proprietary rights except for the objects specified in clause (*a*) above or otherwise without the prior permission of the Deputy Commissioner concerned who, before, passing any order in this respect, shall satisfy himself that the alienes is a suitable person for settlement in the border area, in case of the Military allottee, the Deputy Commissioner concerned shall obtain approval from the General Headquarters before passing final order for alienation of land. The Deputy Commissioner before according such a permission shall, in consultation with the Adjutant-General, General Headquarters Det (M & R) Dte, Rawalpindi satisfy himself further that no Military personal is willing to purchase the land ;

(c) being at least 50 per cent of the allotted land under foodgrains crop every year. The allotting authority may relax conditions from time to time ;

(d) not allow the land to deteriorate and will not use it for a purpose other than agriculture including horticulture ;

(e) regularly make payment to Government of land revenue, cases and *Abiana*, if any ;

(f) not be permitted to sell the land for the first five years after obtaining the proprietorship.

11. In the event of death of an allottee, the allotment shall devolve on the legal heirs of deceassed who shall fulfil all the conditions relating thereto.

APPENDIX II

(For reference please see page 65 *ante*)

STATEMENT SHOWING LOADING OF RICE FROM RADHAN STATION FROM 1ST FEBRUARY 1964 TO 19TH FEBRUARY 1964.

Serial No.	No. of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of the consignor	Name of the consignee	Destination for which booked
1	54546	131959	1st February 1954..	Haji Kasim, c/o D.F.C. Dadu ..	D.P. & D., Food Karachi ..	Thole Produce Yard.
2	63932	131960	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Muhammad Hussain.	Ditto ..	Ditto.
3	70052	131961	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Khan Muhammad.	Ditto ..	Kaimari.
4	27600	131962	Ditto ..	D. F. C. Dadu for Gian Chand	Ditto ..	Do.
5	33261	131963	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Ali Sher ..	Ditto ..	Do.
6	32975	131964	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Ali Sher ..	Ditto ..	Do.
7	35643	131965	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Bahadur ..	Ditto ..	Do.
8	65026	131966	Ditto ..	D.F.C. Dadu for G.H Rasool	Ditto ..	Do.
9	66773	131967	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Khan Muhammad.	Ditto ..	Do.
10	54097	131968	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Khan Muhammad.	Ditto ..	Do.
11	55206	131969	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Muhammad Suleman.	Ditto ..	Do.
12	38039	131970	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Gul Muhammad.	Ditto ..	Do.
13	38638	131971	Ditto ..	D.F.C. Dadu for Gul Muhammad.	Ditto ..	Do.

Serial No.	No. of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of the consignor	Name of the consignee	Destination for which booked.
14	63294	131972	1st February 1964..	D.F.C. Dadu for Bahadur ..	D.P.&D. Food Karcahi ..	Kaimari.
15	63428	131973	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gian Chand	Ditto. ..	Do.
16	34496	131974	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Harsoo Mal ..	Ditto. ..	Whole Produce Yard.
17	60421	131975	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Khan Muhamm	Ditto. ..	Ditto.
18	54632	131977	2nd February 1964	Ali Sher Radhan Ali Sher ..	.. ..	Dalbandin.
19	60330	132010	8th February 1964	D.F.C. Dadu for K .A. Majid	D.P.&D. Food Karachi ..	Kaimari.
20	31527	132011	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gian Chand ..	Ditto. ..	Do.
21	66350	132012	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gian Chand ..	Ditto. ..	Do.
22	54333	132013	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Asif Ali Shah	Ditto. ..	Do.
23	22464	132014	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Muhammad Jan.	Ditto. ..	Do.
24	65171	132015	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Wahid Bux	Ditto.	Do.
25	32449	132016	Ditto,	D.F.C. Dadu for H. Ghulam Rasool.	Ditto. ..	Do.
26	64992	132017	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Haji Kasim ..	Ditto. ..	Do.
27	53421	132018	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gul Muhammad Shah.	Ditto. ..	Thole Produce Yard
28	46607	132019	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gul Muhammad Shah.	Ditto. ..	Do.

Serial No.	No. of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of the Consignor	Name of the consignee	Destination for which booked
29	53827	132020	8th February 1694	D.F.C. Dadu for Gian Chand	D. P. & D Food Karachi ..	Zahir Pir.
30	55665	132048	9th February 1964	D.F.C. Dadu for Haji Kasim ..	Ditto. ..	Kotnarj.
31	70034	132049	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gian Chand ..	Ditto. ..	Do.
32	54626	132050	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gian Chand ..	Ditto. ..	Do.
33	32349	132051	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Khan Muhammad.	Ditto. ..	Do.
34	65703	132052	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Muhammad Hasan.	Ditto. ..	Do.
35	30955	132053	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Khan Muhammad.	Ditto. ..	Do.
36	67018	132054	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Harso Mal ..	Ditto. ..	Do.
37	61484	132055	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for K. A. Majid	Ditto. ..	Do.
38	65036	132056	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gian Chand ..	Ditto. ..	Do.
39	54141	132057	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Naru Mal ..	Ditto. ..	Do.
40	54533	312058	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Khan Muhammad.	Ditto. ..	Thole Produce Yard.
41	60663	132059	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for M. Muhammad Yakoob.	Ditto. ..	Ditto.
42	31549	132070	16th February 1964	D.F.C. Dadu for Abdul Hamid Jatoi.	Ditto. ..	Ditto.

Serial No.	No. of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of the consignor	Name of the consignee	Destination for which booked
43	25323	132071	16th February 1964.	D.F.C. Dadu for Gian Chand ..	D. P. & Food, Karachi ..	Whole Produce Yard.
44	70245	132072	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Muhammad Hasan.	Ditto. ..	Kaimari
45	55208	132073	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Haji Kasim ..	Ditto. ..	Do.
46	53058	132074	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Asif Ali shah ..	Ditto. ..	Do.
47	63871	132075	Ditto. ..	F.D.C. Dadu for Khan Muhammad.	Ditto. ..	Do.
48	66422	132076	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Gian Chand ..	Ditto. ..	Do.
49	69440	132077	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for A. Hamid Jatg.	Ditto. ..	Do.
50	63527	132078	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for Bahadur ..	Ditto. ..	Do.
51	63416	132079	Ditto. ..	D.F.C. Dadu for A. Hamid Jatoi	Ditto. ..	Do.
52	53319	132080	16th February 1964.	District Food Controller Dadu for Muhammad Suleman.	Director Purchase and DirectorFood Karachi.	Do.
53	1757	132081	Ditto.	District Food Controller Dadu for Din Muhammad.	Ditto. ..	Do.
54	65875	132082	Ditto. ..	District Food Controller Dadu for Khan Muhammad.	Ditto. ..	Do.
55	66896	132083	Ditto. ..	District Food Controller Dadu for Naru Mal.	Ditto. ..	Do.
56	54024	132084	Ditto. ..	District Food Controller Dadu for Gain Chand	Ditto. ..	Do.

Serial No.	No. of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of the Consigner	Name of the Consignee	Destination for which booked
57	64252	132085	16th February 1964	District Food Controller, Dadu for Ali Sher.	Director Purchase and Director Food, Karachi.	Kaimari
58	47017	132092	17th February 1964	District Food Controller, Dadu for Ali Sher.	Ditto ..	Thole Produce Yard
59	70006	132093	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Wahid Bux.	Ditto ..	Do.
60	64235	132094	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Harso Mal.	Ditto ..	Do.
61	48561	132091	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Khan Muhammad.	Ditto ..	Do.
62	60302	132095	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Kazi Abdul Majid.	Ditto ..	Kaimari.
63	67978	132096	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gian Chand.	Ditto ..	Do.
64	37357	132097	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Haji Kasim.	Ditto ..	Do.
65	47275	132098	Ditto ..	District Food Controler, Dadu for A. H. Jatoi.	Ditto ..	Do.
66	68513	132099	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Wahid Bux.	Ditto ..	Do.
67	53900	132100	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Naru Mal.	Ditto ..	Do.
68	35290	132101	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Khan Muhammad.	Ditto ..	Do.

Serial No.	No. of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of the consigner	Name of the consignee	Destination for which booked
69	47271	132102	17th February 1964	District Food Controller, Dadu for Harsoo Mal.	D. P. & D. Food, Karachi ..	Kaimari
70	55845	132103	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Muhammad Suleman.	Ditto ..	Do.
71	60636	132104	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Ali Sher.	Ditto ..	Do.
72	60391	132105	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Asif Ali Shah.	Ditto ..	Do.
73	63982	132106	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Khan Muhammad.	Ditto ..	Do.
74	55849	132107	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Naru Mal.	Ditto ..	Do.
75	55846	132108	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Wahid Bux.	Ditto	Do.
76	55848	132109	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Muhammad Hasan.	Ditto ..	Do.
77	55655	132110	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Kazi Abdul Majid.	Ditto ..	Do.
78	53068	132112	18th February 1964	District Food Controller, Dadu for Khan Muhammad	Ditto ..	Do.

Serial No.	No. of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of consigner	Name of consignee	Destination for which booked
79	64607	132113	18th February 1964	District Food Controller, Dadu for Kazi Abdul Majid.	D. P. and D. F., Karachi ..	Kaimari.
80	54608	132114	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Muhammad Hasan.	Ditto ..	Do.
81	55304	132115	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gul Muhammad.	Ditto ..	Do.
82	65778	132116	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for H. Ghulam Rasool.	Ditto ..	Do.
83	63213	132117	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gian Chand.	Ditto ..	Do.
84	38081	132118	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gian Chand.	Ditto ..	Do.
85	66002	132119	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Harso Mal.	Ditto ..	Do.
86	54270	132120	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Muhammad Hasan.	Ditto ..	Do.
87	60219	132121	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gian Chand.	Ditto ..	Do.
88	21796	132129	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Muhammad Suleman.	Ditto ..	Do.
89	53116	132122	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Wahid Bux.	Ditto ..	Do.
90	69858	132123	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gian Chand.	Ditto ..	Do.

Serial No.	No of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of consignor	Name of consignee	Destination for which booked
91	54517	132124	18th February 1964	District Food Controller, Dadu for Gian Chand.	D. P. and D. F., Kacachi ..	Kaimari
92	63232	132125	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Haji Kasim.	Ditto ..	Do.
93	57758	132126	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gain Chand.	Ditto ..	Do.
94	53990	132127	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Ali Sher.	Ditto ..	Sind University.
95	65336	132129	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gian Chand.	Ditto ..	Ditto.
96	54614	132131	19th August 1964 ..	Ditto.	Ditto ..	Kaimari.
97	36103	132132	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Muhammad Hasan.	Ditto ..	Do.
98	65366	132133	Ditto ..	District Food Controller, Dadu Asif Ali Shah.	Ditto ..	Do.
99	31190	132134	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Abdul Majid Jatoi.	Ditto ..	Do.
100	69853	132135	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for A. Hamid.	Ditto ..	Do.
101	93948	132136	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Muhammad Jan.	Ditto ..	Do.
102	47480	132137	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Khan Muhammad.	Ditto ..	Do.

	No. of wagon loaded	Railway Receipt No.	Date of loading	Name of consignor	Name of consignee	Distination for which booked.
103	38510	132138	19th August 1964..	District Food Controller, Dadu for Khan Muhammad.	D. P. and D. F., Karachi ..	Kalmari
104	23097	132139	Ditto ..	Ditto.	Ditto ..	Do.
105	53324	132140	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for K. A. Majid.	Ditto ..	Do.
106	64807	132141	Ditto ..	Ditto.	Ditto ..	Do.
107	69460	132142	19th February 1964	District Food Controller, Dadu for Gul Muhammad.	Ditto ..	Do.
108	53587	132143	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Muhammad Suleman.	Ditto ..	Do.
109	66999	132144	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Din Muhammad.	Ditto ..	Do.
110	24679	132145	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for H. Kasim.	Ditto ..	Do.
111	61135	132146	Ditto ..	District Food Controller, Dadu Asif Ali Shah.	Ditto ..	Do.
112	37528	132147	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Karu Mal	Ditto ..	Do.
113	53042	132148	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Gul Muhammad.	Ditto ..	Do,
114	69556	132149	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for K. A. Majid.	Ditto ..	Thole Produce Yard.
115	60290	132150	Ditto ..	District Food Controller, Dadu for Ali Sher.	Ditto ..	Do.

DISTRICT-WISE STATEMENT OF RICE LOADING STATIONS DADU DISTRICT

Name of Station	Maximum registration permitted	Rice registered on 21-2-64	Loadud on 22-2-64	Total rice loaded upto 22-2-64	Total anticipated traffic that remain to be cleared till the end of this current session	Tentative anticipated clearance (monthly)	Goods lying unregistered on 2-2-64
Radhan	75	25	*Nil.*	465	700	200	*Nil.*

Note:—11 wagons were supplied on 22nd February 1964, but were loaded on 23rd February 1964.

2894 PLA—535—20-6-66—SGP.,WP., Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Monday, the 2nd March, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-37 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain, Siddiqi, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۡ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝

پ ۷ - س ۶ - ع ۱۳ و ۱۴ - آیات ۵۹ تا ۶۲

اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ اسے اسکے سوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ خشکی میں ہے اور جو سمندروں میں ہے وہ سب کا علم رکھتا ہے۔ درختوں سے کوئی پتہ نہیں گرتا اور زمین کے اندر تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا۔ مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے کوئی خشک اور تر پھل نہیں گرتا کہ واضح نوشتہ میں مندرج ہے۔ اور وہی ہے جو رات کے وقت تم پر موت طاری کرتا ہے اور جو کچھ تم نے دن میں کاوشیں کی تھیں انہیں خبر نہیں ہے پھر دن کے وقت تمہیں اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہو جائے۔ پھر تم سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر جو کچھ تمہارے کام رہے ہیں اس کی حقیقت تمہیں بتا دے گا۔

اور وہی اپنے بندوں پر زور اور غلبہ رکھنے والا ہے اور تم پر حفاظت کرنیوالی (قوتیں) بھیجتا ہے یہاں تک کہ تم میں سے جب کسی کی موت آجائے تو اس کے بھیجے ہوئے (فرشتے) اسے وفات دے دیتے ہیں اور وہ کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتے پھر تمام بندے اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ یاد رکھو حکم اسی کا ہے اور حساب لینے میں اس سے جلد حساب لینے والا کوئی نہیں۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq

Lining of Shew Karez of Khanozai Union Council

***3786. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether it is a fact that District Council, Quetta, has passed a scheme of lining of Shew Karez of Khanozai Union Council, at its meeting held on 27th August, 1962; if so, the estimated cost thereof and the date by which the said scheme will be completed?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): No scheme for the lining of Shew Karez in Khanozai Union Council was considered by the District Council, Quetta Pishin in its meeting held on 27th August, 1962, therefore, the question of its completion does not arise.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: You now, Sir, that Kareres are life lines of Baluchistan and even the District Council have not approved this scheme. Is the Government prepared to consider it?

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا)۔ اس سکیم کے لئے ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس فنڈز فراہم نہیں ہیں اور اس سکیم کو ہمنے ایریگیشن کے ڈیپارٹمنٹ کے سپرد کیا ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ یہ ایریگیشن کے محکمے کے ذریعہ تکمیل کو پہنچے۔

Extension of Jadid Seemi Karez

***3787. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state, whether it is a fact that Union Concil, Khanozai, Tehsil Pishin, has passed a scheme of extension of 'Jadid Seemi Karez' and the District Council Quetta has also recommended the scheme, at its meeting held on 27th August, 1962; if so, the estimated cost thereof and the action so for taken for implementing the said scheme?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): Yes. The District Council, Quetta recommended to the Irrigation Department on 27th August, 1962 to undertake extension of Jadid Seemi Karez from its own funds as the financial position of the District Council in weak. Its estimated cost is Rs. 12,873.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Was this recommendation made through your Department or was it sent directly to the Irrigation Departments.

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghafar Khan Pasha): This has been recommended by the District Council with the consultation of the Government and I will request my colleague, Malik Qadir Bakhsh to look into the matter and expedite the scheme.

Extension of Zar Tangi Karez

***3788. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether is a fact that Union Council Khanozai, Tehsil Pishin and District Council Quetta Pishin have passed a scheme of extension of Zar Tangi Karez in their meeting held on 28th December, 1960 and 27th August, 1962, respectively; if so, the estimated cost thereof and the action taken for its implementation?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): Yes. The District Council, Quetta, recommended to the Irrigation Department on 29th January, 1963 to undertake extension of Zar Tangi Karez in Khanozai Union Council from its own funds as the financial position of the District Council is weak. Its estimated cost is Rs. 9,240.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: This scheme and a few other schemes have been recommended by the District Council to the Irrigation Department; I hope your Department is supporting these schemes?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): Definitely the Basic Democracies Department is supporting the scheme and, as you know, Malik Qadir Bakhsh is very much interested in the village population of this country.

EXTENSION OF 'DILSORA KAREZ'

*3789. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state whether it is a fact that Union Council, Khanozai and District, council Quetta, have passed a scheme of extension of 'Dilsora Karez in their meeting held on 28th December 1960 and 27th August, 1962 respectively; if so, the estimated cost thereof and the action taken so for its implementation?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): Yes. The District Council, Quetta, recommended to the Irrigation Department on 27th August, 1962 to undertake extension of Dilsora Karez from its own funds as the financial position of the District Council is weak. Its estimated cost is Rs. 10,500.

مسٹر عبدالرازق خاں - یہ جو دس ہزار پانچ سو کی سکیم ہے اور اس سے پہلے بھی جو سکیمیں تھیں وہ تھوڑے تھوڑے پیسوں کی تھیں تو بجائے اس کے کہ ڈسٹرکٹ کونسل یہ کام ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے سپرد کرے۔ کیا وزیر صاحب ڈسٹرکٹ کونسل سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کو رورل ورکس پروگرام میں شامل کیا جائے۔

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا۔ یہ رورل پروگرام میں شامل نہیں ہے۔ رورل ورکس میں جو سکیمیں شامل تھیں وہ پہلے بن چکی تھیں۔

This extra amonnt sdould be provided by taxation of their own resources. But the District Council has got no capacity to collect from that area. So they have recommended to the Irrigation Department.

Major Sultan Ahmed Khan: The Minister has tried to console us that Malik Qadir Bakhsh is very much interested in villages and the matter is referred to him. Would he kindly accept such responsibility himself in future.

Ministerter of Basic Democracies and Local Government: Definitely I am going to take the responsibility.

EXTENSION OF KAREZ NEAR ZARGHOON RAILWAY STATION

*3790. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state, whether it is a fact that District Council Quetta Pishin, has passed a scheme of extension of Karez near Zarghoon Railway Station at it s meeting held on 27th August, 1962; if so, the estimated cost thereof and the action so far taken for implementation of the scheme?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): Yes The District Council, Quetta, has recommended to the Irrigation Department to undertake extension of the Karez near Zarghoon Railway Station. Its estimated cost is Rs. 14,009. As the financial position of the District council is weak the Irrigation Department has been requested to finance the project from its own funds.

Major Abdul Majid Khan: In reply to all the questions from the member, the Minister has stated that the recommendations have been submitted to the Irrigation Department. May I know whether that Department is used as a cold storage?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): The member has asked me that the schemes have been submitted to the Irrigation Department. He knows that I have taken over this Department very recently and I will try to exepedite the matter and also ask my colleague to expedite this matter as early as possible.

مسٹر حمزہ - کیا وزیر صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ اس محکمہ کو کولڈ سٹوریج کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت—جی نہیں -

Major Sultan Ahmed Khan: Will the Minister be pleased to state what method of pursuation is adopted by his department in such cases which are sent to other departments. Except to refer them to Malik Qadir Bakhsh verbally? Is there any other method?

Minister of Basic Democracies and Local Government: What has been communicated verbally. It has been sente through proper channel with a written request that the District Council is incapable of carrying out this scheme. We will definitely pursue it. I assure Mr. Hamza that the former Minister was much younger than me and much ener- getic than me:

DISTRICT COUNCIL, THARPARKAR

*4403. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to, state:—

(*a*) the number and names of officials as well as non-official member of District Council Tharparkar.

(*b*) whether it is a fact that in the said Council 3 members represent 46,000 people of Taluka Diplo, while only one member represents 40,000 people of Taluka Chachro, if so, the authority responsible for this inadequate representation, and the remedial steps Government propose to take in this behalf?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) The information is given in the attached list.

(*b*) (*i*) Three members of the District Council, represent 42,833 people of Taluka Diplo, while two members of District Council, represent 1,02,150 people of Taluka Chachro.

(ii) The representation as at (b) (i) was made in accordance with the rules in existence in the year 1960, when the District Council, was constituted and also keeping in view the suitability of the appointees. Government would keep in view the inadequacy in representation of the people of Taluka Chachro, while filling the vacancies on the District Council which would occur hereafter.

LIST OF MEMBERS OF THE DISTRICT COUNCIL, THARPARKAR

Officials—

1. Deputy Commissioner, Tharparkar.
2. S. D. M., Mirpurkhas.
3. S. D. M., Desert at Mithi.
4. S. D. M., Naravalley at Mirpurkhas.
5. Mukhtiarkar, Jamesabad.
6. Mukhtiarkar, Digri.
7. Mukhtiarkar, Samaro.
8. Mukhtiarkar, Umerkot.
9. Mukhtiarkar, Diplo.
10. Mukhtiarkar, Chachro.
11. Mukhiarkar, Nagarparkar.
12. Mukhtiarkar, Mirpurkhas.
13. Mukhtiarkar, Mithi.
14. Vice-Chairmna, Mirpurkhas Municipal Committee.
15. Superintendent of Police, Tharparkar at Mirpurkhas.
16. Civil Surgeon, Tharparkar at Mirpurkhas.
17. Executive Engineer, Jamrao at Mirpurkhas.
18. Executive Engineer, Buildings znd Roads at Mirpurkhas.
19. Extra Assistant, Director of Agriculture at Mirpurkhas.
20. District Inspector of Schools at Mirpurkhas.

Non-Officials—

1. Mr. Amir Hussain, Chairman, Union Council, Kaloi, Taluka Diplo.
2. Mr. Bashir Ahmad Raja, son of Muhmmad Akram Raja, Advocate. Chairman, Union Committee, Islamabad at Mirpurkhas.
3. Mr. Habib Ullah, soon of Rehmat Ullah, Chairman, Union Council, Kangoro, Taluka Digri.
4. Mr. Hussain Bux Mari, Chairman, Union Council, Mirpur Old at Mirpurkhas.
5. Mr. Fazal, son of Abdul Razaq, Chairman, Union Council, Bakho, Taluka Mithi.
6. Mr. Khair Muhammad Bhurguri Chairman, Union Council, Bhurguri, village Taluka Jamesabad.
7. Mr. Muhammad Ibrahim, Momin, Chairman, Town Committee Kunri.
8. Mr. Abdul Rauf Bilalani, Chairman, Union Council, Majethi, Taluka Mithi.
9. Mr. Hotchand, son of Manasukhdas, Mithi.

10. Mr. Moolshankar, son of Khetram, Chairman, Union Council, Chachro.
11. Mr. Mehran, son of Sapardal, Chairman, Union Council, Sakhi Dera, Taluka Nagarparkar.
12. Mr. Taj Muhammad Arbab, Diplo.
13. Mr. Muhammad Siddique, son of Haji Luqman Gajju, resident of village Soomrar, Taluka Chachro.
14. Mr. Muhammad Lateef, Advocate at Mirpurkhas.
15. Mr. Abdul Samad Kachelo, resident of Kachelo, Taluka Jamasebad.
16. Mr. Abdul Jabbar Choudhri, Advocate, Mirpurkhas.
17. Mr Muhammad Hussain Arain, resident of Tando Jan Muhammad.
18. Mr. Kazi Sultan, resident of Kunri.
19. Mr. Fakir Faiz Muhammad, soon of Sher Muhammad Bilalani, of Village Vinjhiari, Taluka Mithi.
20. Abu Talib Memon, son of Muhammad Nooh Memon, Diplo.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Have you not fixed the number of Members on the District Council for each taluka in proportion to the population of the taluka?

Minister for Basic Democracies: (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): For nomination purposes the number has not been fixed. It has been the practice to take educated and capable persons on the District Council and not on population basis.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: You can always find one or two educated persons in eacd taluka.

Minister for Basic Democracies: If they are available we will definitely take them.

SCHEMES APPROVED BY DIVISIONAL COUNCIL, BAHAWALPUR

*4519. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to states—

(*a*) the names of schemes approved by the Divisional Council, Bahawalpur, each year during 1960-61, 1961-62 and 1962-63 along with the funds sanctioned for the implementation of each scheme;

(*b*) out of the schemes, mentioned in (*a*) above (*i*) the name of schemes which could not be implemented within the specified time; (*ii*) the names and designations of the officials responsible for non- implementation of the schemes within the specified time; and (*iii*) action taken or likely to be taken against the above mentioned officials and if no action is proposed to be taken, the reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) The names of the deveolpment schemes approved by the Divisional Council, Bahawalpur, during the years 1960-61, 1961-62 and 1962-63, together with the grant-in-aid sanctioned from the Rural Development Fund for Basic Democracies for thes e schemes

as follows:—

Serial No.	Name of Scheme	Amount Sanctioned
	1960-61	Rs.
1	Grant for A.P.P. at Bahawalpur	6,000·00
2	Development of Horticulture in Rahimyar Khan District ..	5,000·00
3	Establishment of purda club and children park in Police Lines Bahawalpur	6,000·00
4	Rotating library books, grant for the poor students of the College ..	1,000·00
5	Provision of Canteen in Government College for Women Bahawalpur ..	3,000·00
6	Constructing of kacha portion wall around College	3,000·00
7	Purchase of Radio Sets, Sewing Machines, Dispensary Equipment ..	4,000·00
8	Installtion of Tube-well in Sadiq Public School, Bahawalpur ..	5,000·00
9	Establishment of T.B. Clinic at Bahawalpur	15,000·00
10	Grant for poor boys Rotating	1,000·00
11	Library Text Books	1,000·00
12	Grant for poor boys Rotating Library and text Books	1,000·00
13	Supply of Radio Sets to Government H.N.M.Schools in Bahawalpur District	1,500·00
14	Supply of Sewing Machines to Girls H.N. School in Bahawalpur ..	1,200·00
15	Supply of Sewing Machines to Females Education in Rahimyar Khan District.	1,200·00
16	Supply of Library Books for Female Education in Rahimyar Khan District	6,000·00
17	Supply of Radio Sets for Females Education in RahimyarKhan District	1,500·00
18	Sheep Shearing in irrigated area of Bahawalpur	8,000·00
19	Artificial insemination centre in Bahawalpur	12,475·00
20	Provision of air conditioner Radio Sets Equipment etc., for lady Wavel Hospital Ahmadpur East.	5,000·00
21	Repairs of G. Primary School run by APWA, Bahawalpur	5,000·00
22	Drinking Water Supply in boys schools Ahmadpur East.	2,500·00
23	Aforestattion near Yasman	39,226·00
24	Grant for Fazil Arabic School, Khairpur	5,000·00
25	Artificial insemination centre at Rahimyarkhan	3,380·00
26	Grant for Fazil Arabic School, Khairpur	6,000·00
27	Supply of six Singer Sewing Machines to Industrial Home, RahimyarKhan	7,200·00
28	Bedding, Clothing and other equipment for Civil Dispensary, Ahmadpur Eas	5,000·00
29	Grant for Anjuman Taraqi Taleem High School, Khanpur	4,000·00

Serial No.	Name of scheme	Amount sanctioned
	1960-61—*concld.*	Rs.
30	Provosion of canteen in Government College for Women, Bahawalpur ..	2,000·00
31	Establishment of Health Centre in Police Lines, Bahawalpur	2,000·00
32	Repairs of Buses of Girls High School, Bahawalpur	7,000·00
33	Grant for Divisional Council Challenge Shield	2,500·00
34	Grant for Urdu Academy, Bahawalpur	6,000·00
35	Tube-well Irrigation amongst small land owners in Bahawalnagar ..	10,000·00
36	Installation of Hand Pump in Primary Schools in Rahimyar Khan District.	5,000·00
37	Construction of a Model School in Rahimyar Khan	25,000·00
38	Public Park and construction work for Hospital Liaqatpur	10,000·00
39	Constructing of Guide House at Bahawalpur	25,000·00
40	Award for Anwar Sikandar Gold Medal	2,000·00
	1961-62	
41	Purchase of medicines for Rural Dispensary Khanbella	500·00
42	Purchase of Radio Sets for Desert Rangers Bahawalnagar ..	3,000·00
43	Water Supply through Pacca Diggies at Donga Bonga	5,000·00
44	Education B.D. Conference and Exhibition holding of at Bahawalpur ..	10,000·00
45	Installation of Tube-wells in Government College for Women, Bahawalpur..	5,000·00
46	Constructing Primary School at Chanigoth.	1,000·00
47	Completion of Community Hall at Sadiqabad	17,000·00
48	Constructing of compound wall around industrial home at Rahimyar Khan	18,180·00
49	Grant of Tameer-e-Millat School RahimyarKhan	5,000·00
50	Award of Prizes to B.Ed. and C.T. Students	25,0·00
51	Constructing and extension of Women School APWA	10,000·00
52	Expenditure for representing Cholistan in H. N. C.. Show at Lahore ..	1,200·00
53	Constructing of Culverts at 173/P at Sadiqabad ..	1,00·00
54	Grant for Fazil Arabic School, Khanpur ..	5,000·00
55	Grant for Tele-printer Circuit to A. P. P. ..	4,000·0

Serial No.	Name of scheme	Amount sanctioned
		Rs.
	1962--63	
56	Installation of Tube-well in Bahawalpur Zoo ..	5,000·00
57	Development of Cholistan ..	20,000·00
58	Fitting of electricity in Acquiram, Bahawalpur ..	3,000·00
59	Opening of Model School, Rahimyarkhan ..	10,000·00
60	Opening of Model School, Bahawalpur ..	10,000·00
61	Opening of Library at Rahimyarkhan ..	10,000·00
62	Opening of Library at Bahawalpur ..	4,000·00
63	Grant for fruit shownagar at Bahawalnagar ..	..
74	Grant for Rizvia Islamia High School, Harconabad ..	5,000·00
65	Grant for Urdu Academy, Bahawalpur ..	5,000·00
66	Grant for Bakhshan High School (Bakhshan Khan) ..	10,000·00

(*b*) The following schemes could not be implemented within the specified time:—

	Rs.
(*i*) Construction of Community Centre and Hall at Sadiqabad ..	17,000·00
(*ii*) Opening of a Public Library at Rahimyarkhan ..	10,000·00

The S. D. M., Sadiqabad and the Municipal Committee, Rahimyarkhan are reported to be the responsible for the delay in the implementation of these two schemes. They are being asked to explain the cause for the delay with a view to ensure that both the projects are completed as early as possible.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir, we have been told that two schemes have not yet been completed. One expects that all the schemes sanctioned for the year should be finished within that year. I would like to know if you have enquired into the reasons for the non-implementation of these two schemes?

Minister for Basic Demoracies (Mr. Abdul Ghafar Khan Pasha): There are 66 schemes in all out of which 64 have already been executed. Only two schemes have not been implemented. I think we have to commend the Officers who have finished eighty or ninety per cent of the work. Any way I will see that the two schemes are expedited as early as possible.

COLLECTION OF CERTAIN RATES AND CONTRIBUTIONS FROM THE ZAMINDARS OF TEHSIL FORTABBAS

*4583. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that Government collected the following rates and contribution from the Zamindars of Tehsil Fort Abbas, during the year 1961-62 to August 1962-63:—

	Rs.
Local Rate	7,40,364
Development Fund	6,45,682
Masjid Fund	54,229

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any amount has been spent for the development of the above said tehsil, if so, the amount spent from each fund and the details of the works carried out therefrom;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) The correct realisations under the various heads in Tehsil Fort Abbas are as under:—

	Rs.
(*i*) Local Rate	7,42,513
(*ii*) Development Fund	6,47,855
(*iii*) Masjid Fund	54,229

(*b*) The District Council, Bahawalnagar, has utilized the collections made under (*a*) in the following manner:—

1. *Local Rate* (*i*)—Ten per cent total Local Rate collected has been distributed among all Union Councils in the District equally.

(*ii*) Thirty per cent of total Local Rate has been allocated to the Primary Education in the District by the District Council.

(*iii*) The balance of Local Rate along with the other income of the District Council from various sources is balanced against the recurring and non-recurring expenditure of the District Council relating to Medical Animal Husbandry, Agriculture and other rural development programmes of the District;

It would thus be seen that collections made under Local Rate have been expended equitably in all Tehsils of Bahawalnagar District.

II. Development Fund—Realizations have been credited in the District Treasury under sub-head Development Cess Fund of Expenditure head 7—Land Revenue and have not been expended so far.

III. Masjid Fund—It has been deposited with the Government Treasury, Bahawalnagar under the head Masjid Fund of 7—Land Revenue and has not, so far been utilised.

Major Abdul Majid Khan: Sir, the amount of Rs. 6,47,855 was realised from the local zamindars with the object of carrying out development programmes in the rural areas, but unfortunately the money is still lying in the Treasury. May I know whether Government intend to return the money to the donors; if not, has any developmental programme been chalked out and what?

Minister for Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): I don't agree that the amount of Rs. 6,47,855 has been lying idle. It has distributed according to the ratio shown in the answer, 10 per cent of local rate among the Union Councils, 30 per cent of the local rate for Primary Education and the balance among Animal Husbandry, Agriculture and other rural development programmes of the District. As far as the Masjid Fund is concerned it is to be utilised for the purpose for which it has been collected, for the repair of the Masjid and for building schools and libraries attached with the Masjid. We cannot utilise the money for any other purpose.

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی ۔ جناب وزیر صاحب بنیادی جمہوریت اس سوال پر غور فرمائیں ۔ سوال یہ ہے ۔ کہ آیا یہ امر واقعہ ہے ۔ کہ حکومت نے ۱۹۶۱-۶۲ء سے لے کر ۶۲-۶۳ء تک تحصیل فورٹ عباس کے زمینداروں سے مندرجہ ذیل لوکل ریٹ اور چندے وصول کئے ہیں ، اور یہ جو ٹوٹل آپ نے فورٹ عباس کے متعلق دیا ہے ۔ کیا تحصیل فورٹ عباس سے وصول شدہ یہ رقم ضلع کی دوسری تحصیلوں میں بھی تقسیم کی گئی ہیں ۔ جیسا کہ آپ نے ابھی ارشاد فرمایا ہے —

Minister for Basic Democracies : The money collected by the Council is distributed not thesil-wise but on the basis of priority of works in different tehsils. The priority is fixed by the District Council and not any other autho ity, I think a lot of amount has been spent in Fort Abbas and I will provide more funds to them.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : You will find from todays questions that there is a general complaint that the funds realised or levied in a particular tehsil are not spent within the tehsil itself. Will you kindly see in future that as far as possible, the funds levied in a taluka are spent in the taluka itself.

Minister for Basic Democracies : It is not the policy of the District Council to spend the amount in the same tehsil from which it is collected. Funds are collected from different tehsils and they go to the pool of the District Council which fixes the priority of development works. Whatever they feel necessary and whatever schemes are important in their opinion get the priority. The priority is fixed by the District Council and the money is spent accordingly.

APPOINTMENT OF SECRETARY, UNION COUNCIL, TAGOSIR, TALUKA NAGARPARKAR, DISTRICT THARPARKAR, DURING 1962-63

***4783 Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names and the periods of service of the persons who were appointed as Secretary, Union Council, Tago Sir, Taluka Nagarparkar, District Tharparkar during 1962-63.

(*b*) the names of the persons out of those mentioned in (*a*) above, who on being appointed as Secretary of the above said Council did not take charge of the post and proceeded on leave ;

(*c*) the names of the Secretaries of the above said Union Council who on transfer to other posts did not join duty there a nd proceeded on leave ;

(*d*) whether it is a fact that the frequent transfers and the posting of Secretaries of the said Union Council are the result of the mal-treatment meted out to them by the Chairman of the above Union Council ;

(*e*) if answer to (*d*) be in the affirmative, whether any enquiry has been held against the Chairman of the said Union Council in this regard ; if so, the name and designation of the person who held the said enquiry alongwith the date on which it was held ; if no enquiry has been held, the reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) (*i*) Mr. Issardan Khetoji, from 8th February 1962 to 14th July, 1963 (the post remained vacant from 1st January 1962 to 7th February 1962) ;

(*ii*) Mr. Fateh Muhammad, transferred from Kehri, Taluka Mithi to Union Council Tigusir, but did not join.

(*iii*) Mr. Tikam Das, transferred from Virawan, Taluka Nagarparkar to Union Council, Tigusir on 9th July, 1963, but the Chairman requested for the posting of Mr. Abdul Majid.

(The post of Secretary thus remained vacant from 15th July, 1963 to 7th October 1963).

(*iv*) Mr. Abdul Majid, appointed on 8th October, 1963 and still continuing.

(*b*) M/s. Fateh Muhammad and Tikamdas were transferred to Union Council, Tigusir, but they did not join at Tigusir.

(*c*) Mr. Issardan Khetoji, resigned on his transfer from Unuion Council Tigusir.

(*d*) No other Secretary of Union Council, except Mr. Issardan Khetoji had any complaint against the Chairman, Union Council, Tigusir.

(*e*) Yes. The enquiry was conducted on 12th October, 1963 by Mr. Mobin Ahmad, Deputy Collector (Desert), but Mr. Issardan, former Secretary Union Council, Tigusir could not substantiate the allegations levelled agsinst the Chairman, Union Council, Tigusir.

KEEPING OF AMOUNT OF TAXES BY CHAIRMAN, UNION COUNCILS WITH THEMSELVES

***4784. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Basic Democracies, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Chairman of Union Councils keep the amounts received through taxes with themselves instead of depositing in the Banks or Post Offices ;

(*b*) the amounts received, deposited and kept with himself by the Chairman Union Council, Tagosir, Taluka Nagarparkar, District Tharparkar, according to the entries made in the Receipt Book at the end of every month from January 1963 up-to-date ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) No. The Chairman of Union Councils have instructions to deposit moneys received as taxes in Banks or Post Offices. At places where these facilities are not available, the amounts are deposited with a local Bank or kept in Council Offices so that the amounts are readily available for meeting the expenditure incurred.

(*b*) The amounts received, deposited and kept with himself by the Chairman, Union Council, Tagosir at the end of every month from January, 1963 up-

to date are as follows :—

Month	Receipts	Deposit in pass book	With-drawn from pass book	Expenditur	Net Balance in pass book	Kept with the Chair man
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
December 1962 ..	..	..	..	..	..	..
January 1963 ..	413	500	..	..	5,710	1,530
February 1963 ..	442	..	700	4	5,010	2,668
March 1963 ..	183	..	..	101	5,010	2,75
April 1963 ..	20	214	1,100	473	4,124	3,183
May 1963 ..	838	838	838	3,761	4,124	260
June 1963 ..	1,122	840	750	720	4,214	572
July 1963 ..	781	781	727	1,064	4,268	235
August 1963 ..	357	357	605	840	4,020	..
September 1963 ..	..	..	..	..	4,020	..
October 1963 ..	5	5	3,000	2,820	1,025	180
November 1963 ..	5,995	5,995	4,900	4,820	2,120	260

Major Abdul Majid Khan: From the answer given by the Minister of Basic Democracies it appears that the sum of Rs. 3,000 was kept by the Chairman of the Union Council in a place not properly guarded for the simple reason that he could not take the trouble of depositing the amount in the nearest Post Office. May I know whether the Minister of Basic Democracies is satisfied with the adequate measures taken by the Chairman of the Union Council in safeguarding public money, and whether the Minister is aware that cases of misappropriation have been reported against the Chairman of the Union Councils in the province?

Minister of Basic Democracies: (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha). An explanation has been asked for from the Chairman of the said Union Council for keeping the amount of about Rs. 3,183/- with him which should have been deposited in the treasury or any bank. Necessary action will be taken against the Chairman when the enquiry is completed.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی - کیا وزیر بنیادی جمہوریت اس امر سے با خبر ہیں کہ یونین کونسل کے Chairman کو جہاں تک ضلع ہزارہ کا تعلق ہے bankers تسلیم کیا گیا ہے ؟

Minister of Basic Democracies: Where there is no bank, the Controlling Authority permits the Chairman to keep the amount in the Union Council. They can keep the amount with the permission of the Controlling Authority.

REPRESENTATION OF SCHEDULED-CASTE COMMUNITY IN THE DISTRICT COUNCIL, THARPARKAR

*5147. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that out of 7,30,000 people residing in Tharparkar District, 2 lacs belong to the Scheduled-Caste Community ;

(*b*) whether it is a fact that no member of the said community has been nominated to the District Council, Tharparkar ;

(*c*) whether it is a fact that the questioner,—*vide* his letter No. MPA-171 A., dated 12th November, 1963, informed the Deputy Commissioner, Tharparkar, Commissioner, Hyderabad and Secretary, Basic Democracies that a seat was lying vacant in the said Council and requested for the nomination of a member of the above-mentioned community to the seat ;

(*d*) whether it is a fact that the above said community also demanded that the same vacant seat should be reserved for them ;

(*e*) if answer to (*a*) to (*d*) above be in the affirmative, reasons for not giving representation to the scheduled-caste of the said District on the District Council and the steps Government intend to take in this behalf ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین)۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی نہیں ۔

(ہ) ڈسٹرکٹ کونسل میں دو ممبر پہلے ہی سے غیر مسلم ہیں اور قانون میں ایسی کوئی دفعہ موجود نہیں ہے جو اقلیتوں کے لئے نشستیں نامزد کی جاویں ۔ یہاں یہ ایسا موزوں ہے جو تھر پارکر کی ضلع کونسل میں دو ممبر غیر مسلم ہیں جو ہر اقلیتوں کی مفادات کی نگرانی کرتے ہیں ۔

NUMBER OF MUSAFARKHANA IN THAR SUB-DIVISION OF THARPARKAR DISTRICT

*5165. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, please refer to the answer to my starred question No. 3655 given on the floor of the House on 2nd December, 1963, and state:—

(*a*) the number of Musafarkhanas transferred to the Union Council which are serviceable and in good condition in Thar Sub-Division of Tharparkar District ;

(*b*) the names of the Musafarkhana, whose Chowkidars have not been paid their salaries since March 1963 by Union Councils, along with the reasons there of ;

(c) whether it is a fact that the Chowkidars posted at Musafarkhanas situated in Saro, Taluka Diplo, Rawatsar, Taluka Chachro and Piloo, Sateedero and Misrishah, Taluka Nagarparkar, have not been paid their salaries since March 1963 ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) Sixteen Musafar khanas have been transferred to the Union Councils which either are in serviceable condition or which require repairs in Thar Sub-Division.

(b) No such case has come to the notice of local officers.

(c) Musafarkhanas at Saro (Taluka Diplo) is being used as office of Union Council. Musafarkhanas at Rawtsar (Taluka Chachro) and Misri Shah (Taluka Nagarparkar) are in dilapidated condition and, therefore, the question of appointing Chowkidars for these Musafarkhanas does not arise. Musafarkhana at Pilu is being looked after by Union Council, Pilu and as a measure of economy no Chowkidar has been appointed to look after it. Chowkidar at Seteedero is receiving his salary since March 1963.

Major Abdul Majid Khan: In answer to part (b) of the question, the Minister has stated that no such case was brought to the notice of he local officers. May I submit that a small fry like the Chowkidar is not bold enough to approach the authorities direct against the Chairman in order to ascertain the facts regarding embezzlement. Will the Minister order an impartial enquiry and take drastic action against the Chairman, if found guilty ?

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pahsa): I dont think there is any question of embezzlement in this case.

Major Abdul Majid Khan: If it is proved that the Chowkidar was not paid.

Minister of Basic Democracies : This question relates to non-payment of the pay of the Chowkidars, and the enquiry and the report which was submitted. No such case exists in that area, and if at all there are Chowkidars who have not been paid, I will see that they are paid properly.

Major Abdul Majid Khan: My request is—Is the Minister prepared to order an impartial enquiry ?

Minister of Basic Democracies : Yes ; if there is any serious allegation against the Chairman, I will definitely order an enquiry.

SCHEME UNDER P. L. 480-PROGRAMME FOR PROVIDING DRINKING WATER TO THE PEOPLE OF JHANDIRWA, DISTRICT MULTAN

***5546. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a High School, a Civil Dispensary, a Veterinary Hospital, a Post Office and a Child and Maternity Centre are functioning at Jhandirwa, District Multan ;

(b) whether it is a fact that the water in the area of Jhandirwa is bitter and acute scarcity of drinking water exists tin the said area ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether the District Council concerned has chalked out any scheme under P. L. 480 Programme, for providing drinking water to the people of the said area ;

(d) if answer to (c) above be in negative, whether Government intend to prepare a scheme for construction of a water tank in the said area during the current year ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) It is reported that the water at Jhandirwa is brackish, but it is not scarce.

(*c*) 75 per cent of funds under the Rural Works Programme have been placed at the disposal of Union Councils to undertake development schemes in accordance with their local requirements. The balance amount of 25 per cent has likewise been placed at the disposal of Tehsil Councils for similar purposes. It seems that the local councils of the area have not chalked out any drinking water scheme for the aforementioned village from the funds under the Rural Works Programme.

(*d*) Government have no intention of issuing instructions that drinking water scheme for the said area may be undertaken as Local Councils are in a better position to assign priorities to development projects having regard to their needs and they invariably act on the principal "first things first".

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - حضور والا - میرے سوال کا جواب صریحاً اور بالکل غلط دیا گیا ہے - کیا وزیر متعلقہ اس کی انکوائری کرنے کو تیار ہیں ؟ پہلے جزو کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ پانی کھاری ہے لیکن کڑوا نہیں ہے - میں کہتا ہوں کہ کھاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - وہاں پانی اس قدر کڑوا ہے کہ جانور بھی پئیں تو مر جائیں - دو کنوئیں کھودے گئے ہیں - دونوں کڑوے ہیں - تالاب بھی نہیں ملتا - ہائی سکول کے اندر ایک چھوٹا سا تالاب ہے اس پر ہینڈ پمپ لگایا گیا ہے - وہاں نہر کا پانی mix کرتے ہیں تب وہ کھاری بنتا ہے -

Minister of Basic Democracies: The statement given by the member is correct. I will definitely cause an enquiry to be made and responsibility fixed on the man concerned.

REMOVAL OF CH. MUHAMMAD AFZAL CHEEMA FROM MEMBERSHIP OF DISTRICT COUNCIL

*5563. **Sardar Inayat ur-Rehman Khan Abbasi**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Ch. Muhammad Afzal Cheema, was a Member of the District Council Lyallpur prior to his election as Senior Deputy Speaker, National Assembly of Pakistan ;

(*b*) whether it is a fact that he has not attended the meeting of the said District Council in his capacity as Member since his selection as the Senior Deputy Sepeaker ;

(*c*) whether it is a fact that the cannot remain a member of the District Council because of his election as Senior Deputy Speaker of the National Assembly ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons of not removing him from the membership of the said District Council ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) He attended the meetings of the District Council, Lyallpur, on the 7th August, 1962 and again on the 7th December, 1963, after his election as Senior Deputy Speaker of the National Assembly.

(*c*) No. He can continue as a Member of the District Council,—*vide* Article 242 of the Constitution of Republic of Pakistan.

(*d*) In view of the postition explained at (*b*) and (*c*) the question does not arise.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is it desirable to continue a member who has attended only two meetings of the District Council ?

Mr. Speaker : Does the member want to know the opinion of the learned Minister ?

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Yes, Sir.

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): As laid down under the rules , he can continue to be a Member of the District Council. As far as Mr. Afzal Cheema's not attending more than two meetings of the District Council is concerned,the Member knows that he is a Member as well as the Deputy Speraker of the National Assembly and has, off an on, to go to Dacca and Rawalpindi in this connection and in the perfermance of hisduties as the Deputy Speraker of the Nat onal Assembly, if he does not attend meetings Dacca and Rawalpindi in this connecton and in the profermance of his duties as the Deputy Speaker of the National Assembly, if he does not attend meetings of the District Council, I don's think he should be debarred from the membership Furthermore, Mr. Muhammad Afzal Cheema, as the Member of the National Assembly and also the Deputy Speaker,, raisis the standard of the District Council by attending the meeting and the advice given by him there is highly valuable.

RULES PRESCRIBING MANNER MENTIONED IN ATRICLES 11 (5-A), 12 (5A) AND 15-A, ORDER, 1959.

***5613. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies be pleased to state whether the Rules prescribing the manner mentioned in Articles 11 (5. A), 12 (5-A) and 15-A Order 1959 have been framed, if so, the date on which the said rules were framed and whether Government would place on the table of the House a copy of the above-mentioned rules ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) - بروئے نوٹیفیکیشن نمبر ایس او (بی-ڈی) ۳-۶۳/۱۷ , مورخہ ۱۸-۱۱-۶۳ آرڈر بنیادی جمہوریت ۱۹۵۹ء کے آرٹیکل ۱۱ (۱۵) (اے) اور ۱۲ (۵) (اے) کے تحت قواعد جاری کئے جا چکے ہیں قواعد کی ایک نقل ایوان کے رو برو پیش ہے -

آرٹیکل ۱۵-اے کے تحت قواعد بروئے نوٹیفیکیشن نمبر ایس-او ۱ (بی ڈی) ۳-۶۳/۱۷ مورخہ ۲۲-۱۱-۶۳ جاری کئے گئے - جس کی ترمیم اس نمبر کی نوٹیفیکیشن مورخہ ۳-۱۰-۶۳ کے ذریعے ہوئی تھی لیکن وہ بعد میں منسوخ کر دئے گئے - یہ آرڈیننس نمبر ۳۵ کے بارے میں جس پر عنقریب بحث

ہونے والی تھی ایوان کے رد عمل کا انتظار کرنے کی غرض سے کیا گیا ۔ چونکہ اس آرڈیننس پر غور خوض کے دوران ایوان کی متفقہ رائے یہ تھی کہ ضلع کونسلوں کے نائب صدر منتخب نہ ہونے چاہیں ۔ اس لئے حکومت نے ضلع کونسلوں کے نائب صدر صاحبان کے انتخاب/برطرفی سے متعلق قواعد مشتہر کرنے کا خیال فی الوقت ترک کر دیا ہے ۔

THE WEST PAKISTAN BASIC DEMOCRACIES (VOTE OF NO-CONFIDENCE AGAINST CHAIRMAN) RULES 1963.

1. *Short title and commencement*—(1) These rules may be called the West Pakistan Basic Democracies (Vote of No-Confidence against Chairman) Rules, 1963.

(2) They shall come into force at once.

2. *Definition*——In these rules, unless there is anything repugnant in the subject or context—

(*a*) "Basic Democracy" means a Union Council, Union Committee or a Town Committee constituted under the Basic Democracies Order, 1959, and inculdes a group of Union Committees returning a Member to a Municipal body ;

(*b*) "Chairman" means the Chairman of Union Council,Union Cmomittee or a Town Committee and includes a member elected by a group of Union Committees to be a member of a Municipal body;

(*c*) "Presiding Authority" means an officer appointed under rule 4.

3. *Requisition for convening a meeting for moving a vote of No-Confidence*—(1) Not less than one-half of the elected members of Basic Democracies may by a written requisition signed by them, apply to the Controlling Authority to convvene a special meeting of the Basic Democracy to consider a No-Confidence motion against the Chairman, and the Controlling Authority shall,within fifteen days of such application convene a special meeting of the Basic Democracy for the udrppose.

(2) Seven clear days notice shall be given for a meeting convened under the provisons of this rule.

(3). The quorum for such a meeting shall be two-thirds of the total number of Members of the Basic Democracy.

4. *Presiding Authority*—The Controlling Authority shall appoint an officer to preside at the meeting convened under rule 3.

5. *Motion for No-confidence*—(1) At the meeting convened under Rule 3, any member who has signed the requisition referred to in the said Rule, may move a No-confidence motion against the Chairman.

(2) If the motion is seconded, it shall be open to consideration by the Basic Democracy, and any member may speak for or against the motion.

(3) No member shall speak on the motion more than once, The Presiding Authority may limit the period for which a member may speak on such a motion.

(4) The Chairman shall have the right to offer personal explanation, if any.

6. *Procedure for voting*—(1) When in the opinion of the Presiding Authority, the motion of no-confidence has been sufficiently discussed he shall call upon the member supporting the motion to stand up in their seats. The Presiding Authority shall count the number of such members and record their names

and if such members from a two-third majority of the to tal numbers of Members of the Basic Democracy as required by Articles 11 or 12 of the Basic Democracies Order, 1959, as the case may be, the Presiding Authority shall declare that the motion has been passed. If the motion is not supported by the requ isite majority it shall be deemed to have been dropped.

(2) A declaration made by the Presiding Authority under sub-rule (1) shall be final and shall not be questioned in any proceedings.

7. *Vocation of office*—A Chairman against whom a vote of No-Confidence has been passed shall forthwith vacate his office.

چودھری محمّد ابراھیم - جناب والا - میرے سوال کے جواب میں فرمایا گیا ہے -

Concensus in the house during the consideration of this Ordinance was that the Vice-Chairman of the District Council should not be elected.

کیا حکومت یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ آئندہ ڈسٹرکٹ کونسل کے وائس چیئرمین elected نہیں ہونگے -

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) - جی نہیں - concensus of opinion صرف اتنا تھا کہ پہلے تو The asse nbly was in session اس لئے ممبران کا خیال تھا کہ چونکہ اس ھاؤس کے بہت سے ممبر ڈسٹرکٹ کونسلوں کے بھی ممبر ھیں -

Because the Assembly was in session they were not able to attend the meeting which was held for the election of Vice-Chairman. Then the rule was changed for three months. Then again the majority of the people thought that according to its present constitution the District Council is a purely nominated body and the election is coming very early, why not to have the Vice-Chairman from the majority of the elected people and there should be no non-elected member in future.

NO-CONFIDENCE MOTIONS PASSED AGAINST CHAIRMEN AND VICE-CHAIRMEN OF BASIC DEMOCRACIES INSTITUTIONS IN THE LAHORE DIVISION

***5614. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the names of the Chairmen and Vice-Chairmen of Basic Democracies Institutions in the Lahore Division who vacated their offices on the passage of No-confidence motions against them along with the dates of vacating office by each of them ;

(*b*) the names of the successors to the above-mentioned Chairmen Vice-Chairmen.

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) and (*b*) A statement giving the requisite information is attached.

Serial No.	No./Name of Union Council/Union or Town Committee	Name of the Chairman, who vacated office as a result of no-confidence motion	Date of vacation of office	Name of successor
1	2	3	4	5
	LAHORE DISTRICT			
1	Town Committee, Raiwind.	Sh. Sher Muhammad.	16th December 1963.	Successor's election not held so far.
2	Union Council, Mokal.	Mr. Muhammad Saleem.	16th December 1963	Ditto.
	SHEIKHUPURA DISTRICT			
1	Union Council, Chak No. 117 R. B.	Ch. Muhammad Nawaz.	7th December, 1963.	Mr. Qayyu Jaivd.
2	Union Committee No. IV, Sheikhupupura.	Ch. Muhammad Saddique.	17th December, 1963	Successor's election not held so far.
3	Union Committee No. II, Sheikhupura.	Fateh Muhammad.	7th January. 1964	Ditto.
4	Union Council ... Mor Khunda.	Ch. Kabir Ahmad.	8th January, 1964	Ditto.
	GUJRANWALA DISTRICT			
1	Union Committee. Khalid, Wazirabad	Mt. Maqbool Ahmad	9th December, 1963	Mian Muhommad Khushi.
2	Union Committee Muhammad Wazirabad.	Mr. Fazal Hussain.	9th December. 1963	Raja Aziz Ullah
3	Union Committee, 'D', Gujranwala.	Muhammad Shafi	9th December, 1963.	Jan Muhammad.
4	Union Council, Gunar	Ch. Muhammad Sadiq.	12th December. 1963	Ch. Sardar Khan.
5	Union Council, Dilawar Chima.	Ch. Muhammad Aslam	18th January, 1964.	Election not held so far.
6	Union Council, Kot Sarwar.	..	..	
7	Union Council, Harchke.	..	..	
8	Union Council Chakha Mittar.	..	..	
	SIALKOT DISTRICT			
1	Union Committee No. 3, Sialkot.	Sh. Muhammad Hussain.	14th December, 1963	M. Abdul Qayyum Khan.

Serial No.	No. Name of Union Council/Union or Town Committee	Name of the Chairman, who vacated office as a result of no-confidence motion	Date of vacation of office	Name of successor
1	2	3	4	5
	SIALKOT DISTRICT - concld.			
2	Union Committee, No. 16, Sialkot.	Mr. Abdul Latif ..	14th December, 1963	Malik Muhammad Iqbal.
3	Union Council, No. 96, Bhagiari.	Ch. Muhammad Azam ..	10th December, 1963	Mr. Nazir Hussain
4	Union Council, No. 113 Darman.	Ch. Allah Rakha ..	11th December, 1963	Mr. Baboo.
5	Union Council, No. 128 Kallah.	Mr. Abdul Ghani ..	20 January 1964.,	Successor's election not held so far.
6	Union Council, No. 141 Lalian.	Mr. Diostmuhammad.	22nd January, 1964.	Ditto.
7	Union Council, No. 122 Karangabad.	Ch. Sultan Ali	21st January, 1964	Ditto.

Mr Speaker : Does the member want to put any supplementary?

چودھری محمّد ابراھیم - جی ھاں جناب - ضلع سیالکوٹ میں یونین کونسل نمبر ۱۲۸—۱۴۱ اور ۱۲۲ میں No-Confidence motions کے تحت چیئرمین remove ھو چکے ھیں - میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ وھاں اب تک ان کے انتخابات کیوں نہیں ھوئے ؟

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) : So far as the holding of new election is concerned, the controlling authority fixes thedateby Basic Democracies rule so and so (Notification of the Election of Chairman).

As soon as may be after the notification of the names if the Members of the Basic Democracies, the controlling authority shall appoint a date for the assumption of office by the Basic Democracies under Rule 4 of the West Pakistan Local Councils Assumption of Office Rules, 1960 and issue a notice for its convening the first meeting of the Basic Democracies stating that at the first meeting the Chairman of the Basic Democracies will be elected and appoint a Gazetted Officer thereupon to preside upon the meeting.

Secondly, I have got information that there are about three more Chairmen The Chairmen who have been elected are one is Mr. Muhammad Ashraf, who has been elected as Chairman of the Town Committee, Rawal and the other is the Chairman of the former Union Council, Mukhal.

Mr. Speaker : He wants to know the cause as to why the Chairman of a particular Union Council was not elected?

Minister of Basic Democracies : I will inquire into that.

Ch. Muhammad Ibrahim : In the Sialkot District.

Minister of Basic Democracies : I have no information at all. I will ask the authorities concerned why they have not conducted the election.

METALLING OF A KUCHA ROAD CONNECTING SADHOKI (DISTRICT GUJRANWALA) TO VILLAGES. RAJA DRAJKY, JABYOR, QAIMPUR, SANTPURA, TATLAY A ALI AND HERDAVE

*5621. **Master Khan Gul** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be please to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is a Kacha Road connecting Sadhoki, (District Gujranwala), to villages Raja, Drajky, Jabyor. Qaimpur, Santpura, Tatlay Aali and Herdave ;

(*b*) whether it is a fact that the in habitants of the said villages are experiencing much difficulties in bringing their food-grains and fruits to Markets due to the said Kucha Road ;

(*c*) whether it is a fact that much quantity of sugar-cane produced in the said villages, is wasted because it cannot be brought to Mills in time ;

(*d*) whether it is a fact that children of the inhabitants of the said villages cannot reach their respective schools and colleges in time due to the said Kacha road ;

(*e*) whether it is a fact that the inhabitants of the said villages experience much inconvenience in taking their ailing persons to hospitals due to said bumpy Kacha road ;

(*f*) if answers to (*a*) to (*e*) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the said road; if so, when, if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Yes.

(*f*) This road, which is 13 miles in length, is under the charge of District Council, Gujranwala. Rs. 8·00 lacs are required for metalling this road. It is up to the District Council concerned to draw up a scheme for metalling this road and to set sport funds for the purpose from its own resources from the allocation made to the district under the Rural Works Programme.

ماسٹر خان گل - جناب والا - کیا ڈسٹرکٹ کونسل میں آٹھ لاکھ روپے دینے کی طاقت ہے اگر نہیں تو کیا اس کے لئے حکومت کوئی انتظام کر سکتی ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) - جناب والا - جو روپیہ PL 480 میں ہمارے پاس تھا - وہ تو Districts کو already distributed ہو چکا ہے - اور وہ

ان کی proportion مطابق کے مل چکا ہے - اور اس روپے سے منصوبے priority basis پر بن چکے ہیں - اب جو کوئی بھی نئے کام ہونگے -

It is up to the District Council to collect funds and execute the work.

ماسٹر خان گل - جناب والا - اگر اس سال روپیہ ختم ہو گیا ہے - تو آئندہ سال ایسا ممکن ہو سکتا ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - priority تو ڈسٹرکٹ کونسل fix کرے گی - چنانچہ جتنے works بھی execute ہوں گے ان کی priority ڈسٹرکٹ کونسل ہی fix کرتی ہے - ہم تو ان کے لئے funds مہیا کرتے ہیں -

---

METALLING OF THE ROAD TO VILLAGE DODHER IN TEHSIL SAWABI

***5636. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the road to village Dodher in Tehsil Swabi is in deplorable condition ;

(*b*) If answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Governme nt intend to metal the said road in 1964-65, if not, reasons thereof ;

(*c*) the amount spent on this road dur.ng the years 1956-57, 1957-58, 1958-59, 1959-60, 1960-61, 1961-62 and 1962-63 separetely ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-din) : (*a*) The road to village Dodher in Tehsil Sawabi is in a bad condition.

(*b*) The District Council, Mardan, has sanctioned a sum of Rs. 10,500 for this road in its Development Programme for 1964-65.

(*c*) Nil.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I had asked in my question—

Whether Government intend to mobal the said road in 1964-65

تو جواب ملا ہے کہ development programme میں ۱۰,۵۰۰ روپئے رکھے گئے ہیں - تو کیا اس ۱۰,۵۰۰ روپے کی اس رقم سے یہ سڑک پختہ ہو سکے گی ؟ اگر یہ رقم کم ہوئی تو کیا حکومت مزید رقم کا بندوبست کریگی ؟

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - یہ تو اس میں mention کیا گیا ہے کہ

They have provided Rs. 10,500 for this year during the year 1964-65. It is just possible they may provide funds in the n ext year.

خان اجون خاں جدون - جناب والا - یہ تو next year یعنی ۱۹۶۴-۶۵ کے لئے ہے -

Minister of Basic Democracies : That was the fund available.

خان اجون خاں جدون - جناب والا - کیا یہ ممکن ہے کہ rural works programme سے اسے اور رقم دی جائے تا کہ اسے پختہ کیا جا سکے -

وزیر بنیادی جمہوریت - جناب والا - یہ تو ڈسٹرکٹ کونسل کا کام ہے کہ وہ اس کے لئے روپے کا بندوبست کرے -

According to the priority of the work they have distributed and this road project has got Rs. 10, 500 for the work.

MEETING HELD BY TEHSIL COUNCIL, MAILSI

*5658. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) the number of meetings so far held by Tehsil Council, Mailsi, District Multan, since its constitutions ;

(*b*) the number of resolution of the Union Councils so far presented to the said Tehsil Council along with the number of those passed unanimously;

(*c*) the nature of works to which the said resolution related and the steps, so far taken by the Departments concerned to implement them ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-din) : (*a*) 36.

(*b*) (*i*) Total number of Resolultions passed by the Union Councils routed through Mailsi Tehsil Council ".

(*ii*) Resolution which were passed unanimously—455.

(*c*) The Resolutions dealt with the following subject :—

(1) Opening of Primary and Middle School for Boys and Girls;

(2) Upgrading of Primary and Middle Schools to Middle nd High standards

(3) Appointment of staff in the schools ;

(4) Opeing of Civil and Veterinary Dispensaries ;

(5) Supply of adequate medicines and staff in Civil and Veterinary Dispensaries.

(6) Supply of furniture, etc. in the Schools ;

(7) Opening of Cattle Pounds ;

(8) Issuing of permits for buses on various routes.

(9) Opening of Post Offices.

(10) Transfer of Charaghas areas to Union Councils ;

(11) Giving up property rights to the allottees of C. L. A. and Farming Schemes of state land ;

(12) Raising of sugar quota ;

(13) Construction and repair of bridges and culverts on minors ;

(14) Construction of Pucca and Kacha roads ;

(15) Marking of Kacha Roads.

(16) Transfer of 'Waqaf Property' to Union Councils ;

(17) Installation of hand pumps, tube-wells etc.,

(18) Supply of Electricity;

(19) Grant of Taqavi for tubewellss and wells" etc.

(20) Construction of Railway Station and Railway Crossings etc.

(21) Distribution of cement through Union Councils or Co-operative Societies;

(22) Installation of Sugar Mills and Cloth Mills, etc.

(23) Supply of Cotton seed and fertilizers ;

(24) Widening of Pucca roads ;

(25) A voiding of mixing water in diesel oil ;

(26) Appointment of Lady Health Visitor ;

(27) Appointment of teachers in Girls Schools ;

(26) Issuing of orders to Patwaris for attending the meetings of thier respective Union Councils ;

(29) Complaint against Forest Guards and Sanitary Inspector for-harrassing the villagers unnecessarily ;

(30) Eradication of Wild bores and stray dogs ;

(31) Scarcity of water in the canals ;

(32) Remission of Water Rates due to scarcity of water in the canals;

(33) Providing of boat in reverain areas during floods ;

(34) Investment of powers to Tehsildars to try minor offences as Summon Cases;

(35) Obtaining of Welfare Fund from Co-operative Bank, Mailsi ;

(36) Embezzlement in Service Societies Accounts; and

(37) Various projects under the PL-480 Programme.

The Departments concerned have implemented the following Resolution:—

(1) Opening of Primary and Middle Schools for Boys and Girls ;

(2) Up-grading of Primary and Middle Schools to the Middle and High Standard;

(3) Appointment of staff in the schools;

(4) Supply of furniture;

(5) Opening of Civil and Veterinary Dispensaries.

(6) Opening of Cattle Pounds.

(7) Opening of Post Offices ;

(8) Transfer of Charagahs to Union Councils ;

(9) Giving of property rights to the allottees of C. L. A. and Farming Schemes.

(10) Construction and repair of bridges and culverts on minors ;

(11) Marking of Kacha Roads ;

(12) Installation of hand pumps, tube-wells and wells ;

(13) Grant of Taqavi for installation of tubewells and wells ;

(14) Construction of Railway Station and Railway Crossing, etc.;

(15) Supply of cotton seeds and fertilizers ;

(16) Appointment of Lady Health Visitor ;

(17) Issuing or order to Patwaris for attending meetings of their respective Union Councils;

(18) Eradication of wild boars and stray dogs ;

(19) Providing of boats in reverain areas during floods :

(20) Various projects under PL-480 Programme; and

(21) Action on complaints received against Forest Guards and Sanitary Inspector.

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - جناب والا - میری پہلی گذارش یہ ہے کہ میرے سوال کا ترجمہ اصل سوال کے مطابق نہیں کیا گیا - یہاں سوال بھی غلط دیا گیا ہے اور اس کا جواب بھی غلط ہے - اس لئے میری گذارش یہ ہے کہ میرا یہ سوال درست کر کے دوبارہ آنا چاہئے - اس میں تو میرے سوال کا مفہوم ہی حذف کر دیا گیا ہے -

Minister of Basic Democracies: I have got no objection.

مسٹر سپیکر - خاکوانی صاحب - آپ کا اصل سوال کیا تھا ؟ اور اس میں غلطی کیا ہے ؟

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی— حضور والا - میرا سوال یہ تھا کہ یونین کونسلوں کی طرف سے کتنی قرار دادیں مذکورہ تحصیل کونسل کو پیش کی گئیں ؟ نیز ان میں سے کتنی قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں ؟ اور وہ کن کن یونین کونسلوں کے متعلق تھیں - یہ تو ایک بات ہے - دوسری بات یہ ہے کہ مذکورہ قرار دادیں کن امور سے متعلق ہیں - اور وہ کس محکمہ سے متعلق ہیں میں نے ہر ایک یونین کونسل کی علیحدہ علیحدہ سکیمیں مانگی تھیں - اس طرح میرا سوال ہی غلط کر دیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - کیا آپ کے سوال کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے ؟

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - جی ہاں جناب -

مسٹر سپیکر - کس ضمن اور کونسے حصے میں -

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - حصہ (ب) اور حصہ (ج) میں جناب - حصہ (ج) میں تو میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ کس محکمے سے تعلق رکھتی ہیں - اور میں نے ہر ایک یونین کونسل کی علیحدہ علیحدہ سکیمیں مانگی تھی -

اس کا یہ مطلب ہے کہ تحصیل میلسی میں جتنی قرار دادیں پاس ہوئی تھیں ان کی طرف کسی نے کوئی توجہ نہیں دی - خاص طور پر میری یونین کونسل کی طرف جس کا میں چیرمین ہوں کسی نے کوئی توجہ نہیں دی -

Mr. Speaker : You may come to my chamber and discuss with me this question about the correctness of its translation. This question will be answered on the next turn.

STATUS OF TIBBA SULTANPUR AS TOWN COMMITTEE

***5459. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state—

(*a*) whether it is a fact that the Town of Tibba Sultanpur, Tehsil Mailsi, District Multan, is a sub-tehsil headquarter having a Middle School, Civil Dispensary and Veterinary Hospital ;

(*b*) whether it is a fact that the above said town has a population of about 5,000 or 6,000 people and is situated on the side of metalled road ;

(*c*) whether it is a fact that the population of the villages surrounding Tibba Sultanpur is about three or four thousand ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to give the status of a Town Committee to Tibba Sultanpur ;

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-din) : (*a*) Yes. But Tibba Sultanpur is a village and not a town ;

(*b*) Village Tibba Sultanpur is situated by the side of a metalled road According to 1961 Centre Census its population is only 3809.

(*c*) No.

(*d*) In view of the position explained at (*a*) to (*c*) Government do not intend to give the status of Town Committee to Village Sultanpur.

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - جناب والا - میرے اس سوال کے ساتھ بھی ترجمہ کا وہی حشر ہوا ہے

جو پہلے سوال نمبری ۵۶۵۸ کا ہوا ہے اب میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ ایک یونین کمیٹی میں ایسے ٹاؤن کمیٹی بنانے کے لئے کتنی آبادی لازمی ہے - اور اس کی علاقائی حدود کیا ہونی چاہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) جناب والا - جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے - وہ صحیح ہے اور جواب بھی صحیح ہے - یونین کمیٹی کو ٹاؤن کمیٹی بنانے کے لئے آبادی ۶ ہزار ہونی چاہئے -

The question is —

(a) "Whether it is a fact that Town of Tibba Sultanpur, Tehsil Mailsi, District Multan, is a sub-tehsil headquarter having a Middle School, Civil Dispensary and veterinary hospital.

(b) Whether it is a fact that the above said town has a population of about 5000 or 6000 people and is situated on the side of metalled road."

The answer is that the population of that area is not 6000 and therefore it does not make a Town Committee.

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - میرے سوال کے جواب (۱) میں کہا گیا کہ وہ تو ایک گاؤں ہے شہر نہیں - ٹاؤن اور گاؤں میں فرق ہوتا ہے - حالانکہ میں یہ دریافت کیا تھا کہ کسی یونین کمیٹی کو ٹاؤن کمیٹی بننے کے لئے کتنی آبادی ہونی چاہئے - اور ٹاؤن کمیٹی کی علاقائی حدود کتنی ہونی چاہئے - مگر مجھے جواب یہ دیا گیا کہ یہ گاؤں ہے باوجود یکہ سلطان پور ایک قصبہ ہے - یہ انفارمیشن جو دی گئی ہے غلط ہے -

Mr. Speaker: Is it not prescribed under any rule ?

Minister: It is not prescribed. We form a town committee with a population of 4,000 or more. If it is less than 4000 we do not consider it as a town committee.

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - آپ نے جو آبادی کے اعداد و شمار بتائے ہیں وہ ۳۸۰۹ ہیں -

(ج) کے جواب میں آپ نے کہا ہے کہ نہیں - میں نے (ج) میں یہ پوچھا تھا کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ ٹبہ سلطان پور کے نواحی موضع ٹبہ کی آبادی قریبا تین چار ہزار افراد کے مشتمل ہے اور جواب میں کہہ دیا گیا

ہے کہ ''نہیں'' اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے گردو نواح میں ریگستان ہے اور وہاں آبادی نہیں - حقیقت ہے کہ موضع ٹبہ سلطان پور کی کافی آبادی ہے ''نہیں'' سے آپ کی کیا مراد ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - جواب میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ آبادی سٹینڈرڈ کے مطابق نہیں - یعنی وہاں ۴ ہزار کی آبادی نہیں - آبادی ۳۸۰۹ ہے - اگر ۴ ہزار ہوتی تو اسے ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دے دیا جاتا -

مسٹر سپیکر - لیکن خاکوانی صاحب آپ نے جو سوال کیا ہے وہ بڑا ہی vague ہے -

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - میں نے اپنے سوال میں نواحی دیہات کی آبادی کے متعلق نہیں پوچھا تھا اس کا ترجمہ بھی غلط ہے - میں نے کہا تھا کہ ٹبہ سلطان پور کے proper موضع کی کتنی آبادی ہے - ٹبہ سلطان پور قصبہ ہے اس کی surroundings یعنی اس موضع کا رقبہ جس کا نام ٹبہ ہے اس کی آبادی علیحدہ ہے اور گاؤں کی آبادی علیحدہ ہے اور اس کے ممبر بھی علیحدہ علیحدہ ہیں - میں نے سوال یہ کیا تھا کہ موضع ٹبہ کی آبادی کتنی ہے -

مسٹر سپیکر - کیا نواحی دیہات کے متعلق آپ نے نہیں پوچھا -

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - نہیں حضور -

مسٹر سپیکر - آپ کا اردو کا سوال کیا تھا -

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - میرے پاس موجود نہیں - لیکن میں مطالعہ کر کے آیا ہوں اور میں آپ کو بخوبی بتا سکتا ہوں کہ اصل سوال کیا ہے - آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتے ہیں - کہ میں نے متعلقہ محکمہ سے کیا سوال کیا ہے - آپ اپنے آفس کو حکم دے کر

سوال منگوا سکتے ہیں - میں نے موضع ٹبہ سلطان پور proper موضع کی آبادی کے متعلق سوال کیا تھا ٹبہ گاؤں اس موضع میں ہے - دونوں ٹبہ سلطان پور گاؤں اور ٹبہ سلطان پور موضع کی آبادی علیحدہ علیحدہ پوچھی تھی -

مسٹر سپیکر - اور نواحی دیہاتوں کے تعلق نہیں پوچھا تھا

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی - نہیں جناب ٹبہ قصبہ اور موضع کی آبادی ۸,۰۰۰ ہے - وہاں سب تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے - اور تمام محکموں کے چھوٹے افسر وہاں رہتے ہیں -

مسٹر سپیکر - انہوں نے جواب دے دیا ہے - کہ سلطان پور کے نواحی علاقہ کی آبادی تین چار ہزار سے زیادہ نہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - اگر معزز ممبر مجھے Convince کر لیں - کہ وہاں کی آبادی ۸ ہزار ہے تو میں اس کو ٹاؤن کمیٹی بنانے کو تیار ہوں -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - میں نے اس لئے پوچھا تھا کہ ٹاؤن کمیٹی بنانے کے کیا کیا اسباب ہوتے ہیں - اور کتنی آبادی چاہئے -

Mr. Speaker : He has given the reply.

مسٹر عبدالرازق خاں - جناب والا - ٹبہ سلطان پور جو گاؤں ہے اس کی ریونیو اسٹیٹ کی آبادی اور گاؤں کی آبادی میں فرق ہے - میں وزیر صاحب سے درخواست کروں گا کہ پھر کسی وقت ہمیں بتائیں کہ ٹبہ سلطان پور اور اس کے ریونیو اسٹیٹ کی آبادی کتنی ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت - میں نے اس کی تمام figures دے دی ہیں یعنی وہاں کی آبادی ۳,۸۰۹ ہے - اگر یہ figures غلط ہیں تو وہ میرے آفس میں اگر مجھے convince کریں تو I am prepared to concede to his demand.

مسٹر محمد امین خاں کاجون - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ٹبہ قصبہ کی آبادی اور اس کے ساتھ کے علاقہ کے موضع کی آبادی کو ملا کر ٹاؤن بنایا جاتا ہے یا

قصبہ کو ٹاؤن کمیٹی بنا دیا جاتا ہے کیونکہ موضع اور قصبہ میں فرق ہے آپ یہ بتائیں کہ قصبہ اور موضع کو ملا کر ٹاؤن کمیٹی بنائی جاتی ہے یا صرف قصبہ کو ہی بنا دیتے ہیں -

وزیر بنیادی جمہوریت - قصبہ کو ٹاؤن کمیٹی بنا دیا جاتا ہے -

خان اجون خان جکون - وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۹۶۱ء میں ٹبہ سلطان پور کی آبادی ۳۸۰۹ تھی اب ۱۹۶۳ء ہے شاید اب اسکی آبادی ۴ ہزار سے زیادہ ہو گئی ہو گیا وہ اس کو ٹاؤن کمیٹی بنانے کو تیار ہیں -

Minister of Basic Democracies: We have constituted on the figures of 1961.

ہمارے پاس ۱۹۶۱ کے ہی اعداد و شمار ہیں اور انہیں کے مطابق ہم سارا کام کر رہے ہیں -

---

UNION COUNCILS IN TEHSIL MAILSI

***5660. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani:** Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state—

(*a*) the number of Union Councils in Tehsil Mailsi, District Multan;

(*b*) the strength of village police employed by each of the above said Union Councils;

(*c*) the total amount of the village Police Fund so far, raised by each of the above said Union Councils since the organization of village police along with the total amount so far spent on account of pay of the said police by each Union Council and the method of making payment;

(*d*) whether it is a fact that the Union Councils mentioned in (*a*) above have not paid salaries to the village police in their respective jurisdictions for the last eight months, if so, reasons thereof and whether Government intend to look into the matter ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din): (*a*) 22.

(*b*) &(*c*) A statement showing the number of Village Police employed, the amount raised and the amount spent in each Union Council in Mailsi Tehsil is attached.

Village Police Fund is collected by the Lambardars alongwith Land Revenue and is deposited in the Bank. The Tehsildar issues a cross cheque to the Chairman of the Union Council concerned, who draws the amount from the Bank, disburses the dues to the village police, and sends acquittance roll to the Tehsildar.

(*d*) It is correct that payment of salaries to village police was delayed in some Union Councils. This was due to the fact that the Lambardars had not deposited the amounts in the Bank in time. It has, however, been reported that the salaries to the village police have since been paid.

STATEMENT

Serial No.	Name of Union Council	Strength of Village Police.	Amount raised.	Amount spent
1	2	3	4	5
			Rs.	Rs.
1	56 Tibba Sultanpur ..	13	6,658·42	8.187·00
2	57 Sohar ..	11	7,844·10	4,685·00
3	58 Rath Mamar ..	14	8,580·38	7,603·50
4	95 Garha Tehal Singh ..	11	10,060·03	4,719·08
5	60 Chak No. 176/WB ..	18	9,166·58	9,130·00
6	61 Mitroo ..	11	8,669·52	5,393·08
7	62 Kharala ..	12	10,563·10	6,100·00
8	63 Lal Sagu ..	17	13,409·23	3,603·49
9	64 Sandhal ..	16	7,750·62	7,530·00
10	65 Sheikhabgarh ..	12	5,820·68	3,455·00
11	66 Sher Garh ..	10	4,087·20	6,650·00
12	67 Karampur ..	10	2,214·38	4,99·500
13	68 Dhallu ..	8	4,341·95	3,570·00
14	69 Alampur ..	6	1,830·26	2,480·00
15	70 Jahanpur ..	9	1,755·41	1,840·00
16	71 Bulandpur ..	7	1,694·94	2,700·00
17	72 Aliwah ..	11	2,848·26	3,640·00
18	73 Faddah ..	9	1,091·60	3,360·00
19	74 Fatehpur ..	8	2,089·07	3,410·00
20	75 Jall Jeem ..	6	2,514·72	3,029·00
21	76 Kotla Bahlol. ..	9	3,314.58	2,350·00
22	77 Warsi Waban. ..	8	6,72·53	3,118·00
	Total ..	239	1,17,477.56	1,01, 548·51

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—حضور والا—میں نے اس میں یہ پوچھا تھا The total amount of the Police Fund so far raised by جب لینڈ ریونیو کے ساتھ یہ فنڈ جمع کیا جا each of the above said Union Council. رہا ہے ۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ دیہی پولیس کے آدمیوں کو آٹھ آٹھ ماہ کی تنخواہ نہیں دی گئی ۔ جو جواب دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے اس میں جو figures دی ہوئی ہیں وہ ایک یونین کونسل کھرالا کے متعلق ہیں ۔ جو رقم جمع کی گئی ہے وہ ۱۰،۵۶۳ روپیہ ہے اور تنخواہ کم تقسیم کی گئی ہے اور اس کی تقسیم جو کی گئی ہے وہ ۶ ہزار روپے ہے ۔ اس طرح اگر حضور والا تمام فیگرز کو ملاحظہ فرمائیں گے تو معلوم ہوگا کہ جہاں ایک یونین کونسل مقرر ہے وہاں سے ۱۳،۴۰۹ روپیہ وصول ہوا ہے اور خرچ ۶۶۰۹ روپیہ خرچ دکھایا

گیا ہے - اور دیہی پولیس مین کی آٹھ آٹھ مہینے کی تنخواہ نہیں ملی ہے تو کیا وزیر صاحب اس کی انکوائری کرنے کے لئے تیار ہیں -

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): I will try to enquire about this matter. Another thing for the information of the Member is that the village police has already been disbanded and this organisation does not now exist.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—جناب عالی جسوقت میں نے سوال دیا تھا اس وقت ولیج پولیس تھی اس کے بعد اور کوئی آرڈر ہوا ہو تو میں نہیں کہہ سکتا - یہ ٹھیک ہوگا لیکن حضور والا پولیس مین کی آٹھ آٹھ مہینے کی تنخواہ نہیں ملی ہے -

وزیر بنیادی جمہوریت—جن آدمیوں کی تنخواہ نہیں ملی ان کو تنخواہ ضرور ملے گی -

مسٹر سلطان محمد اخوان—کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ صوبے میں چند ضلعوں کے علاوہ باقی اضلاع میں اب تک ولیج پولیس کیوں نہیں رکھی گئی -

وزیر بنیادی جمہوریت—اب یہ اسکیم ختم کر دی گئی ہے -

The question does not arise.

SCHEMES FORMULATED BY DISTRICT COUNCIL, MULTAN UNDER PL 480

*5662. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state—

(*a*) the details of the schemes formulated by District Council, Multan, under PL 480 and the amount sanctioned for each scheme;

(*b*) the total amount sanctioned, out of PL 480 Funds for the construction of office buildings for Tehsil Councils, Town Committees and Union Councils in the said District;

(*c*) whether it is a fact that no facilities in respect of health and education have been provided in the backward areas of Multan District, but on the contrary, major portion of the funds mentioned in (*b*) above has been sanctioned or the new office buildings of Tehsil Council, Union Councils and Town Committees in the same District;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to utilise the major portion of the said funds on the opening of schools, dispensaries, veterinary dispensaries and child and maternity centres in the backward areas of the said district?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین)—ضلع ملتان میں پرگرام پی - ایل ۴۸۰ کے تحت یونین کونسلوں کی ۸۴۰ سکیمیں اور تحصیل کونسلوں کی ۴۲ سکیمیں منظور ہو چکی ہیں - ان کی مدوا تفصیلات حسب ذیل ہیں :—

سیکٹر	کل تخصیص شدہ رقم روپے	کل تخصیص شدہ رقم کیفیصد روپے
۱—تعلیم	۲۱٬۶۰٬۸۱۲	۰۰۶۳
۲—صحت و صفائی	۶٬۳۲٬۲۶۳	۱۳۶۵۶
۳—مواصلات	۵٬۶۸٬۸۲۵	۱۳۶۱۱
۴—عوامی عمارات اور تحصیل کونسلوں کے ہال ۔	۳٬۷۹٬۵۶۲	۸۶۷۵
۵—پرورش حیوانات	۲٬۲۵٬۹۵۰	۵۶۱۸
۶—آبپاشی	۱٬۴۴٬۷۲۵	۳۶۳۴
۷—زراعت	۲۳٬۳۵۰	۰۶۶۲
۸—عملے کے کوارٹر	۲۷٬۲۰۵	۰۶۶۲
۹—انتظام عملہ	۲۶٬۵۰۰	۰۶۶۱

(ب) دفتری عمارات کے لئے مخصوص طور پر کوئی رقم منظور نہیں کی گئی ہے البتہ ضلع کونسل نے عوامی ہالوں کی منظوری دی ہے جن میں کتب خانوں اور تفریحی سہولتوں کے علاوہ یونین کونسل کے دفاتر بھی رکھے جائیں گے ۔ تحصیل کونسل کے ہالوں اور عوامی عمارات پر کل ۳٬۷۹٬۵۶۲ روپے خرچ بیٹھے گا جو کل تخصیص کا صرف ۸۶۷۵ فیصد ہوتا ہے ۔

(ج) جیسا کہ شق ہائے (الف) و (ب) بالا میں پیش کردہ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے حقیقت حال یہ نہیں ہے ۔ ضلع کونسل نے اسپنسریوں کی ایسی سکیموں کے سوا جو محکمانہ صحت اور ضلع کونسل کی نگہداشت میں نہیں آتی تھیں یا جن کے قیام کا صرف یونین کونسلیں خود برداشت کرنے کو تیار نہ تھیں صحت سے متعلق یونین کونسلوں کی کوئی سکیم مسترد نہیں کی ۔ ضلع کونسل نے یونین کونسلوں کی خواہشات اور تقدمات میں دخل اندازی نہیں کی ۔

(د) شق (ج) بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے ۔ ضلع کے

نسبتاً پس ماندہ علاقوں میں مختلف یونین کونسلوں کی ضروریات بڑی حد تک مختلف ہوتی ہیں ۔ اس صورت حال کے پیش نظر یونین کونسلیں خود اپنی ضروریات اور وسائل پر غور و خوض کرنے کے بعد سکیمیں مرتب کرتی ہیں ۔

METALLING OF ROAD BETWEEN KABIRWALA AND TALAMBA IN MULTAN DISTRICT

*5703. **Maulana Ghulam Ghaus** : Will the Minister of Basic Democracies be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that there is an ancient and Historical road between Kabirwala and Talamba in Multan District.

(b) whether it is a fact that the residents of the said area have made several representations to the authorities concerned urging them to metal the said road;

(c) if answers to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to metal the said road ?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (a) It is a fact that there is an ancient and historical road between Kabirwala and Talamba in Multan District;

(b) No such representation has been received by the District Council, Multan.

(c) The District Council, Multan has recommended that the scheme for the metalling of this road be included in the 3rd Five Year Plan. The matter is under the consideration of the Divisional Council, Multan.

مولانا غلام غوث—(ب) اور (ج) کے جواب میں تضاد کیوں ہے پہلے آپ فرماتے ہیں کہ ضلع کونسل کی طرف سے اس قسم کی درخواست وصول نہیں ہوئی اور (ج) میں فرماتے ہیں کہ ضلع کونسل ملتان نے اس قسم کی سفارش کی ہے ۔ اس تضاد کا کیا مطلب ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت—(مسٹر عبدالغفار خان پاشا) اس کا مولانا صاحب مطلب یہ ہے کہ ڈیمانڈ کسی کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ خود آفیسرز یعنی ڈی ۔ ایم اور کمشنر نے اپنی طرف سے سکیم کو Take up کیا ہے ۔

مولانا غلام غوث—ڈسٹرکٹ کونسل نے اس کی طرف سے اب تک بے اعتنائی کیوں برتی ہے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت۔اس کے لئے کہا گیا ہے کہ پیسے کی کمی تھی اس لئے اس کو تیسرے پنجسالہ منصوبے میں رکھا گیا ہے۔

NULLAH IN VILLAGE KALABAT OF TEHSIL SAWABI

***5762. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that there is a 'Nullah' known as 'Shagai Khanda' in village Kalabat of Tehsil Sawabi ;

(*b*) whether it is a fact that considerable quantity of rain-water accumulates in the said Nullah for months together causing inconvenience to the people of the said villag residing on the other side of the said Nullah in crossing it ;

(*c*) whether it is a fact that the residents of the said village have already brought this fact to the notice of the Deputy Commissioner, Mardan, with the request to construct a permanent causeway on the Nullah by utilizing some money out of the funds allocated for Rural Works Programme ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether any amount has been allocated out of the above said funds for the said work during the current financial year ;if not, reasons thereof ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین) ۔(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) موضع کلابت کے نزدیک نالے پر آٹھ ہزار روپے کی تخمینی لاگت سے ایک سنگ بست راستہ بنانے کی سکیم ضلع کونسل کے زیر غور ہے ۔ اس کو دیہی تعمیراتی پروگرام کے تحت عملی جامہ پہنایا جائے گا ۔

LOCAL RATE AND DEVELOPMENT CESS REALISED BY DISTRICT COUNCIL, LYALLPUR FROM LAND OWNERS IN DISTRICT LYALLPUR

***5765 Mr. Hamza** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state—

(*a*) the amount of local rates and development cess realised by District Council, Lyallpur from land-owners of each Tehsils in District Lyallpur during the last Five Years ;

(*b*) the year-wise amount spent by the said council on the development work in each of the said tehsil during the last five years;

Parliamentary Secretary ((Mian Meharj-ud-Din) : (*a*) (*i*) The amount of Local Rate realised by the District Council, Lyallpur from the various Tehsils

during the last 5 years is as under:—

Name of Tehsil	Year 1958-59	Year 1959-60	Year 1960-61	Year 1961-62	Year 1962-63
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1. Lyallpur ..	75,325	17,29,343	14,29,435	13,99,431	13,97,526
2. Samundri ..	5,70,142	13,62,413	12,12,413	11,92,030	11,90,152
3. Toba Tek Singh..	8,53,843	19,05,141	15,38,014	15,08,113	15,06,010
4. Jaranwala ..	5,06,124	12,53,089	11,16,879	10,95,240	10,93,111
Total ..	26,81,434	62,50,586	52,96,741	51,94,814	51,86,801

(*ii*) No Development Cess was realized by the District Council, Lyallpur during the above period.

(*b*) The year-wise amount spent by the Lyallpur District Council on development projects in the various tehsils during the last 5 years is as under:—

Name of Tehsil	Year 1958-59	Year 1959-60	Year 1960-61	Year 1961-62	Year 1962-63
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1 Lyallpur ..	61,560	1,43,151	1,64,876	2,80,052	4,29,995
2. Jaranwala ..	43,803	1,33,229	1,41,692	273,494	6,45,149
3. Samundri ..	30,989	1,16,372	1,29,948	2,11,558	5,29,538
4. Toba Tek Singh..	50,289	1,58,796	1,90,271	2,35,286	4,40,169
Total ..	1,86,741	5,51,548	6,26,787	10,00,389	20,44,851

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ ۵ سال میں تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ۷۳ لاکھ ۱۱ ہزار ایک سو بارہ روپے لوکل ریٹ کے طور پر وصول کئے گئے اور اس تحصیل پر ۱۰ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ خرچ ہوا اور

اس کے مقابلے میں تحصیل لائل پور سے ٦٦ لاکھ ٨٧ ہزار روپے وصول کئے گئے اور ١٠ لاکھ ٧٩ ہزار ٦ سو روپیہ خرچ کیا گیا مجھے بتایا جائے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیوں کیا جاتا ہے آخر ایسا کیوں ہے کہ وہاں سے آمدنی زیادہ حاصل کی جاتی ہے اور آمدنی کے مطابق خرچ نہیں کیا جاتا ۔

وزیر بنیادی جمہوریت (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) ۔ میں نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ آمدنی کے تناسب سے خرچ نہیں ہوتا ۔ ڈسٹرکٹ کونسل ہر سکیم کی Priority fix کرتی ہے جہاں ضرورت سمجھتی ہے وہاں خرچ کرتی ہے ۔

مسٹر حمزہ—ہماری تحصیل میں عام طور پر یہ تاثر ہے کہ وہاں کے نمائندگان چونکہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا گیا ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت— یہ ضمنی سوال نہیں ہے بالکل irrelevant ہے ۔

مسٹر حمزہ—یہ حقیقت ہے اور آپ نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں ان سے یہ شبہات درست ثابت ہوتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The member may please take his seat.

ELECTION TO DIRECTORSHIP OF SERVICE CO-OPERATIVE SOCIETY

***5767. Sardar Khalid Umar** : Will the Minister of Basic Democracies please refer to the answer to my starred question No. 5246 , given on the floor of the House on 9th January, 1964 and state:—

(*a*) the names of the elected and nominated members of the Union Council, Kharo Syed Taluka Umerkot;

(*b*) the name of the Chairman of Service Co-operative Society, functioninn in the Union Council, Kahro Syed, Taluka Umerkot and the date of his election

(*c*) the names of the Directors of the above said Co-operative Society;

(*d*) whether it is a fact that the Chairman of the said Union Council applied for contesting election to the Directorship of the above mentioned Society but election was not held; if so, reasons therefor ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین)—(الف) خارو سید کے منتخب شدہ اور نامزد ارکان کے نام حسب ذیل ہیں :—

منتخب شدہ ارکان کے نام	نامزد ارکان
۱—غلام حسین شاہ -	۱—جوریو خان نہال خان -
۲—عبدالخالق علی بخش -	۲—ساھکران جٹدان -
۳—جٹ ما سنگھ خوم جی -	۳—دیر سنگھ بختاروز سنگھ -
۴—امر سنگھ جگت سنگھ -	۴—محمد ایوب محمد یوسف -
۵—محمد صالح -	۵—میاں شاہ علی مردان شاہ -
۶—امید علی جاوید خان -	۶—محسن نصراللہ پلی -
۷—داود علی شاہ -	
۸—اللہ واریو محمد عثمان -	
۹—علی محمد محمد امین -	
۱۰—راو محبت سنگھ -	
۱۱—احمد علی امید علی -	
۱۲—سیدن حد حمجی -	
۱۳—اودھے سنگھ منگل سنگھ -	
۱۴—عبدالعلیم ما جی منیم پالی -	

(ب) محمد مراد شاہ سروسز کواپرٹیو سوسائٹی خارورو کے چیئرمین ھیں - وہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۳ء کو منتخب ھوئے تھے -

(ج) مذکورہ بالا سروسز کواپرٹیو سوسائٹی کے ڈائرکٹر حسب ذیل ھیں :—

۱—سید محمد مراد شاہ -

۲—سید محمد صالح شاہ -

۳—ارباب عبدالرحیم ۔

۴—رئیس اللہ داد ۔

۵—سید میاں شاہ ۔

۶—محمد حسن پالی ۔

۷—سید غلام حسین شاہ ۔

(د) ۱۱ مارچ ۱۹۶۳ء کو خاروو کی سروسز کواپرٹیو سوسائٹی کے سالانہ عمومی اجلاس کے ریکارڈ سے یہ بات ظاہر نہیں ہوئی کہ خارو سید کی یونین کونسل کے چئرمین نے اپنے آپ کو سوسائٹی کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے منتخبی کے لئے پیش کیا تھا ۔

SALARY OF PEONS OF UNION COUNCILS

***5797. Khan Raza Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the salary of the peons of Union Councils is Rs. 30 per month only which is much less than the salary given to the peons serving in other Government Departments.

(*b*) if answer to (*a*) above be in affirmative whether Government have taken any steps to increase the salary of the above said peons so as to bring it at par with that of their counterparts in other Government Department?

Parliamentary Secretary (Mian Mehraj-ud-Din) : (*a*) The salaries of peons in various Union Councils vary according to the quantum of work involved and the finance of the Union Councils concerned. A number of Union Councils pay thier Peons the same pay as is admissible to Peons in Government service. Some Union Councils may be paying their Peons lower emoluments, but Government have no data about their number.

(*b*) Does not arise in view of the position explained at (*a*) above.

DELIMITATION OF WARDS FOR THE NEXT B. D. ELECTIONS WITHIN TOWN COMMITTEES

***5815. Mr. Muhammad Manif Siddiqi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state whether orders have been issued for delimitation of wards for the next B. D. Election, Town Committees of the Province; if so, whether the work has been started in Jacobabad?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج الدین)—حکومت نے بنیادی جمہوریتوں کے آئندہ انتخابات کے لئے حلقوں کی حد بندی کے احکام صادر کر دیئے ہیں اور ضلع جیکب آباد میں ٹاؤن کمیٹیوں کے حلقوں سمیت تمام حلقوں کی حد بندی کا کام شروع ہو چکا ہے ۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Is there any time schedule for this work?

Minister for Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pashah): We have not fixed a time schedule but we are going with top speed to finish the work of delimitation of wards for the next B.D. Election. We are trying to finish the work as early as possible.

RESTRICTIONS IMPOSED ON PLYING OF TONGAS IN FORMER SIND

***5816. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether any restrictions have been imposed by Local Police on plying of tongas in former Sind ;

(*b*) whether Government intend to replace tongas by motor rickshaws and baby taxis in the former Sind;

(*c*) the number of tongas plying in Hyderabad ;

(*d*) whether it is a fact that there is great discontentment as a result of he police orders, among the tongawallas ;

(*e*) if answer to (*a*), (*b*) and (*d*) above be in the affirmative, whether Government have any scheme under consideration for finding alternative work for the displaced tongawallas?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(میاں معراج الدین)—(الف) ٹانگوں کے چلانے پر مقامی پولیس نے کوئی ایسی پابندیاں عائد نہیں کی ہیں -

(ب) اس وقت کوئی ایسی سکیم زیر غور نہیں ہے -

(ج) ضلع حیدرآباد میں ۱۲۶۱ ٹانگے چل رہے ہیں -

(د) (الف) بالا کے جواب کے پیش نظر سوال پیدا ہی نہیں ہوتا -

(ہ) سوال پیدا نہیں ہوتا -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir my question is based on a news item from a local daily. I would like to know, if the Minister has made enquiries from the district authorities actually.

Minister of Basic Democracies : I have not seen any such news in any newspaper. If you want to know the facts, please mention the name of the paper and I will try to find out from the district authorities.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

مسٹر سلطان محمد اخوان—میرا ایک سوال ہے اسکا جواب نہیں دیا گیا ہے - وزیر صاحب سے کہئے - کہ اس کا جواب دیں -

مسٹر سپیکر—کیا آپ کے سوال کے جواب کی نقل آپ کو نہیں دی گئی -

پارلیمنٹری سیکرٹری—ان کا جواب میرے پاس تھے - وہ لے سکتے ہیں -

Mr. Speaker : On the next turn.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

DEMANDS PRESENTED TO B. D. MINISTER BY SEHWAN TOWN COMMITTEE

***5818. Mr. Muhammad Hanif Siddiqi** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Minister of Basic Democracies visited Sehwan recently on the occasion of the annual Urs of Lal Shahbaz;

(*b*) whether it is a fact that an address was presented to the Minister on behalf of Sehwan Town Committee;

(*c*) whether any demands were included in the said address, if so details thereof;

(*d*) whether the said demands were communicated to the department concerned by the Minister, if so the action taken or intended to be taken thereon

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan) Pasha) : The requisite information is being collected from the Local Officers, and will be supplied as soon as it is received.

SUPPLY OF DRINKING WATER TO THE RESIDENTS OF VILLAGE BHUTTA, SITUATED NEAR KAEMARI, KARACHI

***5860. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Basic Democracies be pleased to state :—

(*a*) the number of gallons of drinking water supplied to the residents of village Bhutta, situated near Keemari, Karachi, during the month of June, 1963;

(*b*) the number of drinking water pipes provided for the people of the said Village;

(*c*) the present population of the above said village ;

(*d*) whether it is a fact the present supply of drinking water to the inhabitants of the said village is inadequate;

(*e*) whether Government have any scheme to provide adequate drinking water facilities to the above said village, if so, the details thereof and the date by which the said scheme will be implemented?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) : (الف) افسوس ہے کہ پینے کے پانی کی مقدار جو بھٹہ گاؤں کے رہنے والوں کو جون ۱۹۶۳ء میں دیا گیا نہیں بیان کی جا سکتی کیونکہ اس گاؤں میں پانی کی سپلائی پیمائش سے نہیں کی جاتی ۔

(ب) دس عام استعمال کے نلکے گاوں کے رہنے والوں کے لئے لگائے گئے ہیں ، اس کے علاوہ کچھ بغیر مائشی نلکے بھی مختلف افراد کو دئے گئے ہیں مزید ۱۲۰۰ گیلن پانی والی گاڑی کے ذریعہ روانہ گاوں کے رہنے والوں کو پہنچایا جاتا ہے ۔

(ج) ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق گاوں کی آبادی ۱۸۴۷ افراد پر مشتمل ہے ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) ایک ترقیاتی منصوبہ بھٹہ گاوں کے لئے کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے تیار کر کے کراچی ڈویژنل کونسل کو بھیجا ہے ۔ یہ ترقیاتی منصوبہ علاقہ کی شہری ضروریات کی بہم رسانی پانی کی سپلائی کے لئے تیار کیا گیا ہے ۔ یہ منصوبہ ڈویژنل کونسل کے زیر غور ہے ۔ اس منصوبہ پر کونسل کی منظوری اور رقم کے حاصل کرنے کے بعد فوری عملدرآمد شروع ہو جائے گا ۔ عارضی اقدام کے طور پر ڈویژنل کونسل سب کمیٹی نے ۸۰ ہزار روپیہ کی گرانٹ یونین کونسل کو منظور کر دی ہے تا کہ وہ موجودہ واٹر سپلائی میں توسیع کرنے کے لئے دور پانی پہنچانے والی گاڑیاں خرید سکیں ۔

ENQUIRY AGAINST TOWN COMMITTEE, FORT ABBAS

***5893. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an enquiry was ordered by Government against Town Committee, Fort Abbas, District Bahawalnagar for supplying incorrect answer to my Starred Question No. 2918, if so, (*i*) the date on which orders for holding the said inquiry were issued, (*ii*) the date on which the inquiry was held along with names of the Inquiry Officers and (*iii*) present stage of the said inquiry ;

(*b*) whether it is a fact that the above-mentioned inquiry was instituted six months ago, but its report has not, so far, been placed on the table of the House if so, reasons therefor and the names of the officials responsible for this negligence;

(*c*) whether Government would lay on the table of the House a copy of the said inquiry report if not, reasons therefor ?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pacha): (*a*) Answer to Question No. 2918 was given on the basis of the report received from local officers. On receipt of the Hon'ble Member's, letter dated the 18th July, 1963, that information in respect of certain parts of the question had not been correctly furnished, Government ordered that an enquiry should be instituted.

(*i*) Government orders for holding the aforesaid enquiry were issued on 29th June,1963;

(*ii*) the A. D. B. D. Bahawalnagar, was directed to hold the enquiry with the assistance of a Technical Officer. The enquiry Officers inspected the site on 16th November, 1963.

(*iii*) The advance copy of the Enquiry Report, without the comments of the local officers thereon, was received in December, 1963.

(*b*) Government merely undertook to hold the enquiry. No assurance was given that the enquiry report would be placed on the table of the House.

(*c*) The report of the Enquiry Officers is placed on the table of the House. It is added for the information of the Hon'ble Member that action against the defaulting officials of the Town Committee is already being taken. Similarly the contractors who executed the various projects have been served with notices for the refund of amounts paid to them in excess.

ROADS CONSTRUCTED DURING 1963-64 OUT OF FUNDS UNDER P. L. 480.

*5897. **Haji Mir Khuda Bux Talpur**: Will the Minister of Basic Democracies Works, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a meeting was held under the Chairmanship of Governor of West Pakistan on 7th July, 1963 in which it was decided that certain P.W.D. and Non-P.W.D. roads, will be constructed during 1963-64 out of the funds under P. L. 480;

(*b*) whether it is a fact that out of Rs. 1,82,00,000 sanctioned for Non-P.W.D. Roads; Rs. 8 lacs were earmarked for metalling the Kacha Road from Digri to Nakot;

(*c*) whether it is a fact that the said amount of Rs. 8 lacs was included in the Budget for the year 1963-64, but the Commissioner, Hyderabad Division was not informed of this allocation for execution of the scheme, if so, reasons therefor;

(*d*) whether Government intend to implement the said scheme immediately?

وزیر بنیادی جمہوریت لوکل و گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) - (الف) جی ہاں -

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت نے ۸ لاکھ روپے کی لاگت سے ڈگری سے ناکوٹ تک ایک سڑک تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا تھا ، یہ رقم دیہی تعمیراتی پروگرام کے تحت تھی - یہ تمام

متعلقین کو صاف صاف بتا دیا گیا تھا کہ حکومت کا یہ فیصلہ اس شرط کے تحت ہے کہ نچلے درجے کی بنیادی جمہوریتیں ان سکیموں پر عمل کریں کیونکہ ان کو سکیمیں شروع اور منظور کرنے کے مکمل اختیار ہیں اور یہ کہ ان سرمایوں کو خرچ کرنے کا کوئی فیصلہ صوبائی حکومت کے ان اداروں پر عائد نہیں کیا جا سکتا ۔

(ج) اس معاملہ میں حکومت کے اقدامات سے کمشنر حیدرآباد کو پوری طرح سے آگاہ رکھا گیا تھا ۔

(د) جیسا کہ مندرجہ بالا (ب) میں مذکور ہے ، حکومت نے مجاز بنیادی جمہوریتوں کو متعلقہ سڑک کی تعمیر کی سفارش کی تھی تاہم سکیم کی آخری منظوری یا نامنظوری کا اختیار ڈسٹرکٹ کونسل کو حاصل ہے ۔

TUBE-WELL IN KULACHI TEHSIL

*5922. **Major Abdul Mjid Khan**: Will the Minister of Basic Democracies please refer to the answer to my starred question No. 3067 given on the floor of the House on 2nd July, 1963 and state whether any proposal for sinking of a tube-well by the M. C., Kulachi, for supplying drinking water to the people of the said tehsil has been received by Government, if so, the action taken thereon?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) ۔ جی نہیں ۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینرنگ سے رپورٹ کی ابھی تک انتظار ہے جسکے لئے یاداشت بھیجی جا رہی ہے ۔

GRANTS IN AID TO THE UNION COUNCILS OF GUJRANWALA DISTRICT

*5930. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar**: Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) the date on which the grants-in-aid to the Union Councils of Gujranwala District were sanctioned during the fiscal year 1962-63;

(*b*) the date on which the said grants were placed at the disposal of the Deputy Commissioner (Collector), Gujranwala, along with the dates on which the above-mentioned Union Council actually received the said grant;

(*c*) in case the grants mentioned in (*a*) above were made available late to the said Union Councils, reasons thereof;

(*d*) whether all the Union Councils in Gujranwala District have received their grants-in-aid for the current financial year; if so; when; if not reasons thereof?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان ہاشا) - (الف) یونین کونسلوں کیلئے گرانٹ برائے سال ۱۹۶۲-۶۳ کی ادائیگی کے احکام حکومت نے مورخہ ۱۰-۸-۶۲ کو جاری کئے تھے -

(ب) ضلع گوجرانوالہ کی یونین کونسلوں کی گرانٹ بحکم کمشنر مورخہ ۹-۱۰-۶۲ میں ضلع کونسل گوجرانوالہ کے سپرد کر دی گئی - ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے متعلقہ رقوم جنوری کے مہینے میں تحصیل کونسلوں کی تحویل میں دے دی - تا کہ وہ اپنی اپنی یونین کونسلوں میں صرف کر سکیں -

(ج) گرانٹ صرف کرنے میں اس وجہ سے تاخیر ہوئی کہ افسر خزانہ گوجرانوالہ نے اعتراض کیا تھا کہ کیا سب اعلے مغربی پاکستان کے احکام بھی ضروری ہیں - یہ اعتراض بعد ازاں محاسب اعلے مذکورہ نے رد کر دیا تھا -

(د) گرانٹ بابت مالی سال ۱۹۶۳-۶۴ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے یونین کونسلوں کے سپرد کر دی ہے اور تحصیل کونسلیں اپنی یونین کونسلوں میں صرف کر رہی ہیں -

---

TAXES LEVIED BY UNION COUNCILS IN GUJRANWALA DISTRICT

*5932. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) the total amount of taxes levied by Union Councils in Gujranwala District during the Financial Years 1961-62 and 1962-63 separately;

(*b*) the year wise total amount of taxes collected by the said Union Councils during the said years and the amount of arrears still to be recovered in respect of each of the above-mentioned years;

(*c*) whether Government have made any arrangements for the recovery of the said arrears;

(*d*) whether it is a fact that the Chairman of a Union Council has to face many procedrual difficulties in recovering the arrears of land Revenue, if so, whether Government intend to simplify the procedure for the recovery of arrears of land revenue by the Chairman of Union Councils ;

(*e*) the amount of the taxes recovered as arrears of land Revenue by Union Councils in Gujranwala District during fiscal years 1961-62 and 1962-63?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) : The information is being collected from the concerned officers and will be supplied to the Hon'ble Member when ready.

PROVISION IN THE BUDGET FOR RURAL DEVELOPMENT FUND AND EXECUTION OF SCHEMES OF RURAL PUBLIC HEALTH

*5953. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government, be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a provision of Rs. 20 lakhs was made in the Budget for the year 1963-64 for Rural Development Fund as well as for executing schemes of Rural Public Health;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative , (*i*) the details of the said schemes; (*ii*) the names of the districts where these schemes are likely to be implemented along with their dates of the implementation;

(*c*) whether any such scheme, have been sanctioned for Bahawalnagar District also, if so, the names of the places where these will be implemented ?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) ۔ (الف) جی ہاں ۔ دیہاتی تعمیرات کے منصوبوں کے لئے بجٹ سال ۱۹۶۳-۶۴ میں مبلغ بیس لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے ۔

(ب) مندرجہ بالا رقم میں سے صوبائی حکومت نے مبلغ ۱۴٬۷۸٬۶۷۶ روپے متعلقہ ڈویژنل کونسلوں کی تحویل میں دینے کے لئے احکام جاری کر دئیے ہیں تاکہ دیہاتی علاقے اور چھوٹے قصبات میں منصوباجات متعلقہ بہم رسانی آب اور گندے پانی کے نکاس پر مندرجہ ذیل رقوم خرچ کی جا سکیں ۔

(۱) پشاور	۱٬۰۰٬۰۰۰
(۲) ڈیرہ اسماعیل خان	۱٬۸۸٬۳۳۴
(۳) راولپنڈی	۹۳۳۶۲
(۴) سرگودھا	۱٬۵۰٬۰۰۰
(۵) ملتان	۱٬۵۰٬۰۰۰
(۶) بہاول پور	۲٬۰۰٬۰۰۰
(۷) خیر پور	۲٬۰۰٬۰۰۰
(۸) حیدرآباد	۲٬۲۰٬۰۰۰
(۹) کوئٹہ	۱٬۷۵٬۰۰۰

باقی ماندہ رقوم مبلغ ۵,۲۱,۳,۰۳ روپے کے صرف کے لئے متعلقہ ڈویژنوں کی اصلی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد ہی احکام جاری کر دیئے جائینگے اور جس میں طریقے سے مختلف اضلاع میں واقع مقامی کونسل اور ٹاؤن کمیٹی ان رقوم کو خرچ کرینگی اس کی تفاصیل مہیا کر دی جائینگی - ڈویژنل کونسل مبلغ پچاس ہزار روپے کی حد تک ایک منصوبے کی منظوری دے سکتی ہے - ہر ضلع کی مختلف منصوبوں پر صرف ہونے والی رقوم کی تفاصیل اس وقت باہم نہیں پہنچائی جا سکیں کیونکہ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نے ان رقوم کی ادائیگی کے احکام حال ہی میں جاری کئے ہیں -

(ج) جواب مندرجہ شق (ب) کی روشنی میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا -

EXPENDITURE ON IMPLEMENTATION OF DEVELOPMENT PROJECTS IN FORT ABBAS

*5957. **Chaudhari Muhammad Ali** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the expenditure so far incurred by the District Council, Bahawalnagar on the implementation of various development projects in Tehsil Fort Abbas of Bahawalnagar District along with the amount of local-tax collected by the said Council from the said Tehsil ;

(*b*) whether it is a fact that lesser amount has been spent on the development works in the said Tehsil as compared to the other Tehsils of the said District;

(*c*) whether it is a fact that the amount of local-tax collected from the said Tehsil is not less than that realized from any other tehsil;

(*d*) if answers to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for less expenditure on Development schemes in Tehsil Fort Abbas?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا - (الف) ضلع کونسل بہاولنگر نے فورٹ عباس سے مبلغ ۱۲,۹۲,۸۲۹۰۵ روپے مقامی شرحات کی صورت میں وصول کئے اور مبلغ ۸۱,۳۸۴ روپے فورٹ عباس میں ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) ضلع کونسل مختلف تحصیلوں میں ترقیاتی منصوبے مقامی شرحات کی وصول شدہ نسبت سے تیار نہیں کرتی ہے بلکہ یہ منصوبے ضلع کے لوگوں کی تمام ضروریات کو مدنظر رکھ کر تیار کئے جاتے ہیں - ترقیاتی منصوبوں کے سلسلے میں ان علاقوں کو مقدم دیا جاتا ہے جہاں کے لوگ اراضی کا عطیہ پیش کر کے اور بلا معاوضہ مزدور وغیرہ مہیا کر کے اپنی دلچسپی کا ثبوت دیتے ہیں -

---

INVESTIGATION AGAINST CHAIRMAN AND MEMBERS OF TOWN COMMITTEE HAVELIAN FOR CERTAIN ALLEGATIONS

*5965. **Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that investigations were first carried out by the special E. A. C., Abbottabad and than by Captain Aftab Ahmed Khan, A. C. (under training) under the orders of Provincial Government against the Chairman and the members of Town Committee, Havelian for 36 allegations levelled against them;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative (*i*) the nature of the allegations and (*ii*) whether Government would lay on the table of the House a copy each of the investigation reports of each inquiry Officers;

(*c*) whether it is a fact that one of the allegations was that the above-said Chairman spent certain amount belonging to the Town Committee, Havelian illegally and without obtaining orders of the controlling authority ; if so, the total amount so spent ;

(*d*) in case the allegations levelled against the abovesaid members and the Chairman were found true; whether Government took any action to disqualify them and recover the amount illegally spent by the Chairman under section 58 of the B. D. Orders, 1959?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) : The requisite information is being collected from the Local Officers, and will be supplied when received.

TOWN PLANNING IN LAHORE DIVISION

*5977. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies be pleased to state :—

(*a*) the names of towns in Lahore Division where Town Planning is in operation;

(*b*) the names of the Corporate Bodies entrusted with this task of town planning in the said towns;

(*c*) the kind and value of work so far done by each of the said Bodies since 1960;

(*d*) whether Government would place on the Table of the House copies of the plans under consideration of the above said Bodies?

ANSWER NOT LAID ON THE TABLE

AMOUNT OF LOCAL RATE ACCRUED TO THE DISTRICT COUNCIL SIALKOT DURING THE PERIOD 1960—63

*5987. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) the year wise amount of Local Rate accrued to the District Council Sialkot;

(*b*) the year-wise amount allotted, out of that mentioned in (*a*) above to Union Councils in each tehsil of the said District ; during the said years along with total tehsil-wise expenditure incurred by Union Councils on development schemes each of the said years;

(*c*) the amount of funds earmarked during the current financial year by the said District Council for Development Schemse?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا ۔ (الف) ضلع سیالکوٹ میں لوکل ریٹ کی وصولی از ۱۹۶۰—۶۱ تا ۱۹۶۲—۶۳ حسب ذیل ہے ۔

سال	لوکل ریٹ
۱۹۶۰-۶۱	۹,۲۷,۷۷۲۶۳۰ روپے
۱۹۶۱-۶۲	۹,۲۳,۲۵۴۷۳ روپے
۱۹۶۲-۶۳	۱۱,۵۷,۷۱۹۶۲۳

(ب)

سال	لوکل ریٹ کا تحصیل وار تعین	لوکل ریٹ سے تحصیل وار ترقیاتی سکیموں پر خرچہ
۱۹۶۰-۶۱	—	اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں اور دستیاب ہونے پر مہیا کر دیئے جائیں گے ۔
۱۹۶۱—۱۹۶۲	سیالکوٹ ۱۰,۵۸۵۶۰۰ روپے	ایضاً
	ڈسکہ ۱۰,۹۵۰۶۰۰ روپے	
	پسرور ۹,۸۵۵۶۰۰ روپے	
	نارووال ۹,۱۲۵۶۰۰ روپے	

شکر گڑھ ۱۱,۶۸۰٫۰۰ روپے

۱۹۶۲-۶۳ سیالکوٹ ۲۳,۳۷۸٫۱۱ روپے ایضاً

ڈسکہ ۲۴,۲۸۷٫۷۰ روپے —

پسرور ۲۱,۸۵۸٫۹۳ روپے —

نارووال ۲۰,۲۳۹٫۷۵ —

شکر گڑھ ۲۵,۹۰۶٫۸۸ روپے —

(ج) ۳,۳۹,۰۰۰٫۰۰ روپے

PAYMENT OF SALARIES TO THE OFFICIALS OF THE B. D. DEPARTMENT IN SIALKOT DISTRICT

***5988 Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be please to state :—

(*a*) whether it is a fact that the officials of the B. D. Department in Sialkot District are not being paid their salaries regularly ;

(*b*) the dates on which the Social Officials recrement their pay for the months of July, to December, 1963 along with the reasons for the delay in payments, if any, and the steps Government intend to take to remedy the situation?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) ۔

(الف) (۱) بنیادی جمہوریت کے غیر جریدی عملہ کو باقاعدگی سے تنخواہ ملتی رہی ہے ۔

(۲) چند جریدی افسروں کو تنخواہ قدرے دیر سے ملی ۔ دیر کی وجہ یہ تھی کہ ان کی فرد تنخواہ ناظم حسابات مغربی پاکستان لاہور کے دفتر دیر سے جاری ہوئیں ۔ اس بارے میں مذکورہ دفتر کو فرد تنخواہ حتی‌المکان جلد از جلد جاری کرنے کی درخواست کی جائے گی ۔

(ب) تاریخیں جن پر سیالکوٹ کے محکمہ بنیادی جمہوریہ کے عملہ کو جولائی سے دسمبر ۱۹۶۲ء تک تنخواہیں ادا ہوئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے —

نمبر شمار	افسر کا نام	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
۱	میجر شریف احمد باجوہ اے-ڈی-بی-ڈی	۸/۲۰	۹/۲	—	—	—	—
۲	ذولفقار احمد چوہدری اے-ڈی-بی-ڈی	—	—	۱۰/۱۶	۱۱/۱	۱۲/۲	۱/۲
۳	چوہدری محمد اکبر خان اے-ڈی-بی-ڈی	۸/۱	۹/۲	۱۰/۱۹	۱۱/۲	—	—
۴	مسٹر عبدالسلام خان ڈی-او-پی-ڈی نارووال	۸/۲۰	۹/۱۹	— ۴ اور	۱۱/۱۱	۱۲/۱۳	۱/۸
۵	غیر جریدی عملہ	۸/۱	۹/۲ ۳ اور	۱۰/۳	۱۱/۱	۱۲/۲	۱/۲

تنخواہ میں دیر کی وجہ اور کاروائی جو حکومت تنخواہ جلد ملنے کے بارے میں کرنا چاہتی ہے پیرا (الف) (۲) بالا میں مذکور ہیں -

---

RE-DEMARCATION OF B. D. WARDS

*6030. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Union Council Dagai, Tehsil Sawabi, District Mardan, has been devided into nineteen wards in the following manner :—

Dagai	..	.. 10
Sakandrey;	..	.. 5
and Bachai	..	.. 4

(*b*) whether it is a fact that the demarcation of wards has been done on the basis of District Census Report in which the population of Dagai, Bachai and Sakandrey has been shown as 9606, 4122 and 5683, respectively ;

(*c*) whether it is a fact that the population figures in respect of Bachai and Sakandrey given in the said census report are incorrect and the real population of Bachai and Sakandrey is 2381 and 3297 respectively ;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, whether Government intend to re-demarcate the wards of the said Union Council?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) - (الف) معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں تجاویز ڈپٹی کمشنر مردان نے تیار کمشنر پشاور اور الیکشن ابھی کی ہیں - ان کا اتھارٹی نے قطعی طور پر فیصلہ کرنا ہے -

(ب) ڈپٹی کمشنر نے اپنی تجاویز کی بنیاد ۱۹۶۱ کی مردم شماری کی رپورٹ پر رکھی ہے۔

(ج) حکومت کو ان غلطیوں کا علم نہیں ہے۔

(د) اس معاملہ پر اس وقت غور کیا جائے گا جب حکومت کو حد بندی کی تجاویز وصول ہوں گی۔

RE-DEMARCATION OF CONSTITUTENCIES OF MEMBERSHIP TO DISTRICT COUNCILS.

*6058 **Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the constituencies for B. D. elections are being re-demarcated and elections are likely to be held during 1964;

(*b*) whether Government intend to continue the practice of nominating members to the District Councils ;

(*c*) in case, the said practice is to be dispensed with the time by which re-demaraction of constituencies of membership to District Councils is likely to be made alongwith the date by which elections for membership of District Council will be held and the procedure to be adopted for such elections?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) : (الف) جی ہاں۔ یونین کونسلوں یونین کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے انتخابی حلقوں کا دوبارہ تعین کیا جا رہا ہے اور ان باڈیز کے انتخابات ۱۹۶۴ کے دوران میں شروع کرائے جائیں گے۔

(ب) بنیادی جمہوریتوں کے ۱۹۵۹ کے آرڈیکل ۱۰ جس کی ترمیم پریزیڈنٹ کے ۱۹۶۲ کے آرڈر نمبر ۲۲ نے کی ہے کے مندرجات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کے مطابق ضلع کونسل سرکاری و منتخب شدہ ارکان پر مشتمل ہو گی۔ قانون میں غیر سرکاری ارکان کی نامزدگی کے متعلق کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ضلع کونسل کے انتخابات کے لئے انتخابی حلقوں کا تعین ستمبر یا اکتوبر ۱۹۶۴ میں کر دیا جائے گا۔ ضلع کونسلیں جون ۱۹۶۵ میں اپنا دفتر سنبھال لیں گی اور اس لئے اپریل یا مئی ۱۹۶۵ میں انتخابات کرائے جائیں گے۔ ایسے انتخابات پر اختیار کردہ طریقہ

کار کے متعلق قواعد بنائے جائیں گے اور قواعد کا جون ۱۹۶۴ میں اعلان کر دیا جائے گا ۔

INSTALLATION OF WATER COOLERS IN OLD GRAIN MARKET, GOJRA

*6150. **Mr. Hamza** : Will the Minister of Basic Democracies and local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Market Committee, Gojra has installed two water coolers in old grain market Gojra for providing cold water to public, if so; the expenses incurred on both of them;

(*b*) whether it is a fact theat second hand machineries have been fitted in the said coolers and allegations have been made by the people of the area that the Administration of the said Market Committee has misappropriated a major portion of the amount allotted for the coolers;

(*c*) whether it is a fact that the said coolers are not working properly;

(*d*) whether it is a fact that the Deputy Commissioner, Lyallpur, visited the said Grain market on 5th July, 1963 and heard the complaints about the said installed machineries ;

(*e*) if answers to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative , the action taken or intended to be taken in this behalf ?

ANSWER NOT LAID ON THE TABLE

SUPPLY OF MEDICINES TO THE DISPENSARY AT MAKHDUM RASHID DISTRICT MULTAN

*6216. **Syed Diwan Ghulam Abbas Bukhari** : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government please refer to the answer to my starred question No. 3840 given on the floor of the House on 9th July, 1963 and state whether any medicines have been provided to the dispensary at Makhdum Rashid, District Multan during the current Fiscal Year; if so, the total cost thereof; if not reason therefor?

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) ۔ ادویات کا تازہ سٹاک ابھی تک مخدوم رشید ڈسپنسری کو مہیا نہیں کیا گیا ۔ ادویات کی مقامی خرید تب ہی بحال کی جا سکتی ہے ۔ جب کہ میڈیکل سٹور ڈپو لاہور چھاونی جس کے ساتھ ڈسپنسری منسلک ہے اپنی معذوری سے متعلق ایک سرٹیفیکٹ جاری کر دے ۔ بہرحال ایک انڈنٹ برائے مہیا کرنے ادویات قیمتی مبلغ ۱۰۷/۱۹ء میڈیکل سٹور ڈپو لاہور چھاونی کے پاس داخل کیا جا چکا ہے اور جس کی سپلائی کی بہت جلد امید ہے ۔

UNSTARREND QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Ali Ahmed Nizami, Secretary, Union Council Khan, District Tharparkar

150. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Ali Ahmed Nizami, Secretary, Union Council Khan, District Tharparkar , utilized Rs. 560 out of the funds of the said Union Council for his personal use and the Chairman of the said Union Council has asked his explanation for this misappropriation ;

(*b*) whether it is a fact that the Chairman, Union Council Mir Wah has also reported to the authorities concerned that the said Secretary after getting the cheque of salaries of the employees of the Union Council cashed it and utilized the amount for his own personal use and that he has also been charged with misappropriation of the funds of Nikah Taxes ;

(*c*) whether it is a fact that the Development Officer concerned held an enquiry against the said Secretary as a result of which he was suspended;

(*d*) whether it is afact that the said Secretary has been allowed to resume his duties despite the fact that the enquiry against him is still pending; if so, reasons therefor?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The Secretary of the Union Council has since made good the amounts referred to at (*a*) & (*b*) and no amount of the Union Fund is outstanding against him. He was reinstated in service after the conclusion of the enquiry. On the basis of the findings of the Enquiry Officer, the Secretary has been administered a stern warning and his two increments have been withheld.

Resignation by Mr. Shah Muhammad, a nominated member of the Town Committee, Kanri, District Tharparkar

159 Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Shah Muhammad a nominated member of the Town Committee, Kanri, District Tharparkar tendered his resignation from the membership of the said Town Committee about 1½ years ago ;

(*b*) whether it is a fact that the above-named member after the lapse of 2 months and 7 days from the date of the submission of his resignation submitted an application to the Controlling Authority requesting for permission to with draw his resignation and the said Authority permitted to him to do so ; the rule under which such permission was granted ;

(*c*) whether it is a fact that afterwards the Chairman of the said Town Committee represented to Government against the decision taken by the above-mentioned Authority on the application of Mr. ShahMuhammad requesting for the withdrawal of his resignation; if so, whether it is a fact that the said case has not so far been disposed of ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, reasons therefor and the time by which Government intend to take a decision in the case?

Minister of Basic Democracies and Local Government (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. Under the West Pakistan Local Councils (Resignation and Removal of Members) Rules, 1960, it was open to the member concerned to with draw his resignation before orders of acceptance were passed thereon.

(*c*) The Chairman of the Town Committee submitted a representation which was considered by Government in consultation with the Law Department. The Law Department advised that the action taken by the local officers was in order and any intervention at the level of Government was not called for. The representation was accordingly filed.

(*d*) Does not arise.

REMOVAL OF MR. DHANDAL KHAN FROM THE MEMBERSHIP OF TOWN COMMITTEE, KANRI, DISTRICT THAROHARKAR

160 Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Basic Democracies and Local Government be pleased to state —

(*a*) whether it is a fact that the Chairman, Town Committee Kanri, District Tharparkar, recommended to the Controlling Authority to remove Mr. Dhandal Khan, a nominated member of the said Town Committee, from his membership as he had remained absent from three consecutive meeting of the said Town Committee ;

(*b*) whether it is a fact that the said Authority directed the Chairman or Secretary, Tehsil Council, Umerkot, to conduct an enquiry against the above-named Member, if so, whether it is a fact that the Enquiry Officer, also after conducting the enquiry, recommended his removal.

(*c*) if answer to (*b*) above in the affirmative , whether it is a fact that the member mentioned in (*a*) above has not, so far, been removed from membership, if so, reasons therefor;

(*d*) whether it is also a fact that the Chairman of the said Town Committee has represented to Government against the attitude adopted by the said Controlling Authority in the matter ;

(*e*) whether it is a fact that no decision has not far, been taken on the above representation if so, reasons for the delay in the disposal of the case

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ (مسٹر عبدالغفار خان پاشا) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ یہ واقعہ تحصیل کونسل کو رجوع کیا گیا تھا ۔ کونسل مذکورہ نے سفارش کی تھی کہ مسمی دھوکل خان کی غیر حاضری کو معاف کیا جا سکتا ہے ۔ کنٹرولنگ اتھارٹی نے یہ سفارش منظور کر لی اور رکن موصوف کو ان کے عہدے پر برقرار رہنے دیا گیا ۔

(د) جی ہاں ۔ چیئرمین نے ایک عرضداشت پیش کی تھی جس پر حکومت نے محکمہ قانون کے مشورے سے غور و خوض کیا تھا ۔ محکمہ قانون نے مشورہ دیا کہ کنٹرولنگ اتھارٹی کی کاروائی اندرون اختیار تھی اور حکومت کی مداخلت حق بجانب نہ تھی ۔ لہذا عرضداشت داخل دفتر کر دی گئی ۔ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

REFUSAL TO ALLOW RELATIVES OF JAMAAT-I- ISLAMI DETENUS TO INTERVIEW THE LATTER IN CENTRAL JAIL, KARACHI,—*(contd)*

Mr. Speaker: Now we take up the adjournment motions. First motion is of Rao Khurshid Ali Khan and we have to know the facts about that. Yes Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I was never called upon to state any facts. The facts within my knowledge and the knowledge of the Government were stated. As far as I am able to recollect, Rao Khurshid Ali Khan had promised to supply the detail of the relation of the Maulana Sahib and others, who were refused interview.

Mr. Speaker: Yes, the Minister is right.

راؤ خورشید علی خان - مثلاً ایک detenue ہیں صادق صاحب ان کے بارہ رشتہ داروں کی میرے پاس فہرست ہے - مثلاً عبدالوہاب خان - عبدالمجید خان - مسٹر فاروق اعظم - مسماہ آمنہ بی بی - مسماہ صادقہ - بی بی ضمیر بی بی - ڈاکٹر اظہر حسین ....

مسٹر سپیکر - کیا یہ نام وہی ہیں جن کی انہوں نے List Submit کی تھی - یا جن کو کہ انٹرویو نہیں ملا -

راؤ خورشید علی خان - جن کی List Submit کی تھی اور جنہیں انٹرویو بھی نہیں ملا - اسی طرح جناب والا اور بھی نام ہیں - مثلاً چوہدری غلام محمد صاحب یہ ان کے رشتہ دار ہیں - اور احسان الحق صاحب جو ان کے اٹرنی ہیں - اس کے علاوہ جناب حکیم انعام حسین صاحب ہیں - ان کے رشتہ داروں کی جو List Submit کی گئی ہے - اور جن کو انٹرویو کی اجازت نہیں دی گئی ہے - وہ تعداد میں بارہ ہیں - مس قیصرہ سلطان - مس خالدہ اقبال وغیرہ - اسی طرح بارہ نام ہیں -

Minister of Law: These names Sir, have been disclosed now. As the adjournment motion reads, the allegation is that the closest relationset of detenus have been refused interview. I have yet to hear from the member what is that close relationship of these persons, who according to him have been refused interview, with the detenus, so that I should be in a position to verify.

Mr. Speaker: He has alleged that the lists of these relatives have already been submitted to the Government and they were entitled to have interviews with the detenus.

Minister of Law: My submission is that I am prepared to verify but the adjournment motion does not relate to relations. Refusal to permit interviews to relations is not the adjournment motion. The adjournment motion says that the closest relations have been refused interview. So if any person may be a relation, a distant relation, it is not a close relation and the adjournment motion will

not lie. This is my submission and I am subject to correction. I will request the Chair to get the names of the persons now mentioned in the House and I will find out from the authorities if these names were given, and if given why were they refused interview.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ بات بڑی واضح تھی ۔ جسے جناب وزیر قانون الجھانے کی کوشش فرما رہے ہیں اور غالباً نہ تو وہ اس میں کامیاب ہوں گے ۔ اور نہ ہی وہ کامیاب ہو رہے ہیں ۔ List ان کے سامنے پڑھ دی گئی ہے ۔ جس میں detenues کے رشتہ داروں کے نام لکھے گئے تھے ۔ ان ناموں میں اس کی بیوی ۔ لڑکا ۔ چچا اور تایا کے نام بھی ہو سکتے ہیں لیکن وہ فرماتے ہیں کہ Closest relation کے نام نہیں دیئے گئے ہیں ۔ تو کیا تایا ۔ چچا ۔ لڑکا اور بھائی قریبی رشتہ دار نہیں ہیں ۔ جھگڑا دراصل یہ نہیں ہے ۔ جھگڑا یہ ہے کہ اس نے کہا ہے ۔ کہ یہ رشتہ دار مجھ سے ملنے آئے تھے اور گورنمنٹ نے انہیں مجھے ملنے نہیں دیا ۔ قانونی موشگافیاں کرنا کہ یہ قریبی رشتہ دار نہیں ہے میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ لسٹ فاضل وزیر قانون کو دے دیں ۔ تو وہ پرسوں اس کا جواب دے دیں گے ۔

Minister of Law: I would request at least three days because this list will have to be sent to Karachi for verification. If you insist then I will try to have it by day after tomorrow.

Mr. Speaker: Let it be on Friday. Rao Sahib may please supply the learned Law Minister with the list and we will take up this adjournment motion on Friday.

راؤ خورشید علی خاں ۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں ۔ لیکن خواجہ صاحب نے جس طرف آپ کی توجہ دلائی ہے ۔ وہ امر قابل غور ہے دراصل اس طرح کی Technicalities میں پڑ کر ایک مسئلے کو الجھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے ۔

Mr. Speaker: We will take it up on Friday. The member may give the list to the learned Law Minister.

ARBITRARY AND UNFAIR DELIMITATION OF BASIC DEMOCRACIES WARDS IN WEST PAKISTAN—*contd.*

Mr. Speaker: Next motion is from Mr. Iftikhar Ahmed Khan Ansari. He had already moved this motion. This is about delimitation of wards.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Sir, I will just expilain my adjournment motion, and then I hope.....

Mr. Speaker: Please take your seat.

Minister of Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): Sir, I want to oppose this on the simple point that the member has not mentioned any specific instance in this respect. It is vague. As far as the elections and the delimitation of wards is concerned, the West Pakistan Government has set up an Election Authority, which is an autonomous body, whose Chairman is a senior C.S.P. Officer and whose integrity and honesty nobody can doubt. The Chairman of the Election Authority was also the Chairman of the Authority in 1959.

Mr. Speaker : you need not go into the facts.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : Let him Sir.

Mr. Speaker : Why, it is the stage of admissibility.

خواجہ محمد صفدر - یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس کا تعلق سارے صوبے سے ہے - صرف ایک یونین کونسل سے نہیں ہے -

Mr. Speaker : Let it be admitted and then we will have a full-fledged discussion. We will devote two hours on it.

خواجہ محمد صفدر - وہ آپ مان ہی جائیں گے - وزیر صاحب اس کے متعلق بیان دینا چاہتے ہیں - انہیں بیان دینے دیجئے - تاکہ بلی تھیلے سے باہر نکل ہی آئے -

Minister of Basic Democracies : Sir we do not come in the picture at all because the Election Authority is an autonomous body.

نوابزادہ افتخار احمد خاں - پوائنٹ آف آرڈر - صدر گرامی اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر میں دست بستہ گذارش کرونگا کہ انہیں بیان دینے دیجئے - واقعات بیان کرنے دیجئے اس Delimitation of ward کے متعلق سارے ملک میں اس وقت آگ لگی ہوئی ہے اس لئے محض Technicalities کی بنا پر اس پر اعتراض نہ کریں - انہیں اس کا جواب دینے دیں - اور آپ اسے Rule out نہ کریں کیونکہ اس طرح یہ مسئلہ طے نہ ہو گا - جب وہ خود ہی بیان دینے کے لئے تیار ہیں - تو آپ اس مسئلے کو آگے آنے دیں ممکن ہے - کہ اس کے متعلق ہمارے شبہات غلط ہوں - ہماری اطلاعات غلط ہوں - اس لئے انہیں کہنے دیجئے اور جہاں تک اس کی admissibility کا تعلق ہے آپ کو بھی علم ہے - کہ ہماری تعداد کتنی ہے -

مسٹر سپیکر - یہ علیحدہ سوال ہے - لیکن جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے - اس وقت انہیں اس کی admissibility کے پوائنٹ پر ہی فرمائیں -

Minister of Basic Democracies : As the election as well as the delimitation business has been conducted by the Election Authority, which is an autonomous body, Government does not come into the picture. On this ground I oppose this motion.

Mr. Speaker : Nawabzada Sahib, one question.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : There are many questions, which I went to ask.

Mr. Speaker : I want to know one thing from the member and that is how this motion is specific.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: I will tell you, Sir.

صدر گرامی ۔ ایڈجرنمنٹ موشنز کے لئے دو اہم اور ضروری شرائط ہیں جو آپ کے قانون میں درج ہیں ۔ معاملہ کی اہمیت یا اس کی نزاکت اور اس کا فوری ہونا ۔ یہ شرائط ہیں جو آپ کے رول میں درج ہیں ۔ اب جہاں تک اس کی نزاکت کا، اس کی اہمیت کا تعلق ہے ، آپ کو معلوم ہے اور اس ایوان کے ہر فرد اور ہر مفرز رکن کو یہ معلوم ہے کہ آج delimitation of wards کے متعلق صوبہ کے طول و عرض میں لوگوں کے دلوں میں عوام کے دلوں میں نہایت شدید شبہات پیدا ہو رہے ہیں ۔

Minister of Basic Democracis : He is discussing the facts.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I am not discussing the facts at all.

مسٹر سپیکر ۔ یہ single specific matter کیسے ہے ؟

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ صدر گرامی ۔ اس طرح میں کچھ عرض نہیں کر سکتا ۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں ، قانون کے اندر کہہ رہا ہوں ۔ میں معاملہ کی فوری اہمیت کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو سوال میں پوچھ رہا ہوں ، آپ میری تشفی کے لئے اس کا جواب دیں ۔

مسٹر افتخار احمد خاں۔ اپنی تشفی کے لئے آپ مجھے بھی تو کچھ کہنے دیں ۔

مسٹر سپیکر۔ آپ نے جو معاملہ زیر بحث لانے کے لئے نوٹس دیا ہے وہ ہے : delimitation of all the wards in west Pakistan آپ یہ فرمائیے کہ یہ single specific matter کیسے ہے ؟

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Delimitation of constituencies in the Province is one subject. Delimitation in the Province is one item and I am talking about that item.

Mr. Speaker : May's Parliamentary Practice lays down that the matter raised by a motion must not be couched in General terms or covering a great number of cases. (Page 370).

The member is covering so many cases in one adjournment motion.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : It covers only one case and that is the delimitation of wards.

میں اس کے ساتھ نہ بیلٹ لا رہا ہوں ۔ نہ طریق انتخاب لا رہا ہوں ۔ نہ فہرستوں کا مسئلہ لا رہا ہوں نہ بیلٹ بکس کا مسئلہ لا رہا ہوں ۔ صرف ایک specific matter ہے delimitation of constituencies جو صوبہ میں ہو رہی ہیں میں سارے الیکشنز پر، اس کے تمام phases اظہار رائے نہیں کرنا چاہتا ۔

Mr. Speaker : And the member adds cent per cent wards.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: I will only confine myself to the delimitation of the wards.

Mr. Speaker : Does the member mean to say that hundred percent wards in West Pakistan have been delimitated.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : My point is about the delimitation of wards.

Mr. Speaker : Delimitation of all the wards. The member is not talking of a particular ward?

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : I am talking of delimitation.

Mr. Speaker : In respect of all the wards in West Pakistan?

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : In respect of one Province only.

مجھے امید ہے ۔ کہ اب آپ مجھے موقع ضرور دیں گے کیونکہ آپ کی تسلی ہو گئی ہے ۔

صدر گرامی ۔ میں عرض کر رہا تھا اس مسئلہ کی نزاکت کے متلق اور اس کی اہمیت کے متعلق ۔ ملک میں انتخابات چند ماہ میں ہونے والے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ان انتخابات کی پہلی کڑی حلقہ بندی کرنا ہے ۔ پہلے قوانین میں ایک واضح قانون ہوا کرتا تھا کہ delimitation کس طرح کی جائے ۔ میونسپل ایکٹ، ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ میں واضح اور بین قانون لکھا ہوا تھا کہ delimitation of wards کس طرح سے کی جائے گی لیکن اس چھوٹے قانون میں جسے Basic Democracies کا قانون کہتے ہیں اس میں کچھ نہیں ہے کہ delimitation کا کیا طریقہ ہوگا ۔ کون delimitation کرے گا ۔ کب preliminary gazette ہوگا ۔ کب اعتراضات لئے جائیں گے ۔ کون اعتراضات کے سماعت کرے گا ۔ اور کس طرح سے اس کو آخری شکل دی جائے گی ۔ یہ تمام طریقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Point of order.

The Member is referring to the delimitation of wards in the Province which has started since one month ago and, therefore, it could not be a matter of recent occurrence. It is a continuing process of one month. The very fact that he admits that he is referring to the whole of Province and not to a particular ward means that he is referring to a matter which is continuing since one month. only on that score it can be ruled out of order.

Mr. Speaker: Yes, the member should also answer to that objection

مسٹر افتخار احمد خان - صدر گرامی - بادشاہ سے زیادہ وفادار !(قہقہہ)

Mr Speaker: No personal remarks.

میاں محمد شریف - تخریبی عناصر کو زیادہ فروغ دینے والے نوابزادہ صاحب !

مسٹر افتخار احمد خان - صدر گرامی - دوسرے وفادار ! (قہقہہ) (قطع کلامیاں)

Mr Taj Muhammad Khanzada : Point of order.

Since Mr. Soomro has come to the rescue of Mr. Pasha, can I come to the rescue of Mr. Iftikhar in the same manner before you give your ruling.

مسٹر افتخار احمد خان - صدر گرامی - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ مسئلہ ہنسی اور مذاق کا نہیں ہے - یہ بڑے سنجیدہ غور و فکر کا مقتضی ہے - اور اس لئے آپ کی وساطت سے اس ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ delimitations کے متعلق جو شبہات اور شکوک ——

میاں محمد شریف - پوائنٹ آف آرڈر میری گذارش یہ ہے کہ ابھی ابھی سمرو صاحب نے اس کے recent occurrnce ہونے کے متعلق جو سوال اٹھایا تھا معزز ممبر کو اس کا جواب دینا چاہئے - (قطع کلامیاں)

Mr Speaker : He will answer to that. The Member may take his seat.

مسٹر افتخار احمد خان - صدرگرامی - موجودہ قانون میں کوئی وضاحت درج نہیں کی گئی کہ اعتراضات لینے کے لئے ان حلقہ بندیوں کو شائع کیا جائے گا یا نہیں - ان پر اعتراضات لئے جائیں گے یا نہیں - ان کے سماعت ہو گی یا نہیں ہو گی - ان تمام امور پر قانون بالکل خاموش ہے - اس لئے آج ہم ملک میں شہادت اور بے چینی بکھیر رہے ہیں ، اور یہ بے چینی اور یہ

شبہات ادھر بیٹھنے والوں تک محدود نہیں ہیں اس لئے صدر گرامی - پہلے میں یہ چاہتا ہوں وزیر مکرم سے کہ وہ وضاحت فرمائیں کہ اضلاع میں جو delimitations ہو رہی ہیں کیا وہ آخری ہیں؟ کیا ان پر اعتراضات کی سماعت کی جائے گی یا نہیں؟ یا لاہور میں گزٹ کرنے کے بعد الیکشن اتھارٹی ہی ان کی سماعت کرے گی؟

Mr. Speaker: The Member may put question about that.

مسٹر افتخار احمد خاں - یہ ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق میں وزیر مکرم کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ انتخابات پارٹی کے الیکشن نہیں ہیں - آپ نے جس طرح کنونشن مسلم لیگ کے الیکشن کرائے تھے اسی طرح ملک کے انتخابات کرانا چاہتے ہیں؛ میں واضح طور پر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ انتخابات ملک کے انتخابات ہیں - اس لئے ان کو سچائی سے اور free and fair طریقہ پر کرانا ہے - اور وہ اتنے خوف زدہ ہو گئے ہیں کہ . . . .

Mr. Speaker: The member may please take his seat. He is discussing the merits.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: I am not discussing the merits. I am discussing the facts.

Mr. Speaker: No. The meber is discussing the merits.

Mr Iftikhar Ahmed Khan: Sir. I am not discussing the merits.

آپ مجھے بولنے کا موقع نہیں دیتے -

Minister of Democracies has also discussed the same.

خواجہ محمد صفدر سیالکوٹ (نمبر ۱) - جناب والا - نوابزادہ افتخار احمد خان کی اس تحریک التوا سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے حکومت کی پارٹی کی دکھتی ہوئی رگ کو چھیڑ دیا ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی صاحب اس طرف سے اٹھتے ہیں اور کوئی اس طرف سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں - (شور اور قطع کلامیاں) جناب والا - میں آپ کی وساطت سے اس تحریک التوا کے سن و قبح پر بحث کئے بغیر جناب وزیر مکرم سے درخواست کرونگا کہ وہ اس کی اہمیت کے پیش نظر - جس طرح ملک قادر بخش صاحب نے میری اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا تھا کہ خوراک کے مسئلہ پر اس معزز ایوان میں بحث کی جائے - اسی طرح میں اس معزز ایوان کے جملہ ممبران

سے درخواست کرونگا اور خصوصاً جناب وزیر مکرم سے کہ وہ میری اس درخواست کو قبول فرمائیں ۔ کہ کل یا پرسوں اس مسئلے پر بحث کے لئے ایک گھنٹہ وقف کیا جائے ۔ تاکہ اس صوبہ کے بسنے والوں کو یہ معلوم ہو سکے کہ انتخابات کا ڈھونگ کیسے رچایا جارہا ہے ۔ اس میں ابھی سے کیا دھاندلی شروع ہے اور آئندہ کیا ہونے والا ہے ۔ تاکہ یہ سب چیزیں منظر عام پر آجائیں ۔ اور اس کے متعلق کسی کو شک و شبہ نہ رہے ۔ اس سلسلے میں اگر ان کا دامن صاف ہے ۔ تو

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

اگر ان کا دامن پاک ہے تو ان کو ہرگز جھجھکنا نہ چاہیئے ۔ لہذا مجھے امید ہے کہ میری یہ درخواست قبول کی جائیگی ۔ اور پرسوں اس موضوع پر اس ایوان میں بحث کی جائیگی ۔ اگر آپ واقعی کچھ نہیں کر رہے تو ہم اپنے الفاظ واپس لے لینگے ۔ لیکن اگر آپ کچھ کر رہے ہیں تو ہم آپ کی سب کاروائیاں منظر عام پر لائینگے ۔ تاکہ اس صوبہ کے عوام کو بتا سکیں کہ ہمارے یہ دوست کیا کیا دھاندلیاں کر رہے ہیں ۔

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varryal Memon): Sir, may I, with your permission, say a few words. I am really surprised to find that my colleegeues on this side, who, in the recent past were so very allergic to Basic Democracies, have all of a sudden developed fondness for the elections to Basic Democracies to be held in the near future.

Mian Abdul Latif: We are not allergic, we are simply asking for fair elections. (*Interruptions*).

Mr. Speaker: No interruptions, Mian Sahib.

Minister of Law: I said some of them. You are not one of them. I know you are very fond of Basic Democracies. You have been its admirer right from the beginning. (*Interruptions*).

Mr. Speaker: No interruptions.

Minister of Law: Another surprise has sprung up in the Opposition camp, when mr. Ahmed Mian Soomro raised a point of order and it is his right under the Rules. It is he, the same member whose utterances at one time were applauded by the Opposition, but why this sudden somersault. This change of attitutde is peculiar to the Opposition and they alone can explain it. My respectful submission is that the point.....

Mian Abdul Latif: What is he speaking about?

Mr. Speaker: He is replying to the statement of Khawaja Sahib. I think.

Minister of Law : Khawaja Muhammad Safdar has posed a question that the Treasury Benches should immeidately agree to this. He knows it that we will be happy to discuss this question with him. But the question is of the form and the place where it should be discussed. If Khawaja Sahib brings in an adjournment motion, sure enough, he does not expect us to agree to that and to have it admitted and then discuss this issue. The Minister concerned has made the postion very clear. I am only surprised that the members do not know the instructions which have the force of law issued by the Election Authority which is the statutory power under the B. D. O., defining the conditions, the circumstances and the data which will govern the delimitation of the wards. If they have not known it and if they have not come to know of it, it is their misfortune, the Government cannot help it. The delimination is being done according to the set rules and instructions issued by the election Authority which is operating in its own rights under the Basic Democracries Order, unimpaired, uninterrupted and uninfluenced by any Government agency or any Government influence.

Khawaja Muhammad Safdar : Question.

Minister of Law : The Member has moved this adjournment motion to say that the delimitation of all the wards in the whole of the province is irrigular is illegal and it has, therefore, created resentment in every nock and corner of the province. The Chair has very rightly pointed out that this is not one specific single question which can be debated here in this House. This will be a question probably of 40,000 wards and their delimitation which the member seeks to discuss under the garb of one single adjournment motion. Therefore, my respectful submission is that from all angles, technical, legal, including the one raised by Mr. Ahmed Mian Soomro, and the factual aspect of the case, this motion is really not in order and may be ruled as such.

Mr. Speaker : As the matter proposed to be discussed is not a single specific matter, the motion is ruled out of order.

Khanzada Taj Muhammad Khan: I think my frined's speech is worth congratulating. The only thing is that the spirit of that circular letter is nothing carried out in practice.

VIOLATION OF THE SECRECY OF BALLOT BY THE MINISTER OF BASIC DEMOCRACIES

Mr. Speaker : Next motion is from Mr. Hamza. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, making, the illegal act on the part of Mr. Abdul Ghaffar Pasha, Minister for Basic Democracies, Government of West Pakistan in violating the secrecy of ballot of some voters in the election of the member of Standing Committee for Home held on 26th February, 1964; and thereby defeating the very aim of holding the said elections.

Mr. Hamza: May I know how the administrative responsibility of the Government comes in ?

مسٹر حمزہ - (لائلپور - ٦) - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ معزز وزیر عبدالغفار پاشا صاحب ہماری حکومت کے تنخواہ دار ہیں - چنانچہ اس حیثیت میں جو کچھ بھی کرتے ہیں - اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوتی ہے - اس تحریک التوا کی اہمیت بہت زیادہ ہے - آج آپ کے سامنے اس ایوان میں جناب افتخار احمد خان صاحب نے جب یہ تحریک پیش کی کہ حکومت Delimitation of Constituencies کے معاملے

میں جانبداری سے کام لے رہی ہے ۔ اس سے آپ نے حکومت کا رویہ دیکھ لیا ہوگا اور جب اس ایوان میں ایک معمولی سے الیکشن کا معاملہ جو اتنی اہمیت کا حامل بھی نہ تھا ۔ پیش کیا گیا تو ہمارے وزیر صاحب کا کردار واضح ہو گیا ۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ جو جمہوریت کی بنا ڈالنے کا دعوے کرتے ہیں ۔ ان کا اپنا کردار ایسا ہے ۔ جیسے بلی کو دودھ کی رکھوالی کیلئے بٹھا دیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو معلم ہے کہ بنیادی جمہوریت اور پرائمری تعلیم کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ جب ہم پرائمری سکول میں تھے تو پڑھا کرتے تھے کہ کوا غلیل سے بہت ڈرتا ہے ۔ اس لئے اس سے بھاگتا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہی حالت ہماری حکومت کی ہے ۔ یہ حکومت بھی اسی طرح جمہوریت سے بھاگتی ہے جیسے کوا غلیل سے بھاگتا ہے ۔

Mr. Speaker That would be a discussion on merits. The member would not discuss the merits.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ جہاں تک اس کے facts کا تعلق ہے ۔ اس Adjournment Motion کی Admissibility پر تو میرے خیال میں جناب وزیر کو قطعا اعتراض نہ ہوگا ۔ کیونکہ یہ تو ان کے ذاتی کردار کے متعلق ہے اور اس بات سے انہیں بالکل خوف زدہ نہ ہونا چاہیے کہ facts اس معزز ایوان کے سامنے آئیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ معاملہ ایوان سے باہر کا نہیں ۔ دراصل یہ سارے ملک کا معاملہ ہے ۔ اور ایک ایسا افسوسناک معاملہ ہے جو اس ایوان میں معرض وجود میں آیا ۔

Mr. Speaker : Then it should have been moved as a matter of privilege

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ مشکل یہ ہے جو استحقات تحریر میں موجود ہیں ۔ ان کے تحت یہ نہیں آتا ۔ چونکہ یہ متعین معاملہ ہے ۔ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور قریب الوقوع بھی ہے ۔ اس لئے یہ تحریک التوا کے تمام لوازمات پورے کرتا ہے ۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ میں آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ذاتی طور پر مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ جو الزامات میں نے لگائے ہیں - ان کے بارے میں Assembly Secretariate کے پاس بھی پوری معلومات ہیں - اور میرے خیال میں ان کی وساطت سے یہی بات آپ کے علم میں بھی آگئی ہوگی - اگر ہماری حکومت اپنے بنائے ہوئے قوانین اور ضابطوں پر اس اسمبلی کے اندر عملدرآمد نہیں کر سکتی اور ایک ایسے معاملے کے بارے میں - جو معمولی سی اہمیت کا حامل ہے - ہمارے ایک وزیر کا جو بد قسمتی سے بنیادی جمہوریتوں کے وزیر کہلاتے ہیں - یہ کردار ہو تو پھر اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ زبوں حالی اور خوفناک صورت حال کیا ہوسکتی ہے -

Minister for Basic Democracies (Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha): Sir, the motion is opposed on technical grounds. I may submit that the facts, as stated by Mr. Hamza, are not definite. He has not mentioned anybody's name whom I contacted to influence to cast his vote for a certain candidate.

Secondly I, as a Minister, definitely visited the place where polling was going on to see that the Members of the Provincial Assembly after casting their votes come back to attend the Assembly so that quorum is maintained. I do not deny that I had gone there four or five times to bring back the Members to this House to see that quorum is maintained. Sometimes back I was called the Minister for quorum Affairs by the Member himself. It was my duty as Secretary of the Ruling Party (Majority Party) to see that quorum is maintained in the House. I may say that the aspersion cast by Mr. Hamza on Member to bring him into disrepute can result in a privilege motion against him. It is on aspersion against the Member of this House every single Member represents a population of three to four lakhs in this country. If he feels that a man of responsibility, a man of integrity and a man of honesty can cowed down by his aspersions he is mistaken. It is not only the insult of a Minister it is not my insult, it is the insult of this august House and I feel that some Members of the Assembly will come forth with a privilege motion against this genetleman so that in future he does not come in with a wrong statement on the floor of the House.

مسٹر حمزہ - وزیر صاحب نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان کا جواب دوں گا -

Minister for Basic Democracies: On a point of order. Sir, I have opposed the motion on technical grounds. If again he wants to say something else I think I have the right of reply. In the first instance I had opposed it on technical grounds. I have explained the position that this is a wrong statement. He has not mentioned specifically anybody's name whom I have influenced. The results clearly show that Mr. Hamza was a candidate and only 22 votes were cast in his favour. (*Interruptions*).

مسٹر حمزہ - عرض یہ ہے کہ معزز وزیر صاحب نے میری تحریک التوا کی تائید کی ہے - انہوں نے یہ خود محسوس کیا ہے کہ یہ بات بڑی اہمیت کی حامل تھی اور انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے کسی کو influence نہیں کیا - لیکن میرا اعتراض یہ نہیں - میرا اعتراض یہ تھا کہ بعض ممبران سے انہوں نے Counter-foils پر دستخط لے کر بیلٹ پیپر خود بیلٹ بکس میں ڈالے تھے -

جناب سپیکر - آپ کے سامنے اس قسم کے معاملات پیش ہوتے رہتے ہیں اور ہر ایک ممبر کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنا ہوتا ہے - اس کے علاوہ اس اہم معاملہ کے متعلق آپ کو بھی تمام معلومات حاصل ہیں -

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جو کچھ فرمایا گیا ہے وہ حقائق کے خلاف ہے اور ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم اس مغزز ایوان کے اندر اس پر اعتراض کر سکیں - اس کے متعلق ہمارے سیکرٹریٹ کے سٹاف کو سب کچھ معلوم ہے آپ دریافت کر سکتے ہیں - میں نے کسی ممبر کا نام نہیں لیا - اصل میں وہ ممبران گورنمنٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں - اور یہ گورنمنٹ جس قسم کا جبر و تشدد کر رہی ہے وہ سب پر عیاں ہے -

Mr. Speaker: No discussion about the merits. The member is discussing the motion itself. He may please to take his seat. The matter proposed in adjourment motion is vague and not definite. Moreover the administrative responsibility of the Provincial Government is not involved. The motion is ruled out of order.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - یہ آسان بات ہے آپ اس کا آسانی سے پتہ لگا سکتے ہیں - اس سیکرٹریٹ کو سب معلومات حاصل ہیں - آپ مہربانی فرما کر ایوان کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے اس کی انکوائری کریں -

---

SEARCH OF MIR JAFAR KHAN JAMALI'S BUNGALOW AT SIBI

Mr. Speaker: Next motion is from Khawaja Safdar. No. 191.

The member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unauthorised and illegal search carried out by the local Police for several hours on the 24th February, 1964 of the bungalow at Sibi

of Mir Jafar Khan Jamali, President Sind Zonal Muslim League in his absence as well as his guests staying in the bungalow at that time because this highhanded and illegal act of the local police to intimidate and disgrace a prominent leader of an Opposition Party and a very respectable Sardar of Jamli tribe has caused widespread resentment agaist the Government.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The motion is opposed.

Mr. Speaker: Was any search made ?

Minister of Law: Yes..

Mr. Speaker: Under what law ?

Minister of Law: Section 96 of the Criminal Procedure Code and Section 40 of the Frontier Crimes Regulations.

Sir, the search is neither unauthorised nor illegal. It is perfectly legal and in order. According to the S.D.M., Sibi, very objectionable literature has been secured from the house and an enquiry is pending under Section 40 of the F. C. R. and legal action against the persons responsible is imminent.

Mr. Speaker: Was the search made under the orders of the Magistrate ?

Minister of Law: Yes Sir. My submission is that the matter is sub-judice. The question regarding the objectionable literature (pamphlets) is under investigation and a warrant has been issued by the Magistrate under Section 96 of the Criminal Procedure Code. Therefore the issue cannot be discussed here through an adjournment motion.

The other connected matter is that he was forcibly asked to leave the place. It will be taken up immediately a fter this and I will address the Chair on this point.

So far as the personability of Mir Jafar Khan Jamali is concerned, the Government have got in its possession full and complete evidence that this gentleman was indulging in disruptive activities directed against the very solidarity of the State.

Khawaja Muhammad Safdar: Question. (*Interruptions*).

Mr. Speaker: The Law Minister shall not discuss facts at this stage.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - آج کل اس حکومت کا تکیہ کلام ہو گیا ہے کہ آپوزیشن پارٹی انتشار پسند ہے -

Mr. Speaker: I have not allowed the Minister to go into facts.

خواجہ محمد صفدر - اور اگر انہوں نے جمالی صاحب کے متعلق ایسا کہا ہے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں - ان کو شائد معلوم نہیں کہ جمالی صاحب وہ انسان ہیں جن کی کوششوں سے یہ ملک معرض وجود میں آیا ہے اور یہ حکومت ہر ایسے باعزت انسان کو ملک دشمن قرار دیتی ہے - میں گورنمنٹ بنچوں پر بیٹھنے والوں پر یہ واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہو کہ ہر شخص کو یہ کہہ دینا کہ وہ ملک میں انتشار پھیلاتا ہے آسان بات نہیں -

وزیر قانون - یہ غلط کہتے ہیں -

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ عرض یہ ہے کہ جناب وزیر قانون صاحب نے جو فرمایا ہے کہ وہ انتشار پسند ہیں اور ان کی کاروائیاں ملک کے مفاد کے منافی ہیں اس لئے میں اس ایوان میں پورے حقائق بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ انہوں نے جو گمراہ کن بیان دیا ہے اس کی قلعی کھول سکوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جناب میں دونوں طرف سے تقریریں سن لوں گا تو اس کے بعد کوئی فیصلہ کیا جائے گا ۔ اب آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر صاحب کا بیان اپنے اندر زہر لئے ہوئے ہے ۔

Mr. Speaker: Khawaja Sahib may please reply only to the technical objection that the search was made by the order of the Magistrate.

خواجہ محمد صفدر۔(سیالکوٹ۔۱)۔ مجھے یہ تار ملا ہے

"On February 24th the bungalow of Mir Jafar Khan Jamali was surrounded by Police in his absence and searched for several hours. Guests staying there were also searched. Nothing objectionable was found".

یہ تار محمد مراد خان جمالی صاحب ایم۔پی۔اے نے بھیجا ہے ۔ اب میں وزیر صاحب کے اعتراض کا جواب دوں گا ۔ ان کا اعتراض یہ ہے کہ ایف۔سی۔آر کے تحت ان کو تلاشی کے وارنٹ جاری ہوئے ہیں اور سی پی سی کے تحت قابل اعتراض لٹریچر برآمد ہوا ہے ۔ اس لئے یہ معاملہ subjudice ہے ۔

Mr. Speaker: Under Section 96 of the Criminal Procedure Code.

خواجہ محمد صفدر ۔ جہاں تک ایف۔سی۔آر کا تعلق ہے یہ معاملہ ویسے بھی subjudice نہیں ہے ۔ ایف ۔ سی۔ آر کے متعلق اس قسم کی کئی Rulings موجود ہیں کہ ایف ۔ سی ۔ آر کے تحت اس قسم کا وارنٹ اگر ناجائز طور پر جاری کیا جائے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کی توجہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے مباحثات صفحہ ۸۲ کی طرف اتھارٹی کے طور پر دلاتا ہوں اس میں یہ Hold کیا گیا ہے کہ search وارنٹ اگر سی ۔ آر پی ۔ سی کے تحت جاری کئے جائیں تو آرڈینری ایڈمنسٹریشن آف لا کا معاملہ ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ تو پھر جناب والا لا منسٹر صاحب یہاں تکلیف نہ فرمائیں یہ کہکر کہ یہ Subjudice ہے ان کا پوائنٹ رہ گیا ۔ میں اس پر بحث کرتا ہوں ۔ جناب والا میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس ایوان میں اس سے پیشتر کئی بار ہمنے اس قسم کی رولنگ پیش کی ہے اگر جناب والا آپ ضروری سمجھیں تو میں تھوڑے عرصے کے اندر اندر ہی ۔

مسٹر سپیکر ۔ Search کے متعلق ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اس حد تک agree کرتا ہوں کہ قانونی طور پر کوئی Search یا کوئی Arrest کا وارنٹ عام قانون کے تحت سی ۔ آر ۔ پی ۔ سی کے تحت جاری کئے جائیں تو وہ آرڈنری ایڈ منسٹریشن آف لا کا معاملہ ہے اور اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے تو میں نہایت ادب سے درخواست کرونگا کہ وہ آرڈنری ایڈمنسٹریشن آف لا نہیں ہے ۔ اور وہ *Bona fide* ہے اور پھر ان کی دیانت اور بد دیانتی بحث میں آئیگی ۔ وہ آرڈر بحث میں نہیں آئیگا ۔ تو اس لئے میں یہ درخواست کرونگا کہ یہ جو حکم پولیٹیکل ایجنٹ نے دیا ہے ۔ سی آر کے تحت دیا ہے وہ جناب بد دیانتی پر مبنی ہے ۔

محض ایک شخص کو جو کہ آپوزیشن کا برگزیدہ ممبر ہے اور ایک بڑا رہنما ہے اس کو تنگ کرنے کے لئے اور اس کو ذلیل کرنے کے لئے ہے اور جیسا کہ ہمارے وزیر قانون صاحب نے فرما دیا ہے اور بعض ایسی باتیں ہیں جو میں نہیں کہنا چاہتا تھا کہ اس قسم کی غیر مناسب باتیں کیوں ہورہی ہیں ان کو کیوں دھمکایا جارہا ہے اور کیوں ڈرایا جا رہا ہے اور ان کے راستے میں کیوں رکاوٹیں پیدا کی جارہی ہیں کہ یہ اپنا کام نہ کرسکیں ۔

Mr. Speaker : As stated by the Law Minister, the search warrant had been issued by the Sub-Divisional Magistrate and it is in the ordinary administration of law, the motion is ruled out of order.

VERBAL ORDERS OF COMMISSIONER, QUETTA DIVISION CONVEYED TO MIR JAFAR KHAN JAMALI TO LEAVE SIBI IMMEDIATELY.

Mr. Speaker: Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the illigal and unlawful verbal orders of the Commissioner, Quetta Division, conveyed by the Political Agent to Mir Jafar Khan Jamali, President, Sind Zonal Muslim League and a very responsible Sardar of Jamali tibe on the 24th February, 1964, to leave Sibi immediately and when the said Mir Sahib demanded written orders the Political Agent refused to do so. This act of high-handedness in complete, disregard of the law of the land and fundamental rights now guaranteed by the Constitution of the Commissioner, Quetta Division and the Political Agent has dismayed the public of the province and has caused widespread resentment amongst them.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Waryal Memon): Sir, the facts are denied After his house search was over and objectionable seditious literature was secured, he in his own heart felt that probably he is ahead of some trouble and himself left the place and came over to Jacobabad.

Mr. Speaker: Was any verbal order served?

Minister of Law: Nothing.. Everything is denied. No verbal order was every given by any officer, Rvenue Officer, Judicial Officer or police officer telling him to leave the place. He himself left the place and came over to Jacobabad.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: Sir the Law Minister as said that he was circulating seditious literature. May I know thorugh you wheat does he mean by seditious literature? Does he mean to say that all democratic literature is seiditious literature?

Minister of Law: Litoraturo secured from his house search.

خواجہ محمد صفدر - اسکے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ پھر تو میر صاحب کا چالان ۱۲۴— الف کے تحت ہونا چاہیئے -

Minister of law: Wait and see.

خواجہ محمد صفدر - وزیر صاحب نے اطلاع ممکن ہے پولیٹکل ایجنٹ سے حاصل کی ہو شبہہ تو ہو نہیں سکتا لیکن میری اطلاع اس ایوان کے معزز رکن کی جانب سے ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس معزز رکن نے یہ غلط اطلاع دی ہو - میں اسے سچ سمجھتا ہوں اور میں اس معزز ایوان کے ہر رکن کو دیانتدار سمجھتا ہوں اور یہ اطلاع مجھے میر محمد مراد خان جمالی نے دی ہے - پہلا ایڈجورنمنٹ موشن یہ ہے - کہ ۲۴— تاریخ کی جب صبح ہوئی تو اسوقت میر صاحب گھر پر نہیں تھے - search ہوئی - ختم ہوگئی - شام کے وقت جب وہ پہنچے تو ان سے کہا گیا کہ آپ سبی چھوڑ دیں -

"On evening of the same day Mir Jaffer Khan and myself (i. e. Mir Murad Khan Jamali) reached Sibi. The Political Agent summoned Mir Sahib and gave verbal orders on behalf of the Commissioner, Quetta, Mr. Enver Adil, that Mir Sahib should leave Sibi immediately. Mir Sahib protested that orders be communicated to him in writing. Politial Agent refused to give anything in writing and demanded Mir Sahib immediately to withdraw because Commissioner had ordered so. Mir Jaffer and myself left Sibi. Had Mir Sahib remained in Sibi Some false case would have definitely been fabricated against him, the executive being e pert in manufacturing false cases against respectable patriotic citizens of this country who do not subscribe to the views of the ruling party. The fudamental right of the people are being violated and respectable people are being ridiculed by officials. Please raise this.

ڈپٹی سپیکر - خواجہ صاحب کیا اس تار میں یہ بھی وضاحت فرمادی ہے کہ انکے سامنے یہ آرڈر ہوئے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - اس تار میں انہیں نے یہ کہا جو کچھ انہوں نے لکھا ہے - اسکے علاوہ میں کچھ نہیں بتا سکتا - انہوں نے کہا کہ میر صاحب کو بلا کر کہا گیا -

Mr. Speaker : That means not on his presence.

خواجہ محمد صفدر - مراد خان جمالی اسوقت موجود نہ تھے - تو جناب والا میں یہ درخواست کرونگا کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے - میر محمد جعفر خان جمالی اپنی حیثیت میں نہ صرف اپنے tribe کے سردار ہیں بلکہ سندھ زونل مسلم لیگ کے صدر ہیں اسکے علاوہ وہ ان بزرگوں میں سے ہیں اور وہ ان رہنماوں میں سے ہمیں جنہوں نے اس ملک کے بنانے میں سعی بلیغ کی - وہ ان لوگوں سے ہیں جو قائداعظم کے پرچم تلے جہاد آزادی کرتے رہے - میں صرف اسکی اہمیت ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کون شخص ہمیں اور انکی کیا اہمیت ہے - اس ملک میں - میں صرف یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ جوں جوں انکی اہمیت زیادہ ہوگی توں توں انکی اس ایڈجورنمنٹ موشن کی اہمیت زیادہ ہوگی - چاہے وزیر صاحب انکی اہمیت سے انکار کر دیں لیکن انکی اہمیت مغربی پاکستان میں مسلم ہے - اور یہ گورنمنٹ کیطرف سے بھی مسلم ہے - کہ وہ آپوزیشن کے بڑے رہنما ہمیں یہ انکو ڈراتے ہیں اور دھمکاتے ہیں تو میں یہ عرض کرونگا کہ ان حالات میں گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ کھلے دل سے اس معاملے کو take up کرے اور انہوں

نے ان پر جو الزامات لگائے ہیں انکے متعلق ہماری بحث کو بھی سنئے - محض اسطرح ڈرانے اور دھمکانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے -

Mr. Speaker : It is an established principle of parliamentary practice that an adjournment motion should be based on admitted facts or established facts. As the facts have been denied by the learned Law Minister and no cogent proof has been produced that verbal orders were made, the motion is ruled out of order.

ORDERS OF DISTRICT MAGISTRATE, LAHORE UNDER SECTION 144 ON THE EVE OF WEST PAKISTAN LABOUR CONFERENCE

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar in his next motion wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the malafido orders of the District Magistrate, Lahore, promulgated under Section 144 of the Cr. P. C., banning all meetings in the area of Corporation and Cantonment of Lahore without assigning any reason for such orders. These orders are in fact issued to prohibit the organizers of the West Pakistan Labour Conference to hold their three-day conference scheduled to be held at Lahore on 28th, 29th February and 1st March. The un-called for and illegal orders of the District Magistrate, Lahore, on the ever of the West Pakistan Labour Conference have caused widespread resentment amongst the public of this Province.

Mr. Speaker : Orders under Section 144, Cr. P. C.....

Kh. Muhammad Safdar : Are *bona fide*. Yes.

اگر *bona fide* ہو تو - لیکن سوال یہ ہے کہ میں بھی لاہور میں ہوں - آپ بھی لاہور میں ہیں - آخر کونسے ہنگامی حالات پیدا ہوئے ہیں - کہ جنکی وجہ سے یہاں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا ہے - میں سیدھا سا آپ سے سوال بھی کرتا ہوں - اور ان سے بھی کرتا ہوں -

Mr. Speaker: That is the discretion of the judicial Officer.

خواجہ محمد صفدر - بہر حال Discretion ہو judicially Exercise اگر Discremination judicially Exercise نہ ہوگی - تو مجھے یہ حق ہے کہ میں یہ کہوں کہ یہ احکام بددیانتی سے صادر ہوئے ہیں -

Mr. Speaker: Then the member has got a remedy to go to the High Court for revision petition.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - یہ forum اس لئے ہے - کہ ہم کسی مسئلہ کو agitate کرسکیں - کہ ہمارے افسران اپنے کسی اختیار کو ناجائز طور پر استعمال کر رہے ہیں - انکو روکا جائے - حکومت سے کہیں - کہ وہ انہیں روکے - آپ کو اختیارات دیئے جائیں - آپ انکا جائز استعمال کریں -

Mr. Speaker: When there is already judicial remedy there can be no adjournment motion.

Does the member agree to this proposition ?

Kh. Muhammad Safdar: I do agree with this proposition. But the matter is not the one which requires apeal to the High Court. This matter concerns the orders that so far as these orders are concerned there was no cause or no reasons for the promulgation of 144 in Lahore Cantonment and Corporation areas. Therefore; I contend that these orders were mala-fide and as such can be discussed in this House.

Mr. Speaker: Mr. Khurshid has also given notice of a similar motion. This is regarding the resentment caused to the public by the prohibition imposed by the District Magistrarte Lahore upon the Assembly of five or more persons in a public place in the Lahore Municipal Corporation and Lahore Cantonment area, without assigning reasons thereof, as reported in the Press, yesterday.

How is it not an ordinary matter of law when a judicial officers, under the authority vested on him, has passed an order under Section 144 of the Cr. P.C. ?

The member can put a revision petition.

راو خورشید علی خان - جناب والا - میں نے اس میں یہ بات لکھی ہے - کہ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی طرف سے وجوہات بتا دیئے جاتے - تو شاید یہ اس بات کی Justification ہو سکتی تھی- کہ چونکہ Legal Remedy موجود ہے - اس لئے اسکو agitate کرنے کیلئے یہ forum نہیں ہے - . . . .

Mr. Speaker: If they don't assign the reasons even then the Member can go to High Court.

راو خورشید علی خان - جناب والا - اسکے متعلق میری یہ عرض ہے - کہ جیسا کہ میرے فاضل دوست خواجہ صفدر صاحب نے اشارہ کیا ہے کہ اگر آرڈر کے لئے وجوہات موجود ہوں - تو بات ظاہر ہے - کہ کوئی بھی آدمی یہ غلطی کرنے لئے تیار نہ ہوگا - کہ وہ کوئی ایسا آرڈر جاری کرئے کہ جسکے متعلق خواہ مخواہ عوام کے اندر چہ میگوئیاں پیدا ہو جائیں اور شبہات پیدا ہو جائیں اور وہ یہ سمجھنے پر ہی مجبور ہوں کہ دیدہ دانستہ طور arbitrorily without any rhyme or reason لوگوں کو انکے صحیح حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے - کوئی بھی اچھی انتظامیہ اس بات کے لئے تیار نہ ہوگی - کہ اسکے کسی action کے متعلق شبہات پھیلیں - لیکن دراصل اسکے متعلق کوئی وجہ موجود نہیں ہے - جمہوریت کو جمہوری اداروں کے حقوق کو اور انکے Rights کو اور شہری آزادی کو اس طرح کچلا جاتا ہے -

Mr. Speaker: The member may please take his seat.

نوابزادہ افتخار احمد خان (جھنگ) - صدر گرامی - ویسے تو ہر تحریک کو نامنظور کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ بیان کی جا سکتی ہے - لیکن جس رفتار کے ساتھ ہم اور یہ ایوان چل رہا ہے - اپنی اہمیت ، افادیت اور اپنی Importance ختم کر رہے ہیں -

Mr. Speaker: That is not about admissibility.

نوابزادہ افتخار احمد خان - یہ سیاسی مسئلے اور یہ لاقانونیت جو ہماری انتظامیہ کے افسران کر رہے ہیں اس سے اغماض اور ہمارے اس پر بحث نہ کرنے سے انکو مزید من مانی کاروائیاں کرنے کا موقع دیا جارہا ہے - * * * * * * * *

Mr. Speaker: That is an aspersion on the House and the Member should withdraw those remarks.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: Withdrawn.

Mr. Speaker: Those remarks stand expunged from the proceedings of the Assembly.

نوابزادہ افتخار احمد خان - جناب والا - دوسری بات میں قانونی عرض کرنا چاہتا ہوں - اور وہ یہ ہے - کہ تحاریک التوا کے لئے ہمارے قواعد نے جتنی شرائط لاگو کی ہیں - انہی قواعد کے تحت ہم نے اور آپ نے اس ایوان کی کاروائی کو چلانا ہے - ان شرائط میں کہیں بھی یہ ordinary administration of law کی شرط درج نہیں ہے - آپ صرف پرانی Practices سے پرانے فیصلوں سے یا پرانی روایات سے ہی یہ چیز حاصل کرتے ہیں - تو اسکے متعلق میرا سب سے پہلا اعتراض تو یہ ہے - کہ جہاں آپکے پاس واضح رولز موجود ہوں - جہاں ان تمام شرائط کو define کرنے کیلئے رولز موجود ہوں - تو انکے متعلق روایات میں جانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے - دوسری بات یہ ہے - کہ اگر آپ ordinary administration of law کو توجہ سے سماعت فرمائیں - کہ اسکا مقصد کیا ہے آپ کہتے ہیں کہ اس کا مقصد یہ ہے - کہ جو آرڈر کوئی آفسر پاس کر دے - یا کوئی عدالت پاس کردے - تو چونکہ وہ کسی قانون کے ماتحت حکم نافذ کرتی ہے - تو اس صورت میں یہ ایوان بے بس ہو جاتا ہے - کیونکہ حکم بہر حال کسی قانون یا کسی سیکشن کے ماتحت ہی کوئی آفسر نافذ کرتا ہے - تو آپکی

*Expunged as ordered by the speaker

interpretation کے مطابق وہ قانون بن جاتا ہے ۔ تو اسکا واضح اور آخری نتیجہ یہ نکلتا ہے ۔ اگر اس حکم میں وہ قانون اور وہ میکشن لکھ دے ۔ تو یہ ordinary administration of law بن جاتا ہے ۔ اس لئے وہاں پر یہ ایوان ختم ہو جاتا ہے ۔ اور اس پر بحث کرنا اس ایوان کے اختیار سے باہر ہو جاتا ہے ۔ مثال کے طور پر میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ اگر ایک سیشن جج کسی شخص کو بغیر سماعت کے پھانسی کی سزا دیدے ۔ اور یہ لکھ دے ۔ کہ یہ مجرم ہے ۔ تو کیا آپ اسے ordinary administration of law کا فیصلہ کہینگے ۔ یہ فیصلہ تو ہوگا ۔ مگر بغیر jurisdiction کے فیصلہ ہوگا ۔ جب تک مقدمے کی سماعت نہ ہو ۔ صفائی پیش نہ ہو ۔ استغاثہ ہو ۔ جو کہ سیشن جج کے لئے ضروری ہیں کہ وہ مقدمے کو ان تمام مراحل سے گذارے ۔ تو وہ فیصلہ ordinary administration of law کے مطابق نہیں ہوگا ۔ اس لئے اگر لاہور کے قابل ڈپٹی کمشنر کو—— (پتہ نہیں یہ کہاں سے تشریف لائے ہیں ۔ ہم نے تو آج ہی ان کا نام سنا ہے) (قطع کلامیاں)

Mian Muhammad Sharif (Parliamentary Secretary): I protest against the remarks. (Interruptions).

Mr. Speaker: Order, please order.

میاں محمد شریف ۔ ہر سیشن میں دو آدمی آپکی طرف سے اسطرف آجاتے ہیں ۔

Major Sultan Ahmad Khan: Sir, Mian Sharif has also passed an aspersion on the itegrity of the House by saying—

"ہر سیشن میں دو آدمی آپکی طرف سے اس طرف آجاتے ہیں" ۔ ۔ ۔ ۔ آپ ہی کے دوست ہیں ۔ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ آپکو کچھ نہ کچھ خیال ہونا چاہئے ۔

Mr Speaker: Mian Sahib that is not proper.

میاں محمد شریف ۔ مجھے ان کی بے بسی پر رونا آتا ہے ۔ یہ بے بسی ہیں (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب جب آپ بولنا چاہیں تو پہلے آپ Chair کی اجازت لیں ۔ یہ درخواست میں آپ سے بھی اور دوسری جانب سے بھی دونوں سے کررہا ہوں ۔

That is not to way to address the House.

مسٹر اختیار احمد خاں ۔ صدر گرامی ۔ میں آپ کا بے حد شکر گذار ہوں ۔ بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے آج

میاں محمد شریف صاحب کو آداب مجلس سکھانے کی کوشش کی ہے ۔ (قطع کلامیاں) لیکن وہ سیکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : No discussion about that.

As the orders of the Deputy Cammissioner, Lahore, to impose ban under section 144 of Cr. P.C. are judicial orders, the remedy lies to the High Court and the aggrieved person can go and file a revision petition. The action has been taken under the ordinary administration of law. The motion is, therefore, ruled out of order.

The motion of Rao Khurshid Ali Khan is also ruled out of order.

Minister of Law Sir, we have been dealing with adjournment motions for full one hour. I request that the rest of the adjournment motions may be taken up tomorrow.

Khawaja Muhammad Safdar : I quite agree.

Mr. Speaker : So the rest of the motions will be taken up tomorrow.

راؤ خورشید علی خاں (منٹگمری ۔ ۳)۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کچھ ایڈجرنمنٹ موشنز آج کے لئے postpone کی گئی تھیں ۔ ان کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج کے لئے ایک ہی تھی ۔ دو کل کیلئے اور پرسوں کے لئے تھیں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ پرسوں جب اس معزز ایوان میں ریزولیوشن پیش ہو رہے تھے تو جہاں تک مجھے یاد ہے محترم سلطان محمد اعوان کا ایک ریزولیوشن تھا تناول کے علاقہ کو پسماندہ علاقہ قرار دینے کے متعلق ۔ اس میں میرے محترم دوست عباسی صاحب اور ایک اور صاحب نے کچھ ترامیم پیش کی تھیں کہ فلاں فلاں علاقوں کو بھی اس ریزولیوشن میں شامل کر دیا جائے ۔ اس وقت میں نے ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ چونکہ اس ریزولیوشن کا Scope ان ترامیم سے بڑھ جاتا ہے اس لئے یہ ترامیم خلاف ضابطہ ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس وقت یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ ترامیم باضابطہ ہیں ۔ میں نے اس وقت بھی اس رولنگ کو تسلیم کیا تھا اور آج بھی کرتا ہوں ۔ لیکن نہایت ادب سے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے کچھ رولنگ اس موضوع پر دیکھے ہیں ۔ ان کی روشنی میں ۔

Mr. Speaker ; I will hear the Member on the next turn.

Khawaja Muhammad Safdar : Alright, Sir. Thank you very much.

THE WEST PAKISTAN PROVINCIAL ASSEMBLY (ALLOWANCES OF MEMBERS AMENDMENT) BILL 1964.
(*Introduction*)

Mr. Speaker : Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon Sir, I introduce the West Pakistan Provincial Assembly (Allowances of Member Amendment) Bill, 1964.

Mr. Speaker : The Bill stands introduced.

THE WEST PAKISTAN PRIMARY EDUCATION (AMENDMENT) BILL 1963
(*Resumption of discussion*)

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill be taken into consideration at once.

وزیر تعلیم (میاں محمد یسین خاں وٹو) ۔ جناب والا میں اگلے روز یہ عرض کر چکا ہوں کہ پرائمری ایجوکیشن کمیٹیوں کی ضرورت کیا ہے ۔ اور کس وجہ سے اور کن حالات میں انہیں بنایا گیا تھا ۔ آج میں اس بات کا جواب دوں گا کہ اس کی دفعہ ۸ میں جو ترمیم تجویز کی گئی ہے کہ غیر سرکاری ممبران کی تعداد تین سے چار کردی جائے ۔ اسکی وجہ کیا ہے ۔

جناب والا ۔ اس وقت اس کمیٹی کی Constitution کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ڈپٹی کمشنر ۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف سکواز اور تین غیر سرکاری نمائندے ہوتے ہوں ۔ اس ترمیم کے ذریعہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ ان کی تعداد تین سے چار کر دی جائے تاکہ کمیٹی میں غیر سرکاری ممبران کی تعداد سرکاری ممبران سے زیادہ ہو ۔ پھر جناب والا ممبران کی تعداد کے متعلق اور بھی بہت سے اعتراضات فرمائے گئے ہیں ۔ اور میرے دوست حمزہ صاحب نے خاص طور پر یہ اعتراض فرمایا ہے کہ تین کانے اور چار اندھے ہوتے ہیں ۔ اور کرمانی صاحب نے یہ اعتراض فرمایا کہ ان ممبران کی تعداد چار کی بجائے یا تو تین رہنے دی جائے یا پانچ کر دی جائے ۔ اگر میرے دوست کے خیال کے مطابق تین کانے اور چار اندھے ہوتے ہیں تو ہم یہ کوشش کریں گے کہ ایسی ترمیم ہو جائے کہ غیر سرکاری ممبران کی تعداد پانچ کر دی جائے ۔ پانچ کی تعداد کے متعلق ترمیم آئی تو میں کوشش کروں گا کہ اسے تسلیم کر لوں ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد ایک بڑی ضروری چیز جو حزب مخالف کی طرف سے بھی اور اس طرف سے بھی پیش کی گئی ہے اور جسکی اہمیت کا مجھے احساس ہے وہ یہ ہے کہ کئی مقامات پر پرائمری سکولوں کی عمارات پر پوری توجہ نہیں دی جاسکی ۔ اصل میں جناب والا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ کمیٹیاں بنیں تو جس طرح کسی بھی نئے کام میں عملی دقتیں سامنے اتی ہیں اس طرح اس کام میں بھی بہت سی عملی دقتیں ، ایڈمنسٹریٹو اور مالی پیش آئیں جن کی وجہ سے اس طرف پوری توجہ نہ دی جا سکی ۔ قانون کے مطابق یہ ذمہ داری بنیادی جمہوریتوں کی ہے اور اس حیثیت سے یہ کوشش بھی کی جارہی ہے کہ عمارات کے بارے میں بنیادی جمہوریتوں کو احساس دلایا جائے کہ وہ اس طرف پوری توجہ دیں اور حکومت اس مسئلہ کو خاص طور پر actively consider کر رہی ہے کہ پرائمری سکولوں کی عمارتوں کے معاملہ پر پوری توجہ دے اور جہاں کہیں مرمتوں کی ضرورت ہو وہاں مرمتیں کی جائیں ۔ اور انشاءاللہ فوری طور پر اور جلد از جلد اس پر عمل درآمد کی کوشش کی جائے گی ۔

پھر جناب والا ۔ بہت سے ممبروں نے انفرادی طور پر ان کمیٹیوں کے متعلق اعتراضات کئے ہیں ۔

Mr. Speaker: The Minister may please try to be brief.

وزیر تعلیم ۔ بالکل مختصر عرض کرتا ہوں جناب ۔ بہت سے ممبران نے انفرادی طور پر اراکین کمیٹی کے متعلق یا کسی خاص کمیٹی کے متعلق اعتراضات کئے ہیں ۔ اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اگر وہ specific instances تحریری طور پر مجھے دیں تو میں پوری کاروائی کرنے کے بعد دیکھوں گا کہ انکی جو جائز تکالیف ہیں وہ دور کر دی جائیں ۔

جناب والا ۔ ایک بات جس کے متعلق اعتراض کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس ضمن میں عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں کوئی تجویز سامنے نہیں آئی ۔ میں ممبران کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس کمیٹی کی ایک ممبر وہ خاتون ہوتی ہے جو ضلع میں female education کی انچارج ہوتی ہے ۔

وہ اپنے عہدے کی حیثیت سے کمیٹی کی ممبر ہوتی ہے اور جب تعداد پانچ کر دی گئی تو اس صورت میں یہ دیکھنے کی کوشش کی جائے گی کہ اگر مناسب ہو تو وہاں عورتوں کو بھی نمائندگی دے دی جائے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں زیر غور تحریک کی مخالفت کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The question is—

That the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill, 1963, be referred to a Select Committee consisting of—

(1) the Education Minister,
(2) Mian Muhammad Akbar,
(3) Mian Abdul Latif,
(4) Mr. Abdur Raziq Khan, and
(5) the mover,

with instruction to report by the 31st March, 1964.

(*The motion was lost*)

Mr. Speaker: The question is—

That the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Education be taken into consideration at once.

(*The motion was carried*)

Mr. Speaker: Now, the House will consider the Bill clause by clause.

CLAUSE 2

Mr. Speaker: These are some amendments. First one is from Amir Habib Ullah Khan Saadai. The Member may please move his amendment.

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائلپور) - صاحب صدر میں آپ کی اجازت سے یہ ترمیم پیش کرتا ہوں —

کہ ضمن ۲ میں ہنگامی ابتدائی تعلیم مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۲ء کی دفعہ ۸ میں تحتی دفعہ (۱) کی مجوزہ ضمن (د) کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے - یعنی —

"(د) ضلع کی یونین کونسلوں - ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئر مینوں میں سے منتخب کردہ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے تمام مقرر کردہ اراکین نیز اس ضلع کے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان"۔

مسٹر سپیکر- سعدی صاحب- آپ نے جو ترمیم move کی ہے، اس کا نمبر گیا ہے It isNo. 1 لیکن آپ نے کولسی move کی ہے۔

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - یہ نمبر ۱ ہے جناب جو ترمیم میں نے پہلے دی ہوئی تھی وہ میں نے move نہیں کی - بل کے مجلس قائمہ سے آنے کے بعد ترمیم دی تھی- وہ پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker : Then he does not press the first one.

Amir Habib Ullah Khan Saadi. No Sir.

Mr. Speaker Then I will propose the one he has moved.

Clause under consideration, amendment moved is;

That in clause 2 for the proposed clause (d) of sub-section (1) of Section 8 of the West Pakistan Primary Education Ordinance 1962 the following be substituted namely:—

"(*d*) all the appointed members of the District Council chosen from amongst the Chairman of the Union Councils and of the Town and Union Commitees in the District as will as the Headmasters of the High School in the District.

Minister of Education: Opposed.

امیرحبیب اللہ خاں سعدی - صاحب صدر - اس ترمیم کے متعلق میری گذارشات کے دو حصے ہیں- ایک تو اس مسودہ قانون میں اصل ترمیم کے متعلق ہے اور دوسرے میری گذارش ایک نکتہ وضاحت کے متعلق ہے - جو میں بعد میں اپنی گذارشات کے ساتھ ذاتی طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں -

صاحب صدر - اس مسودہ قانون میں حکومت کی طرف سے جو ترمیم تجویز کی گئی ہے اس کی غرض وغائیت یہ ہے کہ غیر سرکاری ارکان کی تعداد تین سے چار کر دی جائے تاکہ ان کی تعداد سرکاری ارکان سے زیادہ ہو جائے - بظاہر یہ ترمیم کوئی ایسی غلط معلوم نہیں ہوتی - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ موجود صورت حال جس میں یہ پرائمری ایجوکیشن کمیٹیاں چل رہی ہیں - اس ترمیم کے پاس ہونے کے بعد اس میں کوئی خاص فرق پڑتا ہے یا نہیں -

جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ اس چھوٹی سی ترمیم سے کوئی فرق نہیں پڑتا - محترم وزیر صاحب نے اشارہ کیا تھا کہ یہ پرائمری ایجوکیشن کمیٹیاں اس غرض سے بنائی گئی ہیں کہ -----

خواجہ جمال محمد کوریجہ - جناب والا - ہاوس میں کورم نہیں ہے -

Mr. Speaker : Let there be count. (count was taken). The House is not in quorum let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*)

The House is in quorum. Yes Mr. Saadi

امیر حبیب اللہ خاں سعدی ۔صاحب صدر ۔ ان کمیٹیوں کی تشکیل کی غرض و غایت یہ ہے کہ اضلاع میں تعلیمی نظام حکومت سنبھال لے کیونکہ اس کے متعلق اساتذہ ، طلبا اور ان کے والدین میں کافی ہیجان پیا تھا اور یہ agitation کئی سال جاری رہی ہے اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ان تعلیمی اداروں کا نظام حکومت خود سنبھال لے ۔ لیکن اضلاع کے اساتذہ اور طلباء کے والدین کے اس مطالبے کو جب پورا کرنے کا وقت آیا تو اس میں ایک عجیب و غریب صورت پیدا کر دی گئی اور بجائے اس کے کہ حکومت اس نظام کو کلیتاً خود سنبھال لیتی ۔ اس کے ساتھ تھوڑی ہی پخ عوامی نمائندگی کی بھی لگا دی گئی اور اس میں تین غیر سرکاری رکن شامل کرکے اسے ایک کمیٹی کا نام دیدیا گیا ۔ اب اس صورت حال سے ایک متضاد کیفیت پیدا ہو چکی ہے ۔ نہ یہ کمیٹی سرکاری ہے اور نہ ہی اس میں عوامی نمائندگی سے کوئی فائدہ ہو رہا ہے ۔ اس کمیٹی کا چیئرمین ڈپٹی کمشنر ہے اور چیئرمن کے فرائض بحیثیت ڈپٹی کمشنر اس قدر متنوع اور گونا گوں ہیں کہ اس وقت ان کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں اسے بمشکل ہی وقت ملتا ہے کہ وہ کسی کمیٹی میں حاضری دے سکے ۔ اس کا زیادہ وقت سرکاری جلسے ، جلوسوں اور دیگر تقریبات کے انتظامات کرنے میں صرف ہو جاتا ہے ۔

اس کے علاوہ اس کے فرائض بحیثیت ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ ۔ ضلع کی انتظامیہ کے سربراہ اور ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کے بھی ہیں ۔ وہ اوقاف کی ڈسٹرکٹ کمیٹی کا بھی چیئرمین ہوتا ہے ۔ عملے ہذالقیاس ۔ یہ اس قدر زیادہ فرائض ہیں کہ وہ پوری طرح ان کی طرف توجہ نہیں دے سکتا ۔

جناب والا ۔ اس وقت تک اس کمیٹی میں جو غیر سرکاری ارکان لئے گئے ہیں ۔ ان میں قومی اسمبلی کے ارکان بھی ہیں اور صوبائی اسمبلی کے بھی اور اس کے اجلاس عموماً ان اسمبلیوں کے اجلاس کے دوران آتے ہیں ۔ اس لئے وہ ان کمیٹیوں میں حاضر نہیں ہو سکتے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہرپھرکر صرف District Inspector of Schools ہی ایک آخری authority رہ جاتا ہے تو میں آپ کی وساطت سے

محترم وزیر تعلیم سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب اس کی عملی صورت یہی ہے تو آپ اس تین اور چار کے فرق سے آخر حاصل کیا کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ سیدھی طرح اس مسئلے کو اس طرح حل کیوں نہیں کرتے کہ یا تو پورے طور پر اس میں سرکاری اختیار رکھئیے ۔ تاکہ نمائندگی کا سوال ہی پیدا نہ ہو اور اگر آپ نے نمائندگی دینا ہی ہے تو موثر نمائندگی دیجئے تاکہ ضلع کے مختلف حصوں سے رائے رکھنے والے لوگ ، جو اپنے مسائل سے واقف ہیں اور اپنی تکالیف کو اچھی طرح جانتے ہیں ، اپنے مقامی حالات کے پیش نظر اپنے مسائل کو بہتر طور پر حل کر سکیں ۔ ان کو پورے طور پر نمائندگی دی جائے ۔ اس وقت پرائمری ایجوکیشن کمیٹیوں کے سلسلے میں District Inspector of Schools کے دفتر کا ہیڈ کلرک کلی اختیارات استعمال کرتا ہے اور ضلع کے اتنے بڑے تعلیمی نظام کے عزل و نصب ۔ تمام اخراجات اور دیگر امور پر حاوی ہوتا ہے کیونکہ خود District Inspector of Schools کی بھی تو کئی قسم کی مصروفیات ہوتی ہیں اور یہ دیکھا گیا ہے کہ اکثر اضلاع میں اس سارے قصے کو صرف ہیڈ کلرک ہی چلا رہا ہوتا ہے ۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ صرف ایک ہیڈ کلرک سارے نظام کو چلاتا ہے اور میں بلا خوف تردید یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح اس صوبہ میں اہم ریلوے سٹیشنوں میں سٹیشن ماسٹری کی جگہ حاصل کرنے کے لئے خاص قیمت مقرر ہے جو افسران بالا کو دی جاتی ہے ۔ اس طرح اب ڈی ۔ آئی کو لا محدود اختیارات ملنے سے محکمہ تعلیم میں بھی یہی ہو رہا ہے ۔

جناب والا ۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ اس صورت حال میں اس کا یہ علاج نہیں ۔ یا تو آپ اس میں زیادہ ممبر بڑھا دیں یا سرے سے ہی اس کو تمام تر سرکاری تحویل میں لے لیا جائے ، تاکہ یہ معلوم ہو کہ اسے حکومت چلا رہی ہے اور اگر پبلک کو نمائندگی دینی ہے تو جیسا کہ میں نے تجویز پیش کی ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے مقرر کردہ نمائندے اور جملہ ارکان جو یونین کمیٹی ، ٹاؤن کمیٹی یا یونین کونسل کے چیئرمین میں سے لئے گئے ہیں ان کو اس کمیٹی کے ممبر بنایا جائے ۔ ان میں صوبائی اسمبلی کے ممبران کو بھی جو اس ضلع کے ہوں لیا جائے ۔

سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ضلع میں جو ہائی سکول ہوں ان کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کو بھی شامل کر لیا جائے ۔ اس کے بعد میں اپنا دوسرا نقطہ وضاحت نہایت مختصر الفاظ میں پیش کروں گا ۔ یہ میرا ذاتی نقطہ وضاحت ہے ۔

جناب صدر ۔ اگلے روز جب اس مسودہ قانون پر بحث جاری تھی تو اس طرف سے کہا گیا تھا کہ تعلیم میں جو ہنگامے پیدا ہوتے ہیں وہ اس جانب سے اٹھائے جاتے ہیں ۔ اس کی وضاحت کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں ، اگرچہ میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے زیر بحث لایا جائے ۔ لیکن چونکہ ایک واضح الزام لگایا گیا ہے جس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ۔ اس لئے میں اس معاملہ میں کم از کم اس جانب سے وضاحت کر دینا چاہتا ہوں ۔

صاحب صدر ۔ تعلیم میں جو ہنگامے اٹھے ہیں یہ تعلیمی افسران کی نا اہلی کی وجہ سے ہیں اور ان کی فرض ناشناسی کی وجہ سے اٹھے ہیں ۔ گذشتہ اجلاس سے پہلے جو طلبا کے ہنگامے ہوئے تھے وہ میں سمجھتا ہوں ۔

Mr. Speaker : It is not relevant to the amendment.

Amir Habib Ullah Khan Saadi : It is a personal explanation.

چونکہ یہ واضح طور پر الزام لگایا گیا تھا اس لئے ضروری ہے کہ اس ممبر کا نام کا اظہار کر دوں ۔ اس سے ہماری پوزیشن صاف ہو جائے گی ۔

جناب صدر ۔ اس سارے ڈرامہ کا ہیرو Student's affairs کا انچارج ایک پروفیسر ہے اور دو ڈی ۔ ایس ۔ پی ہیں ۔ جنہوں نے تمام ہنگامے پیدا کئے ہوں ۔

وزیر تعلیم (ملک محمد یاسین خاں وٹو) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر معزز ممبر personal explanation کے طور اس کا جواب دینا چاہتے ہیں تو زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ اس معاملہ کی ذمہ داری کسی پر کرنے کی بجائے اگر وہ اپنی ذاتی پوزیشن واضح کریں ۔

Mr. Speaker : I am quite agree with that.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی - یہی میں کہنا چاہتا ہوں کہ میں بھی اس سے متفق ہوں - کہ اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں - جب میں اس کی ذمہ داری fix کرکے اس کی نشان دھی کر دوں گا تو میری پوزیشن خود بخود صاف ہو جائے گی -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - کتنا بہتر ہوتا کہ جب گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے ایک ممبر نے یہ الزام مجموعی طور پر اپوزیشن پر لگایا تھا اس وقت محترم وزیر محمد یسین خان وٹو کو اس بات کا احساس ہوتا اور وہ ان کو اس وقت روکتے - اب جب کہ مجموعی طور پر اپوزیشن پر یہ الزام لگایا جاچکا ہے یہ مناسب نہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے آپ اس کی تردید نہ کریں - بہتر یہ ہے کہ جو اس بے بنیاد الزام کے ذمہ دار ہیں ان کی نشان دھی کی جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے -

Mr. Speaker: This is no point of order. The member may please take his seat.

وزیر تعلیم - میں اس بات کا خصوصی طور پر جواب نہیں دینا چاہتا تھا - شاید اس قانون کے بارے میں انہوں نے غور نہیں فرمایا ہے - بہتر یہ تھا کہ معزز ممبر نے میاں لطیف صاحب سے مشورہ کیا ہوتا اور واقفیت حاصل کرکے پھر اعتراض کرتے - جو بات جنرل طور پر کی جاتی ہے اس کی کیفیت اور ہوتی ہے اور جو ذاتی طور پر کی جاتی ہے اس کی کیفیت اور ہوتی ہے -

Mr. Speaker: Now Raja Allah Dad Khan, Mr. Abdul Majid Jatoi. Begum Jahan Ara Shah Nawaz and Mian Muhammad Akbar had also given notice of similar amendments, and out of them Begum Shah Nawaz is present. Does Begum Sahiba want to speak?

بیگم جہاں آرا شاہنواز—(لاہور-ملتان ڈویژن) صدر محترم اس بل کے متعلق کچھ نہ کچھ عرض کرنے کے لئے میں اس ایوان میں کھڑی ہوئی ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ جہاں تک ابتدائی تعلیم کا تعلق ہے کہ ہمارے ملک میں اس کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی، جتنی کہ دینی چاہئے - آج دنیا بہت آگے بڑھ چکی ہے اور جیسا کہ محترم بھائی وزیر تعلیم صاحب کو

معلوم ہے دنیا میں ابتدائی تعلیم کے سلسلے میں کئی قسم کے نئے طریقے ایجاد کئے گئے ہیں - جن کے ذریعہ بہت جلد وہ لوگ اپنے بچوں کو تعلیم سے بہرہ ور کر سکتے ہیں ، لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہم تعلیم میں دنیا کے کئی ایک دوسرے ممالک سے تیس یا چالیس نہیں بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ ستر اسی سال پیچھے ہیں ، ہمارے ملک میں آج سے ۵۰ سال پہلے جو ابتدائی تعلیم کا طریقہ رائج تھا آج بھی وہی ہے - اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بد قسمتی سے تعلیم کا معیار ہمارے ملک میں بہت گر چکا ہے اور بہتر ہو نہیں رہا بلکہ گرتا جا رہا ہے ، میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج جو مسئلہ ہمارے سامنے آیا ہے ایک نہایت important مسئلہ ہے میں ایسی کمیٹیوں کے تقرر کی حامی ہوں - اور ایسی کمیٹیاں ہونی چاہئیں - ایسی کمیٹیوں میں کام کرنے سے مجھے جو تجربہ حاصل ہوا ہے اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جب کبھی کسی اچھی کمیٹی نے کام کیا ہے تو اسکولوں کی تعلیم کا معیار بلند ہوتا چلا گیا ہے - مگر صدر محترم ان کمیٹیوں کو اگر صحیح طور پر چلایا جائے تو یہ بے حد کارآمد اور مفید ثابت ہو سکتی ہیں - اور ان سے بے حد استفادہ کیا جا سکتا ہے ، لیکن یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے - جب ہم ایسے ممبران مقرر کریں جو تعلیم کے متعلق کچھ جانتے ہوں - اس لئے میں یہ عرض کروں گی اور خاص طور پر اس ایوان میں محترم وزیر تعلیم کی خدمت میں گذارش کروں گی کہ وہ ایسی کمیٹیاں بنائیں اور ضرور بنائیں اور ان میں تین چار نہیں بلکہ پانچ سات ممبران مقرر کریں - خواہ وہ اسمبلی کے ممبران ہوں یا پبلک اور نمائندہ اشخاص ہوں ، صرف ان لوگوں کو مقرر کیا جائے جو تعلیم کے متعلق کچھ جانتے ہوں اور اس کام میں خاص دلچسپی لیتے ہوں اور جن کے پاس وقت ہوتا کہ وہ صحیح معنوں میں کوئی مفید کام کر سکیں - میں نے یہ دیکھا ہے کہ جس وقت لاہور میونسپل کمیٹی میں لڑکیوں کے سکولوں کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم ہوئی میں خود

بھی اس کی ایک ممبر تھی - جب ہم سکولوں میں گئے تھے ہم نے دیکھا کہ آج کل کے طریقوں کے مطابق جو ابتدائی تعلیم کے لئے نئی چزیں بھیجی گئی تھیں ان کو مقفل کیا ہوا تھا - حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ جو چیزیں سکولوں میں بھیجی گئی ہیں ان کو استعمال کیا جاتا اور بہت سے نقائص جابجا تھے ان کمیٹیوں میں عورتوں کی نمائیندگی ایک ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف سکولز نہیں کر سکتی ، اس کے پاس اپنا بہت کام ہوتا ہے اور اگر کبھی اس کو کسی کمیٹی میں جانا ہو گا تو تین چار مہینے میں صرف ایک بار ایسی کمیٹی میں جا سکے گی ، نیز وہ پبلک کی نمائندہ نہ ہونگیں اس لئے ضرورت ہے کہ ممبران کمیٹی سکولوں میں اگر جائیں اور دیکھیں کہ آیا استاد اور استانیاں صحیح کام کر رہی ہیں - اور جو چیزیں ان کو ابتدائی تعلیم کے لئے دی گئی ہیں ، کیا ان کو استعمال کر رہے ہیں یا نہیں اور کن طریقوں سے بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ سکولوں میں پینے کا پانی نہیں ہوتا - لڑکیاں بے چاری پیاسی بیٹھی رہتی ہیں اور پانی ہوتا ہے تو گھڑے بہت گندے ہوتے ہیں اور ان کا پانی پینے کے قابل نہیں ہوتا - میں ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی - اپنے محترم بھائی کی خدمت میں صرف اتنا عرض کروں گی کہ ان کمیٹیوں کے ڈی سی صدر نہ ہونے چاہیئں-

صدر محترم - بد قسمتی سے ڈپٹی کمشنروں کے پاس اتنا کام ہوتا ہے وہ نہ صرف یہ بلکہ اکثر اضلاع میں بلکہ ہر ضلع میں ان کو سوائے افسروں اور وزیروں کو Receive کرنے سے اتنا وقت ہی نہیں ملتا کہ وہ اپنی فائلیں بھی دیکھ سکیں فائلیں ان کی میزوں پر پڑی رہتی ہیں ، انگریز وائسرائے سال میں ایک مرتبہ کہیں ایک صوبہ میں جایا کرتے تھے اور آج تو روز افسروں کو Receive کرنا پڑتا ہے تو وہ کیا کام کر سکتے ہیں - ان سے آج ہم یہ امید کریں کہ وہ تعلیمی کمیٹیوں کے صدر بنکر کوئی مفید اور کارآمد کام کر سکیں گے یا ان کی نگرانی میں تعلیم بہتر ہو جائیگی

یہ تقریباً نا ممکن ہے ، بہر حال میری گذارش ہے کہ اگر کمیٹیاں بنانا ہیں اور خصوصیت سے جب لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم علیحدہ ہے تو عورتوں کی علیحدہ کمیٹی ہونی چاہئے اور مردوں کی علیحدہ ہو اور وہ افسروں کے ہاتھوں میں نہ دیجائیں جو بہت زیادہ مصروف ہیں اور کام نہیں کر سکتے۔ اگر کسی افیسر کے پاس وقت ہو تو بیشک آپ اس کو چیئرمین رکھیں مگر ان کے ممبران ایسے ہوں جن کو تعلیم میں خاص حس ہو ، جو تعلیم میں دلچسپی لیتے ہوں اور یہ سمجھ سکتے ہوں کہ ابتدائی تعلیم کیسی ہونی چاہئے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اسی بل کی موافقت کرتی ہوں ۔

Mr. Speaker: The question is—

That in clause 2, for the proposed clause (d) of sub-section (1) of Section 7 of the West Pakistan Primary Education Ordinance 1962, the following be substituted, namely:—

"(d) all the appointed members of the District Council chosen from amongst the Chairmen of the Union Councils and of the Town and Union Committees in the District as well as the Headmasters of the High Schools in the District."

(*The motion was lost*).

Mr. Speaker: Next amendment is by Raja Allah Dad Khan. He is absent.

Does Begum Sahiba press it ?

Minister of Education This is the same.

Mr. Speaker: No, this is slightly different.

وزیر تعلیم لیکن ہیڈ ماسٹر کے الفاظ اس میں بعینہ موجود تھے ۔

Mr. Speaker: I think, practically it is the same. Now, Mian Abdul Latif may please move the next amendment.

Mian Abdul Latif: Sir, I move :—

That in clause 2, for the proposed clause (d) of Sub-section (1) of sect of the West Pakistan Primary Education Ordinance 1962, the following be substituted, namely:—

(d) all the appointed members of the District council chosen from amongst the Chairmen of Union Coucils and of the Town and Union Committees in the District.

Mr. Speaker: The motion is—

That in clause 2, for the proposed clause (d) of sub-sect on (1) of Section 8 of the West Pakistan Primary Education Ordinance 1962, the following be substituted, namely:—

"(d) all the appointed members of the District Council chosen from amongst the Chairmen of the Union Councils and of the Town and Union Committees in the District."

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ ۱)۔ جناب صدر ۔ میں نے پہلے ہی گذارش کی تھی کہ تعلیم ایک ایسا مقصد ہے جو سیاسیات سے قطعی طور پر بالا تر ہونا چاہئے جس طرح سوسائٹی کا یہ فرض ہے کہ ہر شخص کے علاج پر توجہ دیجائے اسی

طرح کوئی شخص خواہ وہ کسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو یا وہ کسی بھی خیال کا ہو ، انصاف کے معاملے میں کوئی سیاست نہ ہونا چاہئے ۔ ہر مظلوم کو ظلم کے ازالہ کے لئے انصاف ملے ۔ اسی طرح سے تعلیم ایک ایسا ادارہ ہے جس میں سیاست کو کسی قسم کے مداخلت کی اجازت نہ ہونا چاہئے ۔

میں نے وزیر تعلیم صاحب کی تقریر بڑے احترام اور توجہ سے سنی ۔ مجھے کمیٹیوں کے جواز کے لئے ان کے پاس سے کوئی معقول دلائل نہیں ملتیں ، جن سے کہ میں اپنے پہلے دلائل اور اسٹینڈ کو چیلنج کر سکوں ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ پچھلے تجربے سے جو میں نے حاصل کیا ہے یہ ہے کہ ان کمیٹیوں نے ہماری تکالیف میں اضافہ کیا ہے اور ان کا ازالہ نہیں کیا ، کوئی کمی نہیں کی ۔ اس لئے بہترین صورت تو یہ ہو گی کہ کمیٹیوں کو سرے سے رکھا ہی نہ جائے اور اگر رکھا جائے تو ان کا اسکوپ ان کی تعداد اس طریقہ سے نہ ہو کہ یہاں سے کمشنر صاحب یا وزیر تعلیم یا ڈی۔سی ۔ صاحب اپنی مرضی سے چند افراد کو سیاسی اثرات کے ماتحت سیاسی اغراض کو پورا کرنے کے لئے وہاں نامزد کر دیں ، کیونکہ اس سے تعلیمی غرض کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا ۔ ضلع کی تعلیم کی کوئی خدمت نہ ہو گی وہاں محض سیاسی . . . . . .

Syed Ahmad Saeed Kirmani: There is no quorum in the House.

Mr. Speaker: Let there be a count.

The House is not in quorum. (*Count was taken*). Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*).

The House is in quorum now. Yes, Mian Sahib.

میاں عبدالطیف—میں جناب والا ۔ یہ گذارش کر رہا تھا اگر ہم یہ سمجھ ہی لیں کہ کمیٹیوں کے سمبران کی تقرری بہت ضروری ہے تو کسی شخص کو Discretion نہ ہونا چاہئے کہ کوئی شخص اپنی مرضی کے مطابق اور اپنی صوابدید سے چند اشخاص کو جنہیں وہ چاہے نامزد کر دے ، چاہے ان کی Moral integrity lowest Level پر ہو اگر آپ کو نامزد ہی کرنا ہے تو جیسا کہ میں تجویز کرتا ہوں کہ اس میں

کسی کا Discretion نہ ہو ۔ By virtue of office وہ لوگ جو اپنے عہدے کی حیثیت سے ڈسٹرکٹ کونسل کے وہ ممبران جو یونین کونسل اور ٹاون اور یونین ٹاون کمیٹی کے چیئرمینوں میں سے منتخب ہو کر وہاں آ گئے ہیں ان لوگوں کو اپنے عہدے کے نام پر شامل کر لیا جائے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت ہمارے سامنے تعلیم کی Pressing Problems یہ ہیں ۔ ہماری پرائمری تعلیم بہت زیادہ Extensive ہو کیونکہ ہمارا موجودہ لیول ایشیا کے دوسرے ممالک سے اونچا نہیں ہے اور کم سے کم جو لیول ہے اس سے بھی ہم نیچے پہنچے ہوئے ہیں ۔

ہماری تعلیم کی اس وقت Literacy کی level غالباً ۱۳-۱۴ پرسنٹ ہے ۔ تو ہمیں اسبات کی ضرورت ہے کہ پرائمری تعلیم کی طرف توجہ دیجائے اور اس کو ایمرجنسی Basis پر اور اس کے لئے Revolutionary پروگرام بنائے جائیں کہ آئندہ آنے والے ۵ یا ۱۰ سال تک اس لیول کو ۱۳ سے بڑھا کر ۳۰ پرسنٹ تک پہنچا دیں اور ہمارے ۳۰ فیصد آدمی کم سے کم ایسے ہوں کہ جو خط پڑھ سکیں محکمہ اکثر کہا کرتا ہے کہ ہمارے پاس بلڈنگ کی کمی اور Teachers کی کمی ہے ، اساتذہ کی کمی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کمیٹیاں ان مسائل کو نہیں حل کر سکیں گی ۔ اس کے لئے بڑی Revolutionary Conception کے ساتھ سکیم چلائیں گے اور وہ وزیر تعلیم کی طرف سے ہی چلے گی ۔ یہ بتائینگے کہ اگر کسی گاوں میں عمارت نہیں ہے تو نہ ہو ، اس کی عمارت کے بغیر کسی جنج گھر میں چلے جاو اگر وہ بھی نہیں تو کسی مسجد میں چلے جاو ۔ تمہارا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا ۔ اب ان کی شرائط یہ ہیں کہ سکول وہاں کھولے جائینگے کہ جہاں عمارت ان کی تسلی کے مطابق ہو ۔ اگر آپ کے پاس اساتذہ کی کمی ہے تو وہ آپکے ہاتھ میں ہے ۔ آپ Mass Scale Production کیجئے ۔ اگر آپ کو دس ہزار اساتذہ کی ضرورت ہو تو آپ بارہ ہزار پیدا کر دیں آپ کے پاس ذو ہزار فالتو ہوجائینگے ۔ جب تک آپ اس قسم کی انقلابی چیزیں نہ سوچیں گے تو اگر آپ کی یہ تین چار یا پانچ بھی کمیٹیاں ہوں گی تو وہ کیا کرلینگی ۔ (قطع کلامی)

Mr. Speaker: No interruption.

میاں عبداللطیف—تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ تین یا چار کی کمیٹی سے مجھے اب یہ محسوس ہو رہا ہے کہ اب وزیر تعلیم صاحب متفق ہو گئے ہیں کہ ان کی تعداد چار کی بجائے پانچ کر دی جائے کیونکہ رائے منصب علی خان کی ترمیم بھی ہماری ترمیم کے ساتھ ہے۔ جس میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ اس تعداد کو چار کی بجائے بڑھا کر پانچ کر دی جائے۔ اگر آپ کے خیال میں یہ چیز بہت مفید ہے اور پانچ کی کمیٹی کا Brake اس تعلیم کی کمیٹی پر بھی لگانا ہے۔ تو پوسٹ ماسٹر کے ساتھ بھی ایک کمیٹی پانچ افراد کی لگا دی جائے۔ آپ کی کچھ تھوڑی سی نفری وہاں بھی صرف ہو جائے گی۔ اسی طرح سول سرجن اور ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کے ساتھ بھی پانچ پانچ افراد کی کمیٹیاں لگا دیں۔ کچھ تھوڑی سی نفری وہاں بھی صرف ہو جائیگی۔ لیکن یہ پھر بھی بیکار سی بات ہو گی، کیونکہ یہاں ایک انقلابی نظام تعلیم کی ضرورت ہے جہاں تک اس کو چلانے کا تعلق ہے۔ ضلع کے افراد سے پوری طرح Efficiency سے کام یہ لیں۔

Mr. Speaker: The question is—

That in Clause 2, for the proposed clause (d) of Sub-section (1) of Section 8 of the West Pakistan Primary Education Ordinance 1962, the following be substituted, namely:—

"(d) all the appointed members of the District Council chosen from amongst the Chairmen of the Union Councils and of the Town and Union Committees in the district."

(*The motion was lost*).

Mr. Speaker: The next amendment is by Rai Mansab Ali Khan. He may move it.

Rai Mansab Ali Khan Kharal (Sheikhupura III): Sir, I beg to move—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in the proposed clause (d) of Sub-section (1) of section 8 of the West Pakistan Primary Education Ordinance 1962, for the words "four members" occurring in line 1, the words "five members" be substituted.

Mr. Speaker: Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in the proposed clause (d) of sub-section (1) of Section 8 of the occurring in West Pakistan Primary Education Ordinance, 1962 for the words "four members", line 1, the words "five members" be substituted.

Minister of Education: Not opposed.

Khawaja Muhammad Safdar and Mian Abdul Latif: It is opposed, Sir.

(*Interruption*)

رائے منصب علی خان کھول—(شیخوپورہ - ۳)—جناب والا - اس بے ضرر سی ترمیم کی مخالفت خواجہ صاحب اور میاں عبدالطیف صاحب نے کی ہے ، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود اس قسم کی ترمیم پیش کر چکے ہیں - اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ عوام اپنے حالات اور ماحول کے مطابق اپنے مسائل کو خود حل کریں اور اس کمیٹی کی تشکیل کا مقصد بھی یہی ہے - اس طرف سے پہلے تین اور پھر چار ممبروں کی تعداد پر اعتراض کیا گیا تھا اور ہم نے اس اعتراض کو تسلیم کرتے ہوئے - اب اس کی تعداد پانچ کر دی ہے اس میں ہمارے پیش نظر یہ بھی ہے کہ جس طرح محترمہ بیگم شاہنواز صاحبہ نے فرمایا تھا کہ اس میں عورتوں کو نمائندگی نہیں ملی ہے تو اب اگر مناسب ہوا اور کہیں اس قسم کی ضرورت پیش آئی - تو ہم ہر ضلع میں عورتوں کو بھی نمائیندگی دے سکیں گے - جناب والا - اس سے پہلے جناب سعدی صاحب اور جناب میاں عبدالطیف صاحب نے جو اپنی ترامیم پیش کی ہیں - انہوں نے اس کی تعداد پہلے ہی شائد پچاس سے بھی زیادہ کر دی ہوگی - کیونکہ تمام یونین کمیٹیوں کے چیئر مین میونسپلیٹوں اور ٹاون کمیٹیوں کے چیئر مینوں کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے - اس کے علاوہ انہوں نے اس میں ہیڈ ماسٹر صاحبان کو بھی شامل کیا ہے - تو اس لحاظ سے ایک دو ممبران کی تعداد بڑھانے سے ان کا مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے اور ہم حداعتدال سے تجاوز بھی نہیں کرتے ہیں - کیونکہ اگر ہم اس کی تعداد بڑھا کر اس ہیئت ترکیبی کو اس طرح بنائیں تو استعداد کار میں بڑی کمی واقع ہو جائیگی اور یہ کمیٹی صحیح معنوں میں کام بھی نہ کر سکیگی - جس سے اس کا مقصد پورا نہ ہو گا -

خواجہ محمد صفدر— جناب والا - مجھے اس بات سے قطعاً کوئی خوشی نہیں ہے کہ میں اپنے نوجوان دوست اور اس ایوان کے معزز رکن رائے منصب علی خان صاحب کی تجویز کی مخالفت کروں - لیکن چونکہ بات اصول کی ہے - اس لئے میں اس کی مخالفت کرنے پر مجبور ہوں -

وزیر زراعت و آبپاشی—آپ اور اصول ؟

خواجہ محمد صفدر—جناب والا ۔ رائے صاحب میرے عزیز تھے اور ملک صاحب میرے دوست ہیں ۔ غالباً اصولی باتیں سب ہی ان کے لئے رہ گئی ہیں ۔ ہمارا تو گویا کچھ رہا ہی نہیں ۔

وزیر تعلیم—آپ کے لئے نہ ماننے کا اصول باقی رہ گیا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر—تو میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ ہم دراصل اس کمیٹی کی موجودہ طرز تشکیل کے ہی مخالف ہیں ۔ ہم نہ تین کے خلاف ہیں نہ چار کے اور نہ پانچ کے مخالف ہیں ہماری مخالفت ان کی طرز تشکیل سے ہے ۔ اس اصول سے ہے ۔ یہ نامزدگیاں ہوں ۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب ان کے چیئرمین ہوں ۔ یہ نہ ہونا چاہئے ہم نے اس ایوان میں دو ایک ترامیم پیش کی تھیں ۔ اور ان کے پیش کرنے کے پیچھے ایک اصول تھا ۔ ایک مقصد تھا ۔ وہ یہ تھا ۔ کہ تعلیم کا یہ اہم ترین مسئلہ جو ہمارے در پیش ہے ۔ اور کئی سالوں سے در پیش ہے ۔ میں ان ہی پر الزام نہیں لگاتا ۔ بلکہ ان کے مشیروں نے بھی قوم کے اس اہم ترین مسئلے کی طرف توجہ نہیں دی ۔ اور اسی طرح یہ بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس اہم ترین مسئلے کو پس پشت ڈال رہے ہیں ۔ اور وقتی طور پر کہیں اس طرف اور یہاں وہاں پیوند لگا رہے ہیں ۔ اس طرح یہ مسئلہ حل نہ ہو گا ۔ ڈسٹرکٹ کونسلوں سے تعلیمی ادارے واپس لے لئے گئے ہیں ۔ اب تین آدمیوں کی کمیٹی ہے ۔ اور جناب وزیر محترم نے ان پر چار آدمیوں کو مقرر کرنے کی کوشش کی تھی ۔ اور کامیاب کوشش کی تھی ۔ اب میرے محترم دوست رائے منصب علی خان صاحب نے یہ تجویز کی ہے کہ اسے پانچ کر دیں ۔ تو آخر ان کا انتخاب کون کرے گا ۔ عوام کریں گے ۔ یا ڈپٹی کمشنر کی صوابدید پر ان کا چناو ہو گا ۔ اگر ان کا انتخاب ڈی ۔ سی ۔ کی صوابدید پر ہو اور

یقیناً ایسا ہی ہے - تو پھر خواہ اس پر پندرہ آدمی ہوں - تو پھر بھی عوام کی نمائندگی نہیں کرتے - اور خواہ پانچ ہوں تو پھر بھی وہ غیر نمائیندہ ہی ہوں گے - میں اسی لئے اس کی مخالفت کرتا ہوں - کہ یہ جمہوریت کے خلاف ہے ان تمام قدروں کے خلاف ہے - جو کہ جمہوریت کے تحت اور ملک میں ہونی چاہیں - اور جسکا دعوی میرے دوست کرتے رہتے ہیں - اس لئے میں نے یہ تجویز کی ہے - کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے وہ تمام اراکین جو کہ چیئرمین میں سے . . . .

Mr. Speaker: That has been rejected.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) - پوائنٹ آف آرڈر -

اس وقت میرے فاضل دوست اس بات کی مخالفت کر رہے ہیں - کہ پانچ کی تعداد کیوں نہ ہو-

Mr. Speaker: That is what I have pointed out.

خواجہ محمد صفدر—دراصل وہ مسئلہ جو ہے - وہ نامزدگی کا مسئلہ ہے - ہم ڈپٹی کمشنر کو چیئرمین تسلیم کرنے سے ضرور ہی انکار کرتے ہیں - اس لئے کہ وہ کسی کا بھی نمائیندہ نہیں ہوتا - وہ کسی ضلع میں چھ ماہ کسی میں آٹھ تک ہی رہتا ہے - اسے کسی ضلع کی ضروریات کا علم نہیں ہو سکتا اگر علم بھی ہو بھی تو اسے اس سے پہلے ہی تبدیل کر دیا جاتا ہے - اس کو اس ضلع میں وہ دلچسپی نہیں ہو سکتی - جو کہ ضلع میں رہنے والوں کو ہو سکتی ہے - اس لئے جناب والا میں اس اصول کی بنا پر اس تعداد میں اضافے کی مخالفت کرتا ہوں -

میاں عبدالطیف—جناب والا میرے فاضل بھائی رائے منصب علی خان جو کہ میرے چھوٹے بھائی ہیں - میرے عزیز ہیں مجھے ان سے الفت ہے - لیکن افسوس ہے کہ خالص اصول کی بنا پر میں ان کی مخالفت کرتا ہوں انہوں نے فرمایا ہے - کہ تعلیمی معاملات کا حل مقامی طور پر عوامی نمائیندے کریں گے . . .

مسٹر سپیکر—الفت اور مخالفت دو متضاد چیزیں ہیں -

میاں عبدالطیف—الف برحال ان سے بھی ہو سکتی ہے ۔

دوسرے انہوں نے فرمایا ہے کہ اس میں غالباً وہ عورتوں کو نمائیندگی دینے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ جہاں تک پہلی چیز کا تعلق ہے میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں سر تسلیم خم کرتا ہوں اس تجویز کے سامنے کہ اگر یہ تجویز پیش ہو کہ پروونشل اسمبلی کے وہ ممبران جو اس Side پر بیٹھے ہوئے ہیں by virtue of their office اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے تو میں یہ تسلیم کرتا ہوں ۔ کیونکہ یہ پبلک کے کسی Major Section کے منتخب نمائندے ہیں ۔ یہ اس کی آواز وہاں پنچا دیں گے ۔ اگر اس کے علاوہ کوئی ایسی theory اس پر رکھ دی جائے جہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی یا کمشنر کی یا ڈویژنل کونسل یا کسی اتھارٹی کی eliminate discretion ہو جائے ۔ آدمی اپنے حق اور عہدے کی بنا پر کسی چنے ہوئے عہدے کی بناء پر خود بخود وہاں جاتا ہے ۔ وہ وہاں اپنے elect کرنے والوں کے معاملات کو بڑی مضبوطی کے ساتھ اپنے ضمیر کے مطابق اپنے اصول کے مطابق وہاں پیش کر سکتا ہے ۔ ان کے لئے fight کر سکتا ہے ۔ لیکن عالی جاہ ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا نمائیندہ چنا ہوا ہو اور کام کرے لوگوں کے لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ؟ جناب والا میرے فاضل دوست اس چیز کی مخالفت کر رہے ہیں کہ تعداد چار سے پانچ کی جائے ۔ مجھے ان کی اس بات سے اتفاق ہے کہ وہ اختلاف کر رہے ہیں لیکن ہمیں یہ بات دیکھنی ہے کہ کون سی بات کس موقع پر کی جانی چاہئے اس وقت وہ صرف تعداد کے سلسلہ میں مخالفت فرمائیں ۔

Mr. Speaker: Mian Sahib should be relevant to the amendment.

میاں عبدالطیف—میں یہی عرض کر رہا تھا کہ چونکہ اس کی بنیاد غلط ہے اس لئے تین سے چار کریں یا رائے منصب علی کی تجویز کے مطابق چار سے پانچ کریں انکی جو اغراض ہیں وہ پوری نہیں ہوں گی ۔ میرے بھائی نے بتایا ہے

کہ پانچ وہ کیوں کر رہے ہیں ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ لوکل طور پر لوکل نمائندگان لوکل معاملات کو حل کریں گے میں نے یہ بتانا ہے کہ یہ غلط ہے ۔ نمائندگان جو ڈی ۔ سی چنے گا وہ پانچ بھی ہوں گے تو معاملات حل نہیں کر سکیں گے ۔ وہ ڈی ۔ سی کی خوشامد سے وہاں جائیں گے ۔ خوشامد سے وہاں رہیں گے ۔ آپ نے ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں) میرے فاضل بھائی نے بتایا ہے کہ وہ پانچ کیوں کر رہے ہیں ۔

Minister of Education: Again he is irrelevant.

Mian Abdul Latif: I am perfectly relevant.

اور باقی جناب ایک بات بتائی گئی ہے ۔ کہ بیگم صاحبہ کو Placate کرنے کے لئے کہ وہ عورتوں کو نمائندگی دینا چاہتے ہیں ۔ میں مان لیتا ہوں کہ آپ کی نیت صاف ہے لیکن میں اب بھی چیلنج کرتا ہوں کہ آپ شائد کہیں ایک یا دو جگہ اس کو پورا کرنے کر دیں گے ۔ باقی کسی ضلع میں نہیں کریں گے ۔

Mr. Speaker: The question is:—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education in the proposed clause (d) of sub-section (1) of Section 8 of the West Pakistan Primary Education Ordinance 1962, for the words "four members", occurring in line 1, the words five members', be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The question is:—

That clause 2 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried)

PREAMBLE

Mr. Speaker: The question is:—

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried).

SHORT TITLE

Mr. Speaker: Short Title. There is an amendment to it.

Mian Abdul Latif: I beg to move:—

That in clause 1, for the figures 1962 the figures '1964' be substituted.

Mr Speaker: Clause under consideration, amendment moved is:—

That in Clause 1, for the figures '1962 the figures '1964'be substituted.

وزیر تعلیم (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا اتنی لمبی تقریر کرنے کے بعد اور بہت سی تقاریر کے بعد چونکہ میاں صاحب کی طرف سے یہ ایک ایسی تجویز آئی ہے جو

مناسب ہے اور چونکہ اصولی طور پر مناسب بات کو مان لینا درست ہے اس لئے میں ان کی اس بات کو مانتا ہوں ۔ باقی باتیں جو اصولی طور پر غلط تھیں ان کو نہیں مانتا ۔

Mr. Speaker: The question is—
That in clause 1, for the figures '1962', the figures '1964' be substituted.

(The Motion was carried).

Mr. Speaker: The question is—
That the short Title as amended be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried)

Minister of Education: Sir, I move—
That the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill, 1963 be passed.
Mr. Speaker: Motion moved is—
That the West Pakistan Primary Education (Amendment) Bill 1963, be passed.
VOICES: Opposed.

چوہدری محمد ابراہیم (سیالکوٹ - ۳) - صاحب صدر بظاہر یہ ترمیم کہ تین کی بجائے چار کر دیئے جائیں ۔ ایجوکیشن کمیٹی کی ہیئت کے متعلق ایک خفیف سی ترمیم تھی اور جیسا کہ وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا اس پر اتنا وقت خرچ نہیں ہونا چاہیے تھا ۔ لیکن سوال یہ نہیں ہے کہ تین کی بجائے چار یا چار کی بجائے پانچ ہوں بلکہ سوال یہ ہے کہ یہ جو ایجوکیشن کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں ان سے وہ مقصد پورا ہو رہا ہے جس کے حصول کے لئے وہ قائم کی گئی تھیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایجوکیشن کمیٹیاں ایک ایسا تجربہ ہے جو قطعی طور پر ناکام ہو چکا ہے عمل کی دنیا میں اس کا نفع صفر کے برابر ہے اور اس کے نقصانات بے حد و حساب ہیں ۔ اگر آپ پرائمری تعلیم کے لئے یہ ایجوکیشن کمیٹیاں قائم کرتے ہیں اور یہ کہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں اور بادشاہتیں قائم کرتے ہیں کہ ان کی مرضی کے مطابق . . .

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: There is no quorum.
Mr. Speaker: Let there be a count. *(Count was taken)*. The House is not in quorum. Let the bells be rung. *(Quorum bells were rung)*. The House is now in quorum.

رائے منصب علی خان کھول—جناب والا - میں آپ کی خدمت میں اس سلسلے میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب میں یہ بات کر رہا ہوں تو میں اپنے آپ کو بھی معزز ممبران میں سے ہی شمار کرتا ہوں علیحدہ نہیں سمجھتا آج یہ تیسرا موقع ہے کہ ہاوس میں کورم ٹوٹا ہے - اس سے قبل یہ روایت تقریباً ہر روز قائم ہوتی چلی آ رہی ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آخر یہ کورم پورا کرنا کس کی ذمہ داری ہے ؟ کیا یہ ہر ایک معزز ممبر کی اپنی ذمہ داری نہیں کہ وہ اس ہاوس میں موجود رہے بعض معزز ممبر Lobbies میں بیٹھے رہتے ہیں - جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر دس منٹ کے بعد کورم ٹوٹ جاتا ہے تو میری گذارش یہ ہے کہ آپ ہی ہدایت فرمائیں کہ کورم ٹوٹنے کی یہ روایت اسی طرح قائم نہ رہنی چاہیئے - کیونکہ یہ ہمارے لئے باعث شرم بات ہے - اس پر اکثر اخباروں - پبلک جلسوں اور ہر جگہ تبصرے ہوتے ہیں -

مسٹر سپیکر—رائے صاحب - میں اس سے قبل بارہا یہ عرض کر چکا ہوں - اور ہاوس کے ہر ممبر سے اپیل کر چکا ہوں کہ ہاوس میں وقت پر تشریف لائیں اور اس کے بعد ہاوس میں ہی تشریف رکھیں تا کہ ساری sitting میں کورم کے متعلق difficulty نہ ہو -

This is upto the members now to be moved by that appeal or not. I would again appeal to the members to be present in the House so that there should be no lack of quorum.

Yes, Chaudhri Sahib may continue his speach.

میاں عبدالطیف—جناب والا - وزراء صاحبان کو بھی اپیل فرمائیں کہ وہ بھی ہاوس میں موجود رہا کریں -

Mr. Speaker: They are not to be included in the quorum.

چوہدری محمد ابراھیم - صاحب صدر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ سوال یہ نہیں کہ تین ممبر ہوں یا چار - بلکہ اصولی طور پر اگر آپ پرائمری تعلیم کے لئے ایک اس قسم کی Advisory Committee قائم کرتے ہیں - کہ پبلک کو نمائیندگی دینے کے لئے اور بھی تو بہت سے ادارے ہیں - ھائی سکول ہیں - کالج ہیں وغیرہ وغیرہ ان سب کیلئے آپ کیوں کمیٹیاں قائم نہیں کرتے - اگر وھاں ان کی ضرورت نہیں ہے - یہاں بھی ان کی کوئی ضرورت نہیں - اگر یہ وھاں مفید ثابت نہیں ہو سکتیں - تو یقیناً یہاں بھی نفع بخش نہیں ہو سکتیں - امر واقع یہ ہے کہ یہ ایجوکیشن کمیٹی تعلیم کی روانی میں بالکل brake کی طرح لگ رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وزارت تعلیم کے نزدیک مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم کا معیار quality اور quantity کے لحاظ سے کہیں بلند اور بہتر نہ ہو جائے - حقیقت یہ ہے کہ ان ایجوکیشن کمیٹیوں نے اضلاع میں تعلیم کی جو پہلے حالت تھی - اس کے پیش نظر Primary Institutions کو خراب تر کر دیا ہے - اب یہ نہ تو گورنمنٹ کا headache ہے - اور نہ ہی ڈسٹرکٹ کونسل کا headache ہے - اس وقت جو ممبران تجویز کئے گئے ہیں - ان کو یہ معلوم نہیں کہ ان کے ضلع میں کونسی سہولتیں کار فرما تھیں - آپ خود ہی غور فرمائیں - کیا تعلیم کا معیار اسی طرح بہتر ہو سکتا ہے - جبکہ ایجوکیشن کمیٹی کے ایک ممبر کے اثر و رسوخ کی وجہ سے ایک مدرس کو اس کی نااھلی پر نہ تو سرزنش کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کی حسن کارکردگی پر اسے شاباش دی جا سکتی ہے - شاباش تو صرف انہیں ملتی ہے جو ایجوکیشن کمیٹیوں کے ممبران کے خوشامد کر سکیں - اور سرزنش اسے ہوتی ہے جو خواہ کتنا ہی اچھا کارکن کیوں نہ ہو جب تک ان ممبران کی خوشامد نہ کرے وہ ان کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا - میں اس ضمن میں اپنی تحصیل نارووال کی ایک مثال پیش کرتا ہوں - وھاں ایک پرائمری سکول کا مدرس ہے جس کے پاس فائینل کی سند بھی نہیں - لیکن کسی چور دروازہ سے اس نے نارمل کی سند حاصل کر رکھی ہے - وہ اپنے کام اور فرائض میں بالکل نااھل

ہے ۔ یہ باتیں ایک investigation اور ایک Inquiry میں پائہ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں ۔ فائینل کی سند تو اس کے پاس نہیں ۔ اور جو نارمل کی سند ہے وہ بھی مشتبہ ہے۔ اس نے اپنی تاریخ پیدائش کو اس طرح manipulate کیا ہے کہ اپنی عمر بھی چھ سال کم کر لی ہے اور پھر کسی ذریعہ سے کہیں سے پرائمری کا سرٹیفکیٹ بھی حاصل کر چکا ہے۔ اس کے متعلق ایک باقاعدہ انکوائری ہوئی تھی ۔ اور محکمہ کے افسروں نے اس بات کو پائہ ثبوت تک پہنچا دیا تھا کہ اس کے معاملے میں درحقیقت بہت بڑی بدعنوانیاں ہوئی ہیں ۔ لیکن اس محکمے نے جو کارروائی کی ۔ اور اس کے متعلق جو investigations ہوئیں وہ نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئیں ۔ محض اس لئے کہ وہ اس کمیٹی کے ایک ممبر کی خوشنودی حاصل کر چکا ہے وہ ایجوکیشن کمیٹی اس ممبر کے زیر اثر ہے ۔ اس لئے وہ اب بھی اسی طرح کام کر رہا ہے وہ شخص نااہل محض ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ چار سطریں اردو کی بھی نہیں لکھ سکتا ۔ تو ایسی حالت میں وہ بچوں کو کیا پڑھائیگا ۔ اگر یہ صورت حال اسی طرح رہی تو

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا ۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

میری گذارش یہ ہے کہ یہ ایجوکیشن کمیٹی کی membership ہے درحقیقت یہ بہت بڑی brakes ہیں ۔ جو تعلیم اور اس کے معیار کو بلند کرنے کے راستے میں لگا دی گئی ہیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس نقطہ نگاہ سے غور کرنا چاہئے کہ ان تعلیمی کمیٹیوں سے آج تک عملاً کوئی فائدہ نہیں ہوا اس لئے ان کو یک قلم ختم اور منسوخ کر دیا جائے ۔ اور اس تین اور چار کے چکر میں پھنسا ہی نہ جائے ۔

مسٹر افتخار احمد خان—(جھنگ ۔ ۱) صدر محترم—مجھے اس امر کا احساس ہے کہ زیر بحث بل پر کافی بحث و تمحیص ہو چکی ہے ۔ اور اس کے حسن و قبح ایوان کی ہر جانب سے معزز ممبران نے بیان کئے ہیں ۔ جن کو میں نے اور اس ایوان کے ممبران نے غور سے سنا ہے ۔ اس لئے میں اس ایوان کا قیمتی وقت زیادہ نہیں لینا چاہتا ۔ لیکن ایک احساس اور ایک خیال مجھے مجبور کر رہا ہے اور وہ یہ کہ میں

ایک بار پھر آپ کی وساطت سے اپنے جو ان سال وزیر کی خدمت میں یہ عرض کر دوں کہ ہماری طرف سے اور ایوان کے اس طرف سے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں - اور جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ صرف اس بات پر منحصر نہیں کہ تین کی بجائے چار ارکان کئے جا رہے ہیں - اس میں اضافہ کیوں کیا جا رہا ہے - ماسٹر خان گل صاحب کی اس دن کی تقریر میرے کانوں میں گونج رہی ہے - میں ان کے خیالات اور جذبات کی یقیناً قدر کرتا ہوں - اور جمہوریت میں ایمان رکھتے ہوئے میں یقیناً محسوس کرتا ہوں کہ کسی کمیٹی پر غیر سرکاری لوگوں کا تقرر اور ان کی تعداد میں اضافہ ہرگز قابل اعتراض بات نہیں - بلکہ میرے نزدیک قابل تعریف بات ہے - اور وہ ممبران خواہ کسی طرف سے بھی نامزد کئے جائیں - یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں - یہ ان کا حق ہے - کیونکہ ان کی اس ایوان میں اکثریت ہے اور ان کی حکومت ہے - یہ ہمارا حق نہیں - اور مجھے یہ بات تسلیم ہے - اس لئے کہ حکومت تعلیم اور صحت کی ذمہ داری بھی انہیں پر ہے اگر ان کے وزیر غلطی کریں گے تو اس کی ذمہ داری ان ممبران پر ہو گی - اور یہ بات اس لئے بھی قابل اعتراض نہیں کہ ادھر ممبران زیادہ ہیں - لیکن صدر گرامی ایک چیز جو آپ کی اور سارے ایوان کی توجہ کی محتاج ہے - یہ ہے کہ نامزدگی کا کوئی اصول ہونا چاہئے - محض صاحب ضلع کو خواہ وہ کتنا ہی اچھا اور ایماندار آدمی کیوں نہ ہو یہ اختیارات دیدینا کہ وہ pick and chose کرے کہ یہ آدمی اچھا ہے اور یہ برا ہے - صوبے میں غلط قسم کا سیاسی ماحول پیدا کرنے کا موجب ہو گا - اس کے بجائے آپ یہ اصول طے کر لیں کہ جو لوگ اس اسمبلی کے ممبران ہونگے - وہ automatically اس کمیٹی کے ممبر بن جائینگے - اس میں کوئی حرج نہیں - اور کوئی مضائقہ نہیں - لہذا میں وزیر تعلیم کی خدمت میں عرض کرونگا کہ ہمارے criticism کی بنا پر انہوں نے جو پہلے تقریر کی تھی اس کی وجہ سے مجھے آج تقریر کی غرض سے کھڑا ہونا پڑا - ورنہ اگر وہ اس پہلو کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرما دیتے - تو آج میں ایوان کا وقت نہ ضائع کرتا - یہ کوئی حرف آخر نہیں کہ جو تین حضرات وہاں پہلے بیٹھ چکے ہیں -

اگر وہ نئے آدمی رکھنا چاہتے ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ کس اصول کے مطابق رکھیں اس لئے اگر آج نہیں تو بے شک کل کر لیں لیکن جو کچھ بھی کریں کسی اصول کے ماتحت کریں تو پھر اس وقت وہ بات قابل فخر ہو سکتی ہے ۔

Mr. Speaker : Mr. Soomro now.

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ صدر گرامی ابھی تقریر ختم تو نہیں کی

Mr. Speaker : Not finished Yet?

مسٹر افتخار احمد خاں ۔ کیا میں سانس بھی لوں تو آپ سمجھتے ہیں میں نے تقریر ختم کر دی ۔

صدر گرامی ۔ دوسری گذارش ہے جس کی طرف مقررین نے توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر ۔ کیونکہ اس سے ہمیشہ ناکامی ہوتی ہے ۔ میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ جو اصلاح کریں جو ترقی آپ کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق پہلے اپنے ذہن میں اس بات کا فیصلہ کر لیں اور اپنی پارٹی کے سمبران کے نظریہ کے مطابق فیصلہ کر لیں کہ آپ اس اصلاح کو بہتر سمجھتے ہیں نیز اسے ملک کے مفاد کے لئے بہتر سمجھتے ہیں ۔ جب تک اس معاملہ کی صحت کے متعلق آپ اپنے ذہن میں مکمل یقین اور ایمان نہ رکھیں اس وقت تک اس پر عمل پیرا ہونا درست نہیں ۔ کیونکہ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور اس کے نافذ کرنے سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا ۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ ایوان کی طرف سے آپ نے اس کمیٹی کو کیا اختیارات دئے ہیں ۔ اگر آپ نے اسے صرف ایڈوائزری اختیارات دئے ہیں اور آپ خوش ہیں کہ آپ اس سے زیادہ اختیارات دینا ایڈوائزری کمیٹی کے لئے مناسب خیال نہیں کرتے ۔ اس لئے مناسب خیال نہیں کرتے کہ وہ اچھے آدمی ہیں ان کو پورے اختیارات دینا غلط ہے یا تو آپ کا یہ فیصلہ ہے کہ آپ ان ارکان کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ پوری ذمہ داری ان پر رکھیں ۔ کیا آپ انہیں کم تعلیم یافتہ سمجھتے ہیں

یا ان کو سیاست دان سمجھتے ہیں یا ان کو یہ سمجھتے ہیں کہ انتظامیہ میں دخل دیں گے یا آپ مجبور ہیں کہ افسران اور یہ bureaucracy آپ کو اجازت نہیں دیتی - آپ کو یہ اختیار نہیں کہ bureaucracy آپ کو آگے چلنے نہیں دیتی کہ آپ غیر سرکاری کمیٹی پر انحصار کر سکیں - تو صدر گرامی اس بات کو سوچئے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ کمیٹی کامیاب ہو ہماری بھی خواہش ہے کہ جتنے بھی غیر سرکاری ادارے ہوں وہ کامیاب ہوں کامران ہوں اور ہم اس کے لئے قربانی دیں - ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم غیر سرکاری ممبران کی نامزدگیوں پر اعتراض کریں دوسرا مسئلہ یہ تھا جس کی طرف وزیر صاحب کو توجہ دینا چاہئے - یہ کہ وہ اس کی وضاحت کر دیتے - دراصل کوئی کمیٹی مفید کام اسی وقت کر سکتی ہے جب وہ بااختیار ہو لیکن اگر اسے محض ایڈوائزری کمیٹی بنا دیں گے تو ٹھیک نہیں - موجودہ حالات میں ضلع کا افسر ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے - ڈسٹرکٹ کونسل کا چیئرمین ہونے کی حیثیت سے اس کمیٹی کا پریذیڈنٹ وہی ہوگا - اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اچھے افسر بھی ہیں - برے بھی ہیں - اچھے زیادہ ہیں - چلنے میں سب کو اچھا مان لیتا ہوں - ایسے افسر کو ضلع کے دوسرے امور کے متعلق واقفیت حاصل کرنی پڑتی ہے کمیٹی کے کاموں میں حصہ لینے کے لئے اس کے پاس وقت کہاں ہوتا ہے کہ سکول - مدرس یا کسی بلڈنگ یا اس کے فرنیچر کی طرف ذاتی توجہ دے سکیں - جہاں وہ اتنے مصروف ہونگے پھر ایسے مشغول انسان کو تعلیم کا انچارج بنا دیں اور ان کے ساتھ سے اختیار کمیٹی لگا دیں attach کر دیں تو اس کو میں محض زیب داستان کہوں تو غیرموزوں نہ ہو گا -

یہاں پھر ایک سوال پیدا ہوتا ہے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے جو پہلے سے چل رہا ہے - اور آج بھی ہے - وہ یہ کہ مدرسین اکثر کہتے ہیں کہ nationalization کی جائے - یعنی تعلیمی ادارے لوکل باڈیز سے لے کر اور مونسپل کمیٹیوں

سے لے کر سرکاری تحویل میں دئے جائیں ۔ میں شدت کے ساتھ اس نظریہ کے خلاف رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا ترمیمی بل سے کیا تعلق ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ تعلیمی کمیٹی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ میں اس موضوع کو چھوڑ کر کافی کچھ عرض کرتا ۔ لیکن اب میں ان دونوں باتوں وضاحتوں اور درخواستوں کے ساتھ سمجھتا ہوں کہ اس قانون میں ترمیم کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر ان تجاویز پر موثر طور پر اور مکمل طور پو وزیر مکرم غور فرمائیں تو یقیناً انہیں مفید پائیں گے ۔

مجھے خوشی ہوتی ہے جب میں ہر روز اخبار پڑھتا ہوں اور اپنے جوان سال دوست کا فوٹو سکولوں کے طلباء اور سکاؤٹوں کے ساتھ دیکھتا ہوں ۔ مجھے مسرت ہوتی ہے کہ ہمارے جوان سال وزیر صاحب مختلف تعلیمی اداروں میں جاتے ہیں ان کے حالات کو دیکھتے ہیں اور اخبارات میں ان کا فوٹو آ جاتا ہے ۔ میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ اپنے جوان سال ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں ۔ اخبارات میں فوٹو چھپ جائے تو یہ کوئی بری بات نہیں ۔ اگر کام اچھا ہو اور توجہ دی جائے اور اخبارات والے فوٹو بھی چھاپ دیں تو ایک پنتھ اور دو کاج ہو جاتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ آپ کا فوٹو بھی چھپ سکتا ہے ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ ان خیالات اور ان معروضات کے بعد میں گذارش کروں گا کہ ان دونوں مسائل پر توجہ دی جائے ۔

Mr. Ahmad Mian Samroo (JACOBABAD I): Briefly on the Bill as amended, I would request the Minister for Education that as far as some of the views of the Members of this House are concerned, namely, to restrict the scope of these persons to be nominated, by the bureaucracy, he should assure this House and see to it that this Bill which has been accepted by this House because it seeks to enlarge the scope of associating the non-officials wit

primary education in the districts that these two persons whom this House has authorised being increased should be from the M. P. As. and M. N. As. of the district concerned. Of course, it would not be right to change the previous members at this stage but when their present term expires instructions should be issued to see that at least three out of these five are from the M.P.As. and M. N. As. who no doubt are the real representatives of the people of that area. With this suggestion I would ask for this Bill to be approved.

سردار عنایت الرحمن خاں عباسی ۔ (ہزارہ—۱) صدر گرامی ۔ میں تو اپنی حکومت کو اس بات پر مبارک باد پیش کروں گا کہ انہوں نے ایک جمہوری اقدام کیا ہے ۔ سوال تو صرف اتنا ہے کہ ایک کمیٹی پہلے ہی موجود ہے اور گورنمنٹ یہ ترمیم لا رہی ہے کہ اس کی کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے ۔ بات صرف اتنی ہے ۔ اگر میرے بھائی جو اس طرف بیٹھے ہیں اگر اس قسم کی ترمیم یا ایک نیا بل بے آتے اس کے بعد یا اس سے پہلے اس غرض کے لئے کہ اس کی ضرورت نہیں اسے ختم کر دیا جائے تو یہ ایک دوسری بات تھی ۔ لیکن جناب والا ۔ جہاں ایک یا دو غیر سرکاری آدمی موجود ہیں وہاں ہماری حکومت کی طرف سے بل آ رہا ہے کہ دو سے تین کر دیں یا تین سے پانچ کر دیں تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ اس اضافہ سے کیوں ناراض ہوتے ہیں ۔ میں ان سے درخواست کروں گا اور میں نے بارہا اپنی تقریروں میں اس امر کی وضاحت کی ہے کہ ہم نے کسی بھی اصولی مقام پر ان کا ساتھ نہیں چھوڑا ۔ اور جب بھی کوئی اصولی نقطہ آیا ہے اور ہم نے دیکھا ہے کہ ہماری حکومت اس کے خلاف ہے تو ہم نے اپنی حکومت کا ساتھ نہیں دیا بلکہ اپوزیشن کی حمایت کی ہے ۔ لیکن جہاں کوئی ایسی بات نہ ہو جس کے لئے انہیں مخالفت کرنا چاہئے تو کم سے کم ایک اچھے بل کی یا اچھی ترمیم کی مخالفت کی کوئی وجہ جواز نہ ہو تو مخالفت نہ کرنا چاہئے مجھے یہاں ایک شعر یاد آیا ۔

زاہد نہ داشت تاب جمال پری رخاں
گنجے گرفت و یاد خدا رابہانہ ساخت

Minister of Education: Sir, I move;—

That the question to put now.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی ۔ تو محض بہانہ تلاش کرکے مخالفت کرنا تو علیحدہ بات ہے ۔ ہمیشہ یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم جمہوریت کے بہت بڑے علم دار ہیں اور اکثر یہ گلا اور شکوہ کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی نہ کوئی ایسا قانون بنایا جاتا ہے جس میں کمیٹیاں اور سب کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں اور انہیں سرکاری ممبران کو ٹھونس دیا جاتا ہے ۔ تو میں ان جمہوریت نواز بزرگوں سے یہ گذارش کرونگا کہ آپ اس بات پر غور کریں کہ ہم کتنی اکثریت میں ہیں تو اگر کوئی بھی فیصلہ کثرت رائے سے کیا جائے تو پھر اس رائے کا احترام کیا جانا چاہئے ۔ جناب والا یہ ایک اچھی ترمیم ہے جیسا کہ نوابزادہ افتخار صاحب نے فرمایا وہ ذہنی طور پر اچھا خاصا آپوزیشن کا دماغ رکھتے ہیں انہیں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ یہ جمہوریت کی طرف ایک قدم ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی تائید کرنا چاہئے ۔

Mr. Speaker The question is—

That the question be now put.

(The motion was carried)

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Sir, you promised to allow me to speak.

وزیر تعلیم۔(میاں محمد یسین خان وٹو) جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے کچھ اپنے فاضل دوستوں کے اعتراضات اور ارشادات جن کی طرف میری توجہ دلائی گئی ہے کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں لیکن پیشتر اس کے کہ میں اپنے فاضل دوستوں کے اعتراضات کا جواب دوں میں تو نوابزادہ صاحب کے ان الفاظ کا شکر گزار ہوں جو انہیں نے میرے کام کرنے کے متعلق استعمال کئے ہیں ۔ اور بات کرنے میں بہتر صورت بات پیدا کیگئی ہے کہ شاید میں جو کام کر رہا ہوں وہ اس لئے کر رہا ہوں کہ اخبارات میں میرا فوٹو آجائے ۔ میں جناب والا آپ کے توسط سے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ مطلب نہیں تھا ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اسبات کا اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ میں بساط کے مطابق کام کرنیکی کوشش کر رہا ہوں لیکن اگر کوئی اتفاق سے فوٹو آجائے تو مجھ پر اعتراض نہ کرنا چاہئے اور آپ کی اطلاع کے لئے میں یہ بھی عرض کر دوں کہ بہت مقامات ایسے آتے ہیں جہاں میرا فوٹو نہیں بھی آتا ہے ۔ تو اس کے لئے بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ یہ میں نے پرسنل Explanation کے طور پر عرض کیا ۔ اب دوسری چیز ۔ جس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ بہت سے احباب نے وہی اعتراضات دھرائے ہیں جو اس بل کی پہلی ریڈنگ پر کئے گئے تھے سب سے پہلی بات جس پر اعتراض کیا گیا ہے یہ ہے کہ کمیٹیوں کا جواز کیا ہے ۔ کمیٹیوں کے جواز کے بارے میں یہ عرض کرونگا کہ وہ ہمارے ممبران جو حزب اختلاف میں ہیں سب صاحبان نے یہ فرمایا ہے کہ اصولی طور پر کمیٹیوں کا ہونا کوئی بری بات نہیں ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب اصولی طور پر اس کا اختلاف نہیں کیا گیا ہے تو میں اصولی طور پر اسکی حمایت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب تعلیم کا نظام حکومت کی تحویل میں آیا تو جس طرح میں نے اس دن عرض کیا تھا کہ یا تو یہ کام ہر مقام پر افسروں پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ جو چاہیں کریں اور جو چاہیں نہ کریں اور حکومت یہاں سے بیٹھکر اگر کوئی Case آئے تو اس میں کوئی تعاون یا عملی طور پر اس کے متعلق جو Check ہو سکتا ہو تو کر دے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی ۔ میں اصولی طور پر اسبات کا قائل نہیں ہوں کہ افسران کو زیادہ حد تک اور بے پناہ اختیارات دے دئے جائیں کہ وہ جو چاہیں کریں اور ان پر کوئی Check نہ ہو لیکن میں تعلیم کو بے پناہ اہمیت دیتا ہوں جس طرح ہمارے دوستوں نے فرمایا ہے کہ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے ۔ اور افسران کو اتنے اختیارات نہ دیں کہ وہ جو چاہیں کریں اور یہی وجہ تھی جس کی بنا پر اساتذہ کرام نے اور سمجھے ہوئے طبقہ نے اسبات کا مطالبہ کیا تھا کہ پرائمری تعلیم لوکل باڈیز سے گورنمنٹ کی تحویل میں آجائے ۔ اگر ہم پہلے اس تسلیم

کی با اختیار کمیٹیاں بنا دیتے ۔ جناب آپ میری طرف متوجہ رہیں ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Sorry, Sorry.

وزیر تعلیم ۔ اگر ہم وہ اختیارات لوکل باڈیز اور ڈسٹرکٹ کونسل اور ان کمیٹیز کو دے دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس مقصد کے لئے یہ حل نکالا گیا ہے وہ فوت ہو جائیگا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ترقی معکوس ۔

وزیر تعلیم ۔ اس لئے یہ چیز کی گئی ہے کہ تمام تر اور مکمل طور پر پرائمری تعلیم حکومت اپنی تحویل میں لے لے ۔ اور یہ جو کمیٹیاں ہیں مقامی طور پر حکومت کو Assist کرنے کے لئے حکومت سے تعاون کرنے کے لئے اور اس کی مدد کرنے کے لئے قائم کی گئی ہیں ۔ یہ ایک مناسب اور متناسب انتظام ہے جس پر اعتراض کی اصولی طور پر کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ ہاں عملی طور پر جن دقتوں کا ذکر کیا ہے اس کا مجھے اعتراف ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ جو کام کیا جاتا ہے تو اس میں کچھ عملی دقتیں ہوتی ہیں اور اس وقت کا ہونا ظاہر اور فطری اور قدرتی بات ہے ۔ اس میں کئی ایسی دقتیں پیش آ رہی ہیں اور آئینگی لیکن جن جن دقتوں کے متعلق انہیں نے اشارہ کیا ہے میں نے ان کو نوٹ کر لیا ہے اور میں دیکھوں گا اچھے طریقہ سے ان کا کیا حل ہو سکتا ہے ۔ باقی جو انفرادی طور پر اعتراض کیا گیا ہے یعنی کسی کو غلط ممبر بنا دیا گیا ہے یا افسروں نے غلطی کی ہے یا کسی کمیٹی نے غلط کام کیا ہے تو اس کا جواب میں نے عرض کر دیا ہے کہ ایسے Specific جتنے معاملات ہیں وہ میرے نوٹس میں ہیں اور میں کوشش کرونگا کہ اس کے متعلق مناسب کارروائی ہو اور کوشش کی جائے اور جو بھی ناجائز کام ہو رہا ہے اس کو رفع کیا جائے ۔ پھر ایک بات یہ کہی گئی ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو ایسی کمیٹیوں کا چیئرمین کیوں بنا دیا گیا ہے میں اس اعتراض کے جواب میں یہ عرض کرونگا کہ یہ کمیٹیاں اس وجہ سے بنائی گئی ہیں کہ ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر دونوں اپنی جگہ پر بہت مصروف ہو سکتے ہیں اور ان معاملات کی طرف جن کی طرف عوام کو ضرورت ہے اور جو ضلع کے عوام کے خاص حالات کے تحت مطالبات ہوں ان کی طرف توجہ نہیں دے سکتے تو اس لئے ان کمیٹیوں کی ضرورت ہوئی ۔ اور چیئرمین ڈپٹی کمشنر

کیوں رکھا گیا ہے وہ اس لئے کہ ہمارے موجودہ Set up میں یعنی بنیادی جمہوریتوں کے ذریعے ایم - پی - اے وغیرہ پبلک کے نمائندے ہیں اور انہیں کے ذمہ یہ فریضہ رکھا گیا ہے کہ تعلیم کو کس کس طریقہ سے آگے بڑھایا جا سکتا ہے - چونکہ محکمہ تعلیم اور ضلع کے دیگر محکمہ جات میں ایک Co-ordination ہوتا ہے اور ڈپٹی کمشنر تمام محکمہ جات سے متعلق ہوتا ہے تو اس لئے ہم نے اسی شخص کو اس کمیٹی کا چیئر مین رکھا ہے -

مسٹر افتخار احمد خاں - سارے ملک کی پگڑی ڈپٹی کمشنر کے ہاتھ میں دے دیجئے -

وزیر تعلیم - اور جناب والا اس کام کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے عوامی نمائندے اس میں شامل کئے گئے ہیں اور یہی بات کمیٹی کے جواز میں ایک مزید دلیل ہے -

جناب والا - یہ بھی فرمایا گیا ہے - کہ تعلیمی کمیٹیوں کا نظام بالکل نا کام ثابت ہو گیا ہے - تو میں نہایت ادب سے اس کے ساتھ مخالفت کی اجازت چاہتا ہوں - میرے خیال میں عملی دقتوں اور تھوڑے سے وقفے کے باوجود یہ بات ظاہر ہو رہی ہے - کہ تعلیمی کمیٹیوں کا نظام باقی کسی بھی نظام سے موجودہ حالت میں ہمارے لئے زیادہ مفید ہے - اس کے بعد جناب والا میرے فاضل دوست نوابزادہ صاحب نے دو تجاویز اور اعتراضات فرمائے ہیں - کہ نامزدگیوں کے وقت یہ خیال رکھا جائے - کہ ایسے لوگ نامزد نہ کئے جائیں - کہ جنہیں تعلیم سے کوئی واسطہ نہ ہو - اور انہوں نے میری توجہ اس طرف خصوصی طور پر دلائی تھی - تو میں آپ کی وساطت سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں - کہ یہ درست ہے کہ ان نامزدگیوں کے لئے قانونی الفاظ میں کوئی پابندی نہیں ہے - لیکن میں آپ کی وساطت سے حکومت کی طرف سے یہ یقین دلانا چاہتا ہوں - کہ انشا اللہ ان کمیٹیوں پر ان ہی لوگوں کو نامزد کیا جائے گا - کہ جن لوگوں کا ان کمیٹیوں پر نامزد کیا جانا تعلیم کے لئے ہر لحاظ سے نہ صرف یہ کہ مفید ہو - بلکہ ناگزیر اور ضروری ہو -

میجر سلطان احمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں یہ وضاحت چاہتا ہوں - کہ جس ضلع میں کنونشن لیگ کے تمام لوگ ان پڑھ ہونگے - تو ان ضلع میں کیا کیا جائے گا -

Mr. Speaker : Is this a point of order? Has this anything to do with the procedure of the House

وزیر تعلیم ۔ میرے خیال میں میجر صاحب کا یہ سوال جواب کا محتاج نہیں ہے ۔ وہ کسی بھی وقت اس قانون کو ملاحظہ فرمائیں ۔ تو انہیں جواب خود بخود مل جائے گا ۔ کیونکہ قانون میں کنونشن مسلم لیگ یا کسی پارٹی کے متعلق کوئی الفاظ درج نہیں ہیں ۔ دوسری بات نوابزادہ صاحب نے اختیارات کے متعلق ارشاد فرمائی تھی ۔ تو میں نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا ۔ کہ میں اس بات کا قائل ہوں ۔ کہ تعلیمی کمیٹیوں میں بھی اور حکومت کے دیگر محکموں میں بھی افسران کو اتنے زیادہ اختیارات نہ ہونے چاہئیں ۔ کہ جن پر Check نہ کیا جا سکے ۔ یہ کمیٹیاں حکومت کی نامزد کردہ ہونگی ۔ اور حکومت بہر حال عوام کی نمائندہ حکومت ہے ۔ صدر کی طرف سے صوبائی اسمبلی میں آپ کے ہر سوال کا جواب بھی دے سکتے ہیں ۔ تو اس لئے یہ ضروری نہیں ہے ۔ کہ ان کمیٹیوں کو بھی اتنے اختیارات دے دئیے جائیں ۔ کہ ان پر اتفاق سے کوئی ایسا شخص آجائے ۔ جو اختیارات کو غلط طور پر استعمال کرے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکائے ۔ تو اس لئے بہتر یہی ہے ۔ کہ ان میں ایسے لوگ آئیں ۔ جو حکومت کی امداد کریں ۔ تو ان معروضات کے ساتھ میں درخواست کروں گا ۔ کہ اس بل کو پاس کر لیا جائے ۔

Mr. Speaker : The question is.....

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : On a point of explanation. Before you put this question.....

Mr. Speaker : The member may please take his seat. Let me put the question first. The question is—

That the West Pakistan Primary Education as amended (Amendment) Bill, 1963/ be passed.

(*The motion was carried*).

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ صدر گرامی ۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ۔ میں نے جن جذبات اور صمیم قلب کے ساتھ اپنے عزیز دوست کی تعریف کی تھی ۔ میرا خیال ہے ۔ کہ وہ آپ کو بھی معلوم ہے ۔ اور اس ایوان کو بھی معلوم ہے ۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں ۔ کہ مجھے آج سے نہیں یعنی جب سے وہ وزیر بنے ہیں ۔ تب سے نہیں ۔ بلکہ پہلے سے جبکہ وہ ہمارے ساتھ یہاں

بیٹھا کرتے تھے - ان سے عقیدت اور محبت ہے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں - کہ میں نے ان کی تعریف اس نظریے سے کی تھی - کہ مجھے ان کے Colleage ہونے کا شرف حاصل رہا ہے - کہ کم از کم ادھر سے ایک آدمی تو کچھ بن گیا ہے - جس کو ہماری رفاقت کا شرف حاصل رہا ہے - اور یہ فوٹو کی بات تو میں نے بڑے اچھے جذبات کے تحت کی تھی - وہ تو آپ کا حق ہے - وہ ضروری چھپنے چاہئیں - مجھے خوشی ہوتی ہے - اسے صبح صبح دیکھ کر - اس کا آپ برا نہ مانیں - بلکہ اس میں ایزادی کیجئے - مجھے تو اس سے خوشی ہوئی ہے -

Mr. Speaker: He may take his seat now.

THE NORTH-WEST FRONTIER PROVINCE TENANCY (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1963

Mr. Speaker: Next motion.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Sir, I beg to present the Report of the Standing Committee on Revenue on the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Revenue on the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill, 1963 stands presented to the House.

Minister of Revenue Sir, I move—

That the North West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is—

That the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

VOICES: Opposed.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) صاحب صدر - قبل اس کے کہ اس پر بحث و تمحیص کی جائے - میں اس کے اغراض و مقاصد کے متعلق اس ایوان میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - عرض یہ ہے - کہ ہر تناول تین علاقوں پر مشتمل ہے - نمبر (۱) دربند (۲) شیر گڑھ اور (۳) پبلزئی - یہ علاقہ ۱۹۵۰ء میں سابقہ صوبہ سرحد کے ساتھ ملائے گئے تھے - یہاں میں ایک اور غلط فہمی کو بھی دور کر دینا چاہتا ہوں - کہ ۱۹۵۰ء کا جو سابق صوبہ سرحد کا Tenancy Act ہے - وہ اس علاقے میں بھی ۱۹۵۱ء سے لاگو ہے - اس

کے متعلق میں وہ نوٹیفکیشن بھی بعض معزز اراکین کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں ۔

Notification No 2524, 21*st July*, 1951 *Gazetted* 23*rd July*, 1951

In exercise of the powers conferred by sub-section (1) of Section 92 of the Government of India Act 1935 as adapted by the Pakistan Provisional Constitution order 1947 the Governer of NWFP is pleased to direct that the following Acts of the Provincial Legislative Assembly shall apply to the upper Tanawal other than Phulra as excluded area in the Hazara District of NWFP with immediate effect.

اور اس کا نمبر ۱۳ پر آتا ہے ۔ اس میں کئی ایکٹ دئیے ہوئے ہیں ۔ جن کی کل تعداد نمبر ۲۵ ہے ۔ اور یہ تیرھویں نمبر ۱ پر ہے ۔ N.W.F.P. Tenancy Act of 1950.

جناب والا ۔ اسی طرح دوسرے نوٹیفیکیشن کے ذریعے یہی ایکٹ پھلرا کے علاقے پر بھی نافذ کر دیا گیا ۔ وہ ہے نوٹیفیکیشن نمبر ۱ نمبر ۵۹۱۰م

In exercise of the powers conferred by sub-section (1) Section 92 of the Government of India Act 1935 as adapted by the Pakistan Provisional Constitution Order 1947 the Governor NWFP is pleased to direct that the following Act of the Provincial Legislative Assembly shall apply to Phulra and states in excluded areaas of Upper Tanawal.

یہ بھی کل نمبر ۲۵ ہیں ۔ جیسے کہ یہ پہلے تھے ۔ اور اس کا نمبر ۱۳ ہے ۔ N.W.F.P, Tenency Act. 25 of 1950 تو میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ ۱۹۵۰ء کا Tenancy Act جو سابق صوبہ سرحد میں لاگو تھا ۔ وہ دو نوٹیفیکیشن کے ذریعے ۱۹۵۱ء میں دربند اور شیر گڑھ کے علاقوں میں اور ایک دوسرے نوٹیفیکیشن کے ذریعے پھلرا میں بھی لاگو ہوگیا ۔ تو اس طرح Tenancy Act وہاں پر پہلے سے لاگو تھا ۔ تو اب ضرورت کیا تھی جو ہم اس میں ترمیم کر رہے ہیں ۔ تو ضرورت اس لئے ہے ۔ کہ اب وہاں بندوبست ہوگیا ہے ۔ پہلے Tenants کا یہ Claim تھا ۔ کہ ہم نقدی میں دیں گے ۔ مالکان کا یہ Claim تھا ۔ کہ ہم بٹائی میں دینگے ۔ تو بد قسمتی سے جون ۱۹۶۲ء میں بعض مزارعین اور مالکان کے درمیان جھگڑا بھی ہوا ۔ اس کا پس منظر یہ ہے ۔ کہ سابق صوبہ سرحد کے Tenancy Act کی دفعہ نمبر ۵ کے تحت مالکان اور مزارعین کو الگ الگ یہ حق حاصل ہے ۔ کہ وہ درخواست دیں ۔ کہ مزارع ہمیں بٹائی نہیں دے رہا ہے ۔ اس سے بٹائی وصول کی جائے ۔ ۱۹۵۰ء کے ایکٹ میں یہ Provision ہے ۔ کہ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں ۔ کہ اجناس اس وقت تک خرمن سے نہ اٹھائے جائیں گے ۔ جب تک کہ مالک اور مزارع کے درمیان تقسیم نہ

ہو جائے ۔ لیکن وہ سیکشن بھی عرض کر دیتا ہوں ۔ وہ ہے :—

Section 5 of Act. No. 25 of 1950 says as under:—

"(1) The rent for the times being payable in respect of a tenancy shall be the first charge on the produce there of ;

(2) A tenant shall be entitled to rent, cut and harvest the produce of his field in due course of husbandry without any interference on the part landlord;"

Sub-section 3. Sir is more important.

"(3) Except when the rent is taken by division of the produce, the tenant shall be entitled to the exclusive possession of the produce but in the case of foodgrains and oilseeds that have to be thrashed. He shall not remove the produce from the thrashing floor until rent payable by him for the preceding agricultural year has been paid to the landlord. Where rent is taken by division of the produce, a tenant shall by entitled to exclusive possession of the whole produce but shall not be entitled to remove it from the threashing floor until it is divided"

اس کے تحت مالکان نے درخواست دی تھی ۔ یہ اس طرح ہے جناب

Section 5, sub-section (4) (d) says—

"No sooner the produce is ready for division on the threashing floor, any Assistant Collector of the second grade specially empowered in this behalf on his own accord or on the application of either the tenant or the landlord shall himself or through any revenue officer not below the rank of a Field Qanango or Police Officer not below the rank of a Station House Officer divide the produce on the thrashing floor."

تو دفعہ ۵ کے سب سیکشن ۴ (ب) کے تحت مالکان نے درخواست دی کہ ہماری Produce مزارعین سے لی جائے ۔ اس کے مطابق unfortunately جون ۱۹۶۲ء میں ایک واقعہ رونما ہوا اور پولیس مجبور ہوئی کہ فائرنگ کرے ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر گورنر نے مہربانی کی اور انسپکشن ٹیم کو ہدایت کی کہ وہ اس واقعہ کے متعلق انکوائری کرے اور آئندہ ہونے والے واقعات کے متعلق بھی تجاویز دے کہ یہاں Produce کا سلسلہ کیا ہوگا ۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ غیر ضروری ہے کہ ان کی رپورٹ میں اور کیا کچھ تھا لیکن جہاں تک produce کا تعلق ہے ، اس انسپکشن ٹیم نے اپنی رپورٹ میں یہ تجویز کی کہ مالک اور مزارع کی بٹائی کا تناسب چالیس اور ساٹھ فیصدی کے حساب سے ہونا چاہئے ۔ جیسا کہ سابقہ پنجاب میں دفعہ ۱۰ (الف) کے مطابق ہے ۔ وہ میں عرض کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : How long will the Minister take ?

Minister of Revenue : I think I will finish in five minutes, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب کے بعد مولانا غلام غوث صاحب بولنا چاہتے ہیں ۔ وہ کل حج بیت اللہ شریف کے لئے جا رہے ہیں ۔ اگر ایوان کو اعتراض نہ ہو تو وقت دس منٹ کے لئے بڑھا دیا جائے تاکہ مولانا صاحب تقریر کر سکیں ۔ (ایوان کی رضامندی سے وقت دس منٹ بڑھا دیا گیا) ۔

Minister of Revenue: Section 15-A of the Punjab Tenancy (Amendment Act, Punjab Act VII of 1952 says—

"(1) Not withstanding anything to the contrary contained in any law for the time being in force including this Act, or any agreement or entry in a revenue record, or any decree or order of any court or other authority the rent of any land payable by a tenant by division of the produce, shall not exceed 40 per centum of the produce, and if at the time of the coming into force of the Punjab Tenancy (Amendment) Act, 1952, rent at a higher rate is being charged in respect of any tenancy, it shall be reduced to the aforeside limit:

Provided that if any tenant is, at the time of the coming into force of the aforesaid Act, holding any land on more favourable terms, he shall continue to do so, not withstanding the provision made in this sub-section".

So on and so forth Sir.

تو اسی دفعہ ۱۵ (الف) کی analogy پر انہوں نے شفارش کی کہ مالک چالیس فیصدی اور مزارع ساٹھ فیصدی لے گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایک proviso رکھا گیا ہے کہ اگر اسی ایکٹ کے پاس ہونے سے قبل مزارعین کو زیادہ اچھی terms حاصل تھیں زیادہ فوائد تھے ۔ زیادہ percentage حاصل تھی تو وہ بدستور رہے گی ۔ اور بعینہہ اس کی کاپی ہم نے موجودہ ترمیم میں بھی کر دی ہے ۔ کہ اگر مزارعین ساٹھ فیصدی نہیں لے رہے ہیں بلکہ ستر فیصدی یا اسی فیصدی انہیں مل رہا ہے تو وہ بدستور ان کا حق ہوگا ۔ اور وہ اسے enjoy کر سکیں گے ۔ اگر پہلے انہیں زیادہ favourable terms حاصل تھیں تو وہ نہیں چھینی گئیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر وہ مالیہ کا چار گنا نقد دیتا تھا تو ؟

وزیر مال ۔ اگر وہ ثابت کر دے

The burden will be on the person because the policy has been given.

میں نے اور آپ نے تو قانون بنانا ہے ۔ اس کو interpret کرنا تو عدالتوں کا کام ہوگا ۔ The provision is there

یہ غرض وغایت ہے جناب اس قانون کی ۔ ان چند مصروفیات کے ساتھ میں یہ بل اس ہاوس کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

مولانا غلام غوث (ہزارہ - م) ۔ جناب سپیکر ۔ بظاہر یہ بل بڑا بے ضرر سا دکھائی دے رہا ہے کہ بٹائی مزارعین کو ساٹھ فیصدی دی جائے اور مالکوں کو چالیس فیصدی ۔ اور اس میں مزارعین کے لئے اور بھی بہت سی سہولتوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ لیکن حقیقتاً یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے کہ اس بل کے ذریعہ حل ہو جائے یا وہاں مستقل امن قائم ہو جائے ۔

جناب سپیکر ۔ حقیقتاً پر تناول ایک ریاست جیسی جاگیر کی حیثیت رکھتی تھی ۔ اور اس میں سوائے ڈاکہ اور قتل کے سارے اختیارات مقامی حکام کو تھے ۔ اور تقریباً پون لاکھ آبادی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا تھا جو جانوروں کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا ۔ اور وہاں کے والی کہلانے والے نواب چار پائیوں پر اور پلنگوں پر سوار ہو کر پہاڑوں پر شکار کرنے جایا کرتے تھے اور پلنگ ان کے آدمی اٹھایا کرتے تھے ۔ اس ملک میں چالیس سال قبل سے تحریک شروع ہوئی ۔ وہاں تقریباً ستر ہزار کی غریب آبادی ہے اور وہ نواب تناول کی ہم قوم ہے ۔ در اصل یہ قوم آج سے سات آٹھ سو سال قبل آئی تھی اور جس طرح اور قومیں مالک ہوئی ہیں اسی طرح وہ بھی اراضی پر قابض اور مالک ہوگئے ۔ کسی نہ کسی طریقے سے کسی بندوبست میں کسی سمجھ دار آدمی نے اپنے کو مالک لکھا دیا اور ان بچاروں کے لئے مصیبت ہو گئی ۔ چالیس سال قبل سے جو تحریک شروع ہوئی اس میں جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے جس پھلڑہ ریاست کا نام لیا ہے اس ریاست میں ایک بھوکے ریچھ کے سامنے ایک انسان کو ڈال دیا گیا تھا ، وہاں سب کچھ ہوا کرتا تھا ۔ اب وہ لڑائی چلتے چلتے جب عبدالقیوم خان کے زمانے تک پہنچی تو عبدالقیوم خاں مالک بنا دیا گورنمنٹ کو ۔ اور مزارعین پر چار گنا نقد لگان رکھ دیا ۔ چنانچہ سات آٹھ سال تک وہ نقد لگان ادا کرتے رہے ۔ ان کے پاس رسیدیں موجود ہیں اور وہ قصہ کچھ اچھی طرح نپٹتا رہا ۔ لیکن مارشل لاء گورنمنٹ آئی تو اس نے ایک کمیشن مقرر کیا ۔ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ نواب کو دوبارہ مالک بنا دیا ۔ اور عام لوگوں کو ممبر اس کے مزارعین بنا دیا ۔ اس کے بعد لڑائی جھگڑے شروع ہوئے ۔ اب پون لاکھ انسانوں کو زبردستی اس کا قائل کرا دینا کہ جب ہم حکم دیں تو تم اپنے بیوی بچوں کو لے کر اور حیوانوں اور مویشیوں کو لے کر اور گھڑے برتنوں سب کو لے کر سڑک پر بیٹھ جاو ۔ گھروں سے نکل جاو ۔ زمین سے بیدخل ہو جاو ۔ جو پانچ پانچ سو سال سے وہاں قابض تھے ان سے ستر اسی ہزار قوم سے یہ بات منوا لینا کوئی آسان بات نہیں ۔ اس کے بعد ان سے جبراً بٹائی وصول کرنا یہ بھی اتنی آسان بات نہیں ۔ چنانچہ گذشتہ جون ۱۹۶۲ء میں جیسا کہ محترم وزیر نے ذکر کیا ہے انہیں گولیوں کا نشانہ بننا پڑا

گولیاں چلائی گئیں - اس اسمبلی میں اس کے متعلق تحریک التوا بھی پیش ہوئی اور اس پر گرما گرم بحث بھی ہوئی جس کے لئے ایک انکوائری ٹیم مقرر ہوئی - اور اس پر وہ سرکاری افسران مقرر ہوئے جن کے متعلق کیا عرض کروں - جناب سپیکر - آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں یہ عرض کر دوں کہ خواہ آپ کیسی بھی انکوائری کمیٹی مقرر کر دیں - وہ کبھی صحیح انکوائری نہیں کر سکتی جب تک وہاں فرید خان سابق آئی - جی پولیس موجود ہے - وہ اس علاقے کا ہے - بلکہ اس کا مالک ہے - اور وہ اسی علاقے کا خاص طور سے مالک ہے جہاں فائرنگ ہوئی تھی - چنانچہ اس کے اس رویہ سے تمام تناولی قوم بیزار ہے - یہ شخص ان کا کوئی case آگے جانے ہی نہیں دیتا -

جناب والا - پچھلے سال یعنی ۱۹۶۳ء میں بھی نمسرا نام کے مقام پر گولی چلی تھی - اور اس سے پہلے سال بھی پچھلے سال سے زیادہ لوگ گولیوں سے ہلاک اور زخمی ہوئے - میں آپ کو آگاہ کر دوں کہ اس بل کے پاس ہونے کے بعد ہر سال گولی چلیگی - فصلوں کی وصولی کے وقت یہ ہنگامہ ہوا کرے گا - اور آئندہ بٹائی کی وصولی ممکن نہ ہو سکے گی - یہ بل نہ صرف عوام کے لئے مشکلات کا باعث ہوگا - بلکہ حکومت کو بھی مشکلات سے دو چار کر دیگا - اور ان پون لاکھ انسانوں کا مستقبل تاریک کر دیگا - اس کے ساتھ ہی ساتھ حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ عوام سے فراخدلانہ سلوک کرے - اگر وہ اپنے فرض سے کوتاہی کریگی یا غافل ہوگی تو یہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہوگا - میں اس موقعہ پر اطلاعاً یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ تناولی قوم بٹائی دینے کے لئے تیار نہیں ہے - یہ قانون پاس کرنا دراصل ملک میں فساد کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا - اس لئے اگر آپ نواب اور اس تناولی قوم کی خیر خواہی چاہتے ہیں - تو اس کی بہترین صورت صرف ایک ہی ہے - اور وہ یہ کہ جس طرح گزشتہ سات آٹھ سالوں سے وہ لوگ چار گناہ لگان نقد دیتے رہے ہیں - اس طریق سے اب لگان دیں اور یہ صورت اس وقت تک بحال رکھی جائے جب تک اس کے متعلق عدالت فیصلہ نہ کر دے - کیونکہ ابھی ان لوگوں کو عدالت میں جانے اور وہاں اپنی ملکیت ثابت کرنے کا حق حاصل ہے -

جناب والا ۔ وہ اس وقت اس بات سے بھی ڈرتے ہیں ۔ اور میں نام لینا نہیں چاہتا ۔ وہاں بہت تھوڑے سے ذمہ دار لوگوں کو زمینیں دی گئی ہیں جو کسی صورت میں آگے نہیں آسکتے ۔ ان کے علاوہ باقی لوگ مقدمہ لڑیں ۔ عدالت میں جائیں ۔ کہاں جائیں اور کہاں نہ جائیں ۔ وہاں تو لوگوں کو لاکھوں روپوں کی زمین دیدی جاتی ہے ۔ تو ایسی صورت حال میں وہاں کون ان کے خلاف کام کر سکتا ہے ۔ ابھی حال ہی میں عید کے دو دن بعد اس اجلاس میں شرکت کے لئے آرہا تھا ۔ میں نے چاہا کہ ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کروں ۔ معلوم ہوا کہ اندر چند آدمی بیٹھے تھے ۔ میں ان کے نام لینا مناسب نہیں سمجھتا ۔ میں نے ملاقات ترک کر دی اور آگیا ۔ تو میں سمجھتا ہوں اور میرے نزدیک اس وقت اس ایوان سے بڑھ کر کوئی شکل ۔ کوئی ایسی Body یا تنظیم اور کوئی عدالت نہیں جو غریبوں کے ساتھ انصاف کرسے ۔ لہذا میں بڑی عاجزانہ درخواست کرونگا کہ آپ تناولی قوم کے ساتھ انصاف کریں ۔ اس بل کو واپس لے کر آپ اپنے طور پر اس مسئلہ کو سوچیں ۔ اور اس بات کو بار بار سوچیں کہ وہاں مستقل من کیسے بحال کیا جائے ۔ صرف ایک آدمی کے لئے قانون نہ بنائیے ۔ بلکہ ان پون لاکھ انسانوں کے لئے بنائیے ۔ اور اس لگان کو اسی چار گنا کی شکل میں وصول ہونے دیں ۔ اس میں کمی بیشی کے لئے کوئی ترمیم نہ کریں ۔ لیکن اگر آپ ایسا کرینگے تو میں پھر عرض کر دوں کہ یہ بل وہاں مستقل امن کے قیام کے لئے کسی طرح بھی کافی نہ ہوگا ۔ بلکہ اس کے برعکس فساد کو دعوت دینے کا موجب ہوگا ۔ اس لئے اس کی شدید مخالفت کرتے ہوئے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس پر نظر ثانی کریں اور اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں ۔ کیونکہ فرض کیجئے کہ اگر آج آپ کی حکومت بدل جائے ۔ تو ممکن ہے کل کو یہ قانون بھی بدل جائے ۔ اس طرح وہاں کبھی امن قائم نہ ہوسکے گا ۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر کیوں نہ آپ ہی اپنے زمانے میں یہ مبارک کام کریں ۔ اور اتنی بڑی قوم کے لئے کوئی مستقل انتظام اور آپس میں صلح نہ کرا دیں ۔

ان مختصر الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قبل اس کے کہ ہاوس کل کے لئے ملتوی کیا جائے ۔ میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں ۔ جیسا کہ سب

معزز ممبران کو معلوم ہے ۔ ہماری کارروائی عام طور پر ساڑھے نو یا پونے دس بجے شروع ہوا کرتی ہے ۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کل سے ایوان کی کارروائی پورے نو بجے شروع کر دی جائے ۔ اگر نو بجے کورم نہ ہوا ۔ تو سوا نو بجے دوبارہ گنتی کی جائیگی ۔ اور اگر سوا نو بجے بھی کورم نہ ہوا تو کارروائی آئندہ روز کے لئے ملتوی کر دی جائیگی ۔ اس لئے کل سے جملہ ممبران نو بجے تشریف لائیں ۔ کیونکہ ایوان کی کارروائی ٹھیک نو بجے شروع ہوگی ۔

The House now standsadjourned till 9·00 a,.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 9.00 a.m. on Tuesday, the 3rd March, 1964).

2900 PLA—600—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIRST SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Tuesday, the 3rd March, 1964.

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9-5. a. m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

پ ۸ - س ۷ - ع ۱۰ اور ۱۱ - آیات ۳۱ تا ۳۳

اے اولاد آدم! عبادت کے ہر موقع پر اپنے جسم کی زیب و زینت سے آراستہ رہا کرو۔ نیز کھاؤ پیو مگر حد سے نہ گزر جاؤ۔ اللہ انہیں پسند نہیں کرتا جو حد سے گزر جانے والے ہیں۔

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو خدا کی زینتیں جو اس نے اپنے بندوں کے برتنے کے لئے پیدا کی ہیں اور کھانے پینے کی اچھی چیزیں کس نے حرام کی ہیں تم کہو یہ تو اس لئے ہیں کہ ایمان والوں کے کام آئیں۔ دنیا کی زندگی میں اور خاص کر قیامت کے دن۔ دیکھو ہم اس طرح ان لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو جاننے والے ہیں۔ (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو میرے پروردگار نے جو باتیں حرام کر دی ہیں وہ تو یہ ہے کہ فحش باتیں جو کھلے طور پر کی جائیں اور چھپا کر کی جائیں گناہ کی باتیں۔ ناحق کی زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری۔ اور یہ کہ خدا کے بارے میں ایسی بات کہو جس کے لئے تمہارے پاس کوئی علم نہیں ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker Now: the Question Hour. Babu Muhammad Rafiq.

POSTING OF ASSISTANT REGISTRAR, CO-OPERATIVE SOCIETIES IN FORMER BALUCHISTAN

***4416. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that an Assistant Registrar of Co-operative Societies is posted in every district of West Pakistan except former Baluchistan ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not posting Assistant Registrars in the Districts of former Buluchistan?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan): (*a*) Yes.

(*b*) The Co-operative Movement in the former Baluchistan areas was introduced in 1950. Progress so far achieved is nominal. Out of the 362 societies existing at present 150 require revival. There are two posts of Assistant Registrars of Co-operative Societies in this Region, one for the office of the Registrar, Co-operative Societies, Quetta and the other (recently created) for Kalat Division. The number of societies in Kalat Division is 122 with a membership of 3944 and working capital of Rs. 40,09,400. Appointment of more Assistant Registrars on districts-wise basis, is therefore, not justified.

میجر عبدالمجید خان — قلات ڈویژن میں ۱۲۲ - سوسائٹیوں پر ایک رجسٹرار مقرر کیا گیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ سابق بلوچستان جس میں ۳۶۲ سوسائٹیاں ہیں اس کے لئے ایک بھی اسسٹنٹ رجسٹرار مقرر نہیں کیا جاتا -

وزیر امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی)—جناب والا - اس کا انحصار سوسائٹیوں کے نمبر پر ہوتا ہے اور میں نے عرض کیا ہے کہ وہ اسسٹنٹ رجسٹرار جو ہے وہ دونوں کے لئے ہے اور ایک فی الحال وہاں کام کرتا ہے جب زیادہ سوسائٹیاں ہو جائیں گی تب بڑھا دی جائیں گی -

---

APPOINTMENT OF CO-OPERATIVE INSPECTORS IN EACH DISTRICTS OF QUETTA/ KALAT REGIONS

***4417. Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that each Co-operative Inspector in Quetta/ Kalat Regions is incharge of Co-operative Societies in two districts, if so, reasons for not appointing a Co-operative Inspector in each district ;

(*b*) whether it is also a fact that Co-operative Inspector in the said Region have not been provided with peons as is the case in other Region of the Province, if so, reasons for the disparity?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan): (*a*) There are seven Inspectors for field duty in the Region. With the exception of Inspectors for Quetta Town and Quetta-Pishin, all the other are incharge of two districts each. The posts of Inspectors are provided on the basis of work-load and not on the basis of area. The work load does not justify the appointment of one Inspector to each District.

(*b*) Yes. Only one Inspector has a peon. However, the question of providing peons to all Inspectors is under consideration of Government.

میجر عبدالمجید خان — کیا وزیر امداد باہمی بتا سکتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ چپراسی ابھی تک صرف ایک ہی انسپکٹر کو مہیا کیا گیا ہے اور باقیوں کے حق کو تسلیم نہیں کیا گیا ؟

وزیر امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی)—فائننس ڈیپارٹمنٹ نے منظوری نہیں دی ہے - ہم نے کئی بار لکھا ہے انہیں نے لکھا ہے کہ چپراسی پہلے ہی کافی تھے ان میں کافی تخفیف کر دی گئی ہے لیکن ہم نے دوبارہ لکھا ہے کہ چپراسیوں کے بغیر ہمارا کام نہیں چل سکتا ہے تاکہ منظوری مل جائے -

---

SCHEMES OF CO-OPERATIVE AND RURAL CREDIT IN QUETTA/KALAT DIVISIONS

***4762. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a sum of Rs. ten lakhs was provided for Co-operative and Rural Credit in the second Five Year Plan, if so, the amount provided year-wise under the said scheme in Quetta/Kalat Divisions and other Divisions of West Pakistan ;

(*b*) In case the share of the said two Divisions is less than that of other Divisions ; reasons therefor and the action Government intend to remove the disparity?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan) : (*a*) There is no such scheme of Co-operative and Rural Credit. If the member is referring to Reconstruction of Rural Credit and Agricultural Marketing Scheme, its total cost is Rs. 165·76 lakhs.

Allocation for first three years of the Plan period is Rs. 44·09 lacs. The amount received by the Quetta/Kalat Divisions so far is Rs. 43 thousand. No regional quota is fixed but the allocation depends on the number of societies formed by the local agricultural population and share capital collected by them.

Year-wise allocation on Provinicial basis is as under :—

	1960-61	1961-62	1962-63	Total
	(Figures in lacs)			
Loan for godown construction to Large size Co-operatives.	7·00	7·00	7·50	21·50
Loan for godown construction to Agricultural Marketing Co-operative Societies.	..	5·00	6·25	11·25
Pay and Trainjng cost of Secretaries ..	3·30	3·48	4·56	11·34
Total ..	..	..	..	44·09

(*b*) Does not arise, in view of the position explained above.

RECONSTRUCTION OF RURAL CREDIT AND AGRICULTURAL MARKETING CENTRES IN WEST PAKISTAN

*5263. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme for the reconstruction of Rural Credit and Agricultural Marketing Centres in all regions of West Pakistan was sanctioned at a cost of Rs. 165·76 lakhs, if so, the year-wise as well as Division-wise expenditure so far incurred and the amount allocated to Quetta Division for the purpose ;

(*b*) in case no amount, out of the above-mentioned amount, has been allocated to Quetta Division, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan): Yes. Allocation for the first three years of the Plan period is 44·09 lacs. The amount received by the Quetta Kalat Division so far is Rs. 43 thousand. No regional quota is fixed but the allocation depends on the number of societies formed by the local agricultural population and the share capital collected by them.

Year-wise allocation on Provincial basis is as under :—

	1960-61	1961-62	1962-63	Total
	(Figures in lacs)			
Loan for godown construction to large sized Co-operative.	7·00	7·00	7·50	21·50
Loan for godown construction to Agricultural Marketing Co-operative Societies.	..	5·00	6·25	11·25
Pay and training cost of Secretaries ..	3·30	3·48	4·56	11·34
Total				44·09

Region wise allocation of the above mentioned amounts is as follows :—

	Year	Lahore Region	Peshawar Region	Multan Region	Hyderabad Region	Quetta Region	Kalat Region	Total
1. Loan for Godown construction to large sized Co-operatives.	1960-61	2·60	1·10	2·75	0·55	..	..	7·00
	1961-62	·25	1·20	1·85	3·85	·05	..	7·00
	1962-63	·75	·10	2·70	1·90	·05	..	5·50

	Year	Lahore Region	Peshawar Region	Multan Region	Hyderabad Region	Quetta Region	Kahat Region	Total
2. Loan for Godown construction to Agricultural Marketing Co-operatives.	1960-61	..	..	..	..	..	..	..
	1961-62	·25	·50	2·50	1·75	..	..	5.00
	1962-63	·25	·75	2·25	1·00	.25		4.40
3. Grant in-Aid to wards—								
(i) Pay of staff ..	1960-61	·94	·40	·30	1·16	..	..	3·00
	1961-62	·92	·39	1·18	·38	·01	..	2·88
	1962-63	1·15	·50	1·36	·55	·03	..	4·05
(ii) Training of staff.	1960-61	·30	The training cost is placed at the disposal of Principal Co-operative Training College, Lyallpur, for stipend to the trainees. Rs. 4,000.00 were given to the Co-operative Training Institute at Quetta for training of Secretaries during 1962-63.					
	1961-62	·60						
	1962-63	·50						

NOTE:—The balance out of loan for godown construction for large sized and Agricultural Marketing Co-operatives is lying undisbursed pending recommendations from the Regional Registrars.

(*b*) In view of the allocation made for Quetta Division, the question does not arise.

MARKETING OF SHEEP-WOOL IN QUETTA DIVISION

***5264. Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state whether it is a fact that the Co-operative Department prepared a Scheme for the marketing of Sheep-Wool in Quetta Division at an estimated cost of Rs. 11.20 lakhs and forwarded it to Government for approval; if so, the action so far, taken by Government in this regard and the approximate date by which the said Scheme will be finalized?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan) : Scheme for Marketing of Sheep Wool in Quetta Division was revised by Government and approved at an estimated cost of Rs. 6.36 lacs. It was considered by the Provincial Working Party on 7th December 1963 and approved for implementation for the year 1964-65.

ELECTIONS OF SERVICE SOCIETY OF UNION COUNCIL GABARLO TALUKA DIGRAH DISTRICT THARPARKAR

***5522. Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) reasons for not holding elections of the Service Society of Union Council, Gabarlo, Taluka Digrh, District Tharparkar ;

(*b*) whether it is a fact that the said Union Council,—*vide* its Resolution No. 68, dated 8th September 1963 levelled certain allegations against the said Service Society for not holding its elections and submitted a copy of the said resolution to the Registrar, Co-operative Societies, Hyderabad; if so, reasons for not holding any enquiry or taking any action against the said Service Society?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan) : (*a*) The elections are not yet due.

(*b*) Resolution No 68, dated 9th September 1963 has not been received by the Registrar Co-operative Societies, Hyderabad. Therefore the question of holding an inquiry does not arise.

PROPRIETORY RIGHTS GRANTED TO ALLOTTEES UNDER CO-OPERATIVE FARMING SCHEME

*5557. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** Will the Minister of Co-operation, be pleased to state :—

(*a*) whether proprietory rights have been granted to the allottees who have been given land under the Co-operative ; Farming Scheme;

(*b*) whether it is a fact that some allottees out of those mentioned in (*a*) above, who are eligible to retain land are being threatened with ejectment;

(*c*) whether it is a fact that a Committee has been constituted to scrutinize the allotments under the said scheme;

(*b*) the number of persons in Multan and Montgomery Districts who have been declared as valid allottees ;

(*e*) the names and addresses of the allottees under the said scheme, to whether proprietory rights have been granted;

(*f*) the procedure for paying the instalments of rice of land allotted under the said scheme?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan) : (*a*) Orders for the grant of proprietory rights have already been passed by the Revenue Department.

(*b*) It is not fact that some eligible allottees are being threatended with ejectments.

(*c*) It is a fact that eligibility committees have been constituted for security of eligibility. Such committees have been formed in terms of the decision of the Board of Revenue and consist of the Assistant Registrar, Co-operative Farming Tehsildar /Naib-Tehsildar of the Circle and a non-official Director of Co-operative Farming Union.

(*d*) As the scrutiny in respect of eligibility it has not yet been finalized, the number of persons declared as valid allottees in Montgomery and Multan district, cannot be given. It may further be mentioned that recommendations of the eligibility committees will have to be sent to the Collector concerned for his approval according to the decision of the Board of Revenue.

(*e*) The number of allottees under Co-operative Farming Scheme exceeds 10,000 and it is not possible to give their names with complete addresses as desired under the question.

(*f*) In pursuance of decision,—letter No. So.Col. II-6/61, dated 16th May 1961 from West Pakistan Government, Revenue and Rehabilitation Department the price is to be recovered from the members at Rs. 20 per produce index unit by the Co-operative Farming Societies in 30 six-monthly instalments and will be paid to the Government according to the demand fixed by Colony authorities.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی — میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سوسائٹیاں بنائی گئی ہیں ان کو ۱۹۴۸ء سے لے کر آج تک confirm نہیں کیا گیا اور اب نئی سوسائٹیاں بنائی جا رہی ہیں ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ پہلی سوسائٹیوں کو مستقل نہیں کیا گیا ۔

وزیر امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) ۔ آپ میرے نوٹس میں یہ امر لائیں میں ایکشن لوں گا ۔

Mr. Speaker : He wants to know the reasons.

وزیر امداد باہمی — مجھے پہلے معلوم نہیں تھا اب معلوم ہوا ہے۔ اگر معزز ممبر میرے نوٹس میں یہ بات لائیں گے تو میں اس کے متعلق کارروائی کروں گا۔

Mr. Speaker : Does he want fresh notice for that ?

وزیر امداد باہمی — اگر معزز ممبر سوال پیش کریں گے تو میں اس کا جواب دے دوں گا اور اگر وہ مداوا چاہتے ہیں تو مجھے بتائیں میں اس کا مداوا کر دوں گا۔

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی — یہ کوآپریٹو سوسائٹیاں ۱۹۴۸ء میں بنائی گئی تھیں لیکن آج تک انہیں مستقل نہیں کیا گیا اس پر اب نئی سوسائٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ لوگوں کو محکمہ کی طرف سے ہراساں کیا جا رہا ہے۔ رشوت خوری بہت زیادہ ہے۔ ۱۴ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے ابھی تک انہیں confirm نہیں کیا گیا۔ حقوق ملکیت مل چکے ہیں جو ابھی تک confirm نہیں ہوئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب یہ حقوق ملکیت confirmed نہیں تو یہ پورکیسے حقوق ہیں۔ وہاں تحصیلدار اور دوسرے افسروں میں بہت زیادہ کرپشن ہے اور وہ غیر مستحق لوگوں کو مستحق قرار دے رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی — جو واقعات تھے ان کے مطابق جواب دے دیا گیا ہے اور اگر وہاں پر افسران کوئی ناجائز طریقہ سے کارروائی کر رہے ہیں اور کرپشن ہے تو یقیناً ان افسران کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔ وہاں محکمہ مال کے افسران بھی ہیں۔

SETTING UP OF SMALL SCALE INDUSTRIES ON CO-OPERATIVE BASIS IN THE TEHSILS OF SHUJABAD, LODHRAN AND MAILSI

*5572. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani :** Will the Minister of co-operation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no small scale industry on Co-operative basis has bee ns et up in the Tehsils Shujabad, Lodhran and Mailsi District Multan ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to set up in small scale industries on Co-operative basis in the said Tehsils, if so, when?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan) : (*a*) No.

(*b*) Question does inot arise.

میجر عبد المجید خان — سوال الف کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "No" کیا محترم وزیر اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ ملتان

کی تین تحصیلوں میں کن وجوہات کی بنا پر Small Scale Industries نہیں لگائی گئیں ۔

وزیر امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) ۔ سوال تو یہ تھا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل شجاع آباد ، لودھران اور میلسی ضلع ملتان میں کوئی Small Scale Industries نہیں ہیں ۔ جواب میں اگرچہ یہی کہا جا سکتا تھا کہ "No" ۔ لیکن اس کی وضاحت کے لیے ایک فقرہ اور بڑھا دیا گیا ہے ۔

TRANSFER OF SOME INSPECTORS OF CO-OPERATIVE DEPARTMENT TO LAND CONSOLIDATION DEPARTMENT

*5640. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that some of the Inspectors of Co-operative Department and their staff have been transferred to the Land Consolidation Department, if so, whether the said Staff has been transferred to the above mentioned Department permanently or on temporary basis ;

(b) whether it is a fact that the said staff will undertake the work of land Consolidation on co-operative basis under the direct control of Co-operative Department; if so, whether the said method of land consolidation will be adopted only in the former N. W. F. P. or throughout the whole Province ;

(c) whether the said Inspectors of the Co-operative Department will also be empowered like A. C. Os. of the Land Consolidation Department to attest the Transfer Deeds of lands ; if so, the time by which the Land Consolidation work on this line will be undertaken?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان)—

(الف) محکمہ امداد باہمی کا وہ عملہ جو اشتمال اراضی کا کام کرتا تھا ۔ بورڈ آف ریونیو کے پاس مستقل طور پر یکم جون ۱۹۶۰ء کو منتقل کیا گیا ۔ لیکن اب فیصلہ کیا گیا ہے ۔ کہ یہ عملہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کو واپس کیا جاوے ۔

(ب) جی ہاں ۔ تجویز ہے کہ اشتمال اراضی کا کام امداد باہمی کے تحت بھی کیا جاوے ۔ یہ کام صوبہ کے منتخب کردہ علاقوں میں کیا جائے گا ۔

(ج) ان امور کے متعلق آخری فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ کیا میں وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ مسئلہ کب سے زیر غور ہے ۔ اور اس کا فیصلہ کب ہو گا ؟

وزیر امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) - حقیقت میں تو فیصلہ ہو چکا ہے - ریونیو بورڈ کو جو آسامیاں تھیں اور جو افسر تھے وہ مستقل طور پر منتقل کر دئیے گئے تھے - لیکن انہوں نے کہا کہ ہم ان کو نکالتے ہیں کیونکہ یہ اس قابل نہیں ہیں کہ ہمارا کام کر سکیں - اس پر دوبارہ میٹنگ کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ اور ریونیو بورڈ کے افسروں کی ہوئی اور فیصلہ ہوا کہ بجائے اس کے کہ ان کو نکال دیا جائے، کوشش کی جائے کہ ان کو کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ میں کھپایا جائے -

مسٹر عبدالرازق خان - کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ میں کھپانے کا سوال نہیں ہے - کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ ان سے اشتمال اراضی کا کام مخصوص علاقوں میں لیتی رہی ہے - تو اس کے متعلق آپ نے فیصلہ کیا ہے یا نہیں کہ کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ آپ اشتمال کرائیں گے یا نہیں ؟

وزیر امداد باہمی - یہ گورنمنٹ کا کام ہے - کیونکہ یہ سارا کام محکمہ مال کو تفویض کیا گیا ہے - ہم انہیں اس محکمہ میں کھپانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن محکمہ امداد باہمی میں یہ کام voluntary طور پر اور اگر لوگ چاہیں تو ہوتا ہے - ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں - اور پھر اس میں بجٹ بھی involved ہے - اگر گورنمنٹ نے یہ کام کرنے کے لئے بجٹ دے دیا اور لوگوں نے accept کر لیا اور محکمہ مال نے accept کر لیا تو ہم کام کر سکیں گے -

حاجی میر محمد بخش ٹالپور - گورنمنٹ آپ ہیں یا کوئی اور بھی گورنمنٹ آپ کے اوپر ہے ؟

وزیر امداد باہمی - گورنمنٹ کا مطلب ایک وزیر نہیں ہوتا - پوری کیبنیٹ ہوتی ہے - اس میں جب تک decided, policy matter نہ ہوں اس وقت تک individually کوئی ڈیپارٹمنٹ کوئی action نہیں لے سکتا -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - وزیر امداد باہمی نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے یہ محکمہ محکمہ مال کے سپرد کر دیا ہے - اسے حوالے کرنے سے پیشتر کیا انہوں نے اس بات پر غور کیا تھا کہ سٹاف کا کیا ہو گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان) - عملہ حوالے کیا تھا -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - عملہ ان کے حوالے کر دیا اور محکمہ اپنے پاس رکھ لیا - کیا بات ہے ؟ (قہقہہ) -

وزیر امداد باہمی - آپ سمجھ نہیں - جواب بڑی وضاحت سے دیا گیا ہے - آپ نے سنا نہیں ہے -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - میں ایک واضح مثال دیتا ہوں - - - - -

مسٹر سپیکر - عباسی صاحب - آپ کے پہلے سوال کا جواب آ چکا ہے ؟

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - وہ کہتے ہیں کہ جواب دے دیا ہے -

Mr. Speaker : Is the Member satisfied with the answer ?

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - میں اسی ضمن میں پوچھ رہا ہوں - میں ایک مثال دیتا ہوں - گزارش یہ ہے کہ انہوں نے اشتمال اراضی کا کام ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے سپرد کر دیا ہے اور کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ کے سب انسپکٹر جو بطور انچارج اشتمال آراضی کا کام کرتے تھے وہ بھی ان کی disposal پر چلے گئے ہیں - اب ہوا یہ ہے کہ ان کی تنخواہ ۱۵۰ روپے ہے انکو محکمہ مال والوں نے پٹواری لگا لیا ہے اور ان کی جگہ گرداور رکھ لئے ہیں جن کی تنخواہ ۱۲۰ روپے ہے - ۱۵۰ روپے والے پٹواری ہیں اور ۱۲۰ روپے والے گرداور ہیں میں وزیر امداد باہمی کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اپنا عملہ ان کے حوالے کرتے وقت انہوں نے ان کے حقوق کی protection کی کیا گارنٹی لی تھی ؟

وزیر امداد باہمی - اس میں ہے کہ فرنٹیئر میں پہلے کوآپریٹیو ڈیپارٹمنٹ تیس برس سے اشتمال اراضی کا کام کرتا رہا ہے - جب گورنمنٹ نے سارے مغربی پاکستان میں اشتمال آراضی کا کام شروع کیا تو بہتر یہ سمجھا گیا کہ ایک ہی محکمہ یہ کام کرے - چنانچہ ہمارے پاس جو لوگ کام کر رہے تھے

ریونیو بورڈ نے ان کو اپنے پاس لے لیا - اس میں کسی شرط یا معاهدے کا سوال پیدا نہیں هوتا - اس لئے کہ جن terms and conditions پر وہ بھرتی کئے گئے تھے ، وہ موجود هیں - اس کے بعد جب ریونیو بورڈ نے یہ کہا کہ یہ همارے محکمہ کے لئے fit نہیں هیں - هم ان کو نہیں رکھنا چاهتے یا screen out کریں گے تو پھر میٹنگ هوئی محض ان کو help کرنے کے لئے تا کہ کوشش کی جائے کہ ان کو دوبارہ اپنے محکمہ میں کھپایا جائے - ویسے همارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے - وہ ریونیو بورڈ کے ملازمین هو چکے هیں -

مسٹر عبدالرازق خان - میں وزیر امداد باهمی کی توجہ اپنے سوال کے جزو (ب) کی طرف اور ان کے جواب کی طرف دلاتا هوں - میرا سوال یہ تھا -

(b) whether it is a fact that the said staff will undertake the work of land Consolidation on co-operative basis under the direct control of Co-operative Department ; if so, whether the said method of land consolidation will be adopted only in the former N.W.F.P. or throughout the whole Province;

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے -

"جی هاں - تجویز ہے کہ اشتمال اراضی کا کام امداد باهمی کے تحت کیا جائے - یہ کام صوبہ کے منتخب کردہ علاقوں میں کیا جائیگا -"

میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ یہ کام جو آپ منتخب علاقوں میں کرنے والے هیں اس پر ڈیڑھ سال سے جو غور هو رہا ہے - وہ غور کب ختم هو گا ؟

وزیر امداد باهمی - میں اس کا جواب دے چکا هوں - فنانس ڈیپارٹمنٹ سے اس قسم کے عملہ کے لئے رقم ملے گی تو یقیناً یہ کام کریں گے -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب وزیر امداد باهمی کیا اس امر پر آماده هیں کہ ان ملازمین کے حقوق کی حفاظت کے لئے دوبارہ کوئی میٹنگ کریں اور ریونیو بورڈ کے ساتھ یہ معاملہ طے کریں ؟

وزیر امداد باہمی ۔ جیسا کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں ہم اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں حالانکہ ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ جناب والا ۔ جو جواب مجھے دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ۔ صرف ایک سوال اور پوچھنا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ اگر منتخب علاقوں میں آپ اشتمال اراضی کا کام کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر کیا آپ اس چیز کی طرف توجہ رکھیں گے کہ ان کو وہی اختیارات حاصل ہوں جو اس وقت ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے A. C. Os کے پاس ہیں تا کہ وہ انتقالات کی تصدیق کے لئے کسی اور محکمہ کے محتاج نہ ہوں کیا آپ اس چیز کو مدنظر رکھیں گے ۔

وزیر امداد باہمی ۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ وہ ہم نہیں کر سکتے ۔ قانوناً یہ کام صرف وہی محکمہ کر سکتا ہے جس کو اختیارات ہوں ۔ ہم جیسے پہلے ہوتا آ رہا ہے صرف voluntary basis پر کر سکیں گے ۔ یعنی کسی علاقے کے لوگ اگر چاہیں گے تو ہم کر سکیں گے ورنہ نہیں کر سکیں گے ۔

مسٹر عبدالرازق خان ۔ ہم چاہتے ہیں ۔

وزیر امداد باہمی ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ضرور کریں گے ۔

CONSTITUTION OF HOUSE BUILDING CORPORATION ON CO-OPERATIVE BASIS FOR GRANT OF LOANS TO RURAL AREAS

***5794. Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Co-operation please refer to answer to my starred question No. 5464, given on the floor of the House on 9th January 1964 and state reasons for not constituting House Building Corporation, in rural areas so far?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان) ۔ اس پراجیکٹ کے لئے طویل المیعاد کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے جس کے لئے محکمہ کے پاس وسائل نہیں ہیں ۔ جب وسائل بخاطر خواہ ہو جائیں گے پھر غور ہو گا ۔

سردار عنائت الرحمان خان عباسی – کیا وزیر امداد باہمی اس بات پر غور کریں گے کہ 6th mile stone مری راولپنڈی روڈ جس جگہ پر کھڑا ہے اس کے right پر municipal limit ہے اور left پر جو آبادی ہے اس کو دیہی آبادی تصور کیا جاتا ہے ۔ کیا آپ اس معاملہ پر غور کریں گے کہ left والے لوگ بھی آپ کی فنانس کارپوریشن سے مستفید ہو سکیں ؟

وزیر امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) : کوئی کام کرنے کے لئے حدود اور دائرہ مقرر کرنا پڑتا ہے ۔ وہ نہ ہو تو کوئی بھی کام نہیں کیا جا سکتا ۔ اس وقت ہمارے جو finances ہیں وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ لا محدود طریقے پر کوئی سکیم چلا سکیں ۔ اگر پیسے مل گئے تو یقیناً ہم دیہی علاقوں کی بھی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

Co-operative Store, Narowal

***6015. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) the monthwise nature of goods received by the Co-operative Store, Narowal during the period from July 1963 to December 1963 ;

(*b*) the monthwise value of goods sold by the said Store during the same period ;

(*c*) the net profit accrued to or loss suffered by the said Store during the same period?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان)۔

(الف) نام مہینہ مع سال	کپڑا	دیگر اشیاء	میزان
جولائی ۱۹۶۳ء	۳۵۰۴۰۰	—	۳۵۰۴۰۰
اگست ۱۹۶۳ء	—	—	—
ستمبر ۱۹۶۳ء	—	—	—
اکتوبر ۱۹۶۳ء	—	—	—
نومبر ۱۹۶۳ء	۱۵۵۷۴۶	۳۱۱۴۱۶	۱۸۶۸۶۲
دسمبر ۱۹۶۳ء	—	—	—
میزان	۱۹۰۷۴۶	۳۱۱۴۱۶	۲۲۱۸۶۲

(ب)	جولائی ۱۹۶۳ء	—	—	۱۲۹۶۴۳
	اگست ۱۹۶۳ء	—	—	۵۸۹۶۰۶
	ستمبر ۱۹۶۳ء	—	—	۷۳۶۶۴۱
	اکتوبر ۱۹۶۳ء	—	—	—
	نومبر ۱۹۶۳ء	—	—	۴۱۶۹۹
	دسمبر ۱۹۶۳ء	—	—	۱۴۶۶۶۲
	میزان	—	—	۱۶۴۴۶۰۱

(ج) نقصان ۳۳۱۶۵۰ روپے

چودھری محمد ابراھیم — جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس سال کے دوران تین سو اکتیس روپے پچاس پیسے کا نقصان ہوا ہے - ایسے سٹور کو رکھنے کا کیا فائدہ ہے ؟ اس نقصان کو ختم کرنے کے لئے اور اسے نفع میں بدلنے کے لئے کوئی تجویز ہے ؟

وزیر امداد باھمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) - جناب - یہ پرائیویٹ ادارے ہوتے ہیں - ان کی اپنی مینیجنگ کمیٹیاں ہوتی ہیں اور ان کا اپنا سرمایہ ہوتا ہے - انہوں نے پوچھا نہیں لیکن میں نے اپنی اطلاع کے لئے معلوم کیا ہے کہ یہ سٹور پانچ ہزار روپے کے کل سرمایہ سے کھولا گیا ہے اور یہ restricted ہے صرف ریلوے والوں کے لئے - تو ایسی صورت میں یہ بڑا مشکل ہوتا ہے کہ ایک چھوٹا سا سٹور ہو اور restricted ہو اور اس کی اپنی مینیجنگ کمیٹی کام کرنے والی ہو اور ہم اس میں زیادہ دخل دیں یہ نہیں ہو سکتا - کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ والے صرف آڈٹ کرتے ہیں - یہ ان کا اپنا look out ہے کہ نفع ہوتا ہے یا نقصان -

Mr. Speaker : Is it not a co-operative society ?

وزیر امداد باھمی — سٹور ھے ۔

مسٹر سپیکر — سوسائٹی رجسٹر ھونے کے بعد ھی سٹور بنا ھوگا ۔

وزیر امداد باھمی — کوآپریٹو سٹور ھے لیکن اس میں زیادہ تر دخل مینیجنگ کمیٹی کا ھوتا ھے ۔ اگر وھاں کے ممبران یا جو اور لوگ ھیں یا محکمہ کہے کہ بد دیانتی ھوتی ھے یا کوئی شخص complaint کرے کہ ھم satisfied نہیں ھیں اس کی management سے تو اس کے بعد اس کے خلاف کوئی action لیا جا سکتا ھے ۔ ورنہ ھم محض آڈٹ کرکے اور سالانہ رپورٹ لکھ کر اس کو چھوڑ دیتے ھیں ۔ ابھی تھوڑا عرصہ ھوا ھے سٹور کو کھلے ھوئے اور ان کا کہنا ھے کہ ھمیں اور زیادہ موقع ملا تو ھم اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے ۔

خان اجون خان جکون ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر موصوف کا محکمہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کا audit کرتا ھے ۔ اور انھیں کنٹرول کرتا ھے ۔ ان کے نفع اور نقصان کی وجوھات بھی وہ ضرور معلوم کرتے ھوں گے ۔ کیا انھوں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ھے کہ یہ نقصان کیوں ھوا ھے ۔

وزیر امداد باھمی ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ھے کہ اس کا دائرہ کار restricted ھے اور سرمایہ بھی تھوڑا ھے ۔

اس کے علاوہ ممکن ھے ملازمین اور Managing Committee کی inefficiency یا بددیانتی کی وجہ سے ھو ۔

SCHEMES FORMULATED BY THE CO-OPERATIVE DEVELOPMENT BOARD FOR BAHAWALPUR DIVISION

***6104. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) the names and the location of the schemes formulated by the Co-operative Development Board for Bahawalpur Division alongwith the total cost of each scheme ;

(*b*) the names of the schemes, out of those mentioned in (*a*) above, so far implemented alongwith the reasons for not implementing the romaining schemes?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان) -
(الف) بہاولپور ڈویژن کے محکمہ امداد باھمی کی منظور شدہ سکیمیں حسب ذیل ہیں -

	کل لاگت
(۱) چولستان ایریا کے لئے اون کی کٹائی کی سکیم	۱۱۰۲۲ لاکھ
(۲) کوآپریٹو ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بہاولپور کی عمارت کی تعمیر	۳۰۳۶ لاکھ

(3) Reconstruction of Rural Credit and Agricultural Marketing Scheme ..... {

یہ سکیم صوبائی basis پر چلائی جارہی ہے - اس میں بہاولپور ڈویژن کا حصہ بقدر ۱۷۰ لاکھ روپے ہے - جو سیکرٹریوں کی تنخواہ اور ٹریننگ پر خرچ کیا جائے گا -

(ب) مندرجہ بالا تمام سکیمیں زیر عمل ہیں -

REPRESENTATION OF BAHAWALPUR DIVISION IN THE CO-OPERATIVE DEVELOPMENT BOARD, WEST PAKISTAN

***6105. Chaudhri Muhammad Ali :** Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Bahawalpur Division has not been given due representation in the Co-operative Development Board, West Pakistan;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to give due representation to the above named Division in the said Board?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان) — (الف) جی ہاں - مغربی پاکستان کوآپریٹو ڈیولپمنٹ بورڈ کے آئین کے مطابق بورڈ میں ہر ڈویژن کو نمائندگی دئے جانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - تاہم مغربی پاکستان کوآپریٹو ڈیولپمنٹ بورڈ کے لئے ایک مشاورتی

کونسل بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے - جس میں ہر ڈویژن کو کونسل میں نمائندگی کا حق حاصل ہوگا -

مسٹر عبدالرازق خان—جناب والا - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ غور کا مرحلہ کب تک ختم ہو جائے گا کیونکہ پچھلے اجلاس میں بھی یہی جواب دیا گیا تھا کہ اس کی از سر نو تشکیل پر غور کیا جا رہا ہے -

وزیر امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) - جناب والا - یہ معاملہ تو پہلے ہی تقریباً finalise ہو چکا ہے - اور اب ہم کوشش کریں گے کہ اسی اجلاس میں ہو جائے -

رائے منصب علی خان کھرل—جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ ایسی کوئی تجویز نہیں - کہ ہر ڈویژن کو نمائندگی ملے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ایسی کوئی تجویز ہے جس کی رو سے کسی ڈویژن کو نمائندگی نہ ملے - وہ کونسی خصوصی وجوہات ہیں جن کی بنا پر کسی ایک ڈویژن کو نظر انداز کیا گیا ہے ؟

وزیر امداد باہمی—جناب والا - ہم نے یہ تو نہیں کہا کہ ہم کسی ڈویژن کو نظر انداز کریں گے - انہوں نے سوال کا جو جواب دیا ہے - وہ غالباً آپ نے سنا نہیں -

رائے منصب علی خان کھرل—جناب والا - اگر جناب وزیر نے اپنے پارلیمنٹری سیکرٹری کا جواب سنا ہے - تو کیا وہ فرمائیں گے کہ آیا کوئی ایسی تجویز یا کوئی ایسا قاعدہ ہے جس کی بنا پر آپ کسی خاص ڈویژن کو - - - - -

وزیر امداد باہمی—جناب والا - غالباً معزز ممبر نے سمجھا نہیں - عرض یہ ہے کہ پہلی Constitution میں یہ چیز نہیں ہے - لیکن نئی Constitution میں جو ہم نے اب بنائی

ہے - ہم یہ چیز کر رہے ہیں - معزز ممبر پڑھے لکھے آدمی ہیں - ذرا سوچنے کی کوشش کیا کریں -

رائے منصب علی خان کھرل—جناب والا - جناب وزیر شاید مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں اس لئے وہ بھی میرے سوال کو سمجھنے کی کوشش کریں - میں نے جو سوال پوچھا ہے - اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ بہاولپور ڈویژن کو شامل کرنے کی ہمارے ہاں کوئی شرط نہیں - تو میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ کسی ڈویژن کو نظر انداز کرنے کے لئے کوئی شرط ہے - اور اگر نہیں - تو آپ نے بہاولپور کو کیوں نظر انداز کیا ہے -

وزیر امداد باھمی—جناب والا - اب ہم اس کا کیا جواب دیں - چونکہ پہلی Constitution کے مطابق Divisional basis پر ممبر نہ لئے جاتے تھے اسلئے اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہر علاقے کو نمائندگی ملے - اب اس کے علاوہ معزز ممبر اور کوئی زبان سمجھتے ہوں - تو مجھے فرمائیں تاکہ میں ویسے ہی عرض کر دوں - (قہقہہ) -

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - جناب وزیر صاحب نے Divisional basis پر اہلکاروں کی تعیناتی کے متعلق فرمایا ہے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کیا اس میں خاص طور پر یہ طے کیا گیا ہے کہ Divisional basis پر ریاست بہاولپور سے وزیر مقرر کیا جائے -

وزیر امداد باھمی—جناب والا - افسوس تو اس بات کا ہے چونکہ حمزہ صاحب کا واسطہ اکثر Mental Hospital سے رہتا ہے - اس لئے وہ اکثر اسی میں کھوئے رہتے ہیں (قہقہہ) -

Mr. Speaker : Order, order. No personal remarks.

FORMULATION OF A SCHEME FOR MARKETING AND GRADING OF WOOL BY THE WEST PAKISTAN CO-OPERATIVE DEVELOPMENT BOARD FOR CHOLISTAN AREA OF BAHAWALPUR DIVISION

*6106. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no scheme for marketing and grading of wool has so far been formulated by the West Pakistan Co-operative Development Board under the Sheep Breeding Programme for the Cholistan Area of Bahawalpur Division which has a population of about 40,000 people;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said Board has any such scheme under its consideration at present for the aforementioned area, if not, reasons thereof?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان)—(الف) جی نہیں - بہاولپور ریجن کے لئے اون کی کٹائی (Sheep Shearing) کی ایک سکیم تیار کی گئی ہے - جس کی تفاصیل معزز ممبر کو ان کے سوال نمبر ۴۶۲۱ کے جواب میں مہیا کر دی گئی ہیں - اس سکیم میں اون کی Grading اور Marketing بھی شامل ہے -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

NUMBER OF REGISTERED SERVICE CO-OPERATIVE SOCIETIES IN BAHAWALNAGAR DISTRICT

*6107. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) the tehsil-wise number of Registered Service Supply Co-operative Societies in Bahawalnagar District alongwith the dates of their registration;

(*b*) the tehsil-wise number of Co-operative Societies in the said District which advance loans;

(*c*) the tehsil-wise number of Co-operative Thrift Societies in the said District along with the number of the members of each such society?

Parliamentary Secretary (Arbab Muhammad Afzal Khan) :

Name of Tehsil	No. of Societies	Date of Registration
(a) Chishtian ..	16	1 23rd December 1961.
		2 Ditto
		3 Ditto
		4 28th December 1961.
		5 23rd December 1961.
		6 30th December 1961.
		7 31st December 1961.
		8 Ditto
		9 Ditto
		10 Ditto
		11 Ditto
		12 13th February 1962.
		13 28th February 1962.
		14 5th May 1962.
		15 7th May 1962.
		16 25th December 1961.
Fortabbas	17	1 13th February 1962.
		2 6th March 1962.
		3 7th March 1962.
		4 Ditto
		5 Ditto
		6 Ditto
		7 Ditto
		8 Ditto
		9 9th March 1962.
		10 10th March 1962.
		11 Ditto
		12 Ditto
		13 Ditto
		14 Ditto

Name of Tehsil	No of Societies	Date of Registration
Fortabbas—*concld.*	17—*concld.*	15 16th April 1962.
		16 29th September 1962.
		17 27th April 1963.
Minchinabad ..	7	1 2nd January 1962.
		2 Ditto
		3 Ditto
		4 Ditto
		5 22nd January 1962.
		6 Ditto
		7 10th March 1962
Bahawalnagar ..	10	1 2nd January 1962.
		2 Ditto
		3 Ditto
		4 22nd January 1962.
		5 Ditto
		6 6th March 1962.
		7 10th March 1962.
		9 Ditto
		9 Ditto
		10 15th October 1962.
(e) Chichtian ..	30	
Minchinabad ..	37	
Bahawalnagar ..	47	
Fortabbas ..	35	
(c) *Nil*	..	

COOPERATIVE SOCIETIES AND CO-OPERATIVE BANKS FUNCTIONING IN BAHAWALPUR DIVISION

*6161. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) the district-wise number of Co-operative Societies and Co-operative Banks functioning in Bahawalpur Division ;

(*b*) the total amount of loan advanced by Government on West Pakistan Co-operative Development Board to the said societies in District Bahawalnagar;

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان)—(الف)

نام ضلع	تعداد بنک	تعداد شاخیں	تعداد سوسائٹیاں
بہاول پور	۱	۲	۳۴۹
بہاول نگر	—	۳	۲۶۰
رحیم یار خاں	—	۴	۵۱۶

(ب) ضلع بہاول نگر کے لئے گورنمنٹ نے حسب ذیل قرضہ جات دئے ہیں -

	روپے
تعمیر گودام کے لئے قرضہ (سود بشرح ۴ فیصدی)	۲،۱۰،۰۰۰
بغیر سود کے قرضہ	۹۱۳۵۰

کوآپریٹیو ڈیویلپمنٹ بورڈ نے کوئی قرضہ نہیں دیا -

SHIFTING OF TRAINING CENTRES FROM PESHAWAR TO LYALLPUR

*6203. **Mr. Abdur Raziq Khan** : Will the Minister of Co-operation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Training Centre functioning at Peshawar for imparting training to the Sub-Inspectors of Co-operative Department has been shifted to Lyallpur;

(*b*) whether it is also a fact that the staff which imparted the said training is still in Peshawar;

(*c*) whether it is a fact that the said action of the Government has created a lot of difficulties for the trainees of Peshawar area;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) be in the affirmative, whether Government intend to retransfer the said Centres to Peshawar?

پارلیمنٹری سیکرٹری (ارباب محمد افضل خان)—

(الف) جی نہیں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی نہیں -
(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - جناب وزیر سے میں یہ سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا پشاور میں کوآپریٹو سوسائٹیوں کے سب انسپکٹروں کو ٹریننگ دینے کیلئے جو سنٹر قائم تھا - اسے لائلپور منتقل کر دیا گیا ہے ؟ اس کا جواب دیا گیا ہے "جی نہیں" - کیا جناب وزیر یہی جواب ذرا اپنی زبان سے فرما دیں گے - تاکہ میری تسلی ہو جائے -

وزیر امداد باہمی (سید احمد نواز شاہ گردیزی) - جناب والا اگر معزز ممبر کو شبہ ہو - یا ان کے علم میں ہو کہ ایسا نہیں ہے - تو میں اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے تیار ہوں - لیکن جہاں تک اس جواب کا تعلق ہے یہ پارلیمنٹری سیکرٹری کی حد تک کافی ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - جناب والا - یہ جواب بالکل غلط ہے - حقیقت یہ ہے کہ وہ سنٹر وہاں سے shift ہو چکا ہے اور اب ہمارے سب انسپکٹر لائلپور میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں - اب اس کے متعلق آپ کیا کہیں گے - اس کے لئے تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا -

وزیر امداد باہمی - جناب والا - میں نے کل شام دوبارہ متعلقہ افسروں سے پوچھا تھا کہ وہاں سے ٹریننگ سنٹر shift ہوا ہے یا نہیں ؟ تو انہوں نے categorically اس سے انکار کیا ہے - اگر ہوا ہے تو آپ میرے نوٹس میں لے آئیں -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - معزز ممبر تو یہ بات ان کے نوٹس میں لے آئے ہیں - اب یہ دونوں صاحب خود ہی بتائیں کہ ان میں سے غلط بیانی کون کر رہا ہے ؟

وزیر امداد باہمی - جناب والا - عرض یہ ہے کہ مجھے افسروں نے یہی information دی ہے - اگر ان کے علم میں ہو کہ افسروں نے غلط جواب دیا ہے - تو وہ مجھے بتائیں اور کوئی قطعی ثبوت دیں - تو میں مزید معلوم کرنے کیلئے تیار ہوں -

خان اجون خان جدون - جناب والا - جناب وزیر نے فرمایا ہے کہ یہ سنٹر وہاں سے shift نہیں کیا گیا - کیا وہ فرمائینگے کہ وہاں جو سٹاف تھا - وہ بھی وہیں ہے یا اس وقت وہاں صرف عمارت ہی رہ گئی ہے ؟

وزیر امداد باھمی—جی ہاں جناب - سٹاف بھی وہیں ہے اور کام بھی وہیں ہو رہا ہے - نیز ٹریننگ سنٹر بھی وہیں ہے -

جناب والا - معزز ممبر نے جو جو چیز پوچھی ہے - اس کا جواب دے دیا گیا ہے - اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو وہ مجھے بتائیں - میں متعلقہ افسروں کے خلاف کارروائی کروں گا - اگر اس کے علاوہ کوئی چیز ہو تو مجھے وہ بھی بتا دیں -

مسٹر - ایس - ایم - سہیل - جناب والا - کیا جناب وزیر امداد باھمی فرمائیں گے کہ انہیں اور کس طرح بتایا جائے - جب اسمبلی میں کھڑے ہو کر ایک معزز ممبر نے بتا دیا ہے کہ آپ نے جو جواب دیا ہے - وہ میری معلومات کے مطابق غلط ہے پھر وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ آپ مجھے بتائیں - تو اس صورت میں جناب وزیر خود ہی بتائیں کہ یہ غلطی اور کس طرح ان کے نوٹس میں لائی جائے ؟

وزیر امداد باھمی - جناب والا - میں نے اس کا جواب دے دیا ہے اور یہ بھی عرض کر دیا ہے کہ اگر انہوں نے غلط جواب دیا ہے تو ان کے خلاف action لوں گا - اب سوال یہ ہے کہ میں اس کی تصدیق کیسے کروں - اس کی دو ہی صورتیں ہیں - ایک یہ کہ میں خود جاؤں اور دوسرے یہ کہ معزز ممبر اس کا کوئی ثبوت مہیا کریں - تاکہ میرے پاس کوئی authority ہو -

Mr. Abdur Raziq Khan : I will give you in writing.

DISPUTES REFERRED TO INDUSTRIAL COURTS

*6239. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Labour be pleased to state :—

(a) number of disputes referred to the Industrial Courts in the Province during 1963;

(b) number of such disputes decided in favour of the employees;

(c) the total amount of compensation awarded to employees such Industrial disputes;

(*d*) number of cases of (*i*) strikes, (*ii*) Lock-ou's in Industrial concerns in the Province in 1963 ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا)۔ (الف) انڈسٹریل ڈسپیوٹ آرڈیننس ۱۹۵۹ء کی دفعہ (۵) کے تحت صنعتی تنازعات اور اس قانون کی دوسری دفعات کے تحت شکایات اور درخواستیں جو سال ۱۹۶۳ء کے دوران صوبے کی صنعتی عدالتوں میں دائر ہوئے ۔ ان کی تعداد ۱۸۹۶ تھی ۔

(ب) ان میں سے ۱۲۳۵ تنازعات اور درخواستوں کا فیصلہ ہو گیا ۔ ہر تنازعہ میں کئی ایک مطالبات ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض کا ملازمین کے حق میں فیصلہ ہو جاتا ہے ۔ بعض پر سمجھوتہ ہو جاتا ہے ۔ بعض ملازمین خود واپس لے لیتے ہیں اور بقیہ بعض کا ملازمین کی منشاء کے خلاف فیصلہ ہو جاتا ہے ۔ اندریں حالات یہ اندازہ لگانا ممکن نہیں کہ کتنے تنازعات کا ملازمین کے حق میں فیصلہ ہوا ۔

(ج) گورنمنٹ کے پاس یہ اطلاع موجود نہیں کہ صنعتی عدالتوں کے فیصلوں کی بنا پر ملازمین کو کس قدر معاوضہ وصول ہوا ۔ لیکن اندازہ ہے ۔ کہ اس کی مقدار کئی لاکھ روپے ہوگی ۔ در حقیقت عدالتیں اصول اور معاوضہ کی شرح مقرر کرتیں ہیں اور اس کے بعد مالکان اس حساب سے ملازمین کو ادائیگی کر دیتے ہیں ۔

(د) سال ۱۹۶۳ء کے دوران ۱۸۶ ہڑتالوں اور ۲۰ تالہ بندی کے واقعات کی اطلاع موصول ہوئی ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ آیا ان کے علم میں یہ بات ہے کہ مزدوروں کی یہ عام شکایت ہے کہ انڈسٹریل کورٹس میں جو مقدمات جاتے ہیں ان کے فیصلے ہونے میں بہت دیر لگتی ہے اور اس سے یونین کے ممبران اور دوسرے مزدوروں کو بہت تکلیف ہوتی ہے ۔

وزیر محنت (سعید احمد نواز شاہ گردیزی) - یہ کیسا سوال ہے -

مسٹر سپیکر - معزز میر نے پوچھا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ انڈسٹریل کورٹس میں جو cases جاتے ہیں ان کے فیصلہ ہونے میں کیوں دیر لگتی ہے -

وزیر محنت - کافی کوشش کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے کہ ان کا جلد فیصلہ ہو جائے -

مسٹر حمزہ - محترم وزیر صاحب جو بہاولپور سے لئے گئے ہیں میں ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ بات ان کے علم میں ہے کہ ایسے cases کا فیصلہ ہونے میں دیر لگتی ہے - اس کا جواب انہوں نے نہیں دیا -

وزیر محنت - میں نے عرض کر دیا ہے کہ کوشش کی گئی ہے اور ہم کوشش کرتے رہتے ہیں - کہ مزدوروں کو جو تکلیف ہو اسے دور کیا جائے -

مسٹر - ایس - ایم - سہیل - محترم وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ان cases کا جلد فیصلہ ہو جائے - کیا وہ اس کی تفصیل بتائیں گے کہ پہلے کیا کوشش کی گئی اور اس کی ناکامی کے بعد کونسی کوشش کی جا رہی ہے - جس سے وہ امید رکھتے ہیں کہ جلد فیصلہ ہو جائے گا -

وزیر محنت - اس سلسلہ میں ہم یہاں ایک بل لا رہے ہیں تاکہ جب کوئی ایسا case انڈسٹریل کورٹ کے پاس جائے تو اس کا جلدی فیصلہ کیا جائے اور جو اپیل در اپیل کی جاتی ہے اس کو ہم ban کر رہے ہیں - تاکہ آئندہ جتنے مقدمات پیش ہوں ان کا فیصلہ جلدی کیا جا سکے -

مسٹر سلطان محمد اخوان - وزیر امداد باہمی نے اس سوال کا جواب اس قسم کا دیا ہے .....

Mr. Speaker: The member may put the supplementary question.

مسٹر سلطان محمد اخوان—کیا وزیر صاحب ان افسروں کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے۔

Mr. Speaker: He has already answered this question.

مسٹر حمزہ—آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم اعتبار نہیں کرتے۔

مسٹر سلطان محمد اخوان—ابھی ایک ممبر نے کہا ہے۔

وزیر محنت—اگر وہ ثابت کر دیں تو میں ضرور ایکشن لوں گا۔

مسٹر حمزہ—میں اپنے انتہائی رحم دل۔ سخی اور فیاض وزیر صاحب سے درخواست کروں گا.....

Mr. Speaker: No remarks about that. The member may put his supplementary question.

خواجہ محمد صفدر—وہ تعریف کر رہے ہیں۔

وزیر محنت—کبھی منہ سے حقیقت کے الفاظ بھی نکل آتے ہیں۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر۔ میں یہ درخواست کر رہا تھا کہ وزیر صاحب نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انڈسٹریل کورٹ میں مقدمات کے دیر سے فیصلہ ہونے کا ازالہ کرنے کے لئے ایک بل لا رہے ہیں۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ اس کو کتنا عرصہ لگے گا۔

وزیر محنت—وہ تو تیار ہے اور اسی سیشن میں آ جائے گا۔

مسٹر عبدالرازق خان—وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ وہ mental case ہے۔

وزیر محنت—میں نے یہ بالکل نہیں کہا۔

مسٹر عبدالرازق خان—اس لئے وہ اس ایوان میں نہیں بیٹھ سکتے۔

Mr. Speaker: The member's remarks are not proper. He should withdraw those remarks and those observations.

مسٹر عبدالرازق خان۔ میں واپس لیتا ہوں۔

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)—میں اس ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سردار محمد رمضان خان دریشک کی طرف سے جو تحریک التوا پیش ہوئی تھی اور میں نے متعلقہ پٹواری کے متعلق جو وعدہ کیا تھا کہ تحقیقات کے بعد ایکشن لوں گا ۔ میں اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں نے کل اس پٹواری کو معطل کر دیا ہے ۔ اور ابھی مزید انکوائری ہو رہی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر—جب کبھی بھی معطل ہونے کا موقع آتا ہے ۔ تو بچارے پٹواری کو معطل کیا جاتا ہے ۔

وزیر زراعت—اگر آپ کی طرف سے بھی کوئی غلطی ہوئی تو میں آپ کو بھی معطل کروں گا ۔ (قہقہہ) ۔

اس کے بعد جناب والا میں یہ عرض کروں گا جیسا کہ ایوان کی خواہش تھی کہ فوڈ پالیسی پر بحث کی جائے ۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ اگر معزز ممبران اس سے اتفاق کریں تو جمعرات کو اجلاس کے شروع میں ہی تین گھنٹہ اس معاملہ پر اظہار خیالات کیا جائے ۔ اس سے آئندہ کے لئے ایک پالیسی وضع ہو جائے گی ۔ مجھے اس بات کا بڑا احساس تھا ۔ اب میرے دوستوں اور خصوصاً قائد حزب اختلاف کے خیالات ہمارے سامنے آ جائیں گے ۔ اور میں ان کی بڑی قدر کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker: In that case does the Minister propose to waive the question hour.

وزیر زراعت—میں درخواست کروں گا کہ اس دن وقفہ سوالات waive کر دیا جائے ۔ کیونکہ خوراک کا مسئلہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔

Mr. Speaker: If it is the sense of the House we will hold discussion on that.

Khanzada Taj Muhammad: Sir, I do appreciate the suggestion of the Minister of Food regarding the debate on the food policy. But I do appeal to the Minister for Basic Democracies also to follow in the same path and allow a discussion on the delimitation of constituencies or Basic democracies.

Mr. Speaker: So there would be a debate on the food policy on Thursday and there would be no questions and adjournment motions on that day.

Khanzada Taj Muhammad: Sir, Why am I being denied the right of getting an answer to my question ?

Mr. Speaker : I cannot answer it.

Khanzada Taj Muhammad : You can ask the Minister to reply.

Mr. Speaker : I cannot force him.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The Minister of Basic Democracies, as you find, is not here. It will be his concern. He may agree to this proposal and also to the date, and time suitable to him.

ADJOURNMENT MOTIONS

REFUSAL OF JAIL AUTHORITIES TO ALLOW RELATIVES OF JAMAAT-I-ISLAMI DETENUS TO INTERVIEW THE LATTER IN JAIL (*contd.*)

Mr. Speaker : Now the adjournment motions. First of all we will take up Rao Khurshid Ali Khan's adjournment motion regarding refusal of Jail authorities of District Sialkot to allow close relatives of Jamaat-i-Islami detenus to interview the latter in District Jail, Sialkot. This adjournment motion, as the House will recall, was sought to be moved on 28th July last, but was postponed at the instance of the Minister of Education. Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I would like to make a short statement. Sanction in respect of detenu Ch. Bahawal Khan Nagra was received by the Superintendent Jail on the 17th February 1964 and he communicated this fact to the detenu on the 18th February 1964. Consequently the detenu wrote to his relatives that necessary permission for interview has been received, but nobody turned up for an interview.

Permission with regard to Ch. Nazir Ahmad was received by him after he was transferred to District Jail, Lahore on 23rd February 1964 for presentation before the Review Board. The Superintendent, District Jail, Sialkot has already transferred necessary documents including permission for interview to the Superintendent, District Jail, Lahore. His brother-in-law (whose name is also Nazir Ahmad) came to the Secretariat on 27th February 1964 with a request to allow him to interview the detenu in the District Jail, Lahore. Necessary permission was accorded to him there and then. He was also informed after ascertaining from the Superintendent, District Jail, Sialkot, that necessary perimssion for interview in respect of other relatives has since been recevied by the Jail authorities. The Superintendent, District Jail, Sialkot, has also intimated that the Director of Prisons, Central Range, Bahawalpur, visited the Jail on the 10th February, and Joint Secretary (Prisons), Home Department on the 20th February 1964. Both these officers contacted the two detenus mentioned above and inquired as to whether they have any grievances or difficulties in the Jail. They informed both the officers that they were quite satisfied and comfortable. They did not complain to these officers about their interview, etc.

My submission, therefore, is that the grievance, if any, has since been redressed. Necessary permissions have been received and communicated to the Jail authorities wherever the respective detenus are detained and the interviews, as per Rules, will be granted to those whose names have been approved by the authorities and whose names were communicated to the authorities by the detenus themselves.

Under these circumstances and in view of the fact that even the Joint Secretary (Prisons), Home Department, and the Director of Prisons, Central Range, Bahawalpur have actually gone to the detenus and personally satisfied themselves that there is no grievance the Member may think over the advisability of not pressing this Motion.

If he feels that some relation has still been left behind and is not being given an opportunity, he may kindly give me his name and probably before he comes here with a grievance in the shape of an adjournment motion if he gives me a list even outside the House I will be prepared to go into the matter and gives the investigation done and get the detenus what is their due under the relevant law of the land.

You will recall, Sir, that this order was issued yesterday and till this minute I have not received the list of relatives who want to see the detenus.

راؤ خورشید علی خان—جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ ابھی تک ملاقات نہیں ہوئی ۔ ہوم سیکریٹری صاحب کی طرف سے جیل اتھارٹیز کو جو Approved list جاتی ہے تو جیل اتھارٹیز کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ حسب ضابطہ متعلقہ رشتے داروں کو اطلاع دیں ۔ میرے خیال میں میرے دوست نے ایسی کوئی چٹھی نہیں quote کی کہ جیل اتھارٹی نے متعلقہ رشتہ داروں کو اطلاع دی ہو کہ تمہاری درخواست ملاقات کے لئے منظور ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر—وہ درخواست رشتے داروں کی طرف سے نہیں ہوتی ہے ۔ وہ درخواست Detenu کی طرف سے ہوتی ہے کہ یہ ہمارے رشتے دار ہیں ان کو ملنے کی اجازت دی جائے ۔ اس کے بعد Intimation جو ہے وہ Detenu کو دی جاتی ہے نہ کہ relatives کو اور پھر ان کو Intimate کیا جاتا ہے ۔

Minister of Law: That has been done. The detenu has actually written to his relatives. The detenu has actually intimated his relatives.

Mr. Speaker: Does Rao Sahib still press his motion after this assurance?

راؤ خورشید علی خان—وزیر صاحب متعلقہ راستہ روکے ہوئے ہیں ۔ یہ کسی کی ملاقات نہیں ہونے دیتے اور یہ دیدہ و دانستہ روکے رہے ہیں ۔ بیوی بیمار ہوئی اور انہوں نے نہیں ملنے دیا اور مر گئی ۔ یعنی یہ لوگ اتنا جابرانہ اور اتنا سنگ دلانہ سخت اور اتنا بے رحمی کا سلوک کر رہے ہیں کہ جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا ۔ خدا کا غضب ہے کہ detention کی یہ جو initial term ہے وہ ختم ہو رہی ہے اور ابھی تک ان کے اکثر رشتہ داروں کو ملنے نہیں دیا گیا اور ابھی

تک Technicalities میں الجھایا جا رہا ہے ۔ کہ اس کی list دے دیں اس کی لسٹ دے دیں ۔ ہم کہتے ہیں کہ list کی ضرورت کیا ہے ۔ ایک Detenu کا لڑکا ہے اس کی بیوی ہے اس کے بچے ہیں فہرست میں ان کے نام موجود ہیں ۔ میرے والدین کو انہوں نے اجازت نہیں دی میں خود اسبات کا شاہد ہوں ۔ تو جناب ہر جیل میں یہی حال ہے ۔ کراچی کے متعلق میں چودھری غلام محمد کو جب تک میں نے ایک ایڈجورنمنٹ موشن کا نوٹس نہیں دیا اس وقت تک ان کو اجازت نہیں دی گئی اسی طرح چودھری بہاول خان ناگرہ کی بات میں نے بتائی چودھری نذیر احمد کی بات میں نے بتائی ۔ خود منٹگمری جیل میں جتنے detenu تھے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کو اجازت نہیں دی گئی ۔ I make the statement on oath ۔ آج تک اجازت نہیں دی گئی ۔ اور لائل پور میں بھی یہی حالت ہے ۔ ان کو ہتکڑیاں لگا کر لے جایا جاتا ہے ۔ ان کو پھانسی کی کوٹھڑیوں میں رکھا جاتا ہے ۔ ان کو نماز پڑھنے کی سہولتیں نہیں دی جاتیں اور نہ قرآن پڑھنے کی سہولت دی جاتی ہے ۔

مسٹر سپیکر—لاء منسٹر صاحب کے بیان کے بعد کہ گورنمنٹ نے اجازت دے دی ہے اور intimation بھیج دی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

راؤ خورشید علی خان—جناب اجازت دے کر اپنے بکس کے اندر رکھنے کا کیا فائدہ ہے وہ intimation نہیں کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر—یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ لیکن جہاں تک آپ کے ایڈجورنمنٹ موشن کا تعلق ہے آپ فرماتے ہیں کہ اجازت نہیں دی جا رہی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اجازت دی جا چکی ہے ۔

I am quoting rules.

راؤ خورشید علی خان—اجازت کی خبر Detenus متعلقہ کو دی جاتی ہے ۔ جس سے کہ ان کو پتہ چل جاتا ہے

کہ اجازت مل گئی ہے ۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ ہوم سیکریٹری کے آرڈر ہیں اور اجازت ہمیں مل گئی ہے اور جیل اتھارٹیز بھی اجازت نہیں دے رہی ہے تو انہیں نے خود فون پر ہوم سیکریٹری سے contact کیا تھا انہیں نے ایک چٹھی کا نمبر quote کرکے کہا کہ ہم نے ڈائرکٹر کو بتلا دیا ہے اور ڈائریکٹر کو ڈپٹی سیکریٹری صاحب نے بھی contact کیا اور ڈائرکٹر آف Prisons نے اپنی چٹھی کا نمبر quote کرکے ہمارے آدمیوں کو دیدیا کہ اس چٹھی کی رو سے ہم نے متعلقہ جیل میں اطلاع بھیج دی ہے اور اس کے باوجود جیل اتھارٹی نے آج تک ملنے کی اجازت نہیں دی ۔ اس کے خلاف سخت action لیا جانا چاہئیے کیونکہ نوکر شاہی کی طرف سے بہت ظلم ہو رہا ہے نوکر شاہی پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : No discussion on merits.

علامہ رحمت اللہ ارشد (بہاول پور ۔ ۲)— جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر قانون کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بالکل اسی قسم کا ایک case بہاول پور میں ہوا ہے ۔ بہاول پور میں سابق جماعت اسلامی کے اور اس وقت قید خانے میں ہیں جیل میں ہیں ان کے والد ان کی والدہ ان کے رشتے داران ملنے کے لئے گئے لیکن ملاقات کی اجازت نہیں ملی ۔ میں نے ٹیلیفون کیا ۔ اب کا مجھے پتہ نہیں ہے ممکن ہے اب اجازت ہو گئی ہو میں ۱۰ دن پہلے کی بات کر رہا ہوں ۔ وہ پھر آئے بہرحال میں نے ٹیلیفون کیا انہوں نے کہا کہ رشتہ داروں کی فہرست پراونشل گورنمنٹ کے پاس بھجوا دیجئے ۔ مگر انہوں نے کہا کہ جب تک منظوری نہ آئے ہم ملنے کی اجازت نہیں دیں گے ۔ واقعی یہ بات بہت ہی سنگ دلانہ ہے ۔ کہ ایک آدمی کو جیل میں رکھا جائے اور اس کے اعزا اجازت ملنے کے لئے آئیں آخر گھر کے معاملات ہوتے ہیں آدمی کچھ ہدایت دیتا ہے کچھ سنتا ہے کچھ کہتا ہے اور اس کی طرف خاص طور سے توجہ دینی چاہئیے ۔

Minister of Law : Let me make one position clear. The Members seem to be under the impression that the names given by any detenue as the persons whom he wants to be allowed to interview him, whether on the grounds of being relations or otherwise, must be accepted by the Government.

My submission is that under the law, relevant rules for permitting interviews with the relations and non-relations of the detenus, have been issued by the Government.....

Rao Khurshid Ali Khan : On a point of order.....

Mr. Speaker : Let him complete his sentence.

Rao Khurshid Ali Khan : Then what is the use of a point of order ? (*interruption*)

Minister of Law . I am submitting that the Members are under the misapprehension that every body has the right to be interviewed. For their information I may say that unless the relevent OK is received (as required by Law) he cannot be said to be entitled to receive an interview.

راؤ خورشید علی خان—مجھے جناب والا عرض کرنا تھا ۔ آپ فرما رہے ہیں ۔

I take it for granted.

کہ جو فہرست میں نے رشتہ داروں کو دی ہے وہ ضرور منظور ہونی چاہئے جناب والا آپ کو معلوم ہے کہ اس ایڈجورنمنٹ موشن میں چھٹی کا نمبر quote کیا ہے ۔ منظوری ہو چکی ہے ۔ آپ کا تو خیال ہے ۔ I take it for granted No. یہ آپ کی چھٹی ہے جس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ فہرست منظور ہو چکی ہے ۔ میرا الزام یہ ہے کہ فہرست کی منظوری کے باوجود یہ * * * * * * کر رہے ہیں

مسٹر سپیکر—راؤ صاحب کا کوئی رشتہ دار ہے * * * * جس کو کوئی facility نہیں دی گئی ۔ اس کا کوئی ثبوت ہے ۔

Minister of Finance (Sh. Ma'ood Sadiq) : Sir, he has used the word بد دیانتی That is not proper.

Mr. Speaker : The word is expunged from the proceedings of the Assembly, (*interruption*)

Minister of Finance : The Leader of the Opposition has mentioned the same thing which I do not want to repeat. (*interruption*)

Minister of Law : Don't provoke us to tell you some home-truths as well.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—میں گذارش کرتا ہوں ۔ کہ کیا "Malafides" غیر پارلیمانی لفظ ہے ۔

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق ۔ کیا یہ لفظ ,,بددیانت،، ہے ۔

*Expunged as ordered by the Speaker.

امیر حبیب اللہ خان سعدی—بد نیت اور بد دیانت میں کیا فرق ہے ۔

وزیر خزانہ—آپ کے لئے تو کوئی فرق نہیں ۔ آپ تو سب ہی کچھ ہیں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : Order, please.

راؤ خورشید علی خان—۲۶-۲-۶۴ کو انتظار کرنے کے باوجود عزیز احمد صاحب جو ان کے رشتہ دار ہیں ۔ وہ یہاں ہوم سیکرٹری کے پاس آئے ۔ اور ان کو وہ تمام باتیں اور شکایات عرض خدمت کیں ۔ کہ آج تک ان کے کسی عزیز کو ان سے ملنے کی اجازت نہیں دی ۔ اور ڈپٹی سیکرٹری صاحب نے ان کی درخواست پر لکھا ہوا ہے ۔ اور میں وہ الفاظ آپ کی خدمت میں پڑھ کر سناتا ہوں ۔

"The brother-in-law of Chaudhri Nazir Ahmad, detenue, desires to have an interview with the detenue in District Jail, Lahore. This branch has no objection if he is permitted to interview him in the above jail. His application in original is also enclosed."

اس کا مطلب یہ ہوا ۔ کہ ہم Subordinate Level پر کوشش کرنے کے بعد ڈپٹی سیکرٹری کے دفتر میں پہنچے انہوں نے اس پر یہ Remarks دیئے ہیں ۔ اور کہا ہے ۔ کہ ہمیں تو اس معاملہ میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ تو اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے ۔ کہ منظوری مل گئی ہے ۔ ورنہ وہ اس پر اعتراض کرتے ۔ اگر پہلے کیا ہوتا ۔ لیکن بایں ہمہ ملاقات کی اجازت نہیں ملی ہے ۔ تو ہم کچھ کہتے ہیں ۔ وہ کچھ کہتے ہیں ۔ آپ انہیں کہہ دیں ۔ کہ ہم خلاف قانون کوئی رعایت ان سے مانگنے کے روا دار نہیں ہیں ۔ صرف اللہ سے توفیق مانگتے ہیں ۔ کہ وہ ہمیں اس آزمائش سے نکلنے کے لئے ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے ۔ کہ ہم یہ مصائب برداشت کر سکیں ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker : That is discussion on the merits. The member may please take his seat.

راؤ خورشید علی خان—یہ Rules کو Flout کر رہے ہیں ۔ ہمیں Rules کے مطابق مراعات ملنی چاہئیں ۔ یہ دیانت کے خلاف ہے ۔ ہم Rules کے خلاف کوئی رعایت لینے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker : The action proposed to be discussed in this adjournment motion has been taken in the ordinary administration of law. The motion is ruled out of order.

SEALING OF THE RESIDENTIAL PREMISES OF SYED NEMAT ULLAH SHAH OF SOHAWA DISTRICT JHELUM

Mr. Speaker : Rao Khurshid Ali Khan in his next motion wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the high-handed attitude of the authorities of Sohawa, District Jhelum, in keeping sealed the residential premises of one Syed Nemat Ullah Shah, a member of the defunct Jamaat-e-Islami, Sohawa despite the fact that the District Magistrate, Jhelum had passed orders as far back as 17th February 1964 for de-sealing the said premises after holding the enquiry into the bonafides of the demand of the aforementioned Syed Nemat Ullah Shah for de-sealing his house, thereby causing great resentment in a large section of the public.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : The premises in question have been desealed and actually the de-sealing had taken place on the 26th February 1964. The brief facts are that this room was sealed and it was stated by the person occupying the room that it was his residential house. The enquiries revealed that it was not a residential house but a library for the Jama'at-e-Islami. But then the benefit of doubt was again given to the occupant and it has been ordered that although it is being used as a library, it may be de-sealed. The District Magistrate, Jhelum, issued orders on the 17th February and de-sealing had taken place on the 26th February 1964.

Therefore, my submission is that today the grievance has been redressed and the de-sealing has taken place.

Mr. Speaker : The matter has lost its urgency and the motion is ruled out of order.

راؤ خورشید علی خان—جناب والا - عرض یہ ہے - کہ یہ معاملہ بڑا ہی تشویشناک ہے - ہر معاملے میں بڑی دھاندلی ہوتی ہے - (قطع کلامی) میں نے یہ نہیں کہا تھا - میں نے Seal اور Desal کے ------

Mr. Speaker : No discussion about that. I have given my ruling.

Rao Khurshid Ali Khan : I am not challenging you. I do not intend to challenge your ruling.

Mr. Speaker : Then the next motion.

راؤ خورشید علی خان—یہ ہمارے تصور سے بھی باہر ہے - ہم یہ ڈسپلن جانتے ہیں - میں ایک یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں - کہ -------

Mr. Speaker : Not about that motion, I am sorry. Please come to the next motion. That is against the rules.

راؤ خورشید علی خان—میں نے تو یہ کہا ہی نہیں تھا - میں نے تو Desealing کے متعلق ---- (قطع کلامی) - جناب اتنی دیر میں تو میری بات ختم بھی ہو جاتی -------

Mr. Speaker : Rao Sahib thas is not the way. Please come to the next motion.

راؤ خورشید علی خان—پولیس نے وہی چوکڑی مچائی ہوئی ہے - وہ تو ڈی - ایم - کے حکم کو بھی نہیں مانتے

You are not protecting our rights.

وزیر زراعت (ملک قادر بخش) - جناب والا - کوئی ڈاکٹر بلایا جائے -

راؤ خورشید علی خان—کیونکہ وزیر بننے کے بعد دماغ بگڑ جایا کرتے ہیں (قطع کلامیاں) -

Mr. Speaker : Next motion now.

ARREST OF DR. ABDUL GHANI, MEMBER, DEFUNCT JAMAAT-I-ISLAMI, OKARA DISTRICT MONTGOMERY

Mr. Speaker : Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the situation arising out of the resentment caused by the *mala fide* arrest of Dr. Abdul Ghani, son of Mian Wali Muhammad, Medical Practitioner and member of the defunct Jamaat-e-Islami, Okara, District Montgomery who was detained for 48 days in the Central Jail Montgomery for lack of proper enquiry and scrutiny on the part of the Provincial and the local authorities of Montgomery District. The said Director had protested before the authorities at the time of his arrest that he was being illegally arrested. During the detention period also the said detenu made a representation on 31st January 1964 and again on 5th February 1964 against his illegal detention to the proper authorities but despite that he was released as late as the 22nd February 1964.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) The motion is opposed. The facts are denied. Action has been taken under the Maintenance of Public Safety Order, and Dr. Abdul Ghani had been rightly arrested in pursuance of the warrant issued by the Government. Looking at his pitiable 'zood pashemani' and repentance he expressed, he has since been released and is no longer in jail. I, therefore, submit that the grievance, if any, has been removed. The matter has lost its urgency and there is no cause for this motion.

Rao Khurshid Ali Khan : On a point of Order, Sir.

Mr. Speaker : Point of order and the reply both.

راؤ خورشید علی خان—مجھے افسوس یہ ہے - کہ وہ میرے Profession سے تعلق رکھتے ہیں - اور جس طرح میری ڈاڑھی سفید ہو گئی ہے - گو کہ ان کی ڈاڑھی تو نہیں ہے - لیکن سفید ان کی بھی ہو گئی ہے - لیکن وہ یہاں اتنی بات نہیں سمجھ سکے - کہ میں نے تحریک التوا میں کیا Point رکھا ہے - میاں محمد یاسین خان وٹو ہمارے ضلع کے وکیل ہیں - کم از کم ان ہی سے مشورہ کر لیا کرو - اب تو young talent آ گئی ہے -

آپ کے پاس اب یہ فرماتے ہیں ۔ کہ اب وہ چھوٹ گئے ہیں ۔ گویا اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ اگر ۴۸ دن کسی کو حبس بے جا میں رکھا جائے ۔ تو یہ معمولی بات ہے ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ ایں عقل و دانش بباید گریست کتنے افسوس کی بات ہے ۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا ۔ کہ آج یہ ملک اگر واقعی آزاد ہے ۔ اور یہاں شہری آزادی کا تقدس باقی ہے ۔ تو کسی بھی شہری کو ایک لمحہ کے لئے بھی حبس بے جا میں رکھنا جرم ہے بہت بڑا جرم ہے ۔ شرمناک حرکت ہے ۔ چہ جائے کہ اس کو ۴۸ دن تک رکھا جائے ۔ اور پھر ملزم ایک مرتبہ احتجاج نہیں کرتا ۔ گرفتاری کے وقت وہ احتجاج کرتا ہے ۔ کہ ملزم میں نہیں ہوں ۔ دوسرا ہے ۔ لیکن وہ کہتے ہیں ۔ ہاں ہوگا بھئی ۔

مسٹر سپیکر—اگر کسی کو حبس بے جا میں رکھا جائے ۔ تو وہ شخص اس افسر پر نالش کر سکتا ہے ۔

راؤ خورشید علی خان—اور ہم یہاں کس واسطے بیٹھے ہیں ۔

مسٹر سپیکر—آپ اس لئے ہیں کہ Urgent Public importance کا وہ معاملہ discuss کریں جو کہ اس وقت exist کرتا ہو ۔ not that which has lost its urgency

Rao Khurshid Ali Khan: At the time when I gave notice of this adjournment motion this incident existed.

Mr. Speaker: And that should exist on the day when the discussion is held on it.

راؤ خورشید علی خان—یہ کس طرح ہو سکتا ہے ۔ ہم ایک واقعہ کے متعلق protest کرتے ہیں ۔ فرض کریں کہ اس سے خائف ہو کر اور اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے یہ اس کو rectify کر دیتے ہیں ۔

Are not they to be condemned ?

Mr. Speaker: Then what will the member discuss ?

راؤ خورشید علی خان—میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس وقت بھی انہوں نے protest کیا کہ میرا ہم نام کوئی

وسرا ہے - کہنے لگے کہ ہاں عام حالات میں تو ہم scrutinize کر لیتے ہیں - لیکن یہ حکم تو عالم بالا سے نازل ہوا ہے - ہم کچھ نہیں کر سکتے - اس کے بعد جیل میں پہنچ گئے -

Mr. Speaker: No discussion on merits. The member is discussing the facts.

راؤ خورشید علی خان—میں detention کے متعلق بات کر رہا ہوں کہ protest کیوں کیا انہوں نے - اس کے بعد جیل میں پہنچ گئے - grounds of detention بھی پہنچ گئیں - اول تو grounds of detention بڑی دیر سے پہنچی ہیں - حالانکہ جناب والا - اس میں یہ دیا ہوا ہے کہ اگر کسی آدمی کو اپنی detention کے خلاف کوئی representation کرنی ہے تو اسے Maintenance of Public Order Ordinance میں یہ حق دیا ہوا ہے کہ وہ چاہے تو representation کرکے جیل سے باہر آ سکتا ہے - ۱۶ تاریخ تک اس قانونی حق سے بھی محروم رکھا گیا -

Mr. Speaker: The member is again discussing the facts.

راؤ خورشید علی خان—اچھا جناب اسے بھی چھوڑ دیتا ہوں - اس کے بعد انہوں نے representation کر دی - یہ الزام لگایا گیا تھا کہ چونکہ تم مجلس شوری کے رکن ہو اس لئے تم نے فلاں فلاں جرم کئے ہیں - اس نے لکھ دیا کہ حضور نہ میں شوری کا ممبر رہا ہوں اور نہ اب ہوں -

Mr. Speaker: I am sorry to say that the member is again repeating the facts.

راؤ خورشید علی خان—اچھا جناب اس کو بھی چھوڑ دیتا ہوں - اس کے بعد انہوں نے چیف جسٹس کو ایک representation بھیجی through the Home Secretary کہ I am being illegally held. Please help me. یہ اس کو بھی نہ گئے -

---

Miniser of Law: As a matter of fact, this motion lapsed on the 27th.

Mr. Speaker: Since Mr. Abdul Ghani has already been released the matter has lost its urgency. The motion is, therefore, ruled out of order.

STOPPAGE OF RAIL CAR SERVICE

Mr. Speaker : Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation existing out of the stoppage of the Rail Cars service by Pakistan Western Railways as reported in today's newspapers.

Minister of Railways (Mr. Muhammad Khan Junejo) : I oppose the motion. Possibly, at the time when Rao Sahib moved this adjournment motion, he was under the impression that the Rail Cars have been suspended and there will be no alternative arrangements for the passengers to travel. I would like to give the background of it because if I explain the facts, I hope the Member will be satisfied.

On 24th February, 1964, the Rail Car d railed near Lyallpur and information was received that it was due to a bad axil. The Rail Car was brought to Lahore workshop for check up and it was found that the axil had been broken. Afterwards, it was found that this was major defect in the Rail Cars. It was found necessary and advisable to act on the advice of the technical personnel that the entire Rail Cars should be suspended and that the axils should be checked up which were the main cause of this fault. Immediately afterwards we started the shuttle trains to carry passengers as there should be no dislocation whatsover so as the passengers were concerned. We stopped the service on the 27th February and on 29th February nine services were resumed by shuttle trains. On the 2nd March the remaining four services were started.

Therefore, so for as the urgency of the motion is concerned, I think, Rao Sahib will be satisfied that shuttle trains are operating on the same route where rail cars used to operate. So far as the rail cars are concerned, we have naturally to go by the technical advice. I hope the techical adviser, whom we have sent for from Germany, will be able to guide us whether we should put the Rail Cars on service or not. Meanwhile, the necessary repairs are going on.

Mr. Speaker : Does the Member still press the motion after the clarification given by the Minister.

راؤ خورشید علی خان — جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ اتنا بڑا نقصان قوم اور ملک کا ہوا ہے ۔ جب مال خریدا جا رہا تھا تو اس وقت دیکھنا چاہیے تھا کہ یہ workable بھی ہوگا یا نہیں ۔ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم کام پہلے کر لیتے ہیں اور اس کے نتائج و عواقب پر بعد میں غور فرماتے ہیں ۔ تو پہلے سوچنے کی بات تھی کہ آیا یہ workable rail cars بھی ہوں گی یا نہیں ۔ اور ان کے جن مستریوں اور technicians کی ضرورت تھی وہ کہتے ہیں کہ اب ہم نے ان کو بلایا ہے گاڑیاں دو تین سال پہلے چلا دیں اور technicians کی خدمات آج تین سال کے بعد اصل کی جا رہی ہیں ۔

Mr. Speaker : The arrangements are there.

راؤ خورشید علی خان— اس کے متعلق یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ eleventh hour پر کام کرنے سے پہلے ان چیزوں کے متعلق سب باتیں visualise کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ۔ جس وقت یہ گاڑیاں

بند کی ہیں اس وقت لوگ سفر کے لئے تیار ہو کر سٹیشنوں پر
پہنچے ہوئے تھے ۔

Mr. Speaker : Is the Member pressing the motion ?

راؤ خورشید علی خان—میں press نہیں کرتا لیکن
ازہیں چاہئے تھا کہ وہ وقت سے پہلے نوٹس دیتے تاکہ
لوگوں کو disturbance نہ ہوتی ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

PRINCIPAL, MUNICIPAL DEGREE COLLEGE, OKARA

Mr. Speaker : Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the resentment caused by the *ultra vires* decision taken on 27th February 1964 by the Municipal Committee, Okara, to retain the services of Mr. Mohy-ud-Din, the present Principal of the Municipal Degree College, Okara, despite the fact that an advertisement on behalf of the said Municipal Committee had appeared in the Press recently to the effect that a new Principal was required for the said institution creating thereby serious doubts in the minds of the public about the *bona fides* of the said Municipal Committee in arbitrarily over-riding their previous decision.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, the Minister concerned, Mr. Abdul Ghaffar Pasha, is unwell and I would, therefore, request the Chair that this may be deferred for a few days till the Minister comes back.

Mr. Speaker : I think, the Member has no objection ?

Rao Khurshid Ali Khan : No objection, Sir.

Mr. Speaker : This motion will be taken up on Friday.

SETTING UP OF THE PROVINCIAL ADVERTISEMENT BOARD

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the most undemocratic and unlawful act of the Provincial Government in setting up a Provincial Advertisement Board for the distribution of Government advertisement to the Press with the sole object of corrupting the National Press by issuing or withholding Government advertisement in order to bring about financial pressure on it while act of the Provincial Government has caused widespread resentment amongst the public of the Province.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The motion is opposed on the technical ground that it has not been brought before the Assembly at the earliest opportunity. The decision to have an Advertisement Board was taken by the Provincial Government four months back and the member has come up today with an adjournment motion. Besides, as has been repeatedly declared on the floor of the Assembly, it is entirely a gift of the Provincial Government to distribute advertisements. Nobody can claim them as a matter of right. Khawaja Muhammad Safdar is not a journalist nor does he run a paper. But if he were to run one, I am sure he will be satisfied with this policy. The main idea behind the setting up of the Board is that at the present moment the policy about the advertisements has now been channelised. Various departments were issuing advertisements to various papers on account of considerations which were extraneous and besides the policy, the factors were often laid here on the floor of the House and one of them also being the circulation and having realised that various papers were going astray and different considerations prevailed, the Government thought it proper to have one agency,

which would look into the various factors and find out which is the paper really should receive this bounty at the hands of the Government. I again repeat that it is the right of nobody to come in the picuture, at all. It is entirely upto the Government to find out ways and means and lay down a procedure by which they will distribute their advertisements.

Mr. Speaker : When was the Board constituted ?

Minister of Law : Four months back.

Mr. Speaker : Any definite date ?

Minister of Law : Just the beginning of December. The motion itself, the Chair will kindly see, does not state the date as to when according to the mover of the motion this Board has been constituted by the Provincial Government or when he has come to know of it. My submission is that this has been in the Press and this policy of the Government has been pronounced and has been publicised long back by me as the Minister of Information that this Board has been set up and in future it will take up the distribution of advertisements through one localised and channelised agency.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۱) - جناب والا - میرے محترم دوست نے اس تحریک التوا کے خلاف ایک قانونی اعتراض یہ فرمایا ہے کہ بورڈ تقریباً چار ماہ قبل قائم ہو چکا ہے اور یہ تحریک التوا چار ماہ کی تاخیر کے بعد اس ایوان میں پیش کی جا رہی ہے - اس لئے یہ خلاف قانون اور خلاف ضابطہ ہے اس کے ساتھ ہی انہوں نے گورنمنٹ کی پالیسی کی بھی وضاحت فرمائی ہے - میں اول تو ان کے پہلے اعتراض کا جواب دوں گا اور اس کے بعد حکومت کی جس پالیسی کی انہوں نے وضاحت فرمائی ہے اس کے بارے میں چند گزارشات آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے کروں گا -

جناب والا - یہ ایک مسلمہ اصول ہے اور اس کے متعلق میں اس ایوان میں آپ کی خدمت میں قبل ازیں چند Rulings بھی پیش کر چکا ہوں - کہ جب کوئی واقعہ کسی معزز رکن کے علم میں آئے - تو وہ اس وقت سے recent ہوگا یا نہیں؟-

مسٹر سپیکر - خواجہ صاحب یہ news item اخبار میں کب آئی ہے -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - جس دن یہ اخبار میں آئی اسی دن میں نے یہ تحریک التوا پیش کر دی - یہ خبر باقی اخباروں میں نہ تھی - صرف پاکستان ٹائمز میں تھی اور میں نے یہ اسی روز اخبار میں دیکھی تھی -

مسٹر سپیکر - کونسی تاریخ کے اخبار میں -

خواجہ محمد صفدر - یہ جناب ۲۹ تاریخ لکھی ہوئی ہے - It must be on the 29th. تو جناب والا - جس روز یہ خبر اخبار میں آئی - اس اخبار کا یہ غالباً ۱۳ صفحہ ہے - اسی روز میں نے یہاں اسی بلڈنگ میں بیٹھے ہوئے یہ تحریک التوا پیش کر دی اور یہ غالباً ہفتے کا دن تھا -

تو جناب والا - میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ میرے محترم دوست - - - - -

مسٹر سپیکر - کیا آپ نے ۲۹ تاریخ کو نوٹس دیا تھا ؟

خواجہ محمد صفدر - جی ہاں جناب -

Mr. Speaker : Then I hold the motion in order.

Those members who are in favour leave being granted may please rise in their places.

(As less than twenty-five Members rose in their places leave to move the motion was refused),

Mian Muhammad Akbar: This is tantamount to killing with kindness.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Do I understand that you are going to follow this new procedure in the future for admitting adjournment motions without any debate ?

Mr. Speaker : It will depend on the circumstances of each and every adjournment motion.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: If this procedure is adopted, the mover must be allowed a chance to explain the facts.

Mr. Speaker : I have to satisfy myself on the question of admissibility and as soon as I am satisfied that the motion is in order, I hold it in order.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : My second point is that whenever the mover asks for leave, he should be allowed to explain for what he is asking leave.

Mr. Speaker : It is not provided in the Rules.

DACOITY ON SANDA ROAD, LAHORE

Mr. Speaker : The next motion is from Chaudhri Muhammad Ibrahim. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the awful insecurity of life, honour and property, due to the worsening situation of law and order as disclosed by the dacoity in Sanda Road, Lahore, when Chaudhri Muhammad Bashir's servant, Mohammad Sadiq was stabbed by the dacoits on the night preceding 1st March, 1964 as reported in Pakistan Times of 1st March 1964. The dacoits are alleged to have decamped with their booty.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) Sir, I have not been able to collect the facts so far with regard to this adjournment motion. I request that it may be postponed till Friday.

Mr. Speaker : This will be taken up on Friday. Maulana Ghulam Ghaus is absent, so his motion lapses.

SHIFTING OF THE OFFICE OF LICENCING AUTHORITY FROM ABBOTABAD TO PESHAWAR.

Mr. Speaker : Mr. Sultan Muhammad Awan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the grave restlessness and dis-satisfaction prevailing amongst the public of Abbotabad as a result of Government decision of shifting the office of the Licencing Authority deal with the registration and passing of the motor vehicles and renewal of driving licences from Abbotabad to Peshawar.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir the motion is opposed. The facts are denied. The office remains at Abbottabad except for the purpose of obtaining a professional heavy driving licence for the purpose of which the applicant has to go to Peshawar and this decision has been taken two months back. The motion is, therefore, Sir, on that ground also not having been brought before the Assembly at the earliest opportunity, not in order.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی (هزاره - ۱)—جناب والا۔ یه ایک بڑا اهم اور غور طلب معامله هے - آپ اپنی History اٹھا کر دیکھیں - سابقه صوبه سرحد کے M.L.O کا Office وحدت مغربی پاکستان بننے کے بعد وهیں رها - هم نے کوئی اس دفتر میں خود تو جا کر رهنا نهیں - یه عجیب بات هے که آفس تو وهیں هے لیکن لائسنس پشاور سے issue هوں گے - آپ اس بات پر غور فرمائیں که هزاره میں چلنے والی Motor Vehicles کی تعداد کیا هے -

مسٹر سپیکر - عباسی صاحب یه آرڈر کب هوا تها - وه تو فرماتے هیں که یه بهت پهلے هوا تها -

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - جناب والا - پهلے تو یه File پر proposal کی صورت میں هوگا - بهر حال میں وزیر قانون صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا که چونکه یه معامله recently همارے نوٹس میں آیا هے - اس لئے یه ان لوگوں کے لئے انتهائی تکلیف کا باعث هے - آپ surety دے دیں That you will look into it. اور آپ اس authority کو جو vehicles کے لئے لائسنس دیتی هے - اسی طرح ایبٹ آباد میں رهنے دیں - ورنه ایبٹ آباد کی نو لاکھ کی آبادی کیلئے دو اڑھائی سو میل کا فاصله طے کرکے لائسنس حاصل کرنے کی دقت کو ٹرانسپورٹر حضرات بخوبی محسوس کرتے هیں -

Mian Muhammad Akbar : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count (*Count was taken*). The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*Quorum bells were rung*). The House is now in quorum. Yes, Mr. Memon.

Minister of Law : The Member wants an assurance that his grievance, if any, may be reconsidered. I am prepared to give him the undertaking that it will be considered on merits.

Mr. Speaker : Does the Member still press it ?

مسٹر سلطان محمود اعوان - اس یقین دھانی کے بعد کہ لائنسس کے دفتر ایبٹ آباد ھی میں رھیں گے۔ میں اس تحریک التوا کو press نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

GOVERNMENT PERMISSION TO UNION COUNCILS (COMMITTEES TO SPEND THEIR FUNDS ON ENTERTAINMENT OF MINISTERS

Mr. Speaker : Mian Abdul Latif wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the illegal and unlawful instructions issued by the Government as published in today's papers to the Union Councils and Union Committees permitting them to spend their funds on the entertainment of Ministers which funds are principally meant for being spent on the uplift of the rural areas.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, this may be taken up on Friday. The Minister concerned is not present.

Mr. Speaker : Has any directive been issued to the Union Councils and Union Committees ?

Minister of Law : I do not know.

Mr. Speaker : I read it in the newspaper today. This will be taken up on Friday

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir, one of the Members from this side has been kidnapped and taken into the official gallery.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : It is for the kidnapped to make the complaint.

Mr. Speaker : Is any Member in the Official Gallery ? (*interruptions*) Mr. Khanzada please come back to the House.

(*Mr. Taj Muhammad jumped from the Official Gallery and walked out of the Chamber*).

Mr. Speaker : This is very improper. We should keep the decorum of the House.

DELAY IN THE CONSTRUCTION OF THE BUILDING OF GOVERNMENT COLLEGE, SHEIKHUPURA

Mr. Speaker: Mian Abdul Latif wants to ask for leave to make a motion for adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the culpable delay caused by the Government in the construction of the building of the Government College, Sheikhupura which has not only led to heavy loss to the State exchequer but has prolonged the difficulties of the student community. This inordinate delay on the part of the Government has caused wide-spread resentment in the public mind.

Minister for Communications & Works (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, I recevied notice of this Motion at 8-45 a. m. I would request that the Motion be postponed for Friday. I have asked for details from the Department.

Mian Abdul Latif : I have no objection.

Mr. Speaker : Would the Minister be able to ascertain facts tomorrow.

Minister for Works : Yes Sir.

Mr, Speaker : This may be taken up tomorrow.

DISCLOSURE IN A PRESS REPORT ABOUT 5544 CRIMINALS BEING AT LARGE IN THE PROVINCE

Mr. Speaker : Next motion is from Mian Muhammad Akbar. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure on the part of the Government to maintain law and order in the Province as disclosed in a press report dated 2nd March 1964 and published in 'Daily Kohistan' of 3rd March 1964, that five thousand five hundred and forty-four criminals are at large and the police has so far failed to arrest them. This failure of the Government to arrest such a large number of absconders has caused great harassment and concern in the mind of the public of this Province.

(At this stage Mr. Taj Muhammad Khanzada entered the Chamber).

مسٹر سپیکر - خانزادہ صاحب میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ official gallery سے ہاؤس میں آئے ہیں

That was most objectionable.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I have come to tender my apology. The moment you ordered me to come back to my seat my soldierly spirit influenced me to come back to my seat at once. Therefore I thought that the quickest way to come back to the House was to jump over the gallery.

Mr. Speaker : That should not be repeated and we should keep the decorum of the House.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Khanzada Sahib should sit on the fence and not jump over it.

Mr. Speaker : Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Vaiyal Memon): The Motion is opposed. It is neither recent nor specific.

It is not recent. The Motion itself reads that five thousand and odd prisoners have absconded-not on one day, today or yesterday the prisoners have absconded throughout the Province on different dates and different months and different years. So the matter is definitely of the past and there is no urgency about it.

It is not one specific matter. This case relates to the running away and the failure of the Government to apprehend the absconders and they are as many as 5,544 according to the learned mover.

My submission is that on these two grounds the Motion is not in order.

میاں محمد اکبر - جناب والا - مجھے افسوس ہے ۔

Mr. Speaker : Only reply to two objections.

Mian Muhammad Akbar : I am going to confine myself to these two objections.

Minister of Law : And the third is——— افسوس

میاں محمد اکبر - مجھے آپ کی ذہانت اور عقل پر افسوس آتا ہے - اگر آپ سے قانون کی بات بھی کی جائے تو آپ وزیر قانون ہوتے ہوئے بھی اس پر غور کرنے کی زحمت کے روا دار نہیں ہوتے - یہ صحیح ہے کہ بھاگنے والے مجرموں کی تعداد ۵۵۴۴ ہے اور آپ نے یہ جو فرمایا ہے کہ وہ سب ایک دن میں فرار نہیں ہوئے - تو میں اس کو تسلیم کرتا ہوں - لیکن اس صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی جو بری حالت ہے اور وہ اس حد تک گر چکی ہے - کہ روز بروز جو حالات اور واقعات یہاں پر وقوع پذید ہو رہے ہیں اور آج ہی میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ ایسے بھاگے ہوئے مجرموں کی تعداد کہ جسے پولیس پکڑنے میں ناکام رہی ہے ۵۵۴۴ تک پہنچ چکی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کو کس طرح بگاڑتے ہیں - بھاگ جانے کے بعد چونکہ وہ desperate ہو جاتے ہیں - وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے قتل کر رکھا ہے - یا ڈاکے ڈال چکے ہیں -تو . . . .

Mr. Speaker: The Member is going into facts.

Mian Muhammad Akbar: No Sir, not into facts.

ذرا غور سے سنئیے کہ میں کیا عرض کر رہا ہوں - تو میں یہ پھر عرض کروں گا - آپ کہیں تو میں اپنی تحریک التوا پھر پڑھ دیتا ہوں -

Mr. Speaker: No need of repeating it. The member may tell me how is it of recent occurrence.

میاں محمد اکبر - حالیہ واقعہ اس طرح سے ہے - کہ میں نے آج ہی اخبار میں پڑھا ہے کہ ۵۵۴۴ مجرمین جیل سے راہ فرار اختیار کر چکے ہیں اور پولیس اپنی کوشش کے باوجود انہیں گرفتار نہیں کر سکی - تو اس وجہ سے جناب والا یہ خبر عوام کے لئے باعث اضطراب اور harassment ہے اور یہ قتل اور ڈاکے کے جس قدر بھی مجرمین ہیں - وہ باہر کھلے بندوں پھر رہے ہیں جن کی وجہ سے کسی بھی شہری کی عزت اور جان محفوظ نہیں ہے اور یہ واقعات حالیہ بھی ہیں اور عوامی اہمیت کے حامل بھی ہیں - کہ اس کو اس ہاؤس میں discuss کیا جائے - کیونکہ ہماری حکومت لاء اینڈ آرڈر کو ملک میں برقرار رکھنے میں بالکل ناکام ہو چکی ہے اور وہ پولیس کو vigilant بنانے میں قطعی طور پر ناکام

ہو چکی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اپنے مصاحبین کو خوش کرنے کے لیے - - - - -

Mr. Speaker: The matter proposed to be discussed does not relate to a single specific matter nor is it of recent occurrence. It is, therefore, ruled out of order.

ELIMINATION OF UNION COUNCIL MODDOKAHLWAN; DISTRICT SIALKOT

Mr. Speaker: Chaudhri Muhammad Ibrahim wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the unrest caused by the administration to a section of the residents of the Union Council Maddokahlwan, District Sialkot in that the said Union Council is being eliminated altogether, with resultant unrest among the people of that area.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, the Minister concerned is not here. I would submit that this mat be taken up on Friday.

Mr. Speaker: We will take it up on Friday.

SCARCITY OF FOOD GRAINS IN DISTRICT HAZARA

Mr. Speaker: And the last adjournment motion today is from Mr. Abbasi. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government in removing scarcity of food grains in District Hazara, as the Al-Qamar Flour Mills which supplies Atta to the adjoining hilly areas of the District has declined to supply "atta" to Depot holders of Lora and Bakot unless they also lift 40 percent Suji Maida thus creating a situation fraught with the danger of famine conditions in that area.

مسٹر سپیکر - عباسی صاحب یہ ایک اصول ہے کہ جب ایک پالیسی matter پر یا کسی ایک معاملے کے متعلق تاریخ مقرر کر لی جاتی ہے کہ اس پر ایوان میں بحث ہوگی تو اس کے متعلق ایڈجورنمنٹ موشن نہیں آ سکتا تو جب ہم نے فوڈ پالیسی کے متعلق جمعرات کو discussion کرنا ہے تو یہ معاملہ اس وقت ملتوی ہو جائے گا -

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, the Minister wants to discuss it.

وزیر خوراک - (ملک قادر بخش) اور اس عرصے میں میں کوشش کروں گا کہ وہاں سے Material بھی آ جائے -

Mr. Speaker: The Member can discuss it then.

سردار عنایت الرحمان خان عباسی - مجھے اس کے متعلق اعتراض نہیں ہے - میں یہ معاملہ ملک صاحب کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ وہاں ایک پرمنٹ بھی ایسے آدمی نہیں ہیں جن کے پاس اپنی سروسز ہوں وہاں ریڑھے سے لیجایا جا سکتا ہے - آپ سوچ لیں اگر تین دن کے اندر کوئی انتظام کر لیں تو بہتر ہے اور اگر ان کی حالت بدستور قائم رہی - - - - -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب وزیر خوراک صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ material منگوائیں گے اور یہ تحریک التوا زیر بحث نہیں آ سکتی مہربانی فرما کر material کی بجائے وہاں سے آٹا منگا لیں -

Mr. Speaker: This is no point of order.

وزیر خوراک - پرسوں مجھ سے عباسی صاحب نے فرمایا تھا اس وقت وہاں کی سڑکوں پر آٹا پہنچ چکا تھا اور میں اس پر بحث بھی کر لوں گا -

مسٹر تاج محمد خانزادہ - ملک صاحب میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں -

وزیر خوراک - میں نے اسی لئے سینہ تان کر عرض کیا ہے اور مجھے خوشی ہوگی اور اگر یہ تنقید کریں کہ آئندہ پالیسی کیا ہو اور گزشتہ پالیسی میں کیا نقائص تھے -

Mr. Speaker: We are having a debate on food policy on Thursday. Therefore the motion is ruled out of order.

BILLS

THE NORTH-WEST FRONTIER PROVINCE TENANCY (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1963 (RESUMPTION OF DISCUSSION)

Mr. Speaker: Now the House will resume discussion on the motion that the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment), Bill 1963 be taken into consideration at once.

There is an amendment by Khawaja Muhammad Safdar. He is not present.

Mian Abdul Latif: He is coming Sir.

Mr. Speaker: Yes he is coming. There is a notice of amendment from Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move :—

That the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March 1964.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is:—

That the North-West Frontier Province Tenancy(West Pakistan Amendmentt)Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March 1964.

Minister of Revenue: (Khan Pir Muhammad Khan): Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) جناب والا - کل محترم وزیر مال صاحب نے اس بل کو اس ایوان میں پیش فرماتے ہوئے اس بل کا پس منظر بیان فرمایا تھا اور ان کے بعد محترم مولانا غلام غوث نے بھی ان حالات پر روشنی ڈالی تھی جو گزشتہ ۱۰-۱۲ سال سے اس علاقے میں رونما ہو رہے ہیں -

جناب والا - بعض ایسی باتیں جو کہ اس بل پر بحث کرتے وقت ہمارے ذہن میں ہونی چاہئیں اور جن کے متعلق میں یہ نہیں کہتا کہ وزیر مال صاحب نے عمداً ان کا ذکر نہیں کیا - - - - - -

حاجی عبدالمجید جتوئی - جناب کورم نہیں ہے -

Mr. Speaker : Let there be a count (*Count was taken*) The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(*Quorum bells were rung*). The House is now in quorum. Yes; Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر - میں جناب والا یہ عرض کر رہا تھا کہ بعض واقعات جو اس علاقے میں گزشتہ ۱۴-۱۵ سال میں رونما ہوئے ہیں اور جن کے متعلق مجھے یہ کہنے کا قطعی حق نہیں ہے کہ محترم وزیر مال نے عمداً ان سے گریز کیا ہے - میں ان کی طرف ایوان کی توجہ ۵-۷ منٹ میں دلانا چاہتا ہوں -

جناب والا - اپر تناول میں ایک قوم آباد ہے جس کا نام تناولی قوم ہے - نواب صاحب اسپ بھی اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں - خان آف پھلڑہ بھی اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ عامۃالناس جو اس علاقے میں آباد ہیں اور جو اپنی اپنی اراضیات پر قابض ہیں وہ بھی اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں - سینکڑوں سال ہوئے کہ اسی قوم نے اس علاقے کو فتح کیا اور ایک فاتح کی حیثیت سے انہوں نے مختلف اراضیات پر قبضہ کیا - تب سے آج تک نسلاً بعد نسلاً یہی لوگ اپنی اپنی اراضیات پر قابض چلے آ رہے ہیں انہوں نے مکانات بنائے ہیں انہوں نے ہل جوتے ہیں زمینیں آباد کی ہیں - انگریزوں کے زمانے میں جب کہ باقی برصغیر کی طرح یہ علاقہ بھی ان کے زیر نگین تھا ، غلام تھا ان لوگوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے تھے - اس

زمانے کے حکمران طبقہ کی طرف سے اور انہوں نے آزادی ملنے کے بعد واویلا کیا شور و غوغا کیا کہ ہمیں ٹرائیبل ایریاز سے نکال کر ہزارہ ضلع کے ساتھ شامل کر دیا جائے - تاکہ ہم کو وہی حقوق و مراعات حاصل ہوں جو ہمارے بھائیوں کو ہمارے علاقے میں حاصل ہیں ان کے اس agitation کے جواب میں اس زمانے کے وزیر اعلیٰ سرحد نے ان کے مطالبات کو قبول کرتے ہوئے اس علاقے کو merged ایریا قرار دے دیا اور ضلع ہزارہ کا ایک حصہ قرار دے دیا - یہ مطالبہ عوام کا تھا وہ قبول تو ہو گیا لیکن اس مطالبے کی قبولیت کے بعد مسلسل اور لگاتار مصائب کے پہاڑ ان لوگوں پر ٹوٹے - سب سے پہلے سابق صوبہ سرحد کی اس زمانے کی حکومت نے یہ بندوبست شروع کیا یہ ۵۳-۵۴ کا واقعہ ہے - ہر شخص نے اپنی اپنی ملکیت کا ثبوت مہتمم بندوبست کے سامنے پیش کیا اور ان میں نواب صاحب امب اور خان آف پھلڑہ بھی شامل تھے متعلقہ مہتمم بندوبست نے ان کے حقوق ملکیت ماننے سے انکار کر دیا اور کاغذات مال جو اسوقت اس بندوبست کے ذریعہ دائر ہوئے ان میں اس تمام آراضی کو سرکاری ملکیت قرار دیا گیا اور خانہ ملکیت میں حکومت کو اس کا مالک قرار دیا گیا اور نواب صاحب امب اور خان آف پھلڑہ ، تمام گذارہ خوار اور وہاں کے تمام رہنے والوں بطور کاشتکار غیر دخیلکار ، ان سب کو ایک ہی سطح پر رکھا گیا - کیونکہ ان میں سے کوئی بھی مہتمم بندوبست کے سامنے اپنا ق ملکیت ثابت نہ کر سکا - اس کے بعد ۵۴ء کے لگ بھگ نواب امب نے اس زمانے کے ریونیو کمشنر کے سامنے مہتمم بندوبست کے اس حکم کے خلاف اپیل دائر کی کہ میں اس علاقے کا مالک ہوں - مجھے کاغذات مال میں مالک درج کیا جائے تو وہ اپیل بھی نامنظور ہوئی اور اسی طرح دوسرے لوگوں کی بھی -

میرے پاس اس وقت ۵۳-۵۴ء کے کاغذات کی نقول ہیں جن میں یہ صاف طور پر واضح ہے کہ ان لوگوں کو نواب صاحب امب اور خان آف پھلڑہ سمیت ، سب کو مزارع غیر دخیلکار تصور کیا گیا - کیونکہ وہاں پر یہ لوگ

اپنی ملکیت ثابت نہیں کر سکے - یہ کھاتہ نمبر ۹/۷۱
میرے پاس ہے - ''نام مالک احوال - سرکار دولتمدار -
نام کاشتکار - میر زمان المعروف مرزا ولد عبدالجبار قوم
تنولی'' اور خسرہ نمبر فلاں فلاں فلاں اور سرکار
نے کسی کے ذمہ چار گنا لگان اور کسی کے ذمہ یک
گنا لگان لگایا - نواب صاحب امب کے ذمہ یک گنا لگان
مقرر کیا گیا - مارشل لاء لگنے کے بعد یکایک حالات
نے پلٹا کھایا - اور وہ لوگ جو صاحب اثر و رسوخ تھے -
ان کی قسمت نے یاوری کی اور وہ ان کاغذات مال
کے ہوتے ہوئے بھی ان تمام آراضیات کے مالکان قرار دے
دیئے گئے - اور جب ان کو مالک قرار دے دیا گیا -
اور جو دوسرا فریق تھا - ان سے پرسش بھی نہ کی
گئی کہ تمہارے کیا حقوق ہیں - اور ان سب کو ان دو بزرگوں
یعنی نواب صاحب امب اور خان آف پھلرہ کے کاشتکار
غیر دخیلکار قرار دیتے ہوئے ان کو فریق مقدمہ نہیں بنایا
گیا - اب جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے - یہاں اس
علاقے میں تین قسم کے لوگ آباد ہیں - پہلی category
میں نواب صاحب امب اور خان آف پھلرہ آتے ہیں - دوسری
category میں وہ لوگ آتے ہیں - جنہیں گذارہ خوار کہا
جاتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو کہ نواب کے
رشتہ ہیں اور جس طرح ہمارے ہاں جاگیرداری کہلائی
جاتی ہے - وقتاً فوقتاً ان کو زمینیں دے دیتے تھے - جو کہ
انہیں نذرانہ دیتے تھے - یا ان قابضین سے وہ معاوضہ
وصول کرتے تھے - جو کہ ان کی جاگیرداری کے حدود کے اندر
ہوا کرتی ہیں - تو انہوں نے بورڈ آف ریونیو کو
move کیا اور ان لوگوں کو بھی جو مالکان آراضی
تھے اور قابضین تھے - ان کو بغیر فریق مقدمہ بنائے -
گذارہ خواروں کو بھی مالک بنایا گیا - اور اصل جھگڑا
اور تنازعہ یہیں سے شروع ہوتا ہے - جیسا کہ میں نے
عرض کیا ہے - کہ سینکڑوں سال سے وہ قابض تھے - تو
جب انہوں نے دیکھا - کہ ان دو صاحبان اور ان کے
اقرباء کو ہمارا مالک قرار دیا گیا ہے اور ہمیں ملکیت

کی بجائے غیردخیلکار مزارع بنایا گیا ہے - تو انہوں نے دیوانی عدالت میں دعوی دائر کر دیا - جو کہ ابھی تک زیر سماعت ہے - وہ کوشش کر رہے ہیں اور اپنے حقوق ملکیت کو ثابت کر رہے ہیں - معلوم نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے - میں اس کو زیر بحث نہیں لانا چاہتا - لیکن اس کے ساتھ ساتھ نواب صاحب نے خود ان کے عزیز و اقرباء گذارہ خواروں نے ان لوگوں کے خلاف جو کہ کسی نہ کسی طرح سے ان کے مزارع قرار دیئے گئے ہیں - بیدخلی کی کارروائی شروع کر دی اور جس طرح ان سے پہلے نقدی لگان وصول کیا جاتا تھا - اب اس کی بجائے انہوں نے ان سے بٹائی وصول کرنے کی کوشش کی - دو سال تک متواتر گولیاں چلتی رہیں - آدمی مارے گئے - سینکڑوں جیلوں میں گئے اور وہ اپنے حق کو منوانے کی خاطر یہ تمام مصائب برداشت کرتے رہے - یہاں تک کہ ان المناک واقعات کے بعد مغربی پاکستان کے گورنر نے یہ ضروری سمجھا کہ وہ اپنی انسپکیشن ٹیم کو ان واقعات کی چھان بین کے لئے بھیجیں - جیسا کہ کل محترم خان پیر محمد خان صاحب نے بھی ارشاد فرمایا تھا - تو اس انسپکیشن ٹیم نے واضح طور پر یہ سفارش کی - کہ جو حالات اور واقعات اس جگہ رونما ہو چکے ہیں - یہ اعادہ کرتے رہیں گے - جب تک ان فریقین میں کوئی صلح یا راضی نامہ نہ ہو جائے - جن کو کاشتکار بنایا گیا ہے - ان کے حقوق کا بھی تحفظ کیا جائے اور نواب صاحب کے حقوق کا بھی تحفظ کیا جائے اور انہیں باہم رضا مند کر دیا جائے - ان کی سفارش پر ضلع ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر نے تینوں فریقین کو بلوایا اور انہیں کہا - کہ وہ اپنے بارہ بارہ نمائندے بھیجیں - تاکہ وہ اکھٹے بیٹھ کر باہم کوئی سمجھوتہ کر لیں - قطع نظر اس کے کہ کاغذات میں کیا لکھا ہوا ہے - قطع نظر اس کے کہ کسی عدالت نے کیا ڈگری دی ہے - لیکن صلح کو ناکام بنانے کی تمام تر ذمہ داری نواب صاحب امب اور خان آف پھلڑہ پر ہے - کیونکہ انہوں نے اپنا کوئی نمائندہ اس گول میز کانفرنس میں بھیجنے سے انکار کر دیا اور

نہ گذارہ خواروں کی طرف سے کوئی نمائیندہ بھیجا گیا ۔ باقی قابضین کی طرف سے کوئی بارہ تیرہ آدمی بھیجے گئے تھے ۔ اس کا جو افسوسناک حشر ہوا ۔ کہا جاتا ہے ۔ allege کیا جاتا ہے ۔ میں نہیں جانتا کہ اس میں کہاں تک صداقت ہے ۔ بہر حال اشتہارات کے ذریعے پمفلٹ کے ذریعے یہ بات نشر کی گئی ہے ۔ کہ دو تین ماہ کی محنت اور کاوش کے بعد بھی کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا ۔ تو پھر subterfuge کا راستہ اختیار کیا گیا ۔ ایک ایسا راستہ اختیار کیا گیا ۔ کہ جس کو دیانتدارانہ نہیں کہا جا سکتا ۔ ایماندارانہ نہیں کہا جا سکتا ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ بارہ تیرہ آدمیوں میں سے جو کہ قابضین کے نمائیندے تھے ۔ چھ کو بلا کر کسی کاغذ پر ان کا انگوٹھہ لگایا گیا ۔ حالانکہ شرط یہ تھی ۔ کہ فریقین کے نمائیندے جب تک کسی ایک بات پر متفق نہ ہو جائیں گے ۔ اس وقت تک وہ راضی نامہ فریقین کو نہ قبول ہوگا ۔ تو اس کی خلاف ورزی کی گئی ۔ بہر حال یہ ایک کوشش تھی ۔ اور اچھی کوشش تھی اس حکومت کی جانب سے کہ اس تنازع کا کوئی حل نکل آئے ۔ لیکن اسے نواب صاحب اسب ، خان آف پھارہ اور ان گذارہ خواروں کی جانب سے کوئی نمائیندہ نہ بھیج کر ناکام بنا دیا گیا ۔

جناب والا ۔ تو اس وقت تک پوزیشن یہ ہے ۔ کہ عدالت میں مقدمہ قابضین کی طرف سے دائر ہے ۔ ان آراضیات پر وہ اپنا حق ملکیت جتاتے ہیں اور دوسری طرف سے قانون کے ذریعے سے ، قانون کا سہارا لے کر اور چونکہ نواب صاحب اسب ، خان آف پھارہ اور ان کے گذارہ خوار باقی لوگوں سے کئی ہزار گنا با اثر اور صاحب حیثیت ہیں ۔ وہ روپیہ خرچ کر سکتے ہیں اور بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ ان کی دوستی ہے ۔ اور بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ ان کے تعلقات ہیں ۔ اس روپیے دوستی اور تعلقات کے ذریعے وہ تمام چیزیں حاصل کر سکتے ہیں ۔ اور کر رہے ہیں ۔ جو وہ غریب کہ جن کے پاس دو دو چار چار یا دس دس ایکڑ زمین ہو ۔

وہ چیزیں حاصل نہیں کر سکتے - اور نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت کا قانون لایا جاتا ہے - جو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان سے رعایت ہے اور یہ بات بھی ٹھیک ہے - سابق صوبہ سرحد کے باقی چھ ضلعوں میں تو یہ ہے - کہ نصف نصف بٹائی ہے - اس علاقے میں کیا بات ہے - کہ ۲/۵ اور ۳/۵ کا حصہ مقرر کیا گیا ہے - آخر اس کی وجہ تو ہونی چاہئے - اس رعایت کی کوئی وجہ تو ہونی چاہئے - پنجاب میں تو یہ سالہا سال سے چلا آ رہا ہے اور یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے - کہ تناول کو پنجاب کے برابر کر دیا جائے - لیکن یہی کچھ باقی چھ ضلعوں میں بھی کیوں رائج نہ کیا جائے یہ محض اس لئے رائج نہیں کیا جا رہا ہے - اگرچہ میں چاہتا ہوں - کہ سابق صوبہ سرحد کے باقی چھ ضلعوں میں بھی اس کو رائج کیا جائے اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ مزارعین کے لئے مفید ہے - میں یہ تسلیم کرتا ہوں -

وزیر مال - جناب والا - ہم عنقریب Unified Tenancy Law لا رہے ہیں -

We are bringing unified Law and this will be probably during the current Session.

خواجہ محمد صفدر - مجھے جناب وزیر مال کا یہ اعلان سن کر خوشی حاصل ہوئی ہے کہ ان غریب مزارعین کی جو سابق صوبہ سرحد کے settled districts میں آباد ہیں ان کی آواز حکومت تک پہنچ گئی ہے اور آئندہ ایک دو ماہ میں ایک Unified Tenancy Law جب پاس ہو گیا تو ان کو بھی ⅔ حصہ اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی میں سے ملے گا - جناب میں - - - - -

وزیر مال - جناب یہ interpretation پور انہوں نے غلط کی ہے - میں نے کہا ہے - کہ ہم ایک Unified Law لا رہے ہیں - میں نے یہ نہیں کہا کہ 3/5 ہوگا یا 2/5 ہوگا - یا کیا ہوگا -

خواجہ محمد صفدر - مجھے اس سے یہ شک ہوتا ہے کہ یہ مزارعین کے خلاف ہی قانون لا رہے ہیں -

جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس لمبے جھگڑے کو خوش اسلوبی سے مٹایا جائے -

کسی کی حق تلفی نہ ہو بلکہ سب کی حق رسی ہو - یہ امر واقعہ ہے کہ یہ قابضین سات آٹھ سو سال سے (اور سات آٹھ سو سال میں بیس پشتیں بن جاتی ہیں) اراضیات پر قابض ہیں اور ماسوائے اس نذرانے کے جو کہ وہ اپنے بڑے بھائی کی خدمت میں فصل کے موقع پر ادا کیا کرتے تھے نقدی کی صورت میں اور کچھ نہیں دیتے تھے - میرے پاس اس کا ثبوت ہے - اور یہ ثبوت ہے نواب صاحب امب کی سٹیٹ (اگر اس کو سٹیٹ کہا جائے) ایک بہت بڑی سٹیٹ ہے - کچھ دریائے سندھ کے ایک طرف جو امب سٹیٹ کہلاتی ہے اور کچھ دوسری طرف جو ضلع ہزارہ میں ہے اور جس کو اپر تناول کہتے ہیں - ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ آج بھی جو proper سٹیٹ ہے اس میں بھی ، امب سٹیٹ میں بھی چار گنا مالیہ کے حساب سے نقدی کی صورت میں لگان (اگر اس کو لگان کہا جائے تو) وصول کیا جاتا تھا - تو کیا وجہ ہے کہ اس جگہ چار گنا لگان کی بجائے جو کہ بہت قلیل رقم ہوگی ان سے چالیس فیصد وصول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - میں ان بھائیوں کو جو اس ایوان میں اس علاقہ کے قرب و جوار سے تشریف لائے ہیں اور جو ان حالات کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں میں ان کو خصوصیت کے ساتھ اپیل کرتا ہوں کہ قانون بنا کر کسی کی گردن پر چھری نہ پھیریں - اگر ان کے حقوق جائز ہیں تو ان کو ان کے حقوق دلائے جائیں - ہم یہاں ظلم کرنے کے لئے نہیں آئے - زیادتی کرنے کے لئے نہیں آئے - ہم اس لئے نہیں آئے کہ کسی پر ظلم یا زیادتی ہو - ہم انصاف کے لئے آئے ہیں - میں انصاف کے نام پر ایوان کے اراکین سے اپیل کروں گا کہ وہ اپر تناول کے ان مجبور اور مقہور انسانوں کا خیال رکھیں جو گزشتہ پندرہ سولہ سال سے پس رہے ہیں - قانون کے تلے پس رہے ہیں - انہیں قانون کے نام پر پیسا جا رہا ہے - میں ان کے لئے انصاف کے نام پر اپیل کرتا ہوں - یہ نہیں کہ ایک قانون کے بعد دوسرا قانون اور دوسرے قانون بعد تیسرا قانون بنا کر ان کے گلے پر چھری پھیری جائے -

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

میاں محمد اکبر (گجرات — ۱) - جناب والا - اس بل کے پیش ہونے سے اپر تناول کے عوام میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے اور وہ سراسیمگی اور پریشانی کی حالت میں مبتلا ہیں - کیونکہ وہ صحیح طور پر یہ سمجھ رہے ہیں کہ پہلے ان کا جھگڑا صرف نواب صاحب اسب یا خان پھلیڑہ کے ساتھ تھا مگر اب ہماری حکومت کسی مصلحت کی بناء پر اس میں خواہ مخواہ مداخلت کر رہی ہے اور اس بل کے لانے سے ان کے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں -

جناب والا - ابھی ابھی میرے محترم قائد نے اپر تناول کے زمینداروں کے متعلق جو پس منظر پیش کیا ہے اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آج تک بٹائی کے طور پر یا لگان کے طور پر (یا جو بھی اسے سمجھا جائے) صرف چار گنا مالیہ ادا کرتے رہے ہیں - ان کی اور نواب صاحب اسب کی حیثیت بالکل یکساں تھی - قانونی طور پر تمام قابضین اراضی اور نواب صاحب کی حیثیت میں سرمو فرق نہیں تھا - بعد میں نواب صاحب اسب کو مالک قرار دے دیا گیا کسی وجہ سے اور وہاں جو دوسرے قابضین اراضی تھے ان کو غیر دخیل کار مزارعین کی حیثیت دے دی گئی - اس کے بعد جناب والا - جیسا کہ محترم خواجہ صاحب نے فرمایا ہے ان فیصلوں کے خلاف اب تک عدالتوں میں چارہ جوئی ہو رہی ہے - سول عدالتوں میں مقدمات ابھی تک فیصلہ طلب ہیں - میں وزیر مال کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ معاملہ ابھی تک subjudice ہے - مزارعین کی یا جو قابضین اراضی ہیں ان کی حیثیت ابھی تک متعین نہیں کی گئی - ان کی حیثیت کا ابھی تک تعین نہیں کیا گیا کہ آیا وہ مالک ہیں - دخیل کار مزارع ہیں یا غیر دخیل کار مزارع ہیں - یہ بل پیش کر کے خواہ مخواہ مداخلت کی جا رہی ہے اور ان کے ذہنوں میں یہ پریشانی لائی جا رہی ہے کہ گورنمنٹ اس قانون کے ذریعہ سے ان کو صرف غیر دخیل کار مزارعین کے حقوق دے رہی ہے -

جناب والا - وزیر مال کا یہ دعویٰ ہے کہ اس قانون کے ذریعہ سے غریب مزارعین اور غریب زمینداروں کے حقوق کا تحفظ کیا جا رہا ہے - سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ حقوق کا تحفظ کرنے سے پہلے ان کی حیثیت متعین کی جائے کہ ان کی حیثیت کیا ہے - ان پر بڑا احسان ہوتا اگر یہ مہربانی

کرکے ان کے فیصلے عدالتوں سے جلدی کروا دیتے - اس کے بعد جو بھی فیصلہ عدالت کا ہوتا اس کے مطابق اگر کوئی قانون لایا جاتا تو وہ سمجھ میں آ سکتا تھا - لیکن ایسی حالت میں جب کہ معاملہ subjudice ہے اور مقدمات ابھی تک فیصلہ طلب ہیں یہ قانون لانا تو ایسے ہے جیسے گھوڑے کے آگے گاڑی کو جوتا جائے نہ کہ گاڑی کے آگے گھوڑے کو - اس قانون کے ذریعہ سے جب کہ میں نے عرض کیا ہے لوگوں کے حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے - پامال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس سے وہ بہت مضطرب ہیں - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس غلط فہمی کو دور کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ تھا کہ پہلے ان کی حیثیت متعین کی جاتی -

اس کے بعد جناب والا - گزارش یہ ہے کہ کاغذات مال میں جس قسم کا بھی اندراج رہا ہے چاہے موجودہ قابضین ان میں مالک قرار دئے گئے ہیں یا مزارع قرار دئے گئے ہیں یا کوئی اور حیثیت ان کو دی گئی ہے آج تک وہ صرف چار گنا مالیہ دیتے رہے ہیں - بطور لگان سمجھ لیجئے یا بطور بٹائی کے پیداوار کا حصہ سمجھ لیجئے - آج تک کوئی مثال نہیں کہ کسی مزارع نے چار گنا مالیہ سے زیادہ کسی کو دیا ہو - اس قانون کی رو سے اب انہیں مجبور کیا جائے گا کہ وہ پیداوار کا چالیس فیصدی حصہ مالک کو جو کہ اب نواب صاحب اسب ہیں بطور بٹائی کے دیں - یہ بہت ظلم ہے اور صریحاً زیادتی ہے - جناب والا - چار گنا مالیہ کی مقدار بہت قلیل بنتی ہے - یہ بہت قلیل رقم ہے - لیکن اگر انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی پیداوار کا چالیس فیصدی حصہ دیں تو اس کی رقم بہت زیادہ بنے گی - اگر وہ جنس کی صورت میں دیں گے تو اس کی قیمت بھی چار گنا مالیہ سے ہر صورت میں بہت زیادہ ہوگی - (قطع کلامیاں) میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو قابضین اراضی ہیں وہ اسے accept نہیں کرتے لیکن اس بل کی رو سے یہ بات ان پر ٹھونسی جا رہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مزارع تسلیم کریں - اب صورت حال یہ ہوگی کہ اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد قابضین اراضی کی حیثیت غیر دخیل کار مزارعین کی سی ہو جائیگی - اور مالکان جو ہیں وہ کوشش کریں گے کہ ان سے نئی شرح کے

مطابق وصولی کی جائے - اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مزارعین resist کریں گے - بٹائی نہیں دیں گے - اس سے پیشتر ایسے واقعات اس ایوان کے سامنے بھی پیش کئے جا چکے ہیں - اخبارات میں بھی آئے ہیں کہ جب چار گنا مالیہ - - - - - (قطع کلامیاں) -

Mr. Speaker: Order, please.

میاں محمد اکبر—جناب والا - جب قابضین آراضی سے چار گنا مالیے سے زیادہ وصول کرنے کی کوشش کی گئی تو وہاں سخت گڑ بڑ ہوئی - اس علاقے کا نظم و نسق تباہ ہوا اور غریب عوام اپنے حقوق کی حفاظت اور ظلم و استبداد کا مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے - اب اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد بھی اگر ان سے زیادہ رقم وصول کرنے کی کوشش کی گئی - تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا یہ اقدام کئی ناخوشگوار واقعات کا پیش خیمہ ہوگا اور نواب صاحب یہ تصور کریں گے کہ اب انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ غریب عوام سے چالیس فی صد حصہ بطور بٹائی وصول کریں - چنانچہ جب وہ اپنے آدمی یا پولیس بھیجیں گے تو وہاں پور فائرنگ ہوگی - غریب عوام کی معصوم جانیں ضائع ہوں گی اور ان کا خون بہت ارزاں ہوگا -

جناب والا - میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ جب بھی حکومت کسی علاقے کے لئے کوئی قانون بناتی ہے تو اس کے پیش نظر ہمیشہ یہی چیز ہوتی ہے کہ وہاں کا نظم و نسق بہتر بنایا جائے - اور General Administration کو tone up کیا جائے - غرضیکہ وہاں کے رہنے والوں اور وہاں کے باشندوں کی زیادہ سے زیادہ بہتری مقصود ہوتی ہے - لیکن اس بل سے مجھے ان دونوں چیزوں کا حصول نظر نہیں آتا - لہٰذا میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس بل کو پاس کرنے سے حکومت کا اصل مقصد کیا ہے - کیونکہ وہاں نظم و نسق تو قطعاً بہتر نہیں ہوگا - بلکہ جس خدشے کا میں نے اظہار کیا ہے - وہ یہ ہے کہ وہاں اس بل کے پاس ہونے کے بعد جھگڑا اور فساد

شروع ہو جائے گا اور یہ بل در اصل جھگڑوں اور فسادوں کا پیش خیمہ ثابت ہوگا جن میں کئی قیمتی جانیں ضائع ہوں گی - اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ نہ تو یہ بل عوام کی برضی کے مطابق ہے اور نہ ہی عوام کے زیادہ سے زیادہ حصے کو فائدہ پہنچانے کے لئے پیش کیا گیا ہے - حقیقت یہ ہے کہ Upper Tanawal کے لوگ agitation کر رہے ہیں کہ ہم اس قانون کو تسلیم نہیں کرتے - یہ جابرانہ قانون ہے اس لئے یہ ہم پر نہ ٹھونسا جائے - ہماری پہلی حیثیت کو تسلیم کیا جائے اور اسے متعین کیا جائے - وہ یہ بھی مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمیں دخیل کار مزارعین کے یا مالکانہ حقوق دئے جائیں - ان حالات کی روشنی میں میں وزیر مال صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ اس بل کو public opinion حاصل کرنے کے لئے circulate کریں اور لوگوں کا reaction دیکھیں - اگر وہاں کے عوام اس خیال کا اظہار کریں کہ یہ قانون ان کے حق میں ہے تو اسے بے شک س ایوان میں لے آئیں - ورنہ اس وقت تو جناب اس کی قطعاً رورت نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں یہ اس لاقے پر بہت بڑی زیادتی ہے -

مسٹر سلطان محمد اعوان (ہزارہ - ۲) — جناب سپیکر - زیر بحث بل کے لئے جو خان پیر محمد خان صاحب نے پیش کیا ہے - میں ان کا مشکور ہوں - لیکن مجھے افسوس ہے کہ لوگوں کا re-action اس بل کے خلاف ہوگا -

جناب سپیکر - اس بل پر بحث کرنے سے پیشتر میں اس قوم کا تاریخی پس منظر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں - جس سے صاف ظاہر ہوگا کہ وہ اس علاقے کے مالک تھے مزارعین نہ تھے - یہ قوم ۱۸۷۲ء سے پہلے اس علاقے میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئی چنانچہ اسی بناء پر انہیں اس علاقہ میں فاتحانہ اور مالکانہ حقوق حاصل تھے - ضلع ہزارہ میں پہلا بندوبست آراضی ۱۸۷۲ء میں

ہوا - جسے Lower Tanawal کے لوگوں نے مان لیا - لیکن Upper Tanawal کے لوگوں نے نہ مانا اور اسی وجہ سے اس بندوبست آراضی کو قبول نہ کیا - انہوں نے اپنے مخصوص قبائلی نظام کو جسے قومی نظام کہا جاتا ہے - اس نظام پر فوقیت دی اور اس نئے نظام کو رد کر دیا - چنانچہ اس کے بعد یہ قوم اسی نظام اور اسی طریقے پر چلتی رہی اور اس نظام کو چھوٹے چھوٹے سردار آپس میں مل کر چلاتے رہے اور اسی طرح انہوں نے اپنا ایک بڑا سردار منتخب کیا جسے آج کل نواب اسپ کہا جاتا ہے - تو جناب اس عرصہ کے دوران وہاں جتنی آراضیات تھیں - جن پر ان لوگوں کے قانونی حقوق تھے اور اس نظام کو چلانے کے لئے وہ لوگ نقدی کی صورت میں چندہ جمع کرکے ایک جگہ اکٹھا کیا کرتے تھے اور اس طرح وہ اپنے آپ کو ملحقہ قبائلی علاقے سے بچانے کے لئے صرف کیا کرتے تھے - بعض لوگ جو فوجی خدمات انجام دیتے تھے - ان سے کوئی چندہ وصول نہ کیا جاتا تھا -

اس قوم کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لئے انگریزوں نے ۱۹۰۳ء میں Upper Tanawal کے لئے ایک قانون بنایا جس میں نواب اسپ کو سردار تسلیم کیا گیا اور انہیں ایک تو اس بات کے اختیارات دئے گئے کہ وہ قوم کا نظم و نسق چلانے کے لئے نقدی کی صورت میں مالیہ وصول کریں گے -

اور دوسرے وہ تمام فوجداری مقدمات ماسوا زیر دفعہ ۳۰۲ کی سماعت کیا کریں گے -

تیسرے وہ چھوٹے چھوٹے دیوانی مقدمات کی سماعت کریں گے -

ان چیزوں کے پیش نظر میں حیران ہوں کہ اگر یہ لوگ مالک نہ تھے تو پھر ان کے زمینوں سے متعلق چھوٹے چھوٹے مقدمات کی سماعت کس لحاظ سے کی جاتی تھی - ۱۹۰۳ء سے لے کر ۱۹۵۰ء تک وہاں یہی نظام رائج رہا اور ۱۹۵۰ء میں یہ علاقہ قیوم

وزارت کے دوران سابقہ صوبہ سرحد میں ضلع ہزارہ کا حصہ بن گیا اور ۱۹۵۲-۵۳ء میں پہلی بار اس کا بندوبست آراضی ہوا - جو آج تک کسی مصلحت کی بنا پر نامکمل ہے - اس بندوبست کی تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں کے قابضین آراضیات نقدی کی صورت میں لگان ادا کرتے رہے ہیں اور آج تک کسی نے اپنے آپ کو مزارع ظاہر نہیں کیا اور یہ لوگ پشت ہا پشت سے بطور قابضین چلے آ رہے ہیں - اس کے بعد محکمہ بندوبست آراضی نے قابضین پر نقدی کی صورت میں چار گنا مالیہ لگا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ مالک ہیں ، مزارعین نہیں - اس کی عام شرح چار گنا تھی - جیسا کہ میرے محترم بزرگ خواجہ صفدر صاحب نے ثابت کیا ہے - لیکن اس میں کچھ فرق تھا - کیونکہ بعض لوگوں پر یہ مالیہ چار گنا تھا اور بعض پر ایک گنا چنانچہ ایک گنا والے لوگوں میں نواب صاحب شامل تھے اور چار گنا میں باقی لوگ -

جناب سپیکر - ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۹ء تک چار گنا کے حساب سے لگان ادا کیا جاتا رہا - لیکن ۱۹۵۹ء میں اچانک Board of Revenue نے یہ فیصلہ کر دیا کہ یہ سارا علاقہ نواب صاحب کی ملکیت ہے - اور باقی سب لوگ ان کے مزارعین ہیں - پھر دو ماہ بعد ایک اور فیصلہ کیا گیا جس میں نواب صاحب اور خان صاحب کے لواحقین کو ، جو عام طور پر گذارہ خور کے نام سے یاد کئے جاتے تھے ، مالک قرار دے دیا گیا - چنانچہ اس یک طرفہ فیصلے کے بعد وہاں کے لوگوں نے ایبٹ آباد کی مقامی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا جو آج تک زیر سماعت ہے - اس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ مزارعین نہیں - بلکہ مالک ہیں اسی چیز کو ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مزارعین نہیں ماہ جنوری ۱۹۶۴ء میں نواب صاحب اور قابضین کے درمیان مذاکرات ہوئے جن میں نواب صاحب نے کہا کہ تم پانچ گنا لگان دینا تسلیم کر لو - میں تمہیں اسی حالت میں چھوڑ دوں گا - لیکن وہ لوگ اس چیز پر بھی راضی نہ ہوئے اور انہوں نے پانچ گنا لگان تسلیم نہ کیا -

جناب سپیکر - یہ تو تھا اس علاقے کا مختصر تاریخی پس منظر جس میں میں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حقیقت میں وہ لوگ مزارعین نہ تھے - بلکہ جس طرح کہ نواب صاحب مالک ہیں - اسی طرح وہ لوگ بھی مالک ہیں - اب اس بل کے پاس ہونے کے بعد جو حالت ہوگی - اس کے متعلق میں اس وقت تو کچھ عرض نہیں کر سکتا - کیونکہ اس وقفہ کے دوران وہاں کے مقامی افسران اور با اثر لوگوں نے - جن میں بہت بڑے بڑے سابقہ آفسر ہیں - جن کا میں اس وقت نام لینا نہیں چاہتا - لوگوں پر ضرور اثر ڈالا ہوگا - یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے ایبٹ آباد میں D.I.Gs. کی کانفرنس منعقد کرائی - جس کا مقصد محض وہاں کے لوگوں کو مرعوب کرنا تھا - یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے وہاں پے تحاشا لوگ قتل کئے گئے - میں حیران ہوں کہ اب بھی وہ لوگ اپنے بنگلوں میں بیٹھے steering گھما رہے ہیں - جس کی وجہ سے ان لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے -

جناب سپیکر - میں اپنی حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ ایسے موقعوں پر وہ یہ بل پیش نہ کریں کیونکہ بھائی وصول نہیں ہو سکے گی - ۸۰ ہزار انسان ہیں وہ نہیں مانیں گے اور وہ نواب کو تسلیم نہیں کریں گے بہتر یہ ہے کہ اسے واپس لے لیا جائے -

میجر سلطان احمد خان (ہزارہ - ۳) — جناب صدر - زیر بحث مسودہ قانون کے متعلق جیسا کہ آپ نے واقعات سن لئے ہیں اور جیسا کہ ان آنکھوں نے دیکھا ہے اور ان کانوں نے سنا ہے ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اور تاریخ کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ موجودہ حکومت کی رجعت پسندی اور اس کے قوم شکن نا پاک ارادوں کا عظیم اور ننگا ثبوت ہے -

جناب والا — سب سے بڑی شرمناک بات یہ ہے کہ یہ تمام حادثات اور یہ سب اعمال مارشل لا کے بعد زرعی اصلاحات کے تحت کئے گئے ہیں - اس کی غرض تھی کہ زمین کا ہزارہ کچھ اوپر سے نیچے ہو جائے - تاکہ ہر شخص کے پیٹ میں روٹی جا سکے - لیکن ایک سائھ یا سو سالہ قابض قوم کو ان کی زمینوں سے الگ کر دیا ہے اور بے گھر کر دیا گیا ہے - یہ ہے جو وہاں کی اصلاح

کی گئی ہے - اس بات کو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان سے حکومت کا نصب العین اور اس کی سیاہکاریوں اور صبح شام کے کارناموں کا اظہار ہوتا ہے - اور اسی لئے ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں - مجھے یقین ہے کہ کبھی انصاف پر مبنی قانون آئے گا-بقول شخصے-"آئے گا آنے والا" آپ نے وہ رکاوٹ سنا ہوگا- یہ مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور آ کر رہے گا - (قطع کلامیاں - شور) آپ کے اعمال کی نہیں بلکہ ان ریکارڈوں کی شہادت موجود ہوگی کہ یہ کتنا بڑا گناہ کیا جا رہا ہے -

Mr. Speaker: Order, order. Please address the chair.

میجر سلطان احمد خان - جناب والا - اس کے اس منظر سے ہم مقامی لوگ کانٹی حوالوں سے کچھ زیادہ ہی جانتے ہیں اور اگر اس ایوان کی بنا چاہتے ہیں تو اس پر نظر ثانی کرنا چاہئے - (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: No point of order. Please address the Chair.

Major Sultan Ahmad Khan: Through you, Sir.

وزیر صاحب اس سارے بل سے اور اس سارے کارنامہ سے مطلقاً لاتعلق ہیں لیکن اگر انہوں نے وزارت کی روایات کو برقرار رکھنا ہے تو ان واقعات پر نظر ثانی کرنا چاہئے - اخلاقی نہ سہی کوئی اور ذریعہ استعمال کر لیں - یہ آپ کا فرض ہے -

جناب والا - اصل واقعہ یہ ہے کہ ۱۸۴۷ء میں اس قوم کا ایک سردار جس کا نام غالباً نواب پائندہ خان تھا - اس نے انگریز حملہ آور سے تعاون کیا اور اطاعت قبول کی اور اس علاقہ کی نوابی مل گئی - کچھ نوابی تھی کچھ جاگیر اس کے حوالے کی گئی - اس انگریز کا نام میجر ایبٹ تھا - جس کے نام پر ایبٹ آباد کا شہر موجود ہے - ۱۸۷۲ء میں کہیں بندوبست ہوا - میں اس کی تفصیل سے واقف نہیں ہوں - پھر ۱۹۰۳ء میں اس پر تناول ریکوایشن نکالی گئی - مقصد یہ تھا کہ نواب اب اس علاقہ کا خان ہے اس علاقے کی آمدنی کا اتنا حصہ اس کی قوم دے گی - اور وہ حکومت کی خاطر اس علاقہ کی "خانی" کرے گا - جس میں چھوٹے چھوٹے مقدمات بھی شامل ہوں

گے اور آنے جانے والے لوگوں کی خدمات بھی شامل ہوں گی۔ لیکن جیسا کہ آپ سن چکے ہیں۔ مظالم کا یہ عالم تھا کہ زندہ لوگوں کو پتھر باندھ کر دریاؤں میں پھینکنا یہ ان کے سزا دینے کے طریقے تھے۔ اس زمانہ میں اس قوم کی خوش نصیبی سمجھی جاتی تھی ہم تو آج بھی سمجھتے ہیں کہ ہمیں آزادی ملی ہے اور ایک ترقی پسند عنصر اور ایک ترقی پسند نام اس ملک میں حکمران ہوا۔ اگرچہ آج بہت سے لوگ اس چڑھتے ہوئے سورج کی طرف جا چکے ہیں۔ لیکن ان ترقی پسند نعروں کے تحت ان کے لئے کچھ عمل کرنا لازم ہو گیا۔ اس لئے ۱۹۵۰ء میں وہاں ایک ریفارم کی گئی۔ ان لوگوں کی جان خان سے چھڑا کر آزاد کر دی گئی۔ اور اسے ضلع ہزارہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا۔ تاکہ ان کو پتھروں سے باندھ کر کوئی دریاؤں میں نہ پھینک سکے کوئی ان کی آواز سن سکے۔ ایک غلطی ضرور ہوئی جو میں آج بھی کہنے کو تیار ہوں کہ یہ مسئلہ اسی وقت طے کر دیا جاتا۔ خدا جانے یہ مسئلہ کس لئے حل نہ ہوا۔ بہر حال ۱۹۵۸ء تک یہ علاقہ جو اپر تناول کہلاتا ہے یہ نواب امب یا کسی مزارع یا کسی اور بشر کی قطعاً ملکیت نہ تھا یہ پوائنٹ جناب والا اگر حمید اللہ خان نیازی ایسے لوگ سن سکیں تو بہتر ہو گا۔

Mr. Speaker : No personal remarks.

مسٹر حمید اللہ خان — *XX بن کر کیا کرو گے۔ یہ لوگ XXX ہیں۔

مسٹر سپیکر — حمید اللہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

خواجہ محمد صفدر — محترم ممبر نے X X X X * کے الفاظ جو استعمال کئے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ واپس لیں۔

Mr. Speaker: Those are expunged from the proceedings of the Assembly.

وزیر مال (خان پیر محمد خان) — میجر صاحب اپنی ڈیفینس کر سکتے ہیں۔

Mr. Speaker : No interruption.

آپ تشریف رکھیں۔

*Expunged as ordered by Mr. Speaker.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Point of Order. Who is preaching Islam if there are Abu-Jehals here.

(شور)

Mr. Speaker : Order, order. This is no point of order.

خان اجون خان جدون — میجر صاحب نے انہیں چھیڑ کر مزہ لیا ہے۔

میجر سلطان احمد خان — میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۱۹۵۸ء تک از روئے ریکارڈ جو کہ میرے فاضل بزرگ نے جن کے متعلق میں جانتا ہوں کہ ان کی کوئی ذمہ داری نہیں ۔ انہوں نے مذاق بھی کیا تھا کہ از روئے تاریخ کسی شخص کی ملکیت نہ تھی ۔ میرے ایک سوال کے متعلق انہوں نے کہا جو ریکارڈ پر موجود ہے اور پریس میں بھی آیا کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا ۔ ذمہ داری کا تو یہ عالم ہے ۔

۱۹۵۸ء تک یہ زمین کسی کی ملکیت نہ تھی ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جب مارشل لا لگا ۔ ہم تو جانتے ہیں کہ ارادے کیا تھے اور اب کیا ہیں ۔ لیکن صاحب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم بنیادی جمہوریت یا کسی ذریعہ سے عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں ۔ ایک بستے ہوئے انسان کو ایک آزاد آدمی کو اس اصلاح سے میرے بزرگ نے بے گھر کر دیا اور ایسا کرنا اپنا فرض منصبی سمجھ لیا تھا ۔ آج اس ترمیم کے ذریعہ قانونی طور پر تھوپنا چاہتے ہیں ۔ اگر ساٹھ اور چالیس کی نسبت سارے ملک میں ہو تو بڑی نیک اصلاح ہو سکتی ہے لیکن یہ صرف وہاں کے لوگوں کے لئے ہے تاکہ ان لوگوں کا گلا کاٹا جائے ۔ اور باقی فرنٹیئر میں ابھی یہ نہیں اور نہ کوئی وعدہ کرتے ہیں ۔ کہ ۳/۵ ہو گی یا ۱۳ ہو گی ۔

جناب صدر — ان واقعات کے پیش نظر اس دن میرے بزرگ نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ یہ اراضیات جو گذارہ خواروں اور رشتہ داروں کو بانٹ دی ہیں یہ اس نے مارشل لا سے پہلے ہبہ کیا تھا ۔ اگر صحیح کہا جائے تو یہ انہوں نے قطعاً غلط بیانی کی تھی ۔ جو محض کسی چیز کا

مالک نہ تھا وہ ہبہ کیسے کر سکتا ہے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ سب سازش تھی اور سرکاری افسروں کو ڈنڈے سے ایسے رستے بتائے گئے کہ وہ ایسے رستے نکالیں کہ سارے علاقے کا مالک پہلے نواب اسب کو اور پھر گذارہ خوروں کو کر دیا جائے۔ ہماری یہ غرض نہیں کہ نواب اسب کو وہاں سے نکال دیا جائے یا گذارہ خوروں کو لیکن مارشل لا کی زرعی اصلاح کے تحت پہلا اعلان یہ تھا کہ نواب اسب اس کا مالک ہے اور ۳۶ ہزار یونٹ اپنے پاس رکھ سکتا ہے اور ۱۸ ہزار یونٹ ہبہ کر سکتا ہے۔ اگر بات یہاں تک ہی رک جاتی تو مسئلہ اتنا الجھن میں نہ پڑتا جتنا آج پڑ گیا ہے نواب کو اور گذارہ خوروں کو ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین دی گئی ہے۔ نواب کو گھوڑے گدھے اور بکرے پالنے کی غرض سے یہ زمین دی گئی ہے۔ دو دو تین تین کنال زمین دو دو سو میل کے فاصلہ پر دے دی گئی ہے خدا معلوم وہاں قوم کے گدھے پالے جائیں گے اور اس لئے یہ فارم بنا دی ہے۔ آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیا ارادہ تھا تو جناب والا ہم یہ توقع نہیں کرتے ان بزرگوں سے کہ یہ اس مرحلے پر مدد کر سکتے ہیں اور اگر یہ کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تاریخ کا ایک رخ ہوتا ہے۔ لیکن میں یہ تنبیہ کے طور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر یہ ترمیم اس ایوان میں پاس ہو گئی تو اس کے نتائج خراب ہوں گے۔ گو کہ ہم وہاں کوشش کریں گے اور کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو سمجھا بجھا کر رکھیں گے کہ اپنی جانیں اور اپنے گھروں کو ضائع نہ کریں۔ آپ چاہے نہ مانیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ ایک قوم کی ۸ سو سالہ ملکیت کو ایک غیر نمائندہ اور ایک غیر ذمہ دار اور ایک قوم شکن قسم کی حکومت سلب کر رہی ہے اور ان واقعات کے مد نظر بہتر ہو گا کہ اس بل کو عوام کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہاں اور جانیں ضائع نہ ہوں۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶)۔ جناب سپیکر۔ اس بل کے بارے میں بہت سے ممبر صاحبان اظہار خیال کر چکے ہیں میں انتہائی اختصار کیساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرونگا۔ حقیقت

یہ ہے کہ یہ بل اپر تناول کے ۸۰—ہزار پاکستانی باشندوں کو جنکو انکے اپنے بھائیوں نے نہیں بلکہ ہماری اپنی حکومت نے ہی اقتصادی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہے اس پر مزید ایک مہرثبت کرنے کے مترادف ہے ۔ یہ انتہائی دکھ اور تکلیف کا باعث ہے کہ حالانکہ یہ غریب کاشتکار ۱۶ قیمتی جانوں کی قربانی اس ملک کی حکومت کی دیوی پر چڑھاوے کے طور پر دے چکے ہیں یہ دیوی آج تک ان سے خوش نہیں ہوئی اور اس چیز پر تلی ہوئی ہے اور مصر ہے کہ ان کو باعزت شہری کے درجہ سے گرا کر تمام آبادی کو غلام یا اقتصادی غلام بنا دے ۔ اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ اس معاملے کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ بظاہر یہ دعویٰ کیا گیا ہے اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حکومت اس بل کو لا کر مزارعین پر رحم اور ان کے حقوق کا تحفظ کر رہی ہے ۔ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ یہ بل بہت خطرناک ہے اور قرآن میں بھی یہ آیا ہے کہ ایک کافر کے مقابلے میں منافق زیادہ خطرناک ہوتا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اپنی بد نیت کو چھپایا ہے اور ان لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ ہم لوگوں کی فلاح و بہبود کے متمنی ہیں اور اس کے لئے کوشاں ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ پچھلے کئی سالوں کی مسلسل جد و جہد اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے کوشش و قربانی جو ان ۸۰ ہزار انسانوں نے پیش کی تھی اس کے پیش نظر گورنمنٹ کو چاہئے تھا کہ اگر وہ غلطی کر بیٹھی تھی تو وہ اتنی بڑی آبادی کے مطالبات کے پیش نظر ایک کمیشن بٹھاتی جو اس تمام معاملے کی از سر نو تحقیقات کرتی اور اس کے بعد اس معاملہ کو طے کرانے کے لئے سفارشات پیش کرتی تاکہ ان لوگوں کے جائز مطالبات کا ہر پہلو سے جائزہ لیا جاتا اور تمام ملک کے سامنے وہ حقائق آجاتے جن کو میں سمجھتا ہوں کہ مغربی پاکستان کا ہر باشندہ سننے کی خواہش رکھتا ہے لیکن ایسا کیوں ہو آپ کو بھی علم ہے کہ اس سے پہلے جب انگریز یہاں اس ملک میں آئے تو محض نام کے مسلمان شہنشاہ حکومت کر رہے تھے وہ تمام ملک کے وسائل اور زمین کو

ذاتی ملکیت سمجھتے تھے اور جس شخص پر ان کی نظر شفقت گرتی اس کو بڑی بڑی جاگیریں دے دیتے اور تقریباً اسی قسم کا رویہ انگریزوں نے بھی روا رکھا لیکن اس کے بر عکس ان لوگوں نے جنھوں نے انگریزوں کی مخالفت کی اور ملکی آزادی کے لئے جد وجہد کر رہے تھے ان کو مختلف طریقوں سے نقصان پہونچایا تکلیفیں دیں اذیتیں پہونچائیں لیکن جو لوگ ان کے ساتھ ملے اور ان کے ناپاک کاموں میں شریک رہے ان کو جاگیریں دیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک کے شہنشاہ نے اس زمانہ میں جس کو ترقی یافتہ اور آزادی کا زمانہ کہا جاتا ہے اپنے ذاتی تعلق اور اثر و رسوخ کی بنا پر ایک نواب کو نوازا اور اسطرح سے نوازا کہ ۸۰ ہزار انسانوں کو اس کا غلام بنا دیا ۔

جناب سپیکر — بذات خود میں سمجھتا ہوں کہ اس تمام ایوان کے ممبران اس چیز کے قائل ہیں کہ انسانوں میں قابلیت سوچ بچار اور فکر کا تفاوت ہوتا ہے اور یہ فرق شروع سے رہا ہے اور رہے گا لیکن اب یہ فرق پیدا کردہ حالات کی بنا پر بہت بڑھ گیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی غربت کی وجہ سے بے بس ہو جاتا ہے اور اسے تکلیف کا احساس کم ہو جاتا ہے اور وہ اس سے کسی حد تک بیگانہ ہو جاتا ہے ۔ لیکن خاص طور پر ہمارے ملک میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ دولت مند انسان دولت کے نشے میں مخمور رہ کر انسان کو انسان ہی نہیں سمجھتے ۔ چاہے دوسرے انسان ان کے اپنے بھائی ۔ اپنے قبیلے اور ان کے خاندان سے ہی کیوں نہ ہوں وہ ان انسانوں کو انسانوں کا درجہ دینے کو تیار نہیں ہیں ۔ آپ کو اس بات کا علم ہے کہ اس ملک میں آج بھی ایسے انسان ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: Please be relevant.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ جو افسوس ناک صورت حال پیدا ہو چکی ہے میں اس کا تجزیہ کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : No general discussion.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ آپ کو علم ہے کہ امیر لوگ آج انسانوں کے مقابلے میں کتوں پر زیادہ خرچ کرتے

ہیں - اس بل کے ذریعے ان لوگوں کی مدد کی جا رہی ہے جنہوں نے انسانوں کو کتوں کا درجہ بھی نہیں دیا ہے - میرا مطلب یہ ہے جنہوں نے سالہا سال سے بلکہ سینکڑوں سال سے محنت مشقت کرکے زمینیں آباد کیں مکانات بنائے لیکن آج انکے حقوق سلب کر لئے گئے ہیں - اور اس بل کے ذریعہ اتنی بڑی آبادی کو غلام بنایا جا رہا ہے -

جناب سپیکر - ۱۹۰۲ء میں جب بورڈ آف ریونیو کی طرف سے فیصلہ دے دیا کہ وہ لوگ جو شروع سے ان زمینوں پر قابض تھے - - - - - - - - - - -

خواجہ محمد صفدر - ۱۹۰۲ء نہیں ۱۹۰۹ء -

مسٹر حمزہ - وہ جو ان زمینوں پر قابض تھے اور چار گنا لگان ادا کر رہے تھے جیسا کہ محترم و معزز ممبر نے بتایا ہے کہ اس چیز کا ریکارڈ موجود ہے اور ریکارڈ کے اندر نواب کا درجہ وہی ہے جو وہاں کے عوام کاشتکار کا ہے - ان کا درجہ اور نواب صاحب کا درجہ گورنمنٹ کی نظر میں اور خصوصاً اس زمین کی ملکیت سے متعلق ایک جیسا ہے -

امیر حبیب اللہ خان سعدی (لائیلپور - ۷) - اس معزز ایوان میں متعدد بار ایسے مسائل آچکے ہیں جن سے آپکے توسط سے ہم نے حکمران جماعت کی خدمت میں ایسے حقائق پیش کئے جن سے صاف طور پر ثابت ہوتا تھا کہ انسانوں کے بڑے بڑے گروہوں اور آبادیوں کو چند منظور نظر افراد کی غلامی میں کسی نہ کسی طرح متواتر کوشش کے ساتھ دیا جا رہا ہے مجھے یہ دکھ ہوتا ہے کہ اپر تناول کا معاملہ بھی پاکستان کی تحریک کے بعد ایسے ہی دردناک واقعات اور حالات کی وجہ سے ایک نہایت ہی اہم واقعہ ہے ہم ریاست امب کے، ان کی اپنی ہی تاریخی یادداشتوں میں سے وہاں کے حالات کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور میں ان کو یہاں دہرانے سے اس لئے گریز کرتا ہوں کہ خواجہ محمد صفدر صاحب اور میجر سلطان صاحب اور دیگر اصحاب نے اس کی اکثر تفصیلات بیان کر دی ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ یہاں ۱۹۰۲ سے پہلے کوئی بندوبست اراضی نہیں ہوا تھا اس سے پہلے یہ تمام

اراضی تنولی قوم کی ملکیت تھی مشترکہ ملکیت تھی اور کوئی فرد واحد یہاں مالک نہ تھا اور اس کی تصدیق یہاں لاہور کے اخبارات کی ۱۹۴۶ء کی فائیلیں بھی کرینگی جب اسی نواب صاحب نے فلیٹی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس کی تھی اور ایک صحافی کے سوال کے جواب میں کہ ''آپ اپنے علاقے کو پاکستان میں مدغم کرنے کے لئے تیار ہیں،، تو انہوں نے جواب دیا تھا ''کہ یہ ریاست تو قوم کی ملکیت ہے میری ذاتی ملکیت نہیں ہے اور قوم ہی اس کا فیصلہ کرسکتی ہے،،

اس ریاست میں ۱۹۵۲-۵۳ سے پہلے کبھی کوئی بندوبست اراضی نہیں ہوا تھا جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے اور باشندوں کے کوئی انفرادی حقوق ملکیت متعین نہیں ہوئے تھے بندوبست سے پہلے ۱۹۵۱ میں اس وقت کی صوبائی حکومت نے بندوبست کی تیاری کے لئے جو افسران محکمہ مال وہاں بھیجے انہوں نے مکمل تحقیق کے بعد ریاست کی تاریخ کے مطالعہ کے بعد دستاویزات کی چھان بین کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ یہ ریاست اور اسکی زمین نواب صاحب امب کی ملکیت نہیں ہے نواب صاحب امب نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی جو غالباً ایک انگریز افسر کے پاس گئی اس نے دونوں طرف کے دلائل اور ثبوت سن کر اس فیصلے کو برقرار رکھا اور یہ صاف کہہ دیا کہ نواب صاحب امب ان اراضیات کا مالک نہیں ہے چنانچہ جب بندوبست ہوا تو اس میں اراضیات کے خانہ ملکیت میں حکومت کا نام لکھا گیا یعنی سرکار دولت مدار اور اکثر باشندوں پر چار گنا نقدی لگان تشخیص کیا گیا اور بعض پر ایک گنا اس میں نواب امب کی اور دوسرے باشندوں کی حیثیت یکساں تھی اب ۱۹۵۸ میں مارشل لا حکومت آئی چاہیئے تو یہ تھا کہ ان غیر دخیل کار قابضین کو جو گزشتہ صدیوں سے اس زمین پر آباد چلے آرہے تھے جنہوں نے اسے قابل کاشت بنایا تھا جنہوں نے اس پر محنت کی تھی اور جن کا پورا حق بنتا تھا ان کو پوری ملکیت دی جاتی اور دوسرے علاقوں کی طرح اگر کچھ

ملکیت کا حق حکومت وصول کرنا چاہتی تو آسان قسطوں میں وہ ان سے وصول کر لیا جاتا لیکن ۱۹۵۹ میں یکایک بورڈ آف ریونیو نے ایک پراسرار طریقے سے یہ فیصلہ کیا کہ خانہ ملکیت میں ''سرکار،، کی بجائے نواب صاحب اسب اور ان کے رشتہ دار گزارہ خوروں اور دوسرے مفت خوروں کے نام درج کردئے جائیں دو ماہ بعد یہ فیصلہ خود بورڈ آف ریونیو نے منسوخ کیا لیکن پھر کسی خفیہ ہاتھ نے ان کو مجبور کیا کہ وہ پہلے فیصلے کو دوبارہ نافذ کریں چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے کاغذات میں ایک غیر مالک کو مالک قرار دیدیا گیا اس کے بعد جناب والا زرعی اصلاحات کا منہ اس طرح نواب صاحب اسب نے اور ان کے گزارہ خوروں نے چڑایا کہ ڈیڑھ لاکھ یونٹ سابقہ تاریخوں میں بے نامی کے طریقہ سے دور دراز رہنے والے لوگوں کے نام ہبہ کردئے محض اپنی اراضیات کو زرعی اصلاحات سے بچانے کے لئے کہ یہ سرکاری قبضہ میں نہ جائیں اب جناب والا - - - - - - - - - - - - - - -

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan): Mr. Speaker, I would request that after the speech of the Member the question may be put.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: We protest against this. This is an important Bill. (*interruptions*).

Mr. Taj Muhammad Khanzada: I would like to speak on the Bill.

Mian Muhammad Sharif: I want to speak.

Mr. Ajoon Khan Jadoon: I also want to speak.

امیر حبیب اللہ خان سعدی - میں زرعی اصلاحات کو زیر بحث نہیں لاؤں گا میں صرف یہ کہوں گا کہ ان اصلاحات کے مصنفوں کا دعویٰ تو یہ تھا کہ زرعی اصلاحات روئی میں اسلئے جاری ہیں کہ ان کے ذریعہ کاشتکاروں کے مفاد کی حفاظت کی جائے اور ان کی حالت کو بہتر بنایا جائے لیکن یہاں ہوا یہ کہ کئی مقدمات ملک کے دوسرے حصوں میں زمینداروں پر اس لئے بنائے گئے کہ انہوں نے ناجائز

پر یا بے نامی کے طور پر اراضی کو سرکاری قبضہ سے بچانے کی کوشش کی لیکن یہاں پوری حفاظت بجائے اسی ہزار کی آبادی کو دینے کے ان پچاس ساٹھ افراد کو دی گئی اب یہ قانون جناب والا اس لئے لایا جا رہا ہے کہ اسی ہزار پاکستانیوں کو نقصان پہنچا کر صرف اسی نفر صاحب اثرو رسوخ اور منظور نظر افراد کو فائدہ پہنچایا جائے جناب والا میں آپ کے توسط سے اس حکومت سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ایسی قانون سازی سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس ملک میں امن اور قانون کا احترام قائم ہو گا جبکہ آپ ایک بہت بڑی آبادی کو نظر انداز کر کے چند لوگوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں ؟ اور جناب والا یہ ساٹھ اور چالیس کا جو تناسب ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم رنگ زمیں دام صرف اس لئے بچھایا جا رہا ہے کہ موجودہ قابضین اپنی حقیقی حیثیت کھو کر نواب امب کے مزارعین بن جائیں حالانکہ وہ نہ تاریخی اعتبار سے اور نہ کاغذات مال کے اعتبار سے نواب امب کے مزارعین ہیں یہ بالکل اسی طرح کیا جارہا ہے جس طرح ڈیرہ اسماعیل خان میں پندرہ مواضعات میں اشتمال اراضی کے بہانے سے ان لوگوں کو جو صدیوں سے آباد تھے اب بے دخل کیا جارہا ہے ۔

جناب والا ۔ اس بظاہر معصوم سے ترمیمی قانون میں جو دفعہ ۸ (الف) کی تحتی دفعہ (۱) میں وارد ہونے والے الفاظ ہیں اصل زہر ان الفاظ میں چھپا ہوا ہے حکومت کا مقصد اس سے یہ ہے کہ جو حقوق موجودہ قابضین کے قائم ہوچکے ہیں ان کو ختم کیا جائے اور ان کو نئی حیثیت اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے اس سے پہلے ایک نہایت معقول تجویز میرے محترم دوست حمزہ صاحب نے اس ایوان کی توجہ کے لئے پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ

هم اس معامله کو کسی سیاسی بحثونزاع کا موضوع بنائیں محترم وزیرمال اسی پر غور فرمائیں که معامله اس قدر الجھا دیا گیا ھے مختلف دستاویزات میں مختلف غلط میصلوں کے ذریعے که اب اس ترمیم کے منظور ھونے کے بعد بھی فسادات جاری رھیں گے - اس لئے یه وقت ھے که حکومت متنبه ھو اس ازسرنو ایک کمشن بٹھائے جو وھاں کے تمام باشندوں کے حقوق کا صحیح تعین کرے اور اس طرح دھاندلی سے بیس تیس افراد کو اس علاقه پر مسلط کرنے کی کوشش نه کی جائے -

Mr. Speaker: I think there is another Amendment and if the Numbers want to speak they can speak on that Motion. That is about referring it to Select Committee.

پارلیمنٹری سیکرٹری - (میاں محمد شریف) جناب والا - اس طرف کے دوستوں میں سے بہت سے حضرات نے بحث میں حصه لیا ھے - لیکن اس طرف یعنی ھاری طرف کے دوستوں میں سے کسی کو موقع نہیں ملا -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب - میں یه عرض کر دوں که اس کے متعلق موقع دیا جائیگا - دراصل اس کے بعد ایک اور ترمیم آ رھی ھے - اس پر آپ تقریر کر سکتے ھیں -

میاں محمد اکبر - جناب والا - ابھی پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے ارشاد فرمایا ھے که ان کی طرف کے ممبران کو بحث میں حصه لینے کا موقع نہیں دیا گیا - تو میری گذارش یه ھے که ھمیں کوئی اعتراض نہیں - ان کی طرف سے جتنے اصحاب بولنا چاھتے ھیں آپ انہیں بولنے دیں -

Mr. Speaker: Yes, this is a piece of legislation I quite understand it.

میاں محمد اکبر - جناب والا - جب وہ مطالبه کرتے ھیں - تو آپ اسے پورا کیوں نہیں کرتے - آپ انہیں موقع دیں -

Why are you in a hurry Sir.

Mr. Speaker : I have clerified the position. The Member may please take his seat.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - مجھے مکمل اتفاق ہے - اگر اسی موضوع پر ۵-۶ یا ۱۰ ممبران نے ابھی تقاریر کرنا ہیں - تو ابھی ۵ یا ۶ ترامیم اور ہیں - وہ ان پر تقاریر کر سکتے ہیں -

Mr. Speaker: They can take part. Now the question is—

That the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Revenue, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March, 1964.

(*The motion was lost*).

Mr. Speaker : Next motion.

Minister of Revenue : Should I give a reply?

Mr. Speaker : The Minister may please take his seat now. Next amendment, notice of which was given by Mr. Hamza, Khawaja Muhammad Safdar, Rao Khurshid Ali Khan, Mian Muhammad Akbar and Major Sultan Ahmed Khan, was to the effect that this bill be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 1st of March 1964. I think this amendment is infructuous and it is, therefore, ruled out of order.

Next amendment is from Raja Allah Dad Khan. He is absent, so the motion lapses.

Next amendment is from Nawabzada Iftikhar Ahmed Khan. He is also absent, so it lapses.

Next amendment is from Major Sultan Ahmed Khan. He is also absent, so the motion lapses.

Now I will put the question. The question is—

That the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill 1963 as recommended by the Standing Committee on Revenue, be taken into consideration at once.

(*The motion was carried*)

میاں محمد اکبر - On a Point of Order Sir - جناب والا - ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ اسی قسم کی اور بھی motions ہیں جو معزز ممبران move کرینگے - لیکن بدقسمتی سے ان میں سے ایک motion بھی move نہیں ہو سکی - کیونکہ متعلقہ ممبران سب غیر حاضر ہیں -

Minister of Revenue : This shows how serious they are about their amendments.

میاں محمد اکبر - جناب والا - میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہونگا - میں تو ان ممبران کے اضطراب کو آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں - جو بولنا چاہتے

ہیں - اور ان میں سے بیشتر اصحاب حکومت کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں -

Mr. Speaker : There are amendments in clause 2 and I will give them time. Now we will take up the bill clause by clause.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir we want to hear the views of the Revenue Minister so that we can form our opinions.

Minister of Revenue : You will hear me.

Mr. Speaker : He will have time to reply.

Clause 2

Mr. Speaker : There is an amendment from Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I beg to move—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, in sub-section (2) of proposed section 8-A of the North-West Frontier Province Tenancy Act, 1950—

(*a*) in the first proviso, for the word "amending occurring in line 2, the word "the" be substituted ; and

(*b*) the second proviso and the Explanation following thereafter be deleted.

Mr. Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue in sub-section (2) of proposed section 8-A of the North-West Frontier Province Tenancy Act, 1950—

(*a*) in the first proviso, for the word "amending" occurring in line 2, the word "the" be substituted ; and

(*b*) the second proviso and the Explanation following thereafter be deleted.

Minister of Revenue : I oppose it Sir.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں یہاں (a) میں ایک لفظ کی تبدیلی چاہتا ہوں اور میرے خیال میں تدوین کی غلطی ہے - دراصل میں نے اس Amending Act کو کسی قانون کی کتاب میں اس طرح درج نہیں دیکھا - چنانچہ اگر وہاں the لکھ دیا جائے تو اس سے مراد یہی ہو گا کہ یہ قانون - اور یہ مسودہ قانون - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک لفظی غلطی ہے - اسے درست کرلے سے زبان بہتر ہو جائیگی - اگر میرے دوست اس سے اتفاق کر لیں تو اس سے مطلب میں کوئی فرق نہیں پڑیگا - البتہ اس قانون کی زبان ضرور بہتر ہو جائیگی -

Minister of Revenue : The Member means to say that the word "amending" should be replaced by the word "the"?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes.

Minister of Revenue : That I oppose.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - جو کچھ میں

ئے عرض کرنا تھا ۔ وہ میں نے عرض کر دیا ہے ۔ اب جہاں تک اس کے دوسرے حصے کا تعلق ہے

(*b*) the second proviso and the Explanation following thereafter be deleted:—

"Provided that if at the time of the coming into force of the Amending Act, a tenant is not paying any portion of such dues, or is paying less than what he would have paid under the provisions of this sub-section, he shall not become liable for any such payment or, as the case may be, for any additional payment.

Its second proviso is—

Provided further that in case the tenant's share of the produce was less than sixty per centum but is increased by virtue of the provisions of sub-section (1); he shall become liable to pay the Government dues in such proportion as the increase in his share of the produce bears to the entire produce, irrespective of the fact whether he was already paying any portion of the Government dues or not but in no case will he be required to pay more than sixty per centum.

تو اس کے ساتھ میں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کے ساتھ جو explanation وابستہ ہے ۔ اسے بھی حذف کیا جائے ۔

Explanation—For the purposes of this sub-section "Government dues" means the sum total of land revenue; water rate, local rate and all other sums levied by Government on the land, except the tax levied under the West Pakistan Urban Immovable Property Tax Act, 1958 (West Pakistan Act, V of 1958)".

ان دو شقوں کی مخالفت سے میری مراد یہ ہے ۔ کہ اس بل میں ان سے پہلی شقوں کی وجہ سے جہاں مزارع کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ وہاں ان شقوں کی وجہ سے اس پر مزید بوجھ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ابھی ابھی میرے کئی ایک دوستوں نے ان تمام واقعات پر روشنی ڈالی ہے جن کے ہوتے ہوئے یہ قانون وہاں نافذ کیا جا رہا ہے ۔ جو باوجود اس امر کے کہ بظاہر ان کیلئے آسانیاں پیدا کرتا ہے ۔ لیکن در حقیقت ان کیلئے انتہائی مشکلات اور مصائب کا سامان پیدا کر دیگا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جہانتک ممکن ہو سکے ان کا بوجھ ہلکا ہونا چاہیئے ۔ اور یہ بوجھ یعنی Government dues مالیہ ۔ آبیانہ اور اس قسم کے Local Rates جو ان پر ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ وہ ان پر نہ ڈالنے چاہیئں اور اس طرح ان لوگوں کی مصیبتوں میں اضافہ نہ کرنا چاہیئے ۔ اور جب میرے کہنے سے دوسری proviso حذف کر دی جائے تو پھر Exp'anation کی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔

اس لئے میں نے اس کو بھی ساتھ ہی رکھدیا ہے کہ اس تشریح کو بھی حذف کیا جائے ۔

مسٹر اجون خان جدون (مردان ۔ ۴) ۔ جناب سپیکر ۔ اپرتناول کو ۱۹۵۰ میں جب سے حکومت نے ہزارہ کے ساتھ شامل کیا ہے نواب اسپ اور مزارعین کے درمیان یہ کشمکش شروع ہے اس میں قتل مقاتلے اور مقدمہ بازیاں ہوئیں اور وہاں کے لوگ بے حد پریشان ہیں ۔ ۱۹۵۲-۵۳ میں جب بندوبست ہوا تو اس میں زمین کا مالک سرکار کو قرار دیا گیا ۔ اگرچہ ۱۹۵۰ میں مزارعین کو یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ ان کو زمین کا مالک بنایا جائے گا اور اس یقین دہانی پر ان کو ابھی تک خواہ وہ نواب کے مزارعین کی حیثیت میں تھے یا ملازم تھے یا جو کچھ بھی تھے مالک زمین نہیں بنایا گیا ۔ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے ۱۹۵۲-۵۳ میں نواب صاحب کو مالک بنا دیا ۔ جس کی وجہ سے نواب اور مزارعین دونوں مشکلات میں ہیں اور ان سے محاصلات کی وصولی ناممکن ہو رہی ہے ۔ کیونکہ اس سلسلہ میں وہ مزارعین یہ خیال کرتے رہے ہیں کہ وہ مالک ہیں اور حکومت کا یہ خیال ہے کہ وہ مالک نہیں ہیں ۔ چنانچہ کوشش کی گئی کہ کسی طرح سے یہ مسئلہ حل ہو لیکن جناب سپیکر ۔ اس میں ناکامی ہوئی ۔ اصل بات یہ ہے کہ حقیقت پسندانہ طریقہ پر اس مسئلہ کی طرف توجہ ہی نہیں دی گئی ۔ اب میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں وہ یہ ہیں کہ مزروعہ زمین ۴۰ ہزار ایکڑ ہے اور مزارعین کی تعداد تیس پینتیس ہزار کے قریب ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس جھگڑے کو ختم کیا جائے اور جہاں تک اس ایکٹ کا تعلق ہے یہ ایکٹ ان مزارعین کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے ۔ لیکن اگر وہ مزارعین کی حیثیت میں ہوں گے تو وہ بٹائی دینے کو تیار نہیں ہوں گے ۔ پھر یہ فیصلہ کون کرے گا اس مسئلہ کا حل کیسے نکالا جائے گا ۔ اگر کوئی حل نہ

نکالا گیا تو پھر وہی مصیبتیں آئیں گی اور قتل مقاتلے ہوں گے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order, please.

مسٹر اجون خان چدون—میں حکومت کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ وہاں کے جو لوگ ۵ فیصد لگان پر مزارع بننا چاہتے ہیں ان کو وہاں آباد کیا جائے لیکن جو محاصلات نہیں دینا چاہتے ان لوگوں کو بیراجوں میں زمین دی جائے ۔ ورنہ حکومت کے لئے ہمیشہ کی پریشانی ہوگی اور مزارعین بھی ہمیشہ تکلیف میں رہیں گے ۔ نیز انتشار پسند لوگوں کو موقع ملے گا اور وہ نئی نئی مصیبتیں اور بدامنی پیدا کریں گے ۔ حکومت کو چاہئے کہ اس مسئلہ پر خصوصی توجہ دے ۔ جو لوگ مزارعین نہیں بننا چاہتے اور جو مالک بننا چاہتے ہیں ان کو آسان قسطوں پر زمینیں دی جائیں تاکہ اس مسئلہ کا کوئی مناسب حل نکل آئے ۔ اور یہ جھگڑا ختم ہو ۔

Mr. Speaker : Chaudhri Muhammad Ibrahim.

Ch. Muhammad Ibrahim : Sir, is there quorum in the House?

Mr. Speaker : Let there be a count. (*Count was taken*).

The House is in quorum.

چوہدری محمد ابراہیم(سیالکوٹ ۔ ۳)— صاحب صدر ۔ اس وقت جو بل پیش کیا گیا ہے اس پر حسب معمول وزارت کی طرف سے بڑی فیاضانہ پیش کشش کی گئی ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے جیسا کہ میں گورنمنٹ کے ایک گزٹ میں سے چند فقرے پڑھ کر سناتا ہوں تاکہ اس ہاؤس کو یہ معلوم ہو کہ یہ معاملہ کب شروع ہوا کیسے ہوا اور اس میں کیا کیا تبدیلیاں ہوتی رہیں ۔

اپر تناول کے متعلق گورنمنٹ گزٹ میں درج ہے ۔

"On his death in 1840 his son Jahan Dad Khan recovered part of it through the favour of Gulab Singh of Kashmir and the British Government."

یہ ایک قابل ذکر بات ہے اسی طرح اس میں درج ہے ۔

"The title of Nawab was bestowed on Muhammad Akram Khan in 1868 partly as a reward for his father's services in the Mutiny and partly in recognition of his personal courage and loyalty in the Hazara Expedition in 1868".

پھر انگریز کی خدمات کے عوض جو کچھ اسے دیا گیا اس کا ذکر یوں آتا ہے ۔

"At the same time he received a cash allowance of Rs. 500 a month, which he has enjoyed ever since. In 1871, he became a CSI and in 1889 a KCSI. He also enjoys a jagir of the annual value of Rs. 9,000 in the Haripur Tehsil of Hazara District".

صاحب صدر ۔ میں نے یہ فقرات ایوان کے سامنے اس لئے پیش کئے ہیں تاکہ اصل معاملہ سمجھنے میں آسانی ہو اور یہ معلوم ہو کہ نوابوں کا یہ خاندان اپنی کن سروسز کے عوض یہاں متمکن رہا ۔ انگریزوں نے بھی ان کو وہاں کی زمینوں کی ملکیت کا حق نہیں دیا البتہ نقدی کے طور پر ۵۰۰ روپیہ الاؤنس اور ۹ ہزار روپیہ کی جاگیر دی تھی یہ اس زمانہ کی بات ہے جب یہاں feudalism کا نظام تھا ۔ اب تمام دنیا نے اس feudalism کو ترک کر دیا ہے ۔ اور مردود قرار دیا ہے ۔ لیکن یہاں پھر وہی feudalism اور lord ship مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker: I want to point out again that Mr. Hamza is not in order.

چودھری محمد ابراھیم—صاحب صدر ۔ یہی نہیں اس سے پہلے بھی ضلع ہزارہ میں اگرور ویلی کے سلسلہ میں نگاہ کرم کی جا چکی ہے ۔ ہمارے محترم سعدی صاحب نے دیہات کے ایک مجموعہ کا کیا ذکر ہے کہ وہاں بھی نوابی قائم کی جا رہی ہے ۔ مجھے خود ذاتی تجربہ ہے کہ نارووال کے قریب کچھ اس طرح کے مظلوم کاشتکار تھے جن کو بے دخل کر کے ان کی جگہ ایک نواب کو ٹھونسا جا رہا ہے ۔ یہ سب کچھ اس زمانے میں ہو رہا ہے جب کہ اس زمانے میں نئی جمہوریت لائی گئی ہے ۔ اور جس جمہوریت کا نقارہ زبان زد خلائق ہے ۔ اور اس وزارت کی طرف سے بہت لمبے چوڑے اعلانات کئے جا رہے ہیں ۔

علامہ اقبال کے اس شعر کے مطابق کہ دیو استبداد جمہوری قبائے پائے تو ۔ وہ ناچ رہا ہے جو دیو استبداد اور وہ

سمجھ رہے ہیں کہ آزادی کی ہے یہ نعلم پری - یہ ایک انسانی معاملہ ہے اس کو پارٹی کے نقطہ نظر سے نہ دیکھیں - میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں لیکن وہاں تناول میں غریب مظلوم لوگ ہیں آپ ان کی حالت زار تو دیکھیں کہ وہ کن مشکلات میں سے گذر رہے ہیں - اور ہماری ہمدردیوں کے مستحق ہیں -

میری گذارش ہے کہ آپ اس مسئلہ کو نہایت ہمدردی کی نگاہ سے دیکھیں اور غور کریں - اسی سلسلہ میں آپ کی توجہ مسئلہ کشمیر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وہ کونسی مصیبت تھی - وہ بھی تو انگریز سے سودا کیا گیا تھا اور ساری کی ساری قوم کو فروخت کر دیا تھا - جو کچھ آج آپ کر رہے ہیں انگریز کرتا تو آپ اسے اخلاقی جرم قرار دیتے - اب وہی آپ کر رہے ہیں اور اس کے لئے یہ جواز تلاش کر رہے ہیں -

"قومے فروختند و چہ ارزان فروختند"

آپ فی الحقیقت ۸۰ ہزار انسانوں کی جان و مال سے کھیل رہے ہیں - اس چند روزہ وزارت کا اعتبار نہیں - خدا کے لئے آپ اسے انسانی نقطہ نظر سے سوچیں اور اس پر ہمدردانہ غور فرمائیں -

صاحب صدر - استبداد کی یہ شان ہے کہ اپنے ہر معاملے کیلئے اور ہر غلط کام کیلئے یہ کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر لیتے ہیں - میں اس پر پھر زور دونگا اور مودبانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسے انسانی نقطہ نظر سے سوچیں - اس میں کیا ہے آپ سے یہ توقع کی جا رہی ہے کہ آپ لوگوں سے ان کی رائے پوچھ لیں -

Minister of Revenue: That stage is over.

مسٹر عبدالرازق خان (مردان—۳)—جناب یہ امنڈنگ بل جس پر کافی بحث اس ایوان میں ہو چکی ہے میں اس پر ایک خاص نقطہ نظر سے اپنے خیالات پیش کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا - یہ صحیح ہے کہ ۱۹۵۱ء میں سابق صوبہ سرحد کی حکومت نے وہاں کے نواب کی اراضی جو کہ وہ اپنی ملکیت سمجھتا تھا اس سے لے کر مزارعین کو اس کے حقوق دے دئیے - ۱۹۵۳ء میں جب بندوبست ہوا تو اس وقت یہ فیصلہ ہوا - (جناب ان واقعات کو معزز ممبران بیان فرما چکے ہیں -

میں ان کو دھرانا نہیں چاہتا اور نہ ان پر بحث کرنا چاہتا ہوں) اس میں یہ قرار پایا کہ اس اراضی کی ملکیت اب حکومت کی ہوگی اور جو مزارعین اس کی کاشت کر رہے ہیں وہ چار گنا مالیہ ادا کریں گے اور جو نواب کے حصے میں ہے وہ ایک گنا یعنی مالیہ سے ڈبل ادا کریگا اور اس کے حقوق اپنے پاس رکھے گا - اس کے بعد مارشل لا کے دوران میں ان لوگوں کے ساتھ مارشل لا کے اس حکم کیوجہ سے نہایت ہی بے انصافی کی گئی ہے اور وہ حقوق جو انکو حاصل تھے یا جو حقوق حکومت نے اپنے ہاتھ میں لے لئے تھے یہ نہایت مناسب اقدام تھا کہ وہ حقوق نواب کو واپس کر دئے گئے - میں جہاں تک دیکھتا ہوں کہ اس امنڈنگ بل میں جو یہاں پیش کیا گیا ہے اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مارشل لا اور اس حکم کے بعد جو کہ مارشل لا کے حکم کے ذریعہ اراضی کا مالک نواب بن گیا ہے مزارعین کے حقوق کا تحفظ کیا جائے - اگر یہ جھگڑا حکومت نے خوش اسلوبی اور تدبر سے حل نہ کیا تو اس سے پہلے تین دفعہ گولیاں چلائی گئی ہیں اور اب پھر خون خرابے کا خطرہ ہے - اس میں یہ ہے :

"Provided that if any tenant is at the time of the coming into force of the Amending Act holding any land on more favourable terms, he shall continue to do so."

یہ جو جملہ شرطیہ ہے اس سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ وہ مزارعین جو کہ اس اراضی کو کاشت کرتے تھے چار گنا مالیہ ادا کریں تو ان کے حقوق بحال ہوجائیں اور ان مزارعین کے لئے یہ امنڈنگ بل پیش ہوا ہے — جو نواب کے قبضے میں زمین تھی وہ اس کے مالیہ کا ڈبل ادا کرے اور ان مزارعین سے نصف تو ان مزارعین کو اس بل میں تحفظ دیا گیا ہے - میرے خیال کے دو حصے ہیں - ہزارہ کے معزز ممبران اگر کوئی ایسا بل لائیں اور ان کے لئے کام کریں کہ اس اراضی کی ملکیت دوبارہ حکومت کے حوالے کر دیجائے تو ہم اسکی حمایت کریں گے - اور اس بل کی مخالفت کریں گے - یہ ان مزارعین کے ساتھ انصاف نہ ہو گا اس امنڈمنٹ سے یہ بات

صاف ہے کہ وہ کاشتکار جو اس اراضی کو کاشت کرتے تھے تو ان پر کوئی اثر نہیں پڑیگا نواب صاحب اسب کی ملکیت میں جو زمین ہے جو بٹائی وصول کیا کرتا تھا تو وہاں بھی ان لوگوں کو حقوق دئے گئے ہیں - جہاں تک میں ان کا مطلب سمجھا ہوں تو اس کا یہی مطلب ہے اور اگر نہیں تو وزیر مال اس کی وضاحت کردیں تو میرے خیال میں مزارعین کو اس سے نقصان نہیں ہے -البتہ یہ اس بل کا مطلب نہیں ہے کہ اراضی حکومت کے قبضے سے نکال کر نواب اسب کو دیکر Feudal سسٹم بنایا جائے کیونکہ اسوقت کوئی بل زیر بحث نہیں ہے اگر امنڈمنٹ کو منظور نہ کیا گیا تو اس سے مزارعین کو نقصان پہنچے گا لہذا جہاں تک اس امنڈمنٹ کا تعلق ہے میں اسکی حمایت کرتا ہوں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں محمد شریف) - جناب والا - حزب اختلاف کیطرف سے بہت سے فاضل دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے - رازق صاحب کی تقریر کے بعد مزید تصریح کی کوئی گنجائیش نہیں تھی کہ اس کے متعلق کچھ میں بھی عرض کروں لیکن پھر بھی میں کوشش کرونگا کہ بعض غلط فہمیاں اور ان غلط فہمیوں میں جو حضرات مبتلا ہیں ان کا ازالہ کردوں

میاں محمد اکبر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ابھی جو حضرات تقریر فرما رہے ہیں وہ امنڈنگ کلاز پر تقریر فرما رہے ہیں یا بل پر جنرل بحث میں حصہ لے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - اس امنڈمنٹ کے سلسلے میں تقریر کر رہے ہیں -

میاں محمد اکبر - امنڈمنٹ تو صرف اتنی ہے

That should be deleted.

Mr. Speaker : That proviso is relevant there.

Mian Muhammad Akbar : Which proviso?

Mr. Speaker : It has been asked to be deleted in the amendment.

Mian Muhammad Akbar: The amendment is only in the first proviso, which is—

"In the first proviso, for the word, 'amending, occurring in line 2, the word 'the, be substituted".

میاں محمد اکبر - تو یہ فرما سکتے ہیں کہ یہ Delete نہ ہونا چاہئیے -

Mr. Speaker : That proviso can be discussed.

Mian Muhammad Akbar : Then there is another amendment :—

"The second proviso and the Explanation following thereafter be deleted".

Mr. Speaker : He can discuss both the proviso.

میاں محمد اکبر—اس کا وقت گذر گیا سانپ نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ -

مسٹر سپیکر — اسکے proviso میں جو amendment دی گئی ہے اس کے متعلق تقریر کیجا سکتی ہے

پارلیمنٹری سیکرٹری — جناب والا - میں یہ عرض کرونگا کہ میں اسکی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا - جناب والا - میں نے جذبات سے بھر پور تقریریں سنیں میں نے انسانوں کی ہمدردی کے ٹھیکیداروں کو سنا اور ان کے دعوے سنے کہ ہم انسانیت کے ذمہ دار ہیں اور ۸۰ لاکھ — انسانوں کے ذمہ دار ہیں - میں سمجھتا ہوں - کہ ہم بھی وہ دل رکھتے ہیں - اور اس دل میں تڑپ رکھتے ہیں - لیکن بات یہ ہے کہ جب کوئی بات کہی جائیے تو وہ کسی اصول اور قانون کے تحت ہو off hand نعرے لگانا کوئی اچھی بات نہیں ہے ا ن الفاظ کے بعد میں یہ عرض کرونگا کہ ۵۳-۵۲ - میں جب بندوبست پیش ہوا تو فریقین کو بندوبست کے سامنے پیش ہونیکا پہلا موقع دیا گیا اسوقت بندوبست کے موقع پر چھوٹے چھوٹے مزارعین جنکے متعلق یہاں ذکر کیا جارہا ہے وہ پیش ہوئے اور پھر اسوقت مہتمم بندوبست نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ کی ملکیت کا حق نہیں بنتا اور کسی کا نہیں بنتا تو ان کی درخواست reject ہو گئی اسکے بعد قانون کا یہ منشا پورا کرنے کیلئے . . .

Major Sultan Ahmed Khan On a point of order. This is a mis-statement.

اسوقت مہتمم بندوبست نے یہ اعلان ضرور کیا تھا کہ مزارعین کو یہ حق نہیں ہے

Minister of Revenue : Is he in possession of any document or is this his verbal statement?

Major Sultan Ahmed Khan : This is on the records which are lying in front of you.

جناب اسوقت دونوں فریقین تھے یہ ایک ہی کو quote کر رہے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری —اب جناب والا - میں یہ عرض کرونگا کہ قانون کے منشا کے مطابق ان حضرات کو چاہئے یہ تھا کہ وہ مالک ہونیکی دلیلیں دیتے جب کہ ان کی ملکیت کو بندوبست نے reject کر دیا تھا تو انہیں قانون کے مطابق حق تھا کہ یہ بندوبست کے خلاف کمشنر کو اپیل کرتے اور اپنے حق کو جو بندوبست نے رد کر دیا تھا واپس لیتے ان کو حق تھا یہ ثبوت دیتے اور اسکو واپس لینے کوشش کرتے لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اسوقت جب وقت تھا کمشنر کے پاس اپیل دائر نہیں کی اور نہ ہی اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کی تو میں یہ عرض کر رہا تھا اسوقت جو لگان لیا جاتا تھا نصف آبی کا ایک تہائی بارانی کا وہ بٹائی کی صورت میں نواب صاحب کو دیا کرتے تھے اب آپ ہی خیال فرمائیں کہ اس ترمیمی بل میں نصف کی بجائے ساٹھ اور چالیس کا تناسب رکھا گیا ہے تو یہ ان مزارعین کے لئے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ - میں یہ ایوان سے دریافت کرتا ہوں جب ۵۳-۵۲ میں بندوبست ہوا تو مزارعین نصف حصہ آبی زمین کا اور ایک تہائی حصہ بارانی زمین کا دیا کرتے تھے (آپوزیشن کی طرف سے آوازیں یہ غلط ہے) یہ صحیح ہے یہ ریکارڈ پر موجود ہے میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر — میاں صاحب آپ کسی کو بھی چیلنج نہ کریں -

آوازیں — یہ اعداد شمار آپ نے کہاں سے حاصل کی ہیں -

میاں محمد شریف — میں یہ اعداد و شمار محکمے سے لایا ہوں -

تو جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس وقت جو حالات اسکے بعد پیدا ہوئے کوئی بھی گورنمنٹ کہ جس کے ذمے ملک کا نظم‌ونسق ہو۔ ملک میں امن قائم کرنا ہو یہ کسطرح اجازت دے سکتی ہے کہ ملک میں روزانہ گولیاں چلیں اور روزانہ جھگڑے ہوں یہ نہ تو فریقین کے لئے ہی مفید ہے اور نہ حکومت کو ہی اس سے کوئی فائدہ ہے اس لئے یہ بل اس غرض سے لایا گیا ہے کہ مزارعین کے حقوق کا تحفظ ہو اور تناول میں جو کہ اس ملک کا ایک حصہ ہے آخر اسے No man's land تو ہم کہہ نہیں سکتے وہاں لوگوں کو کھلا تو چھوڑا نہیں جا سکتا کہ وہ اپنی من‌مانی کریں پاکستان معرض وجود میں آچکا ہے اسکے اپنے قوانین ہیں اور جب تک ہم قوانین کی شکل میں کوئی چیز پاس نہ کریں تو اسپر عملدرآمد کسطرح کر سکتے ہیں اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ اپر تناول کا علاقہ No man's land نہیں ہے یہ پاکستان ہی کا ایک حصہ ہے اور جو قانون حکومت پاکستان کا ہو گا وہ وہاں پر بھی لاگو ہوگا اور جو حکومت اپنے ملک میں امن وامان بحال نہ کرسکے تو وہ اس حکومت کے آخری دنوں کی نشانی ہوتی ہے۔

خواجہ محمد صفدر۔ یقیناً یہ آپکے آخری دن ہیں۔

میاں محمد شریف — لہذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک میں امن کی بحالی کے لئے قانون کو نافذ کرے اور اس پر عملدرآمد کرانے کی کوشش کرے۔

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi (Larkana - III) Mr. Speaker. I confess I know very little about the area called Upper Tanawal, the people of Upper Tanawal and their problems. It is not my practice to interfere in the affairs of others. I have always believed that any piece of legislation which refers or relates to a particular area should always be passed or discussed in consultation with the representatives of those people and, if possible, in consultation with the people of that area. Nevertheless, Sir, I have ventured to speak on this Bill for only one reason and that is to place the lawyer's point of view before you. The legal aspects of the case have been overlooked. The point that I wish to make is—

(i) That this is a purely civil matter. It is not only a civil right that is in dispute but it is a matter which is pending in the Civil Court. I am told that there are several cases pending at different levels in the Civil Courts and some of them even in the High Court. Therefore we can legitimately call this a sub. judice matter. Day in and day out we have been hearing objections from the

Government side on questions that we ask, on adjournment motions that we move and on resolutions that we bring before this House that this matter is subjudice. Now, I don't suggest that this House has no legal right to pass legislation in respect of a matter which is subjudice but I ask : 'is it proper'? Is it befitting in this state of circumstances to interfere by way of legislation and anticipate the decisions of the Civil Court, may be the highest Court'? If this matter is allowed to be litigated and carried on to its final conclusion the decision of the highest Court may be against the decision that we are taking in this House today.

(2) Another point that I wish to make is that the provisions of this Bill militate against the fundamental rights, whatever the nature of those rights may be.

You will admit that at the present stage we have certain fundamental rights even though they are not as *useful* as they used to be in the old Constitution. One of the fundamental rights is—and it is a precious fundamental right—that you will not take away the property of others. In this case, Sir, the people of Upper Tanawal claim the proprietary rights. They claim that they have acquired the ownership of the lands in dispute.

Minister of Revenue (Khan Pir Muhammad Khan) : On a point of order. May I know if there is any provision in the Bill conferring proprietary title on anybody ?

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Please hear me, have some patience.

Mr. Speaker : Let him make his point.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Sir, on the face of it the Bill appears to be an innocent and innocuous one because it seeks to fix the proportion in which the produce of that land is to be distributed, but indirectly it confirms and takes a decision on the proprietary rights which are in dispute between the Nawab on the one side and the مزارعین on the other.

Minister of Revenue : May I know which particular portion of this Bill confers any title or right so far as the proprietary right is concerned ?

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : You assume that the Nawab is the proprietor, i. e. owner and that therefore the مزارعین will receive so much and

the Nawab will receive so much. On the other hand the stand of the people is that they are proprietors, they are the owners and the Nawab has no right to recover this share of the produce. Therefore, indirectly you are confirming the stand of the Nawab. In any case where is the hurry for rushing this legislation through. If you say that we are doing all this for the benefit of eighty thousand people, why don't you consult them ? If this Bill is for the benefit of these people then why all these people of Upper Tanawal have come here to see what is going to happen in this House. What is the hurry? Where is the hurry I ask? By this legislation you are not cutting the garden. You are not terminating the disputes but you are opening the gates for future litigation.

Minister of Revenue : I move that the question be now put.

Mr. Speaker : Now, I put the Amendment.

میاں محمد اکبر (گجرات ۱-) جناب والا - میرا نام بھی اس
mending Motion ۱ میں ہے -

وزیر مال - آپ تو کہہ چکے ہیں -

میاں محمد اکبر - میں کب کہہ چکا ہوں -

مسٹر سپیکر - کیا آپ اس پر بولنا چاہتے ہیں ؟

وزیر زراعت - آپ تو کہتے تھے کہ سانپ نکل گیا ہے -

میاں محمد اکبر - وہ پہلے والا نکل گیا ہے - ابھی اور بہت سے سانپ ہیں -

جناب والا - اس amending bill کی دوسری شق کا جزو (ب) ہے -

"the second proviso and the Explanation following thereafter be deleted".

میں اسکے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

جناب والا - اس معزز ایوان میں دعویٰ یہ کیا گیا ہے کہ اس ترمیمی بل کے ذریعے سے مزارعین کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے - اور انہیں مراعات دی گئی ہیں انہیں کچھ خاص مراعات دی گئی ہیں - اور یہ مراعات کیا ہیں ؟ یہ کلاز ۲ میں ہیں - وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں -

Proviso (2)—"All Government dues levied on the land comprised in a tenancy shall be paid by the land lord and the tenant in the same proportion in which they share the produce in accordance with the provisions of this section".

لیکن آگے ہے جناب والا -

"Provided that if at the time of the coming into forceof the amending Act, a tenant is not paying any portion of such dues, or is paying less than what he would have paid under the provisions of this sub-section, he shall not become liable for any such payment or, as the case may be, for any additional payment".

Sir this is most important "any additional payment".

جناب والا - ان کا یہ تحفظ کیا گیا ہے - کہ اگر tenant میں سے کوئی پہلے کچھ ادا نہیں کر government dues رہا تو اسکو مجبور نہیں کیا جائیگا اس بل کی رو سے کہ وہ government dues کا کوئی portion چاہے وہ کتنا ہی قلیل ہو ادا کرے - لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دوسرا proviso جو ہے اس میں کہا گیا ہے -

"Provided further that in case, the tenant's share of the produce was less than sixty per centum but is increased by virtue of the provisions of sub-section (1), he shall become liable to pay the Government dues in such proportion as the increase in his share of the produce bears to the entire produce, irrespective of the fact whether he was already paying any portion of the Government dues or not but in no case will he be required to pay more than sixty per centum".

تو جناب والا - یہ contradict کرتا ہے اوپر کی کلاز کو - چونکہ اوپر کی کلاز میں جیسا کہ میں نے آپ کی

خدمت میں عرض کیا ہے وہ کسی tenant کو مجبور
نہیں کرتے کہ اگر وہ government dues میں ہے -
پہلے کچھ pay نہیں کررہا تو اب چاہے اسکو ساٹھ
فیصدی ملے گا - اس کے لئے مجبوری نہیں کہ وہ government dues
میں سے کچھ ادا کرے - لیکن اس provided further میں اسے مجبور
کیا گیا ہے کہ اگر اسکو اب پیداوار میں سے تھوڑا سا حصہ
بھی زیادہ ملنا شروع ہو جائے تو اسے مجبوری ہے کہ وہ government dues
کا بھی حصہ ادا کرے مالک کے ساتھ ساتھ - تو یہ
contradiction ہے جناب والا - مجھے یہاں ایک لطیفہ یاد آگیا
ہے - کہیں کوئی لالچی فقیر بیٹھا تھا کہ اس کے پاس ایک
اور فقیر آ گیا - اس نے کہا کہ اسکے ساتھ مذاق یا ٹھٹھا
مخول ہی کریں - اس نے کہا کہ ساتھ کے محلہ میں نیاز بٹ رہی ہے
جلدی جاؤ اور نیاز لے لو - دوسرا فقیر بھوکا تھا اور وہ دوڑتا
ہوا چلا گیا - اب اس لالچی فقیر کو خیال آیا کہ ممکن ہے
وہاں سچ مچ ہی نیاز بٹ رہی ہو - میں نے تو مذاق
کیا ہے لیکن ممکن ہے کہ واقعی نیاز بٹ رہی ہو
چنانچہ وہ خود بھی اسکے پیچھے دوڑتا ہوا چلا گیا کہ
پہلے میں لے لوں - (قہقہہ) جناب والا - ہماری گورنمنٹ کا
بعینہ وہی حال ہے کہ وہ tenants کے ساتھ تو مذاق کر رہے
ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کو کچھ دے نہیں رہے الٹا ان کو
باندھ رہے ہیں انکو مزارع بنا رہے ہیں - لیکن پھر لالچی فقیر
کی طرح خیال آ جاتا ہے - کہ ممکن ہے ان کو کچھ نہ کچھ مل جائے -
اس کی رو سے تو provided further کے ذریعہ جو کچھ دے رہے
ہیں وہی واپس وصول کر رہے ہیں - تو میں یہ گزارش کروں گا کہ
یہ دونوں Proviso کلاز ۲ کا پہلا اور دوسرا Proviso یہ inconsistant ہیں -
اس لئے میری گذارش ہے کہ دوسرے Proviso کو delete کر دیا جائے
اس کے بعد Explanation کی ضرورت نہیں رہتی -

Mr. Speaker : Now I put the amendment. The question is—

That clause 2 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Revenue, in sub-section (2) of proposed section 8-A of the North West Frontier Province Tenancy Act, 1950.

(a) in the first proviso, for the word "amending" occurring in line 2, the word "the be substituted ; and

(b) the second proviso and the Explanation following thereafter be deleted.

(The motion was lost),

Mr. Speaker : Next amendment is from Amir Habibullah Khan Saadi.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی (لائلپور - ۷) صاحب صدر - میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون جیسا کہ اسکی سفارش مجلس قائمہ برائے مال نے کی ہے کی ضمن ۲ میں قانون مزارعت شمال مغربی سرحدی صوبہ مصدرہ ۱۹۵۰ء کی مجوزہ دفعہ ۸ (الف) کی تحتی دفعہ (۱) میں وارد ہونے والی مندرجہ ذیل عبارت کو حذف کیا جائے یعنی :—

نافذالوقت کسی قانون یا کسی معاہدہ یا کاغذات مال کے اندراجات میں یا عدالت یا کسی دیگر ہئیت حاکمہ کی طرف سے صادر کردہ کسی ڈگری یا حکم میں مندرج کسی امر نقیض کے باوجود'' -

یہ الفاظ حذف کر دئیے جائیں -

Mr. Speaker : Clause under consideration amendment moved is—

That in clause 2 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Revenue in sub-section (2) of proposed section 8-A of the North West Frontier Province Tenancy Act, 1950, in lines 1—4, the following words and comas be deleted namely :—

"Notwithstanding anything to the contrary contained in any law for the time being in force or any agreement or entry in a revenue record, or any decree or order of any court or other authority.

Minister of Revenue : I oppose it Sir.

امیر حبیب اللہ خاں سعدی (لائلپور - ۷) - صاحب صدر - اس پر گفتگو نہایت تفصیل سے ہوچکی ہے - ہمارا موقف اس میں یہ ہے کہ وہاں کے جسقدر قابضین ہیں (وہ اسی ہزار یا ستر ہزار ہیں) وہ کسی کے مزارعین نہیں ہیں - وہ خود مالک ہیں اس کے متعلق عدالتوں میں مقدمات چل رہے ہیں - مختلف جھگڑوں پر اور کاغذات مال میں اندراجات موجود ہیں کہ فیصلے ان کے حق میں ہوئے ہیں جن کی بنا پر وہ اپنے حقوق کا تعین چاہتے ہیں - لیکن یہ جو چالیس اور ساٹھ کی شعبدہ بازی کے ساتھ ان کو لبھایا جا رہا ہے کہ تمہیں ہم مراعات دے رہے ہیں - اس میں اصل نکتہ یہ ہے کہ ان تمام کاغذات مال کے اندراجات اور ڈگریوں اور دستاویزوں کو نظر انداز کر کے یہ قانون ایک نئے لالچ کے ساتھ ان کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے - اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمام ثبوت اور دستاویزات جن پر وہاں کی آبادی اپنے دعوی کی بنیاد رکھتی ہے - ان کو بالکل کالعدم قرار دے دیا جائے - اور ان کو وہ حیثیت دے دی جائے جو دراصل ان کی نہیں ہے - وہ

مزارعین نہیں ہیں لیکن اب ان کو مزارعین بنا دیا جائے - حقیقت یہ ہے کہ یہ اپرتناوں کی آبادی آج تک بٹائی دھندہ مزارع کی حیثیت میں کبھی نہیں تھی - صرف ۱۹۵۲-۵۳ء میں ان پر نقد لگان کی شرح تجویز کی گئی - انہوں نے نواب اسب کو بٹائی کبھی نہیں دی - اس جملہ کے اضافہ سے حکومت کا منشاء یہ ہے کہ ان کے تمام دعوؤں پر پانی پھیر دیا جائے -

اس کے علاوہ جناب والا - اسی دفعہ کے جملہ شرطیہ اول میں ہے -

"Provided that if any tenant is, at the time of the coming into force of the Amending Act, holding any land on more favourable terms, he shall continue to do so".

اب کاغذات مال میں قابضین کے لئے زیادہ favourable terms ہیں لیکن وہ انکو اپنی دستاویزات اور دوسرے دعوؤں کے ثبوت کی بنا پر حاصل ہوتی ہیں - یہ انکی نفی کرتے ہیں - اس مجوزہ قانون کی دفعہ ۳ ہے -

(3) "Nothing in this section shall apply to the case of a tenant holding any land under the Provincial or the Central Government".

ان قابضین کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ سرکار دولت مدار پاکستان کے تحت قابضین ہیں اور درمیان میں تیسرا کوئی شخص نہیں ہے - تو یہ جملہ مسودہ کے ان دونوں حصوں کے متضاد ہے اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ اس تضاد کو دور کیا جائے اور اسکی اصل حیثیت کو برقرار رکھنے کے لئے یہ ترمیم منظور کی جائے -

Mr. Speaker : Now I put the amendment. The question is—

That in clause 2 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Revenue in sub-section (2) of proposed section 8-A of the North-West Frontier Province Tenancy Act, 1950, in lines 1—4, the following words and commas be deleted, namely:—

"Notwithstanding anything to the contrary contained in any law for the time being in force or any agreement or entry in a revenue record, or any decree or order of any court or other authority,".

(The motion was lost).

Mr. Speaker : Now I put the clause. The question is—

That clause 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried).

Preamble

Mr. Speaker : The question is—

That the Preamble be the Preamble of the Bill

(The motion was carried)

SHORT TITLE

Mr. Speaker : The question is—

That Short Title of the Bill.....

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, there is an amendment in my name.

Mr. Speaker : I am sorry. Yes, the member may move it.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I move —

That in clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on the Revenue, for the figures '1963' occurring at the end of line, 2, the figures'1964' be substituted.

Minister of Revenue : I accept it.

Mr. Speaker : The amendment is carried.

The question is :—

That the Short Title, as amended be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried).

Minister of Revenue : I move that the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be passed.

Mr. Speaker : Motion moved is—

That the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be passed.

مسٹر افتخار احمد خان (جھنگ ۱) - صدر محترم- جس علاقے اور جس ضلع سے اس بل کا تعلق ہے - مجھے اس سے کما حقہ واقفیت نہیں - لیکن اس کم واقفیت اور واقعات سے لاعلمی کے باوجود آج اس ایوان میں جو تقاریر ہوئی ہیں ان کو سننے کے بعد میں بھی یہ محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اپنا یہ فرض ادا کرنا چاہیئے - اور آپ کی وساطت سے اس ایوان کے معزز ارکان کو ان کے ایک نہایت ہی اہم فرض منصبی کی طرف توجہ دلانی چاہیئے -

صدر محترم - آج ہم دنیا کی گہما گہمی اور اس کی دلچسپیوں میں اس قدر کھوئے ہوئے ہیں کہ عام طور پر ہم اپنے ان فرائض - ذمہ داریوں اور اخلاقی قدروں کو بھول جاتے ہیں جو انسانیت اور اخلاق نے - اور خصوصی طور پر مذہب نے ہم پر لاگو کئے ہیں - آپنے سنا ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - کہ ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے -

یہ چیز رب العزت کے ہاتھ میں ہے کہ آپ نماز میں کوتاہی کریں تو وہ اسے معاف کر دے - ہم روزے میں کوتاہی کریں تو وہ ہمیں معاف کر دے - آپ کوئی اور اخلاقی جرم کریں تو وہ آپ کو معاف کر سکتا ہے - لیکن صرف ایک جرم ایسا ہے - اور ایک خطا ایسی ہے جس کے متعلق رب العزت نے بھی کہا ہے کہ معافی دینا میرے بس میں نہیں - انہوں نے فرمایا ہے کہ ایسی خطا جس کی معافی میرے بس میں نہیں - وہ ہے حقوق العباد - یاد رکھیئے - اس کے متعلق اسلامی احکامات - رسول کے احکامات اور احادیث بڑے واضح اور بین ہیں - اگر آپ کسی انسان کا حق دبائینگے تو جس کا حق آپ دبا رہے ہیں - جب تک وہ آپ کو معاف نہ کریگا - اس وقت تک رب العزت آپ کو معاف نہ کرینگے -

صدر گرامی - اب یہ معزز ایوان اس بل کی تیسری خواندگی شروع کر رہا ہے - اور آج نہیں تو کل صبح یہ بل ایک قانون کی شکل اختیار کر لے گا - اس لئے اسے منظور کرنے سے پہلے میں معزز ارکان کو ان کے اس فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں - بے شک سیاست میں ان کو حق حاصل ہے کہ وہ جو چاہیں کریں - جس پارٹی میں چاہیں شامل ہوں - کوئی ان کو روک نہیں سکتا - ایک جمہوری ملک میں ہر شخص کو آزادی ہے - لیکن سیاست کے لئے انسانوں کے حقوق پر - ان کی جائیداد پر ہاتھ ڈالنے کا آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا - اس لئے اسے پاس کرنے سے پہلے اپنے دل کی گہرائیوں سے سوچئے - اور اپنے ضمیر کو ٹٹولئے کہ آپ کوئی ایسا فعل تو نہیں کر رہے - کوئی ایسا اقدام تو نہیں کر رہے جس سے انسانوں کے حقوق - ان کی اولادوں کے حقوق - اور ان کی نسلوں کے حقوق - جو قانون نے انہیں دیئے ہیں - یا انہیں وراثت میں ملے ہیں کہیں آپ ان کو تلف تو نہیں کر رہے - اس لئے صدر گرامی سب سے پہلا غور طلب مسئلہ ۴۰ یا ۶۰ فیصد کے حساب سے تقسیم کا مسئلہ نہیں کہ نواب صاحب اسے کو ۶۰ فیصد ملے اور مزارعین کو ۴۰ فیصد ملے - بلکہ سب سے

پہلا اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ وہ جائیداد کس کی ہے - وہ اراضیات کس کی ہیں - نیز شریعت - قانون مروجہ اور رواج کے مطابق ان کا مالک کون ہے - اس کے متعلق اس ایوان نے کوئی فیصلہ نہیں کرنا - اور نہ ہی اس کے لئے Board of Revenue کا فیصلہ کوئی آخری فیصلہ ہو سکتا ہے -

صدر گرامی - آپ کو معلوم ہے کہ جہاں تک جائیداد کے حقوق کے تعین کا تعلق ہے Board of Revenue کے فیصلے کی کوئی وقعت اور کوئی قدر نہیں - میں ایک وکیل کی حیثیت سے آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں - کہ حقوق کے تعین اور جائیداد کی ملکیت کے تعین کا اختیار صرف عدالت دیوانی کو حاصل ہے - جب تک عدالت میں یہ فیصلہ نہ ہو جائے کہ اس کے مالک نواب صاحب ہیں یا وہ ساٹھ یا ستر ہزار لوگ جنہیں مزارعین کا نام دیا جاتا ہے ...

وزیر مال - جناب والا - میں نے پہلے بھی ایک Point of Order اٹھایا تھا اور اسی کے متعلق میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اس بل کے ذریعے ہم کسی کے حقوق کا تعین نہیں کر رہے - بلکہ اس میں تو ہم بٹائی کا تعین کر رہے ہیں - اور اس کی ratio مقرر کر رہے ہیں -

Mr. Ahmad Saeed Kirmani : You are doing that by implication.

مسٹر اختیار احمد خان - صدر گرامی - صبح سے یہ بحث چلی آ رہی ہے اور ہمارے وزیر مال صاحب طوطے کی طرح وہی میں نہ مانوں والی رٹ لگائے چلے جا رہے ہیں - اس ایوان میں آج کی تقاریر سے اگر کوئی چیز واضح شکل میں اس ایوان کے سامنے آئی ہے تو وہ یہی ہے کہ وہاں کے وہ مزارعین اور ساٹھ ہزار انسان جن کے مفاد کے لئے آپ یہ قانون بنا رہے ہیں - کیا وہ اپنے مفاد کو نہیں سمجھتے - اگر یہ قانون ان کے مفاد میں ہوتا - اگر یہ قانون ان کے حقوق کے تحفظ کا باعث ہوتا - اور میں پوچھتا ہوں کہ آج کون ہے جو اپنے حقوق کے خلاف کام کرے - کون ہے جو اپنے حقوق کا تحفظ نہ

چاهتا هو ان کے نمائندے اس وقت یہاں لاهور میں آئے هوئے هیں - وہ میری گفتگو بھی سن رهے هیں اور آپ کی باتیں بھی سن رهے هیں - وہ چیلنج کرتے هیں اس لئے میں چاهتا هوں که اس موضوع کو قانونی طور پر واضح کر دوں -

اب یہ کونسا طریقه هے که عدالتوں میں یہ مسئله پڑا هے اور انتہائی افسوس کا مقام هے که جب نواب اور اس کے دخیل کاروں کے درمیان ایک جھگڑا هے حکومت بھی ایک فریق بن رهی هے - یہ کتنی شرم کی بات هے - هم نے کسی تاریخ میں کسی مہذب ملک میں یہ نہیں دیکھا که دو فریقین میں ایک طرف تو ۸۰ هزار انسان هیں - اور ایک طرف صرف ایک شخص - ایک نواب والئی ریاست کا دوست - میں اس کی والئی ریاست کی رشته داری کے متعلق کچھ نہیں جانتا هوں - ان کے اور ۸۰ هزار آدمیوں کے درمیان جب ایک مقدمه چل رها هے - حکومت کیوں فریق مقدمه بن رهی هے - انصاف کا تقاضا تو یہ تھا که وہ خاموش رهتے -

Minister of Irrigation (Malik Qadir Bakhsh) : On a point of order. Just now the learned member has said that cases are pending in law courts between the Nawab and the tenants. May I know which clause he is referring to by which those cases will be filed or dismissed. There is no such clause. Cases shall continue. We are not going to debar the courts from deciding any dispute between the Nawab and the tenants. I request him that he should not play to the galleries. We should confine ourselves to the clause of the Bill. Where it is said that the law courts are being debarred. They are not being debarred. These suits shall continue. We are not asking the courts not to decide the cases. He should be asked to be relevant.

Mr. Speaker : The member should be relevant to the clause of the Bill.

Mr. Ahmed Saeed Kirmani : What is the point of order ?

We have not followed it.

Mr. Speaker : That he should be relevant.

مسٹر افتخار احمد خان - صدر گرامی - مجھے خوشی هوئی هے - که میرے دوست جو فوجداری کے وکیل هیں اب دیوانی مقدمه میں بھی طبع آزمائی کرتے هیں اس مسئله نے انہیں دیوانه کر دیا هے - اصل مسئله یه هے اور اصل تنازعه یه هے که ان زمینوں کا مالک نواب امب هے یا وهاں کے ۸۰ هزار مزارعین کو مالک قرار دیا جائے -

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ اس میں کوئی ایسی شق نہیں ۔

Mr. Speaker : Will you please point out that clause ?

میجر سلطان احمد خان ۔ پوائنٹ کے لئے یہ کیا فرما رہے ہیں ۔

وزیر مال ۔ میں بتا دوں گا ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کو وہ تسلیم کرتے ہیں ۔

اب میں اس مسئلہ کی تاریخ کی طرف جاتا ہوں ۔ اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی کیا کیا stages تھیں اور کس طرح نوبت یہاں تک پہنچی ان باتوں کے دھرانے کی مجھے ضرورت نہیں تھی لیکن اب چونکہ وہ چیلنج کر رہے ہیں اس لئے میں دھراتا ہوں ۔

Mr. Speaker : It has been sufficiently described in the House.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : They have not understood it. I am challenging my friends.

Mr. Speaker : Please be relevant. No repetition.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : If they fail to understand; I must make them understand..

Mr. Speaker : No, there should be no repetition.

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ کند ذہن ہیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ میں اس کی لمبی چوڑی تاریخ میں نہیں جانا چاہتا بلکہ اس کے متعلق صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ۱۹۵۲ء میں قیوم خان کی وزارت میں ان زمینوں کی ملکیت کے کالم میں سرکار دولت مدار کا لفظ درج تھا ۔ اور ان کو سرکاری ملکیت قرار دیا گیا تھا اور مزارعین اور نواب کو دخیل کار قرار دیا گیا ہے ۔ اب آپ اس بل کے ذریعہ کسی کو کس طرح مالک بنا سکتے ہیں جب کہ اصل مالک سرکار ہے ۔ یہ قانون اس کی نفی کرتا ہے ۔ اور آپ خلاف قانون اس زمین کو نواب امب اور مزارعین میں تقسیم کر رہے ہیں ۱۹۵۲ء کے بندوبست میں نواب امب کو مالک قرار نہیں دیا گیا ۔

صدر گرامی - میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے اراکین کی خدمت میں عرض کرونگا کہ عجلت کی ضرورت نہیں پہلے کافی خون خرابہ ہو چکا ہے کافی تشدد کیا جا چکا ہے لوگوں پر گولیاں چلائی گئی ہیں - تعجب ہے اس موقع پر پیر محمد خان صاحب ہنس رہے ہیں - کیا وہ لوگوں کی بے بسی اور غریبوں کی بے کسی پر ہنس رہے ہیں - آپ کو شرم آنی چاہئے -

(A voice: Sir he must withdraw it).

Mr. Speaker : The Member should withdraw it.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan : I refuse to withdraw.

میں withdraw نہیں کرتا ہوں -

Mr. Speaker : The Member should withdraw that word.

Mr. Iftikhar Ahmmed Khan : Very well Sir, if you want, I withdraw my words.

Mr. Speaker : He has withdrawn those words.

مسٹر افتخار احمد خان - اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ اس بل کے پاس کرنے کی بجائے بہتر تجویز یہ ہے کہ اس کی سماعت کو فی الحال ملتوی کردیا جائے اور میں اس تجویز کی تائید کرتا ہوں جو میرے محترم دوست حمزہ صاحب نے پیش کی ہے - کہ ایک کمشن مقرر کیا جائے - بیشک اس میں ہائی کورٹ کے جج ہوں اور پھر اس زمین کی ملکیت پر غور کیا جائے - وہ اس کی تاریخ کو دیکھے - تمام واقعات کو دیکھے اور اس کے بعد اس کمشن کی رپورٹ کے بعد جو کچھ فیصلہ ہو اس کے مطابق کیا جائے -

Mian Muhammad Sharif : Sir the question be now put.

Mr. Hamza : Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count. (*Count was taken*). The House is in quorum.

(*At this stage Mr. Ahmed Saeed Kirmani stood up to speak*).

وزیر مال - جناب والا - کرمانی صاحب ایک بجے تک تو کچہری میں رہتے ہیں اور اس کے بعد یہاں آ جاتے ہیں تاکہ گیلری والوں کو پتہ چل جائے کہ وہ آ گئے ہیں -

سید احمد سعید کرمانی - میں حق حلال کی کمائی

کھاتا ہوں اور میں نے کوئی زمین وغیرہ الاٹ نہیں کرائی ہوئی ۔

وزیر مال ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا اس وقت I want to know. ۔ آنے پر کیا معزز ممبر کو ۵۰ روپے ملیں گے

Mr. Speaker: If he is present in the House he will get.

سید احمد سعید کرمانی ۔ آپ خادموں کو تو ridicule نہ کریں

Mr. Speaker: Yes, Mr. Kirmani.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: (Lahore-V): Sir, I am conscious of the fact that I will not be able to add new things to what has already been said from this side of the House with regard to this important Bill. But, Sir, I will try to say something new and in case I fail, I may be excused. Since the inception of One Unit we have been hearing both from the public platform as well as from the press reports that there is a dispute between the tenants and the Nawab of that area, with regard to the factum of ownership of those lands.

The tenants the so-called tenants, they are tenants, "no", Government treat them as such but virtually they are not claim that they are the owners whereas the Nawab claims that he is the owner.

Minister of Revenue: (Khan Pir Muhammad Khan): On a point of order. This has been said more than a dozen times as to what the tenants claim.

Mr. Speaker: There should be no repetition.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Then, Sir, as Your Honour has heard today the matter went up to the highest Court of the country.

Minister of Revenue: Even that has been said.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: You will kindly realise that you are a Minister. It is the privilege of an Opposition Member to interrupt and heckle.

Mr. Speaker: At the same time there should be no repetition.

Syed Ahmed Saeed Kirmani: Sir, you are aware that there was large scale bloodshed in that area. Now, I really fail to understand that if the dispute is of such a serious nature and of such a great magnitude what is the wrong in not accepting on the part of the Government the proposal put fourth by the Members of this House that a High-Powered Commission be appointed. That Commission will set at rest this long-standing controversy for all times to come and that will atleast silence the public opinion which has been created by the cries of the innocent and helpless people of that area. The answer is very clear and obvious that neither the Nawab has any case nor the Government have any case. Otherwise if they had a case they would have gladly accepted this proposal and would have provided opportunities to both the conflicting and warring factions to put their points of view before the Commission, and got a judicial verdict on the issues which are under dispute. Unfortunately in the present case the Government has taken upon itself to side with the 'haves' and not the 'have-notes'. The Government which often claims to support the cause of the 'have-nots' has today come out with the support of the 'haves'. Now we have to see who are in majority? Are the 'have nots' in majority or the haves' in majority? As I see Sir, and I am sure Your Honour will find truth in my submission that the 'have-nots

are in majority. It is in the fitness of things; particularly for the Government; which claims to be a Democratic Government, to support the cause of the majority of the people. The majority of the people says that "we are full-fleged proprietors and do not reduce us to the state of tenants".

It has been said by the Treasury Benches that by this Bill no attempt is being made to reduce the status of people of that state to tenants. I respectfully differ. In very clause the words "landlord' and 'tenant' are found. Whom are they going to describe as 'tenants' ? These poor and down-trodden people have been called tenants and by this law they have been called upon to pay 40 per cent share of their produce of their land To wohom to their landlord that is the Nawab of that area. The Government have said that they will take revenue from the tenants as well as land lords. The fact remains that they have created two classes by this Bill. One class is the land-lords and the other class is the class of tenants. There is no Third Class. There is not any other class created by this Bill and Sir, Still the Government insists that they are not taking away any right of any land-lord. There cannot be a more clumsy way of depriving the people of their legitimate rights than what is being done through this Bill. I have no words but to oppose this Bill most vehemently and to raise my voice in support of those unfortunate thousands of people who have been looking to this Government for sympathy not fovany favour but only justice which has unfortunately been denied to them

وزیر مال (خان پیر محمد خان) ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے بہت غور سے خواجہ صفدر صاحب کو اور آپوزیشن کے ممبران کو سنا اور میں اب افسوس کرتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے غیر حاضر ہیں یا تو وہ جواب سننے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں یا ان کے اعتراضات اتنے کمزور ہیں کہ وہ ان کا جواب سن نہیں سکتے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا بات نکالی ہے خان صاحب ۔

وزیر مال ۔ اس بل سے مالک کا تعین ہو چکا ہے اب مالک اور حقوق کے تعین کا سوال ہے ۔ بعض اصحاب نے ایک impplication خصوصاً ان صاحبان نے جنکا تعلق لیگل Pr^ofession سے ہے انہیں نے یہ اعتراض اٹھایا ہے ٹوٹل ملکیت کے خلاف ہر آدمی کے لئے جو قانون جانتا ہے قانون میں دو واضح چیزیں ہیں ۔ جہاں تک ملکیت کے حقوق کا تعلق ہے اس کے لئے سول کورٹ ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے دوست خواجہ صفدر صاحب مجھ سے اتفاق کرینگے کہ جہاں تک مالک اور مزارع کے حقوق کا تعلق ہے آیا (الف) مالک ہے یا (ب) مزارع ہے یا نہیں ۔ اس کے لئے اور جہاں تک ملکیت اور مزارعیت کا تعلق ہے اس کا تعلق ریونیو کورٹ سے ہے انہیں نے خود کہدیا ہے کہ سول suits pending ہیں آیا کوئی میرے دوست یہ بتائیں گے کہ کیا کوئی شق ہے کہ suit file ہو جائیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب یہ شق ہے یا شق نہیں شک ہوتا ہے ۔

وزیر مال ۔ میں اسے شق کہتا ہوں ۔ آپ ڈکشنری دیکھئے ۔ تو میں ان کے متعلق ان کی اطلاع کے لئے کہدوں They are playing to the Gallery کبھی یہ ادھر کسی کو خوش کر رہے ہیں کہ اخبار میں نام آ جائے کبھی ادھر خوش کر رہے ہیں ان کو چاہئے کہ یہ حقیقت پسندانہ غور کریں ۔

میجر سلطان احمد خان ۔ اور آپ نواب کو خوش کر رہے ہیں ۔

مسٹر افتخار احمد خان ۔ اور آپ کس کی نوکری کر رہے ہیں ۔

وزیر مال ۔ میں خواجہ صاحب سے اور خصوصاً حنیف صدیقی صاحب سے کہ وہ کسی زمانہ میں لا سیکریٹری بھی رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اس علاقے میں نہیں گیا ۔ لیکن یہ حقوق کا تعین ہو رہا ہے میں کہتا ہوں welcome کہ ہرگز نہیں ہو رہا میں کرونگا ان لوگوں کو جو اپنے حق کو establish کریں ۔ میں ان کو مبارک باد دونگا لیکن

Through proper Courts and not here
Major Sultan Ahmad Khan : Where is the Court?

وزیر مال ۔ شاہدرہ باغ میں جس کو میرے دوست جانتے ہیں ۔ اس بد قسمتی کا کس نے آغاز کیا (مجھے نہیں معلوم کہ یہ کب ہوا) اور یہ کہ ان مزارعین کے دماغ میں یہ بات بٹھا دی اور کسی سیاسی مخصوص غرض کے پیش نظر کہ تم اس اراضی کے مالک ہو اب وہ بدگمانی ان کے دماغ سے نہیں نکل رہی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نکال کر چھوڑیں گے ۔

وزیر مال ۔ اس کے لئے میں نے آپ کو رکھا ہے جناب بند و بست کے سامنے یہ بات وہ بھی مانتے ہیں کہ ان کو حق ملکیت نہیں ملا لیکن ساتھ ہی ساتھ میرے دوست یہ بھی کہتے ہیں کہ چار گنا مالیہ ہو گیا تو میں اس ؟؟؟؟ کو نہیں سمجھ سکتا اور خواجہ صاحب حنیف صدیقی

صاحب اس چیز پر غور کریں کہ بیک وقت مالک مالیہ بھی مانگتا ہے اور لگان بھی مانگتا ہے ۔ میں اس معاملہ کو نہیں سمجھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ فرد ملکیت کی نقل تو پڑھئے ۔

وزیر مال ۔ میں مشکور ہوں ۔ اور میں اس کی طرف آ رہا تھا ۔ فرد ملکیت بن گئی ہے ۔ اور میرا بھی یہ دعویٰ ہے اور میں اس پر stand لیتا ہوں ۔ کہ کاغذات میں جو مالک درج ہوئے ہیں ۔ وہی مالک ہیں ۔ اور جو مزارع ہیں ۔ وہ مزارع ہیں ۔ اب سوال اس ہاؤس کے سامنے خانۂ لگان کا ہے ۔ خانۂ لگان میں کیا درج ہوا ۔ جو Relevant Portion ہے ۔ اور جس کے ماتحت میں نے کل اس بل کی introduction کے موقع پر عرض کیا تھا ۔ کہ انسپکشن ٹیم مقرر کی گئی تھی ۔ اور انہوں نے ریونیو ریکارڈ میں دیکھا ہے ۔ اور انہوں نے اس کے مطابق اپنی رپورٹ submit کی ہے ۔ جہاں تک ان ریونیو ریکارڈز کا تعلق ہے ۔ میں اس کا حوالہ دے رہا ہوں ۔ کہ .....

"The settlement of Phulra Illaqa, in which village Murakh is situated, was carried out in May 1952. Under the orders of the N.W.F.P Government. The assessment report shows, in statement No. 11, that the rent is realised in kind, not in cash, at the following rates :

Irrigated batai—Bari Aabi	...	$\frac{1}{3}$
Bari Doabi	...	$\frac{1}{4}$
Khotak	...	$\frac{1}{5}$

Phulra—the same thing Sir, i. e. $\frac{1}{3}$, $\frac{1}{4}$ and $\frac{1}{5}$.

اس سے ہوا مقصد یہ ہے ۔ کہ اس وقت بھی بندوبست میں یہ فیصلہ ہوا ۔ اور جب بندوبست والوں کی تحقیقات کے بعد مالک مقرر ہو گئے ۔ جو مزارع ہو گا ۔ وہ اس کو بٹائی دیگا ۔ وہ اجناس دیگا ۔ خواہ وہ ۱/۲ حصہ ہو یا ۱/۳ حصہ ہو ۔ کہیں پر بھی یہ ذکر نہیں تھا ۔ کہ وہ چار گنا لگان دیگا ۔ اس بندوبست کے مطابق کہ جس کا حوالہ میرے دوست دے رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میرے پاس تو فرد ملکیت ہے آپ کیا دکھا رہے ہیں ۔

وزیر مال ۔ میں اس طرف بھی آ رہا ہوں ۔ اس کے باوجود اس بل میں کہ جس کی اس قدر شدومد کے ساتھ مخالفت ہو رہی ہے ۔ ہم نے تحفظ کر رکھا ہے ۔ کہ اگر کسی کو favourable terms حاصل ہوں ۔ تو اس سے کوئی تعرض نہیں ہوگا ۔ جیسا کہ عبدالرازق خان صاحب نے point out کیا تھا ۔

میجر سلطان احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وزیر مال صاحب ہر بار فرماتے ہیں کہ میں فلاں پوائنٹ کی طرف آ رہا ہوں ۔ مگر ابھی تک وہ ایک پوائنٹ کی طرف بھی نہیں آئے ہیں ۔

Mr. Speaker : That may be the Member's interpretation but it is not a point of order. Khan Sahib may please finish within five minutes.

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ یہ ہے ۔ نمبر ۸ (a) کی پہلی کلاز جو بٹائی کا تعین کرتی ہے ۔

"8-A(1)Notwithstanding anything to the contrary contained in any law for the time being in force or any agreement or entry in a revenue record, or any decree or order of any court or other authority, the rent of any land payable by a tenant by division of the produce...."

اگر By division of Produce ریونیو ریکارڈ میں ہو ۔ یہ اس کے مطابق ہوگا ....

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا بڑی کوشش کر رہا ہوں ۔ دماغ پر اور قانون پر بوجھ ڈال رہا ہوں ۔ کہ کچھ سمجھوں ۔ کہ کیا کہا گیا ہے ۔ کیا کہا جا رہا ہے ۔ کیا کہا جانا ہے ۔ ہر فقرے پر ہی ہوتا ہے ۔ کہ اب اس طرف آ رہا ہوں ۔ جو بھی پوائنٹ آتا ہے ۔ مجھے یہ طریق بیان سمجھائیں ۔ مجھے سمجھانے کی کوشش کریں ۔ کچھ بتلائیں تو ۔ کچھ سمجھائیں تو .....

Mr. Speaker : This is no point of order. These are the member's own comments. There should be no interruption. Nawabzada Sahib may please take his seat.

Minister of Revenue : Sorry for the interruption Sir.

"....the rent of any land payable by a tenant by division of the produce....".

اگر کاغذات مال میں یہ درج ہو ۔ کہ یہ تقسیم ہوگی ۔ کی produce ۔ کہ It shall not exceed 40 percent اس حالت میں چالیس فیصد سے زیادہ نہ ہو گا ۔

"..shall not exceed forty per centum of the produce, and if at the time of the coming into force of the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Act, 1963, hereinafter referred to as the Amending Act, rent at a higher rate is being charged in respect of any tenancy, it shall be reduced to the aforesaid limit.."

اگر لے تھا - تو بھی مزارع کا جو حصہ ہوگا - وہ ساٹھ فیصد ہوگا - اس میں تو اس کے حقوق کا اتنا تحفظ کیا گیا ہے -

"Provided that if any tenant is, at the time of coming into force of the Amending Act, holding any land on more favourable terms."

جو documents میرے دوست کے قبضے میں ہیں - جسکے حقوق زیادہ محفوظ تھے - جو He shall continue to do so. زیادہ حقوق enjoy کر رہا تھا - اس کا تحفظ اس Proviso میں کر دیا گیا ہے - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم مالک اور مزارع کی بٹائی کے متعلق تعین کرتے ہیں - جب وہ جنسی بٹائی دے رہا ہے - اور اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے - مسٹر انصاری صاحب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ یہ حقوق العباد پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے - تو اس کے متعلق میں یہ عرض کرونگا - کہ میں یہ مانتا ہوں - اور ان سے یہ توقع ہے - کہ بحیثیت ایک معزز شہری کے اور بحیثیت ایک نمائندے کے کہ وہ حقوق العباد کا اچھی طرح سے خیال رکھینگے - اور اس کا تحفظ بھی کریں - لیکن اس بل کی کسی شق کی طرف انہوں نے یہ اشارہ نہیں کیا - کہ اس کے ماتحت ''الف'' سے زمین چھینی جا رہی ہے - اور ''ب'' کو دی جا رہی ہے - صرف یہ کہنا کہ لوگوں پر گا کہ ڈالا جا رہا ہے - اور اللہ اس کی معافی نہیں دے د - بحیثیت مسلمان کے ہمارا یہ دعوی ہے - کہ حقوق العبا کا دینا ایک ایسی چیز ہے - کہ قرآن شریف میں اس سے زیادہ کوئی حق بھی نہیں ہے - لیکن یہ کسی طرف اشارہ تو کریں - کہ ایک کنال اراضی ہم ایک آدمی سے لیکر کسی دوسرے آدمی کو دے رہے ہیں - اور اگر اس جانب اشارہ نہیں کیا ہے - تو یہ محض propaganda stunt ہے - یا اخبارات اور گیلری کے لئے ہے ایک اشارہ میجر صاحب نے کیا تھا - کہ لوگ آئے ہوئے ہیں - وہاں کے نمائندے آئے ہوئے ہیں . . . . . .

مسٹر محمد امین خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ سوال یہ تھا ۔ کہ ملکیت کس کی تھی ۔ یا ملکیت کس کی ہے ۔ برائے مہربانی اس کو واضح کر دیا جائے جس بٹائی کا تعین ہوا ۔ وہ ملکیت کس کی ہے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order but the Minister of Revenue may reply if he wants.

وزیر مال ۔ ان کی اطلاع کے لئے میں کہہ دوں ۔ کہ بندوبست میں ملکیت کا تعین ہو جاتا ہے موروثیت کا ہو جاتا ہے ۔ مزارعیت کا ہو جاتا ہے ۔ لگان کا ہو جاتا ہے ۔ مالک کا بھی ہو جاتا ہے ۔ مہربانی کر کے وہ بندوبست دیکھ لیں ۔ کہ ملکیت کس کے نام درج ہوئی ہے ۔ پہلے گورنمنٹ کے نام ہوئی ۔ اور پھر اس کے بعد through legal remedies مالک قرار دیئے گئے ۔ اب اس کے لئے جو open طریقہ ہے ۔ اس آدمی کے لئے جو یہ سمجھے ۔ کہ یہ ہماری ملکیت تھی ۔ اور غلطی سے میرا نام درج نہیں ہوا ۔ اور میرے ساتھ ناانصافی ہے ۔ تو ریونیو Courts open ہیں ۔ یا جیسا کہ میرے دوست خواجہ محمد صفدر صاحب نے کہا ہے ۔ سول کورٹس open ہیں ۔ لیکن جہانتک ملکیت کا تعلق ہے ۔ وہ طے ہو چکا ہے ۔ اور جو میرے دوست حقوق العباد کے ٹھیکیدار ہیں ۔ اگر وہ محسوس کرتے ہیں ۔ تو میں ,,ٹھیکیدار،، کا لفظ واپس لیتا ہوں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان ۔ میں محسوس نہیں کرتا ۔

مسٹر محمد امین خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ پوچھتا ہوں ۔ کہ جب کسی چیز کا تعین ہی نہیں ہوا ۔ تو کیا اس کی بٹائی کا تعین ہو سکتا ہے ۔

Mr. Speaker : This is no point of order. The member may please take his seat. There are only two minutes more for the Minister to wind up.

وزیر مال ۔ بد قسمتی سے جیسا کہ میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا ۔ میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ نہ تو ان کے نمائندے آئے ہوئے ہیں ۔ نہ مزارعین آئے ہوئے ہیں ۔ گذشتہ سیشن میں میجر سلطان احمد خان صاحب میرے پاس تشریف لائے ۔ اور مجھے کہا ۔ کہ وہاں سے مزارعین آئے ہوئے

ھیں ۔ ان کے ساتھ بڑی زیادتیاں ہو رہی ہیں ۔ تو میں نے کہا کہ ہاتھیں تو بیگم محمود سلیم خاں (اس وقت کی وزیر تعلیم) کے روبرو ہونگی ۔ چنانچہ یہ تین شرکاء کو لے آئے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ مظالم ہو رہے ہیں ۔ اور بہت کچھ کہا ۔ میں نے ان سے پوچھا ۔ کہ آپ کے خلاف کوئی ڈگری ہوئی ہے ۔ یا کوئی دعویٰ pending پڑا ہے ۔ یا آپ ان کے قریبی رشتہ دار ہیں ۔ یا آپ اس علاقے کے رہنے والے ہیں ۔ تو جواب ندارد ۔ تو ایسے نمائندے یہاں آتے ہیں ۔ ۔

and they are exploiting them and they are the real source of trouble for those people.

تو ان حالات کی موجودگی میں میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ یہ بل مالک اور مزارع کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہے ۔ اور یہ زیادہ تر مزارع کے لئے مفید ہے اس لئے اس کو پاس کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker: Now I will put the question. (*Interruptions.*).

خواجہ محمد صفدر ۔ ہم آپ کو ننگا کرنا چاہتے ہیں ۔

وزیر مال ۔ ننگے تو آپ ہو گئے ہیں ۔

Mr. Speaker: Now I put the question. The question is—

That the North-West Frontier Province Tenancy (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as amended, be passed.

(*On count, the motion was carried*).

Report of the Standing Committee on the West (Pakistan (Amendment and Revival of Civil Laws) Bill 1963 Presentation).

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): I beg to present the Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan (Amendment and Revival of Civil Laws) Bill 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan (Amendment and Revival of Civil Laws) Bill 1963 stands presented to the House.

The House is adjourned to meet again tomorrow, the 4th March, 1964, at 9-00 A. M.

(*The Assembly then adjourned till 9-00 a. m. on Wednesday, the 4th March, 1964*).

2904 PLA—535—16—4—66—SGPWP Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

FIFTH SESSION OF THE FIRST PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 4th March, 1964

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 9.00 a.m. of the clock Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwer, in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an and its translation by Qari Ali Hussain Siddiqui, Qari of the Assembly.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ
مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ
مِنْهُ ۚ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا
بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

پ ۱۱۔ س ۹۔ ع ۲۔ آیات ۱۱۳ تا ۱۱۶

پیغمبر اور مسلمانوں کو شایاں نہیں کہ جب ان پر واضح ہو گیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں تو ان کے لئے بخشش کے طلبگار ہوں اگرچہ وہ ان کے عزیز و اقارب ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش مانگنا تو ایک وعدے کے سبب سے تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے لیکن جب اس کو معلوم ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ ابراہیم بڑا نرم دل اور بردبار تھا۔ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کرے تاوقتیکہ ان پر وہ ساری باتیں واضح نہ کر دے جن سے انہیں بچنا چاہیئے۔ بلاشبہ اللہ کے علم سے کوئی بات باہر نہیں ہے۔ درحقیقت آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

وزیر خزانہ (شیخ مسعود صادق) — جناب والا ۔ وقفہ سوالات شروع کرنے سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ کورم پورا ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہاؤس کی یہ خواہش ہے کہ آج تعطیل کی جائے ۔ کیونکہ آج ہارس اینڈ کیٹل شو کا آغاز ہو رہا ہے ۔ اس کے لئے میں نے لیڈر آف دی آپوزیشن سے مشورہ کیا ہے وہ اس پر رضا مند ہیں ۔

مسٹر سپیکر—خواجہ صاحب ۔ آپ کا کیا خیال ہے ۔ کیا ہاؤس کو adjourn کر دیا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر— میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ پہلے ہی وزیر قانون صاحب نے مجھ سے پرائیویٹ طور پر اس بات کا اظہار کیا تھا کہ کام کی رفتار بہت سست ہے ۔ وہ سامنے بیٹھے ہیں ۔ ان سے پوچھ لیں ۔ کام کو ختم کرنے کے لئے واقعی یہ ضروری چیز ہے کہ چھٹی نہ کی جائے ویسے جس طرح ہاؤس کی رائے ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

وزیر خزانہ—انہوں نے مجھ سے ابھی کہا ہے کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں میں تو خود اس بات کے حق میں تھا کہ جب کورم پورا ہو گیا ہے تو کام شروع کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر — میرے خیال میں اگر یہی تحریک کل پیش ہو جاتی تو بہتر تھا ۔

وزیر خزانہ—آج ہم پورے ۹ بجے آ گئے ہیں اور اب کورم پورا ہے میں یہ جانتا تھا لیکن آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے وقت پر سب ممبران حاضر ہو گئے ہیں ۔ کل میں نے جان بوجھ کر چھٹی کے لئے تحریک نہیں پیش کی تھی ۔ ہمیں کام کرنے میں خوشی محسوس ہوتی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اپنا کام پورا کریں لیکن آج ہر جگہ تعطیل ہے ۔ تمام دفتر بند ہوں ۔ آپ کے دفتر کا سٹاف بھی چاہتا ہے ان کو بھی رات کافی دیر تک بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اس لئے میں نے یہ عرض کر دیا ہے کہ آج چھٹی کی جائے ۔

مسٹر سپیکر—مجھے معلوم ہے کہ لاہور میں صرف یہی ایک دفتر کھلا ہے باقی تمام دفتر بند ہیں اگر کل اسی چیز کو move کیا جاتا تو زیادہ صحیح تھا ۔

وزیر خزانہ—جناب والا ۔ اب ہم ہر روز ۹ بجے آ جاتے ہیں اور کام ختم کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں میں نے کل جان بوجھ کر یہ چیز پیش نہیں کی تھی ۔ آج دیکھ لیں ۔ ہاؤس میں حاضری پوری ہے ۔

Mr. Speaker: If this is the sense of the House, we may adjourn the House for to-morrow.

Mr. Iftikhar Ahmed Khan: Opposed.

ماسٹر خان گل—وہاں ایم-پی-اے حضرات کے لئے صرف ۷۰ کرسیاں ہیں وہاں تو بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ہو گی ۔ جانے سے کیا فائدہ ہوگا ۔

Minister of Finance: If this is the sense of the House, then we will continue.

Mr. Speaker: The questions. Haji Mir Muhammad Bux Talpur.

B. C. G. INJECTION CAMPAIGN AND OPENING OF 10 T. B. CLINICS

***4402. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) the year in which the scheme for starting B. C. G. Injection Campaign and Opening of 10 T. B. Clinics in the province was initiated;

(*b*) (*i*) the amount spent on the said B. C. G. Injection Campaign in each year since its start; (*ii*) the number of teams along with the number of members in each team appointed for this work; (*iii*) the names of districts, where these teams worked and the number of days they workd for alongwith the number of motor vehicles that remaind under their control;

(*c*) the names of districts where the T. B. Clinics have been opened and the number of staff in each Clinics along with the expenditure incurred during each year;

(*d*) whether it is a fact that a sum of Rs. 16,08,000 have been allocated in the budget for 1963-64 for the said campaign; if so, the names of the districts for which this allocation has been made?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) The B.C.G. Campaign was started in the Province with effect from financial year 1951-52.

The scheme of opening of 10 T. B. Clinics in the Province was initiated during the current financial year (1963-64).

(*b*) (*i*) The amount spent on the B.C.G. Campaign in each year since its start is given in the following tables :—

Year		*Expenditure* Rs.
1951-52	...	3,47,420
1952-53	...	3,68,253
1953-54	...	4,87,894
1954-55	...	5,90,069
1955-56	...	5,82,372

1956-57	...	7,01,230
1957-58	...	7,27,180
1958-59	...	7,00,000
1959-60	...	8,31,170
1960-61	...	7,22,670
1961-62	...	8,17,310
1962-63	...	8,48,210

(*ii*) There are 17 B.C.G. Teams functioning in West Pakistan, and the number of staff employed in each B. C.G. field Team is as under:—

(1) Sanitary Inspector	...	1
(2) B. C. G. Technicians	...	12
(3) Junior Clerk	...	1
(4) Drivers	...	4
(5) Mechanic	...	1
(6) Peon	...	1
(7) Sweepers	...	2

(*iii*) The names of the districts, where B. C. G. Teams have worked are given as under:—

(1) Sibi.
(2) Kalat
(3) Zhob.
(4) Quetta.
(5) Loralai.
(6) Chagai.
(7) Kharan.
(8) Makran.
(9) Peshawar.
(10) Mardan.
(11) Hazara.
(12) Kohat.
(13) Bannu.
(14) Dera Ismail Khan.
(15) Bahawalpur.
(16) Sukkur.
(17) Lahore.
(18) Rawalpindi.
(19) Sialkot.
(20) Gujranwala.
(21) Sheikhupura.
(22) Jhelum.
(23) Gujrat.
(24) Campbellpur.
(25) Lasbella.
(26) Karachi.

(27) Hyderabad.
(28) Dadu.
(29) Sanghar.
(30) Thatta.
(31) Tharparkar.
(32) Mianwali.
(33) Jhang.
(34) Lyallpur.
(35) Multan.
(36) Sargodha.
(37) Rahimyar Khan.
(38) Bahawalnagar.

The teams have been working regularly throughout the period since the start of the B. C. G. Campaign except on the following occasions:—

(*i*) when the teams are in the process of shifting from one place to another.

(*ii*) During Sundays and other gazetted holidays.

(*iii*) At the end of each month from 2 to 3 days for the compilation of the data and preparation of returns.

53 jeeps are in use in B. C. G. Campaign.

(*c*) Provision of funds for 3 T. B. Clinics under the scheme of opening of 10 T. B. Clinics in West Pakistan has been made during 1963-64. These T.B. Clinics are to be opened in the Districts of Bannu, Sialkot and Thatta. The staff of each Clinic is given as under:—

(1) Medical Officer	..	1
(2) Lady Health Visitor	..	1
(3) Radiographer	..	1
(4) Laboratory Assistant	..	1
(5) Junior Clerk	..	1
(6) Dispenser	..	1
(7) Peon	..	1

Annual expenditure on each T. B. Clinic will be Rs. 25,000.

(*d*) Yes.

The allocation has been made on Region-wise and not on district basis.

AIDED HOSPITAL AND DISPENSARIES IN THARPARKAR DISTRICT

***4520. Mir Haji Muhammad Bux Talpur**: Will the Minister of Health please refer to my starred question No. 3507 given on the floor of the House on 17th July 1963 and state whether it is a fact that the District Council, Tharparkar, has agreed to provide a building for the use of Maternity Home in Desert Sub-Division besides giving its acceptance to other conditions laid by the Director, Health in connection with the opening of the Maternity Home, if so, whether Government intend to take immediate steps for the opening of the said Home, if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں)—پہلے حصہ کا جواب اثبات میں ہے اور دوسرے کا جواب یہ ہے کہ معاملہ جب

کنٹرولنگ اتھارٹی سے وصول ہوگا اس پر واجب غور کیا جائے گا ۔

WATER SUPPLY SCHEME AT PANJGUR, DISTRICT MEKRAN

*4751. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Health, be pleased to state, whether it is a fact that a sum of Rs. 80 lakhs was provided for Water Supply Scheme at Panjgur, District Mekran for the year 1963-64, if so,—

(i) amount spent on the above scheme so far ;

(ii) month-wise expenditure on the said scheme for 1963-64 up-to date, i.e., 31st October 1963 ;

(iii) the date on which the work will be completed ;

(iv) detail of work done so far ;

(v) reasons for the delay in starting the work ;

(vi) dates of inviting tenders and their acceptance ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں)—یہ امر واقعہ ہے کہ پنجگور کے لئے آبرسانی کی ایک سکیم ۱۶،۲۹،۰۰۰ روپے کی تخمینی لاگت پر انتظامی طور پر منظور ہو چکی ہے ۔ جس کے لئے ۸۰،۰۰۰ روپے (نہ کہ ۸۰ لاکھ روپے) کی ایک رقم موجودہ مالی سال ۱۹۶۳-۶۴ء کے دوران میں اخراجات کے لئے منظور کی گئی ہے، جو اس شرط سے مشروط ہے کہ متعلقہ لوکل باڈی اس بارے میں تحریری وعدہ دے کہ وہ سکیم کے مکمل ہو جانے کے بعد اس کی سالانہ نگہداشت کے ساتھ ساتھ کم قدری کے اخراجات بھی برداشت کرے گی ۔

(۱) ندارد ۔

(۲) ندارد ۔

(۳) کام آئندہ مالی سال ۱۹۶۴-۶۵ء میں مکمل ہو جانے کی توقع ہے بشرطیکہ اسے اس سال شروع کرنا ممکن ہو ۔

(۴) ندارد ۔

(۵) لوکل باڈی نے ابھی تک وہ وعدہ نہیں دیا ہے ، جس کا حوالہ پیرا ,,الف،، بالا میں دیا گیا ہے

(۶) وعدے کے موصول ہونے پر ٹنڈر طلب کئے جائیں گے ۔

PERSONS GRANTED SCHOLARSHIPS BY HEALTH DEPARTMENT FOR TRAINING ABROAD

*5132. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur** : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(a) the number of persons who were granted scholarships by Health Department for training abroad since 1957 ;

(*b*) the amount of each scholarship, the name of Divisions to which each scholarship holder belonged along with the nature of training for which the scholarship was granted in each case;

(*c*) whether it is a fact that no candidate from Hyderabad and Khairpur Divisions and specially from the backward areas of the said Divisions was granted any such scholarship, if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan):

(*a*) None.

(*b*) Does not arise.

(*c*) Does not arise.

LADY HEALTH VISITOR SCHOOL, QUETTA

*5258. **Babu Muhammad Rafiq**: Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a factthat a sum of Rs. 1,00,000 was provided in the current year's budget for the purchase of equipment for the Lady Health Visitors School, Quetta, if so, the total expenditure so far incurred on this account;

(*b*) in case the above said amount has not, so far been utilized in full for the said purpose, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (*a*) The money could not be utilized earlier inadvertently and the equipment will now be purchased before the end of current financial year.

(*b*) Does not arise.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: Who is responsible for this inadvertence if often happens in our area.

Parliamentary Secretary: Sir, actually the purchases are not made by the Health Department. In certain cases, the cases have to be referred to the Industries Department. As far as the Health Department is concerned the case is being pursued vigorously and we will see that it is completed before the end of the current financial year.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi: That is not enough. You should take action against the man, who is responsible for this. Are you prepared to do that ?

Parliamentary Secretary: Certainly we will take action. As I have already told, the Health Department is following the cases vigorously. In fact the purchases are not made by the Health Department but the Industries Department. The Health Department is following the case vigorously and we will see that the scheme is completed by the end of the current financial year.

Major Abdul Majid Khan: The Parliamentary Secretary in his reply has regretted that the money could not be utilized because the equipment could not be purchased and then in part 'b' of the reply he says that this does not arise.

Parliamentary Secretary: In my reply I have given the reasons why the money could not be utilised and I have also committed that the money will be utilized before the end of the current financial year, (*interruptions*).

مسٹر عبدالرازق خان— جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ رقم سال کے اندر اندر خرچ کی جائیگی تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس رقم کو خرچ کرنے کے لئے کون سے اقدامات کئے گئے

ھیں یعنی اس کے لئے آرڈر کیا گیا ھے یا ٹھیکے دئے گئے ھیں یا کوئی ایسی بات جس سے ھمیں تسلی ھو جائے کہ واقعی یہ رقم خرچ ھو جائیگی - اور پہلے سال کی طرح باقی نہیں ھے گی -

پارلیمنٹری سیکرٹری—اس کے متعلق احکامات محکمہ جات نے جاری کر دئے ھیں جیسا کہ میں نے کہا ھے میں یہاں یقین دلاتا ھوں کہ اس رقم کو مالی سال رواں میں خرچ کیا جائے گا -

ماسٹر خان گل—جناب اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا ھے -

مسٹر سپیکر—کونسا سوال ؟

ماسٹر خان گل—میں نے جو سوال دیا ھے -

مسٹر سپیکر—جب آپ کا سوال آئیگا تب آپ توجہ دلائیں -

ESTABLISHMENT OF REGIONAL FOOD ANALYSIS LABORATORIES AT SUKKUR AND QUETTA

*5259. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Health be pleased to state whether it is a fact that a sum of Rs. 1.58 lakhs has been provided in the budget for 1963-64 for establishment of Regional Food Analysis Laboratories at Sukkur and Quetta; if so, the amount spent so far and whether the balance will be spent within the current financial year ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. Total expenditure for Food Laboratory at Quetta upto December, 1963 is Rs. 170 and anticipated expenditure upto June 1964, is Rs. 45,000. The balance will be surrendered. The Laboratory is nearly complete and will start functioning in a month or so.

2. The work of construction of Food Laboratory at Sukkur has been let out to the contractor, but it has not started yet. However, the Director, Health Services, Khairpur Region at Bahawalpur has hoped that the funds provided will be utilized before the close of the year.

مسٹر عبدالرازق خان—میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی خدمت میں درخواست کرونگا کہ عام طور پر یہ شکایت ھے کہ جو پیسے بجٹ میں منظور ھو جاتے ھیں خصوصاً چھوٹے یونٹوں کے لئے ان کو utilize نہیں کیا جاتا ھے اور واپس کر دیا جاتا ھے تو کیا آپ ڈائرکٹر یا کسی افسر کی یقین دھانی پر نہیں بلکہ ذاتی طور پر دلچسپی لے کر یہ تسلی دلائیں گے کہ ان پیسوں کو ضرور خرچ کیا جائے گا -

پارلیمنٹری سیکرٹری—جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے جہاں تک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے وہ administrative approval حاصل ہونے کے بعد رقوم حاصل کر لیتا ہے اور تعمیر کا تمام کام اور اس کی ذمہ داری B. & R. کے سپرد کر دیتا ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہمیشہ تندھی سے یاد دھانی کراتا رہتا ہے اور کوشش کرتا رہتا ہے کہ تمام منصوبہ جات وقت پر تعمیر ہو جائیں ۔ جہاں تک فاضل ممبر کے اس سوال کا تعلق ہے کہ رقم lapse ہو جاتی ہے تو اس کے ضمن میں میں یہ عرض کروں گا کہ یہ lapse نہیں ہوتی اگر کسی کام کے سلسلے میں unavoidable circumstances کی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو اس رقم کو دوبارہ بحال کرایا جا سکتا ہے اور وہ بھی محکمہ بی ۔ اینڈ ۔ آر ۔کی خواہش کے مطابق اس کام کو کرتا ہے اور اگر فاضل رقم منصوبے کی تکمیل کے بعد بچ جائے تو That is a credit to the department and not a discredit

مسٹر افتخار احمد خان—کیا وزیر متعلقہ یہ فرمائیں گی کہ اب ہسپتالوں کے construction کی ذمہ داری بی ۔ اینڈ ۔ آر پر نہیں ہے انہوں نے جو پروجیکٹ ڈائرکٹر مقرر کئے ہیں وہ اب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہیں ۔

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خاں)—ایسی بات نہیں ہے اور میرے نوٹس میں نہیں آئی ہے اور اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو میں examine کر کے جواب دے دونگی ۔

مسٹر افتخار احمد خان—بیگم صاحبہ پروجیکٹ ڈائرکٹر مقرر ہو گئے ان کا آفس آپ کے آفس میں ہو گیا ہے سپرنٹنڈنگ انجینیئر مقرر ہو گئے ۔ جھنگ کے ہسپتالوں کا وہ پروجیکٹ بنا رہے ہیں ۔ انہوں نے contracts اخباروں میں نکالے ہیں ۔

وزیر صحت—جناب والا ۔ ہر محکمے میں اور بالخصوص محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم میں یہ محسوس کیا گیا کہ ان کے لئے جو تمام عمارات بنائی جاتی ہیں ۔ وہ وقت پر تیار نہیں ہوتیں ۔ اور چونکہ محکمہ B. & R. کے پاس کام زیادہ ہوتا ہے ۔ اس لئے وہ بھی انہیں وقت پر ختم نہیں کر سکتا ۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی تھی کہ ایک

special cell بنایا جائے ۔ جو محکمہ صحت کی تعمیرات کو جلد مکمل کرنے کا ذمہ دار ہو ۔ اس سلسلے میں اس کے تحت ایسا کیا گیا تھا ۔ اب اس کے تحت کام دو بھی رہا ہے اور جیسا کہ فاضل ممبر نے اس خاص Projeot کے متعلق پوچھا ہے تو میں ساری معلومات اکٹھی کر کے کل اس کے متعلق بتا سکوں گی ۔

ذوالبزادہ افتخار احمد خان—بیگم صاحبہ یہ ایک پالیسی decision گورنر صاحب کی زیر صدارت Cabinet نے کیا تھا ۔ کوئی چھ مہینے پہلے کی یہ بات ہے کہ نئی عمارات کی تعمیر Private Sectors کے ذریعے کی جائے ۔ اور B. & R. سے اس کام کو لے لیا جائے ۔ اور آپ کو علم ہوگا کہ گذشتہ ضمنی بجٹ کے دوران میں اس Project Director کے item پر آپ ہم سے گرانٹ بھی لے چکی ہیں اور یہ ڈائریکٹوریٹ کھل چکا ہے ۔ اور اس نے کام بھی شروع کر دیا ہے ۔ اور اب ان عمارات کی تعمیر ان کے ذمے ہے ۔ اور B. & R. پر ہسپتال بنانے کی ذمہ داری نہیں ہے ۔ اس لئے میں یہ عرض کرونگا ۔ ان کا کام بڑا سست ہے ، آپ ان کے دفاتر کو ملاحظہ فرمائیں ۔ تاکہ وہ صحیح طریقے سے کام کریں ۔

Mr. Speaker: This ia not a supplementary question but a suggestion.

میجر عبدالمجید خان—سوال تو کوئٹہ اور سکھر میں فوڈ لیبارٹری کے متعلق ہے ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فوڈ لیبارٹری برائے سکھر کے متعلق بتایا ہے ۔ جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ The balance will be surrendered اس کا کیا مطلب ہے ۔ جب ابھی تک انہوں نے سکھر کی فوڈ لیبارٹری پر کام ہی شروع نہیں کیا ۔ تو وہ یہ کس طرح کہتے ہیں کہ جو رقم بچ جائے وہ surrender کر دی جائیگی ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—جناب والا ۔ میں نے سکھر کے متعلق یہ نہیں کہا ہے Balance will be surrendered یہ تو کوئٹہ کی لیبارٹری کے متعلق تھا کہ جون ۱۹۶۴ء تک

۴۰ ہزار روپے خرچ ہونے کے بعد جو رقم بچ جائیگی ۔ وہ surrender کر دی جائیگی ۔ کیونکہ لیبارٹری کی وہ عمارت مکمل ہو چکی ہے کیونکہ Laboratory tables اور sanitary fittings کا کام ہونا ہے اور جہاں تک سکھر کی فوڈ لیبارٹری کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق عرض کیا ہے کہ B. & R. کو لکھ دیا گیا ہے اور محکمہ صحت اس کے متعلق یہ کوشش کر رہی ہے کہ یہ معینہ مدت کے اندر تکمیل تک پہنچ جائے ۔

IMPROVEMENT OF WATER-SUPPLY TO MISS FATEHMA JINNAH T. B. SANITORIUM.

*5260. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Health, be pleased to state, whether it is a fact that a sum of Rs. 1.36 lakhs has been provided in the Budget for 1963-64 for improvement of Water-Supply to Miss Fatehma Jinnah T. B. Sanitorium; if so, (*i*) month-wise expenditure up-to-date; and (*ii*) whether Government will spend the entire amount during the current financial year for the said purpose ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان)—جی ہاں ۔

(۱) تا دم تحریر خرچ صفر ہے ۔

(۲) منظور شدہ رقم سے مالی سال رواں کے دوران بڑی حد تک استفادہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی ۔

PURCHASE OF X-RAY PLANTS AND GENERATORS FOR CERTAIN CIVIL HOSPITALS IN QUETTA REGION

*5261. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government formulated a scheme for the purchase of X-Ray plants and Generators for the Civil Hospitals at Hindubagh, Nushki, Loralai, Barkhan and Harnai in Quetta Region and provided necessary funds for the purpose in the current year's budget; if so, full details of the expenditure, so far incurred on the purchase of the above said items for each hospital;

(*b*) the date by which the above mentioned X-Ray Plants and Generators will start functioning ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) The Government formulated a scheme for the purchase of eleven X-Ray Plants and eight Generators for Civil Hospitals in Quetta-Kalat Region namely, Hindubagh, Nushki, Kalat, Kharan, Loralai, Barkhan, Harnai, Panjgur, Turbat, Mastung, and Sibi. The funds to the tune of Rs. 3,37,000 were provided in the budget during 1963-64, and the Director Health Services, Quetta/Kalat Region, Quetta, was asked to place his indents for the procurement of the required equipment on the Director of Industries (Supply Wing), West Pakistan, Lahore through the Health Department. The indents duly scrutinized have since been passed on the Director of Industries (Supply Wing), West Pakistan, Lahore, for immediate procurement action.

(*b*) The equipment will be installed in the respective Hospitals as soon as it has been procured and received.

مسٹر عبدالرازق خان—میں بیگم صاحبہ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں - کہ جو کچھ میں نے اس سے قبل عرض کیا تھا کہ پیسے lapse ہو جاتے ہیں اور وقت پر خرچ نہیں کئے جاتے - یہ سب سے بڑی شکایت ہے - کیا محترمہ بیگم صاحبہ اس میں ذاتی دلچسپی لیں گی ؟ کہ اس قسم کے پیسے ضرور ہی خرچ ہوں -

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)—بالکل - انشاالله اس بات کے متعلق آئندہ کوئی شکایت کا موقع نہیں ملے گا - اور جو رقم ہوگی - وہ وقت پر ہی خرچ ہوگی -

خان اجون خان جدون—کیا یہ تعمیرات کا کام ہو گیا ہے - جو محکمہ صحت خود نہیں کرتی ہے اور اسے B. & R. اور دوسرے لوگ کرتے ہیں - تعمیرات اور Procurement of equipment محکمہ صنعت کرتا ہے - کیا آپ کے پاس Co-ordination کا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ جس کو pursue کیا جائے - اور کام وقت پر ہو جائے - کیونکہ اب تو بجٹ کا سال بھی ختم ہو رہا ہے - اس قدر تاخیر کی ذمہ داری کس پر ہے - کیونکہ آپ نے کہا ہے کہ اس کا انڈنٹ وغیرہ کیا جائے گا -

Parliamentary Secretary : Obviously of the Industries Department, جہاں تک اس کی درآمد کا تعلق ہے - یہ کام محکمہ صنعت کا supply wing کرتا ہے - اب latest position یہ ہے - کہ ٹینڈر طلب کئے ہیں اور وہ ۱۹ فروری ۱۹۶۴ء کو کھولے جا چکے ہیں - جہاں تک محکمہ صحت کا تعلق ہے - ہم کوشش کر رہے ہیں کہ معینہ مدت تک یہ equipment درآمد کر دی جائے -

خان اجون خان جدون—ابھی پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۹ فروری کو ٹینڈر کھولے جا چکے ہیں - اور بجٹ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء کو پاس ہو چکا تھا سال تو ختم ہو رہا ہے - اس تاخیر کی ذمہ داری کس پر ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری —ظاہر ہے کہ محکمہ صنعت پر ہے۔ اور جہاں تک میرا تعلق ہے۔

There are certain formalities which are to be completed and so far as Health Department is concerned we have already pursued it and it is on the efforts of the Health Department that the tenders have been opened.

مسٹر عبدالرازق خان —میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری سے دریافت کروں گا۔ کہ آپ برائے مہربانی یہ دیکھیں کہ آپ کے محکمے نے محکمہ صنعت کے Supply Wing کو کب لکھا ہے۔ اور پھر یہ دیکھیں کہ ٹینڈر کب انہوں نے طلب کئے ہیں کیا اس جواب سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جب یہ سوال اس محکمے کے پاس بھیجا گیا۔ تو انہوں نے یہ ٹینڈر طلب کئے ہیں۔ اگر ایسا ہو۔ تو آپ اگر اس point کو اپنائیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ جو شکایات ہیں۔ وہ رفع نہ ہوں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری —جناب والا۔ میں یہ دیکھوں گا کہ محکمہ صحت نے کب اس کو Supply Wing کو refer کیا اور محکمہ صحت کی اس پر اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے۔

خان اجون خان جذون —بیگم صاحبہ نہ صرف اس مسئلے کو بلکہ بجٹ کی تمام سکیموں کو pursue کریں۔ اور ان کی جانچ پڑتال کریں۔

Mr. Speaker: The Minister has already answered this question.

SCHEME FOR PROVIDING DRAINAGE SYSTEM IN MIRPURKHAS TOWN

*5276. **Mir Haji Muhammad Bux Talpur:** Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Town Committee Mirpurkhas has made no adequate arrangements for providing drainage system in Mirpurkhas Town;

(*b*) whether the above said Town Committee has formulated any scheme for providing drainage system in the above said Town; if so, the time by which the said scheme would be implemented and whether Government is prepared to lay on the table of the house a copy of the said Scheme ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Yes. There are no adequate arrangements providing drainage scheme in for in Mirpur Khas Town.

(*b*) The Town Committee Mirpur Khas has prepared a scheme amounting to Rs. 9,19,000. It was examined by Public Health Engineering Department and found to be incomplete.

The provision of Sewerage and Drainage Mirpurkhas has to be conceived on a Master Plan basis.

This will be a considerably large project. Hence it is proposed to be included for preparation of feasibility study, and Master Plan for Water Supply and Sewerage for the towns of the Southern Region for which a provision of Rs. 5,00,000 has been made in the budget of 1964-65. The scheme will be included for execution in 3rd Plan.

Unless the scheme is prepared properly and has been approved by the Government it is useless to place the incomplete on the table.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : The reply of the Parliamentary Secretary to clause (*b*) is that "the provision of Sewerage and Drainage in Mirpurkhas has to be conceived on a Master Plan basis." May I ask when he will conceive ?

Parliamentary Secretary : Sir, I have already told in answer to the question that a provision of five lakhs of rupees has already been made in the Annual Development Programme of 1964-65.

INDEPENDENT CHARGE TO DR. CHANA OF NAGARPARKAR DISPENSARY IN DISTRICT THARPARKAR

***5278. Mir Haji Muhammad Bux Talpur :** Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the date on which Dr. Chana, took over charge of the Nagarparkar Dispensary in District Tharparkar and the daily number of patients who visited the said dispensary for treatment since then ;

(*b*) the daily number of patients who visited the said dispensary for treatment when Dr. Rana was incharge of the said dispensary ;

(*c*) whether it is a fact that a number of complaints against Dr. Chana, were lodged with the authorities concerned and certain representations were also made to the Minister for Health ;

(*d*) whether it is a fact that consequent to the said representation; Mr. Chaudhry, the Civil Surgeon, Mirpurkhas, was directed to hold an enquiry against the above said Doctor and present his report immediately ; if so, the result of the said inquiry ;

(*e*) whether it is a fact that Dr. Chana was recruited for a temporary appointment for a period of six months only; if so, reasons for giving him the independent charge of the above said dispensary ?

(i) (الف)—(سردار محمد اشرف خان) پارلیمنٹری سیکرٹری
۱۰-۸-۱۹۶۳

(ii) ۳ ۵ ۰

(ب) ۲۳۳ -

(ج) جی ہاں - ایک شکایت سول سرجن تھرپارکر کو اور ایک عرضداشت وزیر صحت کو موصول ہوئی -

(د) پہلے حصے کا جواب اثبات میں ہے - دوسرے حصہ کا جواب یہ ہے کہ انکوائری افسر کی

جانب سے رپورٹ تا حال حکومت کو موصول
نہیں ہوئی ہے -

(و) پہلے حصے کا جواب اثبات میں ہے - دوسرے
حصہ کا جواب یہ ہے کہ عارضی ڈاکٹروں
کو شفا خانوں کا پورا چارج دینے میں کوئی
امر مانع نہیں ہے -

DISPENSARIES AND MATERNITY CENTRES FUNCTIONING IN BACKWARD AREAS OF MULTAN DISTRICT

*5541. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani**: Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) the amount spent by Government on public health in each of the districts of former Punjab since the introduction of Martial Law in 1958 :

(*b*) the number of dispensaries and maternity centres functioning in backward areas of Multan District ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Please see the statementat at Annexure 'A'.

(*b*) The number of dispensaries and Maternity Centres functioning in the backward areas of Multan District is 72 and 17 respectively.

ANNEXURE 'A'

District	1958-59	1959-60	1960-61	1961-62	1962-63
	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1. Lahore ..	2,35,257	1,97 748	1,53,674	2,13,049	1,61,152
2. Sheikhupura ..	99,618	1,76,481	1,39,662	1,78,739	2,50,409
3. Gujranwala ..	93,159	1,10,145	1,06,350	86,478	96,225
4. Sialkot ..	62,871	79,859	68,278	69,594	67,438
5. Gujrat ..	96,122	1,01,740	81,552	99,148	1,61,254
6. Rawalpindi ..	52,834	46,976	58,507	31,494	58,290
7. Jhelum ..	56,505	61,727	50,065	51,736	48,846
8. Campbellpur ..	38,640	27,962	30,884	32,933	32,996
9. Multan ..	68,610	73,400	65,316	65,348	67,950
10. Montgomery ..	54,191	56,716	58,619	75,116	75,312
11. Muzaffargarh ..	39,874	53,549	41,269	43,236	40,181
12. D. G. Khan ..	85,748	1,40,528	1,34,380	95,416	1,13,696
13. Lyallpur ..	93,987	95,000	78,745	47,758	80,494
14. Jhang ..	72,145	82,293	69,320	72,977	73,264
15. Sargodha ..	83,203	83,247	87,114	83,992	88,483
16. Mianwali ..	1,60,739	59,910	63,191	66,740	52,440

مسٹر عطا حسین خاں خاکوانی—حضور والا — میں نے سوال کے حصہ (ب) میں دریافت کیا تھا کہ پسماندہ علاقوں میں کتنی ڈسپنسریاں ہیں - اس کے جواب میں ڈسپنسریوں کی تعداد بہتر دی گئی ہے اور سترہ زچہ بچہ کے سنٹر بتائے گئے ہیں - یہ تمام سالم ضلع کے لئے ہیں - نہ کہ پسماندہ علاقوں کے لئے - میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ملتان کے پسماندہ علاقوں کے لئے کتنی ڈسپنسریاں اور زچہ بچہ کے سنٹر ہیں - اگر یہ جواب غلط ہو تو کیا وزیر متعلقہ انکوائری فرمائیں گی ؟

Parliamentary Secretary : There is no declared area as 'pasmanda' in Multan and, therefore, we got to take all the rural areas of Multan.

HOSPITAL IN MAILSI, DISTRICT MULTAN

*5542. **Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) the year in which the Hospital in Mailsi, District Multan was opened ;

(*b*) whether it is a fact that the said hospital comprises a few rooms resulting in much inconvenience to in-door patients ;

(*c*) whether it is a fact that there is usually a shortage of medicines in the said hospital ;

(*d*) the annual amount allocated to the said hospital for the purchase of medicines ;

(*e*) whether it is a fact that the said hospital caters for the medical needs of about fifty to sixty thousands persons annually ;

(*f*) whether it is a fact that there are no arrangements for testing blood, urine, etc., in the said hospital ;

(*g*) if answers to (*a*) to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to (*i*) undertake extension of the building of the said hospital, (*ii*) increase the quota of medicines, and (*iii*) set up laboratory for testing blood, urine, etc., therein ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں) — (الف) ۱۹۲۸ -

(ب) جی ہاں - بعض اوقات داخلی اقامتی مریضوں کی تعداد ان کی اقامتی گنجائش سے بڑھ جاتی ہے -

(ج) جی نہیں -

(د) ۱۰،۰۰۰ -

(ہ) جی ہاں -

(و) جی نہیں - ایک چھوٹی سی لیبارٹری کام کر رہی ہے -

(ز) (۱) میلسی میں ۳۶ بستروں کی گنجائش کے تحصیل ہسپتال کی تعمیر کے معاملے پر تیسرے منصوبے میں استحقاق کی بنا پر غور کیا جائے گا -

(۲) جی ہاں - ہسپتال کی توسیع کی صورت میں -

(۳) مالی سال رواں میں لیبارٹری کے لئے مزید سامان کی فراہمی کا فرد طلب پیش کر دیا گیا ہے -

Begum Jahan Ara Shahnawaz : Will the Parliamentary Secretary, be pleased to state, whether any beds out of the beds already there are reserved for women or is there a women section in the hospital ?

Parliamentary Secretary : This is a new question and fresh notice is required.

Obviously it is not a female hospital. It is a general hospital.

بیگم جہاں آرا شاہنواز—کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کو معلوم ہے کہ بہت سے ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں چند پلنگ ہمیشہ عورتوں کے لئے مخصوص کئے جاتے ہیں - میرا سوال یہ ہے کہ آیا اس ہسپتال میں بھی چند پلنگ عورتوں کے لئے علیحدہ مخصوص کئے گئے ہیں یا نہیں ؟

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)—اس میں ایک Female Ward ہے جو عورتوں کے لئے مخصوص ہے -

دستگیر عطا حسین خاں خاکوانی—یہ دس ہزار روپیہ جو allocate کیا جاتا ہے ، یہ ساٹھ ہزار مریضوں کے لئے سال بھر کے لئے ہے - کیا وزیر متعلقہ اس گرانٹ کو بڑھانے کے سوال پر غور فرمائینگے ؟

Parliamentary Secretary : That actually depends on the grant of money that is allocated to the Health Department and that is again distributed by the Health Department on merits. So far as we are concerned there has been no complaint.

NISHTAR MEDICAL HOSPITAL, MULTAN

***5543. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) the total number of students enrolled in Nishtar Medical Hospital, Multan, since 1960 ;

(*b*) the number out of those mentioned in (*a*) above, who belonged to rural areas of Multan District along with their names and addresses ;

(c) whether admissions of students in the said College were made according to rules ?

Parliamentary Secretary (Sardar Mahmmad Ashraf Khan) : (a) Total Number enrolled in :—

1960	—	100
1961	..	103
1962	..	115
1963	..	115

(b) 20. The names and other particulars are given in the enclosure Appendix 'A'.

(c) Yes, Admission have been made in accordance with the rules and the Government policy.

APPENDIX 'A'

STATEMENT SHOWING THE NAMES AND ADDRESSES OF STUDENTS BELONGING TO THE RURAL AREAS OF MULTAN DISTRICT ADMITTED IN NISHTER MEDICAL COLLEGE MULTAN SINCE 1960

Serial No.	Name with fathers's name	Address
	1960	
1	Mr. Abdul Ghafoor, son of Mr. Tah Muhammad.	Chak Makhdoomwala, Taraf Jamma Khalsa, District Multan.
2	Mr. Irshad Ahmad Shad, son of Muhammad Yasin.	House No. 10/15, Kabirwala, District Multan.
3	Mr. Ahmad Niaz Khan, son of Salah Muhammad Khan.	House No. 1061, Ward No. 5, Mailsi, District Multan.
4	Mr. Rashid Ahmad, son of Ch. Khushi Muhammad.	House No. 12/45, Mian Channu, District Multan.
5	Mr. Manzoor Hussain, son of Mehr Muhammad Nawaz.	Village Karampur, P. O. Kukarhatta, Tehsil Kabirwala, District Multan.
	1961	
1	Miss Manazza Begum, daughter of Ch. Muhammad Shafi.	Saleem Akhtar Road, Mailsi District Multan.
2	Mr. Munir Akhter, son of Mirza Yusouf Beg.	C/o Mirza Abdul Ghafoor Beg, Commission Agent, Mandi Jahania (Multan).
3	Mr. George Fazal Masih, son of late Fazal Masih.	Village and P.O. Shanti Nagar, *via* Khanewal, District Multan.
4	Mr. Samuel Nawab Din, son of Nawab Din.	Chak No. 135/16-L., P. O. Stenzabad, *via* Mian Channu, District Multan.

Serial No.	Name with father's name	Address
	1962	
1	Mr. Ghazanfar Abbas Jafri, son of Syed Ahmad Jafri.	Village and P. O. Jalalpur Pirwala, District Multan.
2	Mr. Bashir Ahmad, son of Muhammad Ibrahim.	House No. 7/32, Mian Channu (Multan)
3	Mr. Nazeer Ahmad, son of Ali Bakhsh.	Chak No. 364/J.B., P. O. Chak No. 362/J.B., Tehsil Lodhran, District Multan.
4	Mr. S. Khawar Ali Shah, son of S. Muhammad Nawaz.	Village Kattalpur, Tehsil Kabirwala, District Multan.
	1963	
1	Mr. Ahmad Yar, son of Ch. Muhammad Suleman.	Chak No. 101/W.B., Tehsil Vehari (Multan).
2	Mr. Muhammad Akram Awab, son of Haji Malik Habib Khan.	Village and P. O. Chak No. 9/B, *via* Abdul, Tehsil Khanewal, District Multan.
3	Mr. Sher Muhammad, son of Ghanus Muhammad.	P. O. Chak No. 284/W.B., Tehsil Lodhran, District Multan.
4	Mr. Abdul Razzaq Atash, son of Ch. Haider Ali.	Mauza Kathowala, Chak Phagewala, P. O. Basti Ramsing (Multan).
5	Mr. Tufail, Muhammad, son of Fateh Muhammad.	Chak No. 515 E.B., P. O. Buremala, Tehsil Vehari, District Multan.
6	Mr. Muhammad Saeed Akhtar, son of H. Muhammad Abdullah.	C/o Dawa Khana Sulemani, Jahania, District Multan.
7	Mr. Mehdi Hassan Mumtaz, son Ch. Muhammad Ali.	Chak No. 437/E.B., P. O. Burewala, District Multan.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—حضور والا - میڈیکل کالج میں لڑکوں کے داخلہ کی تعداد ۱۹۶۰ میں ۱۰۰ - ۱۹۶۱ میں ۱۰۰ - ۱۹۶۲ میں ۱۱۵ اور ۱۹۶۳ میں ۱۱۵ بتائی گئی ہے - کیا وزیر متعلقہ ہمارے دیہاتی بچوں کی تعداد بڑھانے کے سوال پر غور فرمائیں گی کیونکہ جو گوشوارہ دیا ہے اس میں پہلے سال میں ۱۹۶۰ میں پانچ لڑکے داخل کئے - ۱۹۶۱ میں صرف چار - ۱۹۶۲ میں چار اور ۱۹۶۳ میں سات لڑکے داخل کئے ہیں - ہمارا ضلع ملتان مغربی پاکستان میں سب سے بڑا ضلع ہے ہمارے دیہاتی بچوں کو داخلہ کے سلسلہ میں بڑی دقت پیش آتی ہے کیا وزیر صاحبہ ان کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کریں گی ؟

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)—آئندہ سال سے انشاء اللہ جو داخلے ہونگے ان کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ ان میں سے ۲۰ فیصدی seats دیہاتی علاقوں کے لئے مخصوص ہونگی - ۵۰ فیصدی ریجنل شہروں کے لئے ہونگی اور ۲۵ فیصدی داخلے جنرل پاکستان basis پر ہوں گے اسلئے آئندہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی کیونکہ rural areas کی seats صرف rural areas کے لڑکوں کو ملیں گی -

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : Have you no scheme for the progressive increase in the number of students from year to year because I find that from 1960 to 1963, within three years, there has been an increase of only fifteen seats?

وزیر صحت۔ جناب عالی - یہ جو students کی seats بڑھانے کا سوال ہے یہ ہسپتالوں پر منحصر ہے کیونکہ ہر ہسپتال میں جہاں ہمارے سو students ہوں وہاں ۵۰۰ beds کا ہسپتال ہونا چاہئے تاکہ بچے final year کا کورس مکمل کر سکیں - جب تک ہسپتال زیادہ نہیں ہوں گے اس وقت تک seats نہیں بڑھا سکتے - یہ چیزیں ساتھ ساتھ جاتی ہیں - جہاں ہسپتال بڑھ جاتے ہیں وہاں میڈیکل کالجوں کی seats بھی بڑھا دی جاتی ہیں -

میاں محمد اکبر—کیا وزیر صحت صاحبہ میرے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ میڈیکل کالجوں میں داخلے کے سلسلہ میں اگر مختلف Regions کے لئے یا rural یا urban علاقوں کے لئے کوٹہ مقرر کر دیا جائے تو یہ چیز میڈیکل تعلیم پر اثر انداز ہوگی کیا ان کا سٹینڈرڈ نہیں گر جائے گا؟

وزیر صحت—اب ہمیں یہ مشکل ہے کہ شہروں کے بچے جب ڈاکٹر بن جاتے ہیں تو وہ دیہات میں نہیں جاتے اس لئے rural areas کے لئے seats مخصوص کی گئی ہیں کہ وہاں کے بچوں کو موقع دیا جائے اور دیہات میں یہ جو تکلیف ہے یہ دور ہو جائے -

میاں محمد اکبر—جناب والا - کیا یہ بات موزوں نہیں کہ میڈیکل جیسی اہم تعلیم میں جو کہ فنی ہے اور جس پر ہماری قوم کی صحت کا دارومدار ہے ، اس میں صرف بہترین طالب علم لئے جائیں اور داخلے کا معیار صرف قابلیت رکھا جائے -

Mr. Speaker : These are arguments and not a supplementary.

CIVIL DISPENSARIES FUNCTIONING IN DISTRICT MULTAN

***5545. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(a) the number of Civil Dispensaries functioning in District Multan; along with the names of places where these dispensaries are located, and the number of those dispensaries where qualified doctors have been posted ;

(b) whether Government intend to open new dispensaries in the said district during the current financial year ; if so, the names of the places, where these dispensaries will be opened ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خاں) — (الف) تعداد ۷۳ ہے ۔

(ب) ان مقامات کے نام جہاں شفاخانے واقع ہیں ذیل میں دئے گئے ہیں :—

(۱) سول ڈسپنسری کھروڑپکا ۔
(۲) سول ڈسپنسری سرائے سدھو ۔
(۳) سول ڈسپنسری جلال پور پیروالہ ۔
(۴) سول ڈسپنسری تلمبہ ۔
(۵) سول ڈسپنسری لڈن ۔
(۶) سول ڈسپنسری بوسام ۔
(۷) سول ڈسپنسری کوسنسار ۔
(۸) سول ڈسپنسری بوریوالہ ۔
(۹) سول ڈسپنسری میاں چنوں ۔
(۱۰) سول ڈسپنسری جہانیاں ۔
(۱۱) سول ڈسپنسری عبدالحکیم ۔
(۱۲) دیہی ڈسپنسری گوگراں ۔
( ) دیہی ڈسپنسری ۵/۱۰۰ ایل ۔
(۱۴) دیہی ڈسپنسری ۱۵/۷۵ ایل ۔
(۱۵) دیہی ڈسپنسری سردار پور ۔
(۱۶) دیہی ڈسپنسری جویا ۔
(۱۷) دیہی ڈسپنسری کرم پور ۔
(۱۸) دیہی ڈسپنسری گلوین ۔
(۱۹) دیہی ڈسپنسری کوٹلہ چکار ۔
(۲۰) دیہی ڈسپنسری علی پور سادات ۔
(۲۱) دیہی ڈسپنسری قصبہ موہال ۔
(۲۲) دیہی ڈسپنسری [illegible] شاہ ۔

(۲۳) دیہی ڈسپنسری ڈوگراں -
(۲۴) دیہی ڈسپنسری مخدوم رشید -
(۲۵) دیہی ڈسپنسری ۱۰/۱۲۵ - آر -
(۲۶) دیہی ڈسپنسری ٹبہ سلطان پور -
(۲۷) دیہی ڈسپنسری جھینہ ببرواہ -
(۲۸) دیہی ڈسپنسری دنیا پور -
(۲۹) دیہی ڈسپنسری دانوٹہ
(۳۰) دیہی ڈسپنسری مخدوم علی -
(۳۱) دیہی ڈسپنسری حالہ آرائیں -
(۳۲) دیہی ڈسپنسری شتاب گڑھ -
(۳۳) دیہی ڈسپنسری مخدوم پوہرن
(۳۴) دیہی ڈسپنسری ۸/۱۰-اے آر -
(۳۵) دیہی ڈسپنسری جنگل مریالہ -
(۳۶) دیہی ڈسپنسری گڑھا موڑ -
(۳۷) دیہی ڈسپنسری قادرپوروران -
(۳۸) دیہی مرکز صحت ، کچا کھوہ -
(۳۹) سفری شفاخانہ بوریوال -
(۴۰) شفاخانہ نہر خانیوال -
(۴۱) شفاخانہ شیر گڑھ -
(۴۲) شفاخانہ پالہ -
(۴۳) شفاخانہ سندھائی -
(۴۴) شفاخانہ لنڈا -
(۴۵) شفاخانہ قطب پور -
(۴۶) شفاخانہ میدان پور -
(۴۷) شفاخانہ میچن والہ -
(۴۸) شفاخانہ کوٹ میلا رام -
(۴۹) ریڈ کراس ڈسپنسری ملتان -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—حضور والا - یہ جو فہرست دی گئی ہے اس میں تہتر total تعداد ہے اور انچاس وہ ہیں جو qualified doctors ہیں - qualified doctors کی ہمارے علاقہ میں بہت کمی ہے کیا وزیر متعلقہ qualified doctors کو دیہاتی علاقوں میں تعینات کرنے کی کوشش فرمائیں گی ؟

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) —اس سلسلہ میں کوشش کی جارہی ہے - ڈاکٹروں کی کمی ضرور ہے لیکن آئندہ ہم کوشش کریں گے کہ جو طالب علم rural areas میں سے لئے جائیں ان سے ایک bond لکھوا لیا جائے کہ وہ وہیں آکر rural areas میں کام کریں گے - اسی صورت میں یہ مشکل حل ہوگی -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—تحصیل میلسی کے علاقہ میں اس فہرست کے مطابق صرف چار ڈسپنسریاں ہیں اور اس علاقہ کی آبادی چار لاکھ کی ہے ، کیا وزیر متعلقہ مہربانی فرما کر وہاں ڈسپنسریوں کی تعداد بڑھانے کے سوال پر غور فرمائیں گی ؟ صرف چار ڈسپنسریاں ہیں - ایک کرم پور - ایک ٹبہ سلطانپور - ایک شتاب گڑھ اور ایک کہکری خورد -

پارلیمنٹری سیکرٹری—جناب والا - ضلع ملتان کی بیشتر ڈسپنسریاں rural ڈسپنسریاں ہیں ، جن کو ڈسٹرکٹ کونسل کنٹرول کرتی ہے - یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مختلف علاقوں میں ڈسپنسریاں کھولیں - یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—گذارش یہ ہے کہ چار پانچ لاکھ کی آبادی کے لئے صرف ایک میلسی کا ہسپتال ہے اور باقی یہ چار ڈسپنسریاں ہیں اتنے وسیع علاقہ کے لئے جہاں اتنی زیادہ آبادی ہے - اس کے لئے گذارش ہے کہ وزیر صاحبہ توجہ فرمائیں اور کم از کم موجودہ سال کے بجٹ میں کچھ ڈسپنسریوں یا ہسپتالوں کی منظوری دیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری—جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے میلسی کے ہسپتال کو ۳۶ beds کا ہسپتال بنانے کا مسئلہ زیر غور ہے - اور جہاں تک دوسری ڈسپنسریوں کا تعلق ہے ان کو ڈسٹرکٹ کونسل کنٹرول کرتی ہے - علاوہ ازیں جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے گورنمنٹ پوری تندہی سے rural health centres کے پلان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہی ہے -

مسٹر محمد امین خان گانچون—کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کونسلز اسی گورنمنٹ کے ماتحت ہیں یا کسی اور گورنمنٹ کے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری—ڈسٹرکٹ کونسل ایک خود مختار ادارہ ہے اور ڈسٹرکٹ کونسلز کا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی—کیا وزیر صحت نئے بجٹ سے قبل ہمارے ساتھ مشورہ کرکے ان کمیوں کو دور کرنے کے لئے کوئی اقدام کریں گی ؟

Parliamentary Secretary: This is not a supplementary. It is only a suggestion.

Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbassi: Why not ? It is a supplementary.

Mr. Speaker: The member has asked for information and the views of the Minister.

Sardar Inayat-ur-Rehman Khan Abbassi: What is the harm in it ?

وزیر صحت—سب کے مشوروں اور سب کی ضروریات کو ضرور مد نظر رکھا جائے گا ۔

میاں محمد اکبر—جناب والا ۔ کیا ان مشوروں کیلئے آپوزیشن کے ممبران کو بھی شرف بخشا جائیگا کہ وہ بھی اپنی گذارشات پیش کرسکیں ۔

وزیر صحت—جناب والا ۔ صحیح مشورے جہاں سے بھی آئینگے ان کو welcome کیا جائیگا ۔

POSTING OF A MALE DOCTOR IN MUNICIPAL FEMALE HOSPITAL, PESHAWAR

***5638. Begum Mumtaz Safdar**: Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a male doctor has been posted in the Municipal Female Hospital, Peshawar :

(*b*) whether it is a fact that the people of the above-mentioned area have showed much resentment over it and have also made protests in this behalf,

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to arrange the post of a Lady Doctor instead of the male doctor in the abovo said hospital?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise.

Major Abdul Majid Khan : Sir, the question has not been correctly answered. Probably it was misunderstood. A year back one male gynaecologist was posted in the Municipal Hospital at Peshawar and it was very much resented by the people there. It is amazing that he is still working there. The member wants to know whether that male gynaecologist is going to be replaced by a famle gynaecologist in that hospital.

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان)—جناب والا ۔ یہ غلط فہمی اس لئے پیدا ہوئی کہ انہوں نے Municipal Female Hospital لکھدیا تھا ۔ اس technical غلطی کی وجہ سے اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے ۔ لیکن جہاں تک لیڈی ڈاکٹر اور Gynaecologist کا تعلق ہے میں ان سے پوری طرح اتفاق کرتی ہوں ۔ حال ہی میں میں خود پشاور گئی تھی اور ان تمام تکلیفات کا جائزہ لے کر آئی ہوں ۔ مگر بد قسمتی سے ہمارے پاس اس وقت کوئی Gynaecology specialist لیڈی ڈاکٹر ہے نہیں ۔ سارے پاکستان میں بہ مشکل دو یا تین ہیں ۔

جہانتک qualified لیڈی ڈاکٹر کا تعلق ہے وہ تو وہاں ہسپتال میں موجود ہے مگر جہانتک Gynaecologist کا تعلق ہے ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں ، جب بھی ہمیں کوئی ایسی لیڈی ڈاکٹر مل گئی ۔ ہم انشاء اللہ وہاں تعینات کر دینگے ۔

Major Abdul Majid Khan : This case is pending for the last one year. This has been protested against by the people there.

وزیر صحت—جناب والا ۔ جب سارے پاکستان میں کوئی موجود ہی نہیں تو ہم Gynaecologist کہاں سے لائیں ۔

خان اچون خان جدون—جناب والا ۔ اگر سارے پاکستان میں دو یا تین Gynaecologists ہیں ۔ جیسا کہ جناب وزیر صاحبہ نے فرمایا ہے ۔ تو کیا ان میں سے as a special case آپ اس علاقے کیلئے ایک نہیں دے سکتے ؟

وزیر صحت—جناب والا ۔ ان میں سے ایک تو بلقیس فاطمہ ہے ۔ جو لاہور میں ہے ۔ وہ کسی قیمت پر بھی لاہور چھوڑ کر باہر جانے کیلئے تیار نہیں ۔ دوسری کراچی میں ہے ۔ اس کے علاوہ ایک ہماری اپنی فرنٹیئر کی بھی ہے ۔ میں کوشش کر رہی ہوں کہ اسے واپس بھیجنے پر مجبور کیا جائے ۔

بیگم جہاں آرا شاہ نواز—جناب والا - میں محترمہ جناب وزیر صحت صاحبہ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں - کیا ان کے نزدیک سارے مغربی پاکستان کیلئے صرف دو Lady Gynaecologists کافی ہیں - اگر وہ سمجھتی ہیں کہ نہیں - تو کیا انہیں معلوم ہے کہ ترکیہ سے بھی لیڈی ڈاکٹر آنے کیلئے تیار ہیں میں اس ایوان میں پہلے بھی عرض کر چکی ہوں کہ ہمیں باہر سے Lady Gynaecologists منگانی چاہئیں کیونکہ ان کی عدم موجودگی میں اکثر اضلاع میں عورتوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں تو میں پھر آپ کی وساطت سے ان سے دریافت کرنا چاہتی ہوں - کیا وہ اس سوال پر پوری طرح غور کرنے کو تیار ہیں کہ جب تک ہماری اپنی ڈاکٹر تیار نہ ہو جائیں - اس وقت تک باہر سے منگالی جائیں -

وزیر صحت—جناب والا - چونکہ یہ عورتوں کا معاملہ ہے - اس لئے مجھے پوری ہمدردی ہے اور مجھے اس میں خاص دلچسپی ہے - میں تو خود چاہتی ہوں کہ جہانتک ممکن ہو ہماری اپنی بچیاں ان چیزوں میں specialise کریں تاکہ وہ اپنے ملک کی خدمت کرسکیں - جہانتک باہر کی specilists کا تعلق ہے - ابھی تک ایسی کوئی تجویز ہمارے زیر غور نہیں ہے تاہم اس بات پر بھی غور کر لیا جائیگا - کہ ہم کہانتک اس پر عمل کرسکتے ہیں -

بیگم جہاں آرا شاہنواز—جناب والا - کیا آنریبل وزیر صحت صاحبہ کو معلوم ہے کہ تقسیم ملک کے وقت ہمارے پاس مغربی پاکستان میں صرف ۳۵ لیڈی ڈاکٹر تھیں - اور اب خدا کے فضل سے فاطمہ جناح میڈیکل کالج ہی نے چھ سو لیڈی ڈاکٹر مہیا کی ہیں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگی کہ Gynaecology ایک بڑا بھاری technical subject ہے - جس میں اتنی جلدی کسی طرح بھی متعدد لیڈی ڈاکٹر پڑھ لکھکر تیار نہیں ہو سکتیں - اس لئے کیا محترمہ وزیر اس بات پر مزید غور کرنے کیلئے تیار ہیں کہ جب تک ہمارے کالج Gynaecologist تیار نہیں کرتے یا باہر سے ہماری اپنی لیڈی ڈاکٹر تعلیم ختم کرکے واپس نہ آ جائیں - ہم باہر کے ملکوں سے منگا لیں -

Mr. Speaker : The Minister has already answered that question.

Begum Jehan Ara Shah Nawaz: May I know whether she is prepared to reconsider this question that as long as our women are not trained, some trained women must be recruited from outside ?

Mr. Speaker : The Minister has already answered this.

Mr. Muhammad Hanif Siddiqi : May I ask if you are going to give any special scholarship for the course of gynaecology ?

وزیر صحت—جناب والا - ہم لڑکیوں اور لڑکوں کو غیر ممالک میں جانے کیلئے بیشمار scholarships دے رہے ہیں اور ہمارے کافی ڈاکٹر باہر جا رہے ہیں - لیکن اس کو وقت لگے گا - اور پھر جناب ہمارا نیا ملک ہے - نیا دور ہے ، ہم over night تو ہر ایک چیز کی کمی پوری کر نہیں سکتے - یہ تو ٹیکنیکل چیز ہے اور اس میں زیادہ تجربے کی ضرورت ہے - اس لئے جہانتک محکمہ صحت کا تعلق ہے ہم کسی طرح کوئی کمی نہ چھوڑینگے - ہم پوری طرح امداد کرینگے اور دیکھینگے کہ اس کمی کو جلد از جلد پورا کیا جائے -

---

CONSTRUCTION OF THE HEALTH CENTRE AT MITHAN KOT

***5642. Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak:** Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) whether the construction of the Health Centre at Mithan Kot, District D. G. Khan has been completed ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the required staff has been posted at the above said Health Centre ; if not, reasons therefor and the time by which the said staff will be posted there ;

(*c*) whether it is a fact that as advised by the D. H. O., District D. G. Khan, the residents of the above said area have made arrangements for providing suitable residential accommodation to the staff of the above said Centre ;

(*d*) whether it is a fact that the stock of medicines to be used in the above said Health Centre is at present lying at D. G. Khan and Mithan Kot ?

پارلیمنٹری سیکرٹری(سردار محمد اشرف خان)—(الف) جی نہیں - (ب) حالانکہ تعمیر مکمل نہیں ہوئی ہے تاہم ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے سوا اس مرکز میں ضروری عملہ پہلے ہی مامور کیا جا چکا ہے - تعمیراتی کام اس وجہ سے مکمل نہیں ہو سکتا کہ ۳۵۰۲ لاکھ روپے کی کل تخمینی لاگت میں سے مالی سال رواں میں تعمیرات کے لئے محض ایک لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے -

(ج) جی ہاں -

(د) مٹھن کوٹ میں ادویات پہلے ہی استعمال کی جا رہی ہیں -

سردار محمد رمضان خان درپشک — جناب والا ۔ یہ جو اڑھائی لاکھ روپیہ ابھی تک نہیں دیا گیا ۔ یہ کب تک دیا جائیگا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری — جناب والا ۔ تین لاکھ باون ہزار روپے کی رقم میں سے ایک لاکھ روپیہ اس مالی سال کیلئے دیا گیا ہے اور وہ خرچ ہو رہا ہے ۔ باقی رقم اگلے مالی سال میں دی جائیگی ۔

POSTING OF A DOCTOR IN HOSPITAL MITHAN KOT

*5643. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak**: Will the Minister of Health, be pleased to state, whether it is a fact that there is no Doctor in Mithan Kot Hospital in since a long time, if so, the time by which a Doctor will be posted there ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Dr. Imdad Hussain was working as Medical Officer at the Rural Health Centre ; Mithan Kot, District Dera Ghazi Khan, with effect from the 20th April, 1963. He proceeded on leave for 2 months from 7th November 1963. Another Dr. Sheikh Muhammad Iqbal, has been appointed to fill up this vacancy and he has since joined duty there on 24th January 1964.

SCARCITY OF DRINKING WATER IN HAJIPUR, DAJIL AND NOSHERA (TEHSIL JAMPUR).

*5644. **Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak** :Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is acute scarcity of drinking water in Hajipur, Dajil and Noshera (Tehsil Jampur);

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government have any scheme for the supply of drinking water to the people of the above said places, if so, the time by which the scheme is likely to be implemented ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) Hajipur Water Supply Scheme is proposed to be included in the Schedule of New Expenditure 1964-65 at an estimated cost of Rs. 4,42,900 with token demand of Rs. 1·34 lacs for expenditure during the year. Necessary under taking from the Union Council has been received.

As regards Dajil and Noshera (Tehsil Jampur), this department has no water supply scheme for these places. Since the responsibility for supplying drinking water to such villages rests with the Union Councils, as per Basic Democracies Ordinance 1959, Schedule III it is for the Union Council to sponsor the scheme against Rs. ten crore available with Basic Democracies Department for Rural Department Works.

DELAYED PAYMENT TO CONTRACTORS

*5678. **Mian Muammad Akbar** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that M/s Nazir Ahmed & Co. Contractors Mandi Baha-ud-Din, were entrusted with the work of the construction of Rural Dispensary. Busal, District Gujrat;

(*b*) whether it is a fact that the said work was completed in 1960;

(*c*) whether it is a fact that the final payment of the dues has not, so far been made to the contractors and they have already served the Government with a notice under Section 80 of C. P. C. on 14th December 1962;

(*d*) if answers to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for delay in payment and the action Government intend to take against the officials responsible for it ?

میاں محمد اکبر —جناب والا ۔ مجھے اس کے ساتھ یہ شکایت بھی ہے ۔ جو میں متعدد بار آپ کے نوٹس میں لا چکا ہوں کہ نہ تو یہاں جواب دیا گیا ہے اور نہ ہی مجھے تحریری جواب مہیا کیا گیا ہے ۔ تاکہ میں ضمنی سوال کر سکوں ۔

Mr. Speaker: May I know from the Parliamentary Secretary as to what is the position ?

پارلیمنٹری سیکریٹری—جناب والا ۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے ہر سوال کے جواب کی تقریباً چھ چھ کاپیاں اسمبلی سیکریٹیریٹ کو دے دی تھیں ۔ میرا خیال ہے کہ وہ معزز ممبر کو مہیا کر دی گئی ہونگی ۔

Mr. Speaker: The Assembly Secretariat informs me that the answers which have been received have been distributed.

Parliamentary Secretary: We have supplied approximately 6 copies of all the answers to the Secretariat. I understand that copies must have been supplied to the members concerned.

Mr. Speaker: Whatever we have received from the Health Department has been distributed.

Parliamentary Secretary: If there is a mistake on the part of the Health Department, we will check it up.

(*a*) According to the figures received from the various food Analysis Laboratories in the Province, the adultration of food-stuffs is on the decreaee.

Mian Muhammad Akbar: I am afraid, he is not answering my question.

Parliamentary Secretary: It is 5687.

Mian Muhammad Akbar: 5678 please. Why are you so much puzzled to answer my question ?

Parliamentary Secretary: I may assure the member that I am the least puzzled.

Mian Muhmmad Akbar: In the first instance you have not supplied me with a copy of the answer and now you are answering the wrong question.

Mr. Speaker: Will Mian Sahib please take his seat?

Parliamentary Secretary: I am not answering the wrong question The answer is :

"Unfortunately this question does not relate to this Department and it has been transferred to the Basic Democracies Department".

میاں محمد اکبر—جناب والا ۔ میرا سوال اس list میں اس طرح enter ہوا ہے ۔۔۔۔۔۔

"Will the Minister of Health be pleased to state".

Is it not the Minister of Health who is to reply to my question ?

Mr. Speaker : She is the Minister of Health but the Member's question does not relate to the Health Department. It has been transferred to the concerned Department.

میاں محمد اکبر - آپ پھر اپنے سیکرٹریٹ سے پوچھ لیں کہ انہوں نے آج کی لسٹ میں کیوں شامل کیا ہے اور اس پر Minister for Health کیوں لکھا ہے ۔

مسٹر سپیکر - جب آپ نے سوال بھیجا تھا تو آپ نے Minister for Health نہیں لکھا تھا ۔

میاں محمد اکبر—میں نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو یہ تو آپ کے سیکریٹریٹ کو چاہئے تھا کہ وہ scruitinize کرتے اور پھر مناسب فہرست میں رکھتے ۔

علاوہ ازیں اس میں لکھا ہے کہ Answer not received یا تو یہ لکھیں کہ The question has been sent to the proper quarters اگر یہ لکھتے ہیں کہ Answer not received تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا سوال entertain کر لیا ہے لیکن ابھی تک جواب کا انتظار کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر—میاں صاحب پوزیشن یہ ہے کہ آپ نے ہیلتھ کے محکمہ سے سوال پوچھا ۔ ہمارے سیکرٹیریٹ میں سوال آیا انہوں نے ہیلتھ کو بھیج دیا ۔ اس محکمہ سے جب جواب نہ آیا تو ہم نے یہاں لکھ دیا ہے کہ Answer not received لیکن جب اس کے بعد ہیلتھ کے محکمے نے جواب دیا کہ یہ سوال ان کے محکمہ کا نہیں اس لئے متعلقہ محکمہ کو بھیج دیا گیا ۔

میاں محمد اکبر—میں آپ کی خدمت میں اپنا سوال دھراتا ہوں پھر آپ دیکھیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہے یا نہیں —(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Mr. Ashraf, to which Department does this question relate ?

Parliamentary Secretary (Health): Basic Democracies Department.

Mr. Speaker : This question will be taken up on the day when the questions relating to Basic Democracies will be taken up.

میاں محمد اکبر—اتنا غور کر لیں کہ یہ Rural Dispensaries کے متعلق ہے میں یہ تصور کرتا ہوں کہ یہ ہیلتھ کے محکمہ کا سوال ہے -

Mr. Speaker : They say it relates to the Basic Democracies Department. The member may please take his seat now.

INCREASE IN THE ADULTERATION OF FOOD STUFF

***5687. Mr. Atta Hussain Khan Khakwani** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the adulteration of food stuff is on the increase in the Province ;

(*b*) whether it is a fact that the wholesale dealers and big business men in-dulge in food adulteration ;

(*c*) whether it is a fact that the samples of eatables are collected by the officials concerned from the retailers and petty shopkeepers only and in most cases the persons convicted for food adulterations belong to this class of businessmen ;

(*d*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government instead of trapping the retailers and petty shopkeepers for food adulteration, intend to take steps for bringing to book the wholesale dealers and the producers and manufactures of eatables found indulging in food adulteration ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) According to the figures received from the various Food analysis Laboratories in the Province, the adulteration of food stuff is on the decrease in West Pakistan except in Karachi, Hyderabad, Rawalpindi and Sargodha Division.

(*b*) The results of food analysis indicate that all classes of traders indulge in food adulteration.

(*c*) No. The samples are seized both from wholesale as well as retail dealers. As far as the conviction for food adulteration is concerned, it is for the Court of Law to decide.

(*d*) Under the provision of Pure Food Ordinance there is no restriction of seizing samples from the wholesale dealers, producers and manufacturers of food stuffs.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی - میں نے جزو (ج) میں یہ پوچھا تھا کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متعلقہ افسر اہلکار غذائی اشیائے خوردنی کے نمونے ہرچون فروشوں اور چھوٹے چھوٹے دکانداروں سے حاصل کرتے ہیں اور اکثر صورتوں میں غذائی اشیاء میں ملاوٹ کی بنا پر اس درجہ کے کاروبار کے اشخاص کو سزا دی جاتی ہے یعنی بڑے طبقے کے جتنے ملاوٹ کرنے والے ہیں ۔ ان کو سزا نہیں دی جاتی -

اب ان کا جواب ملاحظہ فرمائیں - جواب دیا گیا ہے - اس میں لکھتے ہیں کہ خالص خوراک کے آرڈیننس کے احکام کے تحت خوراک کے تھوک فروشوں اور صنعت کاروں سے نمونے گرفت میں لینے کے بارے میں کوئی پابندی نہیں - حقیقت یہ ہے کہ میں نے پابندی کے متعلق نہیں پوچھا تھا - مجھے صحیح اور definite جواب نہیں دیا گیا - چھوٹے چھوٹے دوکانداروں کا چالان کر دیا جاتا ہے - بڑے بڑے کارخانے داروں یا ان چیزوں کے produce کرنے والوں کے اوپر کوئی پابندی یا سختی نہیں لگائی جاتی - یہ گول مول جواب ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری—ہم نے یہ نہیں کہا کہ There is no restriction بلکہ یہ کہا ہے کہ There is no power بڑے بڑے کارخانہ داروں اور Whole-sale dealers کے بھی نمونے لئے جا سکتے ہیں اور لئے جاتے ہیں -

مسٹر محمد امین خان کانجون—کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ بڑے بڑے تھوک فروشوں کے کتنے چالان ہوئے ہیں - ؟

Parliamentary Secretary : Sir, this is a new question.

Mr. Speaker : This is a new question. The member may give fresh notice.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—کیا وزیر صحت مہربانی فرما کر خصوصیت کے ساتھ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان کی صحت کی طرف توجہ فرمائیں گے کیونکہ آج ۱۴ میں سے صرف تین حاضر ہیں بیماری کی وجہ سے -

Mr. Speaker : This is not a supplementary.

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbassi: Let him reply, Sir.

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—آپ غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ کوئی پابندی نہیں - قانون میں تو موجود ہے لیکن میں نے سوال اس لئے کیا تھا کہ تھوک فروشوں کا کیا آج تک کوئی چالان ہوا ہے اور کیا ان پر کوئی کسی قسم کی سختی کی گئی ہے ؟ میرا مدعا یہ تھا کہ یہ کوئی پابندی نہیں ہے - اس کا کوئی جواب نہیں ملا -

مسٹر سپیکر—انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ ان سے بھی نمونے لئے جاتے ہیں -

مسٹر عطا حسین خان خاکوانی—نہیں لئے جاتے - کیا آپ کوئی واقعہ بتا سکتے ہیں؟

Parliamentary Secretary: It is a new question and it is a very long question. If the Member is so keen he can give fresh notice and we can provide him the details.

میاں محمد اکبر —جناب والا — کیا پارلیمنٹری سیکرٹری کو اس بات کا علم ہے کہ خوردہ فروشوں سے بعض اوقات ان چیزوں کے نمونے لئے جاتے ہیں جو سر بمہر ہوتے ہیں اور پیکٹوں میں بند ہوتے ہیں - اور جن کے بنانے والے کوئی کارخانہ دار یا تھوک فروش ہوتے ہیں اور اس ضمن میں خوردہ فروشوں کے چالان کر دئے جاتے ہیں حالانکہ وہ چیزیں ان کے پاس سر بمہر پیکٹوں میں ہوتی ہیں تو اس سلسلہ میں کیا مناسب نہیں ہو گا کہ وہ چیزیں اگر آمیزش شدہ ہوں تو کارخانہ داروں یا تھوک فروشوں کے چالان کئے جائیں -

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) — مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے لیکن میں آپ سے یہ بھی عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیشہ کسی لا یا آرڈیننس کے ماتحت سزا ہوتی ہے - اب یہ آپ لوگوں تک ہے - آپ اس سے سخت قانون بنائیں - اور ہم آپ کا ساتھ دیں گے - میں سمجھتی ہوں یہ چیز ساری قوم کے لئے مضر ہے - اور گناہ ہے کہ غذا میں آمیزش کی جائے - اگر کوئی چیز ہمارے نوٹس میں آئے گی تو میں یقین دلاتی ہوں کہ ہم سخت سے سخت سزا دیں گے -

---

MAINTENANCE ALLOWANCE TO JUNIOR HOUSE PHYSICIAN AND HOUSE SURGEONS EMPLOYED IN HOSPITALS ATTACHED TO MEDICAL COLLEGES AND OTHER GOVERNMENT HOSPITALS

*5757. **Mr. Abdur Raziq Khan:** Will the Minister of Health, please refer to answer to starred question No. 5318 given on the floor of the House on 20th December, 1963 and state whether any decision has since been taken in the matter; if so, details thereof and in case no decision has yet been taken reasons therefor and the time by which the said decision will be taken ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - حکومت نے میڈیکل کالجوں سے وابستہ ہسپتالوں میں مامور جونیئر ہاؤس فزیشنوں اور ہاؤس سرجنوں کو یکم جنوری ۱۹۶۴ سے ۱۰۰ روپے ماہوار (مجموعی) الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے -

مسٹر عبدالرازق خان - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے یہ جو فرمایا ہے کہ جونئیر ہاؤس سرجن کو ۱۰۰ روپیہ ماہوار الاؤنس دینا منظور کر لیا ہے یہ بڑی اچھی بات ہے - لیکن یہ بھی بتائیے کہ ان کو دے بھی دیا گیا ہے یا نہیں - اگر دیا گیا ہے تو کب سے دیا گیا ہے -

Parliamentary Secretary (Health) : Instructions have issued and the latest date for the implementation was the 7th of March.

مسٹر عبدالرازق خان — آپ نے ہدایات تو جاری کر دی ہیں - ان پر عمل بھی ہوا ہے یا نہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری — یقیناً -

RAISING THE STANDARD OF CIVIL DISPENSARY AT VILLAGE "ZAIDA" IN TEHSIL SAWABI

***5759. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Civil Dispensary is functioning at village 'Zaida' in Tehsil Sawabi; if so, whether the said dispensary is housed in a Government owned building or in a rented building ;

(*b*) whether Government intend to raise the standard of the said Civil Dispensary to 8 Bed Hospital; if so, when ?

پارلیمنٹری سیکرٹری — (سردار محمد اشرف خان)— (الف) جی ہاں - سرکاری عمارت میں -

(ب) تیسرے پانچسالہ منصوبے میں استحقاق کی بنا پر زیدا کے لئے ایک دیہی مرکز صحت پر غور کیا جائے گا -

خان اجون خان جدون — پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ زیدا تحصیل صوابی کو وہ تھرڈ پلین میں include کر رہے ہیں لیکن آپ نے انبار کنڈہ کو سیکنڈ پلین میں include کیا ہے -

Parliamentary Secretary : The question relating to Ambarkunda has no concern with the original question. That is a separate question.

OPENING OF A HOSPITAL IN THE AREAS OF "TANAWAL' AND 'DHANGIR' OF TEHSIL ABBOTTABAD, DISTRICT HAZARA.

***5784. Mr. Sultan Muhammad Awan** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that there is no hospital in the areas of "Tanawal' and 'Dhangir' of Tehsil Abbottabad, District Hazara;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to open any hospital in the above said areas ;

(c) the number of dispensaries in the above mentioned areas along with the location of each ;

(d) the daily number of patients deriving benefit from the abovesaid dispensaries ?

پارلیمنٹری سیکرٹری—(سردار محمد اشرف خان) — (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ہسپتال نہیں البتہ تیسرے منصوبے کی مدت کے دوران تناول کے علاقے میں موضع گدا کے مقام پر اور دھینگیر کے علاقے میں حویلیاں کے مقام پر برنائے استحقاق ایک دیہی مرکز صحت قائم کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا ۔

(ج) دو ۔ ان میں سے ایک تناول کے علاقے میں شیروان کے مقام پر ہے اور دوسری دھینگیر کے علاقے میں حویلیاں کے مقام پر ۔

(د)	شیروان	۵۰ مریض	(اوسطاً)
	حویلیاں	۱۴۰ مریض	(اوسطاً)

مسٹر سلطان محمد اخوان—یہاں دو لاکھ کی آبادی ہے لیکن کوئی ہسپتال نہیں ۔ کیا حکومت اس بات پر غور کرے گی کہ وہاں کوئی ہسپتال یا Rural Centre بنا دیا جائے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری—ضرور غور کیا جائے گا ۔

ADMISSION IN KHYBER MEDICAL COLLEGE, PESHAWAR

***5795. Sardar Inayatur Rehman Khan Abbassi** : Will the Minister of Health please refer to answer to part (a) of my starred question No. 4894, laid on the table of the House, on 9th January 1964, and lay a complete list on the table of the House containing the names of candidates from Hazara District who had applied for admission in Khyber Medical College, Peshawar with the marks obtained by each of them in the Intermediate Examination ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان)—مطلوبہ معلومات ضمیمہ الف میں دی گئی ہیں ۔

ضمیمہ "الف"

۱۹۶۳—۶۴ء کے سیشن کے دوران میں خیبر میڈیکل کالج پشاور میں ضلع ہزارہ سے داخل ہونے والے امیدواروں کی فہرست

نمبر شمار	نام	نام والد	نشست جس کے لئے داخلہ دیا گیا	ایف ایس سی/ بی ایس سی نمبر	دیہی	شہری	پتہ
(۱)	ظہور الرحمن	سعید احمد	سابق صوبہ سرحد	۱۰۰۰/۸۹۲	دیہی		موضع دوبیتھر ڈاکخانہ میر پور ہزارہ ۔
(۲)	جہانگیر	حیدر خان	ایضاً	۱۰۰۰/۷۶۴	دیہی		سینئر سپرنٹنڈنٹ، آفس آف چیف فارسٹ آفیسر پشاور ریجن ۔
(۳)	جمعہ خان	عبد المنان	قبائلی (ہزارہ مدغم شدہ علاقہ)	۱۰۰۰/۵۸۷	دیہی		موضع کھارارری ، ڈاک خانہ بنیان، ہزارہ ۔
(۴)	مس نسیم سحر	ڈاکٹر عبد الروف خان ۔	سابق صوبہ سرحد	۱۰۰۰/۵۶۰	دیہی		معرفت روف منزل بفہ ہزارہ
(۵)	محمد اسلم خان	ڈاکٹر محمد شریف خان ۔	ڈاکٹروں کے لڑکے لڑکیوں کیلئے مخصوص نشستیں ۔	۱۰۰۰/۵۴۶		شہری	عالم منزل بنگلہ نمبر ۲۴۸ باہر روڈ ۔سپلائی بازار، ایبٹ آباد ۔
(۶)	عبدالکریم سعید	ڈاکٹر سعید احمد	ایضاً	۱۰۰۰/۵۰۶	دیہی		معرفت دارالسعید ۔ جیل روڈ ۔ ایبٹ آباد ۔

نمبر شمار	نام	نام والد	ایف ایس سی	غیر داخل شدہ امیدوار بی ایس سی	پتہ
			نمبر	نمبر	
(۱)	محمد نواز	سکندر خان	۵۶۶	۱۰۰۰	موضع عنایت آباد، ڈاک خانہ پٹہ، تحصیل مانسہرہ، ضلع ہزارہ ۔
(۲)	محمد سلیم	روشن دین	۵۵۶	۱۰۰۰	محلہ لیہار بانڈا مقام و ڈاک خانہ مانسہرہ، ضلع ہزارہ ۔
(۳)	محمد خورشید قریشی	محمد اسلم ٹیچر	۵۴۱	۱۰۰۰	مقام و ڈاک خانہ داتا براستہ ایبٹ آباد، ضلع ہزارہ ۔
(۴)	محمد صفدر خان	سمندر خان	۵۰۹	۱۰۰۰	موضع کھولران بالا ڈاک خانہ بولد ھیر، تحصیل ھری پور ہزارہ ۔
(۵)	اقبال محمود	عبد المجید	۵۰۶	۱۰۰۰	معرفت ضمیر احمد آرٹسٹ پاک فارسٹ انسٹیٹوٹ، پشاور یونیورسٹی ۔
(۶)	عبد الرؤف	عبد المجید	۴۹۱	۱۰۰۰	مقام و ڈاک خانہ بفہ، تحصیل مانسہرہ ہزارہ ۔
(۷)	مس طاہرہ پانی	ڈاکٹر شیر بہار خان	ایضاً	۱۰۰۰/۵۰۱	دارالشفا ایبٹ آباد ۔

سردار عنایت الرحمٰن خان عباسی - کیا آپ نے میرے سوال کو پڑھا ہے میرا سوال یہ تھا کہ کتنے امیدواروں نے داخلہ کی درخواستیں دی ہیں یا کتنے داخل ہوئے ہیں -

Parliamentary Secretary : The detail has been given in Appendix 'A' and for the information of the Member I will say that thirteen candidates from Hazara District applied for admission. Out of thirteen seven were admitted and six candidates could not be admitted.

Sardar Inayatur Rehman Khan Abbasi : Thank you.

BABU FAZAL AHMED, HEAD CLERK, B. V. HOSPITAL, BAHAWALPUR

***5801. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister of Health please refer to answer to part (*b*) of starred question No. 5577 given on the floor of the House on 8th January 1964 and state :—

(*a*) the date on which the Audit pointed out the 21 irregularities committed by Babu Fazal Ahmed ;

(*b*) whether Babu Fazal Ahmed was called upon to clarify his position regarding the said irregularities ; if so, the date thereof ;

(*c*) whether final decision has been taken in the matter if so, the details thereof along with the explanation given by Babu Fazal Ahmed in the matter, if any ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): Sir we could not get a reply to this question. We will reply to it on the next turn.

OPENING OF HEALTH CENTRES IN BAHAWALNAGAR DISTRICT

***5891. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) the names of the places in Bahawalnagar District, where 'Primary Health Centres' 'Sub-Health Centres' are to be opened during the remaining period of the Second Five Year Plan; along with the number of such centres already opened in the said District ;

(*b*) the number and names of the hospitals, in the above-mentioned District for which new buildings are being constructed alongwith the time by which the construction of the said buildings will be completed ;

(*c*) whether it is a fact that Government have sanctioned funds for the expansion of the Civil Hospital Fort Abbas; if so, the amount sanctioned for the purpose along with the date by which the said hospital will be expanded ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) (*i*) Nil, the Second Plan allocation for the Rural Health programme is already exhausted.

(*ii*) One, at Mandi Sadiq Gunj.

(*b*) Two at Civil Hospitals Fortabbas and Minchinabad ; to be completed during 1964-65.

(*c*) (*i*) Yes.

(*ii*) Rs. 1·5 lac for building and Rs. 0·5 lac for equipment; the work will be completed during the year 1964-65.

OPENING OF 'DENTAL CLINICS' IN THE DISTRICTS OF RAHIMYARKHAN AND BAHAWALNAGAR

*5892. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) the number of "Dental Clinics" proposed to be opened during fiscal year 1963-64 along with the names of the places where the said clinics will be opened;

(*b*) whether Government intend to open Dental Clinics in the Districts of Rahimyarkhan and Bahawalnagar also during the said year; if not, reasons therefor?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (*a*) (*i*) Six.

(*ii*) At Kohat, Sialkot, Jhang, Khairpur, Thatta and Turbat.

(*b*) (*i*) No.

(*ii*) Rahimyarkhan already has a Dental Clinic. Only one Dental Clinic was sanctioned for each region during 1963-64 and Khairpur district headquarter was given the highest priority in Khairpur Region on account of its being a Divisional headquarter.

QUALIFIED MEDICAL PRACTITIONERS PRACTISING IN THE RURAL AREAS OF THE PROVINCE

*5911. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) the District-wise total population of the rural areas of the Province and the number of qualified medical practitioners practising in the said areas ;

(*b*) the steps Government have taken to make up the deficiency of qualified medical practitioners in the said areas ;

(*c*) the scale of pay of Medical Officers posted in rural areas ;

(*d*) whether Government intend to register experienced but unqualified medical practitioners who are at present servicing the people in rural areas to enable them to prescribe allopathic medicines ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) —

(الف) (۱) ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق مغربی پاکستان کے ہر ضلع کی دیہی علاقوں کی آبادی ایک کیفیت نامہ ضمیمہ ''الف'' میں دی گئی ہے جسے دیکھا جا سکتا ہے۔

(۲) معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

(ب) حکومت کسی کو مجبور نہیں کر سکتی کہ وہ کسی دیہی علاقے میں یا کسی خاص شہری علاقے میں پریکٹس کرے۔ تاہم یہ امید کی جاتی ہے کہ جب پانچسالہ منصوبوں کے دوران میں بڑے دیہاتوں کی معاشی حالت بہتر اور سہولیات زندگی زیادہ میسر ہو جائیں گی تو زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر ان علاقوں میں آباد ہو جائیں گے۔

(ج) ۲۵۰—۲۰—۲۵/۴۵۰—۲۵/۶۰۰—۲۵۰—۷۵۰ روپے

(د) جی نہیں۔ لیکن ایلوپیتھک سسٹم آرڈیننس (انسداد استعمال بے جا) کے تحت ایسے قواعد مرتب کئے جا رہے ہیں جن کی رو سے غیر رجسٹرڈ ڈاکٹر بھی خطرناک ادویہ اینٹی بائیوٹکس تجویز کر سکیں گے۔

APPENDIX 'A'

POPULATION OF RURAL AREAS IN EACH OF THE DISTRICT OF WEST PAKISTAN ACCORDING TO 1961 CENSUS

Serial No.	District	Population in Areas
1	Hazara	1,311,024
2	Mardan	708,046
3	Peshawar	831,050

Serial No.	District	Population in Rural Areas
4	Kohat	856,457
5	Malakand Agency...	1,520,848
6	Mohmand Agency	294,215
7	Khyber Agency	392,6 24
8	Kurram Agency	177,589
9	Dera Ismail Khan	314,302
10	Bannu	886,887
11	North-Waziristan Agency	159,479
12	South-Waziristan Agency	235,442
13	Campbellpur	623,653
14	Rawalpindi	730,4
15	Jhelum	643,669
16	Gujrat	1,157,940
17	Gujranwala	947,018
18	Sialkot	1,341,801
19	Sheikhupura	943,936
20	Lahore	1,014,631
21	Lyallpur	
22	Sargodha	1,183,282
23	Jhang	905,939

Serial No.	District	Population in Rura Areas.
24	Mianwali	604,537
25	Montgomery	1,894,738
26	Multan	2,125,385
27	Muzaffargarh	916,925
28	Dera Ghazi Khan	679,183
29	Bahawalpur	597,173
30	Bahawalnagar	717,889
31	Rahimyar Khan	901,817
32	Jaccobabad	470,499
33	Sukkur	623,421
34	Larkana	506,816
35	Nawabshah	602,256
36	Khairpur	425,727
37	Hyderabad	771,257
38	Dadu	430,312
39	Tharparkar	634,510
40	Sanghar	359,766
41	Thatta	340,846
42	Karachi .. .. — ..	131,446
43	Lasbela .. .. — —	87,687
44	Quetta/Pishin .. .. — —	145,525

Serial No.	District	Population in Rural Areas.
45	Sibi	106,700
46	Loralai	102,813
47	Zhob	76,856
48	Chagai	35,525
49	Kalat	315,053
50	Mekran	121,895
51	Kharan	36,153
	Total ..	33,225,806

Major Abdul Majid Khan: If the Government cannot compel anybody to practice in the rural areas, may I know whether they intend to increase dispensaries in the rural areas.

پارلیمنٹری سیکرٹری - اسکا جواب پہلے دیا جا چکا ہے - جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے وہ پورا انتظام کر رہی ہے کہ رورل ایریاز کو ڈاکٹر مہیا کئے جائیں - جیسا کہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ اس سال ہسپتالوں میں طلبا کی تعداد بڑھا دی گئی ہے اور گورنمنٹ بڑی تیزی اور تندھی سے رورل پروگرام کو کامیاب بنا رہی ہے -

HEALTH CENTRES AT VILLAGE GULOZAI

*5920. **Major Abdul Majid Khan**: Will the Minister of Health please refer to part (*d*) of answer to my starred question No. 3302 given on the floor of the House on 2nd July, 1963 and state whether Government have asked the Director, Health Services, Peshawar Region to submit proposal for setting up of a Health Centre at village "Gulozai"?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جی نہیں ۔

HOSPITAL AT BATAGRAM

*5921. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Health please refer to answer to my starred question No. 3300 given on the floor of the House on 2nd July, 1963 and state whether the opening of a Sub Health Centre at Batagram has been included in the 3rd Five Year Plan?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ تیسرے پنجسالہ منصوبے میں ذیلی مراکز کے وقوع کا ابھی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے ۔

ABOLITION OF 28 POSTS OF WHOLE TIME FOOD INSPECTORS

*5923. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Health please refer to the answer to my starred question No. 3000 given on the floor of the House on 2nd July 1963, and state the decision taken by Government regarding revival of the posts of Food Inspectors ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ گورنمنٹ فوڈ انسپکٹروں کی آسامیوں کو دوبارہ بحال کرنے کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔ اس معاملے پر حکومت سرگرمی سے غور کر رہی ہے ۔

Major Abdul Majid Khan : It is a two years old case. How much more time it is going to take ?

Parliamentary Secretary : It is in its final stages. The case is with the Finance Department and after their advice, immediate decision will be taken.

OPENING OF SUB-HEALTH CENTRES FOR ILAQA DAUDZAI

*5926. **Major Abdul Majid Khan** : Will the Minister of Health please refer to answer to my starred question No. 1739 given on the floor of the House on 26th March, 1963 and state whether opening of a Sub-Health Centre for Ilaqa Daudzai has been included in the 3rd Five Year Plan; if not; reasons therefor?

Parliamentary Secretary (SARDAR MUHAMMAD ASHRAF KHAN) : Sir we have not received the answer to this question and we will reply to it on the next turn.

T. B. CLINICS

*5952. **Chaudhri Muhammad Ali**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that provision for setting up four T.B. Clinics in the Province has been made in the current year's budget ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number of clinics out of those mentioned in (*a*) above be opened in Bahawalpur Division ;

(*c*) the number of T.B. Clinics already functioning in each of the Division of West Pakistan ;

(*d*) the number of T.B. patients admitted in the clinics of Multan and Bahawalpur Divisions during the period from 1st January, 1963 to 1st January 1964;

(*e*) the number of patients out of those mentioned in (*d*) above, who were discharged as cured in the said clinics ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) ندارد ۔

(ج) مطلوبہ اطلاع حسب ذیل ہے :۔

ڈویژن کا نام	سرکاری ٹی بی کلینک کی تعداد
۱۔ پشاور	۰
۲۔ راولپنڈی	کوئی نہیں
۳۔ لاہور	۳
۴۔ سرگودھا	۴
۵۔ ملتان	۲
۶۔ بہاولپور	۱
۷۔ خیرپور	۴
۸۔ حیدر آباد	۴
۹۔ کوئٹہ	۴
۱۰۔ قلات	۱
۱۱۔ ڈی۔ آئی۔ خان	۲
۱۲۔ کراچی	۱

(د) یہ کلینک داخلی مریضوں کے لئے نہیں ہیں اور اس لئے اس میں داخلہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا تاہم مورخہ ۱-۱-۱۹۶۳ سے ۳۱-۱۲-۱۹۶۳

تک ان شفاخانوں سے استفادہ کرنے والے مریضوں کی تعداد حسب ذیل ہے :-

ڈویژن	جائے وقوع	استفادہ کرنے والے مریضوں کی تعداد
ملتان :	ٹی-بی کلینک مظفرگڑھ	۷٬۳۶۷
	ٹی بی کلینک ڈی-جی-خاں	
بہاولپور :	بہاولپور ٹی-بی-کلینک	۱۷٬۹۲۸

(ہ) جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے یہ ٹی-بی کلینک صرف بیرونی مریضوں کے لئے ادارے ہیں اسی لئے ان میں مریضوں کو داخل کرنے اور خارج کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

SETTING UP A HEALTH CENTRE IN DISTRICT FORT ABBAS

*5959. **Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that provisions has been made in the next Five Year Plan for setting up a Health Centres for every 50 thousand rural population in the Province ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, number of Rural Health Centres to be opened in Bahawalnagar during the said period. ;

(*c*) whether there is any scheme for setting up some health centres in Tehsil Fort Abbas which has a population of nearly 2½ lacs, if so, the date by which such centres are likely to be opened ?

Parliamentary Secretary (SARDAR MUHAMMAD ASHRAF KHAN): (*a*) No, it is the ultimate target not likely to be achieved before the end of Fourth Plan.

(*b*) The exact number of Centres for Bahawalnagar district during the Third Plan cannot be stated at this stage since the exact West Pakistan allocation for Health is being formulated. The number of Health Centres will be determined on the basis of the plan allocation for Rural Health programme and Bahawalnagar district will certainly get its due share.

(*c*) As at (*b*) above; the detailed plan has not so far been prepared since it will be determined by the Plan allocation for Rural Health Programme during the Third Plan.

Mr. Speaker : The Question Hour is over.

ماسٹر خان گل ۔ جناب میرا سوال رہ گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر کہیں ۔

ایک آواز ۔ باقی جو سوال رہ گئے ہیں وہ اگلے turn پر آئیں گے ۔

حاجی عبدالمجید جتوئی ۔ جناب میں منسٹر صاحبہ سے پوچھوں گا کہ میری بات کا کیا ہوا ۔

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) ۔ جناب اگر آپ ایک دو منٹ دے دیں تو بہتر ہوگا ۔ یہ سوال جتوئی صاحب کے حالات سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ انکو personally دواؤں کی شکایت ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ Question hour ختم ہو گیا ہے اگر وہ آپ کے چیمبر میں آ جائیں تو آپ انکو جواب دے دیجئے گا ۔

ماسٹر خان گل ۔ جناب مجھے جواب نہیں دیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا کونسا سوال تھا ۔

ماسٹر خان گل ۔ میرا سوال نمبر ۶۱۶۵ ہے ۔

Mr. Speaker :Mr. Ashraf, please answer this question on the next turn.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

Procurement of Medicines for Distribution in Fort Abbas Tehsil

***5961. Chaudhri Muhammad Ali** : Will the Minister of Health, be pleased to state the amount spent by the Health Department on the procurement of medicines for distribution in Fort Abbas Tehsil of District Bahawalnagar from 1963 to 1st January, 1964 under Malaria Eradication Scheme along with the names of places, where these medicines have been distributed and the strength and particulars of staff working in this connection ?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) ۔ انسداد ملیریا سکیم کے تحت ڈسٹرکٹ بہاول نگر کی تحصیل فورٹ عباس میں ۱۹۶۳ء سے جنوری ۱۹۶۴ء تک ادویہ تقسیم کرنے کی غرض سے ان کی فراہمی پر کوئی خرچ برداشت نہیں کیا گیا ہے نہ ہی اس خاص مقصد کے لئے انسداد ملیریا پروگرام کے تحت کوئی عملہ مامور کیا گیا ۔

Supply of Medicines to M.P.As.

***5962. Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the total expenditure incurred by Government during (*i*) the last Budget Session, and (*ii*) the current Session of the Assembly separately on the provision of facilities to the Members of the Provincial Assembly ;

(*b*) the number of Members to whom medicines costing more than Rs. 100 and less than Re. 1 (separately) were supplied during the said Sessions;

(*c*) the biggest quantity of medicines supplied to a Members along with the cost thereof?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) -

(الف) (۱) ۱٬۸۱۳۶۰۴

(۲) ۱٬۲۴۳۶۵۰

(ب) ارکان کی تعداد جن کو	گذشتہ بجٹ سیشن	موجودہ سیشن
۱۰۰ روپے سے زائد مالیت کی ادویہ فراہم کی گئیں -	—	۱
ارکان کی تعداد جن کو ۱ روپے کم مالیت کی ادویہ فراہم کی گئیں-	—	۰

(ج) گذشتہ اور موجودہ سیشنوں کے دوران میں صرف ایک رکن کو سب سے زیادہ ادویہ فراہم کی گئیں جن کی قیمت علی الترتیب ۳۹۴۳۰ روپے اور ۱۷۴۴۵ روپے ہے -

---

NUMBER OF BEDS FOR T.B. PATIENTS IN HOSPITALS AND DISPENSARIES OF SIALKOT DISTRICT

*5983. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Health, be pleased to state:—

(*a*) the number of beds provided for T.B. patients in different hospitals and dispensaries of Sialkot District ;

(*b*) the number of T.B. patients in the said District during 1963-64 along with the number of those actually treated and of those who recovered during the said year ;

(*c*) the steps being contemplated to extend treatment facilities to T.B. patients in the said District ?

Minister of Health (BEGUM MEHMOODA SALIM KHAN) : (*a*) Nil.

(*b*)(*i*) The exact number of T.B. patients in Sialkot District is not known.

(*ii*) The number of patients actually treated in Sialkot district is as under:—

Indoor	*Outdoor*
Nil	7,299

The Exact number of those who recovered out of 7,299 treated as outdoor patients is not known.

(*c*) The Government is contemplating to establish more T. B. Clinics and to add T.B. beds in the District Headquarters Hospitals throughout West Pakistan, during the Third Five Year-Plan. The Sialkot District will receive its due share.

STAFF EMPLOYED IN THE NAROWAL TEHSIL FOR THE ANTI-MALARIA CAMPAIGN

*5984. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Health, be pleased to state:—

(*a*) the staff cadre-wise employed in the Narowal Tehsil for the Anti-Malaria Campaign ;

(*b*) the kind and volume of work done by the said staff during the July—December, 1963 ;

(*c*) the programme chalked out by the said staff for the execution of the above said campaign during the current half-year, *i.e.*, up to June, 1964 ;

(*d*) the number of Malaria cases treated in the hospitals and dispensaries of the said Tehsil during (*i*) July—December, 1962 and (*ii*) July—December 1963 ?

Minister of Health (BEGUM MAHMOODA SALIM KHAN) :

(*a*) (1) Sanitary Inspector .. One.

(2) Sanitary Supervisor ... One.

(3) Sanitary Petrols ... Four.

(*b*) The staff remained on flood duty from July to December, 1963, and the work done is shown in Appendix 'A'*

(*c*) The staff will do the sanitary and derating work. The programme is chalked out in every month. The programme for the month of February, 1964 is attached as Appendix 'B'*

(*d*) (*i*) 3,390 cases.

(*ii*) 1,979 cases.

OPENING OF RURAL HEALTH CENTRES IN SIALKOT DISTRICT

*5985. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Health be pleased to state the names of places in Sialkot District where Rural Health Centres (*i*) have been opened, and (*ii*) are proposed to be set up along with the expected dates by which they will start functioning ?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) : (۱) کوٹ نینان کے مقام پر اس کے ذیلی مراکز صحت بیکھ چک بھکواڑی اور بھیری خورد میں ہیں ۔

(۲) دوسرے منصوبے کی بقیہ مدت کے دوران کوئی نہیں ابھی تیسرے منصوبے کے تفصیلی پروگرام کو آخری شکل نہیں دی گئی ہے ۔

---

*Please see Appendix 'A' at the end.

INSTITUTIONS IMPARTING INSTRUCTIONS IN MEDICINE, SURGERY, GENERAL HEALTH ACCORDING TO ALLOPATHIC, HOMOEOPATHIC, UNANI SYSTEM

*5991. **Chaudhri Muhammad Ibrahim** : Will the Minister of Health be pleased to state :—

(*a*) the names of the institution in West Pakistan imparting instruction in (*i*) Medicine, (*ii*) Medicines and Surgery, (*iii*) General Health according to the —(*i*) Allopathic, (*ii*) Homoeopathic, (*iii*) Unani System along with the names of Degrees , Diplomas, or certificates awarded by the said institutions ;

(*b*) the annual budget grant of each of the said institutions for the current fiscal year ;

(*c*) the number of students in each class of each of the said institution belonging to the different Divisions of West Pakistan and foreign countries separately along with names of the Foreign countries and the numbers of seats allocated to each of them ;

(*d*) the types of facilities in regard to fees, books, recreation board and lodging, etc., made available to the students hailing from foreign countries.

(*e*) the total amount of foreign exchange being earned by Government on imparting medical education to the students from the foreign countries.

Minister of Health (BEGUM MAHMOODA SALIM KHAN) : (*a*) *allopathic*.

(*i*) Medicine only—Nil

(*ii*) *Medicine and Surgery*—

I. *King Edward Medical College, Lahore*—

(*a*) Degrees—

(1) M.B., B.S.

(2) Doctor of Medicine.

(3) Master of Surgery.

(4) M.Sc. (Anatomy.)

(5) M.Sc. (Physiology).

(6) M.Sc. (Pharmacology).

(*b*) Post-Graduates Diplomas—

(1) Diploma in Tuberculosus Diseases.

(2) Eyes Diseases.

(3) Ear, Nose and Throat

(4) X-Ray Diagnosis.

(5) X-Ray Treatment.

(6) Clinical Pathology.

(7) Child Health.

(8) Anaesthesia.

(9) Midwifery and Diseases of Women.

II. *Nishtar Medical College, Multan*—

(*a*) Degrees—

M.B., B.S.

(*b*) Post Graduate Diplomas—

(1) Eye Diseases.

(2) Midwifery and Diseases of Women.

III. *Liaquat Medical College, Jamshoro (Hyderabad)*—

(a) Degree—
(1) M.B., B.S.
(2) Doctor of Medicines.
(3) Master of Surgery.
(4) M.Sc. (Anatomy)
(5) M.Sc. (Physiology)
(6) M. S.c. (Pharmacology).

(b) Post-Graduate Diplomas—
(1) Child Health.
(2) Clinical Pathology.
(3) Eye Diseases.
(4) Ear, Nose and Throat.
(5) Anaesthesia.
(6) Midwifery and Diaseases of Women.
(7) X-Ray.

IV. *Dow Medical College, Karachi*—

(a) Degree—
M.B., B.S.,

V. *Khyber Medical College, Peshawar*—

(a) Degree—
M.B., B.S.

VI. *Fatima-Jinnah Medical College for Women, Lahore*—

(a) Degree,—
M.B ., B.S.

VII. *West Pakistan Medical School, Bhawalpur*—
Diplomas —Licentiate of State Medical Faculty.

(*iii*) *General Health*—
IX. *Institute of Hygiene and Preventive Medicines, Lahore*—

Awards D Post-Graduates Diplomas in—

(*i*) Public Health (D.P.H.)
(*ii*) Maternity and Child Welfare (D.M.C.W.)

(*ii*) *Homeopathic*—No list is maintained by Government, Information collected.

(*iii*) *Unani*—

(I) *Government Abbasia Tibbya College, Bhawalpur*—

(a) Diplomas—Mahir-e-Tibb-o-Jarahat.

(b) Certificate—Muaawan-i-Sehat.

(II) *Tibbya College Anjuman-Himayat-i-Islam, Lahore*—
(a) Hakim Haziq.

(b) Zubda-i-tul-Hukama.

(III) *Sind Tibbya College, Hyderabad*—

Diploma in Unani Medicine and Surgery (D.U.M.S.) by Sind University.

(IV) *Azam Tibbya College, Hyderabad*—
Diplomas Fazal-e-Tibb-o-Jarahat.

V. *Tibbya College Tando Tayyab, Hyderabad*—
Diploma of Unani Medicine and Surgery.

VI. *College of Eastern Medicines, Karachi*—
Diploma of Fazal-i-Tibb-o- Jarahat.

(*b*) *Name of Institution*

	Budget for 1963-64 Rs.
(1) Dow Medical College, Karachi ..	13,90,570
(2) Liaquat Medical College, Hyderabad, ..	11,38,430
(3) Nishtar Medical College, Multan ..	8,16,250
(4) King Edward Medical College, Lahore ..	11,14,080
(5) Fatima-Jinnah Medical College for Women, Lahore	7,30,710
(6) Khyber Medical College, Peshawar ..	10,67,328

Notes—(*i*) 50 per cent of the budget expenditure of the Fatima-Jinnah Medical College for Women, Lahore, is met by the Central Government.

(*ii*) The expenditure on the Khyber Medical College, Peshawar is met by the Peshawar University out of the grants given by the Provincial Government.

(*c*) (*i*) Number of students in each Class—

Name of the College	I-Year M.	I-Year W	II-Year M	II-Year W	III-Year M	III-Year W	IV-Year M	IV-Year W	V-Year M	V-Year W	Total
1. K. E. Medical College, Lahore	97	17	105	13	105	14	108	12	163	8	642
2. Nishter Medical College, Multan	104	16	101	12	95	15	117	19	135	9	623
3. Khyber Medical College, Peshawar	74	16	67	14	51	7	64	7	71	11	382
4. Liaquat Medical College, Hyderabad	90	14	80	7	55	11	82	22	99	21	600
5. Dow Medical College, Karachi	98	38	113	33	98	40	123	38	142	39	762
6. Fatima Jinnah Medical College for Women, Lahore.	..	84	..	95	..	93	..	117	..	133	522

(*ii*) Divisionwise number of students in each class and of foreign countries separately with the names of the foreign countries not available for the present. Information is being collected from the Colleges and will be submitted later on.

(*d*) Information being collected.

(*e*) Information not available and is being collected.

ABOLITION OF TEST FOR L.S.M.F., DOCTORS SEEKING ADMISSION TO M.B., B.S., CLASSES.

***6008. Diwan Syed Ghulam Abbas Bukhari** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the L.M.S.F. Doctors seeking admission to the M.B.,B.S., Classes in the Province have to appear in a test conducted for the purpose ;

(*b*) whether it is also a fact that the L.S.M.F. Doctors in East Pakistan, are admitted to the M.B.,B.S., Classes without any such test ;

(*c*) if answers to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to abolish the test in West Pakistan also ?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) — (الف) جی ہاں ۔

(ب) حکومت مشرقی پاکستان سے استدعا کی گئی ہے ۔ کہ وہ مطلوبہ معلومات بذریعہ تار بھیج دے

اور وہ موصول ہونے پر پیش کر دی جائیں گی -

(ج) کیونکہ پاکستان میڈیکل کونسل ہی ضروری امتحانات منعقد کرانے کی مجاز ہے اس معاملے پر مشورہ حاصل کرنے کے لئے پاکستان میڈیکل کونسل سے رجوع کیا گیا ہے - اور موصول ہوتے ہی پیش کر دیا جائے گا -

---

INADEQUATE SUPPLY OF MEDICINE IN LADY READING HOSPITAL PESHAWAR.

*6012. **Begum Mumtaz Safdar** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the amount provided by Government to the Lady Reading Hospital for purchase of medicines and other purposes for its female section during the year 1963-64.

(*b*) whether Government is aware of the fact that in the above said hospital medicines are not provided to all the patients and very often poor patients have to purchase the prescribed medicines from the market at abnormal rates;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take any steps in the matter ?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) ! (الف) ۲۰۰۰ روپے

(ب) جی نہیں -

(ج) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا - لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل اور زنانہ ہسپتال پشاور کے بجٹ کے اشتمال پر سرگرمی سے غور کیا جا رہا ہے -

---

HOSPITALS/DISPENSARIES FUNCTIONING IN TEHSIL PHALIAN

*6051. **Chaudhri Sai Muham mad** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) number of Rural Hospitals/Dispensaries functioning in Tehsil Phalia, District Gujrat which comprises a population of more than 5 thousand ;

(*b*) whether Government intend to open more hospitals in the said area;

(*c*) the yearly amounts of funds spent on providing medicines in each of the said rural Hospitals/Dispensaries ?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خان) ! (الف) چھ

(ب) تیسرے منصوبے کی مدت میں چھوں پر اور بسال کے مقامات پر برہنائے استحقاق دو دیہی مراکز صحت قائم کرنے کے سوال پر غور ہونے کا امکان ہے -

(ج) مذکورہ بالا ڈسپنسریوں میں دواؤں پر سالانہ صرفہ شدہ رقم کی تفصیل درج ہے :- روپے

(۱) کنال ڈسپنسری واسو .. ۵۴۳۶.۰

(۲) دیہی ڈسپنسری چیلیانوالہ .. ۸۳۸۶ .

(۳) دیہی ڈسپنسری میانا گوندل .. ۱۱۳۸۶.۰

(۴) دیہی ڈسپنسری چمون .. ۹۰۸۶.۰

(۵) دیہی ڈسپنسری رکن .. ۸۶۹۶.۰

(۶) دیہی ڈسپنسری ہرسال .. ۸۳۵۶.۰

TEHSIL HEADQUARTERS HOSPITAL PHALIA

***6052. Chaudhri Sai Muhammad** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) number of beds provided in the Tehsil Headquarters Hospital, Phalia ;

(*b*) the average number of patients admitted to the above said Hospital from July, 1963 to date:—

(*c*) whether it is a fact that a number of patients admitted to the said Hospital are kept in Verandas exposed to the intense cold whether;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, Government intend to add new rooms to the said Hospital to accommodate more patients there ; if so, the date by which the new rooms are likely to be constructed ?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خاں) — (الف) ۱۲ -

(ب) ۴۰۶ -

(ج) جی ہاں—ہنگامی اور اشد ضرورت کے وقت عوام کی جانب سے عطا کردہ چکون سے محفوظ برآمدوں میں -

(د) جی ہاں—اس پر تیسرے منصوبے کے دوران بربنائے استحقاق غور کیا جائے گا جس کے لئے فی‌الوقت کوئی تاریخ متعین نہیں کی جا سکتی -

---

MAYO HOSPITALS LAHORE AND LIAQUAT MEDICAL COLLEGE, HYDERABAD.

***6144. Haji Abdul Majid Jatoi** :Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the number of Surgical and Medical Units in the Mayo Hospital, Lahore and Liaquat Medical College, Hyderabad separately ;

(*b*) the amount of annual budget of Mayo Hospital, Lahore Service Hospital, Lahore, King Edward College, Lahore and Liaquat Medical College, Hyderabad separately;

(c) the number of Doctors working in Medical and Surgical Out-Door Patient Department in the Mayo Hospital, Lahore ;

(d) the number of Doctors working in Medical and Surgical Out-door Patients Departments in the Liaquat Medical College Hospital, Hyderabad along with the daily attendance of patients in both of the Out-Door Departments ;

(e) the number of new and old Micro Buses and Ambulances provided in Mayo Hospitals, Lahore, and Liaquat Medical College, Hospital, Hyderabad, separately ;

(f) the number of Professors and Assistant Professors in each Department working in the Liaquat Medical College, Hyderabad and King Edward Medical College, Lahore ?

Minister of Health (Begum Mehmooda Saleem Khan) : (a) The required information is given below:—

	Units	*Mayo Hospital, Lahore*	*L. M. College Hospital, Hyderabad.*
(a)	Surgical ..	Three ..	Two
	Medical ..	Two ..	Two.

(b) The amount of annual budget for the year 1963-64 is given below:

	Rs.
(1) Mayo Hospital, Lahore ..	38,97,960
(2) Services Hospital, Lahore ..	9,05,470
(3) King Edward Medical College, Lahore ..	11,14,080
(4) Liaquat Medical College, Hyderabad ..	11,38,430

(c) The required information is given below:—

Surgical ..	One whole-time.
Medical ..	One whole-time.

(d) The required information is given below:—

Surgical	Two (whole-time)
Medical ..	Two (whole-time)

Daily Average attendance—

	Old Cases	*New Cases*	*Total*
Surgical O.P.D. ..	68	74	142
Medical O.P.D. ..	227	213	440

Note—In addition to the whole-time Medical Officers in the Surgical and Medical Out-patients Departments at both the Liaqaut Medical College Hospital, Hyderabad and the Mayo Hospital, Lahore, the Professor and the Assistant Professors of the Department concerned also attend the Out-Patients departments for one to two hours for giving consultation to complicated and serious cases and the teaching of students.

(e) The required information is given below:—

	Mayo Hospital, Lahore		*L.M. College Hospital, Hyderabad*	
	Old	New	Old	New
Microbuses ..	2	..	1	..
Ambulances ..	2	..	2	..

NUMBER OF PROFESSORS AND ASSISTANT PROFESSORS IN EACH DEPARTMENT WORKING IN THE LIAQUAT MEDICAL COLLEGE HYDERABAD AND THE KING EDWARD MEDICAL COLLEGE, LAHORE.

Serial No.	Name of Department	Name of Post	Number in L. M. College, Hyderabad	Number in K. E. M. College, Lahore	Remarks
1	Medicine ..	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	
2	Clinical Medicine.	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	
3	Peadiatrics ..	Professor	..	1	
		Assistant Professor.	1*	1	*The post of Assistant Professor has been upgraded to that of Professor from 1964-65.
4	Cardiology ..	Professor	..	1	
		Assistant Professor.	1	..	
5	Surgery ..	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	
6	Clinical Surgery	Professor	..	1	
		Assistant Professor.	..	1	
7	Op. Surgery	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	
8	Orthopaedic Surgery.	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	..	1	
9	Ophthalmology.	Professor	1	1	
		Assistant Professor Lecturer.	1 1	1 ..	
10	E. N. T.	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	
11	Cardiac Surgery	Professor	..	1	
		Assistant Professor.	..	1	
12	Urology.	Professor	..	1	

Serial No.	Name of Department	Name of Post	Number in L. M. College, Hyderabad	Number in K. E. M. College Lahore	Remarks
13	Anaesthesia ..	Professor	..	1	
		Assistant Professor.	1*	1	*Anaesthetist (W. P. H. S., I)
14	Midwifery and Gynaecology.	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	
15	Clinical Midwifery and Gynaecology.	Professor	..	1	
		Assistant Professor.	..	..	
16	Tuberculosis.	Associate Professor / Assistant Professor	1 (Assistant Professor)	1	(Associate Professor).
17	Dermatology	Assistant Professor	..	1	
18	Neurology	Assistant Professor	..	1	
19	Pathology	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	
20	Physiology	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	2	2	(One for Biochemistry).
21	Pharmacology	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	
22	Anatomy	Professor	1	1	
		Assistant Professor.	1	1	

Development Schemes of the Health Department for the Former N.-W. F.P.

***6165. Master Khan Gul** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) the names of Development Schemes of the Health Department for the former N-W.F.P. area included in Second Five-Year Plan along with the estimated costs ;

(*b*) the details of the total expenditure incurred on the said schemes ;

(*c*) the names of the schemes out of these mentioned in (*a*) above which (*i*) have been completed so far and (*ii*) which are still under implementation ;

(*d*) the names of schmes, out of those mentioned in (*a*) above which pertained to Kohat District ?

Minister of Health (Begum Mahmooda Salim Khan); (*a*)List 'Appendix I' gives the required information. *

(*b*) List "Appendix II" give the required information *.

(*c*) List "Appendix III (1) and III (*ii*)" give the required detail under (*i*) and (*ii*) respectively*

(*d*) List "Appendix IV" gives the required detail*

ANNUAL BUDGET PROVISIONS OF LIAQUAT MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL AT HYDERABAD

***6211. Haji Abdul Majid Jatoi** : Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether the Annual Budget Provisions of Liaquat Medical College and Hospital at Hyderabad, are equal to the Annual Budget provisions of King Edward Medical College, Lahore and attached Hospitals, i.e., Mayo Hospitals, Wallingdon Hospital, Kot Lakhpat Hospitals and Service Hospital ;

(*b*) the number of beds in the hospitals at Hyderabad and Lahore, including the beds at Gangaram Hospital and its associated hospital separetly;

(*c*) whether there is any difference in the number of specialists provided by the Government at the Liaquat Medical College, and Hospital, and the King Edward Medical College and Hospitals attached to the College, if so, reasons therefor and whether Government intend to remove this disparity ?

Minsiter of Health (Begum Mehmooda Salim Khan) : (*a*) No.

(*b*) *Number of beds in hospitals at Lahore—*

		Beds
(1) Mayo Hospital	..	864
(2) Lady Wallingdon Hospital	..	150
(3) Lahore General Hospital	..	500
(4) Services Hsopital	..	55
(5) Government Mental Hospital	..	1,408
(6) Lady Aitchison Hospital	..	100
(7) Police Hospital	..	64
(8) Police Fort Hospital	..	12
(9) Qurban Line Hospital	..	18
(10) Ganga Ram Hospital	..	401
(11) Naraindas Mool Chand Hospital	..	74
(12) Satluj Rangers	..	30
(13) Infectious Diseases Hospital, Bilal Guni (Municipal Hospital).	..	120
(14) Janki Devi Jamiat Singh Hospital (Private Hospital)	..	45
(15) United Christian Hospital, (Private Mission Hospital)		156
16) B.I. and Juvenile Jail Hospital	..	80
(17) District Jail Hospital	..	25

*Please see Appendix B at the end.

Number of beds in Hospitals at Hyderabad—

		Beds
(1) Liaquat Medicl College Hospital—		
(*i*) Jamshoro	..	413
(*ii*) Hyderabad	..	85
(2) Mental Hospital	..	266
(3) Women Hospital	..	75
(4) Sind Police Hospital	..	12
(5) Lady Graham Hospital, Hyderabad (Private)	..	38
(6) St. Elizabeth Hospital, Hyderabad	..	30
(7) Memon Charitable Hospital	..	52
(8) Central Prisons Hospital	..	90

(*c*) Yes. The reason is that the King Edward Medical College, Lahore, and its attached hospitals have developed over a period of more than a century. The number of beds in its attached hospitals, i.e., Mayo and Lady Willingdon Hospitals is more than one thousand. The Liaquat Medical College, Hyderabad was started in 1951. The new hospital has been completed only during this year. The total number of beds at Jamshoro are 413 and in the city 85. Consequently, the same number of specialists cannot be appointed as at the King Edward Medical College and its affiliated hospitals at present. However, in due course at Liaquat Medical College and Hospital will also grow and as more beds are made available in its attached hospitals a greater number of specialists will be appointed. It may, be noted that some additional specialists will be appointed during the next financial year for which sanction has been accorded.

SHORTAGE OF QUALIFIED DOCTORS IN WEST PAKISTAN

***6212. Haji Abdul Majid Jatoi** : Will the Minister of Health be pleased to state whether there is a shortage of qualified doctors, in West Pakistan; if so, the steps Government have taken or intend to take in this behalf ?

وزیر صحت (بیگم محمودہ سلیم خاں) — جی ہاں—اگر ہم ترقی یافتہ ممالک مثلاً امریکہ اور روس کے معیار سے مقابلہ کریں -

جی نہیں - اگر ہم مغربی پاکستان کی حالت کو مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے ان ممالک سے مقابلہ کریں جو ابھی ترقی کر رہے ہیں -

آزادی کے وقت مغربی پاکستان میں صرف ایک میڈیکل کالج کام کر رہا تھا جس میں سالانہ ۱۰۰ طلباء کو داخلہ ملتا تھا اور جہاں سے سالانہ ۹۰ سے ۹۵ تک گریجویٹ بن کر نکلتے تھے ، ڈو میڈیکل کالج (جو آزادی کے بعد کراچی منتقل کر دیا گیا تھا) حیدر آباد میں دو سال قبل ہی قائم ہوا تھا وہ ابھی ابتدائی حالت میں تھا - مغربی پاکستان میں کوئی میڈیکل سکول نہ تھا - اب صوبے میں چھ میڈیکل کالج

کام کر رہے ہیں - ہر سال کامیاب ہونے والے گریجویٹوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے -

۱۹۶۳ء میں ان چھ کالجوں سے ۶۲۸ میڈیکل گریجویٹ بن کر نکلے جن میں ۱۶۹ عورتیں اور ۴۵۹ مرد تھے -

علاوہ ازیں میڈیکل سکول بہاول پور سے ۱۳۹ لائسنشیٹ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کامیاب ہوئے - جن میں تعلیم مذاہب کی ۲۴ عورتیں اور ۱۱۵ مرد تھے -

تیسرے پنجسالہ منصوبے اور بعد کے منصوبوں میں جو مزید اقدام کئے جائیں گے ان پر مناسب غور کیا جائے گا -

---

ACCUMULATION OF RAIN-WATER IN VILLAGE ZAIDA, TEHSIL SAWABI

*6222. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister of Health be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a large quantity of rain-water remains blocked and stegnates during the whole of the year in village Zaida of Tehsil Swabi due to improper drianage arrangements ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to make some permanent arrangement in the said village for the drainage of rain-water, if so. the steps intended to be taken in this behalf ;

Minister of Health (Begum Mahmooda Salim Khan) : (a) Yes.

(*b*) It is the function of the District Council, Mardan and the Union Council concerned to provide necessary drainage arrangements. No such scheme is under the consideration of either the District Council or Union Council at present. The District Council is, however, being directed to advise the Union Council concerned to draw up a scheme for the drainage of rain-water.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

SETTING UP OF DENTAL CLINICS IN WEST PAKISTAN

147. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Health, be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government decided to set up one Dental Clinic in each district of the Province during 1962-63 under the Master Plan;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative the Division-wise names of the Districts, where the above-said clinics have not so far been opened alongwith the reasons therefor?

Minister of Health (Begum Mahmooda Salim Khan): (*a*) No.
(*b*) Question does not arise.

IMPLEMENTATION OF WATER SUPPLY SCHEMES IN RURAL AREAS OF DIPLO AND NAGARPARKAR, DISTRICT THARPARKAR

148. Mir Haji Muhammad Bux Talpur : Will the Minister of Helath be pleased to state :—

(*a*) whether any allocation of funds has been in the current years' budget for implementing water supply schemes in the rural areas of Diplo and Nagarparkar, Sub-Division Desert, District Tharparkar ;

(*b*) whether any Sub-Divisional Officer has been posted in Tharparkar District by the Department concerned ; if so, the date of his posting there;

(*c*) whether it is a fact that no S. D. O. has yet paid any visit to the above-mentioned areas nor has the work on the said schemes been started so far;

(*d*) whether Government intend to implement the above said schemes in the areas stated in (*a*) above before the current fiscal year is over?

Minister of Health (Begum Mehmooda Salim Khan): (*a*) Yes. An allocation of Rs. 52,000 and Rs. 40,000 has been made in the current financial year's budget for water supply schemes at Diplo and Nagarparkar, respectively.

(*b*) Yes. S. D. O. has been posted at Mirpur Khas, with effect from 19th August 1963.

(*c*) The S. D. O. Incharge of these works paid a visit to Diplo on 11th September 1963 and 12th September 1963 and Overseer Incharge of the work visited Nagarparkar on 4th October 1963 for collecting necessary data and survey of site, etc., for the execution of the schemes which are necessary pre-requisits.

(*d*) Yes. These schemes will be taken in hand during the current financial year 1963-64 and will be completed in 1964-65.

ANNOUNCEMENT

Re-election to a vacancy in the Standing Committee on Information

Mr. Speaker : Now there is an announcement.

In pursuance of the notice, dated 26th February, 1964, only one nomination paper of Babu Muhammad Rafiq, M. P. A., for election to fill the casual vacancy in the Standing Committee on Information was received by 12.00 noon on 2nd March, 1964. As Babu Muhammad Rafiq did not withdraw his candidature by 12-00 noon on 3rd March, he is the only duly nominated candidate. He is, therefore, declared to have been elected.

Now the leave applications.

Parliamentary Secretary (Health) : Sir as it has been pointed out by the Health Minister, there was a very important question regarding expenditure on the medical facilities to the Members of this House, which follows the next question on the list. If you so desire Sir we can answer this question also on the next turn.

Mr. Speaker : Yes. That should be answered on the next turn.

LEAVE OF ABSENCE OF M. P. As.

Mir Haji Muhammad Bux Talpur

Secretary : The following telegram has been received from **Mir Haji Muhammad Bux Talpur**, M. P. A. :—

"Due urgent work will attend session 24th February Grant Leave"

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

Sahibzada Ghulam Nabi Muharvi

Secretary : The following telegram has been received from Sahibzada Ghulam Nabi Muharvi, M. P. A. : —

"Lying sick please grant leave up to 28th February."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMD AKBAR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan, M. P. A. :—

میں بوجہ خرابی صحت اسمبلی کی نشستوں میں شرکت
کرنے سے قاصر ہوں اور آج واپس اپنے گھر پنیالہ ڈیرہ
اسمعیل خاں جا رہا ہوں اسلئے عارض ہوں کہ مہربانی
فرما کر مورخہ ۸-۱-۶۴ تا ۱۰-۱-۶۴ تک کی رخصت عطا
فرما کر مشکور فرماویں ۔

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. S. M. SOHAIL

Secretary: The following letter has been received from Mr. S. M. Sohail, M. P. A. :—

I was unable to attend the Assembly Session from 1st December to 18th December and again from 27th December to 31st December as my wife was seriously ill for which period leave may be granted".

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

NAWAB JAM ANWAR ALI KHAN

Secretary: The following letter has been received from Nawab Jam Anwar Ali Khan, M. P. A. :—

"It is to inform you respectfully that I remained on sick bed from 27th December, 1963, to 6th January, 1964, in my home town, and could not attend the meetings of the Assembly. Kindly grant me leave for these days."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Amin Khan, M. P. A. :—

گذارش ہے کہ والدہ سخت بیمار ہے ۔ اسلئے ۷-۱-۶۴ تا
۱۰-۱-۶۴ رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

ALLAMA ABDUL HAQUE

Secretary : The following letter has been received from Allama Abdul Haque, M. P. A. :—

میں سرمائی سیشن کے دوران ۷ جنوری ۱۹۶۴ لاہور
سے نظر بند کر دیا گیا ہوں ۔ اور نیو سنٹرل جیل ملتان

میں ہوں - نظر بندی کے دوران سیشن میں حاضری سے معذور ہوں اس اثنا میں کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت بھی میرے لئے ممکن نہیں ہے اسلئے ۷ جنوری تا ۱۰ جنوری (بقیہ ایام سیشن) کی رخصت منظور ہونی چاہئے -

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

AMIR HABIB ULLAH KHAN SADDI

Secretary: The following letter has been received from Amir Habib Ullah Khan Saadi, M.P.A:—

میں ایک ضروری مجبوری کی وجہ سے مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کے اجلاس منعقدہ ۲۲ جنوری اور ۲۳ جنوری میں شامل نہ ہو سکا - از راہ نوازش ان دو دنوں کی غیر حاضری کو رخصت تصور فرمایا جائے -

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

RAO KHURSHID ALI KHAN

Secretary : The following letter has been received from Rao Khurshid Ali Khan, M.P.A.:—

"I reached a few minutes late and could not attend the meeting of the Standing Committee on Home Affairs held on 5-2-64. The leave of absence may kindly be granted (if necessary). I was already at Lahore."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. TAJ MUHAMMAD KHANZADA

Secretary : The following letter has been received from Mr. Taj Muhammad Khanzada, M.P.A.:—

"As I have some domestic urgent work, I shall be grateful if my absence from the Assembly Session on the 20th, 21st and 22nd of February, 1964 is excused."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. AHMED NAWAZ BUGTI

Secretary The following telegram has been received from Mr. Ahmed Nawaz Bugti, M.P.A.:—

"Due to reasons of private business regret cannot attend current Session (stop) request leave from the House from 27th November 1963 to 10th January 1964".

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR SAIFULLAH KHAN MAGSI

Secretary : The following telegram has been received from Mir Saifullah Khan Magsi, M. P. A. :—

"Due to death of my uncle cannot attend Assembly Session till 2nd March. Leave may be granted."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIR YUSAF ALI KHAN MAGSI

Secretary : The following telegram has been received from Mir Yusaf Ali Khan Magsi, M. P. A. :—

"Due to death of my uncle cannot attend Assembly Session till 2nd March. Leave may be granted."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

JAM ABDUR RAZIQ KHAN

Secretary : The following letter has been received from Jam Abdur Raziq Khan, M. P. A. :—

"I could not attend the Assembly Session from 19th December 1963 to 9th January, 1964 owing to my illness at my native place and, therefore, request that my absence may kindly be treated as leave by the House.

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIAN MUHAMMAD SHARIF

Secretary : : The following letter has been received from Mian Muhammad Sharif, M. P. A. :—

"Most respectfully I beg to say that I am ill and cannot attend the Assembly today (21-2-64.)"

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

RAIS JAMAL KHAN RAIS NAWAZ ALI KHAN LEGHARI

Secretary : The following telegram has been received from Rais Jamal Khan Rais Nawaz Ali Khan Leghari, M. P. A. :—

Kindly grant leave first ten days"

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH

Secretary : The following letter has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M. P. A. :—

"I could not attend the Assembly Session from 28th February, 1964 to 2nd March 1964 due to unavoidable circumstances. House may kindly be moved for my above-mentioned leave and oblige."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

SARDAR NOOR MUHAMMAD KHAN BULEDI TUMANDAR

Secretary : The following telegram has been received from Sardar Noor Muhammad Khan Buledi Tumandar, M. P. A. :—

"Unwell Request leave till first proximo."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MIR SARDAR DODA KHAN ZAHRI

Secretary: The following telegram has been received from Mir Sardar Doda Khan Zahri, M. P. A. :—

"Engaged in most Important work could not attend Assembly Session please grant leave If my work is finished soon surely I shall attend. Thanks"

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

SARDAR ZULFIQAR ALI KHAN KHOSA

Secretary : The following telegram has been received from Sardar Zulfiqar Ali Khan Khosa, M. P. A. :—

Kindly grant leave till 24th."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MIR MUHAMMAD MURAD KHAN JAMALI

Secretary: The following telegram has been received from Mir Muhammad Murad Khan Jamali, M. P. A. :—

"Cannot attend Assembly Session due to urgent work hence kindly move Assembly for grant of leave from 20th onward."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. TAJ MUHAMMAD KHANZADA

Secretary : The following telegram has been received from Mr. Taj Muhammad Khanzada, M. P. A. :—

"Regret inability to attend request leave till Friday."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

DR. MRS. ASHRAF ABBASI

Secretary: The following letter has been received from Dr. Mrs. Ashraf Abbasi, M. P. A. :—

"Due to certain unavoidable circumstances I shall not be able to attend the adjourned Session of the Assembly for about 15 days.

I, therefore, request you to please grant me leave for the above mentioned period."

Mr. Speaker: The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

ALLAMA ABDUL HAQUE

Secretary : The following letter has been received from Allama Abdul Haque, M. P. A. :—

آج کے نوائے وقت میں پڑھا ہے کہ کل ۲۰ فروری ۱۹۶۴ کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے - میں ۷ جنوری ۱۹۶۴ سے نظر بند ہوں - میرے لئے اجلاس میں شریک ہونا ممکن نہیں ہے - لہذا فی الحال ۲۰ فروری سے ۱۰ مارچ تک میری رخصت منظور فرمائی جائے -

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. GHULAM RASOOL

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ghulam Rasool, M. P. A. :—

"As I am not feeling well I may be granted leave for two days i. e., 20th and 21st February, 1964."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

DIWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI

Secretary : The following letter has been received from Dewan Ghulam Abbas Bokhari, M. P. A. :—

مجھے اپنے خاندانی معاملات سے عہدہ براء ہونے کیلئے
کچھ دن یہاں قیام کرنا ہوگا ۔ برائے مہربانی ۲۰-۲-۶۴
لغایت ۲۷-۲-۶۴ اسمبلی کے اجلاس سے رخصت عنایت فرمائی
جائے ۔

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MAJOR ABDUL MAJID KHAN

Secretary : The following letter has been received from Major Abdul Majid Khan, M. P. A. :—

"As I will be out of the Station in connection with some urgent work on 21st February 1964 my absence from the Assembly Session on that day may please be excused."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MIAN ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Mian Abdul Haq, M. P. A. :—

"Being seriously ill I could not attend the meetings of Standing Committees held on 5th and 6th instant. Kindly condone my absence and oblige."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. S. M. SOHAIL

Secretary : The following letter has been received from Mr. S. M. Sohail, M. P. A. :—

"I was unavoidably absent from the Assembly Session from 24th December, 1963 to 5th January 1964 on account of the illness of my wife. Leave may kindly be granted for the said days."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. ALI GOHAR KHUHRO

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ali Gohar Khuhro M.P.A.:—

"Due to unavoidable circumstances I could not attend the meetings of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs held on 22nd, 23rd January and 10th, 11th February, 1964. I shall be thankful if you kindly move the House for leave of absence."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

HAJI ABDUL MAJID JATOI

Secretary : The following letter has been received from Haji Abdul Majid Jatoi, M. P. A. :—

"I could not attend the meeting of the Standing Committee on Irrigation, etc., on 4th February for personal reason. I may, therefore, be granted leave."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MIAN MUHAMMAD SHARIF

Secretary : The following letter has been received from Mian Muhammad Sharif, M. P. A. :—

"I am down with fever and cold and am unable to attend the Assembly Session. I may, therefore, kindly be granted leave for today the 20th February, 1964 and oblige.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

HAJI MALIK PIR RAKHMAN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Haji Malik Pir Rakhman Khan, M. P. A. :—

"House may kindly be moved for leave for 27th November 1963 as I could not attend the Session on that date due to unavoidable circumstances."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MIAN ABDUL HAQ

Secretary : The following letter has been received from Mian Abdul Haq, M. P. A. :—

"I am sick and cannot attend the meeting being held today the 21st February, 1964. Kindly condone my absence and oblige."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

SYED SAFI-UD-DIN

Secretary : The following letter has been received from Syed Safi-ud-Din, M. P. A:—

"Owing to the recent death of my dear father a great number of guests are coming to visit me these days and it is essential that I remain at home to receive them, therefore, it would not be possible for me to attend the Assembly Session during at least the month of February and may be longer. I shall, therefore, be obliged if you would kindly move the the Assembly to grant me leave till at least the 29th of February and if further leave is required I shall apply again."

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. ALLAH DAD KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Allah Dad Khan, M. P. A;—

"With due respect I beg to be excused from presence at the Assembly sittings on 20th and 21st of February, 1964 as I was required to be present at Rawalpindi on account of the visit of Mr. Chou-En-Lai, Premier of the Peoples Republic of China.

Mr. Speaker : The question is :—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

BABU MUHAMMAD RAFIQ

Secretary : The following letter has been received from Babu Muhammad Rafiq, M. P. A ;—

"Due to my attendance at Shahi Jirga Sibi on 26th February, 1964, I could not attend Assembly from 25th February, 1964, to 28th February, 1964. Therefore, I request that leave for the above-mentioned dates may kindly be sanctioned."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

NAWAB JAM ANWAR ALI KHAN

Secretary : The following telegram has been received from Nawab Jam Anwar Ali Khan, M. P. A. :—

"Kindly grant leave from 20th February till 2nd March indisposed."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

HAJI IMAM ALI UNAR

Secretary : The following telegram has been received from Haji Imam Ali Unar, M. P. A :—

"Sick, unable to attend Session up to 29th. Pray, Grant Leave up to 29th instant."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

SARDAR GHULAM MUHAMMAD SHAH

Secretary : The following letter has been received from Sardar Ghulam Muhammad Shah, M. P. A.—

آج شبکو میرے بھائی سید سلطان شاہ صاحب کا انتقال
ہو گیا ہے -

انا للہ و انا الیہ راجعون

اس لئے بندہ دس دن تک اسمبلی کے اجلاس میں شامل
ہونے سے قاصر ہے - اطلاعاً عرض ہے -

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MIRZA MAZHAR HUSSAIN

Secretary : The following letter has been received from Mirza Mazhar Hussain, M. P. A.:—

"Due to unavoidable circumstances I could not attend the Assembly Session from 6-1-64 to 10-1-64. It is, therefore, requested that my absence from the Assembly may be treated as leave."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN

Secretary: The following letter has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan, M. P. A. :—

"House may kindly be moved for my leave from 8th January 1964 to 10th January 1964 as I could not attend the Assembly Session due to my private reasons on the same dates."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

KAZI MUHAMMAD AZAM

Secretary : The following letter has been received from Kazi Muhammad Azam, M. P. A :—

"House may kindly be moved for my leave from 7th January 1964 to 10th January 1964 as I could not attend the Assembly Session due to my private reasons on the same dates."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

SARDAR MUHAMMAD RAMZAN KHAN DRISHAK

Secretary : The following letter has been received from Sardar Muhammad Ramzan Khan Drishak, M. P. A. :—

گزارش ہے کہ فدوی کی رشتہ دار فوت ہو گئی
تھیں ۔ اس بنا پر فدوی ۲۰-۲-۶۴ تا ۲۵-۲-۶۴ اسمبلی
سے غیر حاضر رہا اسلئے التماس ہے کہ مجھے ان ایام کی
رخصت عنایت فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

JAM ABDUL RAZAK KHAN

Secretary : The following telegram has been received from Jam Abdul Razak Khan, M. P. A. :—

"Ten Days Leave Wife Serious."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. NAJM-UD-DIN VALIKA

Secretary : The following letter has been received from Mr. Najm-ud-Din Valika, M. P. A. :—

"Due to some unavoidable circumstances I could not attend the meetings of the Assembly held from 9th December 1963 to 17th December 1963 24th December 1963 to 31st Decemer 1963. 1st January 1964 to 10th January, 1964 and 20th February 1964 to 25th February 1964.

It is requested that my absence from the Assembly meetings for the above-mentioned period may kindly be condoned."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

HAJI IMAM ALI UNAR

Secretary : The following letter has been received from Haji Imam Ali Unar, M. P. A.:—

"Due to unavoidable circumstances I failed to attend the Assembly Session from 1st January 1964 to 7th January 1964.

It is requested, that my absence may kindly be treated as leave."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MR. IFTIKHAR AHMED KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Iftikhar Ahmed Khan, M. P. A.:—

I could not attend the Sittings of the Assembly on 24th and 25th instant due to the death of my father-in-law. Kindly seek leave from the Assembly for the above-noted days.

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

NAWABZADA ALI MUHAMMAD KHAN KHAKWANI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Ali Muhammad Khan Khakwani, M. P. A.:—

میں مورخہ ۲۴-۲-۶۴/۲۵-۲-۶۴ کو بوجہ بیماری اجلاس میں حاضر
نہیں ہو سکا اس لئے دو یوم مذکورہ تاریخوں کی
رخصت منظور فرمائی جاوے ۔"

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MIR RASOOL BUX TALPUR

Secretary : The following letter has been received from Mir Rasool Bux Talpur, M. P. A :—

I request that I may be granted leave of absence from the Sittings of the Assembly from 20th February, 1964 to 26th February 1964, on personal grounds.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried).

MALIK ZAMAN KHAN

Secretary : The following letter has been received from Malik Zaman Khan, M. P. A. :—

"Respectfully I beg to state that I am seriously ill and I cannot attend the coming Session which will begin on the 20th instant.

I therefore, request that I may be granted 19 days leave from 20th February 1964 to 28th February 1964 and oblige.

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

PIR ALI SHAH JILANI

Secretary: The following telegram has been received from Pir Ali Shah Jilani, M. P. A. :—

"Due to continued illness of my wife who has been medically advised to undergo an operation I am unable to leave home and pray grant leave for remaining absent from Assembly Session.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. AHMED NAWAZ BUGTI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Ahmed Nawaz Bugti, M. P. A. :—

"Beg for leave from Honourable House, regret cannot attend session due to reasons of health.

Mr. Speaker: The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. ALLAH DAD KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Allah Dad Khan, M. P. A. :—

I fell ill yesterday i.e., 27th February 1964. It is requested that I may kindly be considered on leave for 27th February, 1964.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*).

MR. LAXMAN SINGH

Secretary : The following letter has been received from Mr. Laxman Singh, M. P. A. :—

"It is respectfully stated that I could not attend the Assembly Session on 20th and the 21st of this month. I may bring to your notice that I was not feeling well during these days.

It is requested that leave for 20th and 21st February, 1964, may kindly be granted and oblige."

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. LATIF ULLAH KHAN DIRVI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Latifullah Khan Dirvi, M. P. A. :—

Due to unavoidable circumstances I failed to attend the Assembly Session on 16,17,18 and from 27 to 31-12-63.

My absence mentioned above may kindly be treated as leave.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

HAJI ABDUL MAJID JATOI

Secretary : The following letter has been received from Haji Abdul Majid Jatoi, M. P. A. :—

I could not attend meeting of Standing Committee on Irrigation on 24-2-64 and 2-3-64. Therefore, leave may be granted to me.

Mr. Speaker : The question is—

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. MUNAWAR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Munawar Khan, M. P. A. :—

Some pressing affairs at home necessitate my presence there.

Could you please excuse my absence from the Assembly. I shall come back when I feel relieved.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

MR. FATEH MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Fateh Muhammad Khan, M. P. A. :—

House may kindly be moved for the grant of leave to me from (20-28-2-63) from Assembly Session due to unavoidable circumstances.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(The motion was carried)

BABU MUHAMMAD RAFIQ

Secretary: The following letter has been received from Babu Muhammad Rafiq, M. P. A. :—

Due to urgent and pressing engagements, I have not been able to attend the Assembly.

I would, therefore, request to kindly move the House for grant of leave to me from 2nd March 1964 to 5th March 1964."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

KHAWJA JAMAL MUHAMMAD KORAIJA

Secretary: The following letter has been received from Khawja Jamal Muhammad Koraija, M. P. A.:—

میں بوجہ بیماری ۲۰ فروری تا ۲۹ فروری ہاؤس کی کارروائی میں حاضر نہیں ہو سکا - لہذا رخصت عنایت فرمائی جاوے - عین نوازش ہوگی -

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

CHAUDHRI IMTIAZ AHMED GILL

Secretary : The following letter has been received from Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill, M. P. A. :—

"I will not be able to attend the Session on the 2nd March because of an urgent piece of work. Kindly ask the House for grant of leave for the said date only".

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

RAJA NADIR KHAN

Secretary : The following letter has been received from Raja Nadir Khan, M. P. A. :—

"As I could not attend the Assembly on the 28th February due to unavoidable circumstances the House may kindly be moved to grant me leave for the said date only."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAJOR SULTAN AHMED KHAN

Secretary: The following letter has been received from Major Sultan Ahmed Khan, M. P. A. :—

Due to unavoidable circumstances I could not attend the meeting of the Revenue Committee held on 1st of February 1964, my absence may please be excused.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked to be granted.

(*The motion was carried*)

NAWABZADA MUHAMMAD ALI KHAN

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Muhammad Ali Khan Afridi, M. P. A.—

گزارش ہے ۔ کہ میری طبیعت خراب ہے ۔ میٹنگ میں شامل ہونے سے قاصر ہوں ۔ برائے کرم بندہ کو تین دن کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔ ۲-۳-۶۴ تا ۴-۳-۶۴ ۔

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SHEIKH MUHAMMAD HUSAIN

Secretary: The following telegram has been received from Sheikh Muhammad Hussain, M. P. A. —

Urgent Work Grant Leave Three Days.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAULANA GHULAM GHAUS

Secretary: The following letter has been received from Maulana Ghulam Ghaus, M. P. A. :—

میں قاہرہ مصر کے جامعہ ازہر کی دعوت پر ۳ مارچ ۱۹۶۴ء کو قاہرہ روانہ ہونا چاہتا ہوں اس لئے درخواست ہے ۔ کہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس سے میری چھٹی آخر تک منظور فرمائی جائے ۔

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR YUSAF ALI KHAN MAGSI

Secretary : The following telegram has been received from Mir Yusaf Ali Khan Magsi, M. P. A. :—

"Leave may be sanctioned till 12th detained for urgent work."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIR NABI BAKHSH KHAN ZAHRI

Secretary : The following telegram has been received from Mir Nabi Bakhsh Khan Zahri, M. P. A. :—

"Detained unavoidably and have to attend most important work which cannot be postponed. Kindly grant leave up to 8th and oblige."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. ILAHI BUX

Secretary : The following telegram has been received from Mr. Ilahi Bux, M.P.A:—

"Unavoidable circumstances necessitate absence upto 29th February. Request grant of leave."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. AHMED NAWAZ BUGTI

Secretary: The following telegram has been received from Mr. Ahmad Nawaz Bugti, M.P.A. :—

"Beg for leave of Honourable House regret cannot attend session due to reasons of health".

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

SHAHZADA ASADUR REHMAN

Secretary : The following letter has been received from Shahzada Asadur Rehman, M. P. A. :—

"I could not attend the sittings of the Assembly held on 20th and 27th February due to certain unavoidable circumstances. I, therefore, request that I may kindly be granted leave for the above days."

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

KHAN AHMED KHAN

Secretary : The following letter has been received from Khan Ahmad Khan, M. P. A. :—

میں ۲/۳ کے اجلاس میں بوجہ بیمار ہونے کے شامل
نہیں ہوسکا - لہذا ۲/۳ کی رخصت منظور کی جاوے -

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

NAWABZADA GHULAM QASIM KHAN KHAKWANI

Secretary : The following letter has been received from Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani, M.P.A. :—

As I was very busy in the affairs of my constituents at Multan, I could not attend the Assembly on 20th and 21st February, 1964. I request you to condone my absence from the Assembly for those days.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. IFTIKHAR AHMED KHAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Iftikhar Ahmad Khan, M.P.A. :—

Kindly move the Assembly for granting me leave for the 28th February as I could not attend due to unavoidable circumstances.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. GUL MUHAMMAD

Secretary : The following letter has been received from Mr. Gul Muhammad, M.P.A. :—

I shall not be able to attend the present Session of the Assembly with effect from 4-3-64 to 9-3-64. It is, therefore, requested and prayed that I may be allowed leave of absence.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MAJOR SULTAN AHMAD KHAN

Secretary : The following letter has been received from Major Sultan Ahmad Khan, M.P.A. :—

Due to unavoidable circumstances I could not attend the Assembly on 21st and 22nd of February, 1964.

Kindly excuse my absence for the said period and oblige.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*))

SYED MUHAMMAD HASAN SHAH

Secretary: The following telegram has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M.P.A. :—

Grant leave upto 23th instant.

Mr. Speaker: The question is. —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

AMIR HABIB ULLAH KHAN SAADI

Secretary : The following letter has been received from Amir Habibullah Khan Saadi, M. P. A. :—

ملتمس ہوں کہ میں ایک انتہائی ضروری مصروفیت کے باعث مورخہ ۲۰ اور ۲۱ فروری ۱۹۶۴ء کو اجلاس مجلس میں شامل نہ ہو سکا ۔ از راہ نوازش ان دو دنوں کی رخصت دی جائے ۔ ممنون ہونگا ۔

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. SULTAN MUHAMMAD AWAN

Secretary : The following letter has been received from Mr. Sultan Muhammad Awan, M.P.A. :—

میں بوجہ بیماری ۷ فروری ۱۹۶۴ء کو لوکل گورنمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں حاضر نہیں ہو سکتا ۔ لہذا رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MIAN MUHAMMAD AKBAR

Secretary: The following letter has been received from Mian Muhammad Akbar, M. P. A. :—

It is regretted that I could not attend the meeting of the Standing Committee on Communications held on 3rd February, 1964. It is requested that the leave for that day may kindly be granted.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MOBIN-UL-HAQ SIDDIQUI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Mobin-ul-Haq Siddiqui, M. P. A. :—

Owing to unavoidable circumstances I could not attend the Assembly Session on 1st and 2nd January, 1964, which period may kindly be treated as leave by the House.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD AMIN KHAN KANJOON

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Amin Khan Kanjoon, M. P. A. :—

Due to unavoidable circumstances I could not attend the Assembly Session from 7 to 10-1-64.

My above absence may be treated as leave.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

MR. MUHAMMAD MOHSIN SIDDIQUI

Secretary : The following letter has been received from Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui, M. P. A. :—

Due to urgent and pressing engagements I have not been able to attend the Assembly.

I would, therefore, request to please move the House for grant of leave to me from 20-2-1964 to 29-2-1964.

Mr. Speaker : The question is —

That the leave asked for be granted.

(*The motion was carried*)

مسٹر محمد امین خاں - جناب والا — مورخہ ۷ جنوری کو
میں نے Standing Committee کی میٹنگ کیلئے ایک تار بھیجا تھا -
وہ ان میں نہیں آیا -

Mr. Speaker : We will look into it.

ADJOURNMENT MOTIONS

THROWING OUT OF A GIRL FROM A RUNNING TRAIN BY A POLICE CONSTABLE— *(contd.)*

Mr. Speaker : Now adjournment motions and the first adjournment motion is from Haji Abdul Majid Jatoi. It was deferred for today on 27th February last. Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir the information that I gave to the House on that day is just the same which has been received by me after I had written to the S. P. Railways, Karachi, and I have no further information than that. With the permission of the Speaker I may again repeat that the facts as stated in the adjournment motion are not correct. The facts, as reported by the S.P. Railways, are that the enquiry has revealed that the girl in question and her parents occupied the police compartment when the Constable had gone down from the train and was strolling on the platform. When the Constable came back, finding unauthorised occupants sitting in the police compartment he asked them why they were there. Seeing a constable in uniform, the ten years old girl got frightened and jumped out of the compartment when the train had started moving. The train was stopped by pulling the chain. This is what happened. The girl is hale and hearty. The constable is being dealt with departmentally.

Mr. Speaker : Was he found to be at fault?

Minister of Law : The departmental enquiry is not yet over. It is pending and the finding has not yet been recorded. Therefore, I am not in a position to say whether the constable was actulally found at fault or not.

Mr. Speaker : Enquiry is being held against him. So the Government has taken action against him.

Minister of Law: My position is that I had a talk with the S.P. Railways three days back and he actually promised to send me the papers. I insisted on the statement or the report, if any, of the parents of the girl concerned and he said that the statement of the father of the girl recorded shows the same thing. He also does not say anything against the constable. In any case, as I very respectfully submitted, the matter is being dealt with departmentally and if anything is found against the constable, action will be taken not only on the departmental side, as I had said earlier in this House, even penal action will be taken against him if the merits of the case so warrant.

حاجی عبدالمجید جتوئی - میں آپ کے سامنے اخبار میں سے پڑھ کر سناتا ہوں کہ ایک معزز آدمی نے خود دیکھا تھا اور گاڑی رکوائی تھی -

مسٹر سپیکر - سپاہی کے خلاف ایکشن لیا جا رہا ہے -

خواجہ محمد صفدر - اگر قصور لڑکی کا تھا اور سپاہی کا قصور نہیں تھا تو پھر اس کے خلاف ایکشن کیوں لیا جا رہا ہے وزیر صاحب کے کہنے کے مطابق جب ایکشن لیا جا رہا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ضرور کوئی بات ہوگی -

There is some thing fisky.

Mr. Speaker : Is the Member not satisfied with the statement that action is being taken against the constable?

حاجی عبدالمجید جتوئی—میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اخبار میں یہ لکھا ہے جو میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں ۔

> مجروح لڑکی کے امزا نے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کے بھائی ممتاز علی بھٹو سے جو اس گاڑی میں سفر کر رہے تھے سپاہی مذکور کی شکایت کی اور بتایا کہ لڑکی کی حالت نازک ہے ۔ جناب بھٹو نے لاڑکانہ ایکسپریس کے گارڈ مسٹر عبداللطیف قریشی کو کہا کہ وہ سپریٹنڈنٹ ریلوے پولیس کو تار دے کر سپاہی کی اس حرکت کی اطلاع دے،، ۔

لیکن اب وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ایس پی کی رپورٹ کے مطابق لڑکی نے گاڑی میں سے باہر چھلانگ لگا دی یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر—جب ایکشن لیا جا رہا ہے تو اس کے پیش نظر کیا آپ اسے press کرتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر—وہ تو سپاہی کو بری ثابت کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر—نہیں بری ثابت نہیں کر رہے ۔ بلکہ جیسا کہ وزیر صاحب نے کہا ہے ۔ کہ محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے اور وہ قصور وار ثابت ہوا تو سخت سے سخت سزا دی جائیگی ۔

Mr. Speaker: Does the member press it or not:

حاجی عبدالمجید جتوئی—انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ لڑکی نے jump کیا ہے ۔ پھر سپاہی کے خلاف کیوں انکوائری کی جا رہی ہے ۔ اسے postpone کر دیں ۔

Mr. Speaker: This will not be postponed. After the statement of the Law Minister does the member still press it.

حاجی عبدالمجید جتوئی—میں press نہیں کرتا ۔

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

DACOITY ON 331 UP PASSENGER TRAIN RUNNING FROM HYDERABAD TO NAWABSHAH (*contd.*)

Mr. Speaker: Next motion is of Mr. Jatoi, which was also deferred for today on 27th February last. This was about a dacoity in which armed dacoits robbed passengers of a train between Hyderabad and Nawabshah. Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Mhammad Varyal Memon): Sir, I will place before the House the information received for the benefit of the House, and particularly of the member concerned;

"Two persons one armed with a country-made revolver, boarded one Inter Class compartment and asked 11 passengers sitting therein to hand over cash and put off wrist watches. Two of the passengers escaped through the corridor in the adjoining Second Class compartment and pulled the chain. By this time the train had entered the railway yard of Allah Dino Sand Railway Station and both of robbers escaped. S.H.O., Railway and D.S.P. Railways are investigating under the supervision of SP., Railways. There is no panic amongst the public."

Then Sir, thereafter there is another teleprinter message :

"In continuation of wireless No. PB 8807, dated 25-2-1984 two persons one armed with a country-made revolver boarded one Inter Class compartment and asked 11 passengers sitting therein to hand over cash and put off wrist watches. Two of the passengers escaped through the corridor in the adjoining Second Class compartment and pulled the chain."....

This probably seems to be a copy of that. Further Sir the facts, which have been collected show that one of these passengers was actually the Excise and Taxation Officer, posted at Nawabshah. This gentleman had actually a revolver on his person, which had been given to him by Government for his protection and the protection of others. But be it said to his credit, he seems to be a very bold man and very considerate of human life and would not use his revolver. The result was that this happened. My submission is that investigation is in progress. The matter is subjudice. The highest officer in the Railway Police is personally supervising the investigation. What is possible is being done so far as the Government is concerned.

Under these circumstances I believe the member would not press it. The responsibility of the Government as such really does not come in except to the extent that this Excise and Taxation Officer really should have used his revolver. Enquiries are in progress and I hope he will be dealt with departmentally. To say the least, his revolver will be taken away from him.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) —میں جناب والا سے یہ عرض کروں گا کہ میرے محترم وزیر قانون صاحب نے جو اعتراض اٹھایا ہے کہ مسئلہ زیر سماعت ہے اس لئے اس تحریک التوا پر بحث نہیں ہو سکتی - جہاں تک میں نے محترم جتوئی صاحب کی تحریک التوا کو سنا ہے اور سمجھا ہے وہ اس سے اس خاص مسئلہ کو زیر بحث نہیں لانا چاہتے بلکہ وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس صوبہ کے جنوبی حصہ میں امن عامہ کو سخت خطرہ ہے اس بات کو زیر بحث لایا جائے - اور مثال کے طور پر اس واقعہ کو بیان کیا ہے - زیر بحث اس واقعہ کو نہیں لانا چاہتے بلکہ سابقہ صوبہ سندھ میں جو امن عامہ کی حالت ہے اس کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں - وزیر صاحب نے جو اعتراض کیا ہے وہ درست نہیں ہے -

Mr. Speaker : Would we be able to discuss this adjournment motion without referring to the facts.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا — اسی سیشن میں آپ کے سامنے ایک نہیں درجنوں اس قسم کی تحریکات التوا صوبہ سندھ

کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے واقعات کے متعلق پیش کی گئی ہیں جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کبھی ٹرین لوٹ لی گئی ۔ کبھی کسی بس کو لوٹ لیا گیا کبھی ویسے ہی کسی جگہ ڈاکہ پڑا اور صوبہ سندھ میں امن عامہ کی حالت خراب ہے ۔ اور اس پر بحث کی گئی ہے ۔ واقعات کو سرسری طور پر حوالہ دینے کیلئے بیان کر دیا جاتا ہے کہ فلاں بات غلط ہے ۔ فلاں جھوٹ ہے یا فلاں شخص گنہگار ہے ۔ یہ تمام واقعات اس بات کی نشان دھی کرتے ہیں کہ فلاں جگہ سستی ہے ۔ یہ چیز نا کافی ہے ۔ یا فلاں جگہ امن عامہ کو برقرار رکھا جائے یا یہ غفلت ہے ۔ اور یہ چیز جو میرے محترم دوست وزیر قانون صاحب نے آپ کے سامنے پیش کی ہے درست نہیں ۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کروں گا بلکہ ایک suggestion دوں گا کہ کیا یہ مناسب نہیں ہوگا ۔ کہ وزارت متعلقہ ہماری ٹرینوں کو بہتر قسم کے گارڈوں کے حوالے کرے کیونکہ روز مرہ اس قسم کے واقعات وقوع پذیر ہوتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I quite agree with the contention of the Leader of the Opposition that the matter proposed to be discussed is not a matter which is sub-judice, and the mover of the motion wants to discuss the failure of Government to maintain law and order. As such the motion is held in order.

Now I would request those Members who are in favour of leave being granted to rise in their places.

(*As less than twenty five Members rose in their places, leave to move the motion was refused*).

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Can we ask a question from the Minister on this issue?

Mr. Speaker : This is not question hour.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : No, Sir, it is not a question. It is connected with this issue.

The Minister made a statement that the revolver of the concerned officer will be taken away from for lack of initative and on account of cowardice shown by him. May I ask whether that is the only punishment that could be awarded to him? There should be some other punishment too and that should be of material nature. As the motion was regarding the administration, I think, this is not the solitary example where the officers to whom arms had been given have failed to use them properly. It is not known whether they are doing it intentionally or owing to lack of courage. The Excise Officer in possession of arms is supposed to use....

Mr. Speaker : There should not be a lengthy speech because leave for the motion has already been refused.

Minister of Law: I had made a submission before the House that surely I will look into the matter. But now, as things appear, the House has made it impossible for me because it has given its verdict. I am sorry I can't do anything now.

میاں محمد اکبر—پوائنٹ آف آرڈر - ابھی ابھی محترم وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ ہاؤس نے اپنا یہ verdict دیا ہے There is nothing wrong to be looked in to تو جب آپ ایک موشن کو in order کر لیتے ہیں اور وہ اسوجہ سے refuse ہو جاتا ہے کہ اتنے آدمی نہیں ہیں کہ admit ہوسکے تو کیا اسکا یہ مطلب ہے کہ اس موشن میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ حکومت غور کرے - یا کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو لاء اینڈ آرڈر کو خراب کر رہی تھی جب آپ ایک موشن کو in order کرلیتے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہے - کہ گورنمنٹ کسی نہ کسی جگہ پر ست ہے جیسے یہ ہاؤس discuss کرسکتا ہے لیکن بد قسمتی سے لا اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے والے ایم-پی-اے کم ہیں اور اسوجہ سے وہ admit نہیں ہوتا - (قہقہہ)

Mr. Speaker: This is no point of order.

DELAY IN THE CONSTRUCTION OF THE BUILDING OF GOVERNMENT COLLEGE, SHEIKHUPURA.

Mr. Speaker: Next motion by Mian Abdul Latif. It is regarding the building of Government College, Sheikhupura.

Mian Abdul Latif: I had moved it yesterday.

Mr. Speaker: Yes, the Minister of Railways was to reply to that.

Minister of Railways: Sir, I had promised to give reply today but I have asked for further information which has not reached me so far. I would request the House to postpone it till to-morrow.

Mr. Speaker: This adjournment motion will be taken up on Friday.

REFUSAL BY LYALLPUR JAIL AUTHORITIES TO ALLOW FAMILY MEMBERS OF JAMMAT-I ISLAMI DETENUS TO SEE THE LATTER IN JAIL.

Mr. Speaker: Rao Khurshid Ali Khan wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation arising out of the resentment caused by the high-handed attitude of the local authorities of the District Jail, Lyallpur in not allowing the following family members of the detenus of defunct Jamat-e-Islami, Sargodha *i. e.* Hakim Abdul Rehman Hashmi, Hakim Mushtaq Ahmed Islahi, Maulana Gulzar Ahmed and Syed Asad Gilani, M. P. A. to see them :

1. Hakim Abdul Rehman Hashmi : Abdul Haq Hashmi.....Nephew.
   Syed Mehboob Ali Shah..brother.
   Mrs. Abdul Rehman Hashmi..wife.

2.	Hakim Mushtaq Ahmad Islahi..	Irshad Hussain	son
		Muhammad Rafiq.....	brother.
		Mrs. Hakim Mushtaq Ahmad Islahi	Wife who is suffering from T. B.
3.	Maulana Gulzar Ahmad ..	Farid Ahmed, Hussain Ahmed, Saeed Ahmed	All sons.
		Abida Begum.....	Daughter.
		Mrs. Gulzar Ahmed....	Wife.,
4.	Syed Asad Gilani ..	Muhammad Farooq.....	son.
		Mrs. Asad Gilani.....	Wife.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): The motion has been given to me today and I am grateful to the member who has now supplied me the full details of the relations who, according to him, have been refused interview but since the information has got to be collected from the Lyallpur District Jail Authorities I would request that the motion may be held up.

Mr. Speaker: Would it be convenient for the Minister if it is postponed till Friday?

Minister of Law: Till Monday, Sir. There are two identical motions and information has got to be collected from various places. Therefore, my submission is that the motion may be postponed till Friday so that I am in a position to collect information from all the places.

Mr. Speaker: That means we will take up adjournment motions No. 213 and 217 on Monday. Has the member any objection.

راؤ خورشید علی خان—اگر یہ انفارمیشن collect کرنا چاہتے ہیں - تو مجھے کوئی objection نہیں ہے میں انکو کچھ اشارات دئیے دیتا ہوں - پھر یہ نہ فرمائیں کہ جب میں انفارمیشن collect کر رہا تھا اس روز یہ باتیں نہیں بتائیں اسواسطے میں ان چیزوں کو پیش کئے دیتا ہوں ایک بات جو مجھ تک پہنچ گئی ہے یہ ہے کہ جو ۳۰ روپے ماہانہ الاوئنس ملتا ہے اس میں سے ایک پیسہ نہیں ملا باوجود اسکے کہ detenu کو یہ initial term ہے کہ اسکو الاؤنس ملے گا لیکن نہیں ملا اور اسکی میعاد کل ختم ہو جائیگی - اور وہ جو فیملی الاؤنس کا پراویژن رکھا گیا ہے تو جب detenu کو ماہانہ الاؤنس نہیں ملا تو فیملی الاؤنس کا کیا سوال ہے -

مسٹر سپیکر—سوشن صرف relatives کو ملنے کے متعلق ہے -

راؤ خورشید علی خان—چونکہ وہ انفارمیشن collect کریں گے اسلئے میں یہ سب باتیں بتائے دے رہا ہوں -

"ایک بات detenu یہ کہتے ہیں کہ ہمیں صبح پانچ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک بند رکھتے ہیں - وہ نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے"

Mr. Speaker: That is not relevant.

راؤ خورشید علی خان—جمعہ کی نماز اہم فریضہ ہے

Mr. Speaker: That is also not mentioned in the motion. The member have not given notice of that fact.

راؤ خورشید علی خان—تو پھر جناب - والا مجھے یہ کرنا پڑیگا کہ ہر ہر معاملے کے متعلق علیحدہ موشن دوں تو آپ فرمائیں گے کہ ہاؤس کا وقت ضائع ہو رہا ہے -

---

STATEMENT OF LAW MINISTER REGARDING THE PEOPLE OF PAKISTAN BEING POLITICALLY IMMATURE.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Mr. Hamza. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely, the resentment caused by the insulting statement of the Minister for Law and Parliamentary Affairs, Government of West Pakistan, at Hyderabad as reported in the daily "*Nawa-i-Waqt*", Lahore, dated 4th March, 1964, in which he has condemned the people of Pakistan as politically immature.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): May I know from the Member at what page the statement alleged to have been made by me, appears in *Nawa-i-Waqt*?

Mr. Speaker: Mr. Hamza may please quote the page.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر— اسکے دوسرے صفحہ پر انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمارے عوام پختہ سیاسی شعور سے محروم ہیں

حیدر آباد—۴—مارچ سنہ ۱۹۶۴ء

وزیر قانون اطلاعات مسٹر غلام نبی میمن نے حق رائے دہی کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں تعلیم عام نہیں ہے اکثریت ان میں ان پڑھ ہے ان میں اچھے برے کی تمیز کرنے کے علاوہ سیاسی شعور بھی نہیں ہے

آوازیں— شیم —شیم

Mr. Speaker: Order please.

مسٹر حمزہ بدلتے ہوئے ملکی حالات کے پیش نظر عوام ابھی اپنے آپ کو حالات کے سانچے میں ڈھالنے کے قابل نہیں ہوئے - اس لئے انتخابات کا براہ راست طریقہ ہمارے ملک کو راس نہیں آتا - اس سے آگے چل کر فرماتے ہیں اس طریقے کو اپنا کر عوام نے پاکستان کے قیام کے حق میں فیصلہ دیا تھا - اب وہ اتنے باشعور ضرور ہو چکے ہیں - کہ وہ اپنے نمائیندوں کا صحیح انتخاب کرسکیں - انہیں یہ بھی یاد دلایا گیا - کہ "بلا واسطہ انتخابات کی صورت میں مسئلہ کشمیر کو

نقصان پہنچے گا - کیونکہ وہاں پاکستان عام رائے شماری میں یا دوسرے لفظوں میں براہ راست رائے شماری کے اصول کو مان چکا ہے - "

جناب سپیکر—حالانکہ اس اجتماع میں دوسرے مقررین نے انکو ان حالات سے جو مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے بارے میں پیدا ہو رہے ہیں آگاہ کیا - لیکن اسکے باوجود انکی رائے یہ ہے - کہ ہمارے عوام الناس میں اتنا شعور نہیں ہے - کہ وہ ووٹ کا صحیح استعمال کر سکیں - میں سمجھتا ہوں - کہ وہ یہاں ہندو Mythology منوسمرتی کے عامل ہندوؤں کا بوسیدہ نظام رائج کرنا چاہتے ہیں - جسکے تحت یہ سمجھتے ہیں کہ - - -

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir I have heard what has been pointed out by the member. The proceedings are entirely misleading. I never said a word that has been attributed to me. In my support I will quote the version of my speech which is in writing and which has been reproduced verbatim in practically all the papers.

Mr. Speaker : That means that the Minister wants to produce those newspapers.

Minister of Law : Yes, Sir. Every body has read and I do not think any body would deny it. That is my verbatim speech which I made at Hyderabad.

Mr. Speaker : The Minister will produce that on Friday.

Minister of Law : Very well, Sir.

FAILURE OF GOVERNMENT TO PREPARE ELECTORAL ROLLS FOR B. D. ELECTIONS

Mr. Speaker : Next motion is from Mian Muhammad Akbar. The Member wants to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the deliberate omission on the part of the Government to prepare new electoral rolls for the fast-approaching elections of Basic Democracies in the province. The failure on the part of the Government to discharge an important duty in connection with the forthcoming elections has caused widespread resentment in the minds of the public of the province.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon) : Sir, the Minister concerned is lying in the hospital as an indoor patient. I am afraid he will not be able to attend the House even on Friday. So this may be put off till Monday.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - انہوں نے سٹینڈنگ کمیٹی کے انتخابات کے سلسلے میں جو غلط بیانی کی تھی - میرا خیال ہے - کہ وہ اسکا خمیازہ بھگت رہے ہیں -

Mr. Speaker : No comments on that.

میاں محمد اکبر— * * * * * انتخابی فہرستوں کا معاملہ اتنا اہم ہے جسے میں پیش کر رہا ہوں - آپ وزیر متعلقہ سے brief لے لیں یا ان سے ہدایات لے لیں - آپ جو بھی لینا چاہیں - - - - - - - - -

*Expunged as ordered by the speaker

مسٹر سپیکر—میاں صاحب - آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں جو پہلا فقرہ کہا ہے - اسے واپس لے لیں -

میاں محمد اکبر—جناب والا - وہ کونسے الفاظ تھے -

مسٹر سپیکر—آپکو خود ہی معلوم ہے - کہ وہ جو کچھ بھی تھے -

I say that the member should withdraw those words.

میاں محمد اکبر—میں واپس لیتا ہوں -

Mr. Speaker: This will not form part of the proceedings. That will be expunged.

میاں محمد اکبر—وہ تمام ذمہ داری خود اپنے سر لیتے ہیں - تو اسکے متعلق بھی ان سے brief لے لیں - یا ہدایات لے لیں - کیونکہ خدا نخواستہ اگر ہسپتال میں انکا stay زیادہ ہو جائے - تو پھر یہ معاملہ کہیں infructuous نہ ہو جائے

Mr. Speaker: This will be taken up on Monday even if the Minister concerned is not present.

Minister of Law: Very well, Sir.

CORRUPTION IN THE OFFICE OF DISTRICT INSPECTOR OF SCHOOLS, DADU.

Mr. Speaker: Next adjournment motion is from Haji Abdul Majid Jatoi regarding corruption in the office of the District Inspector of Schools, Dadu District.

The matter proposed to be discussed in this adjournment motion is not a single specific matter. I, therefore, withhold my consent for making this motion.

Next motion (No. 217) is again regarding refusal to allow relations to see Jamat-i-Islami detenus. A similar motion has already been postponed for Monday.

حاجی عبدالمجید جتوئی—آپ نے مجھے تحریک التوا پیش کرنے کے لئے پکارنے کے بعد اسکے پڑھنے کی اجازت نہیں دی - یہ ظلم ہو رہا ہے - آپ اسکو سن تو لیجئے - کہ کیا ظلم ہو رہا ہے - ہم تو وزیر صاحب کو کہتے ہیں - کہ اسکا ثبوت لے کر اسکی تحقیقات کرائی جائے - انسپکٹر دو چار سو روپے لے کر ماسٹروں کی تقرری کرتے ہیں - اور پٹرول لیتے ہیں - حکومت اسکو پوشیدہ رکھنا چاہتی ہے - کہ باہر کے عوام کو اسکا پتہ نہ چلے -

Mr. Speaker: The Member may please take his seat.

وزیر تعلیم—پوائنٹ آف آرڈر—حاجی صاحب کس مسئلے پر بول رہے ہیں -

Mr. Speaker: The Minister may please take his seat.

PAPERS LAID ON THE TABLE

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir, I lay on the Table, as required by section 133 (3) of the Motor Vehicles Act, 1939, the following :—

(1) The Road Transport Corporation Rules, 1963, made by the Governer of West Pakistan in exercise of the powers conferred under sub-section (7) of section 43-A of the MotorVehicles Act, 1939 and published with the Transport Department notification No. T-3/8-57-II, dated 22nd February 1964.

(2) Transport Department notifications, amending the Punjab Motor Vehicles Rules, 1940, the N.-W. F. P. Motor Vehicles Rules, 1940, the Sind Motor Vehicles Rules, 1940 and the Baluchistan Motor Vehicles Rules, 1940 :—

(*a*) No. T-17/78-57, dated 15th October 1963.

(*b*) No. T-42/42-61, dated 15th October 1963.

(*c*) No. T-42/106-61, dated 29th October 1963.

(*d*) No. T-42/106-61, dated 29th October 1963.

(*e*) No. T-42/106-61, dated 29th October 1963.

(*f*) No. T-42/106-61, dated 29th October 1963.

(*g*) No. T-33/19-62, dated 31st October 1963.

(*h*) No. T-5/1-63, dated 31st October 1963.

(*i*) No. T-31/7-62, dated 5th November 1963.

(*j*) No. T-1/8-63, dated 5th November 1963.

راؤ خورشید علی خان—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اسکی ایک کاپی ہمیں بھی مہیا کی جائے - تاکہ ہم بھی اس سے استفادہ کرسکیں - Table پر رکھنے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ہے -

Mr. Speaker: Is it required under the Rules?

راؤ خورشید علی خان - اگر ہمیں کاپی نہ ملی - تو اس صورت میں اسکی تلاش میں بڑا وقت لگے گا -

Mr. Speaker: The Member can see them. This is the parliamentary way.

BILLS

THE WEST PAKISTAN (AMENDMENT AND REVIVAL OF CIVIL LAWS) BILL 1963 (RESUMPTION OF DISCUSSION)

Mr. Speaker: Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan (Amendment and Revival of Civil Laws) Bill, 1963 was presented yesterday. Next motion.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir I beg to move—

That the West Pakistan (Amendment and Revival of Civil Laws) Bill 1963, as introduced, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved is—...

That the West Pakistan (Amendment and Revival of Civil Laws) Bill 1963, as introduced, be taken into consideration at once.

Mian Muhammad Akbar: On a point of order, Sir, I will draw your attention to Rule 61 of the Rules of Procedure It says :—

"61. Bills violating principles of Law-making (1) If a Member raises the objection that the Bill as a whole, or any part of the Bill, disregards, violates or is otherwise not in conformity with any of the principles of law-making enumerated in Article 6 of the Constitution, no further proceedings shall be taken with reference to the Bill unless the objection so raised has been disposed of by the Assembly."

جناب والا - میں اس ضمن میں یہ گذارش کروں گا کہ جو بل ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے وہ سابقہ بلوچستان سٹیٹس یونین میں پہلے جو کچھ ۱۹۶۰ Statute Reforms Ordinance کے ذریعہ نافذ تھا اس کی بجائے دستورالعمل کو نافذ کرتا ہے -

Code of Civil Procedure, 1908, along with the Court Fees Act, 1870 and the Evidence Act, 1872 the Suits Valuation Act, 1887 and the Limitation Act, 1908 were made applicable to the Districts of Kalat, Kharan, Lasbela and Mekran under the Central Laws (Statute Reform) Ordinance 1960 which repealed the Dastural Amal Diwani, Kalat of 1952.

تو جناب والا - اس آرڈیننس کے ذریعہ یہ تین چار قانون نافذ کئے گئے تھے اور دستور العمل قلات کو repeal کیا گیا تھا - میری یہ assertion اور contention ہے کہ دستورالعمل قلات Principles of Law making کے خلاف ہے - میں لائبریری میں گیا ہوں - مجھے دستورالعمل کی کاپی نہیں ملی - یہ مجھے کسی جگہ سے بھی دستیاب نہیں ہو سکی - اور میرا خیال ہے کہ وزیر قانون کے پاس بھی اسکی کاپی نہیں ہوگی - تو اس ضمن میں یہ گذارش کروں گا کہ اس بل پر غور کرنا ملتوی فرمایا جائے جب تک کہ میرے اس اعتراض کا جواب نہ دیا جائے اور اس اعتراض کو زیادہ elaborate کرنے کے لئے مجھے دستور العمل کی کاپی مہیا کی جائے -

مسٹر سپیکر—میاں صاحب - آپ یہ پوائنٹ raise کرنا چاہتے ہیں - کہ under rule ۶۱ پہلے اسمبلی یہ تصفیہ کرے کہ یہ قانون Principles of Law-making کے خلاف ہے یا نہیں -

میاں محمد اکبر—جی ہاں جناب والا -

مسٹر سپیکر—تو یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے - یہ رول ۶۱ کے تحت ایک اعتراض ہے کہ پہلے اسمبلی اس بات کا فیصلہ کرے -

میاں محمد اکبر—جس طرح بھی آپ پسند فرمائیں اسے لے لیں - میں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ Principles of Law-making

کے خلاف ہے ۔ اور اس کے ساتھ ہی میں نے یہ بھی گذارش کی ہے کہ دستورالعمل قلات کی کاپی نہ ہمیں مہیا کی گئی ہے اور نہ ہمیں وہ کہیں سے دستیاب ہو سکی ہے میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ شاید اسکی کاپی وزیر قانون کے پاس بھی نہیں ہے ۔ ہمیں پہلے وہ کاپی مہیا کی جائے تاکہ ہم اپنے اعتراض کو صحیح معنوں میں آپ کی خدمت میں پیش کر سکیں ۔

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ ۱)—جناب والا ۔ میں نے بھی یہی اعتراض کرنا تھا کہ اگر ہم نے کچھ انصاف کرنا ہے اپنے کام کے ساتھ تو ہمیں معلوم ہونا چاہئیے کہ Evidence Act اور C. P. C کو وہاں سے repeal کرنے کے بعد جو چیز ہم ان کو وہاں دے رہے ہیں وہ ہے کیا ۔ میں نے سپریم کورٹ کی لائبریری ۔ ہائی کورٹ کی لائبریری ۔ اسمبلی کی لائبریری گورنمنٹ پرنٹنگ پریس ۔ یہ تمام جگہیں چھان ماری ہیں مگر دستورالعمل کی کاپی کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکی ۔ جو قانون ہم extend کر رہے ہیں اس کے متعلق ہاؤس کے کسی ممبر کو پتہ نہیں کہ ہم کیا extend کر رہے ہیں ۔ تو یہ ہمارے فرائض کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ انصاف نہ ہوگا ۔ مجھے امید ہے کہ وزیر قانون بھی اس سے اتفاق کریں گے کہ جب تک دستورالعمل کی کاپی میسر نہ آ جائے ۔ اس کی consideration کو defer کر دیا جائے ۔

Mr. Speaker: Yes, Mr. Memon.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): So far as the legal and Constitutional position is concerned my respectful submission is that there is no law or Rule under which I am bound to supply copies of relevant laws prevailing in the Province to the Members here.

Syed Ahmad Saeed Kirmani: Courtesy demands that.

Minister of Law: Will you permit me to speak. (interruptions) I will be prepared to give you my place. Come here and answer.

A Voice: That he has already refused.

Minister of Law: So far as the Constitutional objection is concerned the Member, it appears, himself is in doubt because he has not pointed out a single Article of the Constitution which, according to him, will not permit the passage of this particular Amendment which I have brought before this House. It is too vague to say all that in general terms and he himself is not sure which Article of the Constitution is actually hit by this.

Basides this Bill has gone to the Standing Committee and the Standing Committee's report is there. The Members, majority of those who have raised the objection, were there but they never insisted on this original Act to be shown to them. I

do not know if they have not read or perused it there. I do not understand why they did not reject the passage of this Bill at that stage. I am really surprised. In spite of all this if the Speaker feels that I should supply copies of the relevant laws to the Members because of their handicap and inability to obtain them in the bazaar or libraries I am prepared to submit to the ruling of the Chair.

مسٹر سپیکر—جہاں تک اس مسودہ قانون کا تعلق ہے چونکہ یہ اعتراض اٹھایا گیا ہے کہ دستورالعمل کی کاپی نہ اسمبلی کی لائبریری میں موجود ہے نہ ہائی کورٹ کی لائبریری میں - اس لئے میرے خیال میں مناسب یہی ہے کہ سر دست اس مسودہ قانون پر بحث کو ملتوی کر دیا جائے - اس اثنا میں وزیر قانون کم از کم دو کاپیاں مہیا کر دیں تاکہ ہم انہیں اسمبلی کی لائبریری میں رکھ سکیں اور ممبر وہاں انہیں consult کرسکیں - اس بل پر discussion سر دست defer کی جاتی ہے -

Minister of Law : I would seek this permission from the Speaker that if we have not got the required number of copies available and if we get only one copy then I will have it cyclo-styled and place the copies in the library and have them circulated. I will do that.

خواجہ محمد صفدر—جناب والا - میرے علم کے مطابق لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس صرف ایک ہاتھ کی لکھی ہوئی کاپی ہے - ہاتھ کی لکھی ہوئی اور اس پر ہم انحصار نہیں کر سکتے - میں نے بہت کوشش کی ہے کہ کہیں سے چھپا ہوا مسودہ مل جائے لیکن مجھے دستیاب نہیں ہوسکا -

یہ مسودہ قانون سٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہوا تھا - میں اس کمیٹی کا چیئرمین ہوں - اور میں نے یہ دستورالعمل لاء ڈیپارٹمنٹ سے خود مانگا تھا - وہ تین ورق پر مشتمل ان کی فائل میں لگا ہوا ہے ہاتھ سے نقل کیا ہوا -

مسٹر سپیکر—خواجہ صاحب - وزیر قانون ہمیں جو کاپی بھیجیں گے وہ پوری authentic copy ہو گی اور وہ اس کی ذمہ داری لیں گے کہ یہ صحیح ہو -

مسٹر افتخار احمد خاں—نقل کی نقل نہ ہو (قہقہہ)

میاں محمد اکبر—جناب والا - میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں یہ گذارش کی تھی کہ جتنے بھی standing bills

یہاں آئیں ان کے ساتھ original bills کی کاپیاں ہمیں مہیا کی جائیں
اگر ایسا ہو جائے تو یہ وزیر قانون کی بڑی مہربانی ہوگی -

Mr. Speaker: Have the Rules amended.

میاں محمد اکبر—جناب والا - جیسا کہ انہوں نے ابھی
ایک بات مانی ہے اگر وہ یہ بھی مان لیں تو کیا حرج ہے -

Mr. Speaker: Under the present Rules I am sorry we cannot do that. Have the Rules amended?

THE WEST PAKISTAN GENERAL CLAUSES (AMENDMENT) BILL 1963

Mr. Speaker: Next motion, Memon Sa'ib.

Minister of Law (Mr. Ghulam Nabi Muhammad Varyal Memon): Sir I beg to present the Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan General Clauses (Amendment) Bill, 1963.

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs on the West Pakistan General Clauses (Amendment) Bill, 1963 stands presented.

Minister of Law: I beg to move—

That the West Pakistan General Clauses (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is—

That the West Pakistan General Clauses (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs be taken into consideration at once.

Khawaja Muhammad Safdar: This is not opposed.

Mr. Speaker: The question is—

That the West Pakistan General Clauses (Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Now consideration clause by clause.

CLAUSE 2

Mr. Speaker: The question is:

That clause 2 stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

Mr. Speaker: The question is:

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried)

SHORT TITLE

Mr. Speaker: Short Title. There is an amendement by Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: I move:

That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, for the figures '1963', occurring at the end, the figures '1964' be substituted.

Minister of Law: I accept the amendment.

Mr. Speaker: The question is :

That in Clause 1 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, for the figures '1963', occurring at the end, the figures '1964' be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The question is :

That the Short Title as amended be the Short Title of the Bill.

(The motion was carried)

Minister of Law: Sir, I beg to move—

That the West Pakistan General Clauses (Amendment) Bill, 1964 be passed.

Mr. Speaker: The question is—

That the West Pakistan General Clauses (Amendment) Bill, 1964 be passed.

(The motion was carried.)

THE FOREST (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1963

Mr. Speaker: Minister of Food and Agriculture to present the Report of the Standing Committee on the Forest (West Pakistan Amendment) Bill.

Minister of Food and Agriculture (Malik Qadir Bakhsh): Sir I beg to present the Report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963, (Bill No. 70 of 1963).

Mr. Speaker: The Report of the Standing Committee on Food and Agriculture on the Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, stands presented to the House. Next motion.

Minister of Food and Agriculture: Sir I move—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Food & Agriculture be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Motion moved is—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture be taken into consideration at once.

Mian Abdul Latif: Opposed.

Mr. Speaker: There is an amendment by Khawaja Safdar and he is not present. Mian Muhammad Akbar is also not present. Mian Abdul Latif may please move his amendment.

Mian Abdul Latif: Sir I beg to move —

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Food & Agriculture be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March 1964.

Mr. Speaker: Motion under consideration, amendment moved is—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March 1964.

Minister of Food and Agriculture: Opposed.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan: Sir there is no quorum.

(*Count was taken*)

Mr. Speaker: The House is in quorum. Yes Mian Sahib.

میاں عبدالطیف(شیخوپورہ نمبر ۱)— صدر محترم ۔ جنگلات کی اہمیت کو ہم بھی اتنا ہی سمجھتے ہیں جتنا کہ وزیر جنگلات سمجھتے ہیں ۔ ان کی ضرورت ۔ ان کو فروغ دینے اور ان کی حفاظت کا ہمیں بھی پورا احساس ہے ۔ لیکن جہانتک اس سلسلے میں قانون سازی کا تعلق ہے ۔ ہمیں اس سے اختلاف ہے ۔ جس طرح انہوں نے اس وقت اس قانون کو amend کرنے کی تجویز کی ہے ۔

جناب والا ۔ جہانتک جنگلات لگانے کی پالیسی کا تعلق ہے ۔ ہمیں اس سے بھی شدید اختلاف ہے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں جنگلات کے جو علاقے ہیں ۔ ان کو scientific طریقے سے ترقی دی جائے ۔ چنانچہ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ۔ لیکن جس چیز کو یہ جنگل سمجھتے ہیں ۔ ہم اسے nuisance سمجھتے ہیں ۔ کیونکہ حکومت کی موجودہ پالیسی کے مطابق جہاں کہیں بھی اسے تین چار مربعے زمین کا ٹکڑا مل جائے ۔ وہ Forest Act کے تحت اسے forest declare کر دیتی ہے ۔ وہاں دو تین گارڈ بٹھا دیتے ہیں ۔ کچھ پودے لگا دیتے ہیں ۔ اور پھر ان کے خیال کا جنگل ان کے بیلدار کی جاگیر بن جاتا ہے ۔ اس جنگل کے ارد گرد نہ کوئی حد بندی ہوتی ہے ۔ نہ کوئی نشانات ہوتے ہیں ۔ نہ کوئی تار ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پوری طرح سے جنگل ہی ہوتا ہے ۔ تو پھر وہاں ہوتا کیا ہے ۔ ہوتا یہ ہے کہ وہاں جو ارد گرد کے زمینداروں کے مویشی ہوتے ہیں وہ تار اور حفاظت نہ ہونے کی وجہ سے وہاں stray کر جاتے ہیں ۔ جس پر ان کے نمائندگان اور ایجنٹ وہاں مرغ سے شروع کرکے بھینس تک کا مطالبہ کرتے ہیں ۔ مرغی مانگی ۔ مل گئی ۔ تو مویشی چرتے رہے ۔ ٹھیک ہے ۔ بکری کا مطالبہ کیا یا دودھ پینے کیلئے بھینس مانگ لی ۔ وہ مل گئی ۔ تو بھی مویشی چرتے رہے ۔ گھاس مل جاتا رہا ۔ یہ سب ٹھیک ہے ۔ اور اگر ان کے مطالبے کے مطابق کوئی نہ دے سکے تو اس کے

خلاف trespass کا case ہو جاتا ہے - تو جناب یہ جنگل لگانے کا طریقہ اور Forest Act کے تابع ان کی پالیسی ملکی مفادات کے خلاف ہے - جسے ہم جنگل سمجھتے ہیں - وہ تو ایسے جنگل ہیں جو میل ہا میل تک جنگل ہی جنگل نظر آئیں - اس میں چند مربعے یا چند ایکڑ زمین نہیں ہوتی - بلکہ میلوں کے حساب سے اس کی لمبائی چوڑائی ہوتی ہے - وہ scientific طریقے سے - باقاعدہ plan ترتیب اور دستور کے مطابق لگایا جاتا ہے - جو ہماری فضا میں ضروری تبدیلیاں پیدا کرتا ہے - جو اردگرد کے soil میں مناسب تبدیلیاں پیدا کرتا ہے - ملک کو عمارتی لکڑی مہیا کرتا ہے گرد و نواح کے لوگوں کو گھاس اور ایندھن مہیا کرتا ہے - یہ چیز ہے جسے ہم جنگل کہتے ہیں - لیکن جس قسم کے جنگلات ہمیں یہ دے رہے ہیں وہ جنگلات نہیں بلکہ در اصل چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو پھانسنے کے جال ہیں - جو انہوں نے پھیلا رکھے ہیں - تو ایسی حالت میں میں وزیر جنگلات کی خدمت میں مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ ان چھوٹی چھوٹی ترامیم کی بجائے اونچے level سے سوچیں کہ جنگلات در اصل ہوتے کیا ہیں - اور ہماری معیشت کیلئے کس قسم کے جنگلات ضروری ہیں - اور وہ کیسے لگائے جائیں - اور کس جگہ لگائے جائیں -

جناب والا - اس کے بعد یہ ترامیم ہیں - تو اس سلسلے میں مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ بالعموم ہماری حکومت کا دستور بن گیا ہے بلکہ ایک عادت بن چکی ہے کہ وہ ہر معاملے میں discrimination سے کام لیتی ہے - چنانچہ جنگلات کے معاملے میں وہ بھی discrimination سے کام لے رہی ہے - اس میں کہا گیا ہے کہ ہم قانون بناتے اور ترمیم تو کرتے ہیں - لیکن اس کا اطلاق نہ تو ضلع ہزارہ پر ہوگا اور نہ ہی قبائلی علاقے پر - میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے - کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں law of the jungle ہو گا - جس کے مطابق جو یہ چاہیں یہ کر لیں - اور جو لوگ چاہیں لوگ کرلیں - لیکن میرے نزدیک یہ تو اس کا مطلب ہو نہیں سکتا -

Minister of Food and Agriculture : Sir with all respect to my friend I say would say that he has not read the second bill about Hazara, which is on the same lines. For his information I am submitting.

میاں عبداللطیف—اگر جناب same line پر ہے - تو پھر اس تفریق کی ضرورت ہی کیا ہے - کہ ایک قانون ان کیلئے بنایا جائے - بالکل ویسا ہی جیسا کہ یہ قانون ہے - اور ایک ہمارے لئے بنایا جائے - ویسا ہی جیسا کہ وہ ہے - بھئی - اگر یہ ایک ہی چیز ہے تو پھر ایک قانون بنائیے جو سارے صوبے میں یہ لاگو ہو - کل کو آپ شیخوپورہ کیلئے بنائینگے اور کہیں گے کہ انہی lines پر ہے - پرسوں آپ مظفر گڑھ کے لئے بنائیں گے اور کہینگے کہ انہیں lines پر ہے - یہ کوئی جواز اور justification نہیں - یہ کہنا کہ انہیں lines پر ہے - اس لئے ہم ضرور الگ قانون بنائینگے - میرے نزدیک کوئی justification نہیں - بلکہ محض waste of time ہے - اگر ہزارہ کیلئے کوئی بہتر قانون ہوتا تو میں درخواست کرتا کہ وہی قانون ہم پر بھی لاگو کیا جائے - مگر جیسا کہ جناب وزیر جنگلات نے فرمایا ہے کہ یہ انہیں lines پر ہے - یہ قطعی طور پر غیر ضروری ہے - اس سے ایوان کا وقت ضائع ہوگا - اور قانون کی کتاب پر یونہی اس کا اضافہ ہو جائیگا -

تو جناب والا - میں حکومت سے التماس کرنا چاہتا ہوں کہ اسے discrimination کی بنا پر قانون بنانے کی عادت پڑ گئی ہے - یہ کوئی اچھی چیز نہیں - لہذا اسے چاہیئے کہ اس پر نظر ثانی کرے اور ایسے قانون بنائے جو سارے صوبے میں یکساں طور پر لاگو ہو سکیں -

جناب والا—اس کے بعد جہاں تک موجودہ تجاویز کا تعلق ہے - ان کا بنیادی اصول ان کے ذہن میں یہ ہے کہ جنگلات کی حفاظت کی جائے - اور جو لوگ ان کو نقصان پہنچاتے - trespass کرتے یا ان پر encroachments کرتے ہیں - ان کو روکا جائے - اور اگر ضرورت پڑے تو ان کو سزا بھی دی جائے - اور ساتھ ہی حکومت کو یہ اختیارات بھی دئے جائیں کہ وہ trespass کرنے والوں کو eviot کر سکے - اور ان سے قبضہ لے سکے -

وزیر زراعت و خوراک—جناب والا—ہم گورنمنٹ کے لئے اختیارات نہیں مانگ رہے - irrelevant

It will be for the Law Courts.

You have not read it.

میاں عبداللطیف — I stand corrected — گویا گورنمنٹ یہ اختیارات عدالت کو دینا چاہتی ہے کہ وہ trespasser کو نکالے اور اس کا قبضہ اٹھا دے - تو جہاں تک اس اصول کا تعلق ہے کہ جنگلات لگائے جائیں - ہمیں اس سے قطعاً اختلاف نہیں - لیکن جو کچھ یہ کرنا چاہتے ہیں - یہ بالکل غلط ہے - کیونکہ نہ تو اس میں logic ہے - اور نہ reason - اور جناب اس میں بھی انہوں نے غلطی کی ہے مثلاً انہوں نے اس میں رکھا ہے کہ جب کوئی عدالت کسی ملزم کو trespass کے باعث سزا دے تو وہ اس کے ساتھ ساتھ اس کی ejectment کا آرڈر بھی پاس کر سکتی ہے - اور جب اس کے ejectment کے آرڈر پاس کریں تو یہ حکم دیں کہ سات دن کے اندر trespassers remove کر دیں - اور قبضہ hand over کر دیں - یہ سات دن کی منطق میری سمجھ میں نہیں آئی - اس قانون میں لکھا ہے کہ جب حکومت کسی جگہ جنگلات لگانے کے لئے فیصلہ کرتی ہے تو اس کے لئے نوٹس جاری کیا جاتا ہے پھر سیٹلمنٹ افسر کے پاس تین مہینہ کے اندر عذرداری ہو سکتی ہے - کہ ایسا نہ کیا جائے اور اگر کوئی اعتراض کرے تو پھر اس شخص کے Rights, Pastures Rights, Wood Rights and grass Rights بتائے اور جب فیصلہ ہو جائے تو تین مہینے کے اندر اس کے خلاف اپیل ہو سکتی ہے اور جب کسی آدمی کو سزا ہو جائے تو قانون یہ کہتا ہے کہ تیس یا ساٹھ دن کے اندر اندر اپیل کر سکتے ہو - میرے فاضل بھائی چاہتے ہیں کہ جہاں کسی آدمی نے آپ کے آدمی کو مرغی سپلائی نہ کی اس کا چالان کرا دیا (میرا مقصد ہے آپ کے کسی نمائندے کو) اور پھر اسے اپیل کا وقت نہ دیا جائے اگر اپیل کر دے تو اس کے فیصلہ کا انتظار نہ کیا جائے - ے دن کے اندر ٹین پاٹ کرکے اسے وہاں سے اٹھا دیا جائے - یہ بہت ہی unreasonable ہے - دوسرا پہلو یہ ہے کہ جو میرے فاضل بھائی نے پڑھا ہے - شائد جنگلات کا اثر ہے جو کوئی وہاں جاتا ہے جانگلی ہو جاتا ہے - یہاں تو یہ ہے کہ اگر کسی نے ایک کہوڑی بنا

لی تو اسے چھ مہینے تک قید کی سزا ہو سکتی ہے فرض کیا کسی ملزم کو ۶ ماہ کی قید کی سزا ہو گئی اور وہ قید کاٹنے کے لئے سنٹرل جیل میں آ گیا عدالت کی طرف سے یہ حکم دیا گیا کہ ۷ دن کے اندر قبضہ اٹھا لیا جائے - میں وزیر با تدبیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس نے قبضہ اٹھانا ہے وہ تو جیل میں ہے ۷ دن کے اندر قبضہ کیسے اٹھایا جائے گا - یہ نا ممکن ہے - جس نے قبضہ اٹھانا ہے اس کو تو آپ نے جیل میں بھیج دیا اور اگر سات دن گزر گئے تو عدالت کہے گی کہ اسے ۱۰۰ روپیہ روزانہ جرمانہ کیا جاتا ہے - خدا کے لئے کچھ تو سوچیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں - اگر آپ جنگلات کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے کوئی معقول ترکیب یا ترتیب ہونی چاہئے کوئی logic ہو - جس شخص کو آپ نے eject کرنا ہے اس کے لئے آپ عدالت کو اختیارات دیتے ہیں کہ وہ by force اس کو eject کرے - جب آپ by force eject کر سکتے ہیں اور جس کو eject کرنا ہے وہ جیل میں پڑا ہے اور آپ صرف سات دن کی میعاد دیتے ہیں اور ساتھ ہی ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کر دیتے ہیں - یہ غلط ہے -

جب آپ کے پاس ejectment کی powers ہیں آپ ان سے اپنی اغراض کیوں پوری نہیں کر لیتے اور اس کا کیا مطلب ہے - کہ جب کورٹ کے پاس powers ہیں تو اس کے لئے درخواست کیوں کرتے - یہ تو ایسے ہی ہے جیسے آپ جنگلات کی حفاظت نہیں کرتے تا کہ مٹھی گرم ہوتی رہے اور جاگیریں بنتی رہیں -

میں تو سمجھتا ہوں کہ ہمارے جنگلات جنگلات کی شکل میں نہیں بلکہ عذاب کی شکل میں ہیں اور یہ عذاب جاری ہے - مجھے اس قانون میں کوئی sense نظر نہیں آتی - اس کے بغیر بھی ان کا مقصد حل ہو سکتا ہے - پہلی کلاز کے بعد دوسری کلاز کیوں لائی گئی ہے - ہم پر اکثر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم مخالفت برائے مخالفت کرتے ہیں حالانکہ ہم ایسا نہیں کرتے - میں محترم

بھائی کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ میں صحیح طور پر محسوس کرتا ہوں کہ یہاں میرے فاضل بھائی کو بطور دانش مند وزیر کے گورنر صاحب کو مشورہ دینا چاہئے تھا کہ ہم کچھ زیادتی کر رہے ہیں ۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایسے cases کہاں پیدا ہوتے ہیں ۔ مجھے سارے مغربی پاکستان میں ایک جنگل بتا دیں جس کی حد بندیاں طریقہ سے کی گئی ہوں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر مسٹر محمد اسحٰق خان کندی کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر زراعت و خوراک —ہر ایک کی حد بندی ہوئی ہے ۔

میاں عبداللطیف—موقع پر کسی ایک کی نہیں ۔

Minister of Agriculture: If he challenges he should take me to any jungle.

Mian Abdul Latif: It is wrong.

Minister of Agriculture: My friend will carry on here and I will go with him just now to any jungle.

میاں عبداللطیف—کسی ایک جنگل کے متعلق بتائیں جہاں تار لگا دی گئی ہو ۔ کہ یہ حد بندی ہے ۔ جنگل بنجر زمین میں ہوتا ہے ساتھ ہی لوگوں کی زمین ہوتی ہے ۔ اس لئے کبھی بیس بیس گز یا دو تین جریب زمیندار ہل چلاتے چلاتے ادھر چلے جاتے ہیں اور کبھی ان کے کھیتوں میں درخت لگا دئیے جاتے ہیں ۔ یہ سلسلہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے ۔ جب بھی کبھی ان کا بیل دار یا جمعدار کسی سے ناراض ہو جائے یا پٹواری کسی سے ناراض ہو جائے تو وہ رپورٹ کرتا ہے کہ ہمارا درخت کٹ گیا ۔ اس کی پیمائش کرو ۔ اس طرح اس کا چالان ہو جاتا ہے اس کے علاوہ جنگلات سے ہم کیا چاہتے ہیں جنگلات سے ہم چاہتے ہیں کہ ان سے transportation ہو ۔ ملک کو ٹمبر سپلائی ہو اور پھر erosion سے جو عذاب آتے ہیں ان سے نجات ملے گھاس ملے ۔ جلانے کی لکڑی ملے ۔ میرے فاضل بھائی کیا کرتے ہیں ۔ ایک ایک جنگل میں بیس ہزار سے لے کر

ایک لاکھ تک سوروں کی پرورش ہوتی ہے۔ انکار کر دیں
اب بھی چیلنج کر دیں۔

ایک ممبر — تیتر بہت ہوتے ہیں۔

میاں عبداللطیف—وہ میدانوں میں ہوتے ہیں۔ جنگلات میں
سور ہی ہوتے ہیں۔

Minister of Agriculture: He is irrelevant.

Mr. Senior Deputy Speaker: Your motion is for eliciting public opinion.

Mian Abdul Latif: And for referring it to a Select Committee.

Mr. Senior Deputy Speaker: For eliciting public opinion.

Mian Abdul Latif. For Select Committee also.

Sir, these are my reasons as to why I want that it should be sent out for eliciting public opinion.

تو جناب والا—جب جنگلات کی یہ پوزیشن ہے۔ تو وہ breeding grounds ہیں destructive animals اور beasts کی۔ اور یہ دوست شکار کے لئے جاتے ہیں جہاں ایک ایک دن میں تین تین ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ایک سور ایک ایکڑ زمین کو خراب کر دیتا ہے اور زمین کا چپہ چپہ ہماری زیست کے لئے کتنا ضروری ہے۔ آپ کے پاس فوج ہے۔ پولیس ہے۔ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ صرف اتنا ہوتا ہے کہ کتاب میں یہ آ جاتا ہے کہ ایک لاکھ سور مار ڈالا۔ لیکن دیکھنے میں ایک بھی نہیں ہوتا۔ ۱۹۲۲ء میں دھلی میں پلیگ کی سی شکل پیدا ہو گئی۔ چوہے مارنے کا انتظام کیا گیا۔ کنڈن لعل سب انسپکٹر نے رپورٹ کی کہ فدوی نے ایک ماہ میں ۳۱۰۰ چوہے مارے ہیں ڈاکٹر نے کہا۔ کنڈن لعل یہ ۳۱۰۰ چوہے جو مارے گئے ہیں بتاؤ کس طرح مارے تھے۔ اس نے کہا مارا تو ایک بھی نہیں تھا چوہا مارنے کو کہاں ملتا ہے۔ یہ تو کاغذات پورے کرنے کے لئے تھا تاکہ تنخواہ ملے۔ تو میرے بھائی کے پاس بھی اس قسم کی غلط اور فرضی رپورٹیں آتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ طریقہ سے جو جنگلات لگ رہے ہیں وہ غلط طریقہ ہے۔ اور جو انکی داشت ہے وہ

غلط طریقہ ہے ۔ یہ امنڈ منٹ ان کے تحفظ کا ذریعہ سمجھ کر جو لایا گیا ہے وہ عذاب در عذاب کی شکل میں ہم پر نازل کیا جا رہا ہے ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ میرے موشن کو ہاؤس accept کرے اور اس بل کو public opinion asce tain کرنے کے لئے بھیجا جائے ۔

(اس مرحلہ پر امیر حبیب اللہ خاں سعدی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے)

مسٹر سینیٹر ڈپٹی سپیکر—سعدی صاحب کیا آپ بولنا چاہتے ہیں ؟

امیر حبیب اللہ خاں سعدی (لائل پور ۷) ۔ جی ہاں ۔ صاحب صدر ۔ میں مختصراً چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ اس سے پہلے میاں لطیف صاحب نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ جنگلات بیلدار کی جاگیر بن چکے ہیں ۔ جو اس وقت صورت حال ہے میں اس میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ بیلدار یا فارسٹ گارڈ جنگلات کے نظام میں سب سے ادنیٰ سطح پر ہے ۔ اس کی حیثیت بالکل ایک مزارع کی ہے اور یہ جاگیر جس کو ہم جنگلات کہتے ہیں اس کا مالک بہت اونچا افسر ہوتا ہے اور ڈی ۔ ایف ۔ او ۔ اور Range آفیسر اس کے کارندے ہیں ۔ ہم عملی طور پر شب و روز یہ دیکھکر دکھ محسوس کرتے ہیں کہ ہماری صوبائی حکومت لاہور میں بیٹھی ہوئی ایک اہم محکمہ چلا رہی ہے ۔ لیکن آپ باہر علاقوں اور جنگلات میں جا کر دیکھئے تو وہاں نقشہ ہی اور نظر آتا ہے ۔ ہم بہت اونچے افسر کو اس جاگیر کا مالک اس لئے کہتے ہیں کہ ہماری آنکھوں کے سامنے یہ ہو رہا ہے کہ فارسٹ گارڈوں اور چھوٹے عملہ کی تنخواہیں خزانہ سرکار سے وصول کر لی جاتی ہیں لیکن اس چھوٹے عملہ سے تنخواہ کی وصولی پر انگوٹھا لگوا لیا جاتا ہے ۔ یہ چھوٹا عملہ اپنی تنخواہ کس طرح وصول کرتا ہے ۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ ارد گرد کے دیہات میں جاؤ اور چھوٹے کاشتکاروں سے چرائی کے مویشی لاؤ ۔ اس طرح جنگلات میں ہر جگہ دو روپیہ فی موسم کے حساب سے یعنی ذو مہینے کے لئے

ایک مویشی چرانے کے لئے دو روپیہ ڈیڑھ روپیہ، تین روپے حالات کے مطابق وصولی کی جاتی ہے - اس طرح سے نہ صرف یہ عملہ اپنی تنخواہیں وصول کرتا ہے بلکہ افسران کے لئے انڈے مرغی وغیرہ کا انتظام کرتا ہے اور لکڑیاں بھی فروخت کرتا ہے اور اس میں بھی ان کا باقاعدہ حصہ ہوتا ہے - تو جناب والا - محترم وزیر جنگلات اس چیز سے اتفاق کریں گے کہ جنگلات میں مویشیوں کی چرائی سے جنگلات ترقی نہیں کر سکتے - یہ اصولی چیز ہے کہ چرائی سے جنگلات کی نشو و نما میں کمی واقع ہوتی ہے - لیکن عملاً ہزاروں مویشی چرائے جا رہے ہیں - اور جنگلات کی ترقی رکی ہوئی ہے - محکمہ موجود ہے اس پر اخراجات موجود ہیں لیکن حکومت کو جو نفع اور خزانہ سرکار کو جو آمدنی ہونا چاہئے اور قوم کو ہونا چاہئے وہ نہیں ہو رہا ہے - اس لئے میں جناب والا آپ کی وساطت سے محترم وزیر جنگلات سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جب وہ جنگلات کی ترقی کی رفتار کو بڑھانے کے لئے ایک ایسا قانون لائے ہیں جس کا اثر آج لوگوں پر یا عملہ پر یا کسانوں پر یا دیہات پر ہوتا ہے تو اس کے متعلق ایسا قانون بھی لائیں جو اونچی سطح کے افسروں پر ان کی بد عنوانیوں پر ایک قدغن ثابت ہو سکے - اس وقت میں اس قانون کی بھی حمایت کروں گا -

مسٹر عبد الرازق خان (سردان - ۳)—جناب سپیکر جنگلات کے متعلق جو امنڈمنٹ بل اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ جنگلات کے تحفظ کے لئے قانون کو ذرا سخت بنایا جائے کہ اس وقت جو مشکلات جنگلات کے تحفظ کے لئے حکومت کو در پیش ہیں اس میں ذرا سختی پیدا کی جائے تا کہ جنگلات کا تحفظ اچھے طریقے سے ہو سکے -

جناب والا - اس امر کا اعتراف نہ کرنا کہ اس حکومت نے جنگلات میں اضافہ کرنے اور جو موجودہ جنگلات ہیں ان کے تحفظ میں سابقہ حکومت سے کچھ اچھے کام کئے ہیں یہ بات زیادتی ہو گی - اگر آپ سڑک پر سفر کرتے

ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ سڑک کے کنارے جہاں پہلے ایک درخت بھی نظر نہیں آتا تھا وہاں اب جنگلات کے جنگلات نظر آ رہے ہیں ۔

ایک ممبر—آم لگ رہے ہیں ۔

مسٹر عبدالرزاق خان— اگر ہم چاہتے ہیں کہ ملک کے جنگلات میں اضافہ ہو اور اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملک کی اس دولت کا تحفظ ہو سکے تو پھر اس کے لئے ہمیں یہ بھی کرنا ہو گا اور سخت سے سخت قوانین بھی بنانا ہونگے ۔

اب جناب والا ۔ میں سڑکوں کے متعلق عرض کرونگا جب سڑکوں کی حفاظت کا کام پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ کے ہاتھ میں تھا تو آپ ہی انصاف سے دیکھئے اور میں تمام معزز ممبران سے بھی درخواست کرونگا کہ وہ بھی مجھے بتائیں کہ راستوں پر کتنے درخت نظر آتے تھے ۔ لیکن آج سڑکوں کے کنارے ہزاروں درخت نظر آ رہے ہیں ۔ تو در حقیقت یہ حکومت کا ایک کارنامہ ہے ۔ اور یہ اسی وجہ سے کہ یہ سخت قوانین ہیں اور ان پر سختی سے عمل کیا جا رہا ہے ۔ اور اسی لئے اس کا تحفظ ہو رہا ہے ۔ اب میں اس کے ساتھ ہی ساتھ محترما وزیر جنگلات کی خدمت میں یہ گزارش کرونگا کہ یہ بل تو پاس ہو جائے گا لیکن اس پر عمل کرنے کے لئے آپ کو ذرا سختی سے کام کرنا ہوگا ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ محکمہ جنگلات کے سارے ہی آفیسر خراب ہیں بہت ایماندار اور دیانتدار بھی ہیں لیکن کسی حد تک ایسا ہے جیسا کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین ہیں کہ وہ اپنی تنخواہوں کے علاوہ اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے ان کا باقاعدہ حصہ ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جنگلات کو نقصان پہونچتا ہے دوسری سری یہ گزارش ہے کہ جو جنگلات سڑک کے کنارے لگوائے جا رہے ہیں اس میں ترقی ہو رہی ہے لیکن اس سے غریب کاشتکاروں کو ایک زبردست تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جن کاشتکاروں کے کھیت سڑک کے کنارے ہیں ۔ یہ بات میں اپنے علاقے کی بتا رہا ہوں کہ میری constituency میں

تقریبا ساڑھے چار سو یا پانچ سو کاشتکاروں کا چالان کر دیا گیا ہے جن کے کھیت سڑک کے کنارے ہیں وہ اپنے مویشی کھیتوں پر لیجاتے ہیں تو یقینا کہیں نہ کہیں گھاس ان مویشیوں کے منہ میں آ ہی جاتی ہے - تو ان کا چالان ہو جاتا ہے - اور جیسا کہ میاں لطیف صاحب نے کہا ہے کہ جو مرغیاں دے دیتا ہے اس کا چالان نہیں ہوتا اور جو نہیں دیتا اس کا چالان ہو جاتا ہے - تو اس طرف توجہ کرنی چاہئے - اور جہاں تک قانون کے سخت کرنے کا تعلق ہے اس سے جنگلات کی حفاظت ہو گی - میں اس کی حمایت کرتا ہوں -

مسٹر سلطان محمد اخوان (ہزارہ - ۲) - جناب سپیکر - پہلے پہل یہ سننے میں آیا ہے ابھی تک تو ہم یہ سنا کرتے تھے کہ ہی - ڈبلیو - ڈی میں سب لوگ رشوت لیتے ہیں لیکن محکمہ جنگلات میں ایک گارڈ سے لے کر اونچے درجہ تک سب رشوت کے معاملے میں مساوی رشتہ رکھتے ہیں اور ان کا سوائے اس کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے -

یہ بل جو لایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب نے ان کے ساتھ بہت ہمدردی کی ہے اور ان کے مفادات کو سامنے رکھا ہے - جناب سپیکر - جنگلات میں گارڈ اس لئے رکھا جاتا ہے کہ لوگوں کے مویشی جنگلات کو نقصان نہ پہونچائیں اور جن لوگوں کے مویشی جنگلات کو نقصان پہنچائیں وہ ان کا چالان کرے - لیکن اگر وہ لوگوں سے انڈے اور مرغیاں مانگتا ہے اور وہ دیتے ہیں تو وہ ان کا چالان نہیں کرتا ہے میں اس کی مثال آپ کو دیتا ہوں کہ کسی جگہ ایک ڈپٹی کمشنر صاحب جنگل میں ٹھنڈے وقت جا رہے تھے - تو ایک بوڑھا آدمی ان کے پاس آیا اور ایک درخواست لایا - ڈپٹی کمشنر نے وہ درخواست اس سے لے لی - اور اسے کہا کہ میں اسکو دیکھونگا - تو انہیں اس بوڑھے نے دعا دی - کہ "خدا تمہیں gaurd کر دے" آپ کو معلوم ہے کہ وہ محکمہ جنگلات میں سب سے چھوٹا عہدیدار ہے - ڈپٹی کمشنر نے اسے کہا کہ "بابا آپ نے مجھے یہ کیا دعا دی ہے" تو اس نے جواب دیا کہ

میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک پاکستان میں گارڈ ہی سب سے بڑا افسر ہوتا ہے - اور یہ اس لئے ہے کہ میرے خیال میں وہاں ان لوگوں کی زندگی گارڈ کے ہاتھ میں ہوتی ہے - اور میں سمجھتا ہوں - کہ یہ قانون جنگلات کو بچانے کے لئے نہیں بلکہ جنگلات کو مزید تباہ کرنے کے لئے نافذ کیا جا رہا ہے - جب یہ چیز افسروں اور محکمہ جنگلات کے چھوٹے کارندوں کے ہاتھ میں ہو گی - تو یہ موجودہ حالت سے بھی زیادہ خراب ہو جائیں گے - اس سے جنگلات کا تحفظ ہر گز نہ ہو گا - میں نے اس سے پہلے بھی جناب ملک صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا - کہ وہاں کا جو بھی D. F. O. وہ ہے وہاں چار پانچ سال سے مقیم ہے اب اس کا گھر پورا ہو گیا ہے اب اسے نکال کر کسی دوسرے کو وہاں پر لگا دیں - ایک ٹھیکیدار جنگل کی لکڑی پر " موس " لگانا چاہتا تھا - تو اس نے اس سے چالیس ہزار روپے " موس " لگانے کے طلب کئے - وہ ٹھیکیدار بیچارہ اتنی بھاری رقم نہ دے سکا - تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی لکڑی وہاں پر چھ مہینے تک پڑی رہی - چھ مہینے کے بعد D. F. O. صاحب کو احساس ہوا - کہ اس نے غلطی کی ہے - تو پھر اس کے بعد اس نے اس لکڑی پر " موس " لگائے - اس لئے میں سمجھتا ہوں - کہ جناب ملک صاحب اس طرف توجہ فرمائیں - اور خود اس عملے کو ٹھیک کریں - ان قوانین کے ذریعے کچھ بھی نہیں ہو سکتا -

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکرٹری) جناب سپیکر - اس سے پیشتر متعدد حضرات نے یہاں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے - اور میں یہ سمجھتا ہوں - کہ جنگل ایک ملک کی دولت ہے - اس ملکی دولت کے حصول کے لئے اور اس دولت میں ایزادی کے لئے اس محکمے نے جو کام کیا ہے وہ قابل ستائش ہے - یہ بل اس لئے لایا گیا ہے - کہ قانون کے ذریعے اس دولت کا تحفظ کیا جا سکے - جو صاحبان یہ presume کئے بیٹھے ہیں - اور جو تصورات کی دنیا

میں پھرتے ہیں - اور جو یہ کہتے ہیں - کہ جنگل لگانے سے corruption بڑھے گی - جن کا محض یہ خیال ہے - یہ وہم ہے -

Mian Abdul Latif : Who said this thing.

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Sultan Muhammad Awan has referred to it. *(interruptions)*

مسٹر سلطان محمد اعوان — میں نے یہ نہیں کہا کہ جنگل لگانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا - - - - - - -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—میاں صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں -

میاں محمد شریف—تو میں یہ عرض کر رہا تھا - کہ ملک کی دولت کے تحفظ کے لئے کئی قانون بنائے جاتے ہیں - تو اس سے میرے معزز دوست تصورات میں پڑ گئے ہیں - کہ خدا نخواستہ اس طرح یہ عملہ اور بھی رشوت لے گا - یہ presume کر رہے ہیں - میں سمجھتا ہوں - کہ انسانی معاشرے کی اصلاح ہمارے فرائض میں سے ہے - اور یہ فرض ہم سب پر عائد ہوتا ہے - خواہ اس طرف کے بیٹھنے والے معزز اراکین ہوں - یا اس طرف بیٹھنے والے ہوں - یہ ہم سب پر فرض عائد ہوتا ہے - کہ بد دیانتی اور رشوت کو دور کریں - اور جناب والا رشوت لینے والا جتنا مجرم ہوتا ہے - رشوت دینے والا بھی اتنا ہی مجرم ہوتا ہے - رشوت لینے والوں کے متعلق جتنی تقریریں یہاں کی گئی ہیں ، سوائے ایک دوست کے جس نے یہ ظاہر کیا ہے - اور انہوں نے ایک افسر کی شکایت کی ہے تو میں سمجھتا ہوں - کہ ان کا بھی فرض ہے - کہ اگر ان سے کوئی انڈہ مرغی یا بکری مانگتا ہے - تو وہ اس چیز کے سد باب کے لئے کوشاں رہیں - نہ صرف یہ کہ ملک صاحب کو اس کے بارے میں بتائیں - بلکہ قانون کے مطابق اس امر کی اطلاع اپنے قریبی تھانے میں کریں - محکمہ انسداد رشوت ستانی میں کریں - گپھاری کے لئے لمبی چوڑی تقریریں کرنے سے اس مسئلہ کی اصلاح نہیں ہو سکتی -

قسم کی کوئی شکایت نہیں - تو عملی طور پر بھی اس کا سدباب کرنے authorities کو مطلع کریں - تا کہ وہ اس کا سد باب کر سکیں -

جناب سپیکر - یہاں پر یہ بھی تصور کر لیا گیا ہے - کہ اگر اس دولت کا زیادہ حصول کیا گیا - اور اس میں اضافے کے لئے قانون نافذ کیا گیا - تو اس سے اور بھی نقصان ہو جائیگا - میرے ایک دوست نے جس کے لئے میرے دل میں بہت عزت اور احترام ہے انہوں نے فرمایا - کہ یہ چھوٹے چھوٹے جنگل محض بکریاں چرانے کے لئے ہیں - بھینسیں چرانے کے لئے ہیں - اور انہیں scientific طریقے پر نہیں بنایا گیا ہے - اور حکومت کو چاہئے - کہ وہ بڑے بڑے جنگلات scientific طریقے پر لگائے - کیونکہ وہ بڑے ہونگے اور ان سے فائدہ کی امید ہو سکتی ہے - تو کیا بڑے جنگلوں میں بھینس نہیں چرائی جائینگی - بکریاں نہیں چرائی جائینگی - وہاں سے مرغی انڈے نہیں جائیگا - بڑے جنگلات میں بھی اس کا امکان ہو سکتا ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ - - - - - -

امیر حبیب اللہ خان سعدی پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں آپ کی وساطت سے محترم پارلیمنٹری سیکرٹری برائے لاؤڈ سپیکنگ سے دریافت کرتا ہوں - کہ جب یہاں تقریریں ہو رہی تھیں - تو کیا وہ ہاؤس میں موجود تھے - وہ کہاں تھے -

میاں محمد شریف—جناب والا - میں راج مورتی صاحب سے عرض کرونگا کہ میں موجود تھا -

تو میں یہ عرض کر رہا تھا - کہ رشوت اپنی جگہ پر ہے - اور ملک کی دولت اپنی جگہ پر ہے - اور اس رشوت کے سد باب کے لئے ذرائع موجود ہیں - لیکن جہاں تک اس قانون کے نفاذ کا تعلق ہے - وہ صرف ملک کی اس دولت کو بچانے کے لئے اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے - تاکہ جو لوگ اس قسم کے جرائم کے مرتکب

ہوئے ہیں ۔ ان کو سخت سے سخت سزا دی جا سکے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس بل کی تائید کرتا ہوں ۔

Minister of Agriculture (Malik Q dir Bakhsh) : Sir, I move:

That the question be now put.

Mr. Senior Deputy Speaker : I want to first dispose of the Motion that the Bill be circulated for the purpose of eliciting further opinion. A lot of Members have spoken on that motion. Now I am putting the question (*Interruptions*)

(At this stage several Members stood up to speak)

Mr. Senior Deputy Speaker : I hear that Mr. Hamza said he was not present. The debate on the Bill will continue. Only the Motion for eliciting public opinion will be put.

A Member : Mr. Hamza wants to speak in support of the Motion.

Mr. Senior Deputy Speaker. : If I allow him to speak now on the Motion for eliciting public opinion he will not be allowed to speak at the consideration stage.

چودھری عبدالرحیم - یہ عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے ۔ اور جب تک معزز ممبران کے خیالات کا عوام کو پتہ نہ ہو گا ۔ وہ اپنی رائے کا اظہار اس پر کیا کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - آپ اس موشن کو support کر رہے ہیں ۔ یا تجویز پیش کر رہے ہیں ۔

چودھری عبدالرحیم - میں اس پر تقریر کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد بتاؤنگا ۔ کہ میں کیا چاہتا ہوں ۔

Mr. Sultan Muhammad Awan : On a point of personal explanation. (*Interruptions*).

انہوں نے میرے متعلق کچھ کہا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : No point of personal explanation at this stage.

راجہ غلام سرور - کیا اس کے بعد بھی کسی کو موقع ملے گا ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - ہاں ملیگا ۔

میجر سلطان احمد خان (ہزارہ - ۳)—جناب صدر - میں اس ترمیم کی داد دیتا ہوں ۔ اس غرض سے کہ ملک قادو بخش

ان کی حکومت اور ان کی پارٹی جب سے اس ملک میں اقتدار میں آئی ہے - تو یہ ایک امر واقعہ ہے - کہ ان قوانین اور تراسیم کے باوجود اور چونکہ میں ایک ایسے ضلع سے تعلق رکھتا ہوں - کہ جس میں جنگلات کے پرانے ذخیرے موجود تھے - اور اب بھی ہیں - اور وہ ذخیرے اصل میں بے پناہ قیمتی ذخیرے تھے - نئے جنگلات خدا کرے ان کے ہاتھوں کھڑے ہو سکیں - ہمیں خوشی ہو گی - لیکن پرانوں کے متعلق جس دن سے مارشل لا لگا ہے اور خاص طور پر جس دن سے یہ لوگ یہاں وارد ہوئے ہیں میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ کم از کم ستر فیصدی جنگلات انہوں نے دن دھاڑے تباہ کر دئے ہیں - کسی رکن نے یہاں فرمایا ہے - شائد عبدالرازق خاں نے کیونکہ وہ عادتاً حکومت کو support کرتے ہیں کہ پی - ڈبلیو - ڈی - سے جب سے یہ کام محکمہ جنگلات کے ہاتھ میں آیا ہے - جنگلات میں ترقی ہو گئی ہے - میرے خیال میں سڑکوں کے کنارے چھوٹے چھوٹے پودے لگانے میں ضرور ترقی ہوئی ہے - لیکن سننے میں آیا ہے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ جو پرانے پرانے درخت تھے انہیں پہلے پی - ڈبلیو - ڈی - والے ایکس - ای - ان صاحب اور ایس - ای - صاحب کچھ تھوڑے بیچ دیا کرتے تھے کچھ گھروں کو لے جاتے تھے - آج کل سنا ہے یہ نہروں اور سڑکوں کے کناروں سے ان کا صفایا کرتے ہیں - بہر حال جو واقعات میری آنکھیں دیکھتی ہیں وہ بیان کرتا ہوں - ہزارہ میرا اپنا ضلع ہے - وہاں ایک نایاب قسم کا ذخیرہ ہے - میں نے پچھلی گرمیوں میں چند واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں - یہ بڑے شرمناک واقعات ہیں - اس حکومت کو خاص کر میاں شریف تندی سے جب support کرتے ہیں . . . (قطع کلامیاں) میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی ملک صاحب سے عرض کیا تھا کہ وہاں قصر صدارت یا قصر گورنری کے گرد یہ سب کوؤں کی طرح اکھٹے ہو جاتے ہیں . . . (قطع (کلامیاں)

Mian Muhammad Sharif: Is it relevant?

Mr. Senior Deputy Speaker: Major Sahib, one point. This is an amending Act. The forest principal Act is not in dispute. So you will have to confine your remarks only to the amending Act.

میجر سلطان احمد خان - جناب جنگلات تباہ ہو رہے ہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : Please be relevant.

میجر سلطان احمد خان - جناب والا - میں یہ ایک شہادت پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کیوں ضروری ہے کہ . . . .

سید احمد سعید کرمانی—وہ کوؤں والی بات چھوڑ دی آپ نے -

میجر سلطان احمد خان—یہ کیوں ضروری ہے کہ اس بل پر پبلک کی رائے لی جائے - ہمارے ان پہاڑوں پر تین مقام ہیں جو آپ نے بھی دیکھے ہوں گے - انہوں نے بھی اب تک دیکھ لئے ہوں گے کیونکہ انہیں نتھیا گلی کے گرد اور مری کے گرد گرمیوں میں اپنے اعزاز کی خاطر کافی پھرنا پڑتا ہے - میں کالا باغ کے مقام پر جو نتھیا گلی - چھانگا گلی اور ڈونگا گلی کے ایک کونے پر واقع ہے کھڑا ہوا تھا - ابھی تین چار یا پانچ مہینے کا واقعہ ہے پولیس کا ایک حوالدار جو اتفاقاً میرے گاؤں کے قریب کا ہے میرے پاس کھڑا ہوا تھا - میں نے کہا بھئی مجھ سے دور ہو جاؤ - کیوں نوکری سے جاتے ہو - خیر اس کی مہربانی سے وہ کھڑا رہا - وہاں چونکہ ہم سارے جنگلات سے بچپن سے واقف ہیں - بچپن میں وہاں اتفاقاً کسی شکار وغیرہ کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے - وہاں دیودار - بیار اور چیل جس کو آپ Pine کہتے ہیں - میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے - . . . (قطع کلامیاں)

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)-پوائنٹ آف آرڈر جناب میں مودبانہ التماس کروں گا کہ جناب سلطان احمد صاحب سے اتنا پوچھ لیں کہ یہ بل ہے کیا ؟ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے اسے نہیں پڑھا -

میجر سلطان احمد خان—نہیں پڑھا -

وزیر زراعت—ایک حرف بھی نہیں پڑھا - آپ ان سے پوچھ لیں -

میجر سلطان احمد خان—یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے - نہیں پڑھا - میں نے آج تک کوئی بل نہیں پڑھا -

وزیر زراعت—یہ کہدیں کہ انہوں نے کیا پڑھا ہے اور یہ ہے کیا ؟

میجر سلطان احمد خان—واقعات عرض کر رہا ہوں جناب - پڑھنے کی بات نہیں ہے - اور آپ کی کوئی چیز پڑھنے کے قابل رہ چکی ہے ؟

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member must be relevant.

میجر سلطان احمد خان—میں agree کرتا ہوں کہ میں نے بخدا کبھی ان کا کوئی بل نہیں پڑھا -

Mr. Senior Deputy Speaker : I will not allow you to proceed with your speech if you are not relevant.

Major Sultan Ahmad Khan : I am very relevant on the point that it should be circulated for eliciting public opinion.

Mr. Senior Deputy Speaker : Only the amending Act is to be circulated for eliciting public opinion. That deals with punishing encroachments and giving power to the court.

میجر سلطان احمد خان — میں encroachment پر بھی ضرور آؤنگا (جسطرح جناب پیر محمد صاحب بعد میں آیا کرتے ہیں) - کہ وہ encroachment

Mr. Senior Deputy Speaker : I am sorry I will have to request you to discontinue your speech.

Now I put the question.

The question is—

The Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 31st March 1964.

(*The motion was lost*)

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment is of Amir Habibullah Khan Saadi. That is the same and would not be considered.

Main Abdul Latif: It is not the same Sir. He says it should circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon by 10th March 1964, whereas I have said by 31st March 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker : That is immaterial. Next Mr. Hamza may move his motion.

Mr. Hamza: Sir I move—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture be referred to a Select Committee to report by 15th March 1964.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion before the House is—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred to a Select Committee consisting of the following with instructions to report by 15th March 1964:

(1) The Food and Agriculture Minister ;
(2) Khawaja Muhammad Safdar ;
(3) Mr. Ahmed Saeed Kirmani ;
(4) Mr. Abdur Raziq Khan ;
(5) Chaudhri Sultan Ahmed ; and
(6) The mover.

Minister of Food and Agriculture : Opposed.

مسٹر حمزہ—(لائلپور - ۶)—جناب سپیکر مجھ سے پہلے حزب اقتدار کی طرف سے جناب اعوان صاحب نے . . . . . .

Mian Abdul Latif : Sir is the House in quorum?

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is not in quorum. Let the bells be rung. (Quorum bells were rung)

The House is in quorum. Mr. Hamza may proceed with his speech.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - حقیقت یہ ہے کہ جنگلات کی حفاظت یا جنگلات کا جو لگانا ہے اس کی اہمیت سے قطعاً کسی شخص کو کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا لیکن اس بل کے تحت جنگلات کی اراضی پر سے کسی ناجائز قابض کو ہٹانے یا ناجائز قابض کو سزا دینے کے جو اختیارات حاصل کئے جا رہے ہیں ان کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اس وقت حالات اتنی خوفناک صورت اختیار نہیں کر گئے ہیں جس کے لئے گورنمنٹ اتنے وسیع اختیارات حاصل کر رہی ہے - بہتر یہ تھا کہ ملک کے اندر جو موجودہ جنگلات ہیں ان کی حفاظت یا افزائش کے لئے ضروری تھا کہ گورنمنٹ اس عملہ پر کنٹرول کرتی جو ان کی حفاظت کے لئے لگایا جاتا ہے کیونکہ وہ عملہ ہی ان کی تباہ کاری پر تلا ہوا ہے اگر گورنمنٹ ایسا کوئی قانون اس ایوان میں پیش کرتی جس کے ذریعہ اس عملہ کی تباکاریوں سے ان جنگلات کو محفوظ کیا جا سکتا -

جناب سپیکر—جناب پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ رشوت لینا اور دینا دونوں جرم ہیں - اس میں کسی شک و شبے کی گنجائش نہیں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ صرف یہ کہکر اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی کہ اہل کار رشوت اس لئے لیتے ہیں کہ لوگ انہیں رشوت دیتے ہیں - یعنی بالفاظ دیگر وہ (بالواسطہ) اس بات کو تسلیم کرتے ہیں - کہ

اہل کاروں میں رشوت لینے کی عادت انتہائی طور پائی جاتی ہے - وہ جنگلات کی لکڑی بیچ کر اپنے ملک کی دولت تباہ کر رہے ہیں اور اس طرح موجودہ معاشرے کو نقصان پہنچا رہے ہیں -

انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی اہل کار رشوت لیتا ہے تو اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ پولیس کو اطلاع دی جائے - لیکن وہ مجھے بتائیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The speech of the Parliamentary Secretary is not the motion before the House. Your own motion is on the Select Committee so far as the amending Act is concerned.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جنگلات کی حفاظت کے لئے قانون جو پیش کیا گیا ہے - اس کی ضرورت نہیں - بلکہ ضروری یہ تھا کہ ہم عملے کی تباہ کاریوں کے تدارک ——————

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—تو اس کے لئے آپ کوئی تجویز دیں-

The Member may give a proposal for that. This Amending Act will either be passed or rejected and no other law will be substituted for it so far as the proceedings are concerned.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر - میں یہی چاہتا ہوں کہ قانون میں اس قسم کی ترامیم کی جائیں جس سے عملے کی بدعنوانیوں کو روکا جائے - اسی لئے تو میں چاہتا ہوں کہ اسے Standing Committee کے پاس بھیجا جائے -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—اس کے لئے تو آپ کو مناسب وقت پر نوٹس دینا چاہیئے تھا -

Mian Abdul Latif : I think I am not properly appreciating what the honourable chair has remarked. When discussing the motion for reference to a Select Committee, the gentleman is not bound to propose himself amendments. He is to convince the House that this Bill, this measure, needs consideration and further consideration by a Select Committee. Why that consideration is needed, he can orally speak to the House. He need not submit amendments before making a motion for reference to a Select Committee. Therefore, he may be permitted to proceed further.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will explain the position. The principal Act is only relevant so far as the new amendments are concerned and the principles of new amendments can be discussed but you can not go beyond that. Here we are dealing only with the provisions for giving the powers to remedy the encroachment and the power that is to be given to the court. Now, he can discuss only these two things.

Mian Abdul Latif ; He is confining himself only to the provisions of this Act and thereby wants to convince the House that the introduction of those amendments will give impetus to corruption and, therefore, needs consideration. So, it must go to a Select Committee.

Mr. Senior Deputy Speaker : He has not said like that.

مسٹر حمزہ—جناب آپ میری معروضات تو سنیں ۔ جب یہ بل پاس ہو جائے گا تو بہر حال چالان کرنے کے تمام اختیارات محکمہ جنگلات کے عملے کو دئے جائینگے ۔ اگر یہ———

وزیر جنگلات— یہ تو ہمارے پاس پہلے سے ہیں ۔

مسٹر حمزہ—تو پھر جناب مزید اختیارات لینے کی ضرورت ہی کیا ہے ۔

جناب سپیکر—عرض یہ ہے کہ جب ان کو مزید اختیارات دئے جائینگے ۔ ہمیں علم ہے کہ وہ عملہ انتہائی طور رشوت خور ہے ۔ لہذا انہیں اس قانون پر عملدرآمد اپنے عملے کے ذریعے ہی کرنا ہوگا ۔ اگر اس عملے میں ہی نقائص ہیں تو پھر آپ کا یہ قانون بالکل بیکار ہو کر رہ جائیگا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اسے مزید اختیارات دینا مفاد عامہ کے خلاف ہے ۔ اندریں حالات اس بل کو Select Committee کے پاس بھیجا جائے ۔ تاکہ وہ اس پر اس نقطہ نظر سے غور کرے کہ آیا یہ اختیارات جو ان اہل کاروں کو دئے جائینگے ۔ وہ مناسب ہیں یا نہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر—وہ تو Courts کو دئے جا رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے مقدمات عدالتوں میں براہ راست تو چلے نہیں جائیں گے ۔ جب کوئی گارڈ ۔ رینجر یا D.F.O. بھیجے گا ۔ تبھی جائینگے ۔

Minister of Agriculture : There is already a provision under Section 26.

Mr. Senior Deputy Speaker : Please let him put his point of view.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ اس کے علاوہ ہمیں ذاتی طور پر علم ہے کہ جب کبھی رشوت خور اہل کاروں کو اختیارات دئے جاتے ہیں ۔ ان کے اختیارات میں جتنا اضافہ ہوتا ہے ۔ اس کے مطابق رشوت کی شرح میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is repetition of the points made by each and every member and I will not allow it.

مسٹر حمزہ— جناب سپیکر ۔ اس محکمے کی کارکردگی کا عالم یہ ہے کہ جن افسروں کو ترقیاں ملنی چاہئیے تھیں ۔ ان کو نہیں ملتیں ۔ بلکہ ان افسروں کو ترقیاں دی جاتی ہیں ۔ اور محض اس

بنا پر دی جاتی ہے کہ وہ بعض بڑے بڑے افسروں یا اس ملک کے سیاسی نظام پر قابض لوگوں کی اراضیات پر جا کر جنگلات لگاتے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I am afraid you are not relevant.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یہ اختیارات تو بہر صورت اہل کاروں کو دئے جاتے ہیں ۔ اور بالخصوص ان بد نام اہل کاروں کو دئے جاتے ہیں جن کی یہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں ۔ اور وہ عموماً انتہائی رشوت خور ہوتے ہیں ۔ ان کے مقابلے میں جو بہتر اور دیانتدار قسم کے اہل کار ہیں ۔ ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے ۔ لہذا جب یہ اختیارات دئے جائینگے تو لامحالہ غلط ہاتھوں میں جائینگے ۔ اس کے متعلق میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ میانوالی کے سابقہ D.F.O. کو ملک سے باہر جانے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظیفہ محض اس وجہ سے دیا گیا کہ وہ . . . .

مسٹر حمید اللہ خان—جناب والا۔ حمزہ صاحب میانوالی کا ذکر خاص طور پر کیوں کرتے ہیں ؟

مسٹر حمزہ—حالانکہ جناب والا ۔ اس کے مقابلے میں زیادہ تجربہ کار ۔ زیادہ ملازمت والے اور زیادہ qualification والے اہل کار موجود تھے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Order please. No interruptions.

مسٹر حمزہ—جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس محکمہ کے اہل کاروں کے ذریعے جنگلات کی حفاظت کرنا ہے ۔ اگر ان اہل کاروں کی قابلیت اور اعلےٰ کارکردگی کی بنا پر ان کی حوصلہ افزائی نہ کی جائیگی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ تمام اختیارات ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلے جائینگے جو اعلیٰ خدمات سر انجام دینے کے قابل اور اعلیٰ خوبیوں کے حامل نہ ہونگے ۔ اور اس طرح جنگلات کی حفاظت نہ ہو سکے گی ۔ بلکہ الٹا ان کو نقصان پہنچے گا۔ جیسا کہ آج تک ہوتا رہا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is irrelevant.

مسٹر حمزہ—اس ضمن میں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بعض سیاسی لیڈر ان تمام اہل کاروں کو اپنی ذاتی زمینوں پر جنگلات لگانے کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو Standing Committee کے سامنے برائے رپورٹ بھیجا جائے ۔

مسٹر سلطان محمد اعوان—جناب والا - مجھے ذاتی وضاحت کرنے کا موقع دیا جائے -

(At this stage Mr. Taj Muhammad Khanzada stood up to speak)

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, Mr. Taj Muhammad Khanzada, do you want to speak on the motion for reference to Select Committee?

Mr. Taj Muhammad Khanzada : No, Sir. I want to speak on the subject.

Mr. Senior Deputy Speaker : Then let me dispose of the motion for Select Committee first and afterwards you can speak.

The question is—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963 be referred to a Select Committee.

(The motion was lost)

Mr. Senior Deputy Speaker : Raja Allah Dad's motion is the same. So it goes.

Similar is the case with the motions of Mr. Iftikhar and Mr. Hamza. Now the main motion is under consideration.

مسٹر سلطان محمد اعوان—میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ جنگلات لگانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اور corruption ہے - میں اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میرے یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ اس ترمیمی بل سے جو آپ لا رہے ہیں اس سے جنگلات کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا - باقی جہاں تک corruption کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ ڈی ایف او تک افسر corrupt ہیں اوپر کے افسر نہیں ہیں - میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہتا -

وزیر زراعت (ملک قادر بخش)—میں نے ان کے الفاظ نوٹ کر لئے ہیں انہوں نے کہا تھا کہ ملازمیں جنگلات کے لئے یہ آمدنی بڑھانے کا ذریعہ ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The matter is now finished.

مسٹر سلطان محمد اعوان—یہ تو میں اب بھی کہتا ہوں کہ یہ چھوٹے ملازمین کی آمدنی بڑھانے کا ذریعہ ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Khanzada

Khanzada Taj Muhammad (Campbellpur-I) : Sir, regarding this Bill which has been brought before this House for giving further powers to the Forest Department to deal with certain encroachments.....

Minister of Irrigation : Powers are already there.....

Khanzada Taj Muhammad : Malik Sahib, if I am permitted....

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, let him. His view point is that these powers are actually being conferred because they will exercised through the agency.....

Khanzada Taj Muhammad : I think, we all know that the Forest Department have already got unlimited powers whereby prosecution can take place and

also in many cases there are such subordinates who are not very responsible. I think there will be a very few members of this House who will differ with me on this account that the misuse of powers is being widely felt in the areas where minor officials like forest guards and other people have those vast powers. I am not making use of this opportunity and in fact I condemn any opportunites who make personal attacks on individuals and bring their conduct before this House without having a real proof against their integrity. I think that is something which should be kept for some other occasion rather than for an opportunity to condemn the bureaucracy without bringing a proper charge against them. By doing that we only go to demoralise the services. There have been complaints made by members of this House that the services are being used for matters other than their duty. I am sure, there is nobody in this House who will not agree with me that the servicesshould be left to themselves to execute the policies of the Government meant for the benefit of the country and its people and not for the benefit of individuals and their benchmen.

Sir, while not disagreeing with the powers which are being vested in the Forest Department in order to stop further encroachment or to increase the incoms from the Forests, as announced by the Minister of Forests, I would request that effective machinery should be set in motion to see that the hardships that are inflicted on the lower strata of society-by lower strata I do not mean anything but the poorer class of people who go for grazing, for getting their ordinary living out of the land in the forest, they are not victimised without really cogent reasons and the corruption that is rampant at that level is in fact not unknown to anybody in this House. It is a fact which is well known to every body. I am sure, we are here and the Minister is there too, all of us help collectively to root out all corruption, all hardships and all unjustified victimisation that is inflicted on that strata of society. Sir, I thank you for a patient hearing and by the nodding head of the Minister, I can say that he agree with me. I see a very senior officer of his Department in the official gallery.

(*Interruptions by Mian Abdul Latif*)

I am not making a sarcastic reference, but a very good one. Mian Abdul Latif should speak to the Chair (addressing Mian Abdul Latif) and not to me. Will you look at me ?

Mr. Senior Deputy Speaker : You are doing the same. (*Laughter*)

Khanzada Taj Muhammad: He just does it to put off my trend. I can see that there is a general feeling of agreement with me and I l ave it at that and I have no doubt that the Government and all its agencies will leave no stone unturned to execute the policy honestly, with integrity and without unjustified victimisation.

سردار عنایت الرحمن خان عباسی (هزاره - ۱)—صدر گرامی - جنگلات کے متعلق اس بل پر میں نے تقریریں سنی هیں کوئی شیخوپوره سے تھی کوئی گڑھی شاهو سے تھی اور کوئی ایسے مقام سے که اگر ان کے صحن میں کوئی درخت هوں تو شاید هوں مگر میرا اندازه هے که انهیں جنگلات سے واقفیت نهیں هوگی - سوائے مسٹر سلطان محمد اعوان صاحب کے -

صدر محترم - میں یه گذارش کرونگا که میں ایک ایسے خطه سے تعلق رکھتا هوں که اگر جنگلات کی زیادتی کی وجه سے مجھے جنگلی کہا جائے تو میں اس کو باعث فخر سمجھتا هوں - آپ اس بات کا اندازه نهیں کر سکتے که جنگلات کے ساتھ کیا کچھ هوا هے اور کس طریقه سے

جنگلات تباہ ہو گئے ہیں - ہم اس کو شدت سے محسوس کرتے ہیں - میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی کئی دفعہ کہا تھا کہ یاد رکھیں کہ سیم اور تھور سے زیادہ ہمارے سامنے جنگلات کی problem ہے erosion شروع ہے - اور یہ سب جنگلات کی کمی کی وجہ سے ہے - یہ آئے دن دریاؤں میں سیلاب اور طوفان آتے ہیں - کبھی لاہور کو لپیٹ میں لیتے ہیں کبھی سیالکوٹ اس کی لپیٹ میں آ جاتا ہے - کبھی کسی جگہ پر اور کبھی کسی جگہ پر - لیکن آپ نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ اس کی اصل وجہ کیا ہے - سیم اور تھور تو آپ کی فصل کو خراب کر دے گی - لیکن یاد رکھیں اگر ان جنگلات کی دیکھ بھال نہ ہوئی اور آپ نے ان کے اگانے پر پوری توجہ نہ دی - تو سارا مغربی پاکستان پانی کی لپیٹ میں آ جائے گا - اور مغربی پاکستان کی زمین جس پر آپ ناز کرتے ہیں اس کا نام و نشان نہیں رہے گا -

اس موقع پر میں حکومت کو مبارکباد دئیے بغیر نہیں رہ سکتا - کہ کچھ اس طرف ہماری حکومت نے بھی توجہ دی ہے - اور زندہ مثال آپ کے سامنے ہے - آپ ریلوے لائین کو لیں - میں ان صاحبان کے لئے کہہ رہا ہوں جو یہاں بیٹھ کر جنگلات سے لطف اندوز ہوتے ہیں - اس ریلوے لائین پر آپ جائیں تو آپ محسوس کریں گے کہ وہاں جنگلات موجود ہیں - سڑکوں کی طرف جائیں تو آپ محسوس کریں گے کہ جنگلات موجود ہیں ان سب باتوں کے علاوہ ان کی حفاظت کا سوال اپنی جگہ موجود ہے اور اس کی طرف آپ کو غور کرنا چاہئے اس لحاظ سے میں اس بل کی سو فیصدی تائید کرتا ہوں - یہ علیحدہ بات ہے کہ اس کا mis-use ہوگا - لاری میں آپ سفر کرتے ہیں accident ہو جاتا ہے آپ مر جاتے ہیں لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ لاری کا سفر ہی چھوڑ دو کیونکہ اس کے سفر سے ہم مر جائیں گے اور یہ ضروری item نہیں - لیکن میں کہوں گا کہ یقیناً یہ ضروری item ہے - یہ سیکشن جو amend کیا گیا ہے اس میں سے ہزارہ فارسٹ کو exclude کر دیا ہے -

خواجہ محمد صفدر—یہ قانون آپ کے جنگلات پر عائد ہی نہیں ہوتا -

سردار عنایت الرحمن خان عباسی—جناب والا - ۷۰ فیصدی فارسٹ لینڈ لوکل لوگوں کے قبضہ میں ہے - وہ میرے ووٹر ہیں اگر میں انہیں protection دوں تو یہ میرا حق ہے - لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملک کی بقا کے لئے ان کو protection دینے کی بجائے جنگلات کی حفاظت کرنا زیادہ ضروری ہے -

جناب والا - آپ اندازہ کریں کہ آج جنگلات کو لوکل اپنے قبضے میں کرلے ابھی تک اسکے لئے دیوانی پروسیجر ہے کہ وہ جائے اور دیوانی دعویٰ کیا جائے اسکے نام نوٹس جاری ہو اس کے بعد بے دخلی ہو یہ اتنا lengthy پروسیجر ہے کہ اس سے ہر شخص encourage ہوگا اور جنگلات کی آراضی کو زیادہ سے زیادہ قبضے کرے - میں اسکی ۱۰۰ فیصدی تائید کرتا ہوں کہ اسکا بھی پراویژن کیا جائے - البتہ یہ بھی ضروری ہے کہ mis-use نہ ہونا چاہئے - ہم اسکا بہت شکار ہیں آپ اپنی عدالتوں میں جائیں تو ایک case بھی نظر نہ آئیگا لیکن ہمارے ضلع میں ۷ ہزار cases pending ہیں on this فارسٹ ایکٹ - تو آپ کے مقابلے میں ہم زیادہ شکار ہیں - میں یہ اعتراف نہیں کرسکتا کہ اس محکمہ میں سب ہی بد دیانت ہیں لیکن جو لوگ ہیں میں انکا اس موقع پر نام نہیں لینا چاہتا بس اتنا کہوں گا کہ ہمیں ایسے لوگوں کو encourage نہیں کرنا چاہئے بلکہ بددیانت لوگوں کو disconrage کرنا چاہئے - میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں ایسے لوگوں کا نام لینے میں کوئی جھجھک نہیں محسوس کی اور واشگاف الفاظ میں اس مسئلے کو پیش کیا تھا کہ ۶۰ ہزار فٹ لکڑی کاٹ لیگئی اگر اس لکڑی کی قیمت ۱۰ فٹ کے حساب سے بھی لگائی جائے تو تقریباً ۶-۷ لاکھ روپے اس کی قیمت ہو جاتی ہے میں انکے نوٹس میں on the floor آف دی ہاؤس یہ بات لایا تھا اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ اسکے خلاف action لے رہے ہیں نتیجہ کے طور پر جو اصل لوگ تھے وہ روپوش ہوگئے اور چھوٹے ملازمین جو ایک مرغی لے لیتے ہیں انکو نکال دیا جاتا ہے - اسلئے میں ملک صاحب سے گذارش کرونگا کہ اس بل کے ساتھ کوئی ایسا بل لائیں جو ایسے لوگوں کی تلاش کرے جو غریب عوام کی گردنیں کاٹ رہے ہیں - میں قطعی اس امر سے اتفاق نہیں کرتا کہ یہ فارسٹ گارڈ یا رینجر

سازش کرکے ان جنگلات کو تباہ کرتے ہیں میں اسبات پر ایمان رکھتا ہوں کہ جو لوگ بددیانت ہیں وہ ایماندار ہو جائیں اگر انہیں یقین ہو جائے کہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی ہوجائیگی ۔ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ بددیانتی اس قسم کے چھوٹے ملازمین نہیں کر سکتے تو میں ملک صاحب سے یہ گذارش کرونگا کہ وہ اس امر کیطرف توجہ کریں وہاں مثال موجود ہے کہ اتنے بڑے نقصان کے بعد ہوا کیا صرف دو فارسٹ گارڈوں کو علیحدہ کر دیا گیا لیکن ان میں سے بھی جو ایک favourite تھا اسکو پنشن پر بھیجدیا اور ایک کو ختم کر دیا نتیجہ میں حکومت کی ۶ لاکھ کی حجامت ہوگئی ۔ تو اسوجہ سے میں صرف یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ بعض رائج الوقت چیزیں ایسی ہیں انکو معاوم کیا جائے ۔ قوانین اپنی جگہ موجود ہیں ۔ ہر فارسٹ میں ایک طریقہ کار پہلے سے موجود ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ فارسٹ کیلئے جہاں ٹھیکے ہیں وہاں اصل میں جنگلات کو تباہ کرنے کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اگر ۱۰ فٹ لکڑی کاٹ لی جنگل تباہ ہو گیا اور گھر اسکا بھرا جو نہ آپ سے تعلق رکھتا ہے اور نہ آپ کی حکومت سے تعلق رکھتا ہے ۔

راجہ غلام سرور (راولپنڈی ۔ ۲)—جناب صدر ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں جنگلات کے بارے میں اپنے خیالات پیش کرونگا ۔

امیر حبیب اللہ خان سعدی—جناب کورم نہیں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: The House is not in quorum. Let the bells be rung. (Quorum bells were rung). The House is in quorum. Raja Ghulam Sarwar may proceed with his speech.

راجہ غلام سرور—میں نے گذارش کی تھی کہ میں اپنے حلقہ نیابت کے متعلق اپنی گزارشات جنگلات کے تحفظ کے متعلق عرض کرونگا ۔ جناب والا ۔ میرا حلقہ نیابت ایک صحت افزا مقام ہے کیونکہ وہاں ۸۰ فیصدی علاقہ جنگلات ہی جنگلات ہیں ۔ میں اس سے پہلے اپنی بجٹ سپیچ میں بھی اپنے حلقہ کے واقعات عرض کر چکا ہوں ۔ کہ ہمارا سرمایہ جنگلات ہی جنگلات ہیں نہ ہمارے پاس زمینیں ہیں نہ اور کوئی سرمایہ ہے صرف جنگلات ہی ہیں ۔ جناب والا ۔ ان جنگلات سے جو ہم لوگ فائدہ اٹھا سکتے

ہیں وہ صرف ایک ہی فائدہ ہے کہ ہمیں ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈا پانی نہایت آسانی سے بغیر قیمت کے مل رہے ہیں اور میں اس بل کی اسلئے حمایت کر رہا ہوں کہ اس بل کے ذریعہ جنگلات کو نقصان پہونچانیوالوں کے خلاف سخت کارروائی کیجائیگی اور اس سے ہمارے جنگلات کا تحفظ ہو سکتا ہے۔

جناب والا ۔ میں نے اپنے بہت سے دوستوں کو پہلے بھی دعوت دی تھی اور اب پھر دعوت دیتا ہوں کہ وہ سردیوں میں ہمارے علاقہ کا معائنہ کریں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ وہاں کے غریب عوام کسطرح گزارہ کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ شکایت ہے میں عرصہ تین سال سے گزارش کر رہا ہوں کہ ہمارے علاقہ میں لکڑی کے تحفظ کے لئے کوئی ضابطہ ہونا چاہئے تاکہ جنگلات بچ سکیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے وزیر صاحب نے بہت دیر میں اسطرف توجہ کی اور نہ افسروں نے ابتک کوئی تعاون کیا ۔

نیز کافی حضرات کو جناب والا ۔ یہ اندازہ ہی نہیں کہ جنگلات کا نقصان اور پھر ایک درخت کا نقصان کتنا ہوتا ہے ۔ ہمارے علاقہ میں جو چیل اور دیودار وغیرہ کے درخت ہیں جنکی عمر سو سو اور دو دو سو سال ہوتی ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ نقصان کرنے والے لوگ ان کو دس منٹ میں کاٹ کر غائب کر دیتے ہیں اور ایندھن کیلئے استعمال کر لیتے ہیں ۔ آپ اندازہ کریں کہ اتنا قیمتی درخت جسکی قیمت دو ہزار چار ہزار روپے ہوتی ہے وہ چوری کرنے والے لوگ ایندھن میں استعمال کر لیتے ہیں یا معمولی قیمت پر فروخت کر ڈالتے ہیں ان جنگلات کے کٹ جانے سے ہمارے صحت افزا مقام کی رونق ختم ہو جائیگی ۔

اس لئے میں جناب سے یہ گذارش کرونگا ۔ کہ جسقدر زیادہ سے زیادہ پابندیاں ہمارے علاقے کے لئے ہو سکتی ہیں ۔ اس سلسلے میں ضرور عائد کریں ۔ تاکہ ہمارا یہ علاقہ ایک صحت افزا مقام کہلاتا رہے ۔ ورنہ ہم بھی آپکی طرح دھوپ میں جلتے رہینگے ۔ اور گرم پانی پینا پڑیگا نیز آپ کو ایک اور یہ بڑا مزہ ہے کہ آپکے پاس زمینیں بہت ہیں ۔ اور آپ اسکی پیداوار

سے عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ اس کے علاوہ بھی سب کچھ ہے ۔ لیکن ہمارے پاس مفت ہوا اور ٹھنڈہ پانی ہے جس سے ہم عیش کرتے ہیں باقی کچھ بھی نہیں ہے ۔ اگر ان جنگلات کو نقصان پہنچا تو ہم ان خدا داد نعمتوں سے بھی محروم ہو جائینگے ۔ اس لئے میں جناب سے گذارش کرونگا ۔ کہ اس غریب علاقے کے اس خزانے کو محفوظ کرنے کے لئے جسقدر بھی زیادہ سے زیادہ پابندیاں آپ وہاں پر اس سلسلے میں عائد کر سکتے ہیں ۔ کریں ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں اس بل کی حمایت کرتا ہوں ۔ اور جناب وزیر صاحب سے درخواست کرتا ہوں ۔ کہ وہ وہاں پر اور زیادہ پابندیاں لگائیں ۔

خان اچون خان جدون (مردان ۴)—جناب سپیکر ۔ میں اس بل کی حمایت کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ جسکا مقصد یہ ہے ۔ کہ جنگلات کے محکمے کو جو تکالیف جنگلات کو ترقی دینے کی راہ میں پیش آتی ہیں ۔ انکو رفع کیا جائے ۔ اور جنگلات کو ترقی دی جائے ۔ یہ ایک اچھا اصول ہے ۔ لیکن اسمیں کافی دقتیں ہیں ۔ مجھے ذاتی طور پر اسکے متعلق تھوڑا سا تجربہ ہے ۔ کیونکہ میرے اپنے علاقے میں بھی جنگلات ہیں ۔ اور وہ کسی زمانے میں مہابن کہلاتا تھا ۔ اگرچہ سکندر اعظم جب وہاں آیا تو اس نے اسے کٹوا دیا تھا ۔ اب وہ ایسا مہابن تو نہیں ہے ۔ لیکن جنگلات اب بھی وہاں کافی تعداد میں موجود ہیں ۔ اور جنکے تحفظ کی ضرورت ہے ۔ جب جدون کا علاقہ مردان کے ساتھ شامل ہوا ۔ تو ہم نے بھی جنگلات کے قانون کو قبول کر لیا ۔ اور حکومت نے اس قانون کو وہاں پر بھی نافذ کر دیا ۔ اس مقصد کے لئے کہ یہ ہماری قومی دولت ہے ۔ اور اس قومی دولت کے ساتھ ساتھ ہماری اپنی دولت میں بھی اضافہ ہوگا ۔ لیکن مجھے افسوس ہے ۔ کہ اس قانون کو اس علاقے میں پچھلے کئی سالوں سے غلط طور پر استعمال کیا جا رہا ہے ۔ یعنی اس قانون کے نفاذ کے بعد وہاں کے لوگوں کی جو بنیادی تکلیف تھی ۔ کہ اصل لکڑی تو فارسٹ رینجرز اور D. F. O. S. کی بد عنوانیوں کی وجہ سے باہر بک جاتی تھی ۔ لیکن وہاں کے لوگوں کو جلانے کی لکڑی کی بھی تکلیف ہوتی تھی بہر حال وہ تکلیف اب تو باقی نہیں رہی ۔ اور جلانے کی لکڑی

کے حصول کی اجازت دیدی گئی ہے ۔ اور جنگلات کی حفاظت وہ کر رہے ہیں ۔ لیکن پھر بھی یہ بات قابل غور ہے ۔ کہ جنگلات کو ترقی دینے کے لئے funds provide کئے جائیں ۔ کہ جنگلات اور زیادہ مفید ہوں ۔ اور میں اس سلسلے میں محترم وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤنگا ۔ کہ اس علاقے میں حکومت نے ایک hill station بنانے کا فیصلہ کیا ہے ۔

سینئیر ڈپٹی سپیکر—آپ اس ترمیمی ایکٹ کے متعلق کچھ فرمائیں ۔

خان اجون خان جدون—میں اسکی تائید کرتا ہوں ۔ اور ساتھ ہی یہ گذارش بھی کرتا ہوں ۔ کہ جنگلات کو ترقی دینے کیلئے مزید سکیمیں بھی بنائی جائیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I now put the question. The question is—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill 1963, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture be taken into consideration at once.

(*The motion was carried*)

Mr. Senior Deputy Speaker : Now we take up the Bill caluse by clause.

Clause 2.

Mr. Senior Deputy Speaker : Mian Abdul Latif to move his amendment.

Mian Abdul Latif : Sir I beg to move—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in sub-section (1) of proposed section 26-A of the Forest Act 1927,—

(a) in line 8, for the words 'seven days', the words "three months" be substituted; and

(b) in line 12, for the full-stop occurring after the word 'land' a colon be substituted and thereafter the following proviso be added, namely :—

"Provided he is paid suitable compensation for his legal rights in land for the structure put up by him on the land, if any."

Mr. Senior Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in sub-section (1) of proposed section 26-A of the Forest Act 1927,—

(a) in line 8, for the words 'seven days' the words "three months" be substituted and

(b) in line 12, for the full-stop occurring after the word 'land' a colon be substituted and thereafter the following proviso be added, namely :—

"Provided he is paid suitable compensation for his legal rights in land for the structure put up by him on the land, if any."

Minister of Food and Agriculture : Opposed Sir but I may add one thing that Mr. Latif may withdraw his first part of the amendment of ninety days or three months because I am accepting another amendment of my friend, Mr. Mansab Ali, who is putting in thirty days.

کیونکہ وہ اس عرصہ میں اپیل بھی کر سکتے ہیں تو میں ایک ماہ کی ترمیم تو مان لیتا ہوں - لیکن انکے دوسرے حصے کو نہیں مان سکتا -

میاں عبداللطیف—اس ہاؤس میں ہمیں بڑا تلخ تجربہ ہوتا ہے - کہ ہاؤس میں اس طرف بیٹھنے والوں کے جو بھی ریزولیوشن تحاریک التوا اور کوئی بھی موشن ہوں - تو وہ پیش تو ہو جاتے ہیں - لیکن پھر ایک اشارے سے واپس لے لئے جاتے ہیں اس لئے وہ چاہے میری ترمیم کو مانیں - چاہے نہ مانیں - میں اسکو پیش کرونگا - اور اسکے متعلق اپنی گذارشات بھی ہاؤس میں پیش کرونگا - اور اسکے بعد وہ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اسکو منظور کرلیں یا نا منظور کر لیں -

وزیر زراعت—وہ کرمانی صاحب آ گئے - Fifty Rupees plus

سید احمد سعید کرمانی—جناب سپیکر - میں نے کل بھی عرض کیا تھا - کہ میرے پاس غلام محمد بیراج میں زمینیں نہیں ہیں اور نہ ہی میں نے تھل میں زمین الاٹ کرائی ہے - اور نہ میرے اور میرے خاندان والوں کے پاس کوئی لائسینس یا روٹ پرمٹ ہے ....

Mr. Senior Deputy Speaker : What is the motion on which you are speaking.

سید احمد سعید کرمانی—وہ اس طرح کی طنز بازی کرتے ہیں - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ کاش وہ مجھ جیسے ہوتے -

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please take his seat.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ -۱)- جناب والا - جو ترمیمی دفعہ میں نے پیش کی ہے - دفعہ نمبر ۲۶ (الف) وہ یہ ہے - کہ -

"26-A. (1) A court convicting an accused person of an offence under clause (h) of sub-section (1) of section 26 shall direct the accused, if he or any other person on his behalf be in possession of the land in respect of which he is convicted, to deliver possession of the same within such period not exceeding seven days, as the Court may fix in this behalf, to the prescribed Forest Officer, and to remove within the said period any encroachments which the accused may have put up or erected on such land."

میری اس میں یہ ترمیم ہے - کہ اگر آپ نے جیسا کہ میرے دوستوں نے فرمایا ہے - اس میں سختی کرنی ہے - اور جہاں آپ اسکو عدالت سے حکم دلواتے ہیں - کہ سات دن کے اندر اندر اپنا کوٹھا وہاں سے اٹھا دو - تو بجائے اس کے کہ یہ مدت سات دن ہو - میں نے اسے تین مہینے کر دیا ہے - اور اسکی وجوہات یہ ہیں - کہ جہانتک قانون کی سختی کا تعلق ہے - وہ حالات اور ضرورت کے مطابق ہو - تو اس پر ہمیں قطعاً اعتراض نہیں ہے - لیکن عملی زندگی میں یہ دیکھا گیا ہے - کہ جتنی زیادہ سختی کسی کے خلاف ہو - اس تناسب سے اس میں رشوت کا scale بڑھ جائیگا - ہم نے ۱۹۵۸ میں دیکھا کہ چند جرائم کی سزا سات سال ہو گئی....

Sardar Khalid Omar : Sir, there is no quorum in the House.

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is not in quorum. The bell may be rung. (*Quorum bells were rung*).

The House is in quorum. Mian Latif may proceed with his speech.

میاں عبداللطیف—جناب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک قانون کی rigour کا تعلق ہے یہ جرم کی نوعیت کے مطابق حالات کے مطابق ضرور ہونی چاہیے - لیکن اس کا تناسب restoration of possession قائم ہونا چاہئے - موجودہ حالات میں انہوں نے جو کے لئے سات دن کی میعاد رکھی ہے کہ عدالت اسے سات دن کا وقت دے اس کے متعلق میں نے یہ گذارش کی ہے کہ یہ ایک impossible situation create کرنے کے مترادف ہے - پیرا (اے) اور (بی) دفعہ ۲۶ کو اگر آپ ملا کر پڑھیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس جرم میں عدالت کو پہلے یہ اختیار حاصل ہے کہ ملزم کو چھ مہینے کے لئے جیل میں بھیج دے اس جرم کی پاداش میں کہ اس نے اپنے ملحقہ جنگل کی حد بندی میں کوئی کوٹھا تعمیر کیا ہوا ہے جو اسکے دادا اور پردادا کے وقت سے چلا آ رہا ہے - اب کسی طرح سے ان کے کسی ہوشیار آدمی کی نظر پڑگئی کہ یہ شاید ہماری حد ہے - اسکی پیمائش کروائی یہ نکل آیا کہ نصف حصہ کوٹھے کا انکی حد میں ہے نصف اسکی اپنی حد میں ہے - لہذا encroachment ہو گئی - اب چونکہ وہ ان کا پسندیدہ آدمی نہیں ہے - خاطر تواضع نہیں کرتا اسلئے پیلدار نے رپورٹ کر دی - (قطع کلامیاں)

Mr. Senior Deputy Speaker : No interruptions, please.

میاں عبداللطیف—جب اسکا چالان ہو جاتا ہے تو چھ مہینے کی سزا ہوتی ہے - یہ دفعہ ۲۶ ہے - اس کے بعد کلاز (۵) ہے - اس میں یہ ہے کہ :-

"may, by order of the Court be ejected from such land and any encroachment made by him on such land may be removed or demolished with such force as may be necessary and in such manner as may be prescribed".

یہ بالکل صحیح ہے اور ضرورت کے مطابق ہے - عدالت کو اس ہاؤس نے پچھلے سال ۱۹۶۲ء میں میری ایک مودبانہ التماس پر اختیارات دیئے ہیں کہ ایسے حالات میں court مجبور ہے - یہاں جو لفظ استعمال کیا گیا ہے وہ "shall" ہے - shall put the complainant in possession" عدالت کے لئے obligatory ہے اور imperative ہے کہ جب عدالت کسی آدمی کو اس جرم کا مجرم قرار دے تو وہ پابند ہے اس امر کی کہ حکم دے کہ اس کا قبضہ واپس دیا جائے گا لیکن وہاں کچھ تھوڑا سا دانشمندی کا provision ہے - کہ وہاں عدالت کو یہ مجبوری نہیں ہے کہ چوبیس گھنٹے میں dispossess کر دے - یا جیسا کہ وزیر جنگلات فرماتے ہیں سات دن میں dispossess کر دے - اس میں یہ ہے کہ must dispossess لیکن وہاں reasonable صورت ہے عدالت میں - وہ حکم دیتی ہے کہ اس کو dispossess کیا جائے لیکن لازمی ہے کہ وہ وقت جو مقرر ہے اپیل کے لئے تیس دن کا اسی وقت میں عدالت اپنے حکم کا اجرا نہیں کرے گی - اور اس دوران میں اپیل دائر ہو جائے تو عدالت اپیل کا اختیار ہے کہ اسکی تعمیل کو بند کر دے - روک دے یا اپیل نا منظور کرنے کے بعد اسکو جاری کر دے - لیکن یہاں جناب کیا ہے اسکا یہ قانونی حق ہے - constitutional حق ہے قانون اسے یہ حق دیتا ہے کہ وہ انتیس دن تک اپیل نہ کرے - اور تیسویں دن اپیل کر دے لیکن میرے فاضل بھائی کہتے ہیں کہ اسکو اپیل کا حق دیئے بغیر سات دن کے اندر dispossess کیا جائے - اور اگر اس نے اپیل کر دی ہے تو اپیل کے فیصلے کا انتظار کئے بغیر اسکو dispossess کر دیا جائے - میں نے یہ گذارش اسلئے کی ہے کہ یہ ایک unjust provision ہے اور ایک impossible سی چیز ہے - ہوا یہ کہ دفعہ ۲۶ کے تحت عدالت نے

اسے چھ مہینے کے لئے جیل میں بھیج دیا - میں وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ وہ تو جیل میں ہے - آپ نے اختیارات حاصل کئے ہیں court کے لئے کہ court پوری طاقت استعمال کرکے تمام encroachments کر remove کر دے - پھر یہ سات دن کیا ہیں ؟ آپ کو اختیار ہے کہ آپ خود remove کر دیں - اسکو direction کیوں دیتے ہیں کہ سات دن میں remove کر دے یا بیس دن میں یا پچیس دن میں - اسکے لئے additional penalty دی ہوئی ہے - اسکی provisions کیا ہیں ؟ کہ اگر وہ عدالت کے مقرر کردہ وقت یعنی سات دن کے اندر remove نہیں کرتا تو پھر additional penalty ہے - وہ کیا ؟ سو روپیہ جرمانہ روزانہ - یہ خود عدالت میں نہیں جاتے - درخواست نہیں کرتے کہ encroachment کو remove کیا جائے ایک نوٹس دلوا دیتے ہیں - کیونکہ اس سے ناراضگی زیادہ ہے ان کے آدمیوں کی - بیلدار ناراض ہے کیونکہ اس شخص نے سپلائی پوری طرح نہیں کی - اب اس کو پوری طرح سے exterminate کرنے کے لئے اسے مکمل طور پر decimate کرنے کے لئے اس کے خاندان کو ختم کرنے کے لئے پرووِژن کیا ہے ؟ ایک سو روپیہ روزانہ جرمانہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ یہاں کہیں جنگل کے قریب کوئی کوہ نور کی فیکٹری نہیں ہوتی - داؤد ماز والوں کا کوئی کارخانہ نہیں ہوتا - ویسے جیسے میرے دوستوں نے فرمایا ، غریب عوام کی جھونپڑیاں یا ڈیرے یا کھیتیاں ہوتی ہیں - اب ان لوگوں کے لئے سو روپیہ روزانہ کا تاوان اس قانون میں رکھا گیا ہے - اسکی شدت سے کس کو اختلاف نہیں یہ قانون جتنا سخت جتنا شدید بن سکتا تھا جتنا انکی دانش اور عقل کام کر سکتی تھی وہ انہوں نے بنا دیا ہے - اب اس کا نتیجہ کیا ہے ؟ اس زمنیدار کو پتہ ہے کہ میرا نصف کوٹھا جو میرا باپ بنا گیا تھا وہ جنگل کے قبضہ میں ملک قادر بخش کے جنگل کے قبضے میں ہے اور یہ چیز عطا محمد بیلدار کے نوٹس میں آ گئی ہے اب یہ مانگتا ہے بیل - اگر بیل نہ دیا تو یہ کوٹھا بھی جائے گا - جیل بھی جائیں گے اور سو روپیہ روز کا جرمانہ بھی ہوگا - اسلئے بیل ہی نہیں بلکہ ایک بکری بھی ساتھ دو - اسلئے میں گذارش کرتا ہوں کہ اس طرح سے جو مقصد ہے حفاظت کا وہ تو پورا نہیں ہو

گا ۔ لیکن رشوت کا سکیل بہت زیادہ بڑھ جائے گا ۔ اسی تناسب سے بڑھ جائے گا جس سے سزا بڑھا دی گئی ہے ۔ اور ان کا مطلب کیوں پورا نہیں ہو گا ؟ اسلئے کہ جنگلات کا نقصان (اور اس سے میرے فاضل بھائی انکار نہیں کریں گے) انکے عملہ کی یا تو consent سے ہو سکتا ہے یا انکی connivance سے ہو سکتا ہے ۔ ورنہ نہیں ہو سکتا ۔ ناممکن ہے ۔ ایک بیلدار جسکی jurisdiction تقریباً اتنے ہی حصے میں جتنے کی ایک معمولی اوسط درجہ کا انسان حفاظت کر سکتا ہے ۔ اگر وہاں سے لکڑی چوری ہوتی ہے تو کیا ہم یہ کہہ دیں کہ اسکی غفلت کی وجہ سے نہیں ہے ؟ یا connivance کی وجہ سے نہیں ہے ؟ یا اسکی consent سے نہیں ہے ؟ اصل میں تباہی کا موجب ان کے اپنے ایجنٹ ہیں ۔ چالان تو اسوقت ہوتا ہے جب ان کا ایجنٹ کسی سے ناراض ہو جائے ۔ اس کا مطالبہ پورا نہ ہو اور یہاں یہ ایک impossible situation create کر کے لوگوں کے لئے یہ حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں کہ وہ یہ سمجھیں کہ ہم مکمل طور پر ان کے گارڈ کے رحم و کرم پر ہیں ۔ اس لئے جب تک ہم اسے خوش نہیں کر پاتے ۔ ہم زندہ نہیں رہ سکتے ایسی حالت میں میری یہی التماس ہے کہ جہانتک ان days کا تعلق ہے میں آپ کی sense of justi e سے اپیل کرتا ہوں کہ اسے workable بنانے اور اسے عملی طور پر چلنے کے قابل بنانے کے لئے اس وقت کی حد میں اضافہ کریں ۔ اگر ایسے سات دن ہی رکھے گئے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ نا ممکن العمل ہو جائیگا ۔ یہ تو جناب میری پہلی درخواست تھی ۔

اس کے بعد دوسری چیز جس کے متعلق میں نے گذارش کی تھی ۔ اور جس کے متعلق وہاں دوسرا پیرا یہ ہے ۔

"Provided he is paid suitable compensation for his legal rights in land for the structure put up by him, on the land, if any."

جناب والا—یہ جنگلات کی ba ic theory ہے کہ جہاں کہیں کوئی جنگل create کیا جاتا ہے یا declare کیا جاتا ہے تو لوگوں کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ ہم یہ جنگل لگا رہے ہیں ۔ بنا رہے ہیں یا جنگل dec'are کر رہے ہیں ۔ اگر کسی کو اعتراض ہو ۔ یا کسی کے حقوق ہوں تو ہمارے پاس آ کر اپنے حقوق ثابت کرے اور اعتراضات

پیش کرے ۔ تو جناب اس کے لئے تین مہینے ملتے ہیں ۔ اور ان تین ماہ کے عرصہ میں لوگ ان پر اعتراض کرتے ہیں ۔ اعتراضات کی سماعت کے بعد Settlement Officer یہ determine کرتا ہے کہ ان کے واقعی Legal Rights ہیں یا نہیں ۔ کیونکہ ان Legal Rights میں Pasture Rights اور Cultivation Rights بھی ہوتے ہیں ۔ جو جنگلات کے ساتھ Incidental Rights کی صورت میں ہوتے ہیں ۔ جہاں تک عارضی کاشت کا تعلق ہے ۔ اس عارضی کاشت کے سلسلے میں لوگ عارضی huts بھی بنا لیتے ہیں ۔ جو لازماً incidental to cultivation ہوتے ہیں اور وہ permanent sector نہیں ہوتا ۔ لیکن اگر کسی عدالت نے کسی وقت یہ حکم دیدیا کہ کسی شخص کو وہاں سے by force نکال دیا جائے ۔ تو اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی دیکھیں کہ ان جنگلات میں ان کے کچھ ضروری حقوق بھی ہوتے ہیں ۔ مثلاً Pasture Rights ہیں ۔ کچھ Cultivation Rights ہیں ۔ وغیرہ وغیرہ کیا آپ ان کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں ۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ایسے کوئی Rights ہیں جو آپ کے ایکٹ میں provided ہیں ۔ اور آپ کے Settlement Officer نے ان کو guarantee کیا ہوا ہے ۔ تو اس کے متعلق آپ نے ایک لفظ بھی تو اس کلاز میں نہیں رکھا ۔ اس سلسلے میں عدالت کیا کریگی ۔ تو میری التماس یہ ہے کہ آپ اس کے متعلق بھی ایک کلاز رکھدیں ۔ تاکہ جب کبھی کوئی عدالت اس قسم کا کوئی حکم جاری کرے تو ایسی چیزوں کو پیش نظر رکھکر کیا کرے ۔

جناب والا ۔ حکومت کی طرف سے ہمیں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ ہم حکومت کو دلی مبارکباد دیں ۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ دیکھئے ہم نے کیا گل و گلزار پیدا کر دیئے ہیں ۔ چنانچہ ہمیں نہروں کے ارد گرد جنگل مل گئے ہیں اور ریل کے ارد گرد بھی ہمیں جنگل نظر آنے لگے ہیں ۔

Minister of Agriculture : What is the relevancy ?

Mian Abdul Latif : If you think there is no relevancy then I have nothing to say, But it is thoroughly relevant.

تو میری گذارش یہ ہے کہ آپ جنگل اور درخت میں فرق اور تمیز سیکھئے ۔ اگرچہ جنگلات کا محکمہ آپ کے پاس ہے ۔ پھر بھی سیکھو کہ جنگل کسے کہتے ہیں اور درخت کسے کہتے

ھیں - درخت کا نام جنگل نہیں - میرے پاس اگر چائے کی پیالی ہے تو وہ دریا نہیں - وہ جوہڑ نہیں - وہ سمندر نہیں - اسی طرح اگو آپ نے ریل یا سڑک کے ارد گرد چار درخت لگا دئیے تو میرے بزرگ بھائی یہ جنگل نہیں کہلا سکتے یہ تو اس سڑک کے حفاظتی درخت ھیں -

Mr. Senior Deputy Speaker: I think the Member has finished his observations.

Mian Abdul Latif: As you please.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in sub-section (1) of proposed section 26-A of the Forest Act, 1927—

(a) in line 8, for the words 'seven days' the words 'three months' be substituted; and

(b) in line 12, for the full-stop occurring after the word 'land' a colon be substituted and thereafter the following proviso be added, namely:—

"Provided he is paid suitable compensation for his legal rights in land for the structure put up by him, on the land, if any."

(The motion was lost)

Mr. Senior Deputy Speaker: Rai Mansab Ali to move his amendment now.

Rai Mansab Ali Khan Kharal: Sir, I beg to move—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in line 8 of sub-section (1) of proposed section 26-A of the Forest Act 1927, for the words "seven days", the words "thirty days" be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker: Clause under consideration. amendment moved is—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in line 8 of sub-section (1) of proposed section 26-A of the Forest Act 1927, for the words "seven days", the words "thirty days" be substituted.

Minister of Agriculture: Sir, I accept it.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is—

That in clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in line 8 of sub-section (1) of proposed section 26-A of the Forest Act 1927, for the words "seven days", the words "thirty days" be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is—

That clause 2 as amended stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause 3.

Mr. Senior Deputy Speaker: Mian Abdul Latif to move his amendment to clause 3.

Mian Abdul Latif: Sir, I beg to move—

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in sub-section (1) of proposed section 33-A of the Forest Act, 1927,—

(a) in line 8, for the words "seven days" the words "three days" be substituted; and

(b) in line 12, for the full-stop occurring after the word "land", a colon be substituted and thereafter the following proviso be added, namely:—

"Provided suitable compensation is paid to him for his legal rights in the said land and for the structure put up by him, if any."

Mr. Senior Deputy Speaker : Clause under consideration, amendment moved is—

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in sub-section (1) of proposed section 33-A of the Forest Act, 1937,—

(a) in line 8, for the words "seven days", the words "three months" be substituted; and

(b) in line 12, for the full-stop occurring after the word "land", a colon be substituted and thereafter the following proviso be added, namely:—

"Provided suitable compensation is paid to him for his legal rights in the said land and for the structure put up by him, if any."

Minister of Agriculture : I oppose it.

میاں عبداللطیف (شیخوپورہ - ۱)—جناب والا۔ یہ دو Sections offences described میں ۔ ایک 26 ہے اور دوسرا 33 دونوں میں ہیں اور ان کے ساتھ ہی عدالت کے اختیارات سزا دینے ہوئے ہیں ۔ ان میں سے ایک تو eviction کے متعلق ہے اور دوسرا dispossession کے متعلق ہے ۔ بادی النظر میں ان میں زیادہ فرق نہیں ۔ لیکن Law کو administer کرنے والے جانتے ہیں کہ ان میں کافی فرق موجود ہے ۔ رائے منصب علی خان صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے اور اسے جس طرح ملک صاحب نے accept کیا ہے ۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں کافی دیر کے بعد یہ احساس ہوا کہ ان سے غلطی ہوئی ہے ۔ وہی چیز جب ہم کہتے تھے تو ان کو غلط معلوم ہوتی تھی ۔ وہ ہمارا مذاق اڑاتے تھے ۔ اور کہتے تھے کہ That is opposition for the sake of opposition. تو میرا stand مکمل طور پر vindicate ہو گیا ۔ میں نے جب کہا کہ سات دن کی میعاد ناممکن العمل اور unjust ہے تو . . . . . .

وزیر جنگلات ۔ In fact he stands exposed when he mistrusted me انہوں نے کہا کہ ہمیں اعتماد نہیں ۔ آج وہ ننگے ہوگئے ہیں ۔ آپ کو ہم پر اعتماد کرنا چاہیئے ۔ آج میں نے ان کو ننگا کیا ہے ۔

میاں عبداللطیف—تو جناب اس وقت جو ہمارے سامنے دفعہ ۳۳ ہے یہ evict کرنے کے متعلق ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ eviction کے لئے ضابطہ فوجداری کے تحت عدالت کو پہلے ہی مکمل اختیار حاصل ہیں کہ trees-passers کو eject کو دے اور سٹیٹ یا فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کو قبضہ واپس دلا دے ۔ اس پوزیشن نظر میں نہیں سمجھتا کہ اس کی کیا ضرورت

تھی - میرے بھائی لاء کورٹس سے دو سال سے دور ہیں - Criminal side ان کے ذہن سے کافور ہو گئی ہے - میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ عدالتوں کو یہ اختیارات ضابطہ فوجداری کے تحت مکمل طور پر حاصل ہیں - جو آج آپ انہیں دے رہے ہیں - اس لئے اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے -

وزیر زراعت و جنگلات (ملک قادر بخش) — میرے خیال میں تو آپ کو قانون کا الف ب بھی نہیں آتا -

سید احمد سعید کرمانی - دونوں صاحبان ٹھیک کہہ رہے ہیں -

میاں عبداللطیف — میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ضابطہ فوجداری میں جو اختیارات دئے گئے ہیں - ان کے لئے قانون موجود ہے جن کے متعلق ملک صاحب کو علم ہونا چاہیئے - He must know it

جناب والا - میرے خیال میں جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے اس نئے قانون کی قطعاً ضرورت نہیں — جو پرانا فوجداری ضابطہ ہے وہ اس ترمیم کے تمام لوازمات پورا کرتا ہے -

وزیر زراعت و جنگلات - نہیں کرتا -

میاں عبداللطیف - اگر کوئی سویا ہوا ہو تو اسے تو میں جھنجوڑ کر جگا سکتا ہوں لیکن اگر کوئی ملک قادر بخش آنکھیں بند کرلے تو میں اسے ڈنڈے مار کر کیسے سمجھا سکتا ہوں - کیسے جگا سکتا ہوں -

Minister for Agriculture and Forest : Yes, you carry on.

میاں عبداللطیف - جیسا کہ میں نے اس سے پہلے گذارش کی تھی - آخر اس کا نتیجہ کیا ہو گا - ہمیں اس سے اختلاف نہیں کہ ان کا زاویہ نگاہ کیا ہے - لیکن میں یہ گذارش کروں گا کہ محض سڑکوں پر دو رویہ درختوں کے لگا دینے سے یا نہر کے دونوں طرف درخت لگانے سے وہ جنگلات نہیں ہو سکتے - اگر آپ کسی سڑک کے دو رویہ درخت لگا دیتے ہیں تو اس سے معاملہ حل نہیں ہو گا - پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس کے consequences کیا ہوں گے

اس سے رشوت کا تناسب بڑھے گا ۔ میرے فاضل بھائی میرے بڑے بھائی ہیں اور میں ان کا احترام کرتا ہوں ۔ میاں شریف صاحب نے کہا تھا کہ جب ایسی بات ہو تو رشوت نہ دو اور اگر کوئی خود مانگے تو تھانے میں رپورٹ کر دو ۔ تھانے والے نہیں سنتے تو پھر Anti-corruption Department کے پاس protest lodge کر دو ۔ مجھے ان کی یہ بات سن کر بے حد شرم آئی ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Do you mean to say that by three months the corruption will be reduced.

Mian Abdul Latif: No, Sir, I am opposed to the spirit of the Bill in which it is coming.

Mr. Senior Deputy Speaker: But it is an Amendment.

Mian Abdul Latif: We should make it practicable. In its present form it is unjust.

تو جناب والا ۔ حکم یہ تھا کہ تھانے میں جاؤ مگر میں یہ عرض کروں گا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ وہاں بھی رشوت ہے ۔ ملک قادر بخش صاحب جون ۱۹۶۲ء میں یہاں تشریف لائے تھے ۔ ان کو تو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ رشوت کا کیا عالم ہے ۔ اب تو ملک صاحب انتقال کرکے یہاں تشریف لے آئے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Can you discuss the principles of the Bill at this stage except the Amendment.

Mian Abdul Latif: I am not discussing the principles. I am discussing the necessary consequences of the proposed Amendment. He must pay the money there is no escape from it. That is my submission.

جہاں تک تھانے میں جانے کا تعلق ہے میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں ۔ اس کے سمجھنے میں میرے فاضل بھائی کو آسانی ہوگی ۔ آپ کو ضرور علم ہوگا کہ جب جسٹس دیپ سنگھ کے مکان پر چوری ہوئی اس وقت وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے ۔ وہ اسی طرح سلیپنگ گاؤن میں تھانے پہنچے اور منشی سے کہا کہ بیس بائیس ہزار کی چوری ہو گئی ہے ۔ تو اس منشی نے کہا کہ دیکھو تو بڑا کرنٹا آ گیا ہے کہ اس کے ہاں ۲۰ ہزار کی چوری ہو گئی ہے ۔ جاؤ وہاں بیٹھو تھانیدار صاحب آئیں گے تو اس وقت بات کرنا ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ لاہور ہائی کورٹ کا جج تھانے میں یہ رپورٹ درج کرانے کے لئے پہنچا ہے کہ اس کی ۲۰ ہزار کی چوری ہو گئی ہے ۔

میاں محمد شریف ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ یہ کس سن کی بات ہے ۔ اس وقت کونسی حکومت برسر اقتدار تھی ۔

مسٹر سینئیر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف انفارمیشن نہیں ۔

مسٹر اشتخار احمد خاں ۔ میں عرض کرتا ہوں اس وقت آپ کی پیشوا یونینسٹ حکومت تھی جس کے آپ جانشین ہیں ۔

میاں عبد اللطیف ۔ چنانچہ اس جج نے اے ۔ ایس ۔ آئی سے التجا کی کہ میں نے اپنے ایک دوست کو ٹیلیفون کرنا ہے ۔ جب اس نے آئی ۔ جی ۔ پولیس کو ٹیلیفون پر یہ بتایا کہ اس کے ہاں ۲۰ ہزار کی چوری ہوگئی ہے تو پھر کیا تھا ۔ رپورٹ درج ہوگئی ۔ آئی ۔ جی بھی تفتیش کے لئے آگیا ۔ اور انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ ہائی کورٹ کا جج ہے ۔ اس وقت انگریز کی حکومت تھی اور وہ جج عیسائی تھا ۔ پھر بھی اسے ایک آئی ۔ جی کا سہارا لینا پڑا ۔ ان فارسٹ ڈیپارٹمنٹ والوں کو اتنی ہمت نہیں کہ وہ تھانے میں رپورٹ درج کرائیں ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ یہ لوگ رپورٹ درج کرتے وقت مستغیث سے کیا سلوک کرتے ہیں ۔

وزیر زراعت و جنگلات ۔ اس کا ترمیمی بل سے کیا تعلق ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member has made this point sufficiently.

Mian Abdul Latif : I shall be brief.

تھانے میں جا کر ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے ۔ اس کے لئے میں عرض کروں گا ۔

جناب والا ۔ میں اس تھوڑے سے وقت میں اپنی گذارشات ختم کر دوں گا ۔ میرا تجربہ یہ ہے اور میرے فاضل تھانی کا بھی تجربہ ہے کہ موجودہ زمانے میں مستغیث کی پوزیشن ملزم سے بھی بدتر ہوتی ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : This is not relevant. We are not discussing the Criminal Procedure Code.

میاں عبد اللطیف ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۔ جو سیاسی کا نسخہ آپ نے بتا دیا ہے کہ تھانہ میں

رپورٹ درج کرائی جائے وہ اچھا نہیں اور یہ جو تجویز پیش کی گئی ہے ۔ کہ سات دن کے اندر زمین کا قبضہ دیا جائے ۔ یہ غلط ہے اس کو تبدیل کیا جائے ورنہ لوگوں کی تکالیف بہت زیادہ بڑھ جائیں گی ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Mian Sahib should be relevant to his amendment.

میاں عبداللطیف ۔ میں تو کوشش کرتا ہوں ۔ پہلے جو ایک مہینہ کی تجویز تھی ملک صاحب نے اسے قبول کر لیا ہے ۔ اب جو دوسری تجویز پیش کی گئی ہے وہ اس پر بھی غور کریں ۔

r. Senior Deputy Speaker : There is an Amendment already there.

میاں عبداللطیف ۔ ایک سو روپیہ روزانہ کا جرمانہ بہت زیادہ ہے ۔ مجھے یہ سمجھا دیں کہ اس کی ضرورت کیوں پڑتی ہے ۔ جب پہلی کلاز میں لکھا ہوا ہے کہ عدالت میں درخواست دے اور اس کو بیک بینی و دو گوش باہر کر دیں نکال دیں تو ٹوٹس کیوں دیتے ہو کہ قبضہ دلا دو ۔ اس سات روز کی مہلت کو یہاں رکھ کر آپ نے قانون کو غلط استعمال کرنے کی گنجائش رکھ دی ہے ۔ اس سے آپ فارسٹ گارڈ اور پیلدار کو ناجائز اسلحہ سے مسلح کرنا چاہتے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : You may please conclude your speech now because you are not making any new argument. Repetition is not allowed under the rules.

میاں عبداللطیف ۔ اس سلسلے میں میں نے پہلی مرتبہ گذارش کی تھی کہ جب میں نے امنڈمنٹ پیش کیا تھا اور proviso ۔

"Provided suitable compensation is paid to him for his legal rights in the said land and for the structure put up by him, if any."

زمینداروں کے حامی زمینداروں کے علمبردار خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ جنگلات کے ارد گرد زمینداروں کی زمینیں ہیں جنکے لئے انکو قانونی حقوق حاصل ہیں انکے Cultivation Rights ہیں اور Timber Rights ہیں اور جو آدمی انکے حقوق کے لئے بیٹھے ہیں وہ تو ان کو دیجیئے ۔ اور آپ ان کے Rights کیطرف توجہ دیں اور انکے Rights کا تحفظ کریں

ان گذارشات کے ساتھ میں درخواست کرتا ہوں کہ اسکو suitably amend کریں ۔

Mr. Ahmad Mian Soomro (Jacobabad-I): Sir on the amendment moved by my friend I would just like to point out one thing. He has tried to convince the House about the grant of compensation without taking into consideration the fact that the object of this bill merely is to deal with trespassers, and the right to be accorded to the courts to convict and remove to encroachments after they have been convicted by the court as trespassers. Therefore, the question of allowing any compensation to a person in respect of a property, which he has constructed there as a trespasser, would obviously not be right. Therefore, Sir on that ground I feel that the question of granting any concession to a trespasser would not be taken into consideration.

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is—

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in sub-section (1) of proposed section 33-A of the Forest Act 1927,

(a) in line 8, for the words "seven days" the words "three months" be substituted; and

(b) in line 12, for the full-stop occurring after the word 'land', a colon be substituted and thereafter the following proviso be added, namely:—

"Provided suitable compensation is paid to him for his legal rights in the said land and for the structure put up by him, if any."

(The motion was lost).

Mr. Senior Deputy Speaker: There is a notice of amendment by Rai Mansab Ali Khan.

Rai Mansab Ali Khan Kharal: Sir, I move—

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in sub-section (1) of proposed section 33-A of the Forest Act, 1927, for the words 'seven day', the words "thirty days" be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker: Clause under consideration, amendment moved is —

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture, in line 8 of sub-section (1) of proposed section 33-A of the Forest Act, 1927, for the words 'seven days' the words "thirty days" be substituted.

Minister of Food and Agriculture: Not opposed.

Mr. Senior Deputy Speaker: As there is no opposition, now I put the quetion. The question is —

That in clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Food and Agriculture in line 8 of sub-section (1) of proposed section 33-A of the Forest Act, 1927, for the words "seven days", the words "thirty days" be substituted.

(The motion was carried).

Mr. Senior Deputy Speaker : There is no further amendment to this clause, therefore, I put clause 3. The question is—

That clause 3 as amended stand part of the Bill.

(*The motion was carried*).

Preamble

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That the Preamble be the Preamble of the Bill.

(*The motion was carried*).

Short Title

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That the Short Title be the Short Title of the Bill.

(*The motion was carried*).

Minister of Food and Agriculture : Sir, I move—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion moved is—

That the Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1963, be passed.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan (Jhang-I) : Opposed.

صدر گرامی - مغزز اراکین بھی شاید تھک چکے ھیں - آپ بھی تھکن محسوس کر رھے ھونگے وقت بھی تھوڑا رہ گیا ھے لیکن آپ کا اصرار ھے تو میں آج ھی تقریر کرنے کو تیار ھوں - میں چار منٹ میں کچھ نہیں کہہ سکوں گا اگر آپ اسکو ملتوی کرنا چاھیں تو کل صبح پر ملتوی کر دیں - بھر حال یہ میں آپ پر چھوڑتا ھوں -

Minister of Food and Agriculture : Time may be extended by ten minutes Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : I think there is no objection to the extension of ten minutes.

Syed Ahmad Saeed Kirmani : Sir this bill is very important and I understand there are several speakers on this side of the House who want to take part in the debate. An army of speakers is sitting in the lobbies.

Minister of Food and Agriculture : Sir time is extended by ten minutes?

Mr. Senior Deputy Speaker : No, I have not extended.

مسٹر افتخار احمد خان - جنگلات کے موضوع پر اپنی بے بسی محسوس کرتے ھوئے معروضات پیش کرتا ھوں

Minister of Food and Agriculture : The Leader of the Opposition agrees to the extension of time by ten minutes.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : No, we do not agree. We will sit tomorrow.

Mr. Senior Deputy Speaker : Khawaja Sahib, are there other speakers apart from Iftikhar Sahib ?

Khawaja Muhammad Safdar : He is the last speaker.

Mr.Senior Deputy Speaker : Then I allow extension by ten minutes.

مسٹر افتخار احمد خان - صدر گرامی - جنگلات کے موضوع پر اپنے خیالات کا احساس کرتے ہوئے اسلئے بھی محسوس کر رہا ہوں کہ ذہن میں وہ اہم انسانی مسائل اور وہ ملک کے بڑے مسائل آتے ہیں جن سے آج اس ملک کے ۱۰ کروڑ مجبور انسان دو چار ہیں لیکن اسطرف جا نہیں سکتا آپ کا اصرار ہو گا اور ملک قادر بخش تو میری تقریر سے میری نکتہ چینی سے باوجود اسکے کہ ایک پرانے تجربہ کار پرانے اپنے آپ کو Parliamentarian کہلاتے ہیں لیکن اتنے حساس شاید عمر کی زیادتی کیوجہ سے یا شاید کام کی زیادتی کیوجہ سے ہو گئے ہیں - اور جو سمبران اس بازو سے تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوں انکو دیوانہ کہتے ہیں - صدر گرامی - دیوانے تو ہم ہیں - لیکن وہ دیوانے ہیں -

دیوانے ساتھ لائے ہیں دل بولتے ہوئے -
زندان میں بات کرتے ہیں دیوار و در کہیں -

تو ہماری دیوانگی مسلم ہے - تمام حب الوطنوں کی دیوانگی مسلم ہوتی ہے - ہمیں اپنی دیوانگی پر فخر ہے اور آپ فخر کیجئے - اپنی دنیا سازی پر - اپنی مصلحت کیشی پر - وہ آپکا راستہ ہے - ہمیں اپنی دیوانگی پر فخر ہے -

میاں محمد شریف (پارلیمنٹری سیکرٹری) — ہمارا راستہ تعمیری ہے - آپکا راستہ تخریبی ہے - (قطع کلامی)

نوابزادہ افتخار احمد خان—لیکن جنگلات پر ہماری تقاریر سے میں سمجھتا ہوں - کہ ہماری نکتہ چینی سے شاید اتنا فائدہ نہ ہو - جتنا خود وزیر جنگلات اپنے محکموں کو رد و بدل فرمالیں اور اس کام کی زیادتی کو ختم کریں - صوبے کے آدھے محکمے وہ اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں - آپ کے پاس وقت کہاں ہے .....

وزیر جنگلات—مصیبت یہ ہے ۔ کہ آپکو نہیں ملتے ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان—محکمہ آبپاشی ۔ برقیات ۔ جنگلات خوراک ۔ حیوانات ۔ ان سب محکموں کو اپنے پاس رکھکر آپکے پاس وقت کہاں ہے ۔ آپکی عمر کتنی ہے ۔ آپکا دماغ کتنا ہے ۔ آپکے پاس وقت کتنا ہے ۔ کہ آپ اتنے بڑے صوبے میں ۔۔۔

میاں محمد شریف—کیا معزز ممبر ملک قادر بخش پر تقریر کر رہے ہیں ؟

مسٹر سینئیر ڈپٹی سپیکر—یہ تمہید ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

نوابزادہ افتخار احمد خان—اس لئے اگر وہ جنگلات پر احسان کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر وہ جنگلات کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں ۔ اور اگر وہ جنگلات کو بڑھانا چاہتے ہیں ۔ تو اسکو ایک ہمہ وقت وزیر دیں ۔ اسکو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے ۔ جو محبت کے ساتھ حب الوطنی کے ساتھ اور تندھی کے ساتھ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی) آپ میں سے کوئی بھی ہو ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ معلوم نہیں ۔ کہ آپ میں سے کن کن کے ساتھ وعدے ہوئے ہیں ۔ ''زیر غور'' کو جو بھی سن لیتا ہے ۔ وہی غرق ہو جاتا ہے ۔ (قہقہے)

Mr. Senior Deputy Speaker : Please come to the point.

نوابزادہ افتخار احمد خان—صدر گرامی ۔ کیا کہوں ۔ آج میرے بھائی مبین صاحب یہاں نہیں ہیں (قطع کلامی قہقہے) اور دوسرے امیدوار بھی یہاں نہیں ہیں ۔ ایسا کوئی جادو ہے ۔ کہ صرف "consider" کرنے کا لفظ ۔ ۔ (قطع کلامی) مسلم لیگ کے دنوں کی بات ہے ۔ ملک فروز خان نون میرے قصبے میں دورے پر گئے ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I think forests are under consideration.

خواجہ محمد صفدر—انہیں جنگلات کے لئے موزوں وزیر کی تلاش ہے ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : That will not be relevant. After this I will put the question.

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : Now, Sir, I am coming to the subject.

صدر گرامی ۔ آ رہا ہوں ..... تو انہوں نے ایک کہاوت سنائی ۔ ملک قادر بخش صاحب کو یاد ہوگا ۔ اس زمانے میں ۔ ۔ ۔

میاں محمد شریف—اگر انہیں کہاوت سنانے کی اجازت دی گئی - تو پھر مجھے بھی اجازت ملنی چاہیئے - کہ میں بھی ایک کہاوت سناؤں -

نوابزادہ افتخار احمد خان—تو ان دنوں ''مربے،، اور ''چٹنیوں،، کی تقسیم ہو رہی تھی اور یونیسٹ وزارت انکی تقسیم کر رہی تھی - تو اس کے لئے ایک لسٹ پہلے بنی - تو اسمیں بہت سے لوگ رہ گئے - پھر دوسری لسٹ بنی - تو اس میں بھی بہت سے لوگ رہ گئے - تو لوگوں نے یہ محسوس کیا - کہ کچھ لوگ مسلم لیگ کی طرف جا رہے ہیں - تو انہوں نے ایک کمہار کی کہاوت سنائی - کہ جب کمہار گدھے کو رسی سے باندھتا ہے - اور رسی ختم ہو جاتی ہے - تو پھر اسکے ٹخنے سے اس طرح (ہاتھ کے اشارے سے) کر دیتا ہے - (قہقہے اور قطع کلامی)

Mr. Senior Deputy Speaker :Will the member please come to the subject ?

نوابزادہ افتخار احمد خان—بہت اچھا جناب - اب بل پر آتے ہوئے جو سب سے بڑا نقص میں اس میں محسوس کرتا ہوں - وہ ضلع ہزارہ کو اس کے operation سے علیحدہ کرنا ہے - میرے کان یہ سننے کے مشتاق تھے کہ کوئی اسکی وجہ بیان کی جاتی کہ اس قانون کی، اس جبروتشدد کی سارے پاکستان میں ضرورت ہے - لیکن ہزارہ میں اسکی ضرورت آخر کیوں نہیں ہے - لیکن ابھی تک وزیر متعلقہ نے اسکے متعلق نہیں فرمایا - آپ نے سنا اور ایوان کے ممبروں نے بتایا - کہ ہزارہ میں جنگلات کی سب سے زیادہ بہتات ہے - لیکن میں نہیں سمجھتا - کیا وہاں لوگ زیادہ امن پسند ہیں - کیا لا قانونیت وہاں نہیں ہو سکتی ہے -

Minister of Agriculture : Sir, question be now put.

نوابزادہ افتخار احمد خان — You can't put when I am speaking اس لئے میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں - کہ اسکی کوئی معقول یا غیر معقول وجہ بیان نہیں کی گئی ہے - کہ ہزارہ کو اس قانون کے operation سے کیوں مشتثنے کیا گیا ہے -

دوسری وجہ جو مجھے اس قانون پر اعتراض کرنے کی معلوم ہوتی ہے - وہ یہ ہے - کہ اس ملک کو بنے ہوئے سولہ سال ہو چکے ہیں - آج کونسی وجوہات پیدا ہوگئی ہیں - اور کتنی encroachments ہو گئی ہیں - کہ جس نے یہ خطرناک کیفیت پیدا کر دی ہے - انکا فرض تھا - کہ وہ فرماتے - کہ انکے دور اقتدار میں گذشتہ چار پانچ سالوں میں یہ تعزیری قانون جاری کرنے کی کیا ضرورت محسوس کی گئی تھی - پہلے بھی جنگلات کی توسیع ہوتی تھی - پہلے بھی اسکی نشوونما ہوتی تھی - آج اس قانون کی کیا ضرورت پڑی - یا تو یہ اعتراف کریں - کہ وہ امن و امان بر قرار رکھنے میں نا کام رہے ہیں - اور جنگلات کی اراضی پر ایک بہت بڑے پیمانے پر encroachments ہوئی ہے -

جناب سپیکر - تعزیر - ڈنڈا اور جبروتشدد کبھی بھی قوموں کو اچھے مقام اور حب الوطنی پر مجبور نہیں کر سکتا - یاد رکھیئے تعزیر حیوانوں کے لئے ہوتی ہے - ڈنڈا حیوانوں کے لئے ہوتا ہے - اگر آپ نے اپنے جنگلات سے محبت کرنی ہے اور اسکا تحفظ کرنا ہے - تو اسکا طریق کار جبروتشدد نہیں ہے - سو روپے کا جرمانہ نہیں ہے - آج ضرورت اس بات کی ہے - کہ آپ لوگوں کو یہ احساس دلائیں - نشرواشاعت کریں - اور انکو سمجھائیں کہ ان جنگلات کا تحفظ انکے لئے کیوں ضروری ہے - لیکن صدر گرامی - ہم اس بات کی ان سے کس طرح توقع کریں - یہ تو وہ راستہ اختیار کر ہی نہیں سکتے ہیں - یہ محبت کا راستہ تو اختیار کر ہی نہیں سکتے ہیں - نہ یہ نشرواشاعت کا راستہ اختیار کر سکتے ہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Iftikhar, I draw your attention to rule 149 of the Rules of Procedure which lay down—

"The Speaker, after having called the attention of the Assembly to the conduct of a Member who persists in irrelevance or in tedious repetition either of his own arguments or of the arguments used by other Members in debate, may direct him to discontinue his speech."

Mr. Iftikhar Ahmad Khan : I have not repeated any of my arguments.

کسی کا argument میں نے repeat نہیں کیا ہے بتائیے میں نے کونسی دلیل repeat کی ہے ؟

Tell me honestly which argument have I repeated.

وزیر زراعت—گنتا جاؤں ؟ آپ نے کہا کہ ہزارہ کو کیوں exclude کیا گیا ہے ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر افتخار احمد خان— میں نے argument یہ دیا ہے کہ تعزیری قانون کی ضرورت نہیں ۔ حب الوطنی کی ضرورت ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : These points have been sufficiently made by other members.

مسٹر افتخار احمد خان— میں اگلے پوائنٹ کی طرف آتا ہوں ۔

صدر گرامی ۔ دوسرا پوائنٹ جو میں نے عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ہر طرف سے رشوت اور بد دیانتی کا ذکر ہوا ہے ۔ میں صرف اتنا ہی عرض کرکے ختم کرتا ہوں کہ الناس علی دین ملوکہم آپ رشوت کہاں سے بند کر سکتے ہیں ؟ یہ کیسے بند ہوگی ؟ چھوٹے چھوٹے اہلکاروں کی رشوت ایک طرف، اب تو بڑے پیمانے پر رشوتیں لی جاتی ہیں ۔

صدر گرامی ۔ مجھے اعتراف ہے کہ ان جنگلات نے پچھلے تین چار سال میں اچھی ترقی کی ہے ۔ میں اسکے لئے متعلقہ افسروں کو مبارک باد دیتا ہوں ۔ وہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ پچھلے پانچ سات سال میں جنگلات آہستہ آہستہ ترقی کر رہے ہیں ۔ لیکن میں وزیر جنگلات کی خدمت میں عرض کروں گا کہ محض تردید نہ کیا کریں کہ ان کے محکمہ میں خرابیاں نہیں ہیں ۔ رشوت ستانی بھی ہے ۔ لاپرواہی بھی ہے ۔ اسلئے انہوں انکی طرف توجہ دینی چاہئے ۔

وزیر زراعت— میں نے کب کہا ہے کہ نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر—آپ کہنے والے ہیں—(قہقہہ)

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That Forest (West Pakistan Amendment) Bill, 1964, be passed.

(The motion was carried)

Mr. Senior Deputy Speaker : The House now stands adjourned till 9·00 a.m. tomorrow.

(The Assembly then adjourned till 9·00 a.m. on Thursday, the 5th March, 1964

APPENDIX 'A'

(Ref : Starrd Question No. 5984)

CONSOLIDATED *PROFORMA* OF SANITARY WORK IN THE SIALKOT DISTRICT

Period	Name of Tehsil	No. of villages visited	No. of old manure pits re-conditioned.	No. of new manure pits dug	Quantity of manure heaps in Bullock Carts	No. of simple opening	No. of lectures delivered	No. of stray dogs destroyed	No. of wells disinfected	No. of depress jobs filled	Pucca Drainge made	Kacha Drains	Catcha pits made	Streets levelled	Cholera inoculations	No. of Rats killed	REMARKS
July, 1963	Narowal	42	27	15	1312	..	7	45	735	15	..	..	..	..	..	412	
August, 1963	Ditto	37	23	12	1063	..	6	37	845	18	..	..	..	..	..	533	
September 1963	Ditto	45	18	10	996	..	5	62	1027	9	..	..	..	..	..	312	
October 1963	Ditto	39	27	15	1036	..	7	36	1133	12	..	..	..	..	..	432	
November, 1963	Ditto	72	15	8	993	..	5	43	..	10	..	..	..	..	..	265	
December, 1963	Ditto	25	7	6	755	..	6	36	..	7	..	..	..	..	..	37	

APPENDIX 'B'

TOUR PROGRAMME FOR THE MONTH OF FEBRUARY 1964, FOR DERATING AND SANITATION WORK IN TEHSIL, NAROWAL

Date	Villages to be visited	Tehsil	Name of the staff deputed
4-2-1964	Chak Safdar ..	Narowal	Mr Khalid Majid, Sanitary Inspector
5-2-1964	Chandwali ..	Do.	Mr. Mehraj Din & Mr. Zakir Hussain, Sanitary Petrols.
6-2-1964	Khokhar Wali ..	Do.	Ditto
7-2-1964	Khokhar Wali ..	Do.	Ditto.
8-2-1964	Takiya Khurd ..	Do.	..
9-2-1964	Sunday ..	..	..
10-2-1964	Hallowal ..	Narowal	Mr. Mehraj Din & Mr Zakir Hussain
11-2-1964	Surbe pur ..	Do.	Sanitary Petrols. Ditto
12-2-1964	Dhariwal ..	Do.	Ditto
13-2-1964	Dadyan ...	..	..
14-2-1964	Jummat-ul-Wida ..	..	..
15-2-1964	Idd-ul-Fitter ..	..	..
16-2-1964	Sunday ..	..	..
17-2-1964	Sadoke ..	Narowal	Mr. Mehraj Din & Mr. Zakir Hussain.
18-2-1964	Mehr Wala ..	Do.	Sanitary Petrols. Ditto.
19-2-1964	Fatoke ..	Do.	Ditto
20-2-1964	Mauju Darap ..	Do.	Ditto
21-2-1964	Bahike ..	Do.	Ditto
22-2-1964	Mal ..	Do.	Ditto
23-2-1964	Sunday ..	..	..
24-2-1964	Bhadanwala ..	Narowal	Mr. Mehraj Din & Mr. Zakir Hussain, Sanitary Petrols.

Date	Villages to be visited	Tehsil	Name of the staff deputed
25-2-1964	Bhadanwala ..	Narowal	Mr. Mehraj Din & Mr. Zakir Hussain, Sanitary Petrols
26-2-1964	Giddian ..	Do.	Ditto.
27-2-1964	Hearan ..	Do.	Ditto.
28-2-1964	Sahdoke ..	Do.	Ditto.
29-2-1964	Head quarters ..	Do.	Ditto.

COPY OF TOUR PROGRAMME OF MR. MUHAMMAD YOUSAF SHAH SANITARY SUPERVISOR ALONGWITH TWO SANITARY PETROLS FOR THE MONTH OF FEBRUARY, 1964, FOR DERATING AND SANITATION WORK IN TEHSIL NAROWAL.

Date	Name of Union Council	Tehsil	Name of the staff deputed
3-2-1964 to 11-2-1964.	Hallowal ..	Narowal	Mr. Muhammad Yousaf Shah, Sanitary Supervisor, Mr. Iqbal Hussain and Mr. Roshan Din, Sanitary Petrolls.
12-2-1964 to 19-2-1964.	Niddoke	Do.	Ditto.
20-2-1964 to 29-2-1964.	Ghotta Feth Garh ..	Do.	Ditto.

APPENDIX 'B'

(Ref: Starred Question No. 6165).

APPENDIX—I

Serial No.	Name of Schemes (Districtwise)	Estimated Cost
	HAZARA DISTRICT	Rs.
1	Construction of Staff Quarters at T.B. Sanatorium, Dadar ..	1,64,200
2	Construction of Staff Quarters at Civil Hospital, Abbotabad ..	71,000
3	Construction of 10 bedded General Diseased Ward at Siran Valley, Dadar. ..	35,960

Serial No.	Name of Schemes (District-wise)			Estimated cost
	HAZARA DISTRICT—*concld.*			Rs.
4	Improvement to Water Supply arrangement for Government T. B. Sanatorium, Dadar.			34,410
5	Construction of a Store Room and Post Mortem Room at Civil Hospital, Darband.			12,000
6	Mental Hospital, Mansehra	(B)	..	20,00,000
		(E)	..	3,00,000
7	Installation of Chlorene Plant at the Government T. B. Sanatorium, Dadar.			38,700
8	Construction and Improvement of 150 Rural Health Centre at Ghazi		..	3,67,400
		Khanpur	..	3,52,000
		Lora	..	3,20,200
9	Purchase of X-Ray Plant for the Tehsil Headquarter Hospital, Haripur			35,000
10	Expension of Civil Hospital, Haripur		..	3,63,000
	PESHAWAR DISTRICT			
1	Field Training Rural Health Centre, Khairabad		..	5,87,700
2	Lady Health Visitors Schemes at Peshawar		..	1,50,400
3	Improvement of Zenana Hospital, Peshawar	(B)	..	1,94,600
		(E)	..	1,00,000
4	Construction of retaining Wall at the Zenana Hospital, Peshawar		..	57,670
5	B. C. G. Vaccination Campaign including setting up of 10 T. B. Clinics for West Pakistan.			46,00,000
6	Stipends for students of Lady Health Visitors and Health Technicians			18,22,000
7	Scheme relating to training of Dais, Nurse Dais and Midwives in West Pakistan.			20,54,000
8	Purchase of equipment for T.B. Clinics		..	5,00,000
9	Construction and Improvement of 15 Rural Health Centres at Dag Ismail Khel.			3,68,300
10	Lady Health Visitor Scheme, Peshawar		..	19,50,000
11	Equipment for Health Education Services in West Pakistan		..	2,20,000
12	Purchase of X-Ray Plant for the Tehsil Head Quarter Hospital Charsadda.			35,000
13	Improvement of Lady Reading Hospital, Peshawar		..	15,68,000
	KOHAT DISTRICT			
1	Construction of Hostel and residential quarters at Civil Hospital, Kohat.			90,730
2	Construction of three quarters for menials attached to Civil Dispensary, Gurguri.			10,000

Serial No.	Name of Schemes (District-wise)	Estimated cost
	KOHAT DISTRICT—*concld.*	Rs.
3	Construction of Staff quarters at Civil Hospital, Teri ..	28,980
4	Construction of M. C. H. Centre at Hangu ..	37,000
5	Construction of Dispensary at Bahadur Khel ..	91,020
6	Construction and improvement of 150 Rural Health Centres —	
	Lachi ..	3,67,100
	Naryab ..	2,86,200
7	Purchase of X-Ray Plant for the Tehsil Headquarter Hospital, Hangu	35,000
8	Purchase of Equipment for Dental Clinic at C. H. Kohat ..	20,500
	BANNU DISTRICT	
1	Up-grading of existing Dispensary Tajori into Primary Health Centre ..	75,000
2	Construction and Improvement of 150 R.H. Centre—Tajori ..	2,62,440
3	Purchase of X-Ray Plant for Tehsil Headquarter Hospital, Lakki ..	35,000
	DERA ISMIAL KHAN DISTRICT	
1	Up-grading of District Headquarter Hospital, Dera Ismail Khan—	
	(B) ..	3,50,000
	(E) ..	1,50,000
2	Construction and improvement of 150 Rural Health Centres at —	
	Kirrie Shamozai ..	3,52,000
	Ama Khel ..	3,52,000
	Paroa ..	2,73,730
3	Purchase of X-Ray Plant for the Tehsil Headquarter Hospital, Tank ..	35,000
	MARDAN DISTRICT	
1	Provision of Well Meter Pump and construction of a compound Wall at Civil Dispensary, Zaida.	13,200
2	Soiling, Mettaling and surfacing of Circular Road (approach Road) in Civil Hospital, Mardan.	17,700
3	Up-grading of existing Tehsil Headquarter Hospital, Swabi ..	1,00,000
4	Up-grading of exisintg Tehsil Headquarter Hospital, Swabi (Purchase of Equipment).	50,000
5	Construction and improvement of 150 Rural Health Centres at —	
	Takht Bai ..	3,69,000
	Katlang ..	3,69,000

Serial No.	Name of schemes (District-wise)		Estimated cost
	MARDAN DISTRICT—*concld.*		Rs.
6	Conversion of Civil Dispensary Kalu Khan into 8 bedded Hospital	..	2,52,300
7	Opening of 8 bedded Hospital at Kapgani in the merged area of Mardan District	(B) ..	1,84,500
		(E) ..	8,000
8	Construction of Dispensary at Uthla and Chini in the merged area of Mardan District	..	
		(B) ..	34,000
		(E) ..	6,000
9	Construction of 9 Dispensaries at :-		
	1. Badkut.		
	2. Shergarh.		
	3. Nara.		
	4. Lassan.		
	5. Nika Pani.		
	6. Nilli Shaug.		
	7. Shamlai.		
	8. Kuza Banda.		
	9. Gali Badrul .		
	in the merged area of Mardan District.		
		(B) ..	7,25,000
		(E) ..	27,000

APPENDIX—II

Serial No.	Name of schemes (District-wise)	Expenditure incurred.
	HAZARA DISTRICT	Rs.
1	Construction of Staff Quarters at T.B. Sanatorium, Dadar ..	1,63,412
2	Construction of Staff Quarters at Civil Hospital, Abbottabad ..	71,000
3	Upgrading of existing Dispensary at Lora into Primary Health Centre ..	75,000
4	Construction of 10 bedded General Diseases Ward at Siran Valley (Dadar).	33,961
5	Improvement to Water Supply arrangement for Government T.B. Sanatorium, Dadar.	34,394
6	Construction of a Store Room and Post-Mortem Room at Civil Hospital, Darband.	12,009

Serial No.	Name of Schemes			Expenditure incurred
				Rs.
	PESHAWAR DISTRICT			
1	Field Training Rural Health Centre, Khairabad		..	5,77,106
2	Lady Health Visitors Schemes at Peshawar		..	1,51,667
3	Improvement of Zanana Hospital, Peshawar	(B)	..	
				1,95,554
		(E)	..	1,00,000
4	Construction of retaining Wall at the Zanana Hospital, Peshawar		..	20,000
5	Improvement of Lady Reading Hospital, Peshawar		..	9,39,000
	KOHAT DISTRICT			
1	Construction of Hostel and Residential Quarters at Civil Hospital, Kohat			90,730
2	Up-grading of existing Dispensary Naryab into Primary Health Centre. .			70,579
3	Construction of three Quarters for menials attached to Civil Dispenary, Gurguri.			10,000
4	Construction of Staff Quarters at Civil Hospital, Teri		..	28,980
5	Construction of M.C.H. Centre, Hangu		..	37,125
6	Construction of Dispensary at Bahadur Khel		..	91,020
	BANNU DISTRICT			
	Upgrading of existing Dispensary, Tajori into P.H. Centre		..	75,958
	DERA ISMAIL KHAN DISTRICT			
	Up-grading of exsiting Dispensary, Paroa into Primary Health Centre ..			76,000
	MARDAN DISTRICT			
	Provision of Well Meter Pump and Construction of a Compound Wall Civil Dispensary, Zaida.			13,311
	Soiling, metalling and surfacing of Circular Road (approached Road) in Civil Hospital, Mardan.			17,700

APPENDIX—III

(SCHEMES ALREADY COMPLETED)

Serial No.	Name of Schemes (District-wise)	Estimated cost
		Rs.
	HAZARA DISTRICT	
1	Construction of Staff Quarters at T.B.Sanatorium, Dadar ..	1,64,200
2	Construction of Staff Quarters Civil Hospital, Abbottabad ..	71,000
3	Construction of 10 bedded General Diseased Ward at Siran Valley (Dadar).	35,960
4	Improvement to Water-supply arrangement for Government T. B. Sanatorium, Dadar.	34,410
5	Construction of a Sotre Room and Post Mortem Room at Civil Hospital, Darband.	12,000
	PESHAWAR DISTRICT	
1	Field Training Rural Health Centre, Khairabad ..	5,87,700
2	Lady Health Visitors Schemes at Peshawar ..	1,50,400
3	Improvement of Zanana Hsopital, Peshawar (B) ..	1,94,600
	(E) ..	1,00,000
4	Construction of retaining Wall at the Zanana Hospital, Peshawar ..	57,670
	KOHAT DISTRICT	
1	Construction of Hostel and residential quarters at Civil Hospital, Kohat	90,730
2	Construction of three quarters for menials attached to Civil Dispensary, Gurguri.	10,000
3	Construction of Staff Quarters at Civil Hospital, Teri ..	28,980
4	Construction of M.C.H. Centre at Hangu ..	37,0000
5	Construction of Dispensary at Bahadur Khel ..	91,020
	BANNU DISTRICT	
	Up grading of existing Dispensary Tajori into Primary Health Centre ..	75,00
	MARDAN DISTRICT	
1	Provision of Well Mater Pump and construction of a Compound Wall at Civil Dispensary, Zaida.	13,200
2	Soiling, metalling and surfacing of Circular Road (approached Road) in Civil Hospital, Mardan.	17,700

APPENDIX—III(ii)

(SCHEMES STILL UNDER IMPLEMENTATION)

Serial No.	Name of Schemes (District-wise)	Estimated cost
		Rs.
	HAZARA DISTRICT	
1	Mental Hospital, Manshera—	
	(B) ..	20,00,000
	(E) ..	3,00,000
2	Installation of Chilorene Plant at the Government T.B. Sanatorium, Dadar.	38,700
3	Construction and improvement of 150 Rural Health Centres at —	
	Ghazi ..	3,67,400
	Khanpur ..	3,52,000
	Lora ..	3,20,200
4	Purchase of X-Ray Plant for Tehsil Headquarter Hospital, Haripur	35,000
5	Expension of Civil Hospital, Haripur ..	3,63,000
	PESHAWAR DISTRICT	
1	B.C.G. Vaccination Campaing including setting up of 10 T.B. Clinics for West Pakistan.	4,60,000
2	Stipends for the students of Lady Health Visitors and Health Technicians.	18,22,000
3	Scheme relating to training of Dais, Nurse Dais, and Midwives in West Pakistan.	20,54,000
4	Purchase of equipment for T.B. Clinics ..	5,00,000
5	Construction and Improvement of 150 Rural Health Centre at Dag Ismail Khel	3,68,300
6	Lady Health Visitors Schemes, Peshawar ..	19,50,000
7	Equipment for Health Education Services in West Pakistan ..	2,20,000
8	Purchase of X-Ray Plant for the Tehsil Headquarter Hospital, Charsadda.	35,000
9	Improvement of Lady Reading Hospital, Peshawar ..	15,68,000
	KOHAT DISTRICT	
1	Construction and improvement of 150 Rural Health Centres at —	
	Lachi ..	3,67,100
	Naryab ..	2,86,200
2	Purchase of X-Ray Plant for the Tehsil Headquarter Hospital, Hangu	35,000
3	Purchase of Equipment for Dental Clinic at Civil Hospital Kohat ..	20,500

Serial No.	Name of schemes (District-wise)		Estimated cost
	BANNU DISTRICT		
1	Construction and imp rovement 150 Rural Health Centreat—		Rs.
	Tajori	..	2,62,440
2	Purchase of X-Ray Plant for Tehsil Headquarter Hospital, Lakki	..	35,000
	DERA ISMAIL KHAN DISTRICT		
1	Upgrading of District Headquarter Hospital, Dera Ismail (B) Khan	..	3,50,000
	(E)	..	1,50,000
2	Construction and improvement of 150 Rural Health Centres at —		
	IKirrie Shamozai	..	3,52,000
	Ama Khel	..	3,52,000
	Paroa	..	2,73,730
3	Purchase of X-Ray Plant for Tehsil Headquarter Hospital, Tank	..	35,000
	MARDAN DISTRICT		
1	Up grading of ex isting Tehsil Headquarter Hospital, Swabi	..	1,00,000
2	Up grading of ex isiting Tehsil Headquarter. Hospital, Swabi (Purchase of equipment)		50,000
3	Construction and improvement of 150 Rural Health Centres at Takht Ba,		3,69,000
	Katlang	..	3·96,000
4	Conversion of C.D. Kalu Khan into 8 bedded Hospital	..	2,52,300
5	Opening of 8 bedded Hospital at Kapgani in the Merged area:— (B)	..	1,84,500
	(E)	..	8,000
6	Construction of Dispensary at Uthla and Chini in the merged area, of Mardan District		
	(B)	..	34,000
	(E)	..	6,000
7	Construction of 9 Dispensaries at —		
	1. Dadkhul.		
	2. Shergarh.		
	3. Nara.		
	4. Lassan.		
	5. Nika Pani.		
	6. Nilli Shang.		
	7. Shamlai.		
	8. Kuza Banda.		
	9. Gali Badrul.		
	In the merged area of Mardan District		
	(B)	..	7,25,000
	(E)	..	27,000

APPENDIX—IV

DETAIL OF SCHEMES PERTAINING TO THE KOHAT DISTRICT (PESHAWAR REGION)

Serial No.	Name of Schemes	Estimated cost	Expenditure already incurred	Whether Completed or not
1	Construction of Hostel and Residential Quarters at Civil Hospital, Kohat	90,730	90,730	Work completed.
2	Construction of three quarters for menials attached to Civil Dispensary, Gurguri.	10.000	10,000	Work completed.
3	Construction of Staff Quarters at Civil Hospital, Teri.	28,980	28,980	ork completed.
4	Construction of M. C. H. Centre at Hangu.	37,000	37,125	Work completed.
5	Construction of Dispensary at Bahadur Khel.	91,020	91,020	Work completed to the extent of allotment of funds.
	Construction and improvement of 150 Rural Health Centre at Lachi.	3,67,100	3,23,443	Rs. 44,000 will be required during 1964-65 for completion of work.
	Naryab	2,86,200	82,519	Rs. 2,03,600 may be provided during 1964-65 for staff quarters.
7	Purchase of X-Ray Plant for Tehsil H. Q. Hospital, Hangu	35,000	35,000	Orders for X-Ray Plant has been placed on the supplying agencies.
8	Purchase of Equipment for Dental Clinic Civil Hospital, Kohat.	20,500	10,000	One Dental Clinic at Civil Hospital, Kohat has been established during 1963-64.

2916 PLA—535—25-4-66—SGPWP., Lahore.